احادیث: 1237—2559

کتاب الجنائز — کتاب العتق

صحیح بخاری (اردو)

2

تالیف

امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

دار السلام
DARUSSALAM

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے۔

کتاب الجنائز ـــــ کتاب العتق ❖ أحادیث: 1237 ـــــ 2559

صحیح بُخاری (اُردو)

2

تالیف

اِمام ابُوعبداللہ مُحمّد بن اِسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافِظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظرثانی و تخریج

حافِظ صلاح الدین یُوسف حفظہ اللہ

مولانا ابُوعبداللہ مُحمّد عبدالجبار حفظہ اللہ

حافِظ مُحمّد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا مُحمّد عُثمان مُنیب حفظہ اللہ

مولانا مُختار احمد ضیاء حفظہ اللہ

مولانا غُلام مُرتضیٰ حفظہ اللہ

DARUSSALAM

کتاب الجنائز ـــ کتاب العتق ✧ أحادیث: 1237 ـــ 2559

صحیح بُخاری (اُردو)

2

تالیف

اِمام ابُوعبداللہ محمد بن اِسماعیل بُخاری رحمہ اللہ

ترجمہ و فوائد

فضیلۃ الشیخ حافِظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظر ثانی و تحقیق

حافِظ صلاح الدین یوسف حفظہ اللہ

مولانا ابُوعبداللہ محمد عبدالجبار حفظہ اللہ
حافِظ محمد آصف اقبال حفظہ اللہ

مولانا محمد عثمان مُنیب حفظہ اللہ
مولانا مختار احمد ضیار حفظہ اللہ

مولانا غلام مُرتضیٰ حفظہ اللہ

دارالسلام
DARUSSALAM

صحیح بخاری (اردو)

2

دارُالسّلام
کتاب و سنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ
DARUSSALAM

سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 00966 1 4043432-4033962 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الریاض • العلیا فون: 00966 1 4614483 فیکس: 4644945 • السلام فون: 00966 1 4735220 فیکس: 4735221
• سویدی فون: 00966 1 4286641 • سویلم فون/فیکس: 00966 1 2860422

جدہ فون: 00966 2 6879254 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 00966 4 8234446,8230038 فیکس: 04 8151121

الخبر فون: 00966 3 8692900 فیکس: 00966 3 8691551 خمیس مشیط فون/فیکس: 00966 7 2207055

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 00966 6 3696124

امریکہ • نیویارک فون: 001 718 625 5925 • ہوسٹن: 001 713 722 0419 کینیڈا • نصیرالدین الخطاب فون: 001 416 4186619

لندن • دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 0044 20 77252246-0044 20 85394885 • دار مکہ انٹرنیشنل: 0044 0121 7739309

متحدہ عرب امارات • شارجہ فون: 00971 6 5632623 فیکس: 5632624 فرانس فون: 0033 01 480 52928 فیکس: 0033 01 480 52997

انڈیا • دارالسلام انڈیا فون: 0091 44 45566249 موبائل: 0091 98841 12041 • اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 0091 22 2373 4180

• ہُدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 0091 40 2451 4892 موبائل: 0091 98493 30850 • ایم ایس بک اینڈ پرائز فون: 0091 44 42157847

سری لنکا • دارالکتاب فون: 0094 115 358712 • دارالایمان ٹرسٹ فون: 0094 114 2669197

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور فون: 4 32 372 24,400 372 34,240 373 42 0092 00 فیکس: 72 540 373 042

• غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور فون: 54 200 371 42 0092 فیکس: 03 207 373 042

• Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10 926 356 42 0092

کراچی مین طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دوسری گلی کراچی فون: 36 939 343 21 0092 فیکس: 37 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalapk.com

فہرست مضامین (جلد دوم)

٣٣ - أبواب الاعتكاف | اعتکاف سے متعلق احکام و مسائل 455

٣٤ كتاب البيوع — خرید وفروخت سے متعلق احکام ومسائل 467

٤٨ كِتَابُ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ — حضر میں گروی رکھنے سے متعلق احکام ومسائل 719

٤٩ كتاب العتق | غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل 725

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

23 - كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازے سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابٌ]: وَمَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

باب: 1- جس کا آخری کلام لا إله إلا الله ہو

وَقِيلَ لِوَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَلَيْسَ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ إِلَّا لَهُ أَسْنَانٌ، فَإِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ أَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ وَإِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ.

حضرت وہب بن منبہ سے پوچھا گیا: لا إله إلا الله جنت کی چابی نہیں؟ انھوں نے فرمایا: کیوں نہیں، لیکن ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں۔ اگر تو ایسی چابی لائے جس کے دندانے ہیں تو تالا کھل جائے گا بصورت دیگر نہیں کھلے گا۔

١٢٣٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، فَقُلْتُ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنٰى وَإِنْ سَرَقَ». [انظر: ١٤٠٨، ٢٣٨٨، ٣٢٢٢، ٥٨٢٧، ٦٢٦٨، ٦٤٤٣، ٦٤٤٤، ٧٤٨٧]

[1237] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”میرے رب کی طرف سے میرے پاس ایک آنے والا آیا اور مجھے خوشخبری دی کہ میری امت میں سے جو شخص بایں حالت فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“ میں نے عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔“

١٢٣٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

[1238] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو، وہ دوزخ

«مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللهِ [شَيْئًا] دَخَلَ النَّارَ». وَقُلْتُ أَنَا: مَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ. [انظر: ٤٤٩٧، ٦٦٨٣]

میں داخل ہوگا۔" میں کہتا ہوں: جو شخص اس حال میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو، وہ جنت میں داخل ہوگا۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کا یہ مقصد ہے کہ مریض اور قریب المرگ آدمی کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کی جائے تا کہ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ اگرچہ تلقین کے متعلق واضح احادیث بھی کتب احادیث میں مروی ہیں لیکن امام بخاری رحمہ اللہ کی شرائط کے مطابق نہ تھیں، اس لیے انھیں پیش نہیں کیا گیا، چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ اپنے قریب المرگ تعلق داروں کو لا إله إلا الله پڑھنے کی تلقین کرو۔[1] تلقین کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس کے پاس شہادتین کا ذکر کیا جائے بلکہ اسے پڑھنے کے متعلق کہا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے تو آپ نے اسے کہا کہ لا إله إلا الله کہو۔[2]

(٢) بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب:2- جنازے میں شریک ہونے کا حکم

١٢٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ السَّلَامِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ، وَخَاتَمِ الذَّهَبِ، وَالْحَرِيرِ، وَالدِّيبَاجِ، وَالْقَسِّيِّ، وَالْإِسْتَبْرَقِ». [انظر: ٢٤٤٥، ٥١٧٥، ٥٦٣٥، ٥٦٥٠، ٥٨٣٨، ٥٨٤٩، ٥٨٦٣، ٦٢٢٢، ٦٢٣٥، ٦٦٥٤]

[1239] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جن باتوں کا حکم دیا تھا وہ: جنازوں کے ہمراہ جانا، مریض کی عیادت کرنا، دعوت قبول کرنا، مظلوم کی مدد کرنا، قسم کا پورا کرنا، سلام کا جواب دینا اور چھینکنے والے کے لیے دعا کرنا ہیں۔ اور جن چیزوں سے منع فرمایا وہ: چاندی کے برتنوں کا استعمال اور سونے کی انگوٹھی، ریشم، دیبا، قز اور استبرق (پہننا) ہیں۔

١٢٤٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

[1240] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے میں شریک ہونا، دعوت کا

1 صحيح مسلم، الجنائز، حديث: 2123(916). 2 مسند أحمد: 152/3.

ﷺ يَقُولُ: «حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ». تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، وَرَوَاهُ سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلٍ.

قبول کرنا اور چھینکنے والے کو دعا دینا۔"

عبدالرزاق نے عمرو بن ابی سلمہ کی متابعت کی اور کہا کہ ہمیں معمر نے خبر دی ہے، نیز اس حدیث کو سلامہ بن روح نے عقیل سے بیان کیا ہے۔

(٣) بَابُ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

باب: 3- وفات کے بعد جب میت کفن میں لپیٹ دی جائے تو اس کے پاس جانا

١٢٤١، ١٢٤٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْمَرٌ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى فَرَسِهِ مِنْ مَسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ حَتَّى نَزَلَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ، فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهِ، ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهُ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا نَبِيَّ اللهِ! لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ، أَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِي كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا.

[1241] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر ؓ اپنے مقام سنح والے گھر سے گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور سواری سے اتر کر مسجد میں داخل ہوئے، لوگوں سے کوئی بات نہ کی حتی کہ حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے اور نبی ﷺ کا قصد کیا۔ آپ کو دھاری دار یمنی چادر میں لپیٹا گیا تھا۔ انھوں نے چادر ہٹا کر چہرہ کھولا اور جھک کر آپ کو بوسہ دیا، پھر رو پڑے اور فرمایا: اللہ کے نبی! میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں جمع نہیں کرے گا۔ بہر حال ایک دفعہ جو موت آپ کے مقدر میں تھی وہ تو آ چکی ہے۔

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَالَ: اِجْلِسْ. فَأَبَى، فَقَالَ: اِجْلِسْ، فَأَبَى، فَتَشَهَّدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَمَالَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوا عُمَرَ، فَقَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ

راوی ابوسلمہ کہتے ہیں: مجھے حضرت ابن عباس ؓ نے بتایا کہ جب حضرت ابوبکر ؓ باہر آئے تو حضرت عمر ؓ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ ان سے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ انھوں نے (بیٹھنے سے) انکار کر دیا۔ آپ نے انھیں دوبارہ بیٹھنے کو کہا لیکن وہ نہ بیٹھے۔ تو حضرت ابوبکر ؓ نے خطبہ دینا شروع کر دیا، چنانچہ لوگ حضرت عمر ؓ کو چھوڑ کر آپ کی

يَعْبُدُ مُحَمَّدًا ﷺ فَإِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَدْ مَاتَ، وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَإِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ﴾ - إِلٰى - ﴿ٱلشَّٰكِرِينَ﴾ [آل عمران: ١٤٤]. فَوَاللهِ لَكَأَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللهَ أَنْزَلَ الْآيَةَ حَتَّى تَلَاهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ إِلَّا يَتْلُوهَا.

[الحديث: ١٢٤١ - انظر: ٣٦٦٧، ٣٦٦٩، ٤٤٥٢، ٤٤٥٥، ٥٧١٠]

[الحديث: ١٢٤٢ - انظر: ٣٦٦٨، ٣٦٧٠، ٤٤٥٣، ٤٤٥٤، ٤٤٥٧، ٥٧١١]

طرف متوجہ ہو گئے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے امابعد کے بعد فرمایا: تم میں سے جو کوئی حضرت محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو حضرت محمد ﷺ اب وفات پا چکے ہیں اور جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا تھا تو وہ زندۂ جاوید ہے۔ اسے موت نہیں آئے گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور محمد (ﷺ) ایک رسول ہی تو ہیں۔ ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید ہو جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور کوئی الٹے پاؤں پھر بھی جائے گا تو اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور شکر گزاروں کو اللہ تعالیٰ جلد ہی اچھا بدلہ دے گا۔ اللہ کی قسم! گویا لوگ پہلے جانتے ہی نہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے حتی کہ ابوبکر ؓ نے اسے پڑھا اور ان سے لوگوں نے یہ آیت سیکھی۔ پھر ہر شخص کی زبان پر اس آیت کا ورد تھا۔

١٢٤٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ أُمَّ الْعَلَاءِ، - امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ - أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً، فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ، لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَمَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَكْرَمَهُ؟» فَقُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللهُ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللهِ مَا أَدْرِي وَأَنَا رَسُولُ اللهِ مَا يُفْعَلُ

[1243] ایک انصاری خاتون حضرت ام علاء ؓ سے روایت ہے (جو ان عورتوں میں شامل ہیں) جنھوں نے نبی ﷺ کی بیعت کی تھی، انھوں نے فرمایا: جب مہاجرین بذریعہ قرعہ اندازی تقسیم ہوئے تو ہمارے حصے میں حضرت عثمان بن مظعون ؓ آئے جنھیں ہم اپنے گھر لے آئے اور وہ اچانک مرض وفات میں مبتلا ہو گئے۔ جب وہ فوت ہوئے تو انھیں غسل دیا گیا اور انھی کے کپڑوں میں کفنایا گیا۔ دریں اثنا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا: اے ابوسائب! تم پر اللہ کی رحمت ہو۔ تمھارے لیے میری شہادت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمھیں سرفراز کر دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تمھیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں عزت دی ہے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! تو پھر اللہ تعالیٰ کسے سرفراز کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلاشبہ انھیں اچھی

بِي». قَالَتْ: فَوَاللهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا. حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُقَيْلٍ: «مَا يُفْعَلُ بِهِ». وَتَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَمَعْمَرٌ. [انظر: ٢٦٨٧، ٣٩٢٩، ٧٠٠٣، ٧٠٠٤، ٧٠١٨]

حالت میں موتی آئی ہے۔ واللہ! میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں لیکن اللہ کی قسم! میں اللہ کا رسول ہو کر بھی اپنے متعلق نہیں جانتا کہ میرے بارے میں کیا معاملہ کیا جائے گا؟" حضرت ام علاء ؓ کہتی ہیں: اللہ کی قسم! اس کے بعد میں نے کسی کے پاکباز ہونے کی شہادت نہیں دی۔

سعید بن عفیر نے بھی لیث سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ نافع بن یزید نے عقیل راوی سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: "میں نہیں جانتا کہ عثمان کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔"
شعیب، عمرو بن دینار اور معمر نے عقیل کی متابعت کی ہے۔

١٢٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَيَنْهَوْنِي [عَنْهُ] وَالنَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْهَانِي، فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ». تَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. [انظر: ١٢٩٣، ٢٨١٦، ٤٠٨٠]

[1244] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد جب (غزوۂ احد میں) شہید ہوئے تو میں بار بار ان کے چہرے سے پردہ ہٹاتا اور روتا تھا۔ لوگ مجھے اس سے منع کرتے تھے لیکن نبی ﷺ مجھے منع نہیں فرماتے تھے۔ پھر میری پھوپھی حضرت فاطمہ ؓ بھی رونے لگی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تو رو یا نہ رو، فرشتے تو ان پر اپنے پروں کا سایہ کیے رہے حتی کہ تم نے انھیں اٹھا لیا۔"
ابن جریج نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔ انھوں نے کہا: مجھے محمد بن منکدر نے خبر دی کہ انھوں نے حضرت جابر ؓ سے سنا ہے۔

(٤) بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

باب: 4- جو شخص میت کے عزیزوں کو اس کے مرنے کی خود خبر دے

١٢٤٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

[1245] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی خبر سنائی جس دن وہ فوت ہوئے تھے۔ پھر آپ عید گاہ تشریف لے گئے،

نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [انظر: ١٣١٨، ١٣٢٧، ١٣٢٨، ١٣٣٣، ٣٨٨٠، ٣٨٨١]

صفیں درست کرنے کے بعد چار تکبیریں کہیں اور اس کی نماز جنازہ ادا کی۔

١٢٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ»، وَإِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ، «ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ». [انظر: ٢٧٩٨، ٣٠٦٣، ٣٦٣٠، ٣٧٥٧، ٤٢٦٢]

[1246] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''(جنگ موتہ میں) پہلے حضرت زید ؓ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ شہید ہو گئے۔ پھر حضرت جعفر ؓ نے جھنڈا اٹھایا اور وہ بھی شہید ہو گئے۔ آخر میں حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ نے جھنڈا اٹھایا تو وہ بھی شہید ہو گئے...... اس وقت رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار تھیں...... پھر حضرت خالد بن ولید ؓ نے سالاری کے بغیر ہی جھنڈا اٹھایا تو ان کے ہاتھوں فتح ہوئی۔''

(٥) بَابُ الْإِذْنِ بِالْجَنَازَةِ

باب:5- جنازے کی اطلاع دینا

وَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي؟».

حضرت ابو رافع سیدنا ابو ہریرہ ؓ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے مجھے (نماز جنازہ کی) اطلاع کیوں نہ دی۔''

١٢٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَاتَ إِنْسَانٌ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُهُ فَمَاتَ بِاللَّيْلِ فَدَفَنُوهُ لَيْلًا، فَلَمَّا أَصْبَحَ أَخْبَرُوهُ فَقَالَ: «مَا مَنَعَكُمْ أَنْ تُعْلِمُونِي؟» قَالُوا: كَانَ اللَّيْلُ فَكَرِهْنَا - وَكَانَتْ ظُلْمَةٌ - أَنْ نَشُقَّ عَلَيْكَ، فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ. [راجع: ٨٥٧]

[1247] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک شخص کی عیادت کیا کرتے تھے۔ وہ رات کے وقت فوت گیا تو لوگوں نے اسے رات ہی کو دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو انھوں نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے (رات کے وقت ہی) خبر دینے سے تمھیں کس چیز نے باز رکھا؟'' انھوں نے عرض کی: رات کا وقت تھا اور سخت اندھیرا تھا، اس لیے ہم نے آپ کو تکلیف دینا مناسب نہ سمجھا۔ چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور نماز جنازہ پڑھی۔

(٦) بَابُ فَضْلِ مَنْ مَّاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ﴾ [البقرة: ١٥٥].

١٢٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُّسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثَةٌ لَّمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ». [انظر: ١٣٨١]

١٢٤٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النِّسَاءَ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا، فَوَعَظَهُنَّ فَقَالَ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ مَّاتَ لَهَا ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِّنَ النَّارِ». قَالَتِ امْرَأَةٌ: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ». [راجع: ١٠١]

١٢٥٠ - وَقَالَ شَرِيكٌ عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ». [راجع: ١٠٢]

١٢٥١ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمُوتُ لِمُسْلِمٍ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ فَيَلِجَ النَّارَ

باب:6- اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی بچہ مر جائے تو وہ ثواب کی امید سے صبر کرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیں۔''

[1248] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مسلمان کے تین نابالغ بچے مر جائیں تو اللہ تعالیٰ بچوں پر اپنی عنایت زیادہ ہونے کے باعث اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

[1249] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: ہمارے لیے کوئی دن مقرر فرما دیں، چنانچہ آپ نے انھیں وعظ کیا اور فرمایا: ''جس عورت کے تین بچے مر جائیں وہ دوزخ کی آگ سے اس کے لیے رکاوٹ بن جائیں گے۔'' ایک عورت نے کہا: دو بھی؟ آپ نے فرمایا: ''دو بھی (حجاب بنیں گے)۔''

[1250] حضرت شریک کی سند سے ہے کہ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان فرماتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ''وہ بچے جو بلوغ کو نہ پہنچے ہوں۔''

[1251] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب کسی مسلمان کے تین بچے فوت ہو جائیں وہ دوزخ میں داخل نہیں ہوگا۔ صرف قسم کو پورا کرنے کے لیے دوزخ پر وارد ہوگا۔''

إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ». [انظر: ٦٦٥٦] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿وَإِن مِّنكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ [مريم: ٧١].

ابوعبداللہ (امام بخاری) نے فرمایا: اس سے مراد ہے، اللہ کا فرمان: ''اورتم میں سے ہر شخص اس (جہنم) پر وارد ہونے والا ہے۔''

(٧) بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ الْقَبْرِ: اِصْبِرِي

باب: 7- قبر کے پاس مرد کا عورت کو صبر کی تلقین کرنا

١٢٥٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ عِنْدَ قَبْرٍ وَهِيَ تَبْكِي، فَقَالَ: «اِتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي». [انظر: ١٢٨٣، ١٣٠٢، ٧١٥٤]

[1252] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی، آپ نے اس سے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر سے کام لے۔''

(٨) بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَوُضُوئِهِ بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ

باب: 8- میت کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دینا اور اسے وضو کرانا

وَحَنَّطَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ابْنًا لِسَعِيدِ ابْنِ زَيْدٍ وَحَمَلَهُ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَلْمُسْلِمُ لَا يَنْجُسُ حَيًّا وَّلَا مَيِّتًا. وَقَالَ سَعْدٌ: لَوْ كَانَ نَجِسًا مَا مَسِسْتُهُ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «الْمُؤْمِنُ لَا يَنْجُسُ».

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سعید بن زید کے بیٹے کو خوشبو لگائی، اسے اٹھایا اور نماز پڑھائی لیکن وضو نہیں کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان زندہ یا مردہ ناپاک نہیں ہوتا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر (سعید بن زید کی) نعش نجس ہوتی تو میں اسے نہ چھوتا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مومن ناپاک نہیں ہوتا۔''

١٢٥٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهَا».

[1253] حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب آپ کی صاحبزادی فوت ہوئیں تو آپ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''اسے تین یا پانچ مرتبہ غسل دو۔ اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار بھی دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کچھ کافور بھی استعمال کرو، پھر جب غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا'' چنانچہ جب ہم اسے غسل دے کر فارغ ہوئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ''اس میں پورا بدن لپیٹ دو۔'' حدیث میں حِقْوٌ

تَعْنِي : إِزَارَهُ . [راجع : ١٦٧]

سے مراد تہبند ہے۔

فائدہ: میت کو غسل دینا ضروری ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے متعلق حکم دیا تھا جو حالتِ احرام میں اپنی سواری سے گر کر جاں بحق ہو گیا تھا کہ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ بیری کے پتے استعمال کرنے کا حکم محض نظافت و صفائی کے لیے ہے، اگر اس کے قائم مقام کوئی چیز، مثلاً: صابن وغیرہ دستیاب ہو تو وہ بھی درست ہے۔

(٩) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

١٢٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي» فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». [راجع : ١٦٧]

فَقَالَ أَيُّوبُ: وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُحَمَّدٍ، وَكَانَ فِي حَدِيثِ حَفْصَةَ: «اِغْسِلْنَهَا وِتْرًا»، وَكَانَ فِيهِ: «ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا». وَكَانَ فِيهِ أَنَّهُ قَالَ: «اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَبِمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا». وَكَانَ فِيهِ أَنَّ أُمَّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: وَمَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

باب: 9- میت کو طاق مرتبہ غسل دینا پسندیدہ ہے

[1254] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ”اسے تین یا پانچ یا اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری مرتبہ کافور شامل کر لو۔ جب تم غسل سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔“ چنانچہ ہم نے فارغ ہو کر آپ کو اطلاع دی تو آپ نے ہمیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا: ”اسے اس میں لپیٹ دو۔“

ایوب راوی کہتے ہیں کہ مجھے حفصہ بنت سیرین نے محمد بن سیرین کی طرح حدیث بیان کی۔ حفصہ کی حدیث میں ہے: ”اسے طاق عدد میں غسل دو۔“ اور اس میں یہ بھی ہے: ”اسے تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دو۔“ اور اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اس کے دائیں اعضاء اور وضو کی جگہوں سے غسل دینا شروع کرو۔“ اس حدیث میں یہ تھا کہ حضرت ام عطیہ ؓ نے فرمایا: ہم نے اس کے بالوں میں کنگھی کر کے ان کی تین چوٹیاں بنا دیں۔

(١٠) بَابٌ: يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

١٢٥٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

باب: 10- (غسل) میت کے دائیں اطراف سے شروع کیا جائے

[1255] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَسْلِ ابْنَتِهِ: «ابْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا». [راجع: ١٦٧]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی کو غسل دینے کے متعلق فرمایا: ''ان کی دائیں اطراف اور وضو کے مقامات سے غسل کا آغاز کریں۔''

(١١) بَابُ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنَ الْمَيِّتِ

باب: 11- میت کے اعضائے وضو

١٢٥٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا غَسَّلْنَا ابْنَةَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَنَا وَنَحْنُ نَغْسِلُهَا: «ابْدَؤُوا بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ». [راجع: ١٦٧]

[1256] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر کو غسل دینے لگیں تو آپ نے فرمایا: ''اس کے دائیں اطراف اور وضو کے مقامات سے غسل شروع کرو۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غسل سے پہلے میت کو وضو کرانا چاہیے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پہلے استنجا وغیرہ کرایا جائے اور وضو میں کلی کرانا اور اس کے ناک میں پانی ڈالنا بھی مستحب ہے اور یہ وضو، غسل کا ایک حصہ ہے۔ وضو کراتے وقت اس کے منہ اور ناک میں پانی ڈالنا کیونکہ ممکن نہیں ہوتا، اس لیے ان کو روئی وغیرہ سے صاف کیا جائے۔

(١٢) بَابٌ: هَلْ تُكَفَّنُ الْمَرْأَةُ فِي إِزَارِ الرَّجُلِ؟

باب: 12- کیا عورت کو مرد کے تہبند میں کفنایا جاسکتا ہے؟

١٢٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَمَّادٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَنَا: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي» فَآذَنَّاهُ فَنَزَعَ مِنْ حِقْوِهِ إِزَارَهُ وَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». [راجع: ١٦٧]

[1257] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی لخت جگر فوت ہوگئیں تو آپ نے ہم سے فرمایا: ''اسے تین یا پانچ یا اگر ضرورت ہو تو زیادہ بار غسل دو اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دو۔'' چنانچہ جب ہم فارغ ہوگئیں تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے اپنی کمر سے تہبند کھولا اور فرمایا: ''اسے اس میں لپیٹ دو۔''

(١٣) بَابٌ: يُجْعَلُ الْكَافُورُ فِي الْأَخِيرَةِ

١٢٥٨ - حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ فَقَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ، بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِنَحْوِهِ. [راجع: ١٦٧]

١٢٥٩ - وَقَالَتْ: إِنَّهُ قَالَ: «اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ». قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ: وَجَعَلْنَا رَأْسَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. [راجع: ١٦٧]

باب: 13- آخری بار پانی میں کافور ملایا جائے

[1258] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی فوت ہوگئی تو آپ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ’’اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر مناسب خیال کرو تو اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اور آخری بار پانی میں کافور ملا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔‘‘ حضرت ام عطیہ ؓ کہتی ہیں: جب ہم فارغ ہوگئیں تو ہم نے آپ کو مطلع کیا، آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ’’اسے اس میں لپیٹ دو۔‘‘ حضرت ایوب راوی نے حضرت حفصہ سے، انھوں نے حضرت ام عطیہ ؓ سے بھی اسی طرح کی روایت کی۔

[1259] حضرت ام عطیہ ؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’اسے تین بار یا پانچ بار یا سات بار اور اگر مناسب خیال کرو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو۔‘‘

حفصہ نے کہا کہ حضرت ام عطیہ ؓ نے فرمایا: ہم نے اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں۔

(١٤) بَابُ نَقْضِ شَعْرِ الْمَرْأَةِ

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ أَنْ يُنْقَضَ شَعْرُ الْمَيِّتِ.

١٢٦٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ أَيُّوبُ: وَسَمِعْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ سِيرِينَ قَالَتْ: حَدَّثَتْنَا أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهُنَّ جَعَلْنَ رَأْسَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ، نَقَضْنَهُ ثُمَّ غَسَلْنَهُ

باب: 14- میت عورت کے بال کھولنا

امام ابن سیرین ؒ بیان کرتے ہیں کہ (خاتون) میت کے بال کھولنے میں کوئی حرج نہیں۔

[1260] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: عورتوں نے رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنائیں، اس طرح کہ انھوں نے بال کھولے، انھیں دھویا، پھر ان کی تین چوٹیاں بنائیں۔

ثُمَّ جَعَلْنَهُ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. [راجع: ١٦٧]

فائدہ: مختصر طور پر میت کو غسل دیتے وقت مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھا جائے: ☆ میت کو پہلے استنجا پھر وضو کرایا جائے، اس کے ناک اور منہ کی صفائی روئی وغیرہ سے کی جائے۔ ☆ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ڈالے جائیں، پھر اسے جوش دیا جائے۔ ☆ میت اگر مرد ہے تو کسی دین دار اور امانت دار مرد کا اور اگر عورت ہے تو مذکورہ صفات کی حاملہ کسی خاتون کا بندوبست کیا جائے۔ ☆ کم از کم تین مرتبہ غسل دیا جائے، حسب ضرورت زیادہ مرتبہ بھی دیا جا سکتا ہے لیکن طاق عدد کا خیال رکھا جائے۔ ☆ آخری مرتبہ پانی بہاتے وقت اس میں کچھ کافور یا کسی بھی خوشبو کو شامل کر لیا جائے۔ ☆ عورت کے بالوں کو کھول کر اچھی طرح دھویا جائے، پھر ان میں کنگھی کی جائے۔ ☆ آخر میں اس کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنا کر انھیں پیچھے ڈال دیا جائے۔ یہ تمام امور دلائل سے ثابت ہیں۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے انھیں تفصیل سے بیان کیا ہے۔[1]

(١٥) بَابٌ: كَيْفَ الْإِشْعَارُ لِلْمَيِّتِ؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: اَلْخِرْقَةُ الْخَامِسَةُ يَشُدُّ بِهَا الْفَخِذَيْنِ وَالْوَرِكَيْنِ تَحْتَ الدِّرْعِ.

١٢٦١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنَّ أَيُّوبَ أَخْبَرَهُ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ: جَاءَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - امْرَأَةٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ مِنَ اللَّاتِي بَايَعْنَ - قَدِمَتِ الْبَصْرَةَ، تُبَادِرُ ابْنًا لَّهَا فَلَمْ تُدْرِكْهُ، فَحَدَّثَتْنَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ. فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». قَالَتْ: فَلَمَّا فَرَغْنَا أَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ: «أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ». وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ، وَلَا أَدْرِي أَيُّ بَنَاتِهِ، وَزَعَمَ أَنَّ الْإِشْعَارَ: اَلْفُفْنَهَا فِيهِ. وَكَذٰلِكَ كَانَ ابْنُ

باب: 15- میت پر کپڑا کیسے لپیٹا جائے؟

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ پانچویں کپڑے کے ساتھ قمیص کے نیچے دونوں ران اور سرین لپیٹے جائیں۔

[1261] محمد بن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ...... وہ انصار کی ان عورتوں میں سے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت بھی کی تھی...... اپنے بیٹے سے ملاقات کے لیے بصرہ آئیں لیکن اسے وہاں نہ پایا۔ انھوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے تین بار یا پانچ بار یا اگر ضرورت ہو تو اس سے زیادہ بار پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور آخری بار اس میں کافور ملاؤ۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کرو۔'' حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جب ہم فارغ ہو گئیں تو آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا اور فرمایا: ''اسے اس میں لپیٹ دو۔'' اور اس سے زیادہ کچھ نہ کہا۔ ابن سیرین کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں وہ آپ کی کون سی

1 فتح الباري: 170/3.

سِيرِينَ يَأْمُرُ بِالْمَرْأَةِ أَنْ تُشْعَرَ وَلَا تُؤْزَرَ . [راجع: ١٦٧]

صاحبزادی تھیں۔

راوی نے کہا: اشعار یہ ہے کہ اسے چادر میں لپیٹ دو۔ اسی طرح ابن سیرین عورت کے متعلق حکم دیتے تھے کہ اسے کپڑے میں لپیٹ دیا جائے اور اسے تہبند نہ باندھا جائے۔

(١٦) بَابٌ: يُجْعَلُ شَعْرُ الْمَرْأَةِ ثَلَاثَةَ قُرُونٍ

باب: 16- عورت کے بالوں کی تین مینڈھیاں بنادی جائیں

١٢٦٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: ضَفَرْنَا شَعْرَ بِنْتِ النَّبِيِّ ﷺ. تَعْنِي: ثَلَاثَةَ قُرُونٍ. وَقَالَ وَكِيعٌ: قَالَ سُفْيَانُ: نَاصِيَتَهَا وَقَرْنَيْهَا . [راجع: ١٦٧]

[1262] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کی صاحبزادی کے بال گوندھ کر ان کی تین مینڈھیاں بنادی تھیں۔

حضرت وکیع نے اپنے شیخ حضرت سفیان سے اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ ایک پیشانی کی طرف کے بالوں کی چوٹی اور باقی دو اطراف کے بالوں کی چوٹیاں مراد ہیں۔

(١٧) بَابٌ: يُلْقَى شَعْرُ الْمَرْأَةِ خَلْفَهَا

باب: 17- فوت شدہ عورت کے بال (تین چوٹیاں بنا کر) اس کے پیچھے ڈال دیے جائیں

١٢٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَتْ إِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «اِغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ، وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا - أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ - فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي». فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا . [راجع: ١٦٧]

[1263] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی صاحبزادیوں میں سے ایک صاحبزادی کا انتقال ہوگیا تو نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''(پانی میں) بیری کے پتے ڈال کر اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر ضرورت محسوس کرو تو اس سے بھی زیادہ بار غسل دو اور آخری بار (پانی میں) میں کچھ کافور کی آمیزش کر دو۔ اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دو۔'' چنانچہ جب ہم فارغ ہوگئیں تو آپ کو اطلاع دی۔ آپ نے ہماری طرف اپنا تہبند پھینکا، ہم نے ان کے بال گوندھ کر تین چوٹیاں بنائیں اور انھیں پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا۔

(١٨) بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

١٢٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِّنْ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ.

[انظر: ١٢٧١، ١٢٧٢، ١٢٧٣، ١٢٨٧]

باب: 18- کفن کے لیے سفید کپڑوں کا ہونا

[1264] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو یمنی سحولی روئی سے بنے ہوئے تھے، ان میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ۔

(١٩) بَابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

١٢٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[انظر: ١٢٦٦، ١٢٦٧، ١٢٦٨، ١٨٣٩، ١٨٤٩، ١٨٥٠، ١٨٥١]

باب: 19- دو کپڑوں میں کفن دینا

[1265] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گرا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دو مگر حنوط (ایک خوشبو) نہ لگانا اور نہ اس کا سر ڈھانپنا کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔''

(٢٠) بَابُ الْحَنُوطِ لِلْمَيِّتِ

١٢٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَأَقْصَعَتْهُ - أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ - فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللهَ

باب: 20- میت کو خوشبو لگانا

[1266] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر پڑا جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دے کر دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کے سر ہی کو ڈھانپو کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس حال میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ

يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

کہہ رہا ہوگا۔"

(٢١) بَابٌ: كَيْفَ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ؟

باب: 21-محرم کو کس طرح کفن دیا جائے؟

١٢٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

[1267] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص کے اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ ہم سب نبی ﷺ کے ساتھ تھے۔ اور وہ شخص محرم تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور کفن کے لیے دو کپڑے پہناؤ، نیز اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس حالت میں اٹھائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔"

١٢٦٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو وَأَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَوَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ. قَالَ أَيُّوبُ: فَوَقَصَتْهُ، وَقَالَ عَمْرٌو: فَأَقْصَعَتْهُ، فَمَاتَ فَقَالَ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَنِّطُوهُ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». قَالَ أَيُّوبُ: «يُلَبِّي». وَقَالَ عَمْرٌو: «مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

[1268] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ مقام عرفہ میں ٹھہرا ہوا تھا۔ وہ اپنی سواری سے گر گیا۔ ایوب راوی نے کہا: فوقصته اور عمرو نے کہا: فأقصعته، یعنی سواری نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن اٹھے گا تو تلبیہ پکار رہا ہوگا۔"

ایوب راوی نے (مضارع) يُلَبِّي اور عمرو نے (اسم فاعل) مُلَبِّيًا کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

(٢٢) بَابُ الْكَفَنِ فِي الْقَمِيصِ الَّذِي يُكَفُّ أَوْ لَا يُكَفُّ

باب: 22-سلی اور ان سلی قمیص میں کفن دینا

١٢٦٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ.

[1269] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبداللہ بن ابی (منافق) مر گیا تو اس کا بیٹا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے اپنی قمیص عنایت فرمائیں تاکہ میں اپنے باپ کو اس میں کفن دوں، نیز آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں اور اس کے لیے مغفرت کی دعا

فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ: «آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ» فَآذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: «أَنَا بَيْنَ خِيرَتَيْنِ، قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿ٱسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ ٱللَّهُ لَهُمْ﴾ [التوبة: ٨٠]» فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ [التوبة: ٨٤]. [انظر: ٤٦٧٠، ٤٦٧٢، ٥٧٩٦]

کریں۔ نبی ﷺ نے اسے اپنی قمیص دی اور فرمایا: ''جب جنازہ تیار ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا میں اس کا جنازہ پڑھوں گا۔'' چنانچہ اس نے جنازہ تیار ہونے کی آپ کو اطلاع کر دی۔ جب آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ کیا تو حضرت عمر ؓ نے آپ کا دامن تھام کر عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو منافقین کا جنازہ پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ آپ نے جواب دیا: ''مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں یا نہ کریں، اگر آپ ان کے لیے ستر مرتبہ بھی بخشش کی دعا کریں گے تو اللہ انھیں ہرگز معاف نہیں فرمائے گا۔'' چنانچہ آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھ دی تو یہ آیت نازل ہوئی: ''ان منافقین میں سے اگر کوئی مر جائے تو اس کی نماز نہ پڑھنا (اور نہ اس کی قبر ہی پر کھڑے ہونا)۔''

١٢٧٠ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ، وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ. [انظر: ١٣٥٠، ٣٠٠٨، ٥٧٩٥]

[1270] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ عبداللہ بن ابی منافق کے دفن ہونے کے بعد تشریف لائے، اسے قبر سے باہر نکالا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا اور اسے اپنی قمیص پہنائی۔

(٢٣) بَابُ الْكَفَنِ بِغَيْرِ قَمِيصٍ

باب:23-قمیص کے بغیر کفن دینا

١٢٧١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُفِّنَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ سُحُولَ كُرْسُفٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ١٢٦٤]

[1271] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کو سحولیہ بستی کے تیار شدہ تین سوتی کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں قمیص اور پگڑی نہیں تھی۔

١٢٧٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[1272] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ ان میں نہ تو قمیص

عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ . [راجع: ١٢٦٤]

تھی اور نہ عمامہ۔

(٢٤) بَابُ الْكَفَنِ بِلَا عِمَامَةٍ

باب: 24- عمامہ کے بغیر کفن دینا

١٢٧٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. [راجع: ١٢٦٤].

[1273] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا جن میں نہ تو قمیص تھی اور نہ عمامہ ہی تھا۔

(٢٥) بَابٌ: اَلْكَفَنُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ

باب: 25- کفن کے اخراجات میت کے تمام مال سے ہوں

وَبِهِ قَالَ عَطَاءٌ وَالزُّهْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَقَتَادَةُ. وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: اَلْحَنُوطُ مِنْ جَمِيعِ الْمَالِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: يُبْدَأُ بِالْكَفَنِ، ثُمَّ بِالدَّيْنِ، ثُمَّ بِالْوَصِيَّةِ. وَقَالَ سُفْيَانُ: أَجْرُ الْقَبْرِ وَالْغَسْلِ هُوَ مِنَ الْكَفَنِ.

حضرت عطاء، امام زہری، جناب عمرو بن دینار اور حضرت قتادہ ؒ نے یہی کہا ہے۔ عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ خوشبو وغیرہ بھی جمیع مال سے لی جائے گی۔ حضرت ابراہیم نخعی ؒ نے کہا ہے: میت کے مال سے پہلے کفن دفن کے اخراجات منہا کیے جائیں، پھر قرض اتارا جائے، پھر وصیت وغیرہ کو جاری کیا جائے۔ سفیان ثوری نے کہا ہے: قبر اور غسل وغیرہ کی اجرت بھی کفن میں شامل ہے۔

١٢٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أُتِيَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمًا بِطَعَامِهِ فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَكَانَ خَيْرًا مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدُهُ، وَقُتِلَ حَمْزَةُ أَوْ رَجُلٌ آخَرُ خَيْرٌ مِنِّي، فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مَا يُكَفَّنُ فِيهِ إِلَّا بُرْدُهُ، لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ تَكُونَ قَدْ عُجِّلَتْ لَنَا طَيِّبَاتُنَا فِي حَيَاتِنَا الدُّنْيَا،

[1274] ابراہیم بن عبدالرحمٰن ؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کے پاس ایک دن کھانا لایا گیا تو فرمانے لگے کہ مصعب بن عمیر ؓ کو شہید کر دیا گیا اور وہ مجھ سے بہتر تھے۔ ان کے ترکے سے ایک چادر کے سوا کفن نہ مل سکا۔ اسی طرح حضرت حمزہ ؓ یا کوئی اور شخص جو مجھ سے بہتر تھا، شہید کیا گیا تو ان کے لیے بھی ایک چادر کے علاوہ کفن میسر نہ آ سکا۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا ہماری آخرت کی پاکیزہ چیزیں اس دنیوی زندگی ہی میں ہمیں

ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي . [انظر: ١٢٧٥، ٤٠٤٥]

دے دی جائیں۔ اس کے بعد انھوں نے رونا شروع کر دیا۔

(٢٦) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ إِلَّا ثَوْبٌ وَّاحِدٌ

باب: 26- اگر میت کے ہاں صرف ایک ہی چادر ملے تو کیا کیا جائے؟

١٢٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أُتِيَ بِطَعَامٍ وَكَانَ صَائِمًا فَقَالَ: قُتِلَ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي، كُفِّنَ فِي بُرْدِهِ، إِنْ غُطِّيَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ، وَإِنْ غُطِّيَ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، وَأُرَاهُ قَالَ: وَقُتِلَ حَمْزَةُ وَهُوَ خَيْرٌ مِّنِّي ثُمَّ بُسِطَ لَنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا بُسِطَ - أَوْ قَالَ: أُعْطِينَا مِنَ الدُّنْيَا مَا أُعْطِينَا - وَقَدْ خَشِينَا أَنْ تَكُونَ حَسَنَاتُنَا عُجِّلَتْ لَنَا، ثُمَّ جَعَلَ يَبْكِي حَتَّى تَرَكَ الطَّعَامَ. [راجع: ١٢٧٤]

[1275] حضرت ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے پاس کھانا لایا گیا جبکہ وہ روزے کی حالت میں تھے۔ انھوں نے فرمایا: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے، حالانکہ وہ مجھ سے بہتر تھے۔ انھیں صرف ایک ہی چادر میں کفن دیا گیا۔ اگر ان کا سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور اگر ان کے پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا۔ راوی کہتے ہیں: میرے خیال کے مطابق انھوں نے یہ بھی کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ شہید کیے گئے، حالانکہ وہ بھی مجھ سے بہتر تھے، پھر ہم پر دنیا کے دروازے کھول دیے گئے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں ہماری نیکیوں کا بدلہ ہمیں دنیا ہی میں نہ دے دیا گیا ہو۔ پھر انھوں نے رونا شروع کر دیا حتی کہ کھانا چھوڑ دیا۔

(٢٧) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى بِهِ رَأْسَهُ

باب: 27- جب کفن کے لیے اتنا کپڑا میسر ہو کہ اس سے سر اور پاؤں دونوں اکٹھے نہ ڈھانپے جا سکیں تو سر کو ڈھانپ دیا جائے

١٢٧٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا شَقِيقٌ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللهِ، فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللهِ، فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا، مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ، وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا، قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ لَهُ مَا نُكَفِّنُهُ

[1276] حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی۔ ہمارا مقصد صرف اللہ کی رضا جوئی تھا۔ اب ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے تھا۔ ہم میں سے بعض حضرات فوت ہوئے تو انھوں نے دنیا میں اپنے اجر کا کچھ حصہ بھی نہیں کھایا۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ایسے لوگوں میں سے تھے۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ چن چن

بِهِ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ، وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ، وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ. [انظر: ٣٨٩٧، ٣٩١٣، ٣٩١٤، ٤٠٤٧، ٤٠٨٢، ٦٤٣٢، ٦٤٤٨]

کر کھا رہے ہیں۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہمیں (ان کے ترکے میں) کفن کے لیے ایک چھوٹی سی چادر کے علاوہ کچھ نہ ملا۔ جب ہم ان کا سر چھپاتے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تو سر ظاہر ہو جاتا، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے قدموں پر اذخر نامی گھاس ڈال دیں۔

(٢٨) بَابُ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

باب: 28- زمانۂ نبوت میں جس نے اپنا کفن تیار کیا اور اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا

١٢٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ قَالُوا: الشَّمْلَةُ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ: اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا، قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ، لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ، قَالَ: إِنِّي وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. [انظر: ٢٠٩٣، ٥٨١٠، ٦٠٣٦]

[1277] حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک عورت نبی ﷺ کے لیے تیار شدہ حاشیہ دار چادر لائی، تمھیں معلوم ہے کہ ''بردہ'' کیا چیز ہے؟ لوگوں نے کہا: چادر کو کہتے ہیں۔ تو انھوں نے کہا: ہاں۔ الغرض عورت نے کہا: میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے تیار کیا ہے اور آپ کو پہنانے کے لیے لائی ہوں۔ نبی ﷺ کو اس وقت ضرورت بھی تھی، اس لیے اسے قبول فرمالیا۔ پھر آپ باہر تشریف لائے تو وہ چادر آپ کی ازار تھی۔ ایک شخص نے اس کی تعریف کی اور کہنے لگا: کیا ہی عمدہ چادر ہے یہ مجھے عنایت کر دیجیے۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا کیونکہ نبی ﷺ نے انتہائی ضرورت کے پیش نظر اسے زیب تن کیا تھا مگر تو نے اسے مانگ لیا ہے اور تجھے علم ہے کہ آپ ﷺ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ اس شخص نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے اسے پہننے کے لیے نہیں مانگا بلکہ اس لیے کہ وہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہی چادر اس شخص کا کفن بنی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت سے پہلے کسی چیز کو تیار کر لینا جائز ہے، اسی طرح اپنی زندگی میں کفن تیار

کر کے رکھ لینا توکل کے منافی نہیں لیکن قبل از موت قبر تیار کر لینا تاکہ موت یاد رہے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں۔

(٢٩) بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَازَةَ

باب: 29- خواتین کا جنازے کے ہمراہ جانا

١٢٧٨ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا. [راجع: ٣١٣]

[1278] حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں جنازے کے ساتھ چلنے سے منع کیا گیا لیکن اس سلسلے میں ہم پر سختی نہیں کی جاتی تھی۔

فائدہ: مذکورہ حدیث سے رسول اللہ ﷺ کے دور کی عورتوں کی کمال عقلی ثابت ہوتی ہے کہ وہ باریک بینی کے ساتھ مراتب احکام کو جانتی تھیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے مراتب نہی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اگرچہ شارع کو مطلوب یہی تھا کہ خواتین جنازوں کے ساتھ نہ نکلیں، البتہ جنازوں کے ساتھ چلنے کے بغیر اگر جنازے میں شرکت کا موقع مل جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انھوں نے مسجد میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھی۔[1]

(٣٠) بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

باب: 30- عورت کا شوہر کے علاوہ کسی دوسرے شخص پر سوگ کرنا

١٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: تُوُفِّيَ ابْنٌ لِأُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ دَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَتَمَسَّحَتْ بِهِ وَقَالَتْ: نُهِينَا أَنْ نُحِدَّ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ إِلَّا بِزَوْجٍ. [راجع: ٣١٣]

[1279] محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا، جب تیسرا دن ہوا تو انھوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے بدن پر لگایا اور فرمایا کہ ہمیں خاوند کے علاوہ کسی دوسرے پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع کیا گیا ہے۔

١٢٨٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ أَبِي سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ

[1280] حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: جب علاقۂ شام سے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے فوت ہونے کی اطلاع آئی تو حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے روز زرد رنگ کی خوشبو منگوائی اور اسے اپنے

1. صحيح مسلم، الجنائز، حديث: 2252 (973).

دَعَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِصُفْرَةٍ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ، فَمَسَحَتْ عَارِضَيْهَا وَذِرَاعَيْهَا وَقَالَتْ: إِنِّي كُنْتُ عَنْ هٰذَا لَغَنِيَّةً لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». انظر: ١٢٨١، ٥٣٣٤، ٥٣٣٩، ٥٣٤٥]

ہاتھوں اور رخساروں پر لگایا اور فرمایا: اگرچہ مجھے اس کی قطعاً ضرورت نہ تھی لیکن میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''جو عورت اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہو اس کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے لیکن اسے اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔''

١٢٨١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [راجع: ١٢٨٠]

[1281] حضرت زینب بنت ابی سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ام حبیبہ ؓ کے پاس گئی تو انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر یقین و ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ شوہر کے سوا کسی دوسری میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، البتہ اسے شوہر کے مرنے پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔''

١٢٨٢ - ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِينَ تُوُفِّيَ أَخُوهَا فَدَعَتْ بِطِيبٍ فَمَسَّتْ بِهِ ثُمَّ قَالَتْ: مَا لِي بِالطِّيبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: «لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا». [انظر: ٥٣٣٥]

[1282] (حضرت زینب بنت ابی سلمہ ؓ نے کہا کہ) پھر میں (ام المومنین) حضرت زینب بنت جحش ؓ کے پاس گئی جبکہ ان کا بھائی فوت ہو گیا تھا تو انھوں نے خوشبو منگوا کر اپنے بدن پر لگائی، پھر فرمایا: مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی مگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ''کسی بھی عورت کے لیے، جو اللہ پر ایمان اور یوم آخرت پر یقین رکھتی ہو، جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے لیکن اسے اپنے خاوند پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔''

(٣١) بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

باب: 31- قبروں کی زیارت کرنا

١٢٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ، فَقَالَ: «اتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي»، قَالَتْ: إِلَيْكَ عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ. فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ. فَقَالَتْ: لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: «إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولَى». [راجع: ١٢٥٢]

[1283] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دفعہ نبی ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ آپ نے اس سے فرمایا: ''اللہ سے ڈر اور صبر کر۔'' وہ آپ کو نہ پہچان سکی اور کہنے لگی: مجھ سے دور رہو کیونکہ تمھیں مجھ جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ جب اسے بتایا گیا کہ یہ تو نبی ﷺ تھے تو وہ (معذرت کے لیے) نبی ﷺ کے درِ دولت پر حاضر ہوئی۔ اس نے آپ کے دروازے پر کوئی دربان نہ دیکھا، حاضر ہو کر عرض کرنے لگی: میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا (مجھے معاف فرما دیجیے)۔ آپ نے فرمایا: ''صبر تو صدمے کے آغاز میں ہوتا ہے۔''

(٣٢) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ» إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

باب: 32- ارشاد نبوی: ''میت کو اس کے رشتہ داروں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے'' یہ اس وقت ہے جب رونا پیٹنا مرنے والے کا وتیرہ ہو

لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُوٓا۟ أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا﴾ [التحريم: ٦] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مِنْ سُنَّتِهِ فَهُوَ كَمَا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ [الأنعام: ١٦٤] وَهُوَ كَقَوْلِهِ: ﴿وَإِن تَدْعُ مُثْقَلَةٌ﴾ ذُنُوبًا ﴿إِلَىٰ حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَىْءٌ﴾ [فاطر: ١٨] وَمَا يُرَخَّصُ مِنَ الْبُكَاءِ فِي غَيْرِ نَوْحٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا». وَذٰلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ'' نیز ارشاد نبوی ہے: ''تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور اس سے اپنی رعیت کے متعلق سوال ہوگا۔'' اور جب نوحہ کرنا اس کی عادت نہ ہو تو وہ حضرت عائشہ ؓ کے فرمان کے مطابق ہے: ''کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' نیز وہ فرمان الٰہی کے مطابق ہے کہ: ''اگر کوئی بوجھ اٹھانے والی جان کسی دوسرے کو بوجھ اٹھانے کے لیے بلائے تو اس سے کوئی چیز نہ اٹھائی جائے گی۔'' اور نوحہ کے بغیر رونے کی اجازت دی گئی ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''کوئی جان بھی ناحق قتل ہوتی ہے تو حضرت آدم ؑ کے بیٹے (قابیل) پر اس خون ناحق کا بوجھ ہوگا کیونکہ اس نے قتل ناحق کا طریقہ رائج کیا تھا۔''

١٢٨٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَرْسَلَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: إِنَّ ابْنًا لِّي قُبِضَ فَائْتِنَا. فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَيَقُولُ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ». فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ وَمَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرِجَالٌ، فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: «هٰذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ، وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ». [انظر: ٥٦٥٥، ٦٦٠٢، ٦٦٥٥، ٧٣٧٧، ٧٤٤٨]

[1284] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے، آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ نے سلام کہتے ہوئے واپس پیغام بھیجا اور فرمایا: (''اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے۔) جو اللہ نے لے لیا وہ اس کا تھا اور جو اس نے عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی طلب گار رہے۔'' صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور مزید چند لوگ تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا: میرا گمان ہے کہ اس نے کہا: گویا وہ مشکیزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں (یہ منظر دیکھ کر) بہنے لگیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں ہی پر رحم کرتا ہے۔''

١٢٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِّلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، قَالَ: فَقَالَ: «هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: «فَانْزِلْ»، قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا. [انظر: ١٣٤٢]

[1285] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کی صاحبزادی کے جنازے میں حاضر تھے، جبکہ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات ہم بستری نہ کی ہو؟'' حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم قبر میں اترو۔'' چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

فائدہ: سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا عرصۂ دراز تک بیمار رہیں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ وہ اس رات فوت ہو جائیں

گی، اس لیے انھوں نے اس رات اپنی لونڈی سے جماع کر لیا لیکن رسول اللہ ﷺ کو یہ پسند نہ تھا کہ وہ مریضہ بیوی جو قریب المرگ تھی ان کا خیال نہ کرتے ہوئے لونڈی کے ساتھ مشغول ہوں، چنانچہ عتاب کے طور پر ان کو قبر میں اترنے سے اشارے کے ساتھ منع کر دیا۔ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ انھوں نے سیدہ ام کلثوم ؓ کے انتقال کے بعد یا بوقت وفات جماع کیا تھا یا انھیں صاحبزادی کے انتقال کا علم تھا، رافضی حضرات غلط پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ حضرت عثمان ؓ نے موت کے بعد حضرت ام کلثوم ؓ سے جماع کیا تھا یا ان سے جماع کی وجہ سے موت واقع ہوئی تھی۔ حدیث میں اس کا اشارہ تک نہیں۔

١٢٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: تُوُفِّيَتْ بِنْتٌ لِعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ وَجِئْنَا لِنَشْهَدَهَا وَحَضَرَهَا ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَإِنِّي لَجَالِسٌ بَيْنَهُمَا - أَوْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَحَدِهِمَا ثُمَّ جَاءَ الْآخَرُ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِي - فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لِعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ أَلَا تَنْهَى عَنِ الْبُكَاءِ؟ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ».

[1286] حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عثمان ؓ کی ایک صاحبزادی مکہ مکرمہ میں فوت ہوگئی تو ہم ان کے جنازے میں شریک ہوئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس ؓ بھی وہاں موجود تھے اور میں ان کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، یا کہا: میں ان میں سے کسی ایک کے پاس بیٹھا تھا، پھر دوسرے صاحب تشریف لائے اور وہ میرے پہلو میں بیٹھ گئے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے حضرت عمرو بن عثمان ؓ سے کہا: (ان عورتوں کو) رونے سے منع کیوں نہیں کرتے ہو؟ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''میت کو اس کے اہل خانہ کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

١٢٨٧ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدْ كَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ بَعْضَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَدَّثَ فَقَالَ: صَدَرْتُ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنْ مَكَّةَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ إِذَا هُوَ بِرَكْبٍ تَحْتَ ظِلِّ سَمُرَةٍ، فَقَالَ: اذْهَبْ فَانْظُرْ مَنْ هٰؤُلَاءِ الرَّكْبُ، قَالَ: فَنَظَرْتُ فَإِذَا صُهَيْبٌ، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: ادْعُهُ لِي، فَرَجَعْتُ إِلَى صُهَيْبٍ فَقُلْتُ: ارْتَحِلْ فَالْحَقْ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. فَلَمَّا أُصِيبَ عُمَرُ دَخَلَ صُهَيْبٌ يَبْكِي يَقُولُ: وَا أَخَاهُ وَا صَاحِبَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ:

[1287] حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: حضرت عمر ؓ بھی ایسا ہی فرمایا کرتے تھے۔ پھر انھوں نے خبر دی کہ میں سیدنا عمر ؓ کے ہمراہ مکہ مکرمہ سے آ رہا تھا۔ جب ہم مقام بیداء پہنچے تو اچانک ایک قافلہ کیکر کے سائے تلے تھا۔ انھوں نے فرمایا: جاؤ دیکھو یہ کون لوگ ہیں؟ میں نے دیکھا تو وہ حضرت صہیب ؓ تھے۔ میں نے انھیں خبر دی تو انھوں نے فرمایا: انھیں میرے پاس بلا لاؤ۔ میں حضرت صہیب ؓ کے پاس گیا اور ان سے کہا: چلیں اور امیر المومنین سے ملاقات کریں۔ جب حضرت عمر ؓ زخمی کیے گئے تو صہیب ؓ آئے اور روتے ہوئے یہ کہنے لگے: ہائے میرے بھائی!

يَا صُهَيْبُ! أَتَبْكِي عَلَيَّ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ»؟. [انظر: ١٢٩٠، ١٢٩٢]

ہائے میرے ساتھی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے صہیب! کیا مجھ پر رو رہے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''میت کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔''

١٢٨٨ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، فَقَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ عُمَرَ، وَاللهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». وَقَالَتْ: حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ ﴿وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ﴾ [الأنعام: ١٦٤]. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عِنْدَ ذٰلِكَ: وَاللهُ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَىٰ. قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: وَاللهِ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا. [انظر: ١٢٨٩، ٣٩٧٨]

[1288] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو میں نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ ذکر کیا۔ انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مومن کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب ہوتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: ''اللہ تعالیٰ کافر کو اس کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے مزید عذاب کرتا ہے۔'' اور فرمایا کہ قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ تمھارے لیے کافی ہے: ''اور کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس وقت کہا: اللہ تعالیٰ ہی ہنساتا اور رلاتا ہے۔ حضرت ابن ابی ملیکہ نے کہا: اللہ کی قسم! حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس وقت کچھ نہ کہا۔

١٢٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يَبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ: «إِنَّهُمْ يَبْكُونَ عَلَيْهَا وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا». [راجع: ١٢٨٨]

[1289] حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت کے پاس سے گزرے جبکہ اس کے گھر والے اس پر رو رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''یہ تو اس پر رو رہے ہیں، حالانکہ اسے قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

١٢٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ - وَهُوَ الشَّيْبَانِيُّ - عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: لَمَّا

[1290] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ زخمی کیے گئے تو حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روتے ہوئے کہنے لگے: ہائے میرے بھائی! حضرت عمر رضی اللہ عنہ

أُصِيبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَعَلَ صُهَيْبٌ يَقُولُ: وَا أَخَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ»؟. [راجع: ١٢٨٧]

نے فرمایا: کیا تمھیں معلوم نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت کو زندہ کے رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

فائدہ: میت کو اس کے گھر والوں کے رونے سے اس وقت عذاب ہوگا جب اس نے اپنے اہل و عیال کے لیے نوحہ کا طریقہ جاری یا پسند کیا ہو یا یہ جانتے ہوئے کہ وہ اس کے مرنے کے بعد اس پر نوحہ و ماتم کریں گے، انھیں اس کام سے باز رہنے کی وصیت نہ کی ہو۔

(٣٣) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: 33- میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْهُنَّ يَبْكِينَ عَلَى أَبِي سُلَيْمَانَ مَا لَمْ يَكُنْ نَقْعٌ أَوْ لَقْلَقَةٌ. وَالنَّقْعُ: التُّرَابُ عَلَى الرَّأْسِ، وَاللَّقْلَقَةُ: الصَّوْتُ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان عورتوں کو چھوڑ دو وہ حضرت ابوسلیمان (خالد بن ولید) رضی اللہ عنہ پر روئیں جب تک نقع اور لقلقہ نہ ہو۔ نقع سے مراد سر پر مٹی ڈالنا اور لقلقہ کے معنی آواز نکالنا ہیں۔

١٢٩١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ، مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ».

[1291] حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میری طرف جھوٹ منسوب کرنا دوسرے لوگوں کی طرف جھوٹ منسوب کرنے کی طرح نہیں۔ جس نے دانستہ میری طرف جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنا لے۔'' اور میں نے نبی ﷺ سے یہ بھی سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص پر نوحہ کیا جاتا ہے اسے اس نوحے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

١٢٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ فِي قَبْرِهِ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ». تَابَعَهُ عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ. وَقَالَ

[1292] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ اپنے والد محترم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میت کو اپنی قبر میں اس پر نوحہ کیے جانے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔''

عبدان کی عبدالاعلیٰ نے متابعت کی ہے اور آدم نے شعبہ سے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ بیان کیے: ''میت

آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ: «اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ». [راجع: ١٢٨٧]

کو زندوں کے اس پر رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے۔"

(٣٤) بَابٌ:

باب:34- بلاعنوان

١٢٩٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جِيءَ بِأَبِي يَوْمَ أُحُدٍ قَدْ مُثِّلَ بِهِ حَتَّى وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ سُجِّيَ ثَوْبًا، فَذَهَبْتُ أُرِيدُ أَنْ أَكْشِفَ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، ثُمَّ ذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْهُ فَنَهَانِي قَوْمِي، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ صَائِحَةٍ فَقَالَ: «مَنْ هٰذِهِ؟» فَقَالُوا: اِبْنَةُ عَمْرٍو، أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو، قَالَ: «فَلِمَ تَبْكِي؟» أَوْ: «لَا تَبْكِي، فَمَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رُفِعَ». [راجع: ١٢٤٤]

[1293] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد گرامی کو احد کے دن اس حالت میں لایا گیا کہ ان کا مثلہ کیا گیا تھا۔ انھیں رسول اللہ ﷺ کے سامنے رکھ کر کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میں اس ارادے سے ان کے قریب گیا کہ ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاؤں لیکن میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں دوبارہ ان کے پاس گیا تا کہ کپڑا اٹھاؤں مجھے پھر لوگوں نے منع کر دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ نے ان کی میت کو اٹھانے کا حکم دیا تو آپ نے چیخ مارنے والی عورت کی آواز سنی۔ آپ نے فرمایا: "یہ کون ہے؟" لوگوں نے بتایا کہ عمرو کی بیٹی یا ان کی بہن ہے۔ آپ نے فرمایا: "یہ کیوں روتی ہے؟" یا فرمایا: "یہ نہ روئے، فرشتے اپنے پروں سے ان پر سایہ کیے ہوئے تھے تا آنکہ انھیں اٹھا لیا گیا۔"

(٣٥) بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوبَ

باب: 35- جو گریبان پھاڑے وہ ہم سے نہیں

١٢٩٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ الْيَامِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [انظر: ١٢٩٧، ١٢٩٨، ٣٥١٩]

[1294] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنے رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے، نیز عہد جاہلیت کی طرح چیخ پکار کرے وہ ہم سے نہیں۔"

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مصیبت کے وقت گریبان پھاڑنا اور رخسار پیٹنا حرام ہے کیونکہ یہ اللہ کی تقدیر پر عدم رضا کی دلیل ہے۔ اگر کسی کو اس کی حرمت کا علم ہے، اس کے باوجود اسے حلال سمجھ کر ایسا کرتا ہے تو وہ دائرۂ اسلام سے

خارج ہے۔ حضرت سفیان ثوری ؒ مذکورہ حدیث کے متعلق کسی قسم کی توجیہ یا تاویل کرنے سے منع کرتے تھے کہ اس سے وعید کا مقصد فوت ہو جاتا ہے جو لوگوں کو ایسے افعال شنیعہ سے روکنے کا باعث ہے۔[1]

(٣٦) بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

١٢٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ، وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ، أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: «لَا». فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ؟ فَقَالَ: «لَا»، ثُمَّ قَالَ: «اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَّتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ». قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: «إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَّ بِهِ دَرَجَةً وَرِفْعَةً، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اَللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ، وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ ابْنُ خَوْلَةَ» يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ. [انظر: ٢٧٤٢، ٢٧٤٤، ٣٩٣٦، ٥٣٥٤، ٥٦٦٨، ٦٣٧٣، ٦٧٣٣]

باب: 36- حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ پر نبی ﷺ کا اظہار رنج و ملال کرنا

[1295] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال جبکہ میں ایک سنگین مرض میں مبتلا تھا، میری عیادت کے لیے تشریف لاتے تھے۔ میں نے عرض کیا: میری بیماری کی انتہائی شدت کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں، میں ایک مال دار آدمی ہوں مگر میری ایک بیٹی کے سوا میرا اور کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنے مال سے دو تہائی خیرات کر سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے عرض کیا: کیا اپنا آدھا مال؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے پھر عرض کیا: کیا ایک تہائی خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ''ایک تہائی خیرات کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں اگرچہ ایک تہائی بھی زیادہ ہے۔ اپنے ورثاء کو مال دار چھوڑ کر جانا تمھارے لیے اس سے بہتر ہے کہ انھیں فقیر اور تنگ دست چھوڑ جاؤ اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔ تم اللہ کی رضا جوئی کے لیے جو کچھ خرچ کرو گے اس کا اجر تمھیں ضرور ملے گا حتی کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منہ میں دو گے اس کا بھی ثواب ملے گا۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں بیماری کی وجہ سے اپنے ساتھیوں سے پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: ''تم ہرگز پیچھے نہ رہو گے، جو نیک اعمال کرو گے ان سے تمھارے درجات میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمھارا مرتبہ ان سے بلند ہوتا رہے گا اور شاید تم بعد تک زندہ رہو گے

1. صحیح مسلم، الإیمان، حدیث: 285 (103).

یہاں تک کہ بعض لوگوں کو تم سے نفع پہنچے گا اور کچھ لوگوں کو تمھاری وجہ سے نقصان ہوگا۔ اے اللہ! میرے اصحاب کی ہجرت کو کامل کر دے اور انھیں ایڑیوں کے بل نہ لوٹا، یعنی انھیں مکہ میں موت نہ آئے، لیکن بے چارے سعد بن خولہ!'' رسول اللہ ﷺ ان کے لیے اظہار رنج وغم کرتے تھے کہ وہ مکہ ہی میں انتقال کر گئے۔

(٣٧) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: 37- مصیبت کے وقت سرمنڈوانا منع ہے

١٢٩٦ - وَقَالَ الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَجِعَ أَبُو مُوسٰى وَجَعًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِهِ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ ﷺ، إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ.

[1296] حضرت ابوبردہ بن ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ابوموسیٰ ؓ سخت بیمار ہوئے اور ان پر غشی طاری ہوگئی۔ ان کا سر ان کے گھر کی ایک عورت کی گود میں تھا۔ (وہ رونے لگی۔) حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ اسے منع کرتے۔ ہوش آیا تو کہنے لگے: میں اس شخص سے بری ہوں جس سے حضرت محمد ﷺ نے اظہار براءت فرمایا ہے۔ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے مصیبت کے وقت چلا کر رونے والی، سرمنڈوانے والی اور گریبان پھاڑنے والی عورت سے اظہار براءت فرمایا ہے۔

(٣٨) بَابٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ

باب: 38- جو کوئی رخسار پیٹے وہ ہم سے نہیں

١٢٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [راجع: ١٢٩٤]

[1297] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ شخص ہم میں سے نہیں جو اپنے رخسار پیٹے، کپڑے پھاڑے اور جاہلیت کا سا بکواس کرے۔''

(٣٩) بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْوَيْلِ وَدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

١٢٩٨ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ». [راجع: ١٢٩٤]

باب: 39- مصیبت کے وقت واویلا کرنے اور دور جاہلیت کے الفاظ پکارنے کی ممانعت

[1298] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے (مصیبت کے وقت) اپنے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑا اور دور جاہلیت کے ناجائز کلمات کہے وہ ہم سے نہیں۔''

(٤٠) بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

١٢٩٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ، يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَأَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - شَقِّ الْبَابِ - فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ، فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَقَالَ: «انْهَهُنَّ». فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ: وَاللهِ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ». فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، لَمْ تَفْعَلْ مَا أَمَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ تَتْرُكْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ». [انظر: ١٣٠٥، ٤٢٦٣]

باب: 40- مصیبت کے وقت غمگین بیٹھنا

[1299] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ کے پاس حضرت زید بن حارثہ، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر آئی تو آپ غمگین ہو کر بیٹھ گئے۔ میں دروازے کی دراڑ سے دیکھ رہی تھی کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا جس نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتوں کے رونے دھونے کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ انھیں گریہ وزاری سے منع کرو، چنانچہ وہ گیا اور واپس آ کر عرض کیا کہ وہ نہیں مانتیں۔ آپ نے پھر یہی فرمایا: ''انھیں منع کرو۔'' وہ تیسری مرتبہ واپس آ کر کہنے لگا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم وہ ہم پر غالب آ گئیں اور نہیں مانتیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آخر کار رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جا! ان کے منہ میں خاک جھونک دے۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! جس کام کا تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا وہ بھی نہیں کرتا اور (بار بار آ کر) رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے

سے بھی باز نہیں آتا۔"

فائدہ: اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ اگر مصیبت زدہ آدمی اپنے گھر میں صبر سے بیٹھ جائے اور لوگ آ کر تعزیت کرتے رہیں تو یہ جاہلیت والی رسم نہیں ہوگی جو شرعاً ممنوع ہے۔

١٣٠٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَهْرًا حِينَ قُتِلَ الْقُرَّاءُ، فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَزِنَ حُزْنًا قَطُّ أَشَدَّ مِنْهُ. [راجع: ١٠٠١]

[1300] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب قراء شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک قنوت فرمائی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس سے زیادہ غمناک نہیں دیکھا۔

(٤١) بَابُ مَنْ لَّمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

باب: 41- جو شخص مصیبت کے وقت اپنے رنج والم کو ظاہر نہ ہونے دے

وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ: اَلْجَزَعُ: اَلْقَوْلُ السَّيِّئُ، وَالظَّنُّ السَّيِّئُ. وَقَالَ يَعْقُوبُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ﴿إِنَّمَآ أَشْكُواْ بَثِّي وَحُزْنِيٓ إِلَى ٱللَّهِ﴾ [يوسف: ٨٦].

محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں کہ "جزع" بری بات اور برے گمان دونوں کو کہا جاتا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا: (جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "میں اپنے رنج وغم کا شکوہ صرف اللہ سے کرتا ہوں۔"

١٣٠١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ: فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ، فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ: قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ، وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ، قَالَ: فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ

[1301] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا بیمار تھا۔ وہ فوت ہو گیا جبکہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ اس وقت گھر پر موجود نہیں تھے۔ ان کی بیوی نے بچے کو غسل و کفن دے کر اسے گھر کے ایک گوشے میں رکھ دیا۔ جب حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے تو پوچھا: لڑکے کا کیا حال ہے؟ ان کی بیوی نے جواب دیا: اسے آرام ہے اور مجھے امید ہے کہ اسے سکون میسر ہوا ہے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں (بچہ اب ٹھیک ہے)۔ پھر وہ رات بھر اپنی بیوی کے پاس رہے اور صبح کو غسل کر کے باہر جانے لگے تو بیوی نے انھیں بتایا کہ لڑکا تو فوت ہو چکا ہے۔ حضرت

أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا». قَالَ سُفْيَانُ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ لَهَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ. [انظر: ٥٤٧٠]

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبح کی نماز ادا کی پھر رات کے ماجرے کی نبی ﷺ کو خبر دی جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تم دونوں میاں بیوی کو تمھاری اس رات میں برکت دے گا۔''

ایک انصاری شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ (کی نسل) سے نو لڑکے دیکھے جو سارے کے سارے حافظ قرآن تھے۔

(٤٢) بَابُ الصَّبْرِ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى

باب: 42- صبر وہی ہے جو آغاز صدمہ میں ہو

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نِعْمَ الْعِدْلَانِ، وَنِعْمَ الْعِلَاوَةُ ﴿الَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتْهُم مُّصِيبَةٌ قَالُوٓا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيْهِ رَٰجِعُونَ ۝ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَٰتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْمُهْتَدُونَ﴾ [البقرة: ١٥٦، ١٥٧]. وَقَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿وَٱسْتَعِينُواْ بِٱلصَّبْرِ وَٱلصَّلَوٰةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى ٱلْخَٰشِعِينَ﴾ [البقرة: ٤٥].

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''دو عِدل'' کس قدر اچھے ہیں اور ''عِلاوہ'' کتنا بہتر ہے؟ کہ ''جن لوگوں کو جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے۔ ایسے ہی لوگوں پر ان کے رب کی طرف سے عنایات اور رحمتیں برستی ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔''

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو۔ یقیناً نماز بھاری ہے مگر ان لوگوں پر جو اللہ سے ڈرتے ہیں، یعنی ان پر نماز بھاری نہیں ہوتی۔''

١٣٠٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى». [راجع: ١٢٥٢]

[1302] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''صبر وہی ہے جو ابتدائے صدمہ میں ہو۔''

(٤٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ»

باب: 43- ارشاد نبوی کہ ''(ابراہیم!) ہم تیری جدائی سے رنجیدہ ہیں''

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے۔''

۱۳۰۳ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا قُرَيْشٌ - هُوَ ابْنُ حَيَّانَ - عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ، وَكَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ، فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ: «يَا ابْنَ عَوْفٍ! إِنَّهَا رَحْمَةٌ» ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرٰى، فَقَالَ ﷺ: «إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ، وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ». رَوَاهُ مُوسٰى عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1303] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا رضاعی باپ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لے کر بوسہ دیا اور اس کے اوپر اپنا منہ رکھا۔ اس کے بعد ہم دوبارہ ابوسیف کے ہاں گئے تو حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ حالت نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہوئیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ بھی روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''اے ابن عوف! یہ تو ایک رحمت ہے۔'' پھر آپ ﷺ نے روتے ہوئے فرمایا: ''آنکھ اشکبار اور دل غمزدہ ہے لیکن ہم کو زبان سے وہی کہنا ہے جس سے ہمارا مالک راضی ہو۔ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی سے یقیناً غمگین ہیں۔''

اس روایت کو موسیٰ نے سلیمان بن مغیرہ سے بھی بیان کیا ہے۔

(٤٤) بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

باب: 44- مریض کے پاس رونا

۱۳۰٤ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوٰى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ: «قَدْ قَضٰى»؟

[1304] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو نبی ﷺ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کی معیت میں ان کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ جب آپ وہاں پہنچے تو اسے اپنے اہل خانہ کے درمیان پایا تو آپ نے دریافت فرمایا: ''آیا انتقال ہو گیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں۔ پھر نبی ﷺ رو پڑے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو روتا

فَقَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَكَوْا، فَقَالَ: «أَلَا تَسْمَعُونَ؟ إِنَّ اللهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَلَا بِحُزْنِ الْقَلْبِ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا - وَأَشَارَ إِلٰى لِسَانِهِ - أَوْ يَرْحَمُ، وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ». وَكَانَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَضْرِبُ فِيهِ بِالْعَصَا وَيَرْمِي بِالْحِجَارَةِ وَيَحْثِي بِالتُّرَابِ.

دیکھ کر دوسرے لوگ بھی رونے لگے۔ پھر اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''کیا تم سنتے نہیں ہو؟ اللہ تعالیٰ آنکھ کے رونے اور دل کے غمزدہ ہونے سے عذاب نہیں دیتا بلکہ...... آپ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا...... اس کی وجہ سے عذاب یا رحم کرتا ہے۔ بے شک میت کو اس کے عزیزوں کے چلا کر گریہ و زاری کرنے سے عذاب دیا جاتا ہے۔''

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نوحہ کرنے والوں کو لاٹھی اور پتھروں سے مارا کرتے تھے اور ان کے منہ میں خاک ڈالتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کے آنسو اور دل کے رنج وصدمہ پر مؤاخذہ نہیں کرے گا، البتہ زبان سے بے جا کلمات نکالنے اور غیر مشروع نوحہ کرنے پر ضرور مؤاخذہ ہوگا اور اس طرح رونے دھونے پر میت سے بھی باز پرس ہوگی بشرطیکہ وہ وصیت کر گیا ہو یا انھیں روک سکتا تھا لیکن انھیں روکے بغیر ہی دنیا سے چل بسا، لہٰذا ہمیں اس پہلو سے خبردار رہنا چاہیے۔

(٤٥) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب: 45- نوحہ اور گریہ و زاری سے ممانعت اور اس پر ڈانٹنا

١٣٠٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: لَمَّا جَاءَ قَتْلُ زَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ، وَأَنَا أَطَّلِعُ مِنْ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: أَيْ رَسُولَ اللهِ! إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ بِأَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ الرَّجُلُ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ: قَدْ نَهَيْتُهُنَّ، وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُطِعْنَهُ، فَأَمَرَهُ الثَّانِيَةَ أَنْ

[1305] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب زید بن حارثہ، جعفر طیار اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر پہنچی تو نبی ﷺ بیٹھے اور آپ کی ذاتِ گرامی سے حزن و رنج ظاہر ہو رہا تھا۔ میں اس منظر کو دروازے کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! جعفر طیار رضی اللہ عنہ کی عورتیں رو رہی ہیں۔ آپ نے اسے حکم دیا کہ انھیں رونے سے منع کرے۔ وہ شخص گیا اور واپس آ کر کہنے لگا: میں نے انھیں منع کیا ہے لیکن وہ باز نہیں آتیں۔ آپ نے اسے دوبارہ فرمایا کہ وہ انھیں منع کرے۔ وہ دوبارہ گیا اور واپس

يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتٰى فَقَالَ: وَاللهِ لَقَدْ غَلَبْنَنِي - أَوْ غَلَبْنَنَا ، اَلشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ - فَزَعَمَتْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ». فَقُلْتُ: أَرْغَمَ اللهُ أَنْفَكَ، فَوَاللهِ مَا أَنْتَ بِفَاعِلٍ وَمَا تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَنَاءِ. [راجع: ١٢٩٩]

آ کر کہنے لگا: اللہ کی قسم! وہ مجھ پر غالب آ گئیں ...... یا ہم پر غالب آ گئیں۔ محمد بن عبداللہ بن حوشب نے الفاظ کے متعلق شک کا اظہار کیا ہے...... حضرت عائشہ ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جاؤ ان کے منہ میں خاک جھونک دو۔'' میں نے کہا: اللہ تیری ناک خاک آلود کرے! جس کام کا تجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے وہ بھی نہیں کرتا اور بار بار آ کر رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے سے بھی باز نہیں آتا۔

١٣٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَّا نَنُوحَ، فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسِ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ، وَأُمِّ الْعَلَاءِ، وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ، وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ، وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ، وَامْرَأَةٍ أُخْرٰى. [انظر: ٤٨٩٢، ٧٢١٥]

[1306] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی مگر اس عہد کو صرف پانچ عورتوں نے پورا کیا، یعنی ام سلیم، ام علاء، ابوسبرہ کی بیٹی جو معاذ کی بیوی تھیں اور مزید دو عورتیں یا یوں کہا کہ ابوسبرہ کی دختر، معاذ کی زوجہ اور ایک کوئی دوسری عورت۔

(٤٦) بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

باب: 46- جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونا

١٣٠٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ». قَالَ: سُفْيَانُ: قَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: «حَتَّى تُخَلِّفَكُمْ أَوْ تُوضَعَ». [انظر: ١٣٠٨]

[1307] حضرت عامر بن ربیعہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ حتی کہ وہ تمھیں پیچھے چھوڑ جائے۔''

حضرت حمیدی کی روایت میں یہ اضافہ ہے: ''حتی کہ وہ تمھیں پیچھے چھوڑ جائے یا اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔''

فائدہ: ابتدائی دور نبوت میں جنازہ سامنے آنے پر کھڑے ہوتے تھے، پھر اس قیام کو ترک کر دیا گیا، اس لیے اب یہ قیام ضروری نہیں جیسا کہ حضرت علی ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جنازے کے لیے کھڑے ہونے کا حکم دیا تھا، پھر

آپ اس کے بعد بیٹھنے لگے اور ہمیں بھی بیٹھے رہنے کا حکم دیا۔[1]

(٤٧) بَابٌ: مَتٰى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ؟

باب: 47- جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے؟

١٣٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ». [راجع: ١٣٠٧]

[1308] حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے تو خواہ اس کے ساتھ نہ جائے مگر کھڑا ضرور ہو جائے حتی کہ وہ جنازے کو پیچھے چھوڑ دے یا جنازہ اسے پیچھے چھوڑ جائے یا پیچھے چھوڑنے سے قبل جنازہ زمین پر رکھ دیا جائے۔''

١٣٠٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فَأَخَذَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِيَدِ مَرْوَانَ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: قُمْ، فَوَاللهِ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: صَدَقَ. [انظر: ١٣١٠]

[1309] حضرت کیسان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازے کے ساتھ تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑا اور جنازہ رکھے جانے سے قبل ہی دونوں بیٹھ گئے۔ اتنے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ وہاں آ گئے تو انھوں نے مروان کا ہاتھ پکڑ کر کہا: کھڑے ہو جاؤ۔ اللہ کی قسم! ان (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) کو معلوم ہے کہ نبی ﷺ نے ہمیں اس سے منع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ انھوں نے سچ کہا ہے۔

(٤٨) بَابُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَا يَقْعُدُ حَتَّى تُوضَعَ عَنْ مَنَاكِبِ الرِّجَالِ، فَإِنْ قَعَدَ أُمِرَ بِالْقِيَامِ

باب: 48- جو شخص جنازے کے ساتھ ہو اسے چاہیے کہ کندھوں سے نیچے رکھے جانے سے پہلے نہ بیٹھے، اگر بیٹھ جائے تو اسے کھڑا ہونے کے لیے کہا جائے

١٣١٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَقْعُدْ حَتَّى

[1310] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص اس کے ہمراہ جا رہا ہو وہ نہ بیٹھے تا آنکہ اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔''

1 مسند أحمد: 82/1.

تُوضَعَ». [راجع: ١٣٠٩]

فائدہ: ہمارے نزدیک جنازے کے لیے قیام کی یہ دوسری قسم بھی منسوخ ہے کیونکہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جنازوں کے ساتھ کھڑے رہتے جب تک انھیں رکھ نہ دیا جاتا اور آپ کے ساتھ لوگ بھی کھڑے رہتے، پھر اس کے بعد آپ نے بیٹھنا شروع کر دیا اور لوگوں کو بھی بیٹھنے کا حکم دیا۔[1]

(٤٩) بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

باب: 49- یہودی کے جنازہ کے لیے کھڑا ہونا

١٣١١ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَىٰ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ [لَهَا] النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْنَا فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا».

[1311] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے، ہم بھی کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ تو ایک یہودی کا جنازہ تھا۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔''

١٣١٢ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَىٰ قَالَ: كَانَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ وَقَيْسُ بْنُ سَعْدٍ قَاعِدَيْنِ بِالْقَادِسِيَّةِ، فَمَرُّوا عَلَيْهِمَا بِجَنَازَةٍ فَقَامَا، فَقِيلَ لَهُمَا: إِنَّهَا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، أَيْ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، فَقَالَا: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّتْ بِهِ جَنَازَةٌ فَقَامَ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهَا جَنَازَةُ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ: «أَلَيْسَتْ نَفْسًا؟».

[1312] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن حنیف اور حضرت قیس بن سعد ؓ دونوں قادسیہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے لوگ جنازہ لے کر گزرے تو دونوں کھڑے ہو گئے، ان سے عرض کیا گیا کہ یہ جنازہ تو اہل ارض، یعنی ذمی یہودی کا ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو آپ بھی کھڑے ہو گئے تھے۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا: ''کیا یہ نفس نہیں ہے؟''

١٣١٣ - وَقَالَ أَبُو حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَىٰ قَالَ: كُنْتُ مَعَ قَيْسٍ وَسَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي

[1313] حضرت ابن ابی لیلیٰ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت قیس اور حضرت سہل ؓ کے ساتھ تھا، ان دونوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ابن ابی لیلیٰ سے ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت

1 السنن الكبرٰى للبيهقي: 27/4.

لَيْلٰى: كَانَ أَبُو مَسْعُودٍ وَقَيْسٌ يَقُومَانِ لِلْجَنَازَةِ.

ابو مسعود اور حضرت قیس رضی اللہ عنہما دونوں جنازے کے لیے کھڑے ہو جاتے تھے۔

(٥٠) بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ

باب: 50- عورتوں کے بجائے صرف مردوں کو جنازہ اٹھانا چاہیے

١٣١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ». [انظر: ١٣١٦، ١٣٨٠]

[1314] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب جنازہ (تیار کر کے) رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں پھر اگر وہ نیک ہوتا ہے تو کہتا ہے: مجھے جلدی لے چلو، اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے: ہائے افسوس! مجھے کہاں لیے جاتے ہو؟ اس کی آواز انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے، اگر انسان سن لے تو (مارے دہشت کے) بے ہوش ہو جائے۔''

(٥١) بَابُ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

باب: 51- جنازے کو جلدی لے جانا

وَقَالَ أَنَسٌ: أَنْتُمْ مُشَيِّعُونَ، فَامْشِ بَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا وَعَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا. وَقَالَ غَيْرُهُ: قَرِيبًا مِّنْهَا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جنازہ آگے لے جانے والے ہو، خواہ اس کے آگے یا پیچھے، دائیں یا بائیں چلو۔ حضرت انس کے علاوہ دوسروں نے کہا: اس کے قریب قریب چلو۔

١٣١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِّقَابِكُمْ».

[1315] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنازے کو جلدی لے کر چلو کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو تم اسے خیر کی طرف لے جا رہے ہو اور اگر برا ہے تو بری چیز کو اپنی گردنوں سے اتار کر سبکدوش ہو جاؤ گے۔''

(٥٢) بَابُ قَوْلِ الْمَيِّتِ وَهُوَ عَلَى الْجَنَازَةِ: قَدِّمُونِي

باب: 52- چارپائی پر رکھا ہوا جنازہ کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے کر چلو

١٣١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيْرَ ذٰلِكَ قَالَتْ لِأَهْلِهَا: يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَ الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ». [راجع: ١٣١٤]

[1316] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب جنازہ تیار کر کے رکھ دیا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک ہو تو کہتا ہے: مجھے جلدی آگے لے چلو اور اگر وہ نیک نہ ہو تو وہ اپنے گھر والوں سے کہتا ہے: افسوس! تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ انسانوں کے علاوہ اس کی آواز کو ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان اسے سن لیں تو (مارے دہشت کے) بے ہوش ہو جائیں۔''

فائدہ: واضح رہے کہ جنازہ اٹھاتے وقت اللہ تعالیٰ میت کو برزخی زبان عطا کر دیتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو اس جنت کے شوق میں کہتا ہے کہ مجھے جلدی جلدی لے چلو تاکہ میں اپنی مراد کو حاصل کروں اور اگر دوزخی ہے تو گھبرا کر کہتا ہے کہ مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ اس وقت اللہ تعالیٰ ایسے طریقے سے بولنے کی طاقت دیتا ہے کہ اس کی آواز کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ تمام مخلوق سنتی ہے۔

(٥٣) بَابُ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجَنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ

باب: 53- جنازے کے لیے امام کے پیچھے دو یا تین صفیں بنانا

١٣١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ. [انظر: ١٣٢٠، ١٣٣٤، ٣٨٧٧، ٣٨٧٨، ٣٨٧٩]

[1317] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی اور میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(٥٤) بَابُ الصُّفُوفِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: 54- جنازے کے لیے متعدد صفیں بنانا

١٣١٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَصْحَابِهِ النَّجَاشِيَّ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَصَفُّوا خَلْفَهُ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. [راجع: ١٢٤٥]

[1318] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت نجاشی کے فوت ہونے کی خبر دی، پھر آپ آگے بڑھے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کے پیچھے صفیں باندھیں اور آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

١٣١٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَصَفَّهُمْ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا، قُلْتُ: يَا أَبَا عَمْرٍو! مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ. [راجع: ٨٥٧]

[1319] حضرت شعبی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اس شخص نے خبر دی جو نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ ایک الگ تھلگ قبر پر تشریف لائے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی صف بندی فرمائی۔ آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

شیبانی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: اے ابوعمرو شعبی! تم سے کس نے بیان کیا؟ تو انھوں نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (یہ حدیث بیان کی تھی)۔

١٣٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قَدْ تُوُفِّيَ الْيَوْمَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِنَ الْحَبَشِ فَهَلُمَّ فَصَلُّوا عَلَيْهِ». قَالَ: فَصَفَفْنَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ [وَنَحْنُ صُفُوفٌ]. قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: كُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي. [راجع: ١٣١٧]

[1320] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''آج ملک حبشہ کا ایک صالح شخص فوت ہوگیا ہے، آؤ، اس کی نماز جنازہ پڑھو۔'' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے صفیں درست کیں اور نبی ﷺ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی جبکہ ہم آپ کے پیچھے صف بستہ تھے۔

ابو زبیر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا: میں دوسری صف میں تھا۔

فائدہ: ہمارے نزدیک غائبانہ نماز جنازہ ہر ایک کے لیے مشروع نہیں۔ اگر کسی کی سیاسی، مذہبی، علمی یا سماجی خدمات ہوں تو اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے نجاشی کے علاوہ کسی اور صحابی کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کا ثبوت نہیں ملتا، حالانکہ متعدد صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں مدینہ سے باہر فوت ہوئے ہیں۔

(٥٥) بَابُ صُفُوفِ الصِّبْيَانِ مَعَ الرِّجَالِ فِي الْجَنَائِزِ

باب: 55- نماز جنازہ میں مردوں کے ساتھ بچوں کا صف بندی کرنا

١٣٢١ - **حَدَّثَنَا** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ [قَدْ] دُفِنَ لَيْلًا فَقَالَ: «مَتَى دُفِنَ هٰذَا؟» فَقَالُوا: الْبَارِحَةَ، قَالَ: «أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟» قَالُوا: دَفَنَّاهُ فِي ظُلْمَةِ اللَّيْلِ فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ، فَقَامَ فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَأَنَا فِيهِمْ فَصَلَّى عَلَيْهِ. [راجع: ٨٥٧]

[1321] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس میں رات کے وقت میت کو دفن کیا گیا تھا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''اسے کب دفن کیا گیا تھا؟'' لوگوں نے عرض کیا: گزشتہ رات۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟'' لوگوں نے عرض کیا: ہم نے اسے اندھیری رات میں دفن کیا تھا اور آپ کو اس وقت بیدار کرنا مناسب خیال نہ کیا، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، پھر آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(٥٦) بَابُ سُنَّةِ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب:56-نماز جنازہ کا شرعی طریقہ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ». وَقَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ». وَقَالَ: «صَلُّوا عَلَى النَّجَاشِيِّ»، سَمَّاهَا صَلَاةً لَيْسَ فِيهَا رُكُوعٌ وَلَا سُجُودٌ، وَلَا يُتَكَلَّمُ فِيهَا، وَفِيهَا تَكْبِيرٌ وَتَسْلِيمٌ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُصَلِّي إِلَّا طَاهِرًا، وَلَا يُصَلِّي عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبِهَا، وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ وَأَحَقُّهُمْ عَلَى جَنَائِزِهِمْ مَنْ رَضُوهُ لِفَرَائِضِهِمْ، وَإِذَا أَحْدَثَ يَوْمَ الْعِيدِ أَوْ عِنْدَ الْجَنَازَةِ يَطْلُبُ الْمَاءَ وَلَا يَتَيَمَّمُ، وَإِذَا انْتَهَى إِلَى الْجَنَازَةِ وَهُمْ يُصَلُّونَ يَدْخُلُ مَعَهُمْ بِتَكْبِيرَةٍ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: يُكَبِّرُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالسَّفَرِ وَالْحَضَرِ أَرْبَعًا. وَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: تَكْبِيرَةُ الْوَاحِدَةِ اسْتِفْتَاحُ

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی نماز جنازہ پڑھے ......'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ساتھی کی نماز پڑھو۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''نجاشی پر نماز جنازہ پڑھو۔'' ان تمام روایات میں رسول اللہ ﷺ نے جنازہ کو نماز کے نام سے تعبیر کیا ہے، حالانکہ اس میں رکوع اور سجدہ نہیں ہوتا، اس میں گفتگو کرنا بھی منع ہے، نیز اس میں بھی تکبیر تحریمہ اور سلام ہوتا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وضو کے بغیر نماز جنازہ نہیں پڑھتے تھے اور نہ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب ہی کے وقت اسے ادا کرتے تھے، نیز وہ (تکبیرات میں) رفع الیدین بھی کرتے تھے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے لوگوں کو پایا ہے کہ وہ نماز جنازہ کی امامت کا زیادہ حق دار اس کو جانتے تھے جس کو وہ نماز فرض میں امام بنانا پسند کرتے تھے۔

الصَّلَاةِ. وَقَالَ: ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ [التوبة: ٨٤]. وَفِيهِ صُفُوفٌ وَإِمَامٌ.

جب کوئی نماز عید یا نماز جنازہ میں بے وضو ہو جائے تو وہ پانی تلاش کرے اور تیمم نہ کرے۔ جب کوئی دوران جنازہ میں آئے تو تکبیر کہہ کر ان کے ساتھ شامل ہو جائے۔

حضرت ابن مسیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ رات ہو یا دن، سفر ہو یا حضر نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پہلی تکبیر نماز جنازہ شروع کرنے کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر منافقین میں سے کوئی مر جائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔'' اس نماز میں صفیں اور امام ہوتا ہے۔

١٣٢٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ نَبِيِّكُمْ ﷺ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّنَا فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ فَقُلْنَا: يَا أَبَا عَمْرٍو! وَمَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [راجع: ٨٥٧]

[1322] حضرت شعبی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے اس شخص نے خبر دی جس کا نبی ﷺ کے ہمراہ ایک ایسی قبر سے گزر ہوا جو دوسری قبروں سے الگ تھلگ ایک طرف تھی۔ (انھوں نے کہا کہ) آپ ﷺ نے ہماری امامت کرائی اور ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی (اور آپ کے ہمراہ نماز جنازہ ادا کی)۔ ہم نے کہا: اے ابوعمرو! تم سے کس شخص نے یہ حدیث بیان کی تھی؟ انھوں نے جواب دیا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے۔

(٥٧) بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

باب: 57- جنازے کے ساتھ جانے کی فضیلت

وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِذَا صَلَّيْتَ فَقَدْ قَضَيْتَ الَّذِي عَلَيْكَ. وَقَالَ حُمَيْدُ ابْنُ هِلَالٍ: مَا عَلِمْنَا عَلَى الْجَنَازَةِ إِذْنًا، وَلٰكِنْ مَّنْ صَلَّى ثُمَّ رَجَعَ فَلَهُ قِيرَاطٌ.

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تو نے نماز جنازہ پڑھ لی تو جو میت کا حق تھا اسے تو نے ادا کر دیا۔

حمید بن ہلال نے کہا: ہم نماز جنازہ پڑھنے کے بعد واپس ہونے کے لیے اجازت لینے سے مانوس نہیں، لیکن جو کوئی نماز جنازہ پڑھ کر واپس چلا آئے اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔

١٣٢٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

[1323] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے

حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا يَقُولُ: حُدِّثَ ابْنُ عُمَرَ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ يَقُولُ: مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ، فَقَالَ: أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا. [راجع: ٤٧]

کہا گیا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جو شخص جنازے کے ساتھ جائے گا اسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ احادیث بیان کرتے ہیں۔

١٣٢٤ - فَصَدَّقَتْ - يَعْنِي عَائِشَةَ - أَبَا هُرَيْرَةَ وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ. فَرَّطْتُ: ضَيَّعْتُ مِنْ أَمْرِ اللهِ.

[1324] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق فرمائی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی فرماتے سنا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم نے تو بہت سے قیراط کا نقصان کر لیا ہے۔ قرآن کریم میں فَرَّطْتُ کے معنی ہیں: میں نے اللہ کا حکم ضائع کیا ہے۔

(٥٨) بَابُ مَنِ انْتَظَرَ حَتَّى تُدْفَنَ

باب: 58- جس نے میت کے دفن ہونے تک انتظار کیا

١٣٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَأَلَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلِّيَ فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ شَهِدَ حَتَّى تُدْفَنَ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ». قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: «مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ». [راجع: ٤٧]

[1325] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جنازے میں شریک ہوا یہاں تک کہ نماز جنازہ پڑھا تو اس کے لیے ایک قیراط کا ثواب ہے۔ اور جو کوئی جنازے میں اس کے دفن ہونے تک شریک رہا اسے دو قیراط ثواب ملتا ہے۔'' کہا گیا: یہ دو قیراط کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''دو بڑے بڑے پہاڑوں کی مانند ہیں۔''

(٥٩) بَابُ صَلَاةِ الصِّبْيَانِ مَعَ النَّاسِ عَلَى الْجَنَائِزِ

باب: 59- بچوں کا لوگوں کے ہمراہ نماز جنازہ پڑھنا

١٣٢٦ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْرًا فَقَالُوا: هٰذَا دُفِنَ أَوْ دُفِنَتِ الْبَارِحَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا. [راجع: ٨٥٧]

[1326] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک قبر کے پاس تشریف لائے تو لوگوں نے عرض کیا: اسے گزشتہ رات دفن کیا گیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، پھر آپ نے اس پر نماز جنازہ ادا کی۔

(٦٠) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَائِزِ بِالْمُصَلّٰى وَالْمَسْجِدِ

باب: 60- عید گاہ اور مسجد میں نماز جنازہ ادا کرنا

١٣٢٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ: أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَعَى لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّجَاشِيَّ صَاحِبَ الْحَبَشَةِ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَقَالَ: «اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ». [راجع: ١٢٤٥]

[1327] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حبشہ کے فرمانروا نجاشی کے فوت ہونے کی خبر اسی دن سنائی جس دن وہ فوت ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو۔''

١٣٢٨ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَفَّ بِهِمْ بِالْمُصَلّٰى فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا. [راجع: ١٢٤٥]

[1328] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے عید گاہ میں لوگوں کی صف بندی کی اور اس (نجاشی) پر چار تکبیریں کہیں۔

١٣٢٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُوضَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاؤُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَأَةٍ زَنَيَا، فَأَمَرَ بِهِمَا فَرُجِمَا قَرِيبًا مِّنْ مَّوْضِعِ الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ. [انظر: ٣٦٣٥، ٤٥٥٦،

[1329] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی، نبی ﷺ کے پاس ایک مرد اور عورت کو لے کر آئے جنھوں نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے انھیں رجم کرنے کا حکم دیا، چنانچہ مسجد کے پاس جنازے پڑھانے کی جگہ کے قریب انھیں سنگسار کیا گیا۔

[٦٨١٩، ٦٨٤١، ٧٣٣٢، ٧٥٤٣]

(٦١) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنِ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

وَلَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ ضَرَبَتِ امْرَأَتُهُ الْقُبَّةَ عَلَى قَبْرِهِ سَنَةً ثُمَّ رُفِعَتْ، فَسَمِعُوا صَائِحًا يَقُولُ: أَلَا هَلْ وَجَدُوا مَا فَقَدُوا؟ فَأَجَابَهُ آخَرُ: بَلْ يَئِسُوا فَانْقَلَبُوا.

١٣٣٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ، عَنْ هِلَالٍ - هُوَ الْوَزَّانُ - عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا». قَالَتْ: وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَأُبْرِزَ قَبْرُهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. [راجع: ٤٣٥]

باب: 61- قبروں پر مساجد بنانا حرام ہے

جب حضرت علی ؓ کے پوتے حضرت حسن بن حسن فوت ہوئے تو ان کی بیوی نے ایک سال تک ان کی قبر پر خیمہ لگائے رکھا۔ جب اسے اٹھا لیا گیا تو لوگوں نے ہاتف غیب سے یہ آواز سنی: کیا انھوں نے اپنی گم شدہ چیز کو پالیا؟ ایک دوسری آواز آئی: نہیں بلکہ مایوس ہو کر واپس چلے گئے۔

[1330] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے اپنی مرض وفات میں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: اگر یہ ڈر نہ ہوتا تو آپ کی قبر مبارک کو بالکل ظاہر کر دیا جاتا مگر مجھے اندیشہ ہے کہ مبادا اسے بھی سجدہ گاہ بنا لیا جائے۔

(٦٢) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

١٣٣١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا. [راجع: ٣٣٢]

باب: 62- زچگی کے دوران میں مرنے والی عورت کی نماز جنازہ پڑھنا

[1331] حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے پیچھے ایک ایسی عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو دوران زچگی میں فوت ہوگئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

(٦٣) بَابٌ: أَيْنَ يَقُومُ مِنَ الْمَرْأَةِ وَالرَّجُلِ؟

باب: 63- عورت اور مرد کی نماز جنازہ پڑھاتے وقت امام کہاں کھڑا ہو؟

١٣٣٢ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا سَمُرَةُ بْنُ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَّاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا. [راجع: ٣٣٢]

[1332] حضرت سمرہ بن جندب ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو بحالت نفاس فوت ہوگئی تھی۔ آپ اس کے وسط میں کھڑے ہوئے تھے۔

فائدہ: مرد کے جنازے کے متعلق حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھائی تو اس کے سر کے پاس کھڑے ہوئے۔ جب اسے اٹھالیا گیا تو ایک عورت کا جنازہ لایا گیا، انھوں نے اس کی بھی نماز جنازہ پڑھائی تو اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔ کسی نے دریافت کیا کہ مرد اور عورت کے جنازے کے لیے جہاں آپ کھڑے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کھڑے ہوتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔[1]

(٦٤) بَابُ التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا

باب: 64- نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہنا

وَقَالَ حُمَيْدٌ: صَلَّى بِنَا أَنَسٌ فَكَبَّرَ ثَلَاثًا، ثُمَّ سَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ: فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ كَبَّرَ الرَّابِعَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

حمید نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک ؓ نے نماز جنازہ پڑھائی تو تین تکبیریں کہیں اور سلام پھیر دیا۔ ان سے اس کے متعلق کہا گیا تو وہ قبلہ رو ہوئے اور چوتھی تکبیر کہی پھر سلام پھیرا۔

١٣٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَخَرَجَ بِهِمْ إِلَى الْمُصَلَّى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ تَكْبِيرَاتٍ. [راجع: ١٢٤٥]

[1333] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جس دن حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی وفات ہوئی تو اسی روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کے فوت ہونے کی خبر سنائی۔ صحابۂ کرام ؓ کے ہمراہ آپ عید گاہ تشریف لے گئے، ان کی صف بندی کی اور اس کی نماز جنازہ میں آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

١٣٣٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ ابْنُ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى أَصْحَمَةَ النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا. وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سَلِيمٍ: أَصْحَمَةَ

[1334] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اصحمہ نجاشی کی نماز جنازہ پڑھی تو چار تکبیریں کہیں۔ یزید بن ہارون اور عبدالصمد نے بھی سلیم بن حیان سے اصحمہ بیان کیا ہے۔

---

1 فتح الباري: 257/3.

[وَتَابَعَهُ عَبْدُالصَّمَدِ] . [راجع: ١٣١٧]

(٦٥) بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب:65-نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا

وَقَالَ الْحَسَنُ: يَقْرَأُ عَلَى الطِّفْلِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَيَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّأَجْرًا.

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بچے کے جنازے پر امام سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر یہ دعا کرے: ''اے اللہ! اسے ہمارے لیے میر کارواں، ذخیرۂ آخرت اور باعث اجر وثواب بنا دے۔''

١٣٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ، عَنْ طَلْحَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَوْفٍ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قَالَ: لِتَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ.

[1335] حضرت طلحہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز جنازہ پڑھی۔ اس میں آپ نے سورۂ فاتحہ کی قراءت فرمائی۔ فراغت کے بعد فرمایا (کہ میں نے اس لیے پڑھی ہے) تاکہ تمھیں اس کے سنت ہونے کا علم ہو جائے۔

فائدہ: اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نماز جنازہ بآواز بلند پڑھنی جائز ہے۔ اس موقف کی تائید حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث سے بھی ہوتی ہے، آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تو ہم نے آپ کی پڑھی ہوئی دعا یاد کر لی۔[1]

(٦٦) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ بَعْدَ مَا يُدْفَنُ

باب: 66- دفن کیے جانے کے بعد قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

١٣٣٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَنْ مَرَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَلَّوْا خَلْفَهُ،

[1336] حضرت شعبی رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جو نبی ﷺ کے ہمراہ ایک الگ تھلگ قبر کے پاس سے گزرا۔ رسول اللہ ﷺ نے وہاں لوگوں کی امامت کی اور لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز

1 مسند أحمد : 23/6.

قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ هٰذَا يَا أَبَا عَمْرٍو؟ قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [راجع: ٨٥٧]

(جنازہ) پڑھی۔ شیبانی کہتے ہیں: میں نے ابوعمرو شعبی سے دریافت کیا: آپ کو یہ حدیث کس نے بیان کی تھی؟ انھوں نے فرمایا: مجھے حضرت ابن عباس ﷠ نے اس کے متعلق بتایا تھا۔

١٣٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَسْوَدَ رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ وَلَمْ يَعْلَمِ النَّبِيُّ ﷺ بِمَوْتِهِ، فَذَكَرَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «مَا فَعَلَ ذٰلِكَ الْإِنْسَانُ؟» قَالُوا: مَاتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: «أَفَلَا آذَنْتُمُونِي؟» فَقَالُوا: إِنَّهُ كَانَ كَذَا وَكَذَا قِصَّتُهُ، قَالَ: فَحَقَرُوا شَأْنَهُ، قَالَ: «فَدُلُّونِي عَلٰى قَبْرِهِ» فَأَتٰى قَبْرَهُ فَصَلّٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٤٥٨]

[1337] حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام (مرد یا عورت) مسجد میں رہتا اور جھاڑو دیا کرتا تھا۔ اس کا انتقال ہوگیا اور نبی ﷺ کو اس کی موت کا علم نہ ہو سکا۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے اس کا ذکر فرمایا اور دریافت کیا: ''وہ شخص کہاں ہے؟'' صحابۂ کرام ﷡ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی وفات ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں نے مجھے مطلع کیوں نہ کیا؟'' انھوں نے عرض کیا: حضرت اس کا قصہ تو اس طرح ہے، گویا انھوں نے اس کا معاملہ اتنا اہم نہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے اس کی قبر سے آگاہ کرو۔'' چنانچہ آپ اس کی قبر پر تشریف لائے اور نماز جنازہ پڑھی۔

(٦٧) بَابُ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

باب: 67- مردہ جوتوں کی آواز (بھی) سنتا ہے

١٣٣٨ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ. ح: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتُوُلِّيَ وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتّٰى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: اُنْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي،

[1338] حضرت انس بن مالک ﷛ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب بندے کو اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی دفن سے فارغ ہو کر واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس وقت اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں: تو اس شخص محمد ﷺ کے متعلق کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اگر وہ جواب دے: میں گواہی دیتا تھا کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں تو اسے کہا جاتا ہے: تو اپنے دوزخی مقام کو دیکھ، اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ دونوں مقامات کو دیکھتا ہے۔ لیکن کافر یا منافق کا یہ جواب ہوتا ہے:

كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِّنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَّسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ». [انظر: ١٣٧٤]

میں کچھ نہیں جانتا، جو دوسرے لوگ کہتے تھے وہی میں کہہ دیتا تھا، پھر اس سے کہا جاتا ہے: تو نے عقل سے کام لیا نہ انبیاء کی پیروی کی، پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے سے ایک ضرب لگائی جاتی ہے کہ وہ چیخ اٹھتا ہے۔ اس کی چیخ پکار جن وانس کے علاوہ اس کے آس پاس کی تمام چیزیں سنتی ہیں۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس قبر میں میت کو دفن کیا جاتا ہے سوال و جواب کا سلسلہ بھی وہیں جاری ہوتا ہے، پھر راحت و عذاب کا احساس بھی اسی قبر میں ہوگا۔ بعض فتنہ پرور لوگوں نے برزخی قبر کا شاخسانہ قائم کیا ہے جس کا کتب حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔ جس شخص کو قبر نہ مل سکے، یعنی وہ پانی میں غرق ہو کر سمندری جانوروں کی خوراک بن گیا یا وہ جل کر راکھ ہو گیا یا کسی حادثے میں اس طرح ریزہ ریزہ ہوا کہ اس کے اجزاء نہ مل سکے ہوں تو ایسا انسان جہاں کہیں بھی پڑا ہے وہی اس کی قبر ہے اور وہیں اس سے سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ فرشتے قبر میں "هٰذا الرجل" کے الفاظ سے سوال کریں گے۔ بظاہر یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و توقیر کے خلاف ہیں۔ یہ انداز اس لیے اختیار کیا جائے گا کہ امتحان کے موقع پر قائل کے تعظیمی الفاظ سے صاحب قبر کو جواب کا اشارہ نہ مل جائے۔ بہر حال صحیح جواب دینے کا مدار قوت ایمان پر ہوگا جو صرف مومن کو حاصل ہوگی۔ واللہ أعلم.

(٦٨) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

باب: 68- ارض مقدس یا کسی اور متبرک مقام میں دفن ہونے کی آرزو کرنا

١٣٣٩ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلٰى مُوسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلٰى رَبِّهِ فَقَالَ: أَرْسَلْتَنِي إِلٰى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، فَرَدَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ: ارْجِعْ فَقُلْ لَّهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلٰى مَتْنِ ثَوْرٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ، قَالَ: أَيْ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ، قَالَ: فَالْآنَ، فَسَأَلَ اللهَ أَنْ يُّدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ

[1339] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ملک الموت کو حضرت موسیٰ ؑ کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ ان کے پاس آئے تو انھوں نے ایک طمانچہ رسید کیا (جس سے اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی)۔ فرشتے نے اپنے رب کے پاس جا کر عرض کیا: تو نے مجھے ایک ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ درست کر دی اور فرمایا کہ ان (موسیٰ ؑ) کے پاس دوبارہ جا کر کہو کہ وہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں، جتنے بھی بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے تو ہر بال کے بدلے انھیں ایک سال کی زندگی دی جائے گی۔ اس پر

الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ». قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْأَحْمَرِ» [انظر: ٣٤٠٧].

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: اے پروردگار! پھر کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر مرنا ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو پھر ابھی آجائے۔ انھوں نے اللہ سے دعا کی کہ انھیں ایک پتھر پھینکنے کی مقدار کے برابر ارض مقدس سے قریب کر دے۔ راویِ حدیث (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں وہاں ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی قبر سرخ ٹیلے کے پاس راستے کے کنارے پر تمھیں دکھا دیتا۔''

فائدہ: اس حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ کسی بقعۂ مبارکہ (بابرکت جگہ) کی حرمت و تقدیس ایمان و عمل کے بغیر نفع بخش ثابت نہیں ہوگی۔ ان کے بغیر ارض مقدس یا غیر ارض مقدس میں دفن ہونا برابر ہے، چنانچہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ ہماری ارض مقدس میں آجائیں تو انھوں نے جواب دیا کہ سرزمین انسان کی پاکیزگی کا ذریعہ نہیں بن سکتی بلکہ نیک عمل انسان کو ضرور مقدس بنا دیتا ہے۔[1] لیکن ایمان و اعمال صالحہ کے ساتھ کسی بھی ارض مقدس میں دفن ہونے کی خواہش کرنا مطلوب مومن ہے۔

(٦٩) بَابُ الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب: 69- میت کو رات کے وقت دفن کرنا

وَدُفِنَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْلًا.

سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ رات کے وقت دفن کیے گئے تھے۔

١٣٤٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ بَعْدَ مَا دُفِنَ بِلَيْلَةٍ، قَامَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَكَانَ سَأَلَ عَنْهُ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» فَقَالُوا: فُلَانٌ دُفِنَ الْبَارِحَةَ، فَصَلَّوْا عَلَيْهِ. [راجع: ٨٥٧]

[1340] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھی جو رات کے وقت دفن کیا گیا تھا۔ آپ اور آپ کے صحابۂ کرام اٹھے اور آپ نے اس شخص کے متعلق دریافت کیا اور فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ فلاں شخص ہے جسے گزشتہ رات دفن کیا گیا تھا، چنانچہ آپ نے اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔

(٧٠) بَابُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: 70- قبر پر مسجد تعمیر کرنا

١٣٤١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ

[1341] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

1 الموطأ للإمام مالك، الوصية، حديث: 1524.

عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ ذَكَرَتْ بَعْضُ نِسَائِهِ كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا: مَارِيَةُ، وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأُمُّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَتَا أَرْضَ الْحَبَشَةِ فَذَكَرَتَا مِنْ حُسْنِهَا وَتَصَاوِيرَ فِيهَا، فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ مِنْهُمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَةَ، أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللهِ».

[راجع: ٤٢٧]

فرمایا: جب نبی ﷺ بیمار ہوئے تو آپ کی بعض بیویوں نے ایک گرجے کا تذکرہ کیا جسے انھوں نے حبشہ کی سرزمین میں دیکھا تھا اور اسے ماریہ کہا جاتا تھا۔ حضرت ام سلمہ اور حضرت ام حبیبہ ؓ حبشہ گئی تھیں۔ انھوں نے گرجے کی خوبصورتی اور اس میں رکھی ہوئی تصاویر کا بھی آپ سے ذکر کیا۔ تو آپ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جب ان میں کوئی نیک شخص مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے، پھر اس میں یہ تصاویر بنا کر لگا دیتے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ لوگ تمام مخلوق سے بدترین ہیں۔''

(٧١) بَابُ مَنْ يَدْخُلُ قَبْرَ الْمَرْأَةِ

باب: 71- عورت کی قبر میں کون اتر سکتا ہے؟

١٣٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ، فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ، فَقَالَ: «هَلْ فِيكُمْ مِنْ أَحَدٍ لَّمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ؟» فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَنَا، قَالَ: «فَانْزِلْ فِي قَبْرِهَا»، قَالَ: فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا فَقَبَرَهَا.

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: قَالَ فُلَيْحٌ: أُرَاهُ يَعْنِي الذَّنْبَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿لِيَقْتَرِفُوْا﴾ [الأنعام: ١١٣]: لِيَكْتَسِبُوا. [راجع: ١٢٨٥]

[1342] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کی لخت جگر کے جنازے میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ قبر کے پاس تشریف فرما تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جو آج رات اپنی بیوی سے ہم بستر نہ ہوا ہو؟'' حضرت ابوطلحہ ؓ نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''تم قبر میں اترو۔'' چنانچہ وہ صاحبزادی کی قبر میں اترے اور انھیں لحد میں رکھا۔

عبداللہ بن مبارک اپنے شیخ فُلَیح کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ لم یقارف کے معنی ''جس نے گناہ نہ کیا ہو'' ہیں۔ امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ لِيَقْتَرِفُوا کے معنی ہیں: ''تاکہ وہ گناہ کا کسب کریں۔''

(٧٢) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

باب: 72- شہید کی نماز جنازہ

١٣٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا

[1343] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے،

اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمَا أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ. [انظر: ١٣٤٥، ١٣٤٦، ١٣٤٧، ١٣٤٨، ١٣٥٣، ٤٠٧٩]

انھوں نے کہا: نبی ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو کو ایک ایک چادر میں رکھ کر فرماتے تھے: ''ان میں سے قرآن کا علم کس کو زیادہ تھا؟'' تو جب ان میں سے کسی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو لحد میں آپ اسے آگے رکھتے اور فرماتے: ''قیامت کے دن میں ان کے متعلق گواہی دوں گا۔'' پھر آپ نے انھیں اسی طرح خون لگے ہوئے غسل دیے بغیر دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ بھی نہ پڑھی گئی۔

١٣٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: «إِنِّي فَرَطٌ لَّكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلٰى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلٰكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا». [٣٥٩٦، ٤٠٤٢، ٤٠٨٥، ٦٤٢٦، ٦٥٩٠]

[1344] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور شہدائے احد پر نماز پڑھی جس طرح اموات پر نماز جنازہ پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف لوٹے اور فرمایا: ''میں تمھارا میر کارواں اور تم پر گواہ ہوں۔ اللہ کی قسم! میں اب اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین یا زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! میں اپنے بعد تمھارے متعلق شرک میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہیں رکھتا لیکن مجھے خطرہ ہے کہ تم دنیا میں رغبت رکھتے ہوئے ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو گے۔''

فائدہ: ان احادیث کے پیش نظر ہمارا موقف یہ ہے کہ شہید کی نماز جنازہ پڑھنے یا نہ پڑھنے میں انسان کو اختیار ہے لیکن زیادہ بہتر پڑھنا ہی ہے کیونکہ دعا اور عبادت اجر و ثواب میں اضافے کا باعث ہے، البتہ شہید کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا سے متعلق خیر القرون میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حضرت عبداللہ بن رواحہ، حضرت زید بن حارثہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہم مدینہ منورہ سے باہر جنگ موتہ میں شہید ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ کو بذریعۂ وحی اطلاع دی گئی لیکن آپ سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ کا اہتمام کیا ہو۔

(٧٣) بَابُ دَفْنِ الرَّجُلَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فِي قَبْرٍ

باب : 73- دو یا تین آدمیوں کو ایک ہی قبر میں دفن کرنا

١٣٤٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ. [راجع: ١٣٤٣]

[1345] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ شہدائے احد کے دو دو آدمیوں کو جمع کرتے تھے۔

(٧٤) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ غَسْلَ الشُّهَدَاءِ

باب : 74- جس کے نزدیک شہید کو غسل دینا جائز نہیں

١٣٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِدْفِنُوهُمْ فِي دِمَائِهِمْ» - يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ - وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ. [راجع: ١٣٤٣]

[1346] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے احد کے دن فرمایا: ''ان شہداء کو خون سمیت دفن کر دو۔'' اور آپ نے انھیں غسل بھی نہ دیا۔

(٧٥) بَابُ مَنْ يُقَدَّمُ فِي اللَّحْدِ

باب: 75- لحد میں آگے کس کو رکھا جائے؟

وَسُمِّيَ اللَّحْدَ لِأَنَّهُ فِي نَاحِيَةٍ، وَكُلُّ جَائِرٍ مُلْحِدٌ، ﴿مُلْتَحَدًا﴾ [الكهف: ٢٧]: مَعْدِلًا، وَلَوْ كَانَ مُسْتَقِيمًا كَانَ ضَرِيحًا.

لحد کو اس لیے یہ نام دیا جاتا ہے کہ وہ ایک کنارے میں ہوتی ہے۔ ہر ظالم ملحد ہے۔ قرآن میں ﴿مُلْتَحَدًا﴾ کے معنی ''جائے پناہ'' ہیں۔ اگر کنارے کے بجائے سیدھی ہو تو اسے ضریح کہتے ہیں

وضاحت: لحد کے معنی ہیں: ایک طرف ہٹ جانا۔ دین سے ایک طرف ہٹ جانے والے کو ملحد کہا جاتا ہے۔ قبر کی لحد بھی درمیان سے ہٹ کر ایک طرف ہوتی ہے، اس لیے اسے لحد کہا جاتا ہے۔ اس کے مقابلے میں قبر کے درمیان گڑھا کھودنے کو ''شق'' کہتے ہیں جیسا کہ آئندہ اس کی وضاحت ہوگی۔

١٣٤٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ:

[1347] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، وَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ». وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ. [راجع: ١٣٤٣]

رسول اللہ ﷺ شہدائے احد میں سے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے، پھر فرماتے: ''ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے؟'' جب ان دونوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں آگے کرتے اور فرماتے: ''میں ان پر گواہ ہوں۔'' نیز انھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا اور ان پر نماز جنازہ نہ پڑھی اور نہ انھیں غسل ہی دیا۔

١٣٤٨ - قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: وَأَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِقَتْلٰى أُحُدٍ: «أَيُّ هٰؤُلَاءِ أَكْثَرُ أَخْذًا لِّلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى رَجُلٍ قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ قَبْلَ صَاحِبِهِ. وَقَالَ جَابِرٌ: فَكُفِّنَ أَبِي وَعَمِّي فِي نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ. [راجع: ١٣٤٣]

[1348] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ شہدائے احد کے متعلق فرماتے تھے: ''ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے؟'' جب کسی آدمی کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں اس کے ساتھی سے پہلے رکھتے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے والد گرامی اور چچا محترم کو ایک ہی سفید و سیاہ دھاری دار موٹی چادر میں کفن دیا گیا تھا۔

وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

سلیمان بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ مجھے زہری نے خبر دی، انھوں نے کہا: مجھے اس نے بتایا جس نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا تھا۔

(٧٦) بَابُ الْإِذْخِرِ وَالْحَشِيشِ فِي الْقَبْرِ

باب: 76- قبر میں اذخر اور خشک گھاس بچھانا

١٣٤٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «حَرَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا

[1349] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا ہے۔ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی دن کے کچھ حصے میں حلال کیا گیا تھا، اس بنا پر نہ تو اس کی تازہ گھاس کو اکھاڑا جائے اور نہ اس کے

يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ». فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا». وَقَالَ أَبَانُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ. [انظر: ١٥٨٧، ١٨٣٣، ١٨٣٤، ٢٠٩٠، ٢٤٣٣، ٢٧٨٣، ٢٨٢٥، ٣٠٧٧، ٣١٨٩، ٤٣١٣]

درخت ہی کاٹے جائیں، نیز اس کے شکار کو بھی خوفزدہ نہ کیا جائے اور نہ اس کی گری پڑی چیز ہی کو اٹھایا جائے، ہاں! اس کے متعلق اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔'' اس پر حضرت عباس ؓ نے عرض کیا کہ اذخر گھاس تو ہمارے زرگروں اور ہماری قبروں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔آپ نے فرمایا:''ہاں! اذخر گھاس (اس سے مستثنیٰ ہے)۔''

حضرت ابو ہریرہ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''خشک گھاس ہماری قبروں اور ہمارے گھر کے لیے ہے۔''

حضرت صفیہ بنت شیبہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے نبی ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

حضرت ابن عباس ؓ سے بروایت مجاہد یہ الفاظ منقول ہیں کہ خشک گھاس ان کے لوہاروں اور گھروں کے لیے ہے۔

(٧٧) بَابٌ: هَلْ يُخْرَجُ الْمَيِّتُ مِنَ الْقَبْرِ وَاللَّحْدِ لِعِلَّةٍ؟

باب: 77- کیا کسی ضرورت کے پیش نظر میت کو قبر اور لحد سے نکالا جا سکتا ہے؟

١٣٥٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ، فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَأَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ، فَاللهُ أَعْلَمُ، وَكَانَ كَسَا عَبَّاسًا قَمِيصًا. قَالَ سُفْيَانُ: وَقَالَ أَبُو هَارُونَ: وَكَانَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَمِيصَانِ. فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلْبِسْ أَبِي قَمِيصَكَ الَّذِي يَلِي جِلْدَكَ. قَالَ سُفْيَانُ: فَيَرَوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْبَسَ عَبْدَ اللهِ قَمِيصَهُ

[1350] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے پاس آئے جبکہ اسے قبر میں داخل کر دیا گیا تھا۔آپ نے اسے نکالنے کا حکم دیا، چنانچہ اسے باہر نکالا گیا۔آپ نے اسے اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا اور اس کے منہ میں اپنا لعاب مبارک ڈالا، نیز اسے اپنی قمیص پہنائی۔ ویسے تو اس کی وجہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے، البتہ اس نے حضرت عباس ؓ کو اپنی قمیص پہنائی تھی۔ ابو ہارون کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بدن پر دو قمیصیں تھیں اور عبداللہ بن عبداللہ بن ابی ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے باپ کو نیچے والی قمیص پہنائیں جو آپ کے بدن سے لگ چکی

مُكَافَأَةً لِمَا صَنَعَ . [راجع: ١٢٧٠]

ہے۔ سفیان نے کہا: لوگوں کے خیال کے مطابق نبی ﷺ نے رئیس المنافقین عبداللہ کو قمیص بدلہ چکانے کے لیے پہنائی تھی کیونکہ اس نے حضرت عباس ؓ کو پہنائی تھی۔

١٣٥١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَ أُحُدٌ دَعَانِي أَبِي مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: مَا أُرَانِي إِلَّا مَقْتُولًا فِي أَوَّلِ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِنِّي لَا أَتْرُكُ بَعْدِي أَعَزَّ عَلَيَّ مِنْكَ، غَيْرَ نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَإِنَّ عَلَيَّ دَيْنًا فَاقْضِ وَاسْتَوْصِ بِأَخَوَاتِكَ خَيْرًا، فَأَصْبَحْنَا فَكَانَ أَوَّلَ قَتِيلٍ، وَدُفِنَ مَعَهُ آخَرُ فِي قَبْرٍ، ثُمَّ لَمْ تَطِبْ نَفْسِي أَنْ أَتْرُكَهُ مَعَ الْآخَرِ فَاسْتَخْرَجْتُهُ بَعْدَ سِتَّةِ أَشْهُرٍ، فَإِذَا هُوَ كَيَوْمِ وَضَعْتُهُ هُنَيَّةً غَيْرَ أُذُنِهِ. [انظر: ١٣٥٢]

[1351] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب احد کا واقعہ پیش آیا تو میرے والد گرامی حضرت عبداللہ ؓ نے مجھے اس رات بلایا اور فرمایا کہ میرے گمان کے مطابق نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے جو شہید ہوں گے ان میں پہلا مقتول میں خود ہوں گا اور میں رسول اللہ ﷺ کی ذات کریمہ کے سوا اپنے بعد کسی کو تجھ سے زیادہ عزیز نہیں چھوڑ رہا ہوں۔ مجھ پر قرض ہے اسے ادا کر دینا اور اپنی بہنوں سے اچھا برتاؤ کرنا۔ صبح ہوئی تو سب سے پہلے شہید ہونے والے وہی تھے، چنانچہ ان کے ساتھ قبر میں ایک دوسرے شہید کو بھی دفن کر دیا گیا لیکن میرے دل کو یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں اپنے والد گرامی کو دوسرے شخص کے ساتھ چھوڑ دوں، اس لیے میں نے چھ ماہ بعد انھیں قبر سے نکال لیا۔ وہ اسی طرح تھے جس طرح میں نے انھیں دفن کیا تھا، صرف کان کا تھوڑا سا حصہ متاثر ہوا تھا۔

١٣٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: دُفِنَ مَعَ أَبِي رَجُلٌ فَلَمْ تَطِبْ نَفْسِي حَتَّى أَخْرَجْتُهُ فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ. [راجع: ١٣٥١]

[1352] حضرت جابر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے والد گرامی کے ہمراہ ایک اور شہید بھی دفن کیا گیا تھا لیکن میری طبیعت کو یہ پسند نہ آیا، اس لیے میں نے انھیں نکالا اور علیحدہ قبر میں دفن کر دیا۔

فائدہ: قبل ازیں حدیث میں تھا کہ حضرت جابر ؓ نے چھ ماہ بعد اپنے والد گرامی کی قبر کو کھولا اور انھیں وہاں سے نکال کر دوسری جگہ منتقل کیا جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ان کے والد گرامی حضرت عبداللہ بن عمرو اور عمرو بن جموح ؓ کی قبر کو سیلاب نے کرید دیا تھا جبکہ وہ دونوں ایک ہی قبر میں تھے، انھیں منتقل کرنے کے لیے جب قبر کشائی کی گئی تو وہ ذرہ بھر بھی متاثر نہ ہوئے تھے، حتی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو کے جسم میں کوئی زخم تھا اور وفات کے وقت ان کا ہاتھ اس زخم پر تھا، انھیں اسی طرح دفن کر دیا گیا

تھا۔ جب قبر سے انھیں نکالا گیا اوران کا ہاتھ اس جگہ سے ہٹایا گیا پھر اسے چھوڑا گیا تو وہ خود بخود اپنی پہلی جگہ پر پہنچ گیا۔ دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ابھی کل فوت ہوئے ہیں، حالانکہ واقعۂ اُحد اور قبر کشائی کے درمیان چھیالیس سال کا فاصلہ تھا۔ [1] دونوں روایات میں ان کا ایک ہی قبر میں ہونے کا ذکر ہے تو اس کی تطبیق یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی اور عمرو بن جموح رضی اللہ عنہما کی قبر کو دو مرتبہ کھولا ہوگا، ایک چھ ماہ بعد، غالباً اس وقت رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی ہوگی کیونکہ اس وقت رسول اللہ ﷺ حیات تھے، اس کے بعد ان کی قبروں کو قریب قریب رکھا گیا کیونکہ ان دونوں میں بہت گہرا تعلق تھا، پھر سیلاب وغیرہ نے ان کی قبروں کو کرید کر ایک کر دیا، پھر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس جگہ پانی کا ایک چشمہ جاری کیا تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو دوبارہ تشویش لاحق ہوئی کہ مبادا ان کی لاشیں پانی میں بہہ جائیں، اس وجہ سے انھوں نے مدت دراز کے بعد دوبارہ قبر کشائی کی تو دیکھا کہ دونوں کے جسم بدستور اپنی حالت میں تھے۔ [2]

(٧٨) بَابُ اللَّحْدِ وَالشَّقِّ فِي الْقَبْرِ

باب: 78- بغلی یا صندوقی قبر بنانا

١٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى أُحُدٍ ثُمَّ يَقُولُ: «أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ؟» فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلٰى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ، فَقَالَ: «أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». فَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ. [راجع: ١٣٤٣]

[1353] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ شہدائے احد سے دو دو آدمیوں کو جمع کرتے، پھر فرماتے: ''ان میں سے کس کو قرآن زیادہ یاد ہے؟'' جب ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں آگے رکھتے اور فرماتے: ''میں قیامت کے دن ان لوگوں کے متعلق گواہی دوں گا۔'' پھر انھیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم فرمایا اور انھیں غسل بھی نہ دیا۔

(٧٩) بَابٌ: إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ، هَلْ يُصَلّٰى عَلَيْهِ؟ وَهَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ؟

باب: 79- جب کوئی بچہ مسلمان ہو جائے تو کیا اس کی نماز جنازہ پڑھنی چاہیے؟ نیز کیا بچے پر اسلام پیش کیا جائے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَشُرَيْحٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَقَتَادَةُ: إِذَا أَسْلَمَ أَحَدُهُمَا فَالْوَلَدُ مَعَ الْمُسْلِمِ. وَكَانَ ابْنُ

حسن بصری، قاضی شریح، ابراہیم نخعی اور حضرت قتادہ رحمہم اللہ نے کہا: جب والدین میں سے کوئی ایک مسلمان ہو

1 فتح الباري: 276/3.

عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَعَ أُمِّهِ مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ، وَلَمْ يَكُنْ مَعَ أَبِيهِ عَلَى دِينِ قَوْمِهِ. وَقَالَ: الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى.

جائے تو بچہ مسلمان کے ساتھ ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنی والدہ کے ہمراہ مُسْتَضْعَفِين (ناتوانوں) میں سے تھے اور اپنے والد کے ہمراہ اپنی قوم کے دین پر نہیں تھے، نیز فرمایا کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہیں ہوتا۔

١٣٥٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: «أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟» فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ فَرَفَضَهُ، وَقَالَ: «آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ»، فَقَالَ لَهُ: «مَاذَا تَرَى؟» قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ»، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا»، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ: اخْسَأْ، فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ». [انظر: ٣٠٥٥، ٦١٧٣، ٦٦١٨]

[1354] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ دیگر چند لوگوں کی معیت میں ابن صیاد کے پاس گئے، یہاں تک کہ انھوں نے اسے بنو مغالہ کی گڑھیوں کے قریب کچھ لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا۔ ابن صیاد اس وقت قریب البلوغ تھا۔ اسے نبی ﷺ کی آمد کا علم نہ ہوا حتی کہ آپ نے اپنے دست مبارک سے اسے مارا، پھر ابن صیاد سے فرمایا: ''کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' اس نے آپ کو دیکھا تو کہنے لگا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا: آپ اس بات کی گواہی دیتے کہ میں بھی اللہ کا فرستادہ ہوں؟ آپ یہ بات سن کر اس سے الگ ہو گئے اور فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔'' پھر آپ نے اس سے پوچھا کہ تو کیا دیکھتا ہے؟ ابن صیاد بولا: میرے پاس سچی جھوٹی دونوں خبریں آتی ہیں۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تجھ پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے۔'' پھر نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: ''میں نے تیرے لیے ایک بات اپنے دل میں سوچی ہے (بتا وہ کیا ہے؟)'' ابن صیاد بولا: وہ ''دخ'' ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو دفع ہو جا، اپنی بساط سے کبھی آگے نہیں بڑھ سکے گا۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں، میں اس کی گردن اڑا دوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر وہ نہیں تو پھر اس کے قتل کرنے میں کوئی

فائدہ نہیں۔''

١٣٥٥ - وَقَالَ سَالِمٌ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافِ! - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ - هٰذَا مُحَمَّدٌ ﷺ، فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ».

[1355] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اس کے بعد پھر ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کھجوروں کے اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا۔ آپ چاہتے تھے کہ اس سے کچھ باتیں سنیں قبل اس کے کہ وہ آپ کو دیکھے، چنانچہ نبی ﷺ نے اسے بایں حالت دیکھا کہ وہ ایک چادر اوڑھے کچھ گنگنارہا تھا۔ آپ کھجور کے درختوں کی آڑ میں چل رہے تھے کہ ابن صیاد کی ماں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا اور اسے آواز دی: اے صاف! ...... یہ ابن صیاد کا نام ہے ...... یہ محمد ﷺ آ گئے ہیں۔ یہ سن کر ابن صیاد اٹھ بیٹھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر وہ عورت اسے (اس کے حال پر) چھوڑ دیتی تو وہ اپنا معاملہ کچھ واضح کر دیتا۔''

وَقَالَ شُعَيْبٌ: زَمْزَمَةٌ. فَرَفَصَهُ وَقَالَ إِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ وَعُقَيْلٌ: رَمْرَمَةٌ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: رَمْزَةٌ. [انظر: ٢٦٣٨، ٣٠٣٣، ٣٠٥٦، ٦١٧٤]

شعیب کی روایت میں زمزمہ کے الفاظ ہیں اور رفضه کی جگہ رفصه ہے، اسحاق کلبی اور عقیل کی روایت میں رمرمه اور معمر کی روایت میں رمزہ کے الفاظ ہیں۔ (ان تمام الفاظ کے معنی ہیں: اس کی ایک ایسی خفی آواز تھی جو سمجھ میں نہیں آتی تھی۔)

١٣٥٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ: «أَسْلِمْ»، فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ: أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ، فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ». [انظر: ٥٦٥٧]

[1356] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک یہودی لڑکا نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہ بیمار ہوگیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سرہانے بیٹھ کر اس سے فرمایا: ''تو مسلمان ہوجا۔'' اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا جو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا: ابوالقاسم ﷺ کی بات مان لو، چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا۔ پھر نبی ﷺ یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے آئے: ''اللہ کا شکر ہے جس نے اس لڑکے کو آگ سے بچالیا۔''

١٣٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنْتُ أَنَا وَأُمِّي مِنَ الْمُسْتَضْعَفِينَ، أَنَا مِنَ الْوِلْدَانِ وَأُمِّي مِنَ النِّسَاءِ. [انظر: ٤٥٨٧، ٤٥٨٨، ٤٥٩٧]

[1357] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں اور میری والدہ ناتواں لوگوں میں سے تھے۔ میں بچوں میں سے اور میری والدہ عورتوں میں سے کمزور تھیں۔

١٣٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: يُصَلَّى عَلَى كُلِّ مَوْلُودٍ مُتَوَفًّى وَإِنْ كَانَ لِغَيَّةٍ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ، يَدَّعِي أَبَوَاهُ الْإِسْلَامَ أَوْ أَبُوهُ خَاصَّةً، وَإِنْ كَانَتْ أُمُّهُ عَلَى غَيْرِ الْإِسْلَامِ إِذَا اسْتَهَلَّ صَارِخًا صُلِّيَ عَلَيْهِ وَلَا يُصَلَّى عَلَى مَنْ لَا يَسْتَهِلُّ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ سِقْطٌ، فَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟» ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ﴿فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا﴾ [الروم: ٣٠] الْآيَةَ. [انظر: ١٣٥٩، ١٣٨٥، ٤٧٧٥، ٦٥٩٩]

[1358] حضرت شعیب سے روایت ہے کہ امام ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ ہر فوت ہونے والے بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی اگرچہ وہ زنا کی پیداوار ہی کیوں نہ ہو کیونکہ اس کی پیدائش فطرتِ اسلام پر ہوئی ہے بشرطیکہ اس کے والدین دونوں یا صرف باپ مسلمان ہو۔ اس کی ماں خواہ غیر مسلم ہو۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ وہ بچہ پیدائش کے وقت چیخ مار کر رویا ہو۔ اگر اس نے پیدائش کے وقت چیخ نہیں ماری تو وہ ناتمام بچہ ہے، اس لیے اس کی نماز جنازہ نہیں ادا کی جائے گی کیونکہ حضرت ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے۔ اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسا کہ جانور صحیح و سالم عضو والا بچہ جنتا ہے، کیا تم ان میں کوئی کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟'' پھر حضرت ابوہریرہ ؓ نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: ''(یہ) اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔''

١٣٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ، هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ؟». ثُمَّ

[1359] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچہ فطرت اسلام ہی پر پیدا ہوتا ہے، پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، جس طرح کوئی جانور بچہ جنم دیتا ہے، کیا تم اس میں کوئی کان کٹا ہوا پاتے ہو؟'' پھر حضرت ابوہریرہ ؓ یہ آیت کریمہ پڑھتے: ''یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کے پیدا کرنے میں کوئی تبدیلی

يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ﴿فِطْرَتَ ٱللَّهِ ٱلَّتِى فَطَرَ ٱلنَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ﴾. [الروم: ٣٠]. [راجع: ١٣٥٨]

نہیں ہے۔ یہی اللہ کا سیدھا دین ہے۔"

فائدہ: ہمارے نزدیک ناتمام بچے کے متعلق نماز جنازہ کی شرائط محل نظر ہیں کہ اگر وہ پیدائش کے وقت چیخ مارے تو اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے بصورت دیگر نہ پڑھی جائے کیونکہ جس روایت پر اس موقف کی بنیاد ہے وہ صحیح نہیں جیسا کہ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس کے متعلق تفصیل بیان کی ہے۔[1] حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ناتمام بچے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔"[2] واضح رہے کہ ناتمام سے مراد وہ بچہ ہے جس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونک دی گئی ہو، پھر وفات پا جائے۔ اگر اس مدت سے پہلے ساقط ہو جائے تو اس کی نماز جنازہ نہیں پڑھی جائے گی کیونکہ وہ اس صورت میں میت کہلا ہی نہیں سکتا۔

(٨٠) بَابٌ: إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ

باب: 80- اگر کوئی مشرک مرتے وقت کلمۂ توحید پڑھ لے

١٣٦٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ: «يَا عَمِّ! قُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ». فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا أَبَا طَالِبٍ! أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَيَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ، هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ،

[1360] حضرت مسیّب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب ابو طالب مرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے۔ وہاں اس وقت ابوجہل بن ہشام اور عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا: "اے چچا! کلمۂ توحید لا إله إلا الله کہہ دے تو میں اللہ کے ہاں تیری گواہی دوں گا۔" ابوجہل اور عبداللہ بن ابوامیہ بولے: ابو طالب! کیا تم (اپنے باپ) عبدالمطلب کے طریقے سے پھرتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ تو بار بار اسے کلمۂ توحید کی تلقین کرتے رہے اور وہ دونوں اپنی بات دہراتے رہے حتی کہ ابو طالب نے آخر میں کہا: وہ عبدالمطلب کے طریقے پر ہے اور لا إله إلا الله کہنے سے انکار کر دیا جس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اب میں اس وقت تک تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب تک مجھے اس سے منع نہ کر دیا جائے۔" اس پر

1 سنن أبي داود، الجنائز، حديث: 3180. 2 أحكام الجنائز، ص: 104، 105.

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ» فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى فِيهِ [﴿مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ﴾] اَلْآيَةَ [التوبة: ١١٣]. [انظر: ٣٨٨٤، ٤٦٧٥، ٤٧٧٢، ٥٦٥٧، ٦٦٨١]

اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''نبی کے لیے جائز نہیں (کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کرے اگرچہ وہ قریبی رشتہ دار ہی ہوں)۔''

(٨١) بَابُ الْجَرِيدَةِ عَلَى الْقَبْرِ

باب: 81-قبر پر کھجور کی شاخ رکھنا

وَأَوْصٰى بُرَيْدَةُ الْأَسْلَمِيُّ أَنْ يُجْعَلَ فِي قَبْرِهِ جَرِيدَتَانِ. وَرَأَى ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فُسْطَاطًا عَلٰى قَبْرِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: انْزِعْهُ يَا غُلَامُ فَإِنَّمَا يُظِلُّهُ عَمَلُهُ. وَقَالَ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدٍ: رَأَيْتُنِي وَنَحْنُ شُبَّانٌ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَإِنَّ أَشَدَّنَا وَثْبَةً الَّذِي يَثِبُ قَبْرَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ. وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخَذَ بِيَدِي خَارِجَةُ فَأَجْلَسَنِي عَلٰى قَبْرٍ وَأَخْبَرَنِي عَنْ عَمِّهِ يَزِيدَ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: إِنَّمَا كُرِهَ ذٰلِكَ لِمَنْ أَحْدَثَ عَلَيْهِ. وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَجْلِسُ عَلَى الْقُبُورِ.

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ ان کی قبر میں کھجور کی دو شاخیں رکھی جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبدالرحمٰن کی قبر پر خیمہ دیکھا تو فرمایا: اے غلام! اسے اکھاڑ دو، اس کا عمل اس پر سایہ کررہا ہے۔ حضرت خارجہ بن زید نے کہا: جب ہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں نوجوان تھے تو میں نے اپنے آپ کو اس حالت میں دیکھا کہ ہم میں سب سے بڑی چھلانگ لگانے والا وہ ہوتا تھا جو حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کو چھلانگ لگا کر عبور کر جاتا تھا۔ عثمان بن حکیم نے کہا کہ خارجہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک قبر پر بٹھا دیا، پھر انھوں نے اپنے چچا یزید بن ثابت کے حوالے سے بتایا کہ قبر پر بیٹھنا اس شخص کے لیے مکروہ ہے جو اس پر بول و براز کرے۔ حضرت نافع نے کہا: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما قبروں پر بیٹھ جایا کرتے تھے۔

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا دو قبروں پر چھڑیاں گاڑنے والا عمل ان ہی کے ساتھ خاص تھا کیونکہ یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی اور قبر پر یہ عمل کیا ہو۔ اگر یہ عمل سنت ہوتا تو آپ تمام مرنے والوں کی قبروں پر ایسا کرتے اور اس کے بعد خلفائے راشدین اور کبار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس سنت پر عمل کرتے لیکن ایسا کرنا منقول نہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کا اپنا اجتہاد ہے جس میں غلطی اور درستی کے دونوں پہلو ہوتے ہیں، قبر پر کھجور کی ٹہنیاں رکھنے کے متعلق درست موقف یہی ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے بلکہ اس کے اوپر پھول وغیرہ ڈالنا بھی درست نہیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس اثر کو یہ بتانے کے لیے پیش کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا قبر پر کھجور کی دو شاخیں رکھنا آپ کی خصوصیت ہے۔ حضرت

بریدہ رضی اللہ عنہ کا اسے عموم پر محمول کرنا صحیح نہیں۔ واللہ أعلم.[1]

١٣٦١ - حَدَّثَنَا يَحْيىٰ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ مَرَّ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ»، ثُمَّ أَخَذَ جَرِيدَةً رَطْبَةً فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ فِي كُلِّ قَبْرٍ وَاحِدَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا». [راجع: ٢١٦]

[1361] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ دو قبروں کے پاس سے گزرے جن (میں مدفون مردوں) کو عذاب دیا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ لیکن یہ عذاب کسی مشکل بات کی وجہ سے نہیں۔ ان میں سے ایک پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغلی کھاتا تھا۔“ اس کے بعد آپ نے کھجور کی تازہ شاخ لی اور اسے چیر کر دو حصے کر دیے، پھر ہر ایک قبر پر ایک ایک گاڑ دی۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”امید ہے کہ جب تک یہ دونوں ٹکڑے خشک نہ ہوں گے ان کے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔“

(٨٢) بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

باب: 82- محدث کا قبر کے پاس وعظ کرنا اور شاگردوں کا اس کے اردگرد بیٹھنا

﴿يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ ٱلْأَجْدَاثِ﴾ [المعارج: ٤٣] اَلْأَجْدَاثُ: اَلْقُبُورُ. ﴿بُعْثِرَتْ﴾ [الانفطار: ٤]: أُثِيرَتْ. بَعْثَرْتُ حَوْضِي: جَعَلْتُ أَسْفَلَهُ أَعْلَاهُ. اَلْإِيفَاضُ: اَلْإِسْرَاعُ. وَقَرَأَ الْأَعْمَشُ ﴿إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ﴾ [المعارج: ٤٣]: إِلَى شَيْءٍ مَّنْصُوبٍ يَسْتَبِقُونَ إِلَيْهِ. وَالنُّصْبُ وَاحِدٌ. وَالنَّصْبُ مَصْدَرٌ. ﴿يَوْمُ ٱلْخُرُوجِ﴾ [ق: ٤٢] مِنْ قُبُورِهِمْ ﴿يَنسِلُونَ﴾ [يس: ٥١]: يَخْرُجُونَ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جس دن وہ پرانی قبروں سے نکلیں گے۔“ أجداث سے مراد قبریں ہیں۔ ”(جب قبریں) اکھیڑ دی جائیں گی۔“ ﴿بُعْثِرَتْ﴾ کے معنی اکھیڑنا ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے: بعثرتُ حوضي: میں نے حوض کا نچلا حصہ اوپر کر دیا۔ إيفاض کے معنی ہیں: تیز دوڑنا۔ امام اعمش نے ارشاد باری: ”وہ آستانوں کی طرف تیز دوڑ رہے ہوں گے“ کے معنی یہ کیے ہیں کہ وہ ایک دوسرے سے سبقت کر رہے ہوں گے۔ نُصْب واحد ہے اور نَصْب مصدر ہے۔

﴿يَوْمُ الْخُرُوْجِ﴾ سے مراد قبروں سے نکلنے کا دن ہے۔ ﴿يَنْسِلُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: وہ اپنی قبروں سے نکلیں گے۔

1 فتح الباري: 284/3.

١٣٦٢ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً أَوْ سَعِيدَةً». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ، قَالَ: «أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ، وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ﴾ [الليل:٥،٦] الْآيَةَ.
[انظر: ٤٩٤٥، ٤٩٤٦، ٤٩٤٧، ٤٩٤٨، ٦٢١٧، ٦٦٠٥، ٧٥٥٢]

[1362] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم ایک جنازے کے ساتھ بقیع غرقد میں تھے کہ نبی ﷺ ہمارے قریب تشریف لا کر بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ آپ نے اپنا سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین کریدنے لگے، پھر آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی ایسا جاندار نہیں جس کی جگہ جنت یا دوزخ میں نہ لکھی گئی ہو اور ہر شخص کا نیک بخت یا بدنصیب ہونا بھی لکھا گیا ہے۔'' اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! پھر ہم اس نوشتے (لکھے ہوئے) پر اعتماد کر کے عمل چھوڑ نہ دیں کیونکہ ہم میں سے جو شخص خوش نصیب ہوگا وہ اہل سعادت کے عمل کی طرف رجوع کرے گا اور جو شخص بدبخت ہوگا وہ اہل شقاوت کے عمل کی طرف رجوع کرے گا۔ آپ نے فرمایا: ''سعید کو عمل سعادت کی توفیق دی جاتی ہے اور شقی کے لیے عمل شقاوت آسان کر دیا جاتا ہے۔'' اس کے بعد آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''پھر جو شخص صدقہ دے گا اور پرہیزگاری اختیار کرے گا، نیز عمدہ بات کی تصدیق کرے گا (تو ہم اسے ضرور آسانی (عمل سعادت) کی توفیق دیں گے)۔''

(٨٣) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

باب: 83- خودکشی کرنے والے کے متعلق وعید کا بیان

١٣٦٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ». [انظر: ٤١٧١، ٤٨٤٣، ٦٠٤٧، ٦١٠٥،

[1363] حضرت ثابت بن ضحاک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دوسرے مذہب کی دانستہ جھوٹی قسم اٹھائے تو وہ ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے۔ اور جو شخص تیز ہتھیار سے خود کو مار ڈالے اس کو اسی ہتھیار سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔''

[٦٦٥٢

١٣٦٤ - وَقَالَ حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ حَازِمٍ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا جُنْدَبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، فَمَا نَسِينَا وَمَا نَخَافُ أَنْ يَكْذِبَ جُنْدَبٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ، قَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ، حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ». [انظر: ٣٤٦٣]

[1364] حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے اس مسجد میں حدیث بیان کی جسے ہم بھولے نہیں اور نہ ہمیں یہ اندیشہ ہی ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ پر جھوٹ بولا ہو گا۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''ایک شخص کو زخم لگ گیا تھا، اس نے خود کو قتل کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چونکہ میرے بندے نے مجھ سے سبقت چاہی، لہٰذا میں نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔''

١٣٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ». [انظر: ٥٧٧٨]

[1365] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو خود اپنا گلا گھونٹ لے وہ دوزخ میں اپنا گلا گھونٹتا ہی رہے گا اور جو شخص نیزہ مار کر خودکشی کرے وہ دوزخ میں بھی خود کو نیزہ مارتا ہی رہے گا۔''

(٨٤) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ وَالْاِسْتِغْفَارِ لِلْمُشْرِكِينَ

باب: 84- منافقین کی نماز جنازہ اور مشرکین کے لیے دعائے مغفرت مکروہ ہے

رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبیٔ اکرم ﷺ سے روایت کی ہے۔

١٣٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ دُعِيَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَبْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي عَلَى ابْنِ أُبَيٍّ؟ وَقَدْ قَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا: كَذَا وَكَذَا،

[1366] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب عبداللہ بن ابی ابن سلول مرا تو رسول اللہ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کے لیے دعوت دی گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو میں آپ کی طرف تیزی سے کود پڑا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ پڑھیں گے، حالانکہ اس نے فلاں فلاں روز ایسا ایسا بکواس کیا تھا؟ میں اس کی باتیں شمار کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسکرا کر

أُعَدِّدُ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ: «أَخِّرْ عَنِّي يَا عُمَرُ!»، فَلَمَّا أَكْثَرْتُ عَلَيْهِ قَالَ: «إِنِّي خُيِّرْتُ فَاخْتَرْتُ لَوْ أَعْلَمُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ يُغْفَرُ لَهُ لَزِدْتُ عَلَيْهَا». قَالَ: فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَمْكُثْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتِ الْآيَتَانِ مِنْ «بَرَاءَةٌ» ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰٓ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿وَهُمْ فَـٰسِقُونَ﴾ قَالَ: فَعَجِبْتُ بَعْدُ مِنْ جُرْأَتِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ، وَاللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ». [انظر: ٤٦٧١]

فرمایا: ”عمر! تم یہاں سے ایک طرف ہٹ جاؤ۔“ جب میں زیادہ اصرار کرنے لگا تو آپ نے فرمایا: ”مجھے اختیار دیا گیا ہے، لہٰذا میں نے استغفار کرنا اختیار کیا ہے۔ اگر مجھے علم ہو کہ میرے ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرنے سے اللہ اسے معاف کردے گا تو میں ستر سے زیادہ مرتبہ اس کے لیے استغفار کرلوں گا۔“

راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھی اور واپس تشریف لے آئے۔ ابھی چند لمحات ہی ٹھہرنے پائے ہوں گے کہ سورۂ توبہ کی یہ دو آیات نازل ہوئیں: ”اے حبیب! جب کوئی ان منافقین میں سے مرجائے، اس پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھیں......“ اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے بعد میں تعجب ہوا کہ کس طرح اس دن رسول اللہ ﷺ کے حضور میں نے ایسی جراءت کی تھی، حالانکہ اللہ اور اس کے رسول (ہر مصلحت کو) خوب جانتے ہیں۔

(٨٥) بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب: 85- لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

١٣٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: مُرَّ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَجَبَتْ». ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا، فَقَالَ: «وَجَبَتْ»، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا وَجَبَتْ؟ قَالَ: «هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ». [انظر: ٢٦٤٢]

[1367] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ ایک جنازہ لے کر گزرے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی تعریف کی۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے واجب ہوگئی۔“ اس کے بعد لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی برائی کی۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے لیے لازم ہوگئی۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا واجب ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”پہلا شخص جس کی تم نے تعریف کی، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور دوسرا شخص جس کی تم نے برائی کی، اس کے لیے جہنم لازم ہوگئی۔ تم لوگ زمین میں اللہ کی

طرف سے گواہی دینے والے ہو۔"

١٣٦٨ - حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ هُوَ الصَّفَّارُ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ وَقَدْ وَقَعَ بِهَا مَرَضٌ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَمَرَّتْ بِهِمْ جَنَازَةٌ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِأُخْرَى فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَجَبَتْ، ثُمَّ مُرَّ بِالثَّالِثَةِ فَأُثْنِيَ عَلَى صَاحِبِهَا شَرًّا، فَقَالَ: وَجَبَتْ، فَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ: وَمَا وَجَبَتْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ: قُلْتُ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ». فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ: «وَثَلَاثَةٌ». فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ؟ قَالَ: «وَاثْنَانِ»، ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. [انظر: ٢٦٤٣]

[1368] حضرت ابوالاسود سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک دفعہ مدینہ طیبہ آیا جبکہ وہاں وبا پھیلی ہوئی تھی۔ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھ گیا۔ ان کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو اس میت کی اچھی تعریف کی گئی۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر دوسرا جنازہ گزرا تو اس کی بھی تعریف کی گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر تیسرا جنازہ گزرا تو اس کی برائی بیان کی گئی۔ اس پر آپ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ ابوالاسود کہتے ہیں: میں نے کہا: امیرالمومنین! کیا واجب ہوگئی؟ انھوں نے فرمایا: میں نے وہی کہا ہے جو نبی ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان کے لیے چار آدمی اچھی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا۔" ہم نے عرض کیا: اگر تین آدمی گواہی دیں تو؟ آپ نے فرمایا: "تین بھی۔" پھر ہم نے عرض کیا: دو آدمی بھی؟ آپ نے فرمایا: "دو آدمی بھی۔" پھر ہم نے ایک شخص کی گواہی کے متعلق سوال نہیں کیا۔

فائدہ: واضح رہے کہ میت کے متعلق ان لوگوں کی گواہی کا اعتبار ہوگا جو دیندار اور دیانت دار ہوں کیونکہ بدکردار اور فسق و فجور میں مبتلا تو اپنے جیسے کی ہی تعریف کریں گے۔ اور ان لوگوں کی گواہی بھی معتبر نہیں ہوگی جنھیں میت کے ساتھ دشمنی یا حسد ہو کیونکہ دشمن کی گواہی کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔

(٨٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: 86- عذاب قبر کا بیان

وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَلَوْ تَرَىٰٓ إِذِ ٱلظَّـٰلِمُونَ فِى غَمَرَٰتِ ٱلْمَوْتِ وَٱلْمَلَـٰٓئِكَةُ بَاسِطُوٓا۟ أَيْدِيهِمْ أَخْرِجُوٓا۟ أَنفُسَكُمُ ۖ ٱلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ٱلْهُونِ﴾ [الأنعام: ٩٣]. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: اَلْهُونُ هُوَ الْهَوَانُ. وَالْهَوْنُ: اَلرِّفْقُ. وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ:

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اور اگر آپ دیکھیں جبکہ ظلم پیشہ لوگ موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلا کر ان سے کہیں گے: نکالو اپنی جانیں۔ آج تمھیں ذلت کے عذاب سے دوچار کیا جائے گا۔"

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ھُون کے

﴿سَنُعَذِّبُهُم مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّونَ إِلَىٰ عَذَابٍ عَظِيمٍ﴾ [التوبة: ١٠١] وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَحَاقَ بِـَٔالِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ۝ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ﴾ [غافر: ٤٥، ٤٦].

معنی هَوَان، یعنی رسوائی کے ہیں اور هَوْن نرمی کو کہتے ہیں۔ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: ''جلد ہی ہم انھیں دو مرتبہ سزا دیں گے، پھر وہ بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔'' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور آل فرعون کو برے عذاب نے گھیر لیا، جو آگ ہے، وہ صبح و شام اس پر پیش کیے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (تو حکم ہوگا کہ) آل فرعون کو سخت ترین عذاب میں داخل کر دو۔''

١٣٦٩ - **حَدَّثَنَا** حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ بِٱلْقَوْلِ ٱلثَّابِتِ﴾ [إبراهيم: ٢٧]».

[1369] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب مومن کو اس کی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے آتے ہیں، پھر وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ یہی ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ انھیں قول ثابت (کلمۂ طیبہ) کے ذریعے سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا، وَزَادَ ﴿يُثَبِّتُ ٱللَّهُ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟﴾ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ. [انظر: ٤٦٩٩]

محمد بن بشار کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ یہ آیت ﴿یثبت اللّٰہ......﴾ عذاب قبر کے متعلق نازل ہوئی۔

١٣٧٠ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ: «وَجَدْتُّمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا؟» فَقِيلَ لَهُ: أَتَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ: «مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَّا يُجِيبُونَ». [انظر: ٣٩٨٠، ٤٠٢٦]

[1370] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (بدر کے) کنویں میں پڑے ہوئے مشرکین کی لاشوں کو دیکھا اور فرمایا: ''آیا تم نے اس چیز کو ٹھیک ٹھیک پالیا جس کا تمھارے رب نے تم سے وعدہ کیا تھا؟'' آپ سے عرض کیا گیا: آپ مردوں کو آواز دیتے ہیں (حالانکہ وہ تو سنتے نہیں ہیں)۔ آپ نے فرمایا: ''تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن وہ جواب نہیں دے سکتے۔''

١٣٧١ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[1371] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ». وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَىٰ﴾ [النمل: ٨٠]. [انظر: ٣٩٧٩، ٣٩٨١]

نے قلیب بدر والوں کے متعلق فرمایا تھا: ''اب انھیں علم ہو گیا ہے کہ میں جو کہا کرتا تھا وہ حق تھا۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔''

١٣٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ: سَمِعْتُ الْأَشْعَثَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ يَهُودِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكِ اللهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَقَالَ: «نَعَمْ عَذَابُ الْقَبرِ». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدُ صَلَّى صَلَاةً إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. وَزَادَ غُنْدَرٌ: «عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ».

[1372] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس آئی اور اس نے عذاب قبر کا ذکر کیا تو کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عذاب قبر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''ہاں عذاب قبر (برحق) ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔

غندر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عذاب قبر برحق ہے۔''

فائدہ: عذاب قبر روح کو ہوگا یا روح اور جسم دونوں کو؟ ہمارے نزدیک عذاب روح کو ہوتا ہے لیکن روح کا آلۂ کار بننے والا جسم بھی اس سے متاثر ہوتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ عذاب قبر مثالی جسم کو ہوگا، عالم مثال، عالم ارواح سے زیادہ کثیف ہے اور عالم اجساد سے زیادہ لطیف ہے، ہمیں مثالی جسم کے فلسفے سے اتفاق نہیں ہے، الغرض عذاب کا کچھ حصہ قبر سے شروع ہو جاتا ہے جو جہنم میں داخل ہونے سے مکمل ہو جائے گا۔ واللہ أعلم.

١٣٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَقُولُ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَكَرَ ذٰلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً. [راجع: ٨٦]

[1373] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ خطبے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ نے قبر کے فتنے کا ذکر کیا جس میں آدمی مبتلا ہوتا ہے۔ جب آپ نے یہ ذکر کیا تو مسلمان چیخیں مار کر رونے لگے۔

١٣٧٤ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ أَصْحَابُهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ - لِمُحَمَّدٍ ﷺ؟ - فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ إِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِّنَ الْجَنَّةِ، فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا». قَالَ قَتَادَةُ: وَذُكِرَ لَنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى حَدِيثِ أَنَسٍ قَالَ: «وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُهُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقَ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ». [راجع: ١٣٣٨]

[1374] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی کو جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے اور دفن کرنے والے واپس لوٹتے ہیں، وہ ابھی ان کے جوتوں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے کہ اس کے پاس دو فرشتے آجاتے ہیں جو اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تو اس آدمی، یعنی محمد ﷺ کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ مومن جواب میں کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے: تو جہنم میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے، اللہ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا ہے۔ وہ دونوں ٹھکانوں کو بیک وقت دیکھتا ہے۔'' حضرت قتادہ نے کہا: حدیث میں یہ بھی ذکر ہوا ہے کہ اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر اس نے حدیث انس کی طرف رجوع کیا، فرمایا: ''جب کافر اور منافق سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو اس شخص کے بارے میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ تو وہ کہتا ہے: میں کچھ نہیں جانتا۔ جو کچھ لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کچھ کہہ دیتا تھا۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ تو خود سمجھا نہ کسی سمجھانے والے کی رائے پر چلا۔ پھر اسے لوہے کے ہتھوڑوں سے اتنی مار پڑتی ہے کہ وہ چلا اٹھتا ہے۔ جن و انس کے علاوہ سب اس کے آس پاس والے اس کی چیخ پکار سنتے ہیں۔''

(٨٧) بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: 87- عذاب قبر سے پناہ مانگنا

١٣٧٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: أَخْبَرَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ:

[1375] حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک دن غروب آفتاب کے بعد نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ نے ایک ہولناک آواز سنی۔ اس وقت آپ نے فرمایا: ''یہود کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔''

«يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا».

وَقَالَ النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَوْنٌ: سَمِعْتُ أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت نضر کے طریق سے بھی یہ روایت مروی ہے۔

١٣٧٦ - حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنِي ابْنَةُ خَالِدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. [انظر: ٦٣٦٤]

[1376] حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ عذاب قبر سے پناہ طلب کرتے تھے۔

١٣٧٧ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ».

[1377] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے اور عذاب جہنم سے، زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(٨٨) بَابُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ

باب: 88- غیبت اور پیشاب سے نہ بچنے کے باعث عذاب قبر ہونا

١٣٧٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ: «إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ»، ثُمَّ قَالَ: «بَلٰى، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيمَةِ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ». قَالَ: ثُمَّ أَخَذَ عُودًا رَطْبًا فَكَسَرَهُ بِاثْنَتَيْنِ ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ ثُمَّ قَالَ: «لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا».

[1378] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ کی پاداش میں انھیں سزا نہیں دی جا رہی۔'' پھر فرمایا: ''کیوں نہیں! ایک ان میں سے چغلی کھاتا پھرتا تھا اور دوسرا اپنے پیشاب (کے چھینٹوں) سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: پھر آپ نے (کھجور کی) ایک تازہ شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کیے، پھر ہر ایک کو قبر پر گاڑ کر فرمایا: ''جب تک یہ خشک نہ ہوں گے امید ہے کہ ان کے عذاب میں

[راجع: ٢١٦]

تخفیف ہوتی رہے گی۔‘‘

(٨٩) بَابُ الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

باب: 89- میت کو صبح اور شام دونوں وقت اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے

١٣٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللهُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

[انظر: ٣٢٤٠، ٦٥١٥]

[1379] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی مرجاتا ہے تو ہر صبح اور شام اسے اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہے تو جنت میں اور اگر دوزخی ہے تو جہنم میں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ یہی تیرا مقام ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تجھے اٹھائے۔‘‘

فائدہ: قبر میں عذاب وثواب کی صورت یہ ہوگی کہ جنتی کے لیے جنت کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جائے گی جس سے جنت کی تروتازگی اسے ملتی رہے گی اور دوزخی کے لیے جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھول دی جائے گی جس سے جہنم کی گرم گرم ہوائیں اسے جھلساتی رہیں گی۔

(٩٠) بَابُ كَلَامِ الْمَيِّتِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب: 90- چار پائی پر میت کا کلام کرنا

١٣٨٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ فَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلٰى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي قَدِّمُونِي، وَإِنْ كَانَتْ غَيرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا! أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا؟ يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَلَوْ سَمِعَهَا الْإِنْسَانُ لَصَعِقَ». [راجع: ١٣١٤]

[1380] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب میت کو چار پائی پر رکھا جاتا ہے، پھر لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ نیک آدمی ہوتا ہے تو کہتا ہے: مجھے آگے لے چلو۔ مجھے آگے لے چلو۔ اور اگر وہ بدکار ہوتا ہے تو کہتا ہے: افسوس تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو؟ میت کی اس آواز کو انسان کے علاوہ ہر چیز سنتی ہے۔ اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔‘‘

(٩١) بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ

باب: 91- مسلمانوں کی (نابالغ) اولاد کے متعلق جو کہا گیا ہے

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مَنْ مَّاتَ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ كَانَ لَهُ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''جس شخص کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو وہ اس کے لیے دوزخ کی آگ سے حجاب بن جائیں گے یا فرمایا کہ وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔''

١٣٨١ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَّمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ [مِنَ الْوَلَدِ] لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ». [راجع: ١٢٤٨]

[1381] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں میں سے جس کسی مسلمان کے تین بچے مرجائیں جو بلوغت کو نہ پہنچے ہوں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور ایسا محض اس کی خاص رحمت کی بنا پر ہوگا جو وہ ان پر کرے گا۔''

١٣٨٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ».

[1382] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب (جگر گوشۂ رسول) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت میں اس کے لیے ایک دودھ پلانے والی کو تعینات کر دیا گیا ہے۔''

(٩٢) بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

باب: 92- مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

١٣٨٣ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: «اللهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [انظر: ٦٥٩٧]

[1383] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ سے اولادِ مشرکین کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے انھیں پیدا کیا تھا تو وہ خوب جانتا تھا کہ وہ کیسے عمل کریں گے۔''

١٣٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ؟ فَقَالَ: «اَللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ». [انظر: ٦٥٩٨، ٦٦٠٠]

[1384] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ ہی بہتر جاننے والا ہے جو عمل وہ کرنے والے ہیں۔''

١٣٨٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ، كَمَثَلِ الْبَهِيمَةِ تُنْتَجُ الْبَهِيمَةَ، هَلْ تَرٰى فِيهَا جَدْعَاءَ؟». [راجع: ١٣٥٨]

[1385] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر بچے کی پیدائش فطرت پر ہوتی ہے، پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں جیسا کہ حیوانات کے بچے صحیح وسلامت پیدا ہوتے ہیں، کیا تم نے (پیدائشی طور پر) ان کے جسم کا کوئی حصہ کٹا ہوا دیکھا ہے؟''

(٩٣) بَابٌ:

باب:93- بلاعنوان

١٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: «مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا؟» قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ: «مَا شَاءَ اللهُ»، فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ: «هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا؟» قُلْنَا: لَا، قَالَ: «لٰكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ، أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ، بِيَدِهِ» - قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى -: «كَلُّوبٌ مِّنْ حَدِيدٍ»، «يُدْخِلُهُ فِي شِدْقِهِ حَتّٰى

[1386] حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب نماز (فجر) سے فارغ ہوتے تو ہماری طرف منہ کر کے فرماتے: ''تم میں سے کسی نے آج رات کوئی خواب دیکھا ہے؟'' اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ بیان کر دیتا، پھر جو کچھ اللہ چاہتا آپ اس کی تعبیر بیان کرتے، چنانچہ اسی طرح ایک دن آپ نے ہم سے پوچھا: ''کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مگر میں نے آج رات دو آدمیوں کو خواب میں دیکھا ہے کہ وہ میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک مقدس زمین پر لے گئے۔ وہاں میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا اور دوسرا کھڑا ہے جس کے ہاتھ میں لوہے کا آنکڑا ہے جسے وہ

يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هٰذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُّضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلٰى هٰذَا حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَعَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا إِلٰى ثَقْبٍ مِّثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَّأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتّٰى كَادَ أَنْ يَّخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ عُرَاةٌ، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، [وَ] عَلٰى وَسَطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ، فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ. فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَا: اِنْطَلِقْ، فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا إِلٰى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَفِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَّصِبْيَانٌ. وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِّنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلَانِي دَارًا لَّمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ وَصِبْيَانٌ. ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِيَ الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي

بیٹھے ہوئے آدمی کے جبڑے میں داخل کرتا ہے جو اس طرف کو چیرتا ہوا، اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے، پھر اس کے دوسرے جبڑے میں بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اس عرصے میں پہلا جبڑا ٹھیک ہو جاتا ہے۔ پھر یہ دوبارہ ایسے ہی کر دیتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے مجھے کہا: آگے چلیے۔ ہم چلے تو ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے جو بالکل چت لیٹا ہوا ہے اور ایک آدمی اس کے سرہانے ایک پتھر لیے کھڑا ہے۔ وہ اس پتھر سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے۔ جب پتھر مارتا ہے تو وہ لڑھک کر دور چلا جاتا ہے، پھر وہ اسے جا کر اٹھالاتا ہے اور جب اس لیٹے ہوئے شخص کے پاس لوٹ کر آتا ہے تو اس وقت تک اس کا سر جڑ کر اچھا ہو جاتا ہے اور جیسے پہلے تھا اسی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر اسے دوبارہ مارتا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ ان دونوں نے کہا: آگے چلیے، چنانچہ ہم ایک گڑھے کی طرف چلے جو تنور کی طرح تھا۔ اس کا منہ تنگ اور پیندا چوڑا تھا۔ اس میں آگ جل رہی تھی اور اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں جب آگ بھڑکتی تو وہ (برہنہ لوگ) شعلوں کے ساتھ اچھل پڑتے اور نکلنے کے قریب ہو جاتے، پھر جب آگ دھیمی ہو جاتی تو وہ بھی دھڑام سے نیچے گر پڑتے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا: آگے چلیے، چنانچہ ہم چلے اور ایک خونی نہر پر پہنچے۔ اس میں ایک شخص کھڑا تھا اور اس کے کنارے پر دوسرا آدمی تھا جس کے سامنے بہت سے پتھر پڑے تھے، نہر کے اندر والا آدمی جب باہر آنا چاہتا تو کنارے والا آدمی اس کے منہ پر اس زور سے پتھر مارتا کہ وہ پھر اپنی جگہ پر لوٹ جاتا، پھر ایسا ہی کرتا رہا۔ جب بھی وہ نکلنا چاہتا تو دوسرا اس زور سے اس کے منہ پر پتھر مارتا کہ اسے اپنی جگہ پر لوٹا دیتا۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ ان

دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ، فِيهَا شُيُوخٌ وَشَبَابٌ، فَقُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ، فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ؟ قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ، فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ مَا رَأَيْتَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ، فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ، وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ آكِلُو الرِّبَا، وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ، وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ، دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هٰذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ وَهٰذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنْزِلُكَ. قُلْتُ: دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي، قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ، فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ». [راجع: ٨٤٥]

دونوں نے کہا: آگے چلیے۔ ہم چل دیے۔ چلتے چلتے ہم ایک سرسبز باغ میں پہنچے جس میں ایک بڑا سا درخت تھا۔ اس کی جڑ کے قریب ایک بوڑھا آدمی اور کچھ بچے بیٹھے تھے۔ اب اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ اس درخت کے پاس ایک اور آدمی ہے جس کے سامنے آگ ہے اور وہ اسے سلگا رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھے اس درخت پر چڑھا لے گئے اور وہاں انھوں نے مجھے ایک ایسے مکان میں داخل کیا جس سے بہتر مکان میں نے کبھی نہیں دیکھا۔ اس میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان، کچھ عورتیں اور کچھ بچے تھے۔ پھر وہ دونوں مجھ کو وہاں سے نکال لائے اور درخت پر چڑھایا۔ وہاں بھی ایک مکان تھا جس میں مجھے داخل کیا۔ یہ مکان پہلے سے بھی زیادہ عمدہ اور شاندار تھا۔ اس میں بھی کچھ بوڑھے اور جوان آدمی موجود تھے۔ تب میں نے ان دونوں سے کہا: ''تم نے مجھے رات بھر پھرایا ہے، اب میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت بتاؤ؟'' انھوں نے جواب دیا: اچھا۔ وہ شخص جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا چیرا جا رہا تھا، وہ بہت جھوٹا آدمی تھا اور جھوٹی باتیں کیا کرتا تھا جو اس سے نقل ہو کر تمام اطراف عالم میں پہنچ جاتی تھیں، اس لیے قیامت تک اس کے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور وہ شخص جسے آپ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا ہے، یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا مگر وہ قرآن کو چھوڑ کر رات بھر سوتا رہتا اور دن میں بھی اس پر عمل نہیں کرتا تھا۔ روز قیامت تک اس کے سر پر یہی عمل ہوتا رہے گا۔ اور وہ لوگ جنھیں آپ نے گڑھے میں دیکھا، وہ زانی ہیں۔ اور جسے آپ نے نہر میں دیکھا وہ سود خور ہیں۔ وہ بوڑھا انسان جو درخت کی جڑ کے قریب بیٹھا ہوا تھا، وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے اور چھوٹے بچے جوان کے گرد بیٹھے

ہوئے تھے، وہ لوگوں کے وہ بچے تھے جو (بلوغ سے پہلے) مرگئے۔ اور جو آدمی آگ تیز کررہا تھا وہ مالک، جہنم کا داروغہ تھا۔ اور وہ پہلا مکان جس میں آپ تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر ہے اور یہ دوسرا شہیدوں کے لیے ہے۔ میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہیں۔ اب آپ اپنا سر اٹھائیں۔ میں نے سر اٹھایا تو یکا یک دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر ابر کی طرح کوئی چیز ہے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ آپ کی اقامت گاہ ہے۔ میں نے کہا: ''مجھے اپنے مکان میں جانے دو۔'' تو انھوں نے کہا: ابھی آپ کی کچھ عمر باقی ہے، اگر آپ اسے پورا کر چکے ہوتے تو اپنی رہائش گاہ میں جاسکتے تھے۔''

(٩٤) بَابُ مَوْتِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ

١٣٨٧ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: فِي كَمْ كَفَّنْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَتْ: فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ، لَيْسَ فِيهَا قَمِيصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ. وَقَالَ لَهَا: فِي أَيِّ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَتْ: يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: فَأَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟ قَالَتْ: يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ، قَالَ: أَرْجُو فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ اللَّيْلِ، فَنَظَرَ إِلٰى ثَوْبٍ عَلَيْهِ كَانَ يُمَرَّضُ فِيهِ، بِهِ رَدْعٌ مِّنْ زَعْفَرَانٍ، فَقَالَ: اِغْسِلُوا ثَوْبِي هٰذَا وَزِيدُوا عَلَيْهِ ثَوْبَيْنِ فَكَفِّنُونِي فِيهِمَا. قُلْتُ: إِنَّ هٰذَا خَلَقٌ، قَالَ: إِنَّ الْحَيَّ أَحَقُّ بِالْجَدِيدِ مِنَ الْمَيِّتِ، إِنَّمَا هُوَ لِلْمُهْلَةِ، فَلَمْ يُتَوَفَّ حَتّٰى أَمْسٰى مِنْ لَيْلَةِ الثُّلَاثَاءِ، وَدُفِنَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ.

باب: 94- دوشنبہ (پیر) کے روز وفات

[1387] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں حضرت ابوبکر ؓ کے پاس حاضر ہوئی تو انھوں نے فرمایا: تم نے نبی ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا تھا؟ میں نے جواب دیا: تین سحولی چادروں میں، جن میں نہ قمیص تھی اور نہ عمامہ ہی تھا۔ پھر انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے کس روز وفات پائی تھی؟ حضرت عائشہ ؓ نے کہا: پیر کے دن۔ ابوبکر ؓ نے فرمایا: آج کون سا دن ہے؟ انھوں نے جواب دیا: آج پیر کا دن ہے۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ اس وقت سے لے کر رات تک وفات پا جاؤں گا۔ پھر انھوں نے اپنے کپڑے کی طرف دیکھا جس میں وہ بیمار ہوئے تھے اور اس میں ایک زعفران کا نشان تھا، آپ نے فرمایا کہ میرے اسی کپڑے کو دھو ڈالو، اس پر دو چادروں کا اضافہ کردو اور ان میں مجھے کفن دینا، میں نے کہا: یہ کپڑا تو پرانا ہے۔ انھوں نے فرمایا: زندہ آدمی نئے کپڑوں کا مردے سے زیادہ حق دار ہے کیونکہ آخر

کار کفن تو پیپ کی نذر ہونے والا ہے۔ پھر منگل کی رات انھوں نے وفات پائی اور صبح سے پہلے پہلے دفن کر دیے گئے۔

(٩٥) بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ الْبَغْتَةِ

باب: 95-موت کا اچانک آنا

١٣٨٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَأَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ، فَهَلْ لَّهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [انظر: ٢٧٦٠]

[1388] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ وخیرات کرتیں۔ کیا میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو انھیں کچھ ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

فائدہ: اس حدیث سے امام بخاری ؒ نے ثابت کیا ہے کہ مومن کے لیے ناگہانی موت نقصان دہ نہیں ہوتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس ناگہانی موت کا ذکر ہوا تو آپ نے کسی قسم کی ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔

(٩٦) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

باب: 96- نبی ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کی قبروں کا بیان

قَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَأَقْبَرَهُۥ﴾ [عبس: ٢١]. أَقْبَرْتُ الرَّجُلَ: إِذَا جَعَلْتُ لَهُ قَبْرًا. وَقَبَرْتُهُ: دَفَنْتُهُ. ﴿كِفَاتًا﴾ [المرسلات: ٢٥]: يَكُونُونَ فِيهَا أَحْيَاءً، وَيُدْفَنُونَ فِيهَا أَمْوَاتًا.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اس نے اسے قبر میں رکھا۔'' عربی میں أقبرتُ الرجل کے معنی ہیں: میں نے آدمی کی قبر تیار کی۔ اور قَبَرْتُہ کے معنی ہیں: میں نے اسے دفن کیا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے: کیا ہم نے زمین کو) ''سمیٹ کر رکھنے والی'' (نہیں بنایا؟) اس کا مطلب ہے کہ اس زمین میں لوگ زندگی بسر کریں گے اور مرنے کے بعد اس میں دفن کیے جائیں گے۔

١٣٨٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ هِشَامٍ؛ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ: «أَيْنَ أَنَا

[1389] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مرض وفات میں بار بار اظہار خیال فرماتے: ''میں آج کہاں ہوں؟ کل کہاں ہوں گا؟'' ایسا عائشہ کی باری کو بہت دور خیال کرنے کی وجہ سے کرتے تھے۔ بالآخر جب میرا دن آیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ

الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟» اِسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَدُفِنَ فِي بَيْتِي. [راجع: ٨٩٠]

کو میرے پہلو اور سینے کے درمیان قبض کیا اور آپ میرے گھر ہی میں دفن ہوئے۔

١٣٩٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي لَمْ يَقُمْ مِنْهُ: «لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى، اِتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». لَوْلَا ذٰلِكَ أُبْرِزَ قَبْرُهُ، غَيْرَ أَنَّهُ خَشِيَ أَوْ خُشِيَ أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا. وَعَنْ هِلَالٍ قَالَ: كَنَّانِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يُولَدْ لِي. [راجع: ٤٣٥]

[1390] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی اس مرض میں جس سے آپ صحت یاب نہ ہوئے تھے، فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے، انھوں نے اپنے انبیاء ؑ کی قبروں کو مساجد بنا لیا۔'' اگر آپ کی قبر کو مسجد بنا لینے کا اندیشہ نہ ہوتا تو اسے ضرور ظاہر کر دیا جاتا۔ راویٔ حدیث حضرت ہلال نے کہا کہ حضرت عروہ بن زبیر نے میری کنیت رکھی، حالانکہ میری کوئی اولاد نہیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ رَأَى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا.

حضرت سفیان تمار سے روایت ہے، انھوں نے بتایا: میں نے نبی ﷺ کی قبر مبارک کو کوہانِ شتر (اونٹ کے کوہان) کی طرح ابھری ہوئی دیکھا ہے۔

حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: لَمَّا سَقَطَ عَلَيْهِمُ الْحَائِطُ فِي زَمَانِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ أَخَذُوا فِي بِنَائِهِ فَبَدَتْ لَهُمْ قَدَمٌ فَفَزِعُوا وَظَنُّوا أَنَّهَا قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ، فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا يَعْلَمُ ذٰلِكَ حَتَّى قَالَ لَهُمْ عُرْوَةُ: لَا، وَاللهِ! مَا هِيَ قَدَمُ النَّبِيِّ ﷺ، مَا هِيَ إِلَّا قَدَمُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

حضرت عروہ بیان کرتے ہیں کہ جب ولید بن عبدالملک کے زمانے میں حجرۂ مبارک کی دیوار گر گئی اور لوگ اسے تعمیر کرنے میں مصروف ہوئے تو انھیں ایک پاؤں دکھائی دیا۔ وہ گھبرا گئے اور خیال کرنے لگے کہ شاید یہ نبی ﷺ کا پاؤں مبارک ہے، چنانچہ اس کے متعلق انھیں صحیح معلومات دینے والا کوئی نہ مل سکا حتی کہ حضرت عروہ بن زبیر نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! یہ نبی ﷺ کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ پاؤں حضرت عمر ؓ کا ہے۔

١٣٩١ - وَعَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَوْصَتْ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ: لَا تَدْفِنِّي مَعَهُمْ وَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ، لَا أُزَكَّى بِهِ أَبَدًا. [انظر: ٧٣٢٧]

[1391] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو وصیت کی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھیوں کے ساتھ دفن نہ کرنا بلکہ مجھے میری دوسری سوکنوں کے ہمراہ بقیع (غرقد) میں دفن کرنا۔

میں نہیں چاہتی کہ ان حضرات کی وجہ سے میری بھی تعریف ہوا کرے۔

فائدہ: یہاں ایک اشکال ہے کہ آئندہ روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے آپ نے کہا تھا کہ میں نے حجرۂ مبارکہ میں اپنے لیے جگہ رکھی تھی، تاکہ میں وہاں دفن ہوں لیکن میں آپ کو ترجیح دیتی ہوں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حجرۂ مبارکہ میں صرف ایک قبر کی جگہ باقی تھی، حالانکہ مدت کے بعد جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ مجھے وہاں دفن نہ کرنا، میں اپنی بڑائی نہیں چاہتی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات کے وقت بھی وہاں ایک قبر کی جگہ باقی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہی خیال ہوگا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دفن کرنے کے بعد حجرۂ مبارکہ میں صرف ایک قبر کی جگہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دفن ہونے کے بعد معلوم ہوا کہ ایک قبر کی مزید گنجائش ہے، تاہم جن روایات میں عیسیٰ علیہ السلام کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہونے کا ذکر ہے تو وہ تمام روایات ضعیف ہیں۔

١٣٩٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ! اذْهَبْ إِلٰى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْ: يَقْرَأُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيْكِ السَّلَامَ، ثُمَّ سَلْهَا أَنْ أُدْفَنَ مَعَ صَاحِبَيَّ، قَالَتْ: كُنْتُ أُرِيدُهُ لِنَفْسِي فَلَأُوثِرَنَّهُ الْيَوْمَ عَلٰى نَفْسِي، فَلَمَّا أَقْبَلَ قَالَ لَهُ: مَا لَدَيْكَ؟ قَالَ أَذِنَتْ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَ: مَا كَانَ شَيْءٌ أَهَمَّ إِلَيَّ مِنْ ذٰلِكَ الْمَضْجَعِ، فَإِذَا قُبِضْتُ فَاحْمِلُونِي ثُمَّ سَلِّمُوا، ثُمَّ قُلْ: يَسْتَأْذِنُ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ، فَإِنْ أَذِنَتْ لِي فَادْفِنُونِي وَإِلَّا فَرُدُّونِي إِلٰى مَقَابِرِ الْمُسْلِمِينَ. إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْ هٰؤُلَاءِ النَّفَرِ الَّذِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ. فَمَنِ اسْتَخْلَفُوا بَعْدِي فَهُوَ الْخَلِيفَةُ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا. فَسَمّٰى عُثْمَانَ وَعَلِيًّا وَطَلْحَةَ

[1392] حضرت عمرو بن میمون اودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: اے عبداللہ! تم ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاؤ، ان سے کہو کہ عمر بن خطاب آپ کو سلام کہتے ہیں اور ان سے دریافت کرو کہ میں اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونا چاہتا ہوں۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: میں اپنی ذات کے لیے اس جگہ کا ارادہ رکھتی تھی لیکن آج میں ان کو اپنی ذات پر ترجیح دیتی ہوں۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واپس آئے تو انھوں نے پوچھا: کیا جواب لائے ہو؟ انھوں نے عرض کیا: امیر المومنین! ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آپ کو اجازت دے دی ہے، حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے سب سے زیادہ فکر اسی خواب گاہ کی تھی۔ جب میں فوت ہو جاؤں تو مجھے اٹھا کر وہاں لے جانا، سلام کرنا پھر کہنا کہ عمر بن خطاب اجازت مانگتے ہیں۔ اگر وہ اجازت دے دیں تو مجھے وہاں دفن کر دینا، بصورت دیگر مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں واپس لے جانا۔ میں خلافت کا مستحق ان لوگوں سے زیادہ کسی کو خیال نہیں کرتا جن سے رسول اللہ ﷺ خوش ہو کر فوت ہوئے

وَالزُّبَيْرَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ. وَوَلَجَ عَلَيْهِ شَابٌّ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَبْشِرْ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بِبُشْرَى اللهِ، كَانَ لَكَ مِنَ الْقَدَمِ فِي الْإِسْلَامِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفْتَ فَعَدَلْتَ، ثُمَّ الشَّهَادَةُ بَعْدَ هٰذَا كُلِّهِ. فَقَالَ: لَيْتَنِي يَا ابْنَ أَخِي وَذٰلِكَ كَفَافًا لَّا عَلَيَّ وَلَا لِي. أُوصِي الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِي بِالْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ خَيْرًا؛ أَنْ يَّعْرِفَ لَهُمْ حَقَّهُمْ، وَأَنْ يَّحْفَظَ لَهُمْ حُرْمَتَهُمْ، وَأُوصِيهِ بِالْأَنْصَارِ خَيْرًا، اَلَّذِينَ تَبَوَّؤُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ أَنْ يُّقْبَلَ مِنْ مُّحْسِنِهِمْ وَيُعْفٰى عَنْ مُّسِيئِهِمْ، وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ ﷺ أَنْ يُّوفٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ، وَأَنْ يُّقَاتَلَ مِنْ وَّرَائِهِمْ، وَأَنْ لَّا يُكَلَّفُوا فَوْقَ طَاقَتِهِمْ. [انظر: ٣٠٥٢، ٣١٦٢، ٣٧٠٠، ٤٨٨٨، ٧٢٠٧]

ہیں۔ یہ لوگ میرے بعد جسے بھی خلیفہ بنالیں وہی خلیفہ ہوگا۔ اس کی بات سننا اور اطاعت کرنا، پھر آپ نے حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کے نام ذکر کیے۔ دریں اثنا انصار کا ایک نوجوان آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا: امیر المومنین! آپ کو اللہ تعالیٰ کی بشارت سے خوش ہونا چاہیے کیونکہ آپ کو اسلام میں قدامت کا شرف حاصل ہے جو آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں، علاوہ ازیں آپ خلیفہ منتخب ہوئے اور عدل و انصاف سے کام لیا، پھر ان سب کے بعد آپ نے شہادت پائی۔ حضرت عمر فاروق نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! کاش کہ میں ان کی وجہ سے برابر برابر چھوٹ جاؤں۔ نہ مجھے کوئی عذاب ہو اور نہ کوئی ثواب ملے۔ میں اپنے بعد آنے والے خلیفہ کو مہاجرین اولین سے اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ وہ ان کے حقوق کو پہچانے اور ان کی عزت و حرمت کی نگہداشت کرے۔ اور انصار کے متعلق بھی خیر خواہی کی وصیت کرتا ہوں جنھوں نے مدینہ کو اپنا گھر بنایا اور (مہاجرین کے مدینہ آنے سے پہلے) ایمان لے آئے کہ ان میں سے محسن کا احسان قبول کیا جائے اور ان میں سے جو برا کام کرنے والے ہوں ان سے درگزر کیا جائے۔ میں ہونے والے خلیفہ کو وصیت کرتا ہوں کہ وہ اس ذمہ داری کو پورا کرے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی ذمہ داری ہے، یعنی ان کے عہد و پیمان کو پورا کیا جائے اور ان کے آگے دشمن سے لڑا جائے اور طاقت سے زیادہ ان پر کوئی بوجھ نہ ڈالا جائے۔

(٩٧) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

باب: 97- مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت کا بیان

١٣٩٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

[1393] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا».

کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''مردوں کو برا بھلا نہ کہو، وہ جو کچھ کر چکے ہیں اس سے ہم آغوش ہو چکے ہیں۔''

وَرَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ وَابْنُ عَرْعَرَةَ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ. [انظر: ٦٥١٦]

اس روایت کو عبداللہ بن عبدالقدوس اور محمد بن انس نے بھی اعمش سے بیان کیا ہے۔ شعبہ سے روایت کرنے میں علی بن جعد، محمد بن عرعرہ اور ابن ابی عدی نے آدم کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: عام حکم تو یہی ہے کہ مردوں کو برا بھلا نہ کہا جائے۔ اگر کوئی لعین ابولہب جیسا بد بخت و بدکردار ہو تو اسے برائی سے یاد کرنا جائز ہے جیسا کہ امام بخاری ؒ نے خود اس کے متعلق عنوان قائم کیا ہے۔

(٩٨) بَابُ ذِكْرِ شِرَارِ الْمَوْتَى

باب: 98- مردوں کی برائی ذکر کرنا

١٣٩٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو لَهَبٍ - لَعَنَهُ اللهُ - لِلنَّبِيِّ ﷺ: تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ، فَنَزَلَتْ: ﴿تَبَّتْ يَدَآ أَبِي لَهَبٍ﴾. [انظر: ٣٥٢٥، ٣٥٢٦، ٤٧٧٠، ٤٨٠١، ٤٩٧١، ٤٩٧٢، ٤٩٧٣]

[1394] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لعین ابولہب نے ایک دفعہ نبی ﷺ سے کہا تھا: سارا دن آپ کے لیے بربادی ہو۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''ٹوٹ گئے ہاتھ ابولہب کے اور وہ خود بھی ہلاک ہو گیا۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

24 - كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکاۃ سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ]

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأَقِيمُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتُواْ ٱلزَّكَوٰةَ﴾ [البقرة:٤٣] وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أَبُو سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرَ حَدِيثَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ.

١٣٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ، فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ». [انظر: ١٤٥٨، ١٤٩٦، ٢٤٤٨، ٤٣٤٧، ٧٣٧١، ٧٣٧٢]

باب: 1- فرضیت زکاۃ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور نماز قائم کرو اور زکاۃ ادا کرو۔''

حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: مجھ سے حضرت ابوسفیان ؓ نے نبی ﷺ کی حدیث بیان کی اور کہا: آپ ہمیں نماز پڑھنے، زکاۃ دینے، صلہ رحمی کرنے اور پاکدامنی اختیار کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

[1395] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ ؓ کو یمن روانہ کیا تو فرمایا: ''سب سے پہلے اہل یمن کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ اگر وہ یہ بات مان لیں تو ان سے کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے شب و روز میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس بات کو بھی تسلیم کرلیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مال کا صدقہ بھی فرض کیا ہے جو ان کے اہل قدرت سے وصول کرکے ان کے محتاجوں پر صرف کیا جائے گا۔''

١٣٩٦ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ؟ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَرَبٌ مَّا لَهُ؟ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ». وَقَالَ بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَخْشٰى أَنْ يَكُونَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مَحْفُوظٍ، إِنَّمَا هُوَ عَمْرٌو. [انظر: ٥٩٨٢، ٥٩٨٣]

[1396] حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ کسی نے کہا: اسے کیا ہوگیا ہے؟ اسے کیا ہوگیا ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''صاحب حاجت ہے اور اسے کیا ہوا ہے؟ اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا، نماز پڑھ، زکاۃ دے اور صلہ رحمی کا رویہ اختیار کر۔''

(راویٔ حدیث) بہز نے کہا: ہم سے شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں محمد بن عثمان اور ان کے والد عثمان بن عبداللہ نے بتایا، ان دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا، انھوں نے ابوایوب سے اور وہ نبی ﷺ سے یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مجھے اندیشہ ہے کہ سند میں محمد بن عثمان کے متعلق شعبہ کو وہم ہوگیا ہو دراصل صحیح عمرو بن عثمان ہے۔

١٣٩٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلٰى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، قَالَ: «تَعْبُدُ اللهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ». قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا أَزِيدُ عَلٰى هٰذَا، فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى هٰذَا». حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي حَيَّانَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو زُرْعَةَ

[1397] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں اگر وہ بجالاؤں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ، فرض نمازیں اور فرض زکاۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' دیہاتی بولا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں اس سے زیادہ نہیں کروں گا۔ جب وہ چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا ہو وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

مسدد نے یحییٰ قطان سے اور وہ ابوحیان (یحییٰ بن سعید) سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوزرعہ نے خبر دی وہ نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

١٣٩٨ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَّبِيعَةَ، قَدْ حَالَتْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ كُفَّارُ مُضَرَ، وَلَسْنَا نَخْلُصُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا، قَالَ: «آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَّأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: اَلْإِيمَانِ بِاللهِ، وَشَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ - وَعَقَدَ بِيَدِهِ هٰكَذَا - وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَأَنْ تُؤَدُّوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ». وَقَالَ سُلَيْمَانُ وَأَبُو النُّعْمَانِ عَنْ حَمَّادٍ: «اَلْإِيمَانِ بِاللهِ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ». [راجع: ٥٣]

[1398] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: قبیلۂ عبدالقیس کا وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! ہم ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں، ہمارے اور آپ کے درمیان کفار مضر حائل ہیں اور ہم حرمت والے مہینے کے علاوہ آپ کے پاس نہیں آسکتے، لہذا آپ ہمیں ایسی باتوں کا حکم دیں کہ ہم انھیں مضبوطی سے پکڑیں اور ہم پیچھے والے لوگوں کو بھی ان کی دعوت دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں تمھیں چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں، اللہ پر ایمان لانا اور گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے، پھر آپ نے شمار کرنے کے لیے اپنے ہاتھ سے اس طرح گرہ لگائی، اور نماز کی پابندی کرنا، زکاۃ ادا کرنا اور غنیمت کے مال سے پانچواں حصہ دینا، نیز میں تمھیں پینے کے لیے چار برتنوں، یعنی دباء، حنتم، نقیر اور مزفت سے منع کرتا ہوں۔'' سلیمان اور ابونعمان نے حماد سے روایت کی کہ ''اللہ پر ایمان لانا یہ گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔''

فائدہ: چار قسم کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا جن میں شراب رکھنے سے وہ اور زیادہ نشہ آور ہو جاتی تھی اور نبیذ بھی تھوڑے وقت میں شراب کی صورت اختیار کر جاتی تھی، اور کچھ برتنوں کو بطور جام اور صراحی استعمال کرتے تھے۔ یہ وقتی ممانعت تھی، بعد میں ان برتنوں کو استعمال کرنے کی آپ نے اجازت دے دی تھی، منع کردہ برتنوں کی تفصیل حسب ذیل ہے: ٭ دباء: خشک کدو کو بطور برتن استعمال کیا جاتا تھا۔ ٭ حنتم: سبز رنگ کے مٹکے جن میں شراب ذخیرہ کی جاتی تھی۔ ٭ نقیر: لکڑی کو درمیان سے کرید کر برتن بنایا جاتا تھا۔ ٭ مزفت: روغنی یا تارکول لگا ہوا برتن جس کے مسام بند ہوں۔

١٣٩٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا

[1399] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا اور حضرت ابوبکر ؓ خلیفہ منتخب ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر (مرتد) ہوگئے۔ (حضرت ابوبکر ؓ نے ان کے خلاف قتال

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ: فَكَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللهِ». [انظر: ١٤٥٧، ٦٩٢٤، ٧٢٨٤]

کا اقدام کیا) تو حضرت عمر ؓ نے عرض کیا: آپ ان کے خلاف قتال کیوں کرتے ہیں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''مجھے لوگوں سے قتال کا حکم اس وقت تک ہے جب تک وہ لا إله إلا الله نہ پڑھیں، جب انھوں نے کلمۂ توحید پڑھ لیا تو انھوں نے اپنے مال اور جان کو مجھ سے محفوظ کرلیا مگر اسلام کا حق ادا کرنا ہوگا اور ان (کے باطن) کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔''

١٤٠٠ - فَقَالَ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ! لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَوَاللهِ! مَا هُوَ إِلَّا أَنْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. [انظر: ١٤٥٦، ٦٩٢٥، ٧٢٨٥]

[1400] حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہر اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکاۃ میں فرق کرتا ہے کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر انھوں نے ایک بکری کا بچہ بھی روک لیا جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو اس کے روکنے پر بھی میں ضرور ان سے جنگ لڑوں گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں بھی اس وضاحت کے بعد وہی سمجھنے لگا جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر ؓ کا سینہ کھول دیا تھا۔ اب میں پہچان گیا کہ حق یہی ہے۔

(٢) بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى إِيتَاءِ الزَّكَاةِ

باب:2- زکاۃ دینے پر بیعت کرنا

﴿فَإِن تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُا الزَّكَوٰةَ فَإِخْوَٰنُكُمْ فِي الدِّينِ﴾ [التوبة: ١١].

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''اگر وہ توبہ کرلیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ دیں تو وہ تمھارے دینی بھائی ہیں۔''

١٤٠١ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ. [راجع: ٥٧]

[1401] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نماز پڑھنے، زکاۃ دینے اور ہر مسلمان سے خیرخواہی کرنے پر نبی ﷺ سے بیعت کی ہے۔

(٣) بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

باب:3- زکاۃ روک لینے والے کا گناہ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ ٱللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ○ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ﴾ [التوبة: ٣٤، ٣٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو لوگ سونے اور چاندی کو خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ انھیں دردناک عذاب کی خبر دیں۔ جس روز سونے اور چاندی کو جہنم کی آگ میں خوب گرم کیا جائے گا، پھر اس کے ساتھ ان کے چہروں، پہلوؤں اور پشتوں کو داغا جائے گا (اور ان سے کہا جائے گا:) یہ وہ ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لیے خزانہ بناتے تھے اب تم خزانہ شدہ مال کا مزہ چکھو۔''

١٤٠٢ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ هُرْمُزَ الْأَعْرَجَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَأْتِي الْإِبِلُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلٰى صَاحِبِهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطَؤُهُ بِأَظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، قَالَ: وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ، قَالَ: وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ، وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلٰى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ! فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللهِ شَيْئًا، قَدْ بَلَّغْتُ». [انظر: ٢٣٧٨، ٣٠٧٣، ٦٩٥٨]

[1402] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن اونٹ پہلے سے زیادہ فربہ اور بہتر حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گے جبکہ وہ مالک ان کا حق (زکاۃ) نہ ادا کرتا ہو، پھر وہ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے۔ اسی طرح بکریاں بھی پہلے سے زیادہ توانا اور بہتر حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گی جبکہ وہ مالک ان کا حق (زکاۃ) نہ ادا کرتا ہو، وہ اسے اپنے کھروں سے کچلیں گی اور اپنے سینگوں سے ماریں گی۔'' آپ نے فرمایا: ''ان کا حق یہ بھی ہے کہ پانی کے گھاٹ پر ان سے دودھ حاصل کیا جائے اور محتاجوں کو پلایا جائے۔'' نیز آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص بھی قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر سوار کر کے نہ لائے بایں حالت کہ وہ ممیا رہی ہو اور وہ شخص مجھ سے کہے: یا محمد! (ﷺ میری سفارش فرمائیے) اور میں کہوں گا: میں تیرے لیے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا، میں تو اللہ کا حکم پہنچا چکا ہوں، اسی طرح کوئی شخص اونٹ کو اپنی گردن پر سوار کر کے نہ لائے بایں حالت کہ وہ بلبلا رہا ہو، وہ شخص مجھ سے کہے: یا محمد! (ﷺ میری شفاعت کیجیے) اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا، میں تو اللہ کا پیغام پہنچا چکا ہوں۔''

فائدہ: واضح رہے کہ مذکورہ عذاب ہر اس شخص کو دیا جائے گا جو اپنے حیوانات کی زکاۃ نہیں دے گا، خواہ انکار کرتے ہوئے زکاۃ نہ دے یا بخل کے طور پر اسے ادا نہ کرے۔[1]

١٤٠٣ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ، يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ». ثُمَّ تَلَا ﴿وَلَا يَحْسَبَنَّ ٱلَّذِينَ يَبْخَلُونَ﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران: ١٨٠]. [انظر: ٤٥٦٥، ٤٦٥٩، ٦٩٥٧]

[1403] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ جسے مال و دولت سے نوازے اور وہ اس کی زکاۃ ادا نہ کرے تو اس کا یہ مال قیامت کے دن ایک گنجے سانپ کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دونوں جبڑوں سے زہریلی جھاگ بہہ رہی ہوگی اور وہ طوق کی طرح اس کی گردن میں پڑا ہوگا اور اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا: میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں'' اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے مندرجہ ذیل آیت تلاوت فرمائی: (جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نوازا اور پھر وہ بخل سے کام لیتے ہیں وہ اس خیال میں نہ رہیں (کہ یہ بخیلی ان کے حق میں اچھی ہے، نہیں، بلکہ یہ ان کے حق میں انتہائی بری ہے۔ جو کچھ وہ اپنی کنجوسی سے جمع کر رہے ہیں وہی قیامت کے روز ان کے گلے کا طوق بن جائے گا۔)

(٤) بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

باب: 4- جس مال کی زکاۃ ادا کردی جائے وہ کنز نہیں رہتا

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ».

ارشاد نبوی ہے: ''پانچ اوقیہ سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔''

١٤٠٤ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ

[1404] حضرت خالد بن اسلم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے ہمراہ نکلے تو ان سے ایک اعرابی نے دریافت کیا کہ ارشاد باری تعالیٰ: ''جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔'' کا کیا مطلب ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر

1 فتح الباري: 339/3.

وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ [التوبة: ٣٤] قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ كَنَزَهَا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهَا فَوَيْلٌ لَّهُ، إِنَّمَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ الزَّكَاةُ، فَلَمَّا أُنْزِلَتْ جَعَلَهَا اللهُ طُهْرًا لِّلْأَمْوَالِ. [انظر: ٤٦٦١]

ؓ نے جواب دیا: جس نے مال جمع کیا اور اس کی زکاۃ نہ ادا کی، اس کے لیے ہلاکت ہے۔ اور آیت میں مذکورہ وعید زکاۃ کے نازل ہونے سے پہلے تھی، جب زکاۃ کا حکم نازل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے اموال کی پاکیزگی کا ذریعہ بنا دیا۔

١٤٠٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ: قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ». [انظر: ١٤٤٧، ١٤٥٩، ١٤٨٤]

[1405] حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکاۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں اور پانچ وسق سے کم (غلے) میں زکاۃ نہیں۔''

فائدہ: ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہے اور پانچ اوقیہ میں دو سو درہم ہوتے ہیں جو ساڑھے باون تولے کے برابر ہیں۔ اس سے کم مقدار میں زکاۃ نہیں۔ اسی طرح ایک وسق ساٹھ صاع کا ہے اور ایک صاع دو کلوگرام اور سو گرام (2100 گرام) کے برابر ہے۔ پانچ وسق چھ صد تیس (630) کلوگرام کے برابر ہے۔ اس سے کم مقدار غلے میں کوئی زکاۃ نہیں۔

١٤٠٦ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: سَمِعَ هُشَيْمًا: أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هٰذَا؟ قَالَ: كُنْتُ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي: ﴿وَٱلَّذِينَ يَكْنِزُونَ ٱلذَّهَبَ وَٱلْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ [التوبة: ٣٤] قَالَ مُعَاوِيَةُ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ. فَقُلْتُ: نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذٰلِكَ، وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَشْكُونِي، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ: أَنِ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ، فَقَدِمْتُهَا، فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ

[1406] حضرت زید بن وہب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت ابوذر ؓ دکھائی دیے، میں نے ان سے دریافت کیا: آپ یہاں کیوں آ گئے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: میں شام میں تھا، میرا اور حضرت معاویہ ؓ کا اس آیت کریمہ کے متعلق اختلاف ہو گیا: ''جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی خبر دو۔'' حضرت معاویہ ؓ کا کہنا ہے کہ یہ آیت اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی جبکہ میرا موقف ہے کہ مذکورہ آیت ہمارے اور اہل کتاب دونوں کے متعلق ہے۔ اس آیت کے متعلق اختلاف کے نتیجے میں ہمارے درمیان کچھ تلخی پیدا

حَتّٰى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذٰلِكَ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ فَكُنْتَ قَرِيبًا. فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هٰذَا الْمَنْزِلَ، وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ. [انظر: ٤٦٦٠]

ہوگئی تو انھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بذریعہ خط میری شکایت کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھے خط لکھا کہ تم مدینہ چلے آؤ، چنانچہ میں مدینہ چلا آیا تو میرے ہاں لوگوں کا اس قدر ہجوم ہونے لگا گویا انھوں نے مجھے پہلے کبھی دیکھا ہی نہ تھا، پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے لوگوں کے ہجوم کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر تم مناسب خیال کرو تو مدینہ سے ہٹ کر کسی دوسری قریبی جگہ الگ قیام اختیار کرلو۔ بس یہی بات مجھے یہاں (ربذہ) لے آئی ہے۔ اگر وہ کسی حبشی کو بھی میرا امیر مقرر کردیں تو میں اس کی بھی سنوں گا اور اطاعت کروں گا۔

١٤٠٧ - حَدَّثَنَا عَيَّاشٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: جَلَسْتُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ بْنُ الشِّخِّيرِ أَنَّ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى مَلَإٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَجَاءَ رَجُلٌ خَشِنُ الشَّعَرِ وَالثِّيَابِ وَالْهَيْئَةِ، حَتّٰى قَامَ عَلَيْهِمْ، فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: بَشِّرِ الْكَانِزِينَ بِرَضْفٍ يُحْمٰى عَلَيْهِمْ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، ثُمَّ يُوضَعُ عَلٰى حَلَمَةِ ثَدْيِ أَحَدِهِمْ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ نُغْضِ كَتِفِهِ، وَيُوضَعُ عَلٰى نُغْضِ كَتِفِهِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْ حَلَمَةِ ثَدْيِهِ، يَتَزَلْزَلُ. ثُمَّ وَلّٰى فَجَلَسَ إِلٰى سَارِيَةٍ، وَتَبِعْتُهُ وَجَلَسْتُ إِلَيْهِ، وَأَنَا لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ، فَقُلْتُ لَهُ: لَا أُرَى الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَرِهُوا الَّذِي قُلْتَ. قَالَ: إِنَّهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا.

[1407] حضرت احنف بن قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ ایک شخص پراگندہ بالوں، موٹے کپڑوں اور سادہ شکل وصورت میں وہاں آیا اور کھڑے ہوکر سلام کیا، پھر کہا: مال جمع کرنے والوں کو ایسے گرم پتھر کی خوشخبری سناؤ جسے جہنم کی مٹی میں تپایا جائے گا، پھر اسے ان کی چھاتی پر رکھا جائے گا جو مونڈھے کی طرف سے پار ہوجائے گا، پھر اسے کندھے کے پٹھے پر رکھا جائے گا تو وہ چھاتی سے پار ہوجائے گا۔ اسی طرح وہ پتھر برابر ڈھلکتا رہے گا، اس کے بعد وہ شخص وہاں سے چل دیا اور ایک ستون کے پاس جاکر بیٹھ گیا۔ میں اس کے پیچھے گیا اور اس کے قریب بیٹھ گیا، مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ بزرگ کون ہیں؟ میں نے ان سے عرض کیا: یہ لوگ تو آپ کی بات کو پسند نہیں کرتے۔ انھوں نے فرمایا کہ یہ لوگ کچھ نہیں سمجھتے۔

١٤٠٨ - قَالَ لِي خَلِيلِي - قَالَ: قُلْتُ: وَمَنْ

[1408] انھوں (ابوذر رضی اللہ عنہ) نے کہا: میرے خلیل ﷺ

خَلِيلُكَ؟ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ -: يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتُبْصِرُ أُحُدًا؟» قَالَ: فَنَظَرْتُ إِلَى الشَّمْسِ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ، وَأَنَا أُرَى أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُرْسِلُنِي فِي حَاجَةٍ لَّهُ، قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، أُنْفِقُهُ كُلَّهُ إِلَّا ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ»، وَإِنَّ هٰؤُلَاءِ لَا يَعْقِلُونَ، إِنَّمَا يَجْمَعُونَ الدُّنْيَا، وَلَا وَاللهِ! لَا أَسْأَلُهُمْ دُنْيَا، وَلَا أَسْتَفْتِيهِمْ عَنْ دِينٍ، حَتَّى أَلْقَى اللهَ عَزَّ وَجَلَّ.

[راجع: ١٢٣٧]

نے فرمایا ہے...... میں نے عرض کیا: آپ کے خلیل کون ہیں؟ انھوں نے کہا: نبی ﷺ ......: ''اے ابوذر! اُحد پہاڑ کو دیکھتے ہو؟'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے سورج کی طرف نظر کی کہ کتنا دن باقی رہ گیا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی کسی ضرورت کے لیے بھیجنا چاہتے ہیں، میں نے عرض کیا: جی ہاں (میں احد پہاڑ کو دیکھ رہا ہوں۔) آپ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس احد کے برابر سونا ہو تو میں پسند کروں گا کہ تین دینار کے علاوہ سب کا سب خرچ کر دوں۔'' یہ لوگ سمجھتے نہیں ہیں بلکہ دھڑا دھڑ دنیا جمع کر رہے ہیں۔ اللہ کی قسم! نہ تو میں ان سے دنیا مانگتا ہوں اور نہ ان سے دین کے متعلق سوال ہی کروں گا تا آنکہ میں اللہ تعالیٰ سے جاملوں۔

(٥) بَابُ إِنْفَاقِ الْمَالِ فِي حَقِّهِ

باب:5- مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا

١٤٠٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَيْسٌ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٍ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٍ آتَاهُ اللهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا».

[راجع: ٧٣]

[1409] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''قابل رشک تو دو ہی آدمی ہیں: ایک وہ جسے اللہ نے مال دیا ہو اور اسے حق کے راستے میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی ہو اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم و دانش کی نعمت سے نوازا، وہ اس کے ساتھ فیصلے کرتا ہے اور اس کی تعلیم دیتا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث میں لفظ حسد، رشک کے معنی میں استعمال ہوا ہے، رشک یہ ہے کہ انسان کسی میں اچھی صفت دیکھ کر اپنے لیے اس کی تمنا کرے۔ اگر مقصود یہ ہو کہ اس سے یہ نعمت چھن جائے اور مجھے حاصل ہو جائے تو اسے حسد کہا جاتا ہے اور یہ قابل مذمت ہے۔

(٦) بَابُ الرِّيَاءِ فِي الصَّدَقَةِ

باب:6- صدقے میں ریاکاری کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُبْطِلُوا۟

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! اپنے صدقات

صَدَقَٰتِكُم بِٱلۡمَنِّ وَٱلۡأَذَىٰ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ لَا يَهۡدِي ٱلۡقَوۡمَ ٱلۡكَٰفِرِينَ﴾ [البقرة: ٢٦٤].

کو احسان جتلا کر اور دکھ پہنچا کر ضائع مت کرو جیسے وہ شخص ضائع کرتا ہے جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، ایسے شخص کی مثال یوں ہے جیسے ایک صاف اور چکنا پتھر ہو جس پر مٹی کی تہہ جمی ہو، پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو مٹی بہہ جائے اور پتھر کا پتھر باقی رہ جائے، اس طرح خرچ کرنے سے اگر وہ کچھ کماتے بھی ہیں تو بھی ان کے ہاتھ کچھ نہ آئے گا اور اللہ تعالیٰ کافروں کو سیدھی راہ نہیں دکھاتا۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿صَلۡدٗا﴾ [البقرة: ٢٦٤]: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ. وَقَالَ عِكْرِمَةُ: ﴿وَابِلٌ﴾ [البقرة: ٢٦٥]: مَطَرٌ شَدِيدٌ. وَالطَّلُّ: اَلنَّدٰى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صَلْدًا سے مراد صاف اور چکنا پتھر ہے جس پر کوئی چیز نہ ہو۔ حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ وَابِلٌ سے مراد موسلا دھار بارش ہے اور طَلٌّ کے معنی شبنم ہیں۔

(٧) بَابٌ: لَا تُقْبَلُ صَدَقَةٌ مِّنْ غُلُولٍ، وَلَا يَقْبَلُ إِلَّا مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

باب: 7- خیانت کے مال سے صدقہ قبول نہیں کیا جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ صرف حلال اور پاکیزہ کمائی کا صدقہ قبول کرتا ہے

لِقَوْلِهِ: ﴿قَوۡلٞ مَّعۡرُوفٞ وَمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٞ مِّن صَدَقَةٖ يَتۡبَعُهَآ أَذٗىۗ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿حَلِيمٞ﴾ [البقرة: ٢٦٣]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اچھی بات اور درگزر کرنا ایسے صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد ایذا دی جائے (اور اللہ بے نیاز اور) بردبار ہے۔''

(٨) بَابُ الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

باب: 8- پاک کمائی سے صدقہ کرنا

لِقَوْلِهِ: ﴿وَيُرۡبِي ٱلصَّدَقَٰتِۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ ۝ إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتَوُاْ ٱلزَّكَوٰةَ لَهُمۡ أَجۡرُهُمۡ عِندَ رَبِّهِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُونَ﴾ [البقرة: ٢٧٦، ٢٧٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اللہ تعالیٰ) صدقات کی پرورش کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے گناہ گار انسان کو پسند نہیں کرتا۔ البتہ جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے، نماز قائم کرتے رہے اور زکاۃ دیتے رہے ان کا اجر ان کے پروردگار کے پاس ہے، انھیں نہ کوئی خوف ہوگا

اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔"

١٤١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ - عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِّنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، وَإِنَّ اللهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ». تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ. وَقَالَ وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَزَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، وَسُهَيْلٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٧٤٣٠]

[1410] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے..... اور اللہ تعالیٰ حلال و پاکیزہ چیزوں ہی کو قبول کرتا ہے..... اللہ تعالیٰ اس صدقے کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، پھر اسے دینے والے کی خاطر بڑھاتا ہے، جس طرح تم میں سے کوئی اپنے گھوڑے کے بچے کو پال کر بڑھاتا ہے، حتی کہ وہ کھجور پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔"

سلیمان نے عبداللہ بن دینار سے روایت کرنے میں عبدالرحمٰن کی متابعت کی ہے۔ ورقاء نے ابن دینار سے اس نے سعید بن یسار سے، اس نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کرتے ہیں۔ مسلم بن ابی مریم، زید بن اسلم اور سہیل نے ابو صالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(٩) بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

باب: 9- صدقہ دینا چاہیے قبل اس زمانہ کے جب کوئی صدقہ نہ لے گا

١٤١١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا». [انظر: ١٤٢٤، ٧١٢٠]

[1411] حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ فرما رہے تھے: "لوگو! صدقہ کرو کیونکہ تم پر ایک وقت آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے ہوئے پھرے گا مگر کوئی شخص ایسا نہیں ملے گا جو اس کو قبول کرے۔ جسے دینے لگے گا وہ جواب دے گا: اگر تو کل لاتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔"

١٤١٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ، فَيَفِيضَ، حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي». [راجع: ٨٥]

[1412] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک برپا نہیں ہوگی جب تک تمھارے پاس مال کی اس قدر فراوانی نہ ہوجائے کہ وہ بہنے لگے یہاں تک کہ مالدار کو یہ چیز پریشان کردے گی کہ اس کے صدقے کو کون قبول کرے؟ نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ایک آدمی دوسرے کو مال پیش کرے گا تو وہ جواب دے گا: مجھے تو اس کی ضرورت نہیں۔''

١٤١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ: أَخْبَرَنَا سَعْدَانُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُجَاهِدٍ: حَدَّثَنَا مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلَانِ: أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ، وَالْآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ، حَتَّى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ، لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ. ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ، وَلَا تُرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ: أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ: أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ [وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ] فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ». [انظر: ١٤١٧، ٣٥٩٥، ٦٠٢٣، ٦٥٣٩، ٦٥٤٠، ٦٥٦٣، ٧٤٤٣، ٧٥١٢]

[1413] حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، اس دوران میں دو آدمی آئے۔ ایک نے غربت وتنگ دستی کا شکوہ کیا اور دوسرے نے چوری اور ڈاکا زنی کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''راستے کی بدامنی کے متعلق تو تھوڑی مدت گزرے گی کہ مکہ تک ایک قافلہ بغیر کسی محافظ کے جائے گا، باقی رہی تنگ دستی تو قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم میں سے ایک اپنا صدقہ لے کر پھرے گا مگر اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا، پھر (قیامت کے دن) تم میں سے ہر شخص اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا جبکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوگا اور نہ کوئی ترجمان ہی ہوگا جو اس کی گفتگو نقل کرے، بلاشبہ پھر اللہ اس سے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہ دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں! پھر اللہ فرمائے گا: کیا میں نے تیرے پاس ایک عظیم پیغمبر نہیں بھیجا تھا؟ وہ عرض کرے گا: کیوں نہیں! پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو آگ کے علاوہ اسے وہاں کوئی چیز نظر نہیں آئے گی اور اپنی بائیں طرف نظر ڈالے گا تو ادھر بھی سوائے آگ کے کچھ نہیں ہوگا، لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو ہر ممکن آگ سے بچنا چاہیے اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہی دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اچھی بات ہی کہہ

دے (کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے)۔"

١٤١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ».

[1414] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "لوگوں پر ایسا وقت ضرور آئے گا کہ آدمی صدقے کا سونا لے کر پھرے گا اور وہ کسی شخص کو نہ پائے گا جو اس کو قبول کرے۔ اور انسان یہ منظر بھی دیکھے گا کہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کی وجہ سے چالیس عورتیں اس کے ہاں پناہ گزیں ہوں گی۔"

(١٠) بَابٌ: اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

باب: 10- آگ سے بچو اگرچہ کھجور کا ٹکڑا اور تھوڑا سا صدقہ ہی کیوں نہ ہو

﴿وَمَثَلُ ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُمُ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فِيهَا مِن كُلِّ ٱلثَّمَرَٰتِ﴾ [البقرة: ٢٦٥، ٢٦٦].

(ارشاد باری تعالیٰ ہے:) "ان لوگوں کی مثال جو اپنے مال خرچ کرتے ہیں...... اس میں ہر طرح کے پھل ہوں۔"

١٤١٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ هُوَ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ آيَةُ الصَّدَقَةِ كُنَّا نُحَامِلُ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِشَيْءٍ كَثِيرٍ، فَقَالُوا: مُرَائِيٌّ، وَجَاءَ رَجُلٌ فَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ، فَقَالُوا: إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنْ صَاعِ هٰذَا، فَنَزَلَتْ: ﴿ٱلَّذِينَ يَلْمِزُونَ ٱلْمُطَّوِّعِينَ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ فِى ٱلصَّدَقَٰتِ وَٱلَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ الْآيَةَ [التوبة: ٧٩]. [انظر: ١٤١٦، ٤٦٦٨، ٤٦٦٩]

[1415] حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صدقہ کرنے کی آیت نازل ہوئی تو ہم بوجھ اٹھا کر مزدوری کرتے تھے۔ ایک شخص آیا اور اس نے بہت سا صدقہ دیا تو لوگوں نے کہا: یہ تو ریا کار ہے، پھر ایک دوسرا شخص آیا اور اس نے ایک صاع صدقہ دیا تو کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ اس صاع کے صدقے سے بے نیاز ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "وہ لوگ جو ان اہل ایمان پر طعنہ زنی کرتے ہیں جو خوشی سے زیادہ صدقہ دیتے ہیں اور ان سے بھی مذاق کرتے ہیں جو محنت سے کما کر لاتے ہیں (یہ منافق ان کا مذاق اڑاتے ہیں، اللہ تعالیٰ انھیں مذاق کا بدلہ دے گا اور ان کے لیے المناک عذاب ہوگا)۔"

فائدہ: یہ طعنہ زنی اور مذاق کرنے والے کم بخت منافق لوگ تھے، انھیں کسی طرح بھی چین نہیں آتا تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آٹھ ہزار درہم صدقہ کیا تو انھیں ریاکار کہنے لگے اور ابوعقیل رضی اللہ عنہ نے محنت مزدوری کر کے ایک صاع کھجور بطور

صدقہ دی تو ان سے مذاق کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی کیا ضرورت ہے، انھیں معلوم نہیں کہ اللہ کے ہاں مقدار نہیں بلکہ معیار کی قدر و قیمت ہے۔ وہاں تو دل کا اخلاص دیکھا جاتا ہے، اس کی موجودگی میں ایک صاع کھجور بھی بہت ہے۔

١٤١٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ، وَإِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ. [راجع: ١٤١٥]

[1416] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا اور بوجھ اٹھا کر مزدوری کرتا، اجرت میں جو ایک مد ملتا اسے صدقہ کر دیتا، مگر آج یہ حالت ہے کہ بعض انھی لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم موجود ہیں۔

١٤١٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ مَعْقِلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «اِتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». [راجع: ١٤١٣]

[1417] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ تمھیں کھجور کا ایک ٹکڑا ہی صدقہ کرنا پڑے۔''

١٤١٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ». [انظر: ٥٩٩٥]

[1418] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک عورت سوال کرتی ہوئی آئی جس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں، اس وقت میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا، میں نے وہی کھجور اسے دے دی۔ اس نے اسے اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان تقسیم کر دیا اور خود اس سے کچھ نہ کھایا، پھر جب وہ چلی گئی اور نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا تذکرہ کیا جس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص ان بیٹیوں کی وجہ سے کسی تکلیف میں مبتلا ہوا اس کے لیے یہ لڑکیاں آگ سے پردہ بن جائیں گی۔''

(١١) بَابُ فَضْلِ صَدَقَةِ الشَّحِيحِ الصَّحِيحِ

باب: 11- تندرست اور حریص کے صدقے کی فضیلت

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَأَنفِقُوا۟ مِن مَّا رَزَقْنَـٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ أَحَدَكُمُ ٱلْمَوْتُ﴾ اَلْآيَةَ [المنافقون: ١٠] وَقَوْلِهِ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِمَّا رَزَقْنَـٰكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِىَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ٢٥٤].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو کچھ ہم نے تمھیں رزق دیا ہے، اس میں سے خرچ کرو قبل ازیں کہ تم میں سے کسی کو موت آئے......''

نیز فرمان الٰہی ہے: ''ایمان والو! جو رزق ہم نے تمھیں دیا ہے اس میں سے خرچ کرو، قبل ازیں کہ وہ دن آئے جب خرید وفروخت نہ ہوگی......''

١٤١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: «أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ، وَتَأْمُلُ الْغِنَى وَلَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ». [انظر: ٢٧٤٨]

[1419] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: اللہ کے رسول! کون سا صدقہ اجر وثواب میں سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ صدقہ جو تندرستی کی حالت میں ہو جبکہ تجھ پر مال کی حرص کا بھی غلبہ ہو، تجھے ناداری کا اندیشہ بھی ہو اور تونگری کی خواہش بھی۔ اس وقت کا انتظار نہ کر جب دم حلق میں آجائے تو اس وقت وصیت کرے کہ فلاں کو اتنا دے دو اور فلاں کو اتنا لکھ دو، حالانکہ اب تو وہ از خود ہی فلاں (اور فلاں) کا ہو چکا ہوگا۔''

بَابٌ:

باب: - بلاعنوان

١٤٢٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا؟ قَالَ: «أَطْوَلُكُنَّ يَدًا»، فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ، وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

[1420] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی کچھ بیویوں نے آپ سے عرض کیا: وفات کے بعد ہم میں سے کون سب سے پہلے آپ کو ملے گی؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا ہاتھ تم سب میں لمبا ہے۔'' چنانچہ انھوں نے چھڑی لے کر اپنے ہاتھ ناپنے شروع کر دیے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا (مگر سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی۔) تب ہم لوگوں نے سمجھ لیا کہ ہاتھ کی لمبائی سے مراد خیرات کرنا تھا، چنانچہ وہ (حضرت زینب رضی اللہ عنہا) ہم سے پہلے رسول اللہ ﷺ سے جا ملیں۔ انھیں صدقہ دینے کا بہت شوق تھا۔

(١٢) بَابُ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ٱلَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَٰلَهُم بِٱلَّيْلِ وَٱلنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ [البقرة: ٢٧٤].

باب: 12 - علانیہ صدقہ کرنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جولوگ اپنے مال خرچ کرتے ہیں، دن رات، کھلے اور چھپے (انھیں اپنے رب سے اس کا اجر ضرور ملے گا، ایسے لوگوں کو نہ کچھ خوف ہوگا) اور نہ وہ غمزدہ ہوں گے۔''

(١٣) بَابُ صَدَقَةِ السِّرِّ

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ». وَقَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿إِن تُبْدُوا۟ ٱلصَّدَقَٰتِ فَنِعِمَّا هِىَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا ٱلْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ٢٧١].

باب: 13 - پوشیدہ صدقہ کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''وہ آدمی (بھی قیامت کے دن اللہ کے سائے میں ہوگا) جس نے صدقہ کیا اور اس کو چھپایا حتی کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہوسکا کہ اس کے دائیں ہاتھ نے کیا کیا ہے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم اپنے صدقات ظاہر کرو تو بھی اچھا ہے اور اگر تم خفیہ طور پر فقراء کو صدقہ دو تو یہ تمھارے لیے زیادہ بہتر ہے۔''

(١٤) [بَابٌ]: إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

١٤٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَالَ رَجُلٌ: لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ

باب: 14 - اگر نادانستہ طور پر کسی مال دار کو صدقہ دے دیا جائے؟

[1421] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص نے طے کیا کہ آج میں صدقہ دوں گا، جب وہ صدقہ لے کر نکلا تو اس نے لاعلمی میں ایک چور کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں کہ ایک چور کو صدقہ دے دیا گیا ہے، اس شخص نے کہا: اے میرے معبود! تعریف صرف تیرے لیے ہے، اچھا میں آج پھر صدقہ دوں گا، چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا تو اب (نادانستہ طور پر) ایک زانیہ کو دے دیا، صبح کے وقت

عَلٰى زَانِيَةٍ، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، عَلٰى زَانِيَةٍ، لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصُدِّقَ عَلٰى غَنِيٍّ. فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلٰى سَارِقٍ، وَعَلٰى زَانِيَةٍ، وَعَلٰى غَنِيٍّ. فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلٰى سَارِقٍ، فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ. وَأَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَعْتَبِرَ، فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ».

لوگ پھر باتیں بنانے لگے کہ گزشتہ رات ایک زانیہ کو خیرات دی گئی جس پر اس شخص نے کہا: اے میرے معبود! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے، میرا صدقہ تو زانیہ کے ہاتھ لگ گیا، اچھا میں کچھ اور صدقہ دوں گا، چنانچہ وہ پھر صدقہ لے کر نکلا تو اس دفعہ (انجانے میں) ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح کے وقت لوگوں میں پھر چرچا ہوا کہ ایک امیر آدمی کو صدقہ دے دیا گیا ہے۔ اس شخص نے کہا: اے میرے معبود! تعریف صرف تیرے لیے ہے، میرا صدقہ ایک مرتبہ چور کو ملا، پھر ایک بدکار عورت کو، اس کے بعد ایک مالدار شخص کو۔ (آخر یہ ماجرا کیا ہے؟) چنانچہ اسے (خواب میں) ایک شخص ملا، اس نے بتایا کہ تمھارا (صدقہ قبول ہو گیا) جو صدقہ چور کو ملا تو ممکن ہے وہ چوری سے باز آجائے، اسی طرح زانیہ کو جو صدقہ ملا تو شاید وہ زنا سے رک جائے اور جو صدقہ مالدار کو ملا تو ممکن ہے کہ وہ عبرت حاصل کرے اور جو اللہ نے اسے دیا ہے اس میں سے خرچ کرے۔''

(١٥) بَابٌ: إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

باب: 15- اپنے بیٹے کو لاشعوری طور پر صدقہ دینا

١٤٢٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجُوَيْرِيَةِ أَنَّ مَعْنَ بْنَ يَزِيدَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي، وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَقَالَ: وَاللهِ! مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ! وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ!».

[1422] حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں، میرے باپ اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی، پھر آپ ہی نے میری منگنی کی اور نکاح بھی کرایا، ایک دن میں آپ کے پاس یہ مقدمہ لے کر گیا کہ میرے باپ یزید رضی اللہ عنہ نے خیرات کی کچھ اشرفیاں نکال کر مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھ دیں (تاکہ وہ انھیں تقسیم کر دے) چنانچہ میں گیا اور وہ اشرفیاں اس سے لے کر اپنے گھر چلا آیا۔ میرے والد کو پتہ چلا تو انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا۔ بالآخر میں یہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا تو

آپ نے فرمایا: ''یزید! تمھاری نیت پوری ہو گئی۔ اے معن! جو تم نے لیا ہے وہ تمھارا ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ باپ اگر اپنی اولاد میں سے کسی حقدار کو صدقہ و خیرات دیتا ہے تو اسے رجوع کا حق نہیں، البتہ ہبہ وغیرہ کو واپس لینے کا حق باپ کے لیے بدستور قائم رہتا ہے۔

(١٦) بَابُ الصَّدَقَةِ بِالْيَمِينِ

باب: 16- دائیں ہاتھ سے صدقہ کرنا

١٤٢٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ تَعَالٰى فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَدْلٌ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ». [راجع: ٦٦٠]

[1423] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سات قسم کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ دے گا جس روز اس کے سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہو گا: انصاف کرنے والا حکمران، وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھے، وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں ٹکا رہتا ہو، وہ دو شخص جو اللہ کے لیے دوستی کریں، جمع ہوں تو اس کے لیے اور جدا ہوں تو اس کے لیے، وہ شخص جسے کوئی خوبرو اور حسب و نسب والی عورت برائی کی دعوت دے اور وہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، وہ شخص جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی پتہ نہ ہو کہ دایاں ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے، ساتواں وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے تو بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑیں۔''

فائدہ: واضح رہے کہ حدیث میں مذکور اعزاز صرف سات قسم کے لوگوں کے لیے خاص نہیں بلکہ رحمت الٰہی کا یہ عالم ہے کہ دیگر احادیث میں اس قسم کے لوگوں کی تعداد تقریباً ستر تک پہنچتی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مختلف احوال و ظروف کو مدنظر رکھتے ہوئے بیان فرمائی ہے، ان میں مرد یا عورت کے متعلق بھی حصر نہیں، بعض محدثین نے اس موضوع پر مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔ واللہ أعلم.

١٤٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

[1424] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''صدقہ و خیرات کیا کرو، عنقریب تم پر ایک وقت آنے

يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا، فَسَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ، يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَيَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا». [راجع: ١٤١١]

والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ اٹھائے پھرے گا، دوسرا آدمی کہے گا: اگر تو گزشتہ کل میرے پاس لے آتا تو میں تجھ سے یہ صدقہ قبول کر لیتا لیکن آج مجھے تو اس کی ضرورت نہیں ہے۔''

(١٧) بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

باب: 17- جو شخص خود اپنے ہاتھ سے صدقہ دینے کے بجائے اپنے کسی خدمت گار کو اس کا حکم دے

وَقَالَ أَبُو مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «هُوَ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ».

حضرت ابو موسیٰ ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے: ''وہ (خازن بھی) صدقہ دینے والوں میں سمجھا جائے گا۔''

١٤٢٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا». [انظر: ١٤٣٧، ١٤٣٩، ١٤٤٠، ١٤٤١، ٢٠٦٥]

[1425] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے گھر کی اشیائے خور و نوش سے خیرات کرے اور اس کی نیت گھر کو اجاڑنے کی نہ ہو تو اس کو خیرات کرنے کا ثواب ہوگا، اس کے شوہر کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خزانچی کا بھی یہی حکم ہے۔ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے ثواب میں کمی کا باعث نہیں ہوگا۔''

(١٨) بَابٌ: لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

باب: 18- صدقہ وہی ہے جس کے بعد بھی آدمی غنی رہے

وَمَنْ تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ، أَوْ أَهْلُهُ مُحْتَاجٌ، أَوْ عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَالدَّيْنُ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى مِنَ الصَّدَقَةِ وَالْعِتْقِ وَالْهِبَةِ، وَهُوَ رَدٌّ عَلَيْهِ، لَيْسَ لَهُ أَنْ يُتْلِفَ أَمْوَالَ النَّاسِ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا

جو خود محتاج ہو یا اس کے اہل و عیال ضرورت مند ہوں، یا اس پر قرض ہو تو صدقے، غلام کو آزادی دینے اور ہبہ وغیرہ سے بہتر ہے کہ پہلے قرض ادا کیا جائے۔ یہ چیزیں اس کو واپس کی جائیں گی اسے حق نہیں پہنچتا کہ وہ صدقے کے بہانے لوگوں کے مال ضائع کرے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی

أَتْلَفَهُ اللهُ» إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَعْرُوفًا بِالصَّبْرِ، فَيُؤْثِرَ عَلَى نَفْسِهِ وَلَوْ كَانَ بِهِ خَصَاصَةٌ كَفِعْلِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ، وَكَذٰلِكَ آثَرَ الْأَنْصَارُ الْمُهَاجِرِينَ، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُضَيِّعَ أَمْوَالَ النَّاسِ بِعِلَّةِ الصَّدَقَةِ. وَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ. قَالَ: «أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ.

ہے: ''جو لوگوں سے مال لے کر اسے تلف کرنا چاہتا ہے اللہ اسے تلف کر دے گا۔'' الا یہ کہ جو شخص صبر میں مشہور ہو اور دوسروں کو اپنی ذات پر ترجیح دیتا ہو اگرچہ اسے خود ضرورت ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر ؓ کی ذات گرامی ہے کہ انھوں نے اپنا سارا مال صدقہ کر دیا تھا اور اسی طرح انصار نے مہاجرین کو اپنے اوپر ترجیح دی تھی۔ اس کے علاوہ نبی ﷺ نے مال ضائع کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اس بنا پر کسی شخص کو یہ اجازت نہیں دی جا سکتی کہ وہ صدقہ و خیرات کرنے کے بہانے لوگوں کے مال ضائع کرے۔ حضرت کعب بن مالک ؓ نے عرض کیا تھا: اللہ کے رسول! میری توبہ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ میں اپنے مال سے دست بردار ہو کر وہ سب کا سب اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر قربان کر دوں۔ آپ نے ان سے فرمایا تھا: ''اپنے مال کا کچھ حصہ اپنے لیے روک لو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔'' میں نے کہا: ٹھیک ہے میں اپنا خیبر والا حصہ روک لیتا ہوں۔

١٤٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ». [انظر: ١٤٢٨، ٥٣٥٥، ٥٣٥٦]

[1426] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بہتر صدقہ وہ ہے جسے صدقہ کرنے کے بعد مال داری قائم رہے اور ان لوگوں سے صدقے کی ابتدا کرو جن کی عیال داری کرتے ہو۔''

١٤٢٧ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى، وَمَنْ يَّسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ وَمَنْ يَّسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ».

[1427] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقے کی ابتدا ان لوگوں سے کر جن کی تو عیال داری کرتا ہے۔ اور بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد مال داری قائم رہے۔ اور جو کوئی لوگوں سے سوال کرنے سے پرہیز کرنا چاہے اللہ تعالیٰ اسے بچاتا ہے، نیز جو لوگوں

سے بے نیاز ہونا چاہے اللہ اسے بے نیاز کر دیتا ہے۔"

١٤٢٨ - وَعَنْ وُهَيْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِهٰذَا. [راجع: ١٤٢٦]

[1428] حضرت وہیب سے روایت ہے، وہ ہشام سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے اپنے باپ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ (سابقہ) روایت بیان کرتے ہیں۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے مذکورہ احادیث کی روشنی میں یہ رہنمائی فرمائی ہے کہ انسان کے لیے صدقہ وخیرات کرنا اسی وقت سودمند ہے جب وہ شرعی حدود کو پیش نظر رکھے۔ کسی کو یہ اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنے اہل وعیال سے بے نیاز ہو کر اپنی تمام جائیداد فی سبیل اللہ وقف کر دے اور اپنے ورثاء کو مفلس اور تنگ دست چھوڑ جائے، ایسا کرنے سے ورثاء کی حق تلفی ہو گی۔ ہاں! اگر کوئی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا صابر وشاکر مسلمان ہو تو اس کے لیے زیادہ سے زیادہ ایثار پیش کرنا جائز ہو گا مگر آج کل ایسی مثالیں ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتیں۔

١٤٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ: «اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالسُّفْلٰى هِيَ السَّائِلَةُ».

[1429] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے اور آپ نے صدقہ کرنے، سوال سے اجتناب کرنے اور دست سوال پھیلانے کا ذکر کیا (اس دوران میں آپ نے فرمایا): "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا اور نیچے والا ہاتھ سوال کرنے والا ہے۔"

(١٩) بَابُ الْمَنَّانِ بِمَا أَعْطٰى

باب: 19- صدقہ دے کر احسان جتلانا

لِقَوْلِهِ: ﴿الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى﴾ اَلْآيَةَ [البقرة: ٢٦٢].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتلاتے ہیں اور نہ دکھ دیتے ہیں۔"

(٢٠) بَابُ مَنْ أَحَبَّ تَعْجِيلَ الصَّدَقَةِ مِنْ يَوْمِهَا

باب: 20- صدقہ کرنے میں جلدی کرنی چاہیے

١٤٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ

[1430] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ: أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعَصْرَ، فَأَسْرَعَ ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ، فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ خَرَجَ، فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ لَهُ فَقَالَ: «كُنْتُ خَلَّفْتُ فِي الْبَيْتِ تِبْرًا مِنَ الصَّدَقَةِ فَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّتَهُ فَقَسَمْتُهُ». [راجع: ٨٥١]

انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ہمیں نماز عصر پڑھائی، اس کے بعد جلد ہی گھر تشریف لے آئے، ابھی کچھ ہی دیر ٹھہرے تھے کہ باہر تشریف لائے، اس پر میں نے یا کسی اور نے دریافت کیا تو فرمایا: ''میں گھر میں صدقے کے مال سے ناخالص سونے کا ایک ٹکڑا چھوڑ آیا تھا، مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ اسے تقسیم کیے بغیر رات بسر کروں، اس لیے میں نے اسے تقسیم کر دیا ہے۔''

(٢١) بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

باب: 21- صدقہ دینے پر آمادہ کرنا اور اس کے متعلق سفارش کرنا

١٤٣١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عِيدٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلُ وَلَا بَعْدُ، ثُمَّ مَالَ عَلَى النِّسَاءِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُلْبَ وَالْخُرْصَ. [راجع: ٩٨]

[1431] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ عید کے دن باہر تشریف لائے، دو رکعت نماز پڑھائی جبکہ اس کے پہلے اور بعد کوئی نماز نہ پڑھی، پھر آپ نے عورتوں کی طرف توجہ فرمائی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ہمراہ تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ و نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ دینے کا حکم دیا تو عورتوں نے اپنے کنگن اور بالیاں (حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں) ڈالنی شروع کر دیں۔

١٤٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ: «اِشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ». [انظر: ٦٠٢٧، ٦٠٢٨، ٧٤٧٦]

[1432] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی سائل آتا یا آپ سے کوئی حاجت طلب کی جاتی تو فرماتے: ''تم سفارش کر دیا کرو اس سے تمھیں ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی زبان پر جو چاہتا ہے فیصلہ کر دیتا ہے۔''

١٤٣٣ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

[1433] حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ».

کہا: نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''صدقہ وخیرات کو مت روکو وگرنہ تم پر بندش کردی جائے گی۔''

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدَةَ، وَقَالَ: «لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ». [انظر: ١٤٣٤، ٢٥٩٠، ٢٥٩١]

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''صدقہ دینے کے لیے گن گن کر مت رکھو، وگرنہ اللہ بھی تمھیں گن گن کر ہی دے گا۔''

(٢٢) بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

باب: 22- حسبِ استطاعت صدقہ دینا

١٤٣٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ: أَخْبَرَهُ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللهُ عَلَيْكِ، اِرْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ». [راجع: ١٤٣٣]

[1434] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں تو آپ نے فرمایا: ''اپنے مال کو سینت سینت کر مت رکھو ورنہ اللہ اپنی رحمت تم سے روک لے گا اور جس قدر ممکن ہو خرچ کرتی رہو۔''

(٢٣) بَابٌ: اَلصَّدَقَةُ تُكَفِّرُ الْخَطِيئَةَ

باب: 23- صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے

١٤٣٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنِ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: قُلْتُ: أَنَا أَحْفَظُهُ كَمَا قَالَ. قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ، فَكَيْفَ قَالَ؟ قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهُ الصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْمَعْرُوفُ - قَالَ سُلَيْمَانُ: قَدْ كَانَ يَقُولُ:

[1435] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ فرمایا: تم میں سے کون ہے جسے فتنے کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہو؟ میں نے کہا: جیسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا مجھے اسی طرح یاد ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں! تمھاری جرأت اس بارے میں قابل داد ہے، بتاؤ! آپ نے کیسے فرمایا تھا؟ میں نے کہا: آدمی کا فتنہ اپنے اہل وعیال، اولاد اور ہمسائے کے متعلق ہوتا ہے، نماز، صدقہ اور بھلی بات نیز

اَلصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ - قَالَ: لَيْسَ هٰذِهِ أُرِيدُ، وَلٰكِنِّي أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. قَالَ: قُلْتُ: لَيْسَ عَلَيْكَ بِهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ بَأْسٌ، بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابٌ مُّغْلَقٌ. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا، بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: فَإِنَّهُ إِذَا كُسِرَ لَمْ يُغْلَقْ أَبَدًا. قَالَ: قُلْتُ: أَجَلْ. قَالَ فَهِبْنَا أَنْ نَّسْأَلَهُ مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ. قَالَ: فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: قُلْنَا: فَعَلِمَ عُمَرُ مَنْ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ غَدٍ لَّيْلَةً، وَذٰلِكَ أَنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ.

[راجع: ٥٢٥]

اچھا کام اس کے لیے کفارہ ہے...... راویٔ حدیث سلیمان نے کہا: وہ یوں فرمایا کرتے تھے کہ نماز، صدقہ، اچھے کاموں کا حکم دینا اور برے کاموں سے روکنا یہ سب اس کا کفارہ بن جائیں گے...... حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میرا سوال اس کے متعلق نہیں بلکہ میں تو اس فتنے کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو سمندر کی لہروں کی طرح موجزن ہوگا۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ اس کے متعلق کوئی فکر نہ کریں کیونکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند شدہ دروازہ ہے، آپ نے فرمایا: وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے عرض کیا: نہیں! بلکہ وہ دروازہ توڑا جائے گا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: جب وہ توڑا گیا تو پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے عرض کیا: ہاں! معاملہ کچھ ایسا ہی ہے۔ راویٔ حدیث کہتے ہیں کہ ہم دروازے کے متعلق سوال کرنے سے ڈرے، اس لیے ہم نے مسروق سے کہا کہ تم حضرت حذیفہ ؓ سے اس دروازے کے متعلق دریافت کرو، چنانچہ حضرت مسروق نے حضرت حذیفہ ؓ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا: وہ دروازہ خود عمر فاروق ؓ ہیں، ہم نے عرض کیا: کیا عمر فاروق جانتے تھے کہ آپ کی مراد کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں جیسے آنے والے کل سے پہلے رات کا ہونا یقینی ہے، یہ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر فاروق ؓ کو ایک ایسی حدیث بیان کی ہے جو پہیلی یا چیستان نہیں ہے۔

(٢٤) بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: 24- جو شخص بحالت شرک صدقہ کرے پھر مسلمان ہوجائے

١٤٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا

[1436] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، وہ

هِشَامٌ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ أَوْ صِلَةِ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ». [انظر: ۲۲۲۰، ۲۵۳۸، ۵۹۹۲]

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں زمانۂ جاہلیت میں عبادت کی نیت سے جو صدقہ دیتا تھا یا غلام آزاد کرتا اور صلہ رحمی کرتا تھا کیا ان کا مجھے کوئی اجر ملے گا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ”تم ان نیکیوں کے ساتھ اسلام لائے ہو۔“

فائدہ: حسنات کی دو اقسام ہیں: * ایسی حسنات جن کا براہ راست عبادات سے تعلق نہیں ہے بلکہ وہ مکارم اخلاق اور انسانی ہمدردی سے متعلق ہیں، مثلاً: حلم و بردباری، غلام آزاد کرنا اور صدقہ وخیرات کرنا وغیرہ۔ حسنات کی یہ اقسام کافر کے لیے آخرت میں نافع ہوں گی۔ صلہ رحمی کے متعلق تو حدیث میں صراحت ہے کہ کافر کو بھی اس کے عوض دنیا میں عزت اور رزق میں کشادگی حاصل ہوتی ہے، لیکن اس قسم کی حسنات اخروی عذاب سے نجات کا باعث نہیں ہوں گی کیونکہ اس کے لیے ایمان شرط ہے، خواہ دھندلا سا ہی کیوں نہ ہو، البتہ ان کی وجہ سے عذاب میں تخفیف ضرور ہوگی، مثلاً: نبی ﷺ کے چچا ابوطالب کا سارا بدن عذاب سے محفوظ ہوگا، صرف آگ کے جوتے ان کو پہنائے جائیں گے جن کی گرمی سے ان کا دماغ کھولتا رہے گا۔[1] * ایسی حسنات جن کا تعلق براہ راست عبادات سے ہے، مثلاً: نماز پڑھنا یا حج کرنا، ان کا دنیا یا آخرت میں کوئی اعتبار نہ ہوگا، ہاں! اگر مسلمان ہوجائے تو انھیں شمار کرلیا جائے گا۔ اگر مسلمان نہ ہوا اور حالت کفر پر موت آئی تو ایسی عبادات کو هباء منثورا کردیا جائے گا کیونکہ عبادات میں نیت ضروری ہے اور ایمان کے بغیر نیت معتبر نہیں ہوگی۔ دوسری قسم کی طاعات میں نیت شرط نہیں ہے۔

(۲۵) بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ

باب: 25- خادم جب بحکم آقا صدقہ کرے تو اس کا ثواب بشرطیکہ اس کی نیت بگاڑ کی نہ ہو

۱۴۳۷ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ». [راجع: ۱۴۲۵]

[1437] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جب بیوی اپنے خاوند کی اشیائے خورونوش سے صدقہ کرے بشرطیکہ گھر تباہ کرنے کی نیت نہ ہو تو اسے صدقہ کرنے کا ثواب اور اس کے شوہر کو کمائی کرنے کا اجر ملے گا اور خازن کو بھی اسی طرح ثواب ملے گا۔“

1 صحيح البخاري، مناقب الأنصار، حديث: 3885.

فائدہ: نوکر اپنے مالک کے سامان میں تصرف کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا، اس لیے اسے صدقہ کرنے کے لیے اجازت لینا ضروری ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسی لیے بحکم آقا کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔[1]

١٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ».

[انظر: ٢٢٦٠، ٢٣١٩]

[1438] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وہ مسلمان خزانچی جو امانت دار ہو اور خوشی سے بلاکم و کاست اپنے آقا کا حکم نافذ کر دے اور چیز جس آدمی کو دینے کا حکم دیا گیا ہے اس کے حوالے کر دے تو وہ بھی خیرات کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔ کبھی آپ ينفذ کی بجائے يعطي کا لفظ فرماتے، یعنی چیز دے دے (جس آدمی کو دینے کا حکم دیا گیا ہے اسے)۔''

(٢٦) بَابُ أَجْرِ الْمَرْأَةِ إِذَا تَصَدَّقَتْ أَوْ أَطْعَمَتْ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ

باب: 26- عورت کا ثواب جبکہ وہ اپنے شوہر کے مال سے صدقہ کرے یا اس کے گھر سے کھانا کھلائے بشرطیکہ تباہی کی نیت نہ ہو

١٤٣٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَعْنِي: «إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا»؛ ح: [راجع: ١٤٢٥]

[1439] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں: ''جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرے (تو اسے ثواب ملتا ہے)۔''

١٤٤٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَطْعَمَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، لَهَا أَجْرُهَا، وَلَهُ مِثْلُهُ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَهُ بِمَا اكْتَسَبَ وَلَهَا بِمَا أَنْفَقَتْ».

[1440] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے کھانا کھلائے جبکہ وہ گھر کی تباہی کا ارادہ نہ رکھتی ہو تو اسے اجر ملے گا، اس کے شوہر کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا اور خازن کو بھی ثواب ملے گا، مرد کو کمائی کرنے کا اور عورت کو خرچ کرنے کی وجہ سے اجر دیا جائے گا۔''

1 فتح الباري: 382/3.

[راجع: ١٤٢٥]

١٤٤١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَلَهَا أَجْرُهَا، وَلِلزَّوْجِ بِمَا اكْتَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ». [راجع: ١٤٢٥]

[1441] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب عورت اپنے گھر کی اشیائے خورونوش سے خرچ کرے جبکہ وہ گھر کی تباہی کا ارادہ نہ رکھتی ہو تو اسے اجر ملے گا، اس کے شوہر کو کمائی کرنے کا اجر دیا جائے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اجر ملے گا۔''

(٢٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَىٰ وَاتَّقَىٰ ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَىٰ ۝ وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَىٰ ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَىٰ ۝ فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَىٰ﴾ [الليل: ٥-١٠]

باب: 27- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جس شخص نے اللہ کی راہ میں دیا اور تقویٰ اختیار کیا، نیز بھلی باتوں کی تصدیق کی تو ہم اسے آسان راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے، اس کے برعکس جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا، نیز اس نے بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے تنگی کے راستے پر چلنے کی سہولت دیں گے۔''

اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا.

اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا عوض عطا فرما۔

١٤٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ [قَالَ]: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ أَبِي الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا».

[1442] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب لوگ صبح کرتے ہیں تو دو فرشتے اترتے ہیں، ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا کر۔ اور دوسرا کہتا ہے: اے اللہ! کنجوس کو تباہی و بربادی سے دوچار کر۔''

(٢٨) بَابُ مَثَلِ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ

باب: 28- صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال

١٤٤٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ

[1443] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''صدقہ کرنے والے اور بخیل کی

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ»؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلٰى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلٰى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ، وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ. وَأَمَّا الْبَخِيلُ فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَّسِعُ». تَابَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ فِي الْجُبَّتَيْنِ. [انظر: ١٤٤٤، ٢٩١٧، ٥٢٩٩، ٥٧٩٧]

مثال...... دوسری روایت کے مطابق کنجوس اور سخی کی مثال...... ان دو انسانوں کی طرح ہے جو سینے سے گردن تک لوہے کا لباس پہنے ہوئے ہیں، جب سخی خرچ کرنا چاہتا ہے تو وہ لباس کھل جاتا ہے یا اس کے جسم پر کشادہ ہو جاتا ہے اور بخیل جب خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کے لباس کی ہر کڑی اپنی جگہ پر جم جاتی ہے، وہ ہر چند اسے کھولنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔" حسن بن مسلم نے جبتین کا لفظ حضرت طاؤس سے بیان کرنے میں ابن طاؤس کی متابعت کی ہے۔

١٤٤٤ - وَقَالَ حَنْظَلَةُ عَنْ طَاوُسٍ: «جُنَّتَانِ». وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرٌ عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «جُنَّتَانِ». [راجع: ١٤٤٣]

[1444] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے جُنّتان کا لفظ ارشاد فرمایا ہے۔

فائدہ: اس مثال کی وضاحت اس طرح بھی ہے کہ سخی انسان کو اللہ تعالیٰ پردے میں رکھتا ہے جیسا کہ کرتا انسان کو چھپا لیتا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ سخی پر دنیا و آخرت میں پردہ ڈالتا ہے جبکہ بخیل کا کرتا اس کے گلے میں پھنسا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس کا جسم ننگا رہتا ہے جو اس کی ذلت اور رسوائی کا باعث بنتا ہے اس طرح اللہ تعالیٰ بخیل کو دونوں جہانوں میں ذلیل و خوار کرتا ہے۔

(٢٩) بَابُ صَدَقَةِ الْكَسْبِ وَالتِّجَارَةِ

باب: 29- اپنی کمائی اور مال تجارت سے صدقہ کرنا

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَنفِقُوا۟ مِن طَيِّبَٰتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ اَلْآيَةَ، إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿حَمِيدٌ﴾ [البقرة: ٢٦٧].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ایمان والو! جو کچھ تم نے کمایا اس میں سے اچھی چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ کرو...... اور جان لو کہ بے شک اللہ تعالیٰ بے پروا ہے، قابل تعریف ہے۔"

(٣٠) بَابٌ: عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

١٤٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ». فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللهِ! فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ». قَالُوا: فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ». قَالُوا: فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ؟ قَالَ: «فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ». [انظر: ٦٠٢٢]

باب: 30- ہر مسلمان کے ذمے خیرات کرنا واجب ہے اگر میسر نہ ہو تو بھلی بات کو عمل میں لانا ہی خیرات ہے

[1445] حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر مسلمان کے لیے خیرات کرنا ضروری ہے۔'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! اگر کسی کو میسر نہ ہو (تو کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''وہ اپنے ہاتھ سے محنت کر کے خود بھی فائدہ اٹھائے اور خیرات بھی کرے۔'' لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو (تو کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''وہ کسی ضرورت مند اور ستم زدہ کی فریاد رسی کرے۔'' لوگوں نے پھر عرض کیا: اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو (تو کیا کرے؟) آپ نے فرمایا: ''اچھی بات پر عمل کرے اور بری بات سے باز رہے تو اس کے لیے یہی صدقہ ہے۔''

(٣١) بَابٌ: قَدْرُ كَمْ يُعْطِي مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ؟ وَمَنْ أَعْطٰى شَاةً

١٤٤٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: بُعِثَ إِلٰى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ. فَقَالَ: «هَاتِ فَقَدْ

باب: 31- زکاۃ یا صدقے سے (کسی ضرورت مند کو) کس قدر دینا چاہیے اور جس نے پوری بکری کسی کو صدقہ دی (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

[1446] حضرت ام عطیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نسیبہ انصاریہ کے پاس صدقے کی ایک بکری بھیجی گئی، انھوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہ ؓ کے ہاں بھیج دیا، نبی ﷺ (گھر تشریف لائے تو آپ) نے پوچھا: ''تمھارے پاس کچھ ہے؟'' حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا: اس بکری کا گوشت ہے جو نسیبہ نے بھیجا ہے، اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اسے ہی لے آو کیونکہ

بَلَغَتْ مَحِلَّهَا». [انظر: ١٤٩٤، ٢٥٧٩]

اپنے مقام پر پہنچ چکی ہے۔''

(٣٢) بَابُ زَكَاةِ الْوَرِقِ

باب:32- چاندی سے زکاۃ کا بیان

١٤٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ». حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو: سَمِعَ أَبَاهُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِهٰذَا. [راجع: ١٤٠٥]

[1447] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں، پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکاۃ نہیں اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکاۃ نہیں۔''

یحییٰ بن سعید کی روایت میں عمرو نے اپنے والد محترم یحییٰ مازنی سے سماع کی تصریح کی ہے۔

فائدہ: بیس دینار سونا کم وبیش ساڑھے سات تولے کے برابر ہے۔ موجودہ اعشاری نظام کے مطابق اس میں تقریباً 87 گرام ہوتے ہیں۔ عصر حاضر میں چونکہ سونا یا چاندی بطور کرنسی یا قیمت استعمال نہیں ہوتا اس لیے ہماری موجودہ کرنسی سونے یا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو اس سے چالیسواں حصہ بطور زکاۃ نکالا جائے۔ بہتر ہے کہ غرباء اور مساکین کے فائدے کے پیش نظر چاندی کے نصاب کو معیار بنایا جائے، یعنی اگر کسی کے پاس اس قدر مالیت کی کرنسی پڑی ہے جس سے 87 گرام سونا یا 612 گرام چاندی خریدی جا سکے اور اس پر سال گزر جائے تو اس کرنسی سے چالیسواں حصہ بطور زکاۃ ادا کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں 2.5 یعنی اڑھائی فی صد کے اعتبار سے زکاۃ ادا کی جائے۔ سونے اور چاندی کو ملا کر نصاب مکمل کرنا صحیح نہیں۔ واللہ أعلم.

(٣٣) بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

باب: 33- زکاۃ میں سامان واسباب کا لینا دینا

وَقَالَ طَاوُسٌ: قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ: اِئْتُونِي بِعَرْضٍ، ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ، أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِّأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَأَمَّا خَالِدٌ فَقَدِ

حضرت طاؤس کہتے ہیں: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے فرمایا: ''تم میرے پاس جو اور مکئی کے بجائے چادر اور لباس کی صورت میں سامان زکاۃ لے آؤ کیونکہ اس میں تمھارے لیے آسانی اور مدینہ منورہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے بہتری ہے۔ نبی ﷺ نے

احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ». وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ» فَلَمْ يَسْتَثْنِ صَدَقَةَ الْفَرْضِ مِنْ غَيْرِهَا، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي خُرْصَهَا وَسِخَابَهَا، وَلَمْ يَخُصَّ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ مِنَ الْعُرُوضِ.

(حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے متعلق) فرمایا: ''خالد نے اپنی زرہیں اور اپنے ہتھیار اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں۔'' نیز نبی ﷺ نے (عید کے موقع پر عورتوں سے) فرمایا تھا: ''صدقہ دو اگرچہ زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔'' آپ نے سامان وغیرہ کے صدقے کا استثنا نہیں فرمایا، چنانچہ عورتیں اپنی بالیاں اور ہار دینے لگیں۔ الغرض آپ نے سامان وغیرہ سے سونے اور چاندی کو خاص نہیں کیا، ہر چیز سے زکاۃ دی جا سکتی ہے۔

١٤٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ «وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ». [انظر: ١٤٥٠، ١٤٥١، ١٤٥٣، ١٤٥٤، ١٤٥٥، ٢٤٨٧، ٣١٠٦، ٥٨٧٨، ٦٩٥٥]

[1448] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کے وہ احکام لکھ کر دیے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر نازل فرمائے تھے، (ان میں یہ بھی تھا) کہ ''جس کسی پر صدقے میں ایک برس کی اونٹنی فرض ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو اس میں وہی قبول کر لی جائے اور صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس دے۔ اور اگر ایک سالہ اونٹنی زکاۃ میں مطلوب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس کے پاس دو سال کا نر اونٹ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے مگر اس صورت میں اسے کوئی چیز واپس نہ کی جائے۔''

١٤٤٩ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَصَلَّى قَبْلَ الْخُطْبَةِ فَرَأَى أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ، فَأَتَاهُنَّ وَمَعَهُ بِلَالٌ نَاشِرَ ثَوْبِهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي. وَأَشَارَ أَيُّوبُ إِلَى أُذُنِهِ وَإِلَى حَلْقِهِ. [راجع: ٩٨]

[1449] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ یقیناً آپ نے خطبۂ عید سے پہلے نماز عید پڑھی اور آپ کو خیال ہوا کہ میں عورتوں کو وعظ نہیں سنا سکا ہوں، اس لیے آپ عورتوں کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنا کپڑا پھیلائے ہوئے تھے، چنانچہ آپ نے عورتوں کو وعظ فرمایا اور انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو عورتیں (اپنے ہار وغیرہ) ڈالنے لگیں۔ یہ حدیث بیان کرتے وقت ایوب راوی نے اپنے کان اور گلے کی طرف اشارہ

کیا، یعنی بالیاں اور ہار بطور صدقہ دینے لگیں۔

(٣٤) بَابٌ: لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

باب: 34- (صدقے سے بچنے کے لیے) متفرق کو یکجا اور یکجا کو متفرق نہ کیا جائے

وَيُذْكَرُ عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُهُ.

سالم عن ابن عمر کے طریق سے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا جاتا ہے۔

١٤٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

[1450] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کے احکام لکھ کر دیے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے: (ان میں سے ایک یہ تھا کہ) ''صدقے کے خوف سے متفرق مال کو یکجا اور یکجا کو متفرق نہ کیا جائے۔''

فائدہ: حدیث میں مذکور صورتوں کو سمجھنے کے لیے حیوانات سے زکاۃ کا نصاب پیش نظر ہونا چاہیے، سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم بکریوں کا نصاب اور اس سے شرح زکاۃ ذکر کرتے ہیں:

- 1 تا 39 بکریوں میں کوئی زکاۃ نہیں۔
- 40 تا 120 بکریوں میں ایک بکری۔
- 121 تا 200 بکریوں میں دو بکریاں۔
- 201 تا 300 بکریوں میں تین بکریاں۔
- 301 تا 400 بکریوں میں چار بکریاں۔
- 401 تا 500 بکریوں میں پانچ بکریاں۔

اس طرح آگے ہر سو کی تعداد پر ایک بکری مزید بطور زکاۃ دینا ہوگی۔ ممنوع صورتیں مالک نصاب اور صدقہ لینے والے کے اعتبار سے چار ہیں، مقصد یہ ہے کہ صدقے سے بچنے یا اسے کم مقدار میں ادا کرنے یا زیادہ لینے کے لیے مال زکاۃ میں جمع و تفریق نہ کی جائے۔ تفصیل حسب ذیل ہے:

مالک نصاب کے اعتبار سے	صدقہ وصول کرنے والے کے اعتبار سے
شراکت کی بنیاد پر دو شخصوں کی پچاس بکریاں ہیں، جن میں ایک بکری بطور زکاۃ دینا پڑتی ہے، جب صدقہ وصول کرنے والا آئے تو وہ پچیس، پچیس بکریاں الگ الگ کرلیں تاکہ کسی کو زکاۃ نہ دینا پڑے یا دو آدمیوں کی بطور شراکت دو سو بیس بکریاں ہیں،	دو آدمیوں کی الگ الگ پچیس پچیس بکریاں ہیں، ان میں سے کسی پر بھی زکاۃ واجب نہیں ہے لیکن صدقہ لینے والا انھیں یکجا کر کے ان سے ایک بکری وصول کرلے۔ دو آدمیوں کی سو بکریاں ہیں، ان پر ایک بکری زکاۃ

ان میں تین بکریاں زکاۃ واجب ہے، وہ زکاۃ کے وقت اپنی بکریاں الگ الگ کرلیں تاکہ دو بکریاں زکاۃ دی جائے۔
دو حضرات کی الگ الگ چالیس، چالیس بکریاں ہیں، نصاب کے اعتبار سے ہر ایک پر ایک ایک بکری زکاۃ واجب ہے، جب زکاۃ لینے والا آئے تو انھیں یکجا کرلیا جائے، اس صورت میں انھیں ایک ہی بکری دینا پڑے گی۔

واجب ہے لیکن صدقہ لینے والا انھیں الگ الگ کر دے، اس طرح ایک کی پچاس بکریوں پر ایک اور دوسرے کی پچاس پر بھی ایک بکری وصول کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے صدقے سے بچنے یا زیادہ وصول کرنے کے پیش نظر اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ایک فریب اور ناجائز حیلہ گری ہے۔

(٣٥) بَابٌ: مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

باب: 35- شراکت دار زکاۃ کا حصہ برابر برابر تقسیم کرلیں

وَقَالَ طَاوُسٌ وَعَطَاءٌ: إِذَا عَلِمَ الْخَلِيطَانِ أَمْوَالَهُمَا فَلَا يُجْمَعُ مَالُهُمَا. وَقَالَ سُفْيَانُ: لَا تَجِبُ حَتَّى يَتِمَّ لِهٰذَا أَرْبَعُونَ شَاةً، وَلِهٰذَا أَرْبَعُونَ شَاةً.

طاؤس اور عطاء نے کہا ہے کہ جب دو شخص شراکت دار اپنے اپنے اموال جانتے ہوں تو ان کے مال کو نہ جمع کیا جائے۔
سفیان ثوری نے کہا کہ زکاۃ اس وقت تک واجب نہیں ہوتی تا آنکہ ایک شریک کی چالیس اور دوسرے کی بھی چالیس بکریاں ہوں۔

١٤٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ». [راجع: ١٤٤٨]

[1451] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے وہ احکام زکاۃ لکھ کر دیے جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے (ان میں سے ایک یہ تھا کہ) ''جو مال دو شریکوں کا اکٹھا ہو تو وہ زکاۃ کی رقم بقدر حصہ برابر برابر ادا کریں۔''

فائدہ: حدیث میں ذکر کردہ صورت کی وضاحت یہ ہے کہ اگر دو شریکوں کی چالیس بکریاں ہیں تو ایک بکری بطور زکاۃ

دینی ہوگی، اب جس کے مال سے صدقہ وصول کرنے والا بکری لے گیا ہے دوسرا اسے اس کی نصف قیمت ادا کرے گا تاکہ حساب برابر ہو جائے۔

(٣٦) بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ

ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَأَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

باب:36- اونٹوں کی زکاۃ

اونٹوں کی زکاۃ کے متعلق حضرت ابوبکر صدیق، حضرت ابوذر غفاری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٤٥٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا». [انظر: ٢٦٣٣، ٣٩٢٣، ٦١٦٥]

[1452] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''تیرے لیے خرابی ہو، ہجرت کا معاملہ بڑا سخت ہے، کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکاۃ ادا کرتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''پھر تو دریاؤں کے اس پار عمل کرتا رہ، بے شک اللہ تعالیٰ تیرے اعمال سے کسی چیز کو ضائع نہیں کرے گا۔''

(٣٧) بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

باب:37- جس کے مال میں یک سالہ اونٹنی صدقہ پڑتی ہو لیکن اس کے پاس نہ ہو

١٤٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ: «مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ، وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ،

[1453] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں وہ فرائض زکاۃ لکھ کر دیے جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا (وہ احکام یہ تھے:) ''جس کے اونٹ اس تعداد کو پہنچ جائیں کہ ان کی زکاۃ چار سالہ اونٹ کا بچہ ہو جبکہ اس کے پاس چار سالہ بچہ نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو اس سے تین سالہ بچہ لے لیا جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں بھی لے لی جائیں گی بشرطیکہ آسانی سے میسر

أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَيُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ. وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ، وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ». [راجع: ١٤٤٨]

ہوں، بصورت دیگر بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس کے ذمے تین سالہ بچہ ہو لیکن اس کے پاس تین سالہ کے بجائے چار سالہ ہو تو اس سے چار سالہ وصول کر لیا جائے اور صدقہ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں واپس کرے۔ اور اگر زکاۃ میں تین سالہ بچہ فرض ہو اور اس کے پاس تین سالہ کے بجائے دو سالہ مادہ بچہ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے اور وہ (مال کا مالک) مزید اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اور اگر زکاۃ میں دو سالہ مادہ بچہ واجب ہو اور اس کے پاس تین سالہ بچہ موجود ہو تو صدقہ وصول کرنے والا وہی لے کر بیس درہم یا دو بکریاں (مالک کو) واپس کر دے۔ اگر زکاۃ میں دو سالہ بچہ واجب ہو اور اس کے پاس دو سالہ کے بجائے یک سالہ مادہ بچہ ہو تو وہی قبول کر لیا جائے لیکن وہ (مالک مال) اس کے ہمراہ بیس درہم یا دو بکریاں مزید دے۔''

(٣٨) بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

باب: 38- بکریوں کی زکاۃ

١٤٥٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ:

[1454] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے جب انھیں (زکاۃ وصول کرنے کے لیے) بحرین کی جانب روانہ کیا تو یہ دستاویز لکھ کر دی تھی:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: «فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ، مِنْ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ احکام صدقہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے لیے مقرر فرمائے ہیں اور جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے، لہٰذا جس مسلمان سے اس تحریر کے مطابق زکاۃ کا مطالبہ کیا جائے وہ اسے ادا کرے اور جس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ اضافہ نہ ادا کرے۔

كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَّعِشْرِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثٰى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّثَلَاثِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثٰى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَّأَرْبَعِينَ إِلٰى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَّسِتِّينَ إِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَّسَبْعِينَ إِلٰى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدٰى وَتِسْعِينَ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِّنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِّنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ، وَفِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ: شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلٰى مِائَتَيْنِ: شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ إِلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَّشَاءَ رَبُّهَا، وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا». [راجع: ١٤٤٨]

(اس کی تفصیل بایں طور ہے کہ) ''چوبیس اونٹ یا اس سے کم تعداد پر ہر پانچ میں ایک بکری فرض ہے، پچیس سے پینتیس تک یکسالہ مادہ اونٹنی (بنت مخاض)، چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ مادہ اونٹنی (بنت لبون)، چھیالیس سے ساٹھ تک تین سالہ مادہ اونٹنی (حقہ) جو قابل جفتی ہو۔ اکسٹھ سے پچھتر تک چار سالہ مادہ اونٹنی (جذعہ)، چھہتر سے نوے تک دو عدد دو سالہ مادہ اونٹنیاں (بنت لبون)، اکانوے سے ایک سو بیس تک دو عدد تین سالہ مادہ اونٹنیاں (حقہ) جو جفتی کے قابل ہوں، اگر اس سے زیادہ ہوں تو ہر چالیس پر دو سالہ اونٹنی (بنت لبون) اور ہر پچاس پر تین سالہ اونٹنی (حقہ) ہے۔ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان پر زکاۃ فرض نہیں، البتہ ان کا مالک اگر چاہے تو زکاۃ دے سکتا ہے۔ اگر پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری واجب ہے۔ بکریوں کی زکاۃ کے متعلق یہ ضابطہ ہے کہ جنگل میں چرنے والی بکریاں جب چالیس ہو جائیں تو ایک سو بیس تک ایک بکری دینا ہوگی، ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں اور دو سو ایک سے تین سو تک تین بکریاں دینا ضروری ہیں۔ اگر بکریاں تین سو سے زیادہ ہوں تو ہر سو میں ایک بکری دینا ہو گی اور اگر چالیس سے کم ہوں تو زکاۃ نہیں، ہاں! مالک دینا چاہے تو اس کی مرضی ہے۔ چاندی میں زکاۃ چالیسواں حصہ ہے بشرطیکہ دو سو درہم ہوں، اگر ایک سو نوے درہم ہیں تو ان پر کچھ زکاۃ نہیں، ہاں! اگر مالک دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔''

اونٹوں پر زکاۃ کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(1)	1 تا 4 اونٹوں میں کوئی زکاۃ نہیں۔	(7)	36 تا 45 اونٹوں میں ایک بنت لبون۔
(2)	5 تا 9 اونٹوں میں ایک بکری۔	(8)	46 تا 60 اونٹوں میں ایک حقہ۔

(3)	10 تا 14 اونٹوں میں دو بکریاں۔	(9)	61 تا 75 اونٹوں میں ایک جذعہ۔
(4)	15 تا 19 اونٹوں میں تین بکریاں۔	(10)	76 تا 90 اونٹوں میں دو بنت لبون۔
(5)	20 تا 24 اونٹوں میں چار بکریاں۔	(11)	91 تا 120 اونٹوں میں دو حقے۔
(6)	25 تا 35 اونٹوں میں ایک بنت مخاض۔		

120 اونٹوں سے زیادہ کے لیے یہ ضابطہ ہے کہ ہر چالیس کی تعداد پر ایک بنت لبون اور ہر پچاس پر ایک حقہ ہے۔ واللہ أعلم.

(٣٩) بَابٌ: لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ

باب: 39- زکاۃ میں بوڑھی یا عیب دار یا نر جانور نہ دیا جائے ہاں! اگر وصول کرنے والا چاہے

١٤٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ أَنَّ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ رَسُولَهُ ﷺ: «وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ».

[1455] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انھیں ایک تحریر لکھ کر دی جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا تھا کہ ''زکاۃ میں بوڑھی بکری اور عیب دار جانور نہ نکالا جائے اور نہ بکرا ہی دیا جائے، ہاں! اگر صدقہ وصول کرنے والا چاہے تو لے سکتا ہے۔''

(٤٠) بَابُ أَخْذِ الْعَنَاقِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: 40- زکاۃ میں بکری کا بچہ لینا

١٤٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَاللهِ! لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا.

[راجع: ١٤٠٠]

[1456] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم! اگر مانعین زکاۃ مجھ سے بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو اس کے روکنے پر میں ان سے جنگ کروں گا۔''

١٤٥٧ - قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَمَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

[1457] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بات صرف یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ان سے جنگ کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا

عَنْهُ بِالْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ. [راجع: ١٣٩٩]

سینہ کھول دیا تھا۔ میں نے پہچان لیا کہ حق یہی ہے۔

(٤١) بَابٌ: لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

باب : 41- زکاۃ میں لوگوں کا عمدہ مال نہ لیا جائے

١٤٥٨ - حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَ مُعَاذًا عَلَى الْيَمَنِ قَالَ: «إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ، فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ عِبَادَةُ اللهِ، فَإِذَا عَرَفُوا اللهَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَإِذَا فَعَلُوا الصَّلَاةَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةً تُؤْخَذُ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِذَا أَطَاعُوا بِهَا فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ». [راجع: ١٣٩٥]

[1458] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر روانہ کیا تو فرمایا: ''تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، سب سے پہلے تم نے انھیں اللہ وحدہ کی عبادت کی دعوت دینی ہے، جب وہ اس بات سے آشنا ہو جائیں تو انھیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ ان پر عمل کرنے لگیں تو انھیں مطلع کرو کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے جو ان سے وصول کر کے ان کے غرباء پر تقسیم کی جائے گی، جب وہ اس کی اطاعت پر آمادہ ہو جائیں تو ان سے زکاۃ وصول کرو، اس سلسلے میں ان کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرو۔''

(٤٢) بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ

باب : 42- پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں

١٤٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ». [راجع: ١٤٠٥]

[1459] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم کھجور پر زکاۃ نہیں اور نہ چاندی ہی کے پانچ اوقیوں سے کم میں زکاۃ ہے، نیز پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں ہے۔''

(٤٣) بَابُ زَكَاةِ الْبَقَرِ

وَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَأَعْرِفَنَّ، مَا جَاءَ اللهَ رَجُلٌ بِبَقَرَةٍ لَّهَا خُوَارٌ». وَيُقَالُ: جُؤَارٌ، ﴿تَجْـَٔرُونَ﴾ [النحل: ٥٣]: أَيْ تَرْفَعُونَ أَصْوَاتَكُمْ كَمَا تَجْأَرُ الْبَقَرَةُ.

باب: 43- گائے (بیل) کی زکاۃ

حضرت ابوحمید ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں اس شخص کو جانتا ہوں جو قیامت کے دن اللہ کے حضور گائے لے کر حاضر ہوگا اور وہ ڈکار رہی ہوگی۔''

اس سلسلے میں لفظ خوار کے بجائے جؤار بھی روایت کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں لفظ ﴿تَجْأَرُوْنَ﴾ کے معنی ہیں کہ تم اپنی آوازیں بلند کرو گے جس طرح گائے اپنی آواز بلند کرتی ہے۔

١٤٦٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، أَوْ وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ - أَوْ كَمَا حَلَفَ - مَا مِنْ رَّجُلٍ تَكُونُ لَهُ إِبِلٌ أَوْ بَقَرٌ أَوْ غَنَمٌ لَّا يُؤَدِّي حَقَّهَا إِلَّا أُتِيَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا تَكُونُ وَأَسْمَنَهُ، تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا، كُلَّمَا جَازَتْ أُخْرَاهَا رُدَّتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ».

[1460] حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!'' یا فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں!'' یا اس جیسی کوئی قسم اٹھائی، پھر فرمایا: ''جس شخص کے پاس اونٹ، گائے اور بکریاں ہوں اور وہ ان کا حق ادا نہ کرے تو قیامت کے دن ان جانوروں کو بڑا اور موٹا تازہ کر کے لایا جائے گا، وہ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے اور اپنے سینگوں سے ماریں گے، جب ان سے آخری جانور گزر جائے گا تو پھر پہلے کو لوٹا دیا جائے گا تا آنکہ لوگوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے۔''

رَوَاهُ بُكَيْرٌ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٦٣٨]

اس روایت کو بکیر نے ابوصالح سے، انھوں نے حضرت ابوہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٤) بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الْأَقَارِبِ

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَهُ أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

باب: 44- رشتہ داروں کو زکاۃ دینا

نبی ﷺ نے فرمایا: ''رشتہ داروں کو زکاۃ دینے سے دوہرا اجر ملتا ہے: ایک قرابت داری (صلہ رحمی) کا اور دوسرا صدقہ و

خیرات کرنے کا۔"

١٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَخْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءُ وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ. قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل‌عمران: ٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُولُ: ﴿لَن تَنَالُوا۟ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا۟ مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بَخْ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَابِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ». فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

[1461] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار اور کھجوروں کے باغات رکھنے والے تھے، انھیں سب سے زیادہ پسند بیرحاء نامی باغ تھا جو مسجد نبوی کے سامنے واقع تھا، وہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لے جاتے اور اس کا خوش گوار پانی نوش فرماتے، حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ''تم نیکی نہیں حاصل کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔'' تو حضرت ابوطلحہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''تم نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیزیں اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔'' اور میرا سب سے محبوب مال بیرحاء ہے، لہٰذا وہ آج سے اللہ کی راہ میں وقف ہے اور میں اللہ کے ہاں اس کے ثواب اور آخرت میں اس کے ذخیرہ ہونے کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ اسے اللہ کے حکم کے مطابق مصرف میں لے آئیں، حضرت انس ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ تو بہت نفع بخش سامان ہے، یہ تو واقعی نفع بخش مال ہے، اور جو کچھ تم نے کہا میں نے سن لیا ہے اور میرا مشورہ ہے کہ تم اسے اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کر دو۔'' حضرت ابوطلحہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا، چنانچہ حضرت ابوطلحہ ؓ نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

تَابَعَهُ رَوْحٌ. وَقَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَإِسْمَاعِيلُ عَنْ مَالِكٍ: «رَايِحٌ». [انظر: ٢٣١٨، ٢٧٥٢، ٢٧٥٨، ٢٧٦٩، ٤٥٥٤، ٤٥٥٥، ٥٦١١]

روح نے امام مالک سے روایت کرنے میں عبداللہ بن یوسف کی متابعت کی ہے اور ایک روایت میں رابح کے بجائے رایح کے الفاظ منقول ہیں جس کے معنی ہیں: ''یہ تو

چلتا ہوا مال ہے۔‘‘

١٤٦٢ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلّٰى، ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَعَظَ النَّاسَ وَأَمَرَهُمْ بِالصَّدَقَةِ، فَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! تَصَدَّقُوا»، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي رَأَيْتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ». فَقُلْنَ: وَبِمَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ!». ثُمَّ انْصَرَفَ، فَلَمَّا صَارَ إِلٰى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذِهِ زَيْنَبُ، فَقَالَ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» فَقِيلَ: اِمْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: «نَعَمْ، ائْذَنُوا لَهَا»، فَأُذِنَ لَهَا. قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ! إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِّي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ». [راجع: ٣٠٤]

[1462] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ یا عیدالفطر کے دن عید گاہ تشریف لے گئے، جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کو وعظ ونصیحت کی اور انھیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، فرمایا: ’’لوگو! صدقہ کیا کرو۔‘‘ پھر عورتوں کے پاس گئے اور فرمایا: ’’اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو، میں نے تمھیں بکثرت جہنم میں دیکھا ہے۔‘‘ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسا کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا: ’’تم لعن وطعن بہت کرتی ہو اور اپنے شوہروں کی نافرمانی کرتی ہو، اے عورتو! میں نے عقل ودین میں تم سے زیادہ ناقص کسی کو نہیں دیکھا جو بڑے زیرک ودانا کی عقل کو مضمحل کر دے۔‘‘ پھر آپ واپس ہوئے، جب گھر تشریف لائے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی حضرت زینب رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت مانگی، چنانچہ عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! زینب آئی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا: ’’کون سی زینب؟‘‘ عرض کیا گیا: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا: ’’اچھا! انھیں اجازت دے دو۔‘‘ چنانچہ اجازت دی گئی۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے نبی! آپ نے آج صدقہ دینے کا حکم دیا ہے اور میرے پاس کچھ زیور ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اسے خیرات کردوں مگر ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ وہ اور اس کے بچے زیادہ مستحق ہیں کہ انھیں صدقہ دوں، تب نبی ﷺ نے فرمایا: ’’ابن مسعود نے صحیح کہا ہے، تمھارے خاوند اور تمھارے بچے اس کے زیادہ حق دار ہیں کہ تم ان کو صدقہ دو۔‘‘

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیوی اپنے نادار خاوند اور ماں اپنے مفلس بچوں پر خیرات کرسکتی ہے اور انھیں زکاۃ بھی دے سکتی ہے۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا زیورات کے متعلق سوال کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ یہ فرض زکاۃ کے بارے میں تھا،

اگر اسے نفلی صدقہ پر محمول کر لیا جائے تو امام بخاری رحمہ اللہ نے اس پر فرض صدقہ کو قیاس کیا ہے۔

(٤٥) بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

باب: 45- مسلمان پر اپنے گھوڑے کی زکاۃ دینا فرض نہیں

١٤٦٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ». [انظر: ١٤٦٤]

[1463] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکاۃ نہیں۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑوں میں اونٹ، گائے اور بکریوں کی طرح ایک خاص شرح سے زکاۃ فرض نہیں ہے، البتہ بغرض تجارت رکھے ہوں تو ان کی آمدنی پر زکاۃ دینی ہوگی جیسا کہ ابن منذر نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔[1]

(٤٦) بَابٌ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ

باب: 46- مسلمان کے لیے اپنے غلام کی زکاۃ دینا ضروری نہیں

١٤٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا خُثَيْمُ بْنُ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ». [راجع: ١٤٦٣]

[1464] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکاۃ نہیں ہے۔''

(٤٧) بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

باب: 47- یتیموں پر صدقہ کرنا

1 فتح الباري: 412/3.

١٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ، حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: «إِنَّ مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَا يُكَلِّمُكَ؟ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ، فَقَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» وَكَأَنَّهُ حَمِدَهُ، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ، أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اِسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ، وَبَالَتْ، وَرَتَعَتْ، وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطٰى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ» - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - «وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [راجع: ٩٢١]

[1465] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک دن منبر پر رونق افروز ہوئے، جب ہم لوگ آپ کے گرد بیٹھ گئے تو آپ نے فرمایا: ''میں اپنے بعد تمھارے حق میں دنیا کی شادابی اور اس کی زیبائش کا اندیشہ رکھتا ہوں جس کا دروازہ تمھارے لیے کھول دیا جائے گا۔'' اس پر ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اچھی چیز بھی برائی پیدا کرے گی، آپ خاموش ہو گئے، اس شخص سے کہا گیا: کیا بات ہے کہ تو لب کشائی کیے جا رہا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ گفتگو نہیں فرماتے، اس کے بعد ہم نے دیکھا کہ آپ پر وحی کا نزول ہو رہا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر آپ نے چہرۂ مبارک سے پسینہ صاف کیا اور فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' گویا آپ نے اس کی تحسین فرمائی، پھر فرمایا: ''دراصل بات یہ ہے کہ اچھی چیز تو برائی پیدا نہیں کرتی لیکن فصلِ ربیع (خزاں کا موسم) ایسی گھاس پیدا کرتی ہے جو جانور کو مار ڈالتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے مگر اس سبزہ خور جانور کو جو اس حد تک کھائے کہ اس کی دونوں کوکھ بھر جائیں، پھر وہ دھوپ میں آ کر لیٹ جائے اور پیشاب کرے، پھر چرنے لگے، بلاشبہ یہ مال بھی سرسبز و شیریں ہے اور مسلمان کا بہترین ساتھی ہے جبکہ اس سے مسکین، یتیم اور مسافر کو دیا جائے۔'' یا اس طرح کی کوئی اور بات ارشاد فرمائی، مزید فرمایا: ''جو شخص اس مال کو ناحق لے گا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھاتا جائے مگر سیر نہ ہو، ایسا مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔''

(٤٨) بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

باب: 48- شوہر اور زیر پرورش یتیموں کو زکاۃ دینا

قَالَهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ

سے بیان کیا ہے۔

١٤٦٦ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ سَوَاءً، قَالَتْ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ». وَكَانَتْ زَيْنَبُ تُنْفِقُ عَلَى عَبْدِ اللهِ وَأَيْتَامٍ فِي حَجْرِهَا، فَقَالَتْ لِعَبْدِ اللهِ: سَلْ رَسُولَ اللهِ ﷺ: أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى أَيْتَامٍ فِي حَجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟ فَقَالَ: سَلِي أَنْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ، حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي، فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُجْزِئُ عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي؟ وَقُلْنَا: لَا تُخْبِرْ بِنَا، فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: «مَنْ هُمَا؟» قَالَ: زَيْنَبُ، قَالَ: «أَيُّ الزَّيَانِبِ؟» قَالَ: اِمْرَأَةُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «نَعَمْ، وَلَهَا أَجْرَانِ: أَجْرُ الْقَرَابَةِ، وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ».

[1466] حضرت زینب زوجۂ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مسجد میں تھا کہ نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے دیکھا، آپ نے فرمایا: ''عورتو! تم صدقہ کرو اگرچہ زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔'' حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے شوہر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اوران یتیم بچوں پرخرچ کرتی تھیں جوان کی پرورش میں تھے۔ انھوں نے اپنے شوہر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کریں آیا میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں تم پر اور ان یتیم بچوں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں، یعنی ان پر صدقہ کروں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم خود ہی رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کرلو، چنانچہ میں نبی ﷺ کے پاس گئی اور آپ کے دروازے پر ایک انصاریہ عورت کو پایا، اس کی حاجت بھی میری حاجت جیسی تھی، اتنے میں ہمارے پاس سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ گزرے تو ہم نے کہا کہ نبی ﷺ سے دریافت کرو، آیا میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں اپنے شوہر اور ان یتیم بچوں پر خرچ کروں جو میری پرورش میں ہیں؟ اور ہم نے یہ بھی کہا کہ آپ سے ہمارا ذکر نہ کرنا۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر گئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ دو عورتیں کون ہیں؟'' بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: زینب ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کون سی زینب؟'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں! اس کے لیے دو اجر ہیں: ایک قرابت داری (صلہ رحمی) کا ثواب اور دوسرا صدقے کا اجر۔''

١٤٦٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ

[1467] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر میں ابوسلمہ

سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلٰى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ، إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ؟ فَقَالَ: «أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ، فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ». [انظر: ٥٣٦٩]

ؓ کے بیٹوں پر خرچ کروں تو کیا مجھے اجر ملے گا، حالانکہ وہ میرے بھی بیٹے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان پر جو خرچ کرو گی تمھیں اس کا ضرور اجر ملے گا۔''

(٤٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَفِي ٱلرِّقَابِ وَٱلْغَٰرِمِينَ وَفِي سَبِيلِ ٱللَّهِ﴾ [التوبة: ٦٠]

باب:49- ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''غلاموں کو آزاد کرنے، قرض داروں کو نجات دلانے اور اللہ کی راہ میں (مال زکاۃ خرچ کیا جائے)۔''

وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يُعْتِقُ مِنْ زَكَاةِ مَالِهِ، وَيُعْطِي فِي الْحَجِّ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنِ اشْتَرٰى أَبَاهُ مِنَ الزَّكَاةِ جَازَ، وَيُعْطِي فِي الْمُجَاهِدِينَ وَالَّذِي لَمْ يَحُجَّ، ثُمَّ تَلَا ﴿إِنَّمَا ٱلصَّدَقَٰتُ لِلْفُقَرَآءِ﴾ [التوبة: ٦٠] اَلْآيَةَ، فِي أَيِّهَا أَعْطَيْتَ جَزَتْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ خَالِدًا احْتَبَسَ أَدْرُعَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ» وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي لَاسٍ: حَمَلَنَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى إِبِلِ الصَّدَقَةِ لِلْحَجِّ.

حضرت ابن عباس ؓ سے منقول ہے کہ انسان اپنے مالِ زکاۃ سے غلام آزاد کرے اور حج کے لیے دے۔

امام حسن بصری ؒ نے کہا ہے: اگر مالِ زکاۃ سے اپنا غلام باپ خریدے (اور اسے آزاد کرے) تو جائز ہے، اسی طرح مجاہدین کو دے اور ان لوگوں کو دے جنھوں نے حج نہیں کیا، پھر انھوں نے یہ آیت تلاوت کی: ''صدقات تو فقراء کے لیے ہیں.....'' ان میں سے جس کو بھی تو زکاۃ دے گا کافی ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک خالد نے تو اپنی زرہیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں۔'' ابولاس سے منقول ہے کہ ہمیں نبی ﷺ نے حج کے لیے صدقے کے اونٹ مہیا فرمائے۔

١٤٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا،

[1468] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ صدقہ وصول کرنے کا حکم دیا، عرض کیا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب ؓ نے صدقہ نہیں دیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''ابن جمیل تو اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ وہ تنگ دست تھا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے اسے مالدار کر دیا، مگر خالد پر تم زیادتی کرتے ہو کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور آلات

قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا». تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ. وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ: «هِيَ عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا». وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حُدِّثْتُ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَهُ.

اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں، رہے عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں ان کی زکاۃ ان پر صدقہ اور اس کے برابر اور بھی (میری طرف سے ہوگی)۔"

ابو زناد نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: "یہ ان (محمد ﷺ) کے ذمے ہے اور اس کے برابر اور بھی۔"

ابن جریج نے اعرج سے بیان کرنے میں ابو زناد کی متابعت کی ہے۔

فائدہ: حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے زکاۃ ادا نہ کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ بدر میں اپنا اور اپنے بھائی کا فدیہ دینے کی وجہ سے مقروض تھے، انھوں نے اپنے مال کو خود پر قرض خیال کیا اور بحیثیت مقروض زکاۃ کو خود اپنے لیے جائز سمجھا۔ یہ معنی ان الفاظ کے تناظر میں ہیں کہ "هي عليه صدقة......" اور ابو زناد کے الفاظ کے مطابق یہ ہوں گے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی زکاۃ میرے ذمے ہے بلکہ مزید ایک سال کی زکاۃ بھی، اور یہی معنی راجح ہیں۔ اس زکاۃ کی ذمہ داری آپ نے کیوں لی؟ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دو سال کی پیشگی زکاۃ وصول کر لی تھی۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اگرچہ ان روایات کو سنداً کمزور کہا ہے لیکن راجح بات یہی ہے کہ یہ روایات حسن درجے کی ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: (إرواء الغليل، حديث:857) دوسری وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ عباس کی زکاۃ کی فکر نہ کرو وہ میرے ذمے رہی کیونکہ وہ میرے چچا ہیں اور چچا باپ ہوتا ہے، اس لیے میں نے دے دی یا انھوں نے، ایک ہی بات ہے۔ اس توجیہ کی تائید صحیح مسلم کی ایک حدیث (983) سے ہوتی ہے، تاہم اگر پیشگی زکاۃ وصول کرنے والی روایات صحیح ہوں تو پہلی وجہ راجح ہوگی کیونکہ وہ صریح ہے۔ والله أعلم. ابن جمیل کے متعلق بھی وضاحت کر دینا ضروری ہے کہ وہ اسلام لانے سے قبل غریب اور نادار تھا، اسلام کی برکت سے مالدار بن گیا، اب وہ زکاۃ دینے سے روگردانی کرتا ہے، کیا اسلام کے احسان کا یہی بدلہ ہے؟[1]

(٥٠) بَابُ الْاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

باب: 50- سوال کرنے سے اجتناب کرنا

١٤٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: إِنَّ نَاسًا مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ

[1469] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے چند لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے (مال کا) سوال کیا تو آپ نے انھیں دے دیا، انھوں نے دوبارہ مانگا تو آپ نے پھر دے دیا، انھوں نے پھر دست سوال پھیلایا تو آپ نے پھر عطا فرما دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو

1 فتح الباري: 421/3.

فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: «مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ». [انظر: ٦٤٧٠]

کچھ تھا سب ختم ہو گیا۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس جو مال ہو گا اسے تم لوگوں سے بچا کر نہیں رکھوں گا لیکن یاد رکھو! جو شخص سوال کرنے سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے فقر و فاقہ سے بچائے گا، اور جو شخص (دنیا کے مال سے) بے نیاز رہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو شخص صبر کرے گا اللہ اسے صابر بنا دے گا اور کسی شخص کو صبر سے بہتر کوئی وسیع تر نعمت نہیں دی گئی۔''

فائدہ: اس حدیث میں سوال نہ کرنے کے تین درجے بیان ہوئے ہیں: پہلا یہ ہے کہ انسان سوال سے پرہیز کرے لیکن استغنا کو ظاہر نہ کرے، دوسرا یہ کہ مخلوق سے تو بے نیاز رہے، البتہ اسے کچھ دے دیا جائے تو خوشی سے قبول کرے اور تیسرا یہ ہے کہ دینے کے باوجود اسے قبول نہ کرے، یہ صبر و ثبات کا آخری درجہ ہے جو مکارم اخلاق کو اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔

١٤٧٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ، أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ». [انظر: ١٤٨٠، ٢٠٧٤، ٢٣٧٤]

[1470] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! تم میں سے اگر کوئی رسی میں لکڑیوں کا گٹھا باندھے اور اسے اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے تو دوسرے کے پاس جا کر سوال کرنے سے بہتر ہے، (معلوم نہیں) وہ اسے دے یا نہ دے۔''

١٤٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ، فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا، فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ». [انظر: ٢٠٧٥، ٢٣٧٣]

[1471] حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی رسی لے اور لکڑیوں کا گٹھا اپنی پشت پر لاد کر لائے اور اسے فروخت کرے۔ اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کے چہرے کو سوال سے بچائے تو یہ اس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے، وہ اسے دیں یا نہ دیں۔''

١٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ

[1472] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا، میں نے پھر مانگا تو بھی آپ

حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ قَالَ: «يَا حَكِيمُ! إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَّمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى». فَقَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبٰى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا، فَقَالَ [عُمَرُ]: إِنِّي أُشْهِدُكُمْ مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ، أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَأْبٰى أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ. [انظر: ٢٧٥٠، ٣١٤٣، ٦٤٤١]

نے مجھے دے دیا، میں نے پھر مانگا تو آپ نے مجھے پھر بھی دے دیا اور اس کے بعد فرمایا: ''حکیم! یہ مال سبز و شیریں ہے۔ جو شخص اس کو سخاوت نفس کے ساتھ لیتا ہے اسے برکت عطا ہوتی ہے اور جو طمع کے ساتھ لیتا ہے اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی اور ایسا آدمی اس شخص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا تو ہے مگر سیر نہیں ہوتا، نیز اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہیں مانگوں گا یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں، چنانچہ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو وہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو وظیفہ دینے کے لیے بلاتے رہے مگر انھوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اپنے دور خلافت میں ان کو بلا کر وظیفہ دینا چاہا لیکن انھوں نے انکار کر دیا جس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمانو! میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو ان کا حق پیش کیا مگر وہ مال غنیمت سے اپنا حق لینے سے انکار کرتے ہیں۔ الغرض حضرت حکیم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بعد جب تک زندہ رہے انھوں نے کسی سے کچھ نہیں لیا۔

(٥١) بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ، ﴿وَفِىٓ أَمْوَٰلِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَٱلْمَحْرُومِ﴾ [الذاريات: ١٩].

باب: 51- جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر سوال اور بغیر طمع کے کچھ دے (تو اسے قبول کرنا چاہیے،) ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان کے مالوں میں مانگنے اور نہ مانگنے والوں کا حق ہے۔''

١٤٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ أَنَّ عَبْدَاللهِ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ

[1473] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے مال دیتے تو میں کہہ دیتا کہ یہ اس شخص کو دیں جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو، تب آپ

يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: «خُذْهُ، إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ، وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ». [انظر: ٧١٦٣، ٧١٦٤]

فرماتے: ''لے لو، اگر بن مانگے اور بغیر انتظار کیے تمھارے پاس مال آجائے تو لے لیا کرو اور جو ایسا نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو۔''

(٥٢) بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

باب: 52- جو اپنی دولت بڑھانے کے لیے لوگوں سے سوال کرے

١٤٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: سَمِعْتُ حَمْزَةَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا زَالَ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ».

[1474] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مسلسل لوگوں سے سوال کرتا رہتا ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی تک نہیں ہوگی۔''

١٤٧٥ - وَقَالَ: «إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسٰى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ»، وَزَادَ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي جَعْفَرٍ: «فَيَشْفَعُ لِيُقْضٰى بَيْنَ الْخَلْقِ، فَيَمْشِي حَتَّى يَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ فَيَوْمَئِذٍ يَبْعَثُهُ اللهُ مَقَامًا مَحْمُودًا، يَحْمَدُهُ أَهْلُ الْجَمْعِ كُلُّهُمْ». وَقَالَ مُعَلًّى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ: سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْأَلَةِ. [انظر: ٤٧١٨]

[1475] نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن آفتاب اتنا قریب آجائے گا کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا، سب لوگ اسی حال میں حضرت آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے، پھر موسیٰ علیہ السلام سے اور پھر حضرت محمد ﷺ سے...... راویٔ حدیث عبداللہ بن صالح کی روایت میں یہ اضافہ ہے ...... آپ سفارش کریں گے تاکہ مخلوق کے درمیان فیصلہ کیا جائے، آپ تشریف لے جائیں گے حتی کہ جنت کے دروازے کا حلقہ پکڑ لیں گے، اس روز اللہ تعالیٰ آپ کو مقام محمود پر جلوہ افروز کرے گا، جس کی تمام محشر والے تعریف کریں گے۔''

اس سلسلے میں حضرت معلّی بن اسعد کے طریق سے بھی ایک روایت ہے جس میں صرف لوگوں سے سوال کرنے کا ذکر ہے۔

(٥٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَا يَسْـَٔلُونَ ٱلنَّاسَ إِلْحَافًا﴾ [البقرة: ٢٧٣] وَكَمِ الْغِنٰى، وَقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «وَلَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ» لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لِلْفُقَرَآءِ ٱلَّذِينَ أُحْصِرُوا۟ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِى ٱلْأَرْضِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَإِنَّ ٱللَّهَ بِهِۦ عَلِيمٌ﴾ [البقرة: ٢٧٣]

باب: 53- کس قدر مال سے غنا حاصل ہوتی ہے اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہیں کرتے۔'' نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص اتنا مال نہ پائے جو اس کو بے پروا بنا دے۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ان فقراء کے لیے جو اللہ کی راہ میں اس طرح گھر گئے ہیں کہ (اپنی معاش کے لیے) زمین میں چل پھر بھی نہیں سکتے (ان کے سوال نہ کرنے کی وجہ سے ناواقف لوگ انھیں خوشحال خیال کرتے ہیں، آپ ان کے چہروں سے ان کی کیفیت پہچان سکتے ہیں، وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے، ان پر تم جو مال بھی خرچ کرو گے) تو اللہ تعالیٰ یقیناً اسے جاننے والا ہے۔''

١٤٧٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَيْسَ لَهُ غِنًى وَيَسْتَحْيِي أَوْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ إِلْحَافًا». [انظر: ١٤٧٩، ٤٥٣٩]

[1476] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسکین وہ نہیں جسے ایک یا دو لقمے ادھر ادھر گھومنے پر مجبور کر دیں بلکہ حقیقی مسکین وہ ہے جو اس قدر مال نہ پائے جو اسے بے نیاز کر دے اور وہ لوگوں سے سوال کرنے میں شرم محسوس کرے یا وہ لوگوں سے چمٹ کر سوال نہ کر سکے۔''

١٤٧٧ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

[1477] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب وراد سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ تم مجھے ایسی بات لکھ کر ارسال کرو جو تم نے نبی ﷺ سے سنی ہو، انھوں نے جواباً لکھا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تین چیزیں ناپسند کرتا ہے: ادھر اُدھر کی فضول باتیں کرنا، مال کو ضائع کرنا

يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا: قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ». [راجع: ٨٤٤]

اور بکثرت سوال کرنا۔"

فائدہ: بکثرت سوال کرنے کے متعلق متعدد احتمالات ہیں، مثلاً: مال جمع کرنے کی نیت سے بکثرت سوالات کرنا، متشابہ اور پہیلی نما سوال کرنا، لایعنی، فضول اور بے مقصد سوالات کرنا۔ ایسے معاملات کے متعلق سوالات کرنا جو وقوع پذیر نہیں ہوئے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے عموم کے پیش نظر پہلے معنی مراد لیے ہیں، اسی صورت میں یہ حدیث قائم کردہ عنوان کے مطابق ہوگی۔ قیل و قال سے فضول اور لایعنی قسم کی باتیں مراد ہیں، اسی طرح دینی معاملات میں تحقیق کے بغیر گفتگو کرنا اور نقل روایات میں بے احتیاطی کرنا بھی اس میں شامل ہے۔ واللہ أعلم.

١٤٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُرَيْرٍ الزُّهْرِيُّ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحِ ابْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَهْطًا وَأَنَا جَالِسٌ فِيهِمْ، قَالَ: فَتَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِمْ رَجُلًا لَمْ يُعْطِهِ وَهُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ، فَقُمْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا». قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ فِيهِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا». قَالَ: فَسَكَتُّ قَلِيلًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ وَاللهِ! إِنِّي لَأُرَاهُ مُؤْمِنًا، قَالَ: «أَوْ مُسْلِمًا» [يَعْنِي فَقَالَ]: «إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ، وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ، خَشْيَةَ أَنْ يُكَبَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ». وَعَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَالِحٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ بِهٰذَا فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَضَرَبَ رَسُولُ

[1478] حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں ایک جماعت میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں کچھ مال دیا اور ایک آدمی کو چھوڑ دیا، اسے کچھ نہ دیا، حالانکہ وہ شخص مجھے سب سے زیادہ پسند تھا۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھ کر گیا اور راز داری کے طور پر عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص کو نظرانداز کر دیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: "مومن نہیں اسے مسلمان کہو۔" میں تھوڑی دیر خاموش رہا، پھر اس کا وہ حال جو مجھے معلوم تھا مجھ پر غالب آ گیا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص سے کیوں اعراض کیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن خیال کرتا ہوں، آپ نے فرمایا: "مومن کے بجائے مسلمان کہو۔" حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پھر کچھ دیر خاموش رہا، لیکن مجھ پر پھر وہ بات غالب آ گئی جو میں اس کے متعلق جانتا تھا، میں نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا بات ہے آپ نے فلاں شخص کو چھوڑ دیا ہے؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں، آپ نے فرمایا: "مومن کے بجائے مسلمان کہو۔" اس کے بعد آپ نے فرمایا: "میں کسی شخص کو مال دیتا ہوں حالانکہ

اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فَجَمَعَ بَيْنَ عُنُقِي وَكَتِفِي ثُمَّ قَالَ: «أَقْبِلْ أَيْ سَعْدُ! إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ﴿فَكُبْكِبُوا﴾ [الشعراء: ٩٤]: قُلِبُوا، ﴿مُكِبًّا﴾ [الملك: ٢٢]: يُقَالُ: أَكَبَّ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ فِعْلُهُ غَيْرَ وَاقِعٍ عَلَى أَحَدٍ، فَإِذَا وَقَعَ الْفِعْلُ قُلْتَ: كَبَّهُ اللهُ لِوَجْهِهِ، وَكَبَبْتُهُ أَنَا. [راجع: ٢٧]

دوسرا شخص میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہوتا ہے اور اس اندیشے کے پیش نظر دیتا ہوں، مبادا وہ چہرے کے بل دوزخ میں گر جائے۔" ایک روایت میں ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے میری گردن اور کندھے کے درمیان اپنا ہاتھ مارا اور فرمایا: "اے سعد! متوجہ ہو جاؤ، بے شک میں ایک شخص کو اس لیے دیتا ہوں......" امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں فكبكبوا کے معنی الٹا ڈال دیے جانے کے ہیں، اسی طرح مكبا کا لفظ ہے، یہ أكب سے مشتق ہے، یہ اس وقت بولا جاتا ہے جب اس کا فعل کسی دوسرے پر واقع نہ ہو، یعنی أكب الرجل فعل لازم ہے اور جب کسی دوسرے پر واقع ہو تو كبه الله لوجهه کہتے ہیں، یعنی اللہ تعالیٰ نے اسے اوندھے منہ گرایا اور كببته کے معنی ہیں: میں نے اسے گرایا۔

١٤٧٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي يَطُوفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ، وَلٰكِنِ الْمِسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ». [راجع: ١٤٧٦]

[1479] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسکین وہ نہیں جو لوگوں کا طواف کرتا پھرے اور ایک دو لقمے یا ایک دو کھجوریں اسے ادھر ادھر گردش کراتی رہیں، بلکہ مسکین وہ شخص ہے جو اس قدر مالداری نہ پائے جو اسے بے نیاز کر دے اور کسی کو اس کا پتہ بھی نہ چل سکے کہ وہ اس پر صدقہ کرے اور نہ وہ کھڑا ہو کر لوگوں سے مانگتا ہی پھرے۔"

١٤٨٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ ثُمَّ يَغْدُوَ - أَحْسِبُهُ قَالَ - إِلَى الْجَبَلِ فَيَحْتَطِبَ، فَيَبِيعَ، فَيَأْكُلَ وَيَتَصَدَّقَ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ

[1480] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنی رسی پکڑے اور صبح صبح پہاڑ کی طرف چلا جائے، وہاں لکڑیاں چنے، پھر انھیں فروخت کرے، اس سے کچھ کھائے اور کچھ صدقہ کر دے، یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرتا پھرے۔"

النَّاسَ».

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ أَكْبَرُ مِنَ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ قَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ. [راجع: ١٤٧٠]

امام بخاری ؒ بیان کرتے ہیں کہ راویٔ حدیث صالح بن کیسان امام زہری سے بڑے ہیں اور انھوں نے حضرت ابن عمر ؓ کا زمانہ پایا ہے۔

(٥٤) بَابُ خَرْصِ التَّمْرِ

باب: 54-(درختوں پر) کھجور کا اندازہ لگانا

١٤٨١ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبَّاسٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ، فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرٰى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَّهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «أُخْرُصُوا»، وَخَرَصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ، فَقَالَ لَهَا: «أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا». فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوكَ قَالَ: «أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ فَلْيَعْقِلْهُ». فَعَقَلْنَاهَا، وَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّئٍ. وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ، فَلَمَّا أَتٰى وَادِيَ الْقُرٰى قَالَ لِلْمَرْأَةِ: «كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ؟» قَالَتْ: عَشَرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ». فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ»، فَلَمَّا رَأٰى أُحُدًا قَالَ: «هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ، أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ؟» قَالُوا: بَلٰى. قَالَ: «دُورُ بَنِي

[1481] حضرت ابوحمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم غزوۂ تبوک میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے، جب آپ وادیٔ قُریٰ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ ایک عورت اپنے باغ میں ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''اندازہ کرو کہ اس میں کتنی کھجوریں ہوں گی۔'' خود رسول اللہ ﷺ نے اس کا دس وسق اندازہ لگایا، پھر اس عورت سے فرمایا: ''جتنی کھجوریں پیدا ہوں ان کو وزن کر لینا۔'' پھر جب ہم تبوک پہنچے تو آپ نے فرمایا: ''آج رات سخت آندھی آئے گی، اس لیے آج رات کوئی نہ اٹھے اور جس کے پاس اونٹ ہو اسے بھی باندھ دے۔'' چنانچہ ہم لوگوں نے اونٹوں کو باندھ دیا، پھر سخت آندھی آئی، اتفاق سے ایک شخص کھڑا ہوا تو اسے (تیز ہوا نے) طے نامی پہاڑ پر پھینک دیا۔ اسی جہاد میں ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کے لیے ایک سفید خچر اور اوڑھنے کے لیے ایک چادر بھیجی، آپ نے اس کے علاقے کی حکومت اس کے نام لکھ دی، پھر جب آپ وادیٔ قُریٰ لوٹ کر آئے تو آپ نے اس عورت سے پوچھا: ''تمھارے باغ میں کھجوروں کی کتنی پیداوار رہی؟'' اس نے عرض کیا: دس وسق جتنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اندازہ لگایا تھا، پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں مدینہ منورہ جلدی جانا چاہتا ہوں، لہٰذا تم میں سے جو شخص میرے ساتھ جلدی جانا چاہتا ہے وہ جلدی تیار ہو جائے۔'' جب

النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ - يَعْنِي - خَيْرًا». [انظر: ١٨٧٢، ٣١٦١، ٣٧٩١، ٤٤٢٢]

آپ کو مدینہ نظر آنے لگا -ابن بکار نے اس مفہوم کا کلمہ بولا- تو فرمایا: ''یہ طابہ ہے۔'' اور جب آپ نے احد کو دیکھا تو فرمایا: ''یہ چھوٹا پہاڑ ہے جو ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں، کیا میں تمھیں بتاؤں کہ انصار میں کس کا گھرانہ بہترین ہے؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''قبیلۂ بنو نجار کا گھرانہ، اس کے بعد بنو عبدالاشہل، پھر بنو ساعدہ کے گھرانے یا بنو حارث بن خزرج کے گھرانے، ویسے تو انصار کے تمام گھرانوں میں خیر اور بھلائی ہے۔''

١٤٨٢ - وَقَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو: «ثُمَّ دَارُ بَنِي الْحَارِثِ، ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ». وَقَالَ سُلَيْمَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أُحُدٌ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ». وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كُلُّ بُسْتَانٍ عَلَيْهِ حَائِطٌ فَهُوَ حَدِيقَةٌ، وَمَا لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ حَائِطٌ لَمْ يُقَلْ: حَدِيقَةٌ.

[1482] ایک روایت کے مطابق آپ نے فرمایا: ''پھر بنو حارث کے گھرانے، پھر بنو ساعدہ کے گھرانے بہتر ہیں۔'' ایک روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔'' امام بخاری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہر باغ جس کی دیوار ہو وہ حدیقہ ہے اور جس کی دیوار نہ ہو اس کو حدیقہ نہیں کہا جاتا۔

(٥٥) بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَالْمَاءِ الْجَارِي

باب: 55- عشر اس کھیتی میں ہے جسے آب باراں یا آب رواں سے سینچا جائے

وَلَمْ يَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الْعَسَلِ شَيْئًا.

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ شہد میں عشر کے قائل نہیں تھے۔

١٤٨٣ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا: اَلْعُشْرُ.

[1483] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو کھیتی بارش یا چشمے کے پانی سے سیراب ہو یا وہ زمین جو خود بخود سیراب ہو، اس میں دسواں حصہ لیا جائے۔ اور جو کھیتی کنویں کے پانی سے سینچی جائے اس سے بیسواں حصہ لیا جائے۔''

وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ: نِصْفُ الْعُشْرِ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا تَفْسِيرُ الْأَوَّلِ، لِأَنَّهُ لَمْ يُوَقِّتْ فِي الْأَوَّلِ، يَعْنِي حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ: «فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرُ»، وَبَيَّنَ فِي هٰذَا وَوَقَّتَ - وَالزِّيَادَةُ مَقْبُولَةٌ، وَالْمُفَسَّرُ يَقْضِي عَلَى الْمُبْهَمِ، إِذَا رَوَاهُ أَهْلُ الثَّبَتِ كَمَا رَوَى الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ فِي الْكَعْبَةِ. وَقَالَ بِلَالٌ: قَدْ صَلَّى فَأُخِذَ بِقَوْلِ بِلَالٍ، وَتُرِكَ قَوْلُ الْفَضْلِ -.

امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ یہ پہلی حدیث کی تفسیر ہے کیونکہ پہلی حدیث، یعنی ابن عمر ؓ سے مروی وہ حدیث کہ ''جو کھیتی بارش سے سیراب ہو اس میں دسواں حصہ ہے۔'' اس میں نصاب کا تعین نہیں ہے، اور اس حدیث میں نصاب کو بیان کیا گیا ہے۔ اور ثقہ راوی کا اضافہ قبول ہوتا ہے۔ اور مفسر روایت مبہم روایت کا فیصلہ کرتی ہے جبکہ اسے اہل ثبت، یعنی ثقہ راوی بیان کریں جیسا کہ فضل بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کعبہ میں نماز نہیں پڑھی۔ اور حضرت بلال ؓ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے، حضرت بلال ؓ کے بیان کو قبول کر لیا گیا ہے اور حضرت فضل بن عباس ؓ کے قول کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

(٥٦) بَابٌ: لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ

باب: 56- پانچ وسق سے کم میں صدقہ نہیں ہے

١٤٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ فِيمَا أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْإِبِلِ الذَّوْدِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ». [راجع: ١٤٠٥]

[1484] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پانچ وسق سے کم پیداوار میں زکاۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ ہے اور نہ پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں صدقہ ہے۔''

فائدہ: اگر کسی نے زمین ٹھیکے پر حاصل کی ہے تو زمیندار چونکہ اس کا اصل مالک ہوتا ہے، اس لیے وہ ٹھیکے کی اس رقم کو اپنی مجموعی آمدنی میں شامل کرے اور اگر وہ نصاب کو پہنچ جائے تو اس سے زکاۃ ادا کرے۔ اور زمین ٹھیکے پر لینے والا کاشت کرنے میں صاحب اختیار ہوتا ہے اور پیداوار کا مالک بھی وہی ہوتا ہے تو وہ مختار ہونے کی حیثیت سے پیداوار کا عشر ادا کرے گا اور ٹھیکے کی رقم اس سے منہا (نکالی) نہیں کی جائے گی۔ اسی طرح وہ اپنی سہولت کے لیے یا اپنی پیداوار بڑھانے کے لیے جو رقم خرچ کرتا ہے یہ بھی پیداوار سے منہا (نکالی) نہیں کی جائے گی، البتہ محنت ومشقت یا مالی اخراجات جو زمین کی سیرابی پر آتے ہیں ان کے پیش نظر شریعت نے اسے یہ رعایت دی ہے کہ وہ اپنی پیداوار سے دسواں حصہ دینے کے بجائے بیسواں حصہ ادا کرے، اگر اس

رعایت کے باوجود ٹھیکے کی رقم، کھاد اور سپرے کے اخراجات، کٹائی کے لیے مزدوری اور تھریشر وغیرہ کے اخراجات بھی منہا کر دیے جائیں تو باقی کیا بچے گا جو عشر کے طور پر ادا کیا جائے گا، لہٰذا اس سلسلے میں ہمارا رجحان یہ ہے کہ ٹھیکے کی زمین سے ٹھیکے کی رقم پیداوار سے منہا نہیں ہوگی، بلکہ وہ اپنی مجموعی پیداوار سے بیسواں حصہ بطور عشر ادا کرے بشرطیکہ اس کی پیداوار پانچ وسق (630 کلوگرام) تک پہنچ جائے۔ اگر اس سے کم ہے تو عشر نہیں ہوگا، ہاں! اگر مالک چاہے تو دینے پر قدغن نہیں، اللہ تعالیٰ ایسا کرنے سے اس کے رزق میں مزید اضافہ اور برکت عطا فرمائے گا۔

(٥٧) بَابُ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَهَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

باب: 57- جب کھجور درختوں سے توڑیں تو اس وقت زکاۃ لی جائے، نیز کیا بچے کو یوں ہی چھوڑ دیا جائے کہ وہ صدقے کی کھجوروں سے کچھ لے لے

١٤٨٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هٰذَا بِتَمْرِهِ وَهٰذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمٌ مِّنْ تَمْرٍ، فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهُ فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ، فَقَالَ: «أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ؟». [انظر: ١٤٩١، ٣٠٧٢]

[1485] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس فصل کٹتے ہی (صدقے کی) کھجوریں آنے لگتیں اور ایسا ہوتا کہ ایک شخص اپنی کھجوریں لے آتا تو ادھر دوسرا شخص اپنی کھجوریں لے آتا، اس طرح صدقے کی کھجوروں کے ڈھیر لگ جاتے، ایک روز حضرت حسن اور حضرت حسین ؓ ان کھجوروں سے کھیلنے لگے اور ان میں سے کسی نے کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالی جسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا، تو آپ نے وہ کھجور اس کے منہ سے نکال کر فرمایا: ''کیا تمھیں معلوم نہیں کہ آل محمد ﷺ صدقہ نہیں کھاتے؟''

(٥٨) بَابٌ: مَنْ بَاعَ ثِمَارَهُ أَوْ نَخْلَهُ أَوْ أَرْضَهُ أَوْ زَرْعَهُ، وَقَدْ وَجَبَ فِيهِ الْعُشْرُ أَوِ الصَّدَقَةُ فَأَدَّى الزَّكَاةَ مِنْ غَيْرِهِ، أَوْ بَاعَ ثِمَارَهُ وَلَمْ تَجِبْ فِيهِ الصَّدَقَةُ

باب: 58- جس نے اپنے پھل یا کھجور کے درخت، زمین یا اپنی کھیتی کو فروخت کیا جبکہ اس پر عشر یا زکاۃ واجب ہوچکی تھی اور اس نے زکاۃ دوسرے مال سے ادا کر دی یا وہ پھل فروخت کیا جس پر صدقہ واجب نہ تھا (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا». فَلَمْ يَحْظُرِ الْبَيْعَ بَعْدَ الصَّلَاحِ عَلٰى أَحَدٍ، وَلَمْ يَخُصَّ مَنْ وَجَبَتْ عَلَيْهِ الزَّكَاةُ مِمَّنْ لَمْ تَجِبْ.

نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''پھلوں کو اس وقت تک نہ فروخت کرو جب تک ان میں پختگی ظاہر نہ ہو جائے۔'' پھلوں کے پکنے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کسی پر خرید و فروخت کی ممانعت نہیں فرمائی اور نہ کوئی تخصیص ہی فرمائی ہے کہ کس پر زکاۃ واجب ہے اور کس پر واجب نہیں۔

١٤٨٦ - **حَدَّثَنَا** حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ: «حَتَّى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ». [انظر: ٢١٨٣، ٢١٩٤، ٢١٩٩، ٢٢٤٧، ٢٢٤٩]

[1486] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے تا آنکہ پختگی ظاہر ہو جائے۔ اور جب آپ سے پختگی کے متعلق دریافت کیا جاتا تو فرماتے: ''جب وہ آفت سے محفوظ ہو جائیں۔''

١٤٨٧ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا. [انظر: ٢١٨٩، ٢١٩٦، ٢٣٨١]

[1487] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

١٤٨٨ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ قَالَ: حَتَّى تَحْمَارَّ. [انظر: ٢١٩٥، ٢١٩٧، ٢١٩٨، ٢٢٠٨]

[1488] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تا آنکہ وہ رنگدار ہو جائیں، یعنی سرخ ہو جائیں۔

(٥٩) بَابٌ: هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ؟ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَةَ غَيْرِهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا نَهَى الْمُتَصَدِّقَ خَاصَّةً عَنِ الشِّرَاءِ، وَلَمْ يَنْهَ غَيْرَهُ

باب: 59- کیا آدمی اپنے صدقے کا مال خرید سکتا ہے؟ دوسرے کی صدقہ دی ہوئی چیز خریدنے میں کوئی قباحت نہیں ہے کیونکہ نبی ﷺ نے صرف صدقہ کرنے والے کو اپنی صدقے میں دی ہوئی چیز کو خریدنے سے منع فرمایا ہے، دوسروں کو اس سے منع نہیں کیا۔

١٤٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ تَصَدَّقَ بِفَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَوَجَدَهُ يُبَاعُ، فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ، ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَأْمَرَهُ فَقَالَ: «لَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ». فَبِذٰلِكَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَتْرُكُ أَنْ يَبْتَاعَ شَيْئًا تَصَدَّقَ بِهِ إِلَّا جَعَلَهُ صَدَقَةً. [انظر: ٢٧٧٥، ٢٩٧١، ٣٠٠٢]

[1489] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب ؓ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستے میں صدقہ کر دیا، پھر دیکھا کہ اسے فروخت کیا جا رہا ہے تو انھوں نے اس کے خریدنے کا ارادہ کیا، پھر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے مشورہ لیا تو آپ نے فرمایا: ''اپنے صدقے کو واپس نہ لو۔'' اس بنا پر حضرت ابن عمر ؓ جب اپنی کسی صدقہ کردہ چیز کو فروخت ہوتا دیکھتے تو اسے خرید کر صدقہ کر دیتے تھے۔

١٤٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ». [انظر: ٢٦٢٣، ٢٦٣٦، ٢٩٧٠، ٣٠٠٣]

[1490] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ایک دفعہ اللہ کی راہ میں سواری کا گھوڑا دیا۔ جس شخص کے پاس وہ گھوڑا گیا اس نے اسے بالکل خراب اور بے کار کر دیا، میں نے ارادہ کیا کہ اسے خرید لوں، میرے ذہن میں یہ خیال بھی آیا کہ وہ اس گھوڑے کو سستا بیچ دے گا، میں نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے مت خریدو اور اپنا صدقہ واپس نہ لو اگرچہ وہ ایک درہم میں تجھے دے ڈالے کیونکہ خیرات دے کر واپس لینے والا قے کر کے چاٹنے والے کی طرح ہے۔''

(٦٠) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَآلِهِ

باب: 60- نبی ﷺ اور آپ کی آل کے لیے صدقے کے متعلق جو منقول ہے

١٤٩١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «كِخْ كِخْ» لِيَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ:

[1491] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت حسن بن علی ؓ نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور لی اور اسے اپنے منہ میں ڈال لیا، اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تھو، تھو'' تاکہ وہ اسے پھینک دے، پھر فرمایا: ''تم جانتے نہیں ہو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔''

«أَمَا شَعَرْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟». [راجع:١٤٨٥]

(٦١) بَابُ الصَّدَقَةِ عَلٰى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 61- نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے آزاد کردہ غلاموں پر صدقہ کرنا

١٤٩٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيِّتَةً، أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِّمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟» قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ. قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا». [انظر: ٢٢٢١، ٥٥٣١، ٥٥٣٢]

[1492] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو بطور صدقہ دی گئی تھی، نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے؟'' لوگوں نے عرض کیا: وہ تو مردار ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے غلاموں اور لونڈیوں کو صدقہ دینا جائز ہے، البتہ خود ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن رسول اللہ ﷺ کی آل میں شامل ہیں اس لیے ان کے لیے صدقہ وخیرات حرام ہے جیسا کہ خلال نے اس روایت کو نقل کیا ہے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم آل محمد ﷺ سے ہیں اور ہمارے لیے صدقہ حرام ہے۔[1] اسی طرح مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ خالد بن سعید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ صدقہ بھیجا تو انھوں نے فرمایا: ''ہم آل محمد ﷺ سے تعلق رکھتی ہیں، ہمارے لیے صدقہ جائز نہیں۔''[2] رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلاموں کے لیے بھی صدقہ حرام ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''قوم کا آزاد کردہ غلام بھی انھی میں شمار ہوتا ہے اور ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔''[3]

١٤٩٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ، وَأَرَادَ مَوَالِيهَا أَنْ يَشْتَرِطُوا وَلَاءَهَا، فَذَكَرَتْ عَائِشَةُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «اِشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». قَالَتْ: وَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ فَقُلْتُ: هٰذَا مَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ

[1493] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے انھیں خریدنے کا ارادہ کیا لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے مالکان نے اپنے لیے ان کی ولا کی شرط عائد کر دی، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے خرید لو، ولا تو اس کے لیے ہے جو اسے آزاد کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر ایک بار نبی ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا تو میں نے عرض کیا کہ یہ وہ گوشت ہے جو حضرت بریرہ

---

1 فتح الباري: 448/3. 2 المصنف لابن أبي شيبة: 214/3، وعمدة القاري: 545/6. 3 سنن أبي داود، الزكاة، حديث: 1650.

وَلَنَا هَدِيَّةٌ». [راجع: ٤٥٦]

ؓ کو صدقہ میں ملا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“

(٦٢) بَابٌ: إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

باب: 62- جب صدقے کی حیثیت بدل جائے

١٤٩٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ: «هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟» فَقَالَتْ: لَا، إِلَّا شَيْءٌ بَعَثَتْ بِهِ إِلَيْنَا نُسَيْبَةُ مِنَ الشَّاةِ الَّتِي بَعَثْتَ بِهَا مِنَ الصَّدَقَةِ، فَقَالَ: «إِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا». [راجع: ١٤٤٦]

[1494] حضرت ام عطیہ انصاریہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ نبی ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے ہاں تشریف لائے تو فرمایا: ”تمھارے پاس کچھ (کھانے کے لیے) ہے؟“ انھوں نے عرض کیا: کچھ نہیں، البتہ صدقے کی اس بکری کا گوشت موجود ہے جو آپ نے حضرت نسیبہ کو بھیجی تھی، اس نے کچھ گوشت ہمیں بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا: ”(لاؤ) وہ تو اپنے مقام پر پہنچ چکی ہے۔“

١٤٩٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ: «هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ». وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ: سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٢٥٧٧]

[1495] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے کچھ گوشت لایا گیا جو حضرت بریرہ ؓ کو بطور صدقہ دیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ”بریرہ ؓ کے لیے تو صدقہ تھا لیکن ہمارے لیے ہدیہ ہے۔“ ابوداود نے کہا: ہمیں شعبہ نے خبر دی، انھیں قتادہ نے، انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

(٦٣) بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَتُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

باب: 63- صدقہ مالداروں سے وصول کر کے فقیروں پر صرف کیا جائے، وہ جہاں کہیں بھی ہوں

١٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى

[1496] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ ؓ کو یمن روانہ کیا تو ان سے فرمایا: ”تم ایک قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں، ان کے پاس پہنچ کر انھیں دعوت دو کہ وہ لا إله إلا الله اور محمد رسول الله کی شہادت دیں،

الْيَمَنِ: «إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ، فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ». [راجع: ١٣٩٥]

اگر وہ اس میں تمھاری اطاعت کریں تو انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، اگر وہ اس سلسلے میں تمھاری بات تسلیم کرلیں تو انھیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکاۃ فرض کی ہے جوان کے مالداروں سے وصول کرکے ان کے فقراء پر تقسیم کی جائے گی۔ اور اگر وہ اس میں تمھاری اطاعت کریں تو ان کے عمدہ مال لینے سے اجتناب کرو۔ اور مظلوم کی بددعا سے بھی بچو کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔''

فائدہ: ضرورت اور مصلحت کے پیش نظر دوسرے شہر میں مال زکاۃ صرف کیا جاسکتا ہے، البتہ عام حالات میں بہتر ہے کہ جس علاقے سے زکاۃ وصول کی جائے اسی علاقے کے فقراء میں تقسیم کردی جائے جیسا کہ درج ذیل احادیث سے پتہ چلتا ہے۔ حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے زکاۃ وصول کرنے والا شخص آیا تو اس نے ہمارے مالداروں سے زکاۃ وصول کرکے ہمارے فقراء میں تقسیم کردی۔[1] واضح رہے کہ اس حدیث کے مخاطب مسلمان ہیں، لہٰذا غیر مسلم پر مال زکاۃ صرف نہیں کرنا چاہیے۔[2]

(٦٤) بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ، وَدُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَوٰتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ﴾ [التوبة: ١٠٣]

باب: 64- صاحب صدقہ کے لیے امام کی خواست گاری اور دعا کرنا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے نبی!) آپ ان کے اموال میں سے صدقہ لیں (تاکہ) اس کے ذریعے سے انھیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں، پھر ان کے لیے دعا کریں، بے شک آپ کی دعا ان کے لیے باعث تسکین ہے۔''

١٤٩٧ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ:

[1497] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ کی عادت تھی کہ جب کوئی آپ کے پاس صدقہ لاتا تو آپ اس کے لیے یوں دعا کرتے:

1 جامع الترمذي، الزكاة، حديث: 649. 2 التوبة 103:9.

«اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى فُلَانٍ». فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى». [انظر: ٤١٦٦، ٦٣٣٢، ٦٣٥٩]

''اے اللہ! فلاں پر مہربانی فرما۔'' چنانچہ میرے والد گرامی آپ کے پاس صدقہ لے کر آئے تو آپ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! ابو اوفی کی آل اولاد پر مہربانی فرما۔''

(٦٥) بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

باب : 65- جو مال سمندر سے برآمد کیا جائے (اس میں زکاۃ ہے یا نہیں)

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ الْعَنْبَرُ بِرِكَازٍ، إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ دَسَرَهُ الْبَحْرُ. وَقَالَ الْحَسَنُ: فِي الْعَنْبَرِ وَاللُّؤْلُؤِ الْخُمُسُ، فَإِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسَ لَيْسَ فِي الَّذِي يُصَابُ فِي الْمَاءِ.

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ عنبر رکاز (مدفون خزانہ) نہیں، بلکہ یہ ایسی چیز ہے جس کو سمندر پھینکتا ہے۔ امام حسن بصری ؒ نے کہا کہ عنبر اور موتیوں میں خمس، یعنی پانچواں حصہ زکاۃ ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے رکاز (مدفون خزانے) میں سے خمس مقرر فرمایا ہے نہ کہ اس چیز سے جو پانی سے حاصل کی جائے۔

١٤٩٨ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا - فَذَكَرَ الْحَدِيثَ - فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ». [انظر: ٢٠٦٣، ٢٢٩١، ٢٤٠٤، ٢٤٣٠، ٢٧٣٤، ٦٢٦١]

[1498] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''بنی اسرائیل میں سے کسی نے ایک شخص سے ہزار دینار قرض مانگے تو اس نے دے دیے۔ (اتفاقاً وہ قرض دار سفر میں نکلا اور ادائے قرض کا وقت آ گیا، لیکن درمیان میں ایک دریا حائل تھا) وہ دریا کی طرف گیا مگر اس نے وہاں کوئی سواری نہ پائی، مجبوراً اس نے ایک لکڑی لی، اس میں سوراخ کیا اور اس میں ایک ہزار دینار رکھ کر اسے دریا میں بہا دیا۔ اتفاق سے وہ شخص جس نے قرض دیا تھا دریا کی طرف آ نکلا، اسے یہ لکڑی نظر آئی تو اس نے اسے اپنے گھر والوں کے لیے بطور ایندھن اٹھا لیا۔ پھر انھوں نے پوری حدیث بیان کی (جس کے آخر میں تھا:) اور اس نے جب لکڑی کو چیرا تو اس میں اپنا مال رکھا ہوا پایا۔''

(٦٦) بَابٌ: فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب: 66- مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے

وَقَالَ مَالِكٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ: اَلرِّكَازُ دِفْنُ الْجَاهِلِيَّةِ، فِي قَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ: اَلْخُمُسُ، وَلَيْسَ الْمَعْدِنُ بِرِكَازٍ. وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فِي الْمَعْدِنِ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». وَأَخَذَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنَ الْمَعَادِنِ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً. وَقَالَ الْحَسَنُ: مَا كَانَ مِنْ رِّكَازٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ فَفِيهِ الْخُمُسُ وَمَا كَانَ فِي أَرْضِ السِّلْمِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ، وَإِنْ وَجَدْتَ اللُّقَطَةَ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ فَعَرِّفْهَا، وَإِنْ كَانَتْ مِنَ الْعَدُوِّ فَفِيهَا الْخُمُسُ. وَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ: اَلْمَعْدِنُ رِكَازٌ مِثْلُ دِفْنِ الْجَاهِلِيَّةِ لِأَنَّهُ يُقَالُ: أَرْكَزَ الْمَعْدِنُ إِذَا أُخْرِجَ مِنْهُ شَيْءٌ، قِيلَ لَهُ: قَدْ يُقَالُ لِمَنْ وُهِبَ لَهُ شَيْءٌ أَوْ رَبِحَ رِبْحًا كَثِيرًا أَوْ كَثُرَ ثَمَرُهُ: أَرْكَزْتَ. ثُمَّ نَاقَضَ، وَقَالَ: لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتُمَهُ وَلَا يُؤَدِّيَ الْخُمُسَ.

امام مالک اور امام محمد بن ادریس شافعی ؒ نے فرمایا: رکاز سے مراد دور جاہلیت کا مدفون خزانہ ہے۔ اس کے قلیل و کثیر میں پانچواں حصہ واجب ہے۔ اور معدن (کان) رکاز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ”کان میں مرنے والے کا خون معاف ہے اور رکاز، یعنی مدفون خزانے میں پانچواں حصہ ہے۔“ حضرت عمر بن عبدالعزیز معدنیات میں ہر دو سو درہم پر پانچ درہم زکاۃ لیتے تھے۔ حضرت حسن بصری ؒ فرماتے ہیں کہ دارالحرب کے دفینے میں خمس ہے لیکن دارالاسلام کے دفینے میں زکاۃ ہے۔ اگر دشمن کی سرزمین میں کوئی گری پڑی چیز پاؤ تو اس کی تشہیر کرو اگر وہ دشمن کی ہے تو اس میں خمس ادا کرنا ہوگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جاہلیت کے دفینے کی طرح معدن بھی رکاز ہے کیونکہ جب اس سے کوئی چیز نکالی جائے تو اس پر أركز المعدن کے الفاظ بولے جاتے ہیں۔ مگر اس سے کہا جائے گا کہ اس طرح تو جس شخص کو کوئی مال ہبہ کیا جائے، یا اسے بہت نفع حاصل ہو یا اس کے باغ کا پھل زیادہ آئے تو اسے کہا جاتا ہے: أَرْكَزْتَ ”تو نے خزانہ پایا“ یعنی موہوب، نفع کثیر اور پھلوں میں بھی خمس ہونا چاہیے حالانکہ ایسا نہیں ہے، تو پھر انھوں نے اپنا وضع کردہ ضابطہ خود توڑ دیا اور کہا کہ اس کے چھپانے اور خمس نہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

١٤٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ». [انظر: ٢٣٥٥، ٦٩١٢، ٦٩١٣]

[1499] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جانور کا زخم معاف ہے، کنویں میں گر کر مر جانے میں کوئی معاوضہ نہیں اور کان کا بھی یہی حکم ہے، یعنی اس میں گر کر مرنے والے کا خون معاف ہے، البتہ دفینہ ملنے پر پانچواں حصہ واجب ہے۔“

(٦٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَٱلْعَـٰمِلِينَ عَلَيْهَا﴾ [التوبة: ٦٠] وَمُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الْإِمَامِ

١٥٠٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ. [راجع: ٩٢٥]

باب: 67- ارشاد باری تعالیٰ: ’’تحصیل داروں کو بھی زکاۃ سے حصہ دیا جائے۔‘‘ نیز حاکم کو ان کا محاسبہ بھی کرنا چاہیے

[1500] حضرت ابو حمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلۂ بنو سلیم کی زکاۃ وصول کرنے کے لیے قبیلۂ اسد کے ایک شخص کو مقرر فرمایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا، جب وہ واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے حساب لیا۔

(٦٨) بَابُ اسْتِعْمَالِ إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَأَلْبَانِهَا لِأَبْنَاءِ السَّبِيلِ

١٥٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ اجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ، فَرَخَّصَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ، فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا، فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأُتِيَ بِهِمْ، فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ، وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ، وَتَرَكَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَعَضُّونَ الْحِجَارَةَ. تَابَعَهُ أَبُو قِلَابَةَ وَحُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ٢٣٣]

باب: 68- مسافر لوگ زکاۃ کے اونٹ استعمال کر سکتے ہیں اور ان کا دودھ بھی پی سکتے ہیں

[1501] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ عرینہ کے چند لوگ مدینہ طیبہ آئے تو اس کی آب و ہوا ان کے موافق نہ آئی، رسول اللہ ﷺ نے انھیں اجازت دی کہ وہ صدقے کے اونٹوں میں جا کر ان کا دودھ اور پیشاب نوش کریں۔ انھوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹ لے کر بھاگ نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے آدمی روانہ کیے، چنانچہ انھیں گرفتار کر کے لایا گیا تو آپ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دینے کا حکم دیا، نیز ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیرنے کو کہا، پھر انھیں گرم پتھریلی زمین پر پھینک دیا، چنانچہ وہ پیاس کے مارے پتھروں کو چباتے تھے۔ ابوقلابہ، حمید اور ثابت نے حضرت انس ؓ سے روایت کرنے میں قتادہ کی متابعت کی ہے۔

(٦٩) بَابُ وَسْمِ الْإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

باب: 69- حاکم وقت کا زکاۃ کے اونٹوں کو خود اپنے ہاتھ سے داغ دینا

١٥٠٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ وَفِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

[انظر: ٥٥٤٢، ٥٨٢٤]

[1502] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں ایک صبح حضرت ابوطلحہ ؓ کے بیٹے عبداللہ ؓ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ کچھ چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تو میں نے آپ کو اس حالت میں پایا کہ آپ کے ہاتھ میں داغ دینے والا ایک آلہ تھا، آپ اس سے زکاۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ بچوں کو گھٹی دینا مسنون ہے، حصول برکت تو صرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہے، اس لیے کوئی شخص بھی بچے کو گھٹی دے سکتا ہے، تاہم تفاؤلاً کسی نیک آدمی سے گھٹی دلوانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ اس میں تکلف سے گریز کرنا چاہیے۔ اس کے متعدد طبی فوائد بھی ہیں اور بازار سے گھٹی خرید کر استعمال کرنے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ واللہ أعلم.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر سے متعلق احکام و مسائل

(٧٠) بَابُ [فَرْضِ] صَدَقَةِ الْفِطْرِ

وَرَأَى أَبُو الْعَالِيَةِ وَعَطَاءٌ وَابْنُ سِيرِينَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَرِيضَةً.

١٥٠٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. [انظر: ١٥٠٤، ١٥٠٧، ١٥٠٩، ١٥١١، ١٥١٢]

باب:70-صدقۂ فطر کی فرضیت

ابو العالیہ، عطاء اور ابن سیرین نے کہا کہ صدقۂ فطر فرض ہے۔

[1503] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت، چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر صدقۂ فطر ایک صاع کھجور یا جو سے فرض کیا ہے اور نماز کے لیے جانے سے قبل اس کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔

(٧١) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْعَبْدِ وَغَيْرِهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

١٥٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

باب: 71- صدقۂ فطر مسلمان غلام لونڈی پر بھی فرض ہے

[1504] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر، وہ غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ.
[راجع: ١٥٠]

عورت، ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو بطور صدقہ فطر فرض کیا۔

(٧٢) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ

باب: 72- جو سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا

١٥٠٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُطْعِمُ الصَّدَقَةَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. [انظر: ١٥٠٦، ١٥٠٨، ١٥١٠]

[1505] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم جو کا ایک صاع بطور فطرانہ کھلایا کرتے تھے۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز سال کے بیشتر حصے میں بطور خوراک استعمال ہوتی ہو اس سے فطرانہ ادا کیا جائے اور اس کی مقدار ایک صاع ہے۔ ② ہمارے ہاں صاع حجازی کے وزن کے متعلق کچھ اختلاف ہے، عام طور پر ہمارے سامنے دو موقف ہیں: ❁ دو سیر 10 چھٹانک 3 تولہ اور 4 ماشہ، یعنی پونے تین سیر، رائج الوقت تقریباً اڑھائی کلو۔ ❁ 2 سیر 4 چھٹانک، رائج الوقت تقریباً 2 کلو 100 گرام۔ ہمارے نزدیک دوسرا موقف صحیح ہے کیونکہ صاع حجازی میں $5\frac{1}{3}$ رطل ہوتے ہیں۔ مختلف فقہاء کی تصریح کے مطابق ایک رطل نوے (90) مثقال کا ہوتا ہے، تو صاع حجازی کے 480 مثقال بنتے ہیں، ایک مثقال ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے، اس حساب کے مطابق 480 مثقال کے دو ہزار ایک سو ساٹھ (2160) ماشے ہوئے۔ چونکہ ایک تولے میں بارہ ماشے ہوتے ہیں، لہٰذا بارہ پر تقسیم کرنے سے ایک صاع کا ایک سو اَسّی (180) تولے وزن بنتا ہے۔ جدید اعشاری نظام کے مطابق تین تولے کے تقریباً 35 گرام ہوتے ہیں، اس حساب سے ایک سو اَسّی تولے (180) وزن کے دو ہزار ایک سو (2100) گرام بنتے ہیں، یعنی ایک صاع حجازی کا وزن دو کلو، سو گرام ہے۔ پرانے وزن کے مطابق دو سیر چار چھٹانک ہے۔

(٧٣) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِّنْ طَعَامٍ

باب: 73- خوراک سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا

١٥٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الْعَامِرِيِّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا

[1506] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک صاع خوراک یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقی بطور صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔

مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ. [راجع: ١٥٠٥]

(٧٤) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ

١٥٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَجَعَلَ النَّاسُ عِدْلَهُ مُدَّيْنِ مِنْ حِنْطَةٍ. [راجع: ١٥٠٣]

باب: 74- کھجور سے ایک صاع فطرانہ ادا کرنا

[1507] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو سے صدقۂ فطر دینے کا حکم دیا تھا لیکن لوگوں نے اس کے بدلے دو مد گندم کو مقرر کر لیا ہے۔

(٧٥) بَابُ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ

١٥٠٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ يَزِيدَ ابْنَ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي سَرْحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ قَالَ: أُرَى مُدًّا مِنْ هٰذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ. [راجع: ١٥٠٥]

باب: 75- منقیٰ سے ایک صاع صدقۂ فطر ادا کرنا

[1508] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے عہد مبارک میں خوراک یا کھجور یا جو یا منقیٰ کا ایک صاع بطور صدقۂ فطر دیتے تھے، جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور آیا اور (شام سے) گندم آئی تو انھوں نے کہا کہ میرے خیال کے مطابق گندم کا ایک مد دیگر اجناس کے دو مد کے برابر ہے۔

(٧٦) بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ

١٥٠٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. [راجع: ١٥٠٣]

باب: 76- عید سے پہلے صدقۂ فطر کی ادائیگی

[1509] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے صدقۂ فطر لوگوں کے نماز عید کی طرف جانے سے پہلے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔

١٥١٠ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ. وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: وَكَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالتَّمْرُ.

[راجع: ١٥٠٥]

[1510] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں عیدالفطر کے دن خوراک میں سے ایک صاع ادا کیا کرتے تھے، ان دنوں ہماری خوراک جو، کشمش، پنیر اور کھجوریں ہوا کرتی تھی۔

فائدہ: صدقۂ فطر کی ادائیگی عید کی نماز سے پہلے پہلے ضروری ہے اگرچہ تقسیم بعد میں کر دیا جائے، نماز عید کے بعد فطرانہ ادا کرنا درست نہیں۔ اس کی حیثیت عام صدقے کی نہیں کہ جس وقت مرضی ہو ادا کر دیا جائے۔

(٧٧) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

باب: 77- آزاد اور غلام پر فطرانے کا وجوب

وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي الْمَمْلُوكِينَ لِلتِّجَارَةِ: يُزَكَّى فِي التِّجَارَةِ، وَيُزَكَّى فِي الْفِطْرِ.

امام زہری رحمہ اللہ نے تجارتی غلاموں کے متعلق فرمایا کہ تجارت کی وجہ سے ان کی زکاۃ دی جائے اور ان کا فطرانہ بھی ادا کیا جائے۔

١٥١١ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ - أَوْ قَالَ: رَمَضَانَ - عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي التَّمْرَ فَأَعْوَزَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنَ التَّمْرِ فَأَعْطَى شَعِيرًا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّى إِنْ كَانَ يُعْطِي عَنْ بَنِيَّ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا لِلَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. [راجع: ١٥٠٣]

[1511] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہر مذکر، مؤنث، آزاد اور غلام پر صدقۂ فطر یا صدقۂ رمضان ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر کیا ہے، پھر لوگوں نے نصف صاع گندم اس کے مساوی قرار دے لیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فطرانہ کھجوروں سے دیا کرتے تھے، ایک دفعہ اہل مدینہ کھجوریں نہ حاصل کر سکے تو آپ نے جو بطور فطرانہ ادا کیے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر چھوٹے بڑے حتی کہ میرے بیٹوں کی طرف سے فطرانہ ادا کرتے تھے۔ اور آپ فطرانہ ان لوگوں کو دیتے تھے جو صدقہ وصول کرنے پر تعینات تھے، لوگ انھیں عیدالفطر سے ایک یا دو دن پہلے فطرانہ دے دیتے تھے۔

فائدہ: ہمارے نزدیک صدقہ فطر کا مقصد "مساکین کی خوراک" ٹھہرایا گیا ہے جس کی وضاحت حدیث میں ہے۔ [1] اس بنا پر اشیائے خوردنی ہی فطرانے میں دی جائیں، قیمت وغیرہ ادا کرنا محل نظر ہے۔ واللہ أعلم.

(٧٨) بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ

١٥١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ. [راجع: ١٥٠٣]

باب: 78- ہر چھوٹے بڑے پر فطرانے کا وجوب

[1512] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر چھوٹے، بڑے، آزاد اور غلام پر صدقہ فطر ایک صاع جَو یا ایک صاع کھجور فرض کیا ہے۔

1 سنن أبي داود، الزكاة، حديث: 1609.

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

25 - كِتَابُ الْحَجِّ

حج سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾[آل عمران: ٩٧]

١٥١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [انظر: ١٨٥٤، ١٨٥٥، ٤٣٩٩، ٦٢٢٨]

باب: 1- حج کی فرضیت اور فضیلت کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس (گھر) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اس کا حج کرے اور جو نہ مانے تو اللہ تعالیٰ تمام اہل جہاں سے بے نیاز ہے۔''

[1513] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت فضل بن عباس ؓ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی تو حضرت فضل ؓ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی۔ تب نبی ﷺ نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا، چنانچہ اس عورت نے دریافت کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا فریضۂ حج جو اس کے بندوں پر عائد ہے، اس نے میرے بوڑھے باپ کو پالیا ہے مگر وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کرسکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!'' یہ واقعہ حجۃ الوداع میں پیش آیا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی معذور کی طرف سے حج کرنا جائز ہے جسے حج بدل کہا جاتا ہے بشرطیکہ حج بدل کرنے والا پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔ اور حج بدل کسی کے مرنے کے بعد بھی اس کی طرف سے کرنا جائز ہے۔

(۲) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ۝ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾ [الحج: ۲۷، ۲۸] ﴿فِجَاجًا﴾ [نوح: ۲۰]: اَلطُّرُقُ الْوَاسِعَةُ.

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''لوگ دور دراز راستوں سے دبلے اونٹوں پر سوار یا پیدل چل کر تیرے پاس آئیں گے تاکہ اپنے فوائد حاصل کریں۔'' فجاجًا کے معنی کشادہ راستے ہیں۔

١٥١٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِينَ تَسْتَوِي بِهِ قَائِمَةً. [راجع: ١٦٦]

[1514] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہو جاتے اور جب وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی تو لبیک کہا کرتے تھے۔

١٥١٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: سَمِعَ عَطَاءً يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ إِهْلَالَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

[1515] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہنا اس وقت ہوتا جب آپ کی سواری آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی۔

رَوَاهُ أَنَسٌ وَابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت انس اور حضرت ابن عباس ؓ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

(۳) بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

باب:3- پالان پر سوار ہو کر حج کرنا

١٥١٦ - وَقَالَ أَبَانٌ: حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مَعَهَا أَخَاهَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْمَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ، وَحَمَلَهَا

[1516] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو ان کے ساتھ روانہ کیا تو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ نے حضرت عائشہ ؓ کو مقام تنعیم سے عمرہ کرایا اور انھیں اپنے پیچھے کجاوے پر ہی سوار کر لیا۔

عَلٰى قَتَبٍ.

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: شُدُّوا الرِّحَالَ فِي الْحَجِّ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْجِهَادَيْنِ. [راجع: ٢٩٤]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج کے لیے پالان باندھو کیونکہ یہ بھی ایک جہاد ہے۔

١٥١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ - هُوَ الْمُقَدَّمِيُّ -: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ: حَجَّ أَنَسٌ عَلٰى رَحْلٍ وَّلَمْ يَكُنْ شَحِيحًا، وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَجَّ عَلٰى رَحْلٍ وَّكَانَتْ زَامِلَتَهُ.

[1517] حضرت ثمامہ بن عبداللہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پالان پر سوار ہو کر حج کیا، حالانکہ آپ بخیل نہیں تھے۔ اور انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی پالان پر سوار ہو کر حج کیا تھا اور اسی اونٹنی پر آپ کا ساز و سامان لدا ہوا تھا۔

١٥١٨ - حَدَّثَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا أَيْمَنُ بْنُ نَابِلٍ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِعْتَمَرْتُمْ وَلَمْ أَعْتَمِرْ. فَقَالَ: «يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! اِذْهَبْ بِأُخْتِكَ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ». فَأَحْقَبَهَا عَلٰى نَاقَةٍ، فَاعْتَمَرَتْ. [راجع: ٢٩٤]

[1518] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! آپ سب لوگوں نے عمرہ کر لیا ہے لیکن میں نہیں کر سکی ہوں۔ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: ''اپنی ہمشیرہ کو لے جاؤ اور انھیں مقام تنعیم سے عمرہ کراؤ۔'' چنانچہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اپنے اونٹ کے پیچھے پالان پر بٹھا لیا اور اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ مکمل کیا۔

(٤) بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

باب: 4- حج مبرور کی فضیلت

١٥١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَرَسُولِهِ». قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللهِ». قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: «حَجٌّ مَّبْرُورٌ». [راجع: ٢٦]

[1519] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' عرض کیا گیا: پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔'' پھر دریافت کیا گیا کہ اس کے بعد کون سا؟ آپ نے فرمایا: ''حج مبرور۔''

فائدہ: لفظ مبرور بِرٌّ سے بنا ہے جس کے معنی نیکی کے ہیں، اس بنا پر حج مبرور سے مراد ایسا حج ہے جس میں اول تا آخر نیکیاں ہی نیکیاں ہوں۔ اس میں گناہ کا شائبہ تک نہ ہو۔ اللہ کے ہاں یہی حج مقبول ہوتا ہے۔

١٥٢٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ: أَخْبَرَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، [أَفَلَا نُجَاهِدُ] قَالَ: [لَا] «لَكِنَّ أَفْضَلُ الْجِهَادِ حَجٌّ مَّبْرُورٌ». [انظر: ١٨٦١، ٢٧٨٤، ٢٨٧٥، ٢٨٧٦]

[1520] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم سمجھتے ہیں کہ جہاد سب نیک اعمال سے بڑھ کر ہے تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''(نہیں) بلکہ (تمھارے لیے) عمدہ جہاد حج مبرور ہے۔''

١٥٢١ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَيَّارٌ أَبُو الْحَكَمِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». [انظر: ١٨١٩، ١٨٢٠]

[1521] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص محض اللہ کے لیے حج کرے، پھر کسی گناہ کا مرتکب ہو، نہ فحش کام کرے اور نہ ہی فسق و فجور میں مبتلا ہو تو وہ ایسے گناہوں سے پاک واپس ہوگا جیسے اسے آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا ہو۔''

(٥) بَابُ فَرْضِ مَوَاقِيتِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: 5- حج اور عمرے کے لیے احرام باندھنے کے مقامات

١٥٢٢ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ: أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِي مَنْزِلِهِ وَلَهُ فُسْطَاطٌ وَسُرَادِقٌ فَسَأَلْتُهُ: مِنْ أَيْنَ يَجُوزُ أَنْ أَعْتَمِرَ؟ قَالَ: فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، وَلِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ. [راجع: ١٣٣]

[1522] زید بن جبیر کہتے ہیں کہ وہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے پاس آئے، وہاں ان کی قیام گاہ پر خیمے اور قناتیں لگی ہوئیں تھیں۔ میں نے دریافت کیا: میں کہاں سے عمرے کے لیے احرام باندھوں؟ انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے قرن منازل، اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور اہل شام کے لیے جحفہ مقرر فرمایا ہے۔

فائدہ: مواقیت اور اہل مواقیت کی تفصیل درج ذیل ہے:

ذوالحلیفہ	اہل مدینہ
جحفہ	اہل شام
قرن المنازل	اہل نجد
یلملم	اہل یمن
ذات عرق	اہل عراق

جولوگ حج یا عمرے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں وہ احرام باندھے بغیر بھی میقات سے گزر کر مکہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰی: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾ [البقرة: ١٩٧]

١٥٢٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَحُجُّونَ وَلَا يَتَزَوَّدُونَ وَيَقُولُونَ: نَحْنُ الْمُتَوَكِّلُونَ، فَإِذَا قَدِمُوا الْمَدِينَةَ سَأَلُوا النَّاسَ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ﴾ [البقرة: ١٩٧].

رَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، مُرْسَلًا.

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور زاد سفر ساتھ لے لیا کرو اور بہترین زاد راہ تو تقویٰ ہے۔“

[1523] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اہل یمن حج کرتے لیکن زاد سفر ساتھ نہ لیتے تھے اور کہتے کہ ہم متوکل ہیں۔ جب وہ مکہ مکرمہ آتے تو لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلاتے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”زاد سفر ساتھ لے کر چلو۔ بلاشبہ بہترین زاد راہ تو تقویٰ (سوال سے بچنا) ہے۔“

اس روایت کو ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے، انھوں نے حضرت عکرمہ سے مرسل طور پر بیان کیا ہے۔

(٧) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ مَكَّةَ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

١٥٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ

باب: 7- اہل مکہ کے لیے حج اور عمرے کے احرام کی جگہ

[1524] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن المنازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا۔ یہ میقات ان مقامات کے باشندوں کے لیے ہیں اور

يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ. حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

[انظر: ١٥٢٦، ١٥٢٩، ١٥٣٠، ١٨٤٥]

ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے گزریں۔ اور جو لوگ ان مقامات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں، چنانچہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام باندھ کر چلیں۔

(٨) بَابُ مِيقَاتِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَلَا يُهِلُّونَ قَبْلَ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب: 8- اہل مدینہ کا میقات، نیز انھیں ذوالحلیفہ سے پہلے تلبیہ نہیں کہنا چاہیے

١٥٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ، وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ». قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ». [راجع: ١٣٣]

[1525] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل مدینہ ذوالحلیفہ سے تلبیہ کہیں اور اہل شام جحفہ سے، نیز اہل نجد قرن منازل سے احرام کی نیت کریں۔'' حضرت ابن عمر ؓ نے کہا: مجھے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اہل یمن یلملم سے تلبیہ کہیں۔''

(٩) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الشَّامِ

باب: 9- اہل شام کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

١٥٢٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ، وَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا. [راجع: ١٥٢٤]

[1526] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، شام والوں کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن منازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو مقرر کیا۔ یہ میقات ان ملک والوں کے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو ان علاقوں سے گزر کر حدودِ حرم میں داخل ہوں بشرطیکہ وہ حج یا عمرے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ اور جو لوگ میقات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے روانہ ہوں وہیں سے احرام باندھیں حتی کہ اہل مکہ، مکہ مکرمہ سے احرام باندھ لیں۔

(۱۰) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ نَجْدٍ

باب: 10- اہل نجد کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

۱۵۲۷ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: وَقَّتَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح: [راجع: ١٣٣]

[1527] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے میقات متعین کر دیے تھے۔

۱۵۲۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ، وَهِيَ الْجُحْفَةُ، وَأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ».

[1528] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ، اہل شام کا مَہیعہ، یعنی جحفہ اور نجد والوں کا قرن منازل ہے۔''

قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: زَعَمُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ: «وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ». [راجع: ١٣٣]

حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ میں نے خود نبی ﷺ سے نہیں سنا بلکہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اہل یمن کے لیے احرام باندھنے کا مقام یلملم ہے۔''

(۱۱) بَابُ مُهَلِّ مَنْ كَانَ دُونَ الْمَوَاقِيتِ

باب: 11- میقات کے اندر رہنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ

۱۵۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا، فَهُنَّ لَهُنَّ، وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ، مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ، حَتَّى إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا. [راجع: ١٥٢٤]

[1529] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل یمن کے لیے یلملم اور اہل نجد کے لیے قرن کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ میقات ان علاقہ جات (کے باشندوں) کے لیے ہیں اور ان کے لیے بھی جو ان کے علاوہ دوسرے مقامات سے آئیں اور یہاں سے گزریں بشرطیکہ وہ حج و عمرے کا ارادہ کریں۔ اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہیں وہ اپنے گھر سے احرام باندھیں حتی کہ باشندگان مکہ، مکہ مکرمہ ہی سے احرام باندھیں۔

(١٢) بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ

١٥٣٠ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لِأَهْلِهِنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَّكَّةَ. [راجع: ١٥٢٤]

باب:12- اہل یمن کی میقات

[1530] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات بنایا، اہل شام کے لیے جحفہ، اہل نجد کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یہ مقامات ان لوگوں کے میقات ہیں جو وہاں کے باشندے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرہ کا ارادہ کرتے ہوئے ان مقامات سے گزریں۔ اور جو لوگ ان مقامات کے اندر کی جانب ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھیں حتی کہ اہل مکہ، مکہ ہی سے احرام کی نیت کریں۔

(١٣) بَابٌ: ذَاتُ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ

١٥٣١ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ أَتَوْا عُمَرَ، فَقَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَّهُوَ جَوْرٌ عَنْ طَرِيقِنَا، وَإِنَّا إِنْ أَرَدْنَا قَرْنًا شَقَّ عَلَيْنَا. قَالَ: فَانْظُرُوا حَذْوَهَا مِنْ طَرِيقِكُمْ، فَحَدَّ لَهُمْ ذَاتَ عِرْقٍ.

باب: 13- اہل عراق کے لیے ذات عرق میقات ہے

[1531] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب یہ دونوں شہر (کوفہ اور بصرہ) فتح ہوئے تو لوگ حضرت عمر فاروق ؓ کے پاس آئے اور کہا: امیر المومنین! رسول اللہ ﷺ نے اہل نجد کے لیے قرن کو بطور میقات مقرر کیا ہے اور وہ ہمارے راستے سے ایک طرف رہ جاتا ہے۔ اگر ہم قرن جا کر احرام باندھیں تو ہمارے لیے بہت مشکل کا باعث ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا: تم اپنے راستے میں اس کے مقابل کوئی جگہ دیکھو، پھر آپ نے ان کے لیے ذات عرق کو مقرر کر دیا۔

(١٤) بَابٌ:

١٥٣٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

باب:14- بلاعنوان

[1532] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٨٤]

رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اپنے اونٹ کو بٹھایا، پھر وہاں نماز پڑھی اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

(١٥) بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

باب: 15- نبی ﷺ کا شجرہ کے راستے سے نکلنا

١٥٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ، وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ صَلّٰى فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَبَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ. [٤٨٤]

[1533] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ سے شجرہ کے راستے روانہ ہوتے اور معرس کے راستے سے مدینہ میں داخل ہوتے۔ اور رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ سے مکہ کے لیے روانہ ہوتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھا کرتے اور جب لوٹتے تو ذوالحلیفہ کے نشیبی میدان میں نماز ادا کرتے۔ اور رات کو صبح تک وہیں قیام فرماتے۔

فائدہ: شجرہ اور معرس دو مقام ہیں جو مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہیں، البتہ معرس کچھ قریب ہے، اسے بطحائے ذی الحلیفہ بھی کہتے ہیں۔

(١٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْعَقِيقُ وَادٍ مُّبَارَكٌ»

باب: 16- نبی ﷺ کے ارشاد گرامی: ''وادئ عقیق ایک بابرکت وادی ہے'' کا بیان

١٥٣٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ وَبِشْرُ بْنُ بَكْرٍ التِّنِّيسِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى قَالَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: إِنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ: «أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ

[1534] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وادئ عقیق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آج رات میرے رب کی جانب سے ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا کہ اس بابرکت وادی میں نماز پڑھیں اور کہیں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کی بھی نیت کی ہے۔''

مِّنْ رَّبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». [انظر: ٢٣٣٧، ٧٣٤٣]

فائدہ: وادیٔ عقیق مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر بقیع کے قریب ہے۔ کہتے ہیں کہ یمن کا بادشاہ تُبّع جب مدینہ منورہ سے واپس ہوا تو اس وادی میں پڑاؤ کیا، اس کی زرخیزی، شادابی اور محل وقوع کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو کرۂ ارض کا عقیق معلوم ہوتا ہے۔ اس وقت سے اس کا نام وادیٔ عقیق ہے۔ واضح رہے کہ عقیق نامی ایک وادی مکہ مکرمہ میں بھی ہے لیکن اس سے مراد وہ وادی ہے جو مدینہ منورہ میں ذوالحلیفہ کے پاس ہے۔

١٥٣٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أُرِيَ وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ يَتَوَخَّى بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ، يَتَحَرَّى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٨٣]

[1535] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کو ایک خواب دکھایا گیا جبکہ آپ ذوالحلیفہ کی ایک وادی (عقیق) کے درمیان رات کا پڑاؤ کیے ہوئے تھے۔ آپ سے کہا گیا: آپ اس وقت ایک بابرکت میدان میں ہیں۔ راویٔ حدیث کہتا ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ نے ہمیں اسی مقام پر ٹھہرایا۔ وہ اسی جگہ کو تلاش کرتے جہاں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اونٹ بٹھایا کرتے تھے اور وہ بھی رسول اللہ ﷺ کے پڑاؤ کا قصد کرتے تھے، بطن وادی میں وہ مقام مسجد کی نچلی جانب ہے، یعنی پڑاؤ کرنے والوں اور راستے کے درمیان میں واقع ہے۔

(١٧) بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنَ الثِّيَابِ

باب: 17- (محرم کا) اپنے کپڑوں سے تین مرتبہ خوشبو کو دھونا

١٥٣٦ - قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلٰى قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ حِينَ يُوحٰى إِلَيْهِ قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ؟

[1536] حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ جس وقت نبی ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو وہ آپ مجھے دکھائیں۔ راوی کا بیان ہے کہ ایک دن نبی ﷺ مقام جعرانہ میں تھے، صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کا ایک گروہ بھی وہاں حاضر تھا، اتنے میں ایک شخص نے آپ کے پاس آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اس شخص کی بابت کیا حکم دیتے ہیں جس نے عمرہ کا احرام باندھا مگر

فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى، فَجَاءَ يَعْلَى وَعَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ، وَهُوَ يَغِطُّ، ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: «أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟» فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ: «اِغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ». قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَرَادَ الْإِنْقَاءَ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ١٧٨٩، ١٨٤٧، ٤٣٢٩، ٤٩٨٥]

وہ خوشبو سے آلودہ تھا؟ اس پر نبی ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا، پھر آپ پر وحی آئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف اشارہ کیا۔ جب میں آیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے سر پر ایک کپڑے سے سایہ کیا گیا تھا۔ میں نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر کیا تو دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سرخ ہے اور آپ خراٹے لے رہے ہیں، رفتہ رفتہ جب آپ کی یہ حالت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرے کے متعلق سوال کیا تھا؟'' چنانچہ وہ شخص حاضر کیا گیا تو آپ نے اسے فرمایا: ''جو خوشبو تجھے لگی ہوئی ہے اسے تین دفعہ دھو ڈالو اور اپنا جبہ اتار دو اور عمرے میں بھی اسی طرح کرو جیسے حج میں کرتے ہو۔'' راوی کہتا ہے: میں نے حضرت عطاء سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اسے تین مرتبہ دھونے کا حکم دیا تھا تو اس سے آپ کا صفائی کا ارادہ تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ''ہاں۔''

(١٨) بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ، وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ، وَيَتَرَجَّلُ وَيَدَّهِنُ

باب: 18- احرام کے وقت خوشبو لگانا، نیز جب محرم احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے؟ کیا کنگھی کرسکتا ہے یا تیل لگا سکتا ہے؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَشَمُّ الْمُحْرِمُ الرَّيْحَانَ وَيَنْظُرُ فِي الْمِرْآةِ وَيَتَدَاوٰى بِمَا يَأْكُلُ الزَّيْتَ وَالسَّمْنَ.

وَقَالَ عَطَاءٌ: يَتَخَتَّمُ وَيَلْبَسُ الْهِمْيَانَ. وَطَافَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَقَدْ حَزَمَ عَلَى بَطْنِهِ بِثَوْبٍ. وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا بِالتُّبَّانِ بَأْسًا لِّلَّذِينَ يَرْحَلُونَ هَوْدَجَهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: محرم خوشبو سونگھ سکتا ہے اور آئینہ بھی دیکھ سکتا ہے اور کھانے کی چیزوں، مثلاً: تیل اور گھی کو بطور دوا استعمال کرسکتا ہے۔

اور عطاء نے کہا کہ محرم انگوٹھی پہن سکتا ہے اور ہمیانی باندھ سکتا ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بحالت احرام طواف کیا، انھوں نے اپنے پیٹ پر کپڑا باندھ رکھا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے لیے بحالت احرام جانگھیا پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں خیال کیا جو آپ کا ہودج اونٹ پر رکھا کرتے تھے۔

وضاحت: خوشبو کی چند اقسام ہیں: ایک یہ ہے کہ اس میں زعفران یا ورس کی ملاوٹ ہوتی ہے اور اسے عام طور پر عورتیں استعمال کرتی ہیں۔ یہ خوشبو مردوں کے لیے کسی حالت میں جائز نہیں ہے، خواہ احرام سے پہلے ہو یا بعد میں۔ دوسری قسم کی وہ خوشبو ہے جس میں کسی چیز کی ملاوٹ نہیں ہوتی۔ اس کے استعمال کی دو صورتیں ہیں: * احرام باندھنے سے پہلے اسے آدمی استعمال کر سکتا ہے اگرچہ اس کے اثرات احرام کے بعد بھی موجود رہیں۔ * احرام کے بعد اسے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ تیسری قسم کی وہ خوشبو ہے جسے وقتی طور پر سونگھا جا سکتا ہے، جیسے پھول وغیرہ۔ انھیں دوران احرام میں بھی سونگھنے کی اجازت ہے۔

١٥٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ. فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَا تَصْنَعُ بِقَوْلِهِ:

[1537] حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (دوران احرام میں) زیتون کا تیل استعمال کرتے تھے۔ جب میں نے ابراہیم نخعی سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے قول (عمل) کو کیا کرے گا۔

١٥٣٨ - حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [راجع: ٢٧١]

[1538] مجھے حضرت اسود نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: گویا میں رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں، حالانکہ آپ محرم تھے۔

١٥٣٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ. [انظر: ١٧٥٤، ٥٩٢٢، ٥٩٢٨، ٥٩٣٠]

[1539] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت اور طواف زیارت سے پہلے احرام کھولتے وقت خوشبو لگا دیتی تھی۔

(١٩) مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

باب: 19- بالوں کو جما کر احرام باندھنے کا حکم

١٥٤٠ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا. [انظر: ١٥٤٩، ٥٩١٤، ٥٩١٥]

[1540] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لبیک پکارتے ہوئے سنا جبکہ آپ اپنے بالوں کو جمائے ہوئے تھے۔

(٢٠) بَابُ الْإِهْلَالِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

باب: 20- مسجد ذوالحلیفہ کے پاس (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا

١٥٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: سَمِعْتُ سَالِمَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ مُّوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُولُ: مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ، يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

[1541] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد، یعنی مسجد ذوالحلیفہ سے ہی تلبیہ شروع کیا تھا۔

(٢١) بَابُ مَا لَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ

باب: 21- محرم کون سے کپڑے نہ پہنے؟

١٥٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْبَرَانِسَ، وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَّا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَّسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ». [راجع: ١٣٤]

[1542] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! محرم کون سے کپڑے پہنے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''محرم قمیص، پگڑی، شلوار، ٹوپی اور موزے نہ پہنے۔ ہاں، اگر جوتا نہ ملے تو موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے اور ایسا کپڑا بھی نہ پہنو جسے زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔''

فائدہ: احرام کے متعلق مذکورہ شرائط صرف مردوں کے لیے ہیں البتہ عورتیں صرف زعفرانی اور ورس زدہ کپڑوں سے اجتناب کریں، اس کے علاوہ نقاب اوڑھنے پر پابندی ہے لیکن جب غیر محرم سامنے آئے تو پردہ کرنا ضروری ہے۔ [1]

---

1 فتح الباري:3/507.

(٢٢) بَابُ الرُّكُوبِ وَالْاِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

باب: 22- دوران حج میں سوار ہونا اور کسی دوسرے کو پیچھے بٹھانا

١٥٤٣، ١٥٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى. قَالَ: فَكِلَاهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ.

[الحديث: ١٥٤٣، انظر: ١٦٨٦]؛ [الحديث: ١٥٤٤، انظر: ١٦٧٠، ١٦٨٥، ١٦٨٧]

[1544,1543] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ عرفات سے مزدلفہ تک حضرت اسامہ ؓ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سوار تھے۔ پھر مزدلفہ سے منیٰ تک آپ نے حضرت فضل بن عباس ؓ کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ راوی کہتے ہیں: دونوں حضرات کا بیان ہے کہ نبی ﷺ برابر لبیک کہتے رہے حتی کہ آپ نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

فائدہ: تلبیہ دسویں تاریخ کو جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد ختم کر دینا چاہیے، چنانچہ فضل بن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں میدان عرفات سے آپ کے ہمراہ تھا۔ آپ تلبیہ کہتے رہے حتی کہ جمرۂ عقبہ کی آخری کنکری مارنے کے بعد تلبیہ قطع کیا۔[1]

(٢٣) بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ

باب: 23- محرم کس قسم کے کپڑے، چادر اور تہبند پہنے

وَلَبِسَتْ عَائِشَةُ الثِّيَابَ الْمُعَصْفَرَةَ وَهِيَ مُحْرِمَةٌ. وَقَالَتْ: لَا تَلَثَّمْ، وَلَا تَتَبَرْقَعْ، وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ، وَلَا زَعْفَرَانٍ. وَقَالَ جَابِرٌ: لَا أَرَى الْمُعَصْفَرَ طِيبًا. وَلَمْ تَرَ عَائِشَةُ بَأْسًا بِالْحُلِيِّ، وَالثَّوْبِ الْأَسْوَدِ، وَالْمُوَرَّدِ، وَالْخُفِّ لِلْمَرْأَةِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: لَا بَأْسَ أَنْ

حضرت عائشہ ؓ نے احرام کی حالت میں کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہنے۔ انھوں نے فرمایا کہ عورتیں بحالت احرام اپنا منہ نہ ڈھانپیں اور نہ برقع پہنیں اور نہ ایسا کپڑا ہی زیب تن کریں جو ورس اور زعفران سے رنگا ہوا ہو۔ حضرت جابر ؓ کہتے ہیں کہ میں معصفر کو خوشبو خیال نہیں کرتا ہوں۔ حضرت عائشہ ؓ نے عورت کے لیے بحالت احرام زیورات،

1 صحيح ابن خزيمة: 282/4.

يُبْدِلَ ثِيَابَهُ.

سیاہ اور گلابی کپڑے، نیز موزے پہننے میں کوئی حرج خیال نہیں کیا۔ حضرت ابراہیم نے کہا کہ محرم آدمی اگر اپنے کپڑے تبدیل کرنا چاہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

١٥٤٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَاءَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، رَكِبَ رَاحِلَتَهُ، حَتَّى اسْتَوٰى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ، وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا، ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُؤُوسِهِمْ، ثُمَّ يَحِلُّوا، وَذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا، وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ، وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ. [انظر: ١٦٢٥، ١٧٣١]

[1545] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام کنگھی کرنے، تیل لگانے، تہبند پہننے اور چادر اوڑھنے کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ اور آپ نے کسی قسم کی چادر اور تہبند پہننے سے منع نہیں فرمایا، البتہ زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے جن سے بدن پر زعفران لگے ان سے منع فرمایا۔ الغرض صبح کے وقت آپ ذوالحلیفہ سے اپنی اونٹنی پر سوار ہوئے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو آپ نے اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے لبیک کہا اور آپ نے اپنی قربانیوں کے گلے میں قلادے ڈال دیے۔ اور یہ پچیس ذوالقعدہ کا واقعہ ہے۔ پھر آپ چار ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ پہنچے تو کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی فرمائی۔ چونکہ آپ قربانی کے اونٹ ساتھ لائے تھے اور انھیں قلادہ پہنا چکے تھے، اس لیے احرام نہ کھول سکے۔ پھر آپ مکہ کی بلندی پر مقام حجون کے پاس فروکش ہوئے۔ آپ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے۔ اس بنا پر طواف قدوم کرنے کے بعد پھر کعبہ کے قریب نہیں گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس آئے۔ اور آپ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کریں، پھر اپنے بال کتروا ڈالیں اور احرام کھول دیں۔ یہ حکم ان لوگوں کو دیا جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا جسے پہلے قلادہ پہنایا گیا ہو۔ اور جس کے ساتھ اس کی بیوی تھی تو وہ اس کے لیے حلال ہوگئی، اسی طرح خوشبو اور دیگر لباس بھی استعمال کرنا اب جائز ہوگیا۔

(٢٤) بَابُ مَنْ بَاتَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حَتَّى أَصْبَحَ

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

١٥٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَلَمَّا رَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَاسْتَوَتْ بِهِ أَهَلَّ. [راجع: ١٠٨٩]

١٥٤٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ. [راجع: ١٠٨٩]

(٢٥) بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

١٥٤٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، وَسَمِعْتُهُمْ يَصْرُخُونَ بِهِمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٠٨٩]

باب : 24- ذوالحلیفہ میں رات گزارنا اور صبح تک وہاں ٹھہرنا

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے اس امر کو بیان کیا ہے۔

[1546] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں (ظہر کی) چار رکعات اور ذوالحلیفہ میں (عصر کی) دو رکعات ادا کیں، پھر صبح تک ذوالحلیفہ میں قیام فرمایا، جب آپ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور وہ سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ کہا۔

[1547] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز ظہر کی چار رکعت اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ادا کیں۔ اس کے بعد میرے خیال کے مطابق آپ صبح تک ذوالحلیفہ میں ٹھہرے رہے۔

باب:25- بآواز بلند تلبیہ کہنا

[1548] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز ظہر کی چار رکعات اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت پڑھیں اور میں نے صحابۂ کرام ؓ کو حج اور عمرہ دونوں کا بآواز بلند تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج وعمرہ کے لیے تلبیہ اونچی آواز سے کہا جاسکتا ہے۔ جمہور کے نزدیک ایسا کرنا مستحب ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے پاس ابھی ابھی جبرائیل آئے اور انھوں نے پیغام دیا کہ میں اپنے صحابہ کو باآواز بلند تلبیہ کہنے کا حکم دوں کیونکہ یہ حج کا شعار ہے۔''[1]

(٢٦) بَابُ التَّلْبِيَةِ

باب: 26- لبیک کا بیان

١٥٤٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيكَ لَكَ». [راجع: ١٥٤٠]

[1549] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح تلبیہ کہتے تھے: ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ پھر حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ تیرے ہی لیے تعریف ہے۔ تو ہی جملہ نعمتوں اور بادشاہت کا مالک ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔''

١٥٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنِّي لَأَعْلَمُ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي: «لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ».

[1550] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ نبی ﷺ کس طرح تلبیہ کہا کرتے تھے (وہ اس طرح ہے): ''میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ پھر حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ تیرے ہی لیے ہر قسم کی تعریف ہے اور تو ہی تمام نعمتوں کا مالک ہے۔''

تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَقَالَ شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ: سَمِعْتُ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا.

ابو معاویہ نے اعمش سے روایت کرنے میں سفیان ثوری کی متابعت کی ہے۔ شعبہ نے ایک روایت بیان کی ہے جس میں ابو عطیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے سنا ہے۔

(٢٧) بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: 27- تلبیہ سے پہلے سواری پر سوار ہوتے وقت اَلحمدللہ، سبحان اللہ اور اَللہ أکبر کہنا

١٥٥١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[1551] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے

1 صحيح ابن خزيمة: 4/ 174.

وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ - وَنَحْنُ مَعَهُ - بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ، ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ، وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ، قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَّذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر کی چار رکعات پڑھیں جبکہ ہم لوگ آپ کے ساتھ تھے، پھر ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعات پڑھ کر رات وہیں قیام فرمایا۔ صبح کے وقت وہاں سے سوار ہوئے، جب سواری میدان بیداء میں پہنچی تو آپ نے الحمد للہ، سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ نے حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک کہا اور لوگوں نے بھی حج اور عمرہ دونوں کے لیے لبیک کہا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو (عمرے سے فراغت کے بعد) آپ نے لوگوں کو (احرام کھولنے کا) حکم دیا تو انھوں نے احرام کھول ڈالا یہاں تک کہ آٹھویں ذوالحجہ کا دن آ گیا، پھر انھوں نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر کئی اونٹ اپنے ہاتھ سے نحر کیے اور مدینہ منورہ میں (عیدالاضحیٰ کے موقع پر) آپ نے سینگوں والے دو خوبصورت مینڈھے قربان کیے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ بَعْضُهُمْ: هٰذَا، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ. [راجع: ١٠٨٩]

امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ بعض نے اس حدیث کو ایوب سے، انھوں نے کسی آدمی سے، اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(٢٨) بَابُ مَنْ أَهَلَّ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً

باب:28- جب سواری سیدھی کھڑی ہو جائے تو اس وقت لبیک کہنا

١٥٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ حِينَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً. [راجع: ١٦٦]

[1552] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس وقت لبیک کہنا شروع کیا جب آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہو گئی۔

(٢٩) بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب:29- قبلہ رو ہو کر تلبیہ کہنا

١٥٥٣ - وَقَالَ أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[1553] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ جب

الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا صَلَّى بِالْغَدَاةِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَرُحِلَتْ، ثُمَّ رَكِبَ فَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ قَائِمًا ثُمَّ يُلَبِّي حَتَّى يَبْلُغَ الْحَرَمَ، ثُمَّ يُمْسِكُ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ ذٰلِكَ.

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ فِي الْغَسْلِ.

[انظر: ١٥٥٤، ١٥٧٣، ١٥٧٤]

ابن عمر ؓ ذوالحلیفہ میں صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی سواری تیار کرنے کا حکم دیتے، چنانچہ وہ تیار کردی جاتی تو اس پر سوار ہوتے۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہوجاتی تو قبلہ رو ہوکر تلبیہ کہتے حتی کہ حرم پہنچ جاتے۔ پھر تلبیہ موقوف کر دیتے۔ پھر جب مقام ذی طوی پہنچتے تو وہاں رات بسر کرتے حتی کہ صبح ہو جاتی۔ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو وہیں غسل کرتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسے ہی کیا ہے۔

اسماعیل نے ایوب سے غسل کی روایت کرنے میں عبدالوارث کی متابعت کی ہے۔

١٥٥٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَّافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى مَكَّةَ ادَّهَنَ بِدُهْنٍ لَّيْسَ لَهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ، ثُمَّ يَأْتِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْكَبُ، وَإِذَا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَائِمَةً أَحْرَمَ ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ. [راجع: ١٥٥٣]

[1554] حضرت نافع ؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ جب مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ کرتے تو ایسا تیل استعمال کرتے جس میں خوشبو نہ ہوتی۔ پھر مسجد ذوالحلیفہ میں آتے اور وہاں نماز پڑھتے پھر سوار ہوجاتے۔ جب سواری سیدھی کھڑی ہوجاتی تو (تلبیہ سے) احرام کی نیت کرتے۔ اس کے بعد فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(٣٠) بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

باب: 30- محرم جب وادی میں اترے تو لبیک کہے

١٥٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَذَكَرُوا الدَّجَّالَ أَنَّهُ قَالَ: «مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ: كَافِرٌ»، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَمْ أَسْمَعْهُ وَلٰكِنَّهُ قَالَ: «أَمَّا مُوسٰى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي». [انظر: ٣٣٥٥، ٥٩١٣]

[1555] مجاہد ؒ سے روایت ہے کہ ہم ابن عباس ؓ کے پاس تھے تو لوگوں نے دجال کا ذکر کیا اور کہا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے: ''اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنی، البتہ آپ نے یہ ضرور فرمایا: ''گویا میں اس وقت موسیٰ ؑ کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ لبیک کہتے ہوئے وادی کے نشیب میں اتر رہے ہیں۔''

فائدہ: ممکن ہے کہ اس قسم کے واقعات عالم خواب میں رونما ہوئے ہوں اور انبیاء ؑ کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسی کو ترجیح دی ہے اور قابل اعتماد ٹھہرایا ہے۔

(٣١) بَابٌ : كَيْفَ تُهِلُّ الْحَائِضُ وَالنُّفَسَاءُ؟

أَهَلَّ : تَكَلَّمَ بِهِ. وَاسْتَهْلَلْنَا وَأَهْلَلْنَا الْهِلَالَ، كُلُّهُ مِنَ الظُّهُورِ. وَاسْتَهَلَّ الْمَطَرُ خَرَجَ مِنَ السَّحَابِ. ﴿وَمَآ أُهِلَّ لِغَيْرِ ٱللَّهِ بِهِۦ﴾ [المائدة: ٣] وَهُوَ مِنِ اسْتِهْلَالِ الصَّبِيِّ.

باب: 31- حیض اور نفاس والی عورت احرام کس طرح باندھے؟

أهلّ کے معنی بات چیت کرنا ہیں، استهللنا اور أهللنا یہ سب ظہور کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ استهل المطر کے معنی ہیں: پانی بادل سے نکلا۔ ﴿وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ﴾ ''اور جو جانور غیر اللہ کے لیے نامزد کر دیا جائے'' میں أُهِلَّ، استهلال الصبي سے لیا گیا ہے، جس کے معنی ہیں: بچے کا رونے کی آواز بلند کرنا۔

وضاحت: چونکہ حدیث میں لفظ أهل استعمال ہوا ہے، اس لیے امام بخاری رحمہ اللہ اس کی لغوی تحقیق بیان کرتے ہیں کہ ان تمام الفاظ میں ظہور کے معنی پائے جاتے ہیں۔

١٥٥٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا». فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ». فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ أَرْسَلَنِي النَّبِيُّ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ: «هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ». قَالَتْ: فَطَافَ الَّذِينَ كَانُوا أَهَلُّوا

[1556] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم حجۃ الوداع کے موقع پر نبی ﷺ کے ہمراہ نکلے، پہلے ہم نے عمرے کا احرام باندھا پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ہے اسے عمرے کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لینا چاہیے، پھر ایسا شخص حج اور عمرہ دونوں سے فراغت کے بعد ہی حلال ہوگا۔'' حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مکہ مکرمہ آئی تو بحالت حیض تھی، اس لیے بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی نہ کر سکی۔ میں نے اس کے متعلق نبی ﷺ سے شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''اپنے سر کے بال کھول کر ان میں کنگھی کر لو اور عمرے کو چھوڑ کر صرف حج کی نیت کر لو۔'' میں نے تعمیل حکم کی۔ پھر جب ہم حج سے فارغ ہو گئے تو نبی ﷺ نے مجھے میرے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تنعیم بھیجا تو میں نے وہاں سے احرام باندھ کر عمرہ کیا۔

بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوا، ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوا طَوَافًا وَاحِدًا. [راجع: ٢٩٤]

آپ نے فرمایا: ''یہ تمھارے اس ترک کردہ عمرے کے بدلے میں ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ جن لوگوں نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے حلال ہو گئے، پھر منیٰ سے واپسی کے بعد انھوں نے دوسرا طواف (زیارت) کیا۔ لیکن جن لوگوں نے حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھا تھا انھوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

(٣٢) بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: 32- جس شخص نے زمانۂ نبوی میں نبی ﷺ کی مثل احرام باندھا

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس امر کو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٥٥٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ عَطَاءٌ: قَالَ جَابِرٌ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ. وَذَكَرَ قَوْلَ سُرَاقَةَ. [انظر: ١٥٦٨، ١٥٧٠، ١٦٥١، ١٧٨٥، ٢٥٠٦، ٤٣٥٢، ٧٢٣٠، ٧٣٦٧]

[1557] حضرت عطاء ؒ سے روایت ہے کہ حضرت جابر ؓ نے کہا: نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں۔ اور انھوں نے سراقہ بن مالک ؓ کا قول بھی ذکر کیا۔

١٥٥٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ الْهُذَلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ: سَمِعْتُ مَرْوَانَ الْأَصْفَرَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ: «لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ». وَزَادَ مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ: بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: «فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ».

[1558] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت علی ؓ یمن سے نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا: ''تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا کہ میں نے وہی احرام باندھا ہے جو نبی ﷺ کا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں بھی احرام کھول دیتا۔'' محمد بن ابی بکر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! تم نے کس چیز کا احرام باندھا ہے؟'' انھوں نے عرض کیا کہ جس چیز کا نبی ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی ؓ کو حکم دیا: ''اپنی قربانی کو قابو رکھو اور

جیسے اس وقت ہو اسی حالت میں محرم رہو۔"

فائدہ: امام بخاری ؒ کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا کرنا زمانۂ نبوت کے ساتھ خاص تھا کیونکہ زمانۂ وحی تھا اور احکامات کا نزول ہوتا رہتا تھا، اب چونکہ دین اسلام مکمل ہو چکا ہے، اس لیے اب احرام کے وقت نیت کا تعین کرنا ضروری ہے۔ اب احرام کو کسی بزرگ کے احرام کی مثل قرار دینا صحیح نہیں۔[1]

١٥٥٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلٰى قَوْمِي بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ؟» قُلْتُ: لَا، فَأَمَرَنِي فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي، فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ. قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة:١٩٦] وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ.

[انظر: ١٥٦٥، ١٧٢٤، ١٧٩٥، ٤٣٤٦، ٤٣٩٧]

[1559] حضرت ابو موسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مجھے میری قوم کی طرف یمن بھیجا تو میں وہاں سے ایسے وقت میں واپس آیا جب آپ وادئ بطحاء میں فروکش تھے۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: "تم نے کون سا احرام باندھا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ نبی ﷺ کے مثل احرام باندھ دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "تمھارے پاس قربانی ہے؟" میں نے عرض کیا: نہیں! پھر میں نے آپ کے حکم کے مطابق بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کی سعی کی۔ پھر آپ نے مجھے احرام کھول دینے کا حکم دیا تو میں نے احرام کھول دیا۔ اس کے بعد میں اپنے گھر والوں میں سے ایک عورت کے پاس آیا، اس نے میرے بالوں میں کنگھی کی یا میرا سر دھویا۔ جب حضرت عمر ؓ خلیفہ ہوئے تو آئے اور فرمانے لگے: اگر ہم کتاب اللہ پر عمل کرتے ہیں تو وہ حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم دیتی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حج اور عمرے کو اللہ کے لیے پورا کرو۔" اور اگر ہم نبی ﷺ کی سنت پر عمل کریں تو آپ نے بھی قربانی سے پہلے احرام نہیں کھولا۔

(٣٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَٰتٌ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿فِي الْحَجِّ﴾ [البقرة: ١٩٧]، وَقَوْلِهِ: ﴿يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَٰقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ﴾ [البقرة: ١٨٩]

باب: 33- ارشاد باری تعالیٰ: "حج کے مہینے معروف ہیں ...... حج کے دوران میں" کا بیان' نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لوگ آپ سے احوال قمر کے متعلق سوال کرتے ہیں؟ آپ ان سے کہہ دیں کہ یہ لوگوں کے لیے اور حج کے لیے اوقات مقررہ ہیں۔"

1 فتح الباري: 525/3.

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَشْهُرُ الْحَجِّ: شَوَّالٌ، وَذُو الْقَعْدَةِ، وَعَشْرٌ مِّنْ ذِي الْحَجَّةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَّا يُحْرِمَ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. وَكَرِهَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنْ يُّحْرِمَ مِنْ خُرَاسَانَ أَوْ كَرْمَانَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون یہ ہے کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں باندھا جائے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خراسان اور کرمان سے احرام باندھنا مکروہ خیال کیا ہے۔

١٥٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ، وَلَيَالِي الْحَجِّ، وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ، قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: «مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا»، قَالَتْ: فَالْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ. قَالَتْ: فَأَمَّا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرِجَالٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَّكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ. قَالَتْ: فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ يَا هَنْتَاهُ؟» قُلْتُ: سَمِعْتُ قَوْلَكَ لِأَصْحَابِكَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ. قَالَ: «وَمَا شَأْنُكِ؟» قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: «فَلَا يَضُرُّكِ إِنَّمَا أَنْتِ امْرَأَةٌ مِّنْ بَنَاتِ آدَمَ كَتَبَ اللهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ فَعَسَى اللهُ أَنْ يَّرْزُقَكِيهَا». قَالَتْ: فَخَرَجْنَا فِي حَجَّتِهِ حَتَّى قَدِمْنَا مِنًى، فَطَهَرْتُ ثُمَّ خَرَجْتُ مِنْ مِّنًى فَأَفَضْتُ بِالْبَيْتِ. قَالَتْ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ فِي

[1560] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کے مہینوں، حج کی راتوں اور حج کے احرام میں روانہ ہوئے، پھر ہم نے مقام سرف میں پڑاؤ کیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آپ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ اس احرام سے عمرہ کرنا چاہتا ہو تو وہ ایسا کرسکتا ہے مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ کے اصحاب میں سے بعض نے اس حکم سے فائدہ اٹھایا اور کچھ اس سے قاصر رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے کچھ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم صاحب حیثیت تھے اور ان کے پاس قربانی کے جانور تھے وہ عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے بھولی بھالی! کیوں رو رہی ہو؟'' میں نے عرض کیا: حضور! میں نے آپ کی وہ گفتگو سنی جو آپ نے اپنے صحابہ سے کی ہے اور میں عمرہ نہیں کرسکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا بات ہے؟'' عرض کیا: میں نماز کے قابل نہیں رہی۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی ضرر نہیں، آخر تم بھی دیگر بنات آدم کی طرح ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمھارے مقدر میں وہی کچھ لکھا ہے جو دوسری عورتوں کے لیے ہے۔ تم اپنے حج کے

النَّفْرِ الْآخِرِ حَتَّى نَزَلَ الْمُحَصَّبَ وَنَزَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: «أُخْرُجْ بِأُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا ثُمَّ ائْتِيَا هٰهُنَا فَإِنِّي أَنْظُرُكُمَا حَتَّى تَأْتِيَانِي». قَالَتْ: فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا فَرَغْتُ، وَفَرَغْتُ مِنَ الطَّوَافِ ثُمَّ جِئْتُهُ بِسَحَرَ فَقَالَ: «هَلْ فَرَغْتُمْ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَآذَنَ بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ، فَارْتَحَلَ النَّاسُ فَمَرَّ مُتَوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ.

احرام میں رہو، شاید اللہ تعالیٰ تمھیں عمرہ نصیب کر دے۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حج کے لیے روانہ ہوئے حتی کہ جب منیٰ میں آئے تو میں حیض سے پاک ہوگئی، پھر میں منیٰ سے روانہ ہوئی اور غسل کے بعد بیت اللہ کا طواف کیا۔ فرماتی ہیں: پھر میں آپ کے ہمراہ کوچ کے دوسرے دن وہاں سے روانہ ہوئی یہاں تک کہ آپ نے وادیٔ محصب میں پڑاؤ کیا۔ ہم بھی آپ کے ہمراہ وہاں ٹھہرے۔ آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ تاکہ وہ وہاں سے عمرے کا احرام باندھے، پھر عمرے سے فارغ ہوکر تم لوگ یہیں واپس آجاؤ میں یہاں تمھارا منتظر ہوں۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حرم سے باہر گئے حتی کہ میں (عمرے) اور طواف سے فارغ ہوگئی۔ پھر علی الصبح رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''تم عمرے سے فارغ ہو چکے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! پھر آپ نے اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں کوچ کا اعلان کیا تو لوگ چل پڑے۔ اس طرح آپ نے مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوکر راہ سفر اختیار فرمایا۔

ضَيْرَ مِنْ ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا. وَيُقَالُ: ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا. وَضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا. [راجع: ٢٩٤]

لفظ لَا يَضُرُّكِ، ضَارَ يَضِيرُ ضَيْرًا سے یا ضَارَ يَضُورُ ضَوْرًا اور ضَرَّ يَضُرُّ ضَرًّا سے مشتق بھی کہا گیا ہے۔

(٣٤) بَابُ التَّمَتُّعِ، وَالْقِرَانِ، وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ، وَفَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

باب: 34- حج تمتع، قران، افراد اور جس کے پاس قربانی نہ ہو اس کے لیے حج کو فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کا بیان

وضاحت: حج کی تین قسمیں ہیں: حج تمتع، حج قران، حج افراد۔ ٭ حج تمتع: اس سے مراد حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا، پھر عمرہ کر کے احرام اتار دینا اور غیر محرم ہی رہنا حتی کہ آٹھ ذوالحجہ کو حج کے لیے احرام باندھنا۔ اس حج میں قربانی کرنا ضروری ہے۔ ٭ حج قِران: اس سے مراد میقات سے حج اور عمرے کا احرام باندھنے کے بعد مکہ پہنچ کر عمرہ کرنا اور سعی کرنے کے بعد احرام نہ کھولنا بلکہ حالت احرام ہی میں ایام حج کا انتظار کرنا اور اسی احرام سے حج مکمل کرنا۔

اس میں مسنون یہ ہے کہ قربانی ساتھ لے کر جائے۔ ✿ حج افراد: میقات سے صرف حج کے لیے احرام باندھ کر تمام مناسک حج سرانجام دینا حج افراد کہلاتا ہے۔

١٥٦١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ - وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ - فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَّحِلَّ، فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ، قَالَ: «وَمَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَكَذَا». قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَهُمْ، قَالَ: [«عَقْرٰى، حَلْقٰى] أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: «لَا بَأْسَ انْفِرِي». قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: فَلَقِيَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِّنْ مَّكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَّهُوَ مُنْهَبِطٌ مِّنْهَا.

[راجع: ٢٩٤]

[1561] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (مدینہ سے) روانہ ہوئے تو صرف حج کرنے کا ارادہ تھا لیکن جب ہم نے مکہ مکرمہ پہنچ کر کعبہ کا طواف کر لیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جو شخص قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ آیا ہو وہ احرام کھول دے، چنانچہ جو لوگ قربانی ساتھ نہ لائے تھے وہ احرام سے باہر ہو گئے۔ چونکہ آپ کی ازواج مطہرات بھی قربانی کا جانور ہمراہ نہ لائی تھیں، اس لیے انھوں نے بھی احرام کھول دیے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں حالت حیض میں تھی، اس لیے میں نے طواف نہ کیا۔ جب وادئ محصب میں ٹھہرنے کی رات تھی تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ تو عمرہ اور حج کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس جا رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جن راتوں میں ہم مکہ مکرمہ آئے تھے کیا تم نے طواف نہیں کیا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی (عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ) کے ساتھ مقام تنعیم جاؤ اور عمرے کا احرام باندھ کر اس کی تکمیل کرو، اس کے بعد فلاں جگہ پر آ جانا۔'' ام المومنین صفیہ ؓ نے کہا: میرا خیال ہے کہ میری وجہ سے لوگوں کو رکنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا تو نے قربانی کے دن طواف نہیں کیا تھا؟'' حضرت صفیہ ؓ نے عرض کیا: کیوں نہیں، یعنی میں نے طواف زیارت کیا تھا، آپ نے فرمایا: ''پھر کوئی حرج نہیں روانہ ہو جاؤ۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ میری نبی ﷺ سے ملاقات ہوئی جبکہ آپ مکہ جا رہے تھے اور میں واپس آ رہی تھی یا میں مکہ کو جا رہی تھی اور آپ واپس آ رہے تھے۔

١٥٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَّمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، وَأَهَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ، أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ. [راجع: ٢٩٤]

[1562] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (مدینہ منورہ سے) روانہ ہوئے تو ہم میں سے بعض نے صرف عمرے کا احرام باندھا تھا اور بعض حضرات نے حج اور عمرے دونوں کا اور کچھ لوگوں نے صرف حج کی نیت سے احرام باندھا تھا۔ البتہ رسول اللہ ﷺ نے صرف حج کرنے کی نیت کی تھی اور اسی کا احرام باندھا تھا، چنانچہ جنھوں نے صرف حج کا یا حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھا تھا وہ یوم نحر سے پہلے احرام کی پابندیوں سے آزاد نہ ہو سکے۔

١٥٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ: شَهِدْتُّ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، وَعُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا رَأٰى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا: لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ. قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِقَوْلِ أَحَدٍ. [١٥٦٩]

[1563] حضرت مروان بن حکم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی ؓ کی ایک مجلس میں موجود تھا۔ حضرت عثمان ؓ نے حج تمتع اور حج و عمرہ اکٹھا کرنے (حج قِران) سے منع کیا۔ حضرت علی ؓ نے جب یہ دیکھا تو حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا اور کہا: لبیك بعمرة و حَجَّة۔ پھر فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی سنت کو کسی کے کہنے سے نہیں چھوڑوں گا۔

١٥٦٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ، وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا، وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الدَّبَرْ، وَعَفَا الْأَثَرْ، وَانْسَلَخَ صَفَرْ، حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرْ. قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُّهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الْحِلِّ؟ قَالَ: «حِلٌّ كُلُّهُ». [راجع: ١٠٨٥]

[1564] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگ سمجھتے تھے کہ حج کے زمانے میں عمرہ کرنا اس زمین پر بدترین گناہ ہے۔ اور وہ (اپنی طرف سے) ماہ محرم کو صفر بنا لیتے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو کر اس کا نشان مٹ جائے اور صفر گزر جائے تو اس وقت عمرہ حلال ہے اس شخص کے لیے جو عمرہ کرنا چاہے۔ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ چار ذوالحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ پہنچے تو آپ نے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ اس احرام کو ختم کر کے اس کے بجائے عمرے کا احرام باندھ لیں۔ یہ بات ان پر بہت گراں گزری اور کہنے لگے: اللہ کے رسول! عمرہ کر کے ہمارے لیے کیا چیز حلال

ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ''سب چیزیں حلال ہوں گی۔''

١٥٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَنِي بِالْحِلِّ. [راجع: ١٥٥٩]

[1565] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے مجھے احرام کھولنے کا حکم دیا۔

١٥٦٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي، وَقَلَّدْتُ هَدْيِي، فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ». [انظر: ١٦٩٧، ١٧٢٥، ٤٣٩٨، ٥٩١٦]

[1566] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا جو نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ہیں، ان سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا وجہ کہ لوگوں نے تو عمرہ کر کے احرام کھول دیا ہے لیکن آپ نے عمرہ مکمل کرنے کے باوجود احرام نہیں کھولا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے بال جما لیے تھے اور قربانی کے گلے میں قلادہ پہنا دیا تھا، اس لیے میں جب تک قربانی نہ کروں احرام نہیں کھول سکتا۔''

١٥٦٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ الضُّبَعِيُّ قَالَ: تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِي نَاسٌ فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَأَمَرَنِي، فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ لِي: أَقِمْ عِنْدِي وَأَجْعَلُ لَكَ سَهْمًا مِنْ مَالِي. قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: وَلِمَ؟ فَقَالَ: لِلرُّؤْيَا الَّتِي رَأَيْتُ. [انظر: ١٦٨٨]

[1567] حضرت ابو جمرہ نصر بن عمران ضبعی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حج تمتع کا احرام باندھا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انھوں نے مجھے تمتع ہی کا حکم دیا۔ اس کے بعد میں نے خواب میں دیکھا گویا ایک آدمی مجھے کہہ رہا ہے کہ تمھارا حج مبرور اور عمرہ مقبول ہے۔ میں نے اس خواب کا تذکرہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کیا تو انھوں نے فرمایا کہ یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے، نیز مجھ سے فرمایا کہ تم میرے پاس رہو میں اپنے مال میں سے تمھارے لیے کچھ حصہ مقرر کردوں گا۔ راوئ حدیث شعبہ نے کہا: میں نے ابو جمرہ سے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایسا کیوں فرمایا؟ انھوں نے کہا: اس خواب کی وجہ سے جو میں نے دیکھا تھا۔

١٥٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ قَالَ: قَدِمْتُ مُتَمَتِّعًا مَكَّةَ بِعُمْرَةٍ فَدَخَلْنَا قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، فَقَالَ لِي أُنَاسٌ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ: يَصِيرُ الْآنَ حَجُّكَ مَكِّيًّا، فَدَخَلْتُ عَلَى عَطَاءٍ أَسْتَفْتِيهِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ حَجَّ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ لَهُمْ: «أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ بِطَوَافِ الْبَيْتِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً». فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ؟ فَقَالَ: «افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلَا أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلٰكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ». فَفَعَلُوا.

[1568] حضرت ابوشہاب سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں مکہ مکرمہ میں عمرے کا احرام باندھے ہوئے آیا۔ میری نیت حج تمتع کرنے کی تھی، چنانچہ ہم آٹھ ذوالحجہ سے تین دن پہلے مکہ پہنچے تو مجھے اہل مکہ میں سے چند لوگوں نے کہا کہ تیرا حج تو مکی ہوگا۔ میں حضرت عطاء بن ابی رباح کے پاس آیا تاکہ ان سے مسئلہ دریافت کروں۔ انھوں نے کہا: مجھے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کیا۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے۔ دیگر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''تم لوگ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام کھول دو اور بال کٹوا دو، پھر اسی طرح احرام کے بغیر ٹھہرے رہو۔ جب آٹھویں تاریخ ہو تو مکہ ہی سے حج کا احرام باندھ لو اور جس احرام میں تم آئے تھے اسے تمتع بنالو۔'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اسے کس طرح تمتع کر دیں کیونکہ ہم نے تو احرام باندھتے وقت صرف حج کا نام لیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''جو کچھ میں تمھیں حکم دیتا ہوں اسے بجالاؤ۔ اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا جیسا تمھیں حکم دیتا ہوں، لیکن میں کیا کروں جب تک قربانی اپنے ٹھکانے پر نہیں پہنچ جاتی مجھ پر کوئی چیز حلال نہیں ہو سکتی (جو احرام کی وجہ سے حرام تھی)۔'' چنانچہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے تعمیل حکم کی۔

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللهِ: أَبُو شِهَابٍ لَيْسَ لَهُ حَدِيثٌ مُسْنَدٌ إِلَّا هٰذَا. [راجع: ١٥٥٧]

ابوعبداللہ (امام بخاری) کہتے ہیں کہ ابوشہاب کی یہی ایک حدیث مسند ہے۔

١٥٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْوَرُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ: اخْتَلَفَ

[1569] حضرت سعید بن مسیّب سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا مقام عسفان میں حج تمتع کے متعلق اختلاف ہوا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

عَلِيٌّ وَّعُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَهُمَا بِعُسْفَانَ فِي الْمُتْعَةِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: مَا تُرِيدُ إِلَى أَنْ تَنْهَى عَنْ أَمْرٍ فَعَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٥٦٣]

کہ آپ اس کام سے منع کرنا چاہتے ہیں جسے نبی ﷺ نے کیا ہے۔ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اپنے حال پر چھوڑ دیجیے۔) جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو انھوں نے حج اور عمرے دونوں کا ایک ساتھ احرام باندھا۔

(٣٥) بَابُ مَنْ لَبَّى بِالْحَجِّ وَسَمَّاهُ

باب: 35- تعین کرکے حج کا لبیک کہنا

١٥٧٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُولُ: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً. [راجع: ١٥٥٧]

[1570] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آئے تو ہم نے حج کا تعین کرکے اس طرح تلبیہ کہا: میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حج کی نیت سے حاضر ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تو ہم نے اسے عمرہ بنا لیا۔

(٣٦) بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

باب: 36- رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں حج تمتع کا جاری ہونا

١٥٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ. [انظر: ٤٥١٨]

[1571] حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمتع کیا ہے اور خود قرآن میں بھی اس کا حکم نازل ہوا ہے مگر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(٣٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ [البقرة: ١٩٦]

باب: 37- ارشاد باری تعالیٰ: ''یہ (حج تمتع کا حکم) ان لوگوں کے لیے ہے جو مسجد حرام کے باشندے نہ ہوں'' کا بیان

١٥٧٢ - وَقَالَ أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَّاءُ: حَدَّثَنَا

[1572] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے حج تمتع کے متعلق دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا:

عُثْمَانُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَقَالَ: أَهَلَّ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَأَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَهْلَلْنَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِجْعَلُوا إِهْلَالَكُمْ بِالْحَجِّ عُمْرَةً إِلَّا مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ». طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَتَيْنَا النِّسَاءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ، وَقَالَ: «مَنْ قَلَّدَ الْهَدْيَ فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لَهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ». ثُمَّ أَمَرَنَا عَشِيَّةَ التَّرْوِيَةِ أَنْ نُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا فَرَغْنَا مِنَ الْمَنَاسِكِ جِئْنَا فَطُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقَدْ تَمَّ حَجُّنَا وَعَلَيْنَا الْهَدْيُ، كَمَا قَالَ تَعَالٰى: ﴿فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَٰثَةِ أَيَّامٍ فِى ٱلْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ [البقرة:١٩٦] إِلٰى أَمْصَارِكُمْ، اَلشَّاةُ تَجْزِي، فَجَمَعُوا نُسُكَيْنِ فِي عَامٍ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّ اللهَ تَعَالٰى أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَسَنَّهُ نَبِيُّهُ ﷺ، وَأَبَاحَهُ لِلنَّاسِ غَيْرَ أَهْلِ مَكَّةَ. قَالَ اللهُ: ﴿ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُۥ حَاضِرِى ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [البقرة:١٩٦]. وَأَشْهُرُ الْحَجِّ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالٰى: شَوَّالٌ، وَذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحَجَّةِ. فَمَنْ تَمَتَّعَ فِي هٰذِهِ الْأَشْهُرِ فَعَلَيْهِ دَمٌ أَوْ صَوْمٌ.

مہاجرین و انصار اور نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حجۃ الوداع کے موقع پر احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے حج کے احرام کو احرام عمرہ بنادو مگر جن لوگوں نے قربانی کے جانور کو قلادہ پہنایا ہے وہ اپنی پہلی حالت میں رہیں۔'' چنانچہ ہم بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے اپنی بیویوں کے پاس آئے اور دوسرے کپڑے پہن لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنی قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے اس کے لیے احرام کھولنا جائز نہیں حتی کہ قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے پر پہنچ جائے۔'' پھر آپ نے حکم دیا کہ آٹھ ذوالحجہ کے پچھلے پہر حج کا احرام باندھ لیں۔ اس طرح جب ہم مناسک حج سے فارغ ہوئے تو آ کر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد ہمارا حج مکمل ہوگیا اور ہم پر قربانی واجب ہوئی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جسے قربانی کا جانور میسر ہو (وہ قربانی کرے اور) جسے میسر نہ ہو وہ تین روزے ایام حج میں رکھے اور سات گھر واپس پہنچ کر۔'' یعنی اپنے شہروں کو واپس جاؤ تو وہاں سات روزے رکھو۔ قربانی کے لیے ایک بکری کافی ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ایک سال میں دو عبادتیں، یعنی حج اور عمرے کو جمع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس (حج تمتع) کو اپنی کتاب میں نازل فرمایا اور نبی ﷺ نے اسے مسنون قرار دیا اور اہل مکہ کے علاوہ دیگر لوگوں کے لیے اسے مباح کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مسجد حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں۔'' حج کے مہینے جنھیں اللہ تعالیٰ نے کتاب میں ذکر کیا ہے وہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں، جس نے ان مہینوں میں حج تمتع کا احرام باندھا اس پر قربانی یا روزے واجب ہیں۔

وَالرَّفَثُ: اَلْجِمَاعُ. وَالْفُسُوقُ: اَلْمَعَاصِي. وَالْجِدَالُ: اَلْمِرَاءُ.

رفث کے معنی جماع، فسوق کے معنی گناہ اور جدال کے معنی باہم لڑنا جھگڑنا ہیں۔

(۳۸) بَابُ الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ دُخُولِ مَكَّةَ

باب: 38- مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا

١٥٧٣ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا دَخَلَ أَدْنَى الْحَرَمِ أَمْسَكَ عَنِ التَّلْبِيَةِ، ثُمَّ يَبِيتُ بِذِي طُوًى ثُمَّ يُصَلِّي بِهِ الصُّبْحَ وَيَغْتَسِلُ، وَيُحَدِّثُ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ١٥٥٣]

[1573] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حرم مکی کے قریب پہنچتے تو تلبیہ کہنے سے رک جاتے۔ پھر وادئ ذی طوی میں رات بسر کرتے، وہیں نماز فجر پڑھتے اور غسل کرتے۔ اور بیان فرماتے کہ اللہ کے نبی ﷺ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۳۹) بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ نَهَارًا أَوْ لَيْلًا

باب: 39- مکہ مکرمہ میں دن یا رات کے وقت داخل ہونا

بَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ.

نبی ﷺ نے ذی طوی میں رات بسر کی اور صبح تک وہیں رہے، پھر مکہ میں داخل ہوئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

١٥٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَاتَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي طُوًى حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ. [راجع: ١٥٥٣]

[1574] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے وادئ ذی طوی میں رات بسر کی۔ صبح تک آپ نے وہیں قیام فرمایا، پھر مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ راوئ حدیث کہتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(٤٠) بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ؟

باب: 40- مکہ مکرمہ میں کس طرف سے داخل ہونا چاہیے؟

١٥٧٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

[1575] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بلند گھاٹی سے مکہ مکرمہ میں داخل

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا، وَيَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى. [انظر: ١٥٧٦]

ہوتے تھے اور نچلی گھاٹی کی جانب سے نکلتے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ حج کو جاتے ہوئے عید کی طرح ایک راستے سے داخل ہوئے اور فراغت کے بعد دوسرے راستے سے نکلے تاکہ دونوں راستے گواہی دیں۔ واللہ أعلم.

(٤١) بَابٌ: مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ؟

باب: 41- مکہ مکرمہ سے نکلتے وقت کون سی جانب اختیار کرے؟

١٥٧٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ مِّنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى. [راجع: ١٥٧٥]

[1576] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بلند گھاٹی کے مقام کداء سے جو بطحاء میں ہے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور نچلی گھاٹی کی طرف سے نکلے تھے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَانَ يُقَالُ: هُوَ مُسَدَّدٌ كَاسْمِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ مُسَدَّدًا أَتَيْتُهُ فِي بَيْتِهِ فَحَدَّثْتُهُ لَاسْتَحَقَّ ذٰلِكَ، وَمَا أُبَالِي كُتُبِي كَانَتْ عِنْدِي أَوْ عِنْدَ مُسَدَّدٍ.

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں: میرے استاد حضرت مسدد اپنے نام کی طرح ہیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ اگر میں مسدد کے پاس ان کے گھر جاؤں اور وہاں ان سے حدیث بیان کروں تو وہ اس کے حقدار ہیں اور مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ میری کتابیں میرے پاس رہیں یا مسدد کے پاس ہوں۔

١٥٧٧ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَاءَ إِلٰى مَكَّةَ دَخَلَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا. [انظر: ١٥٧٨، ١٥٧٩، ١٥٨٠، ١٥٨١، ٤٢٩٠، ٤٢٩١]

[1577] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مکہ میں آئے تو اس کی اعلیٰ جانب سے داخل ہوئے اور نچلی جانب سے باہر نکلے۔

١٥٧٨ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ:

[1578] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ، وَخَرَجَ مِنْ كُدًا - مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ .
[راجع: ١٥٧٧]

فتح مکہ کے سال کداء کی جانب سے داخل ہوئے اور اعلیٰ مکہ کی جانب مقام کدا سے واپس تشریف لے گئے۔

١٥٧٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ أَعْلَى مَكَّةَ، قَالَ هِشَامٌ: وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْ كِلْتَيْهِمَا مِنْ كَدَاءٍ وَّكُدًا ، وَأَكْثَرُ مَا يَدْخُلُ مِنْ كُدًا وَّكَانَتْ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ. [راجع: ١٥٧٧]

[1579] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے موقع پر مقام کداء سے داخل ہوئے جو مکہ مکرمہ کا اوپر والا حصہ ہے۔ ہشام کہتے ہیں کہ حضرت عروہ کداء اور کدا دونوں جانب سے داخل ہوتے تھے۔ ان کا مکہ میں اکثر داخلہ کدا سے ہوتا تھا کیونکہ یہ مقام ان کے گھر سے قریب تھا۔

١٥٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ مِّنْ أَعْلَى مَكَّةَ، وَكَانَ عُرْوَةُ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ وَّكَانَ أَقْرَبَهُمَا إِلَى مَنْزِلِهِ. [راجع: ١٥٧٧]

[1580] حضرت عروہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال اعلیٰ مکہ کے مقام کداء سے داخل ہوئے تھے۔

حضرت عروہ اکثر و بیشتر مقام کداء سے داخل ہوتے تھے کیونکہ یہ مقام ان کے گھر سے قریب تھا۔

١٥٨١ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَاءٍ، وَكَانَ عُرْوَةُ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا، وَكَانَ أَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَاءٍ أَقْرَبِهِمَا إِلَى مَنْزِلِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: كَدَاءٌ وَّكُدًا: مَوْضِعَانِ. [راجع: ١٥٧٧]

[1581] حضرت عروہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ فتح مکہ کے سال مقام کداء سے مکہ میں داخل ہوئے۔

حضرت عروہ مقام کداء اور کدا دونوں جانب سے مکہ میں آتے تھے لیکن اکثر و بیشتر کداء کی جانب سے مکہ میں آتے کیونکہ یہ مقام ان کے گھر سے نزدیک تھا۔

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) بیان کرتے ہیں کہ کداء اور کدا مکہ میں دو مقام ہیں۔

(٤٢) بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَبُنْيَانِهَا

باب: 42- مکہ مکرمہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِذْ جَعَلْنَا ٱلْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَٱتَّخِذُوا۟ مِن مَّقَامِ إِبْرَٰهِـۧمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَآ إِلَىٰٓ إِبْرَٰهِـۧمَ وَإِسْمَـٰعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْعَـٰكِفِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ○ وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِـۧمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَـٰذَا بَلَدًا ءَامِنًا وَٱرْزُقْ أَهْلَهُۥ مِنَ ٱلثَّمَرَٰتِ مَنْ ءَامَنَ مِنْهُم بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُۥ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُۥٓ إِلَىٰ عَذَابِ ٱلنَّارِ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ○ وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَٰهِـۧمُ ٱلْقَوَاعِدَ مِنَ ٱلْبَيْتِ وَإِسْمَـٰعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ○ رَبَّنَا وَٱجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَآ أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَآ ۖ إِنَّكَ أَنتَ ٱلتَّوَّابُ ٱلرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٢٥-١٢٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لیے ثواب اور امن کی جگہ قرار دیا (تو حکم دیا کہ) مقام ابراہیم کو جائے نماز قرار دو، نیز ابراہیم اور اسماعیل کو تاکید کی کہ وہ میرے گھر کو، طواف کرنے والوں، اعتکاف اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھیں۔ اور جب ابراہیم نے دعا کی: اے میرے رب! اس جگہ کو امن کا شہر بنا دے اور اس کے رہنے والوں میں سے جو کوئی اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان لائے اسے پھل عطا فرما۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: جو کفر کرے گا اسے تھوڑا سا فائدہ دوں گا، پھر اسے عذاب جہنم کی طرف لاچار کردوں گا اور وہ برا ٹھکانا ہے۔ اور جب ابراہیم اور اسماعیل بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے (تو دعا کی:) اے ہمارے رب! ہم سے (خدمت) قبول فرما۔ بلاشبہ تو ہی سب کی سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے، اے ہمارے پروردگار! ہم دونوں کو اپنا فرمانبردار بنا، اور ہماری اولاد میں سے اپنی ایک مسلم جماعت بنا۔ ہمیں اپنی عبادت کے طریقے سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما۔ بے شک تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

١٥٨٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: لَمَّا بُنِيَتِ الْكَعْبَةُ ذَهَبَ النَّبِيُّ ﷺ وَعَبَّاسٌ يَنْقُلَانِ الْحِجَارَةَ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْعَلْ إِزَارَكَ عَلَى رَقَبَتِكَ، فَخَرَّ إِلَى الْأَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: «أَرِنِي إِزَارِي»، فَشَدَّهُ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٦٤]

[1582] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی گئی تو نبی ﷺ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ پتھر اٹھا کر لا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ اپنا تہبند اتار کر کندھے پر رکھ لیں۔ جب آپ نے ایسا کیا تو بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے اور آپ کی نگاہیں آسمان کی طرف اٹھ گئیں۔ آپ نے فرمایا: ”میرا تہبند مجھے دے دو۔“ اس کے بعد آپ نے اپنا تہبند اپنے اوپر باندھ لیا۔

فائدہ: واضح رہے کہ یہ واقعہ زمانۂ نبوت سے پہلے کا ہے۔

١٥٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَخْبَرَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا: «أَلَمْ تَرَيْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ؟ قَالَ: «لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ». فَقَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَمِعَتْ هٰذَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، مَا أُرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ إِلَّا أَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ. [راجع: ١٢٦]

[1583] نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''آیا تو نہیں جانتی کہ تیری قوم نے جب بیت اللہ تعمیر کیا تو حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں پر اسے استوار کرنے سے قاصر رہی؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ بیت اللہ کو حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں پر نہیں بنا سکتے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تیری قوم کا زمانہ کفر کے قریب نہ ہوتا تو میں ضرور کر دیتا۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: اگر حضرت عائشہ ؓ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے تو میرے خیال کے مطابق رسول اللہ ﷺ کا حطیم سے متصل بیت اللہ کے دو کونوں کا استلام نہ کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ حضرت ابراہیم ؑ کی بنیادوں پر پورا تعمیر نہیں ہوا تھا۔

١٥٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ، أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: «أَلَمْ تَرَيْ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ» قُلْتُ: فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: «فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاؤُوا، وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاؤُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ». [راجع: ١٢٦]

[1584] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے حطیم کے متعلق دریافت کیا کہ وہ بھی بیت اللہ کا حصہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا: پھر ان لوگوں نے اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہ کیا؟ آپ نے فرمایا: ''تیری قوم کے پاس مال کم تھا (اس سے تعمیر کے اخراجات پورے نہیں ہو سکتے تھے)۔'' میں نے عرض کیا: دروازہ اتنا اونچا کیوں رکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''یہ کام تیری قوم نے اس لیے کیا تا کہ جسے چاہیں کعبہ میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت کے قریب نہ ہوتا اور ان کے دلوں پر ناگواری کے اثرات کا مجھے اندیشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کو کعبہ میں شامل کر دیتا اور اس کا دروازہ بھی زمین سے متصل بنا دیتا۔''

١٥٨٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو

[1585] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں

أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَإِنَّ قُرَيْشًا اسْتَقْصَرَتْ بِنَاءَهُ وَجَعَلْتُ لَهُ خَلْفًا». قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: خَلْفًا يَعْنِي بَابًا. [راجع: ١٢٦]

نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اگر تمھاری قوم کا زمانہ ابھی کفر سے تازہ نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو مسمار کر کے اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر تعمیر کرتا کیونکہ قریش نے اس کی عمارت کو چھوٹا کر دیا ہے، نیز میں اس کا ایک اور دروازہ پہلے دروازے کے بالمقابل بنا دیتا۔''

راویٔ حدیث ہشام نے کہا کہ حدیث میں خلف سے مراد بالمقابل دروازہ ہے۔

١٥٨٦ - حَدَّثَنَا بَيَانُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: «يَا عَائِشَةُ! لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ، بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا، فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ»، فَذٰلِكَ الَّذِي حَمَلَ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى هَدْمِهِ. قَالَ يَزِيدُ: وَشَهِدْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حِينَ هَدَمَهُ وَبَنَاهُ، وَأَدْخَلَ فِيهِ مِنَ الْحِجْرِ، وَقَدْ رَأَيْتُ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ حِجَارَةً كَأَسْنِمَةِ الْإِبِلِ. قَالَ جَرِيرٌ: فَقُلْتُ لَهُ: أَيْنَ مَوْضِعُهُ؟ قَالَ: أُرِيكَهُ الْآنَ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ الْحِجْرَ فَأَشَارَ إِلٰى مَكَانٍ فَقَالَ: هَاهُنَا. قَالَ جَرِيرٌ: فَحَزَرْتُ مِنَ الْحِجْرِ سِتَّةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَهَا. [راجع: ١٢٦]

[1586] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''اگر تیری قوم کا زمانۂ جاہلیت ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں کعبہ کو منہدم کر کے جو حصہ اس سے خارج کر دیا گیا تھا اس کو پھر اس میں شامل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین سے متصل کر دیتا، نیز اس میں ایک شرقی اور ایک غربی دو دروازے بنا دیتا۔ الغرض میں اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے مطابق استوار کرتا۔'' (راویٔ حدیث کہتا ہے کہ) یہ وہ حدیث ہے جس نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو بیت اللہ کے گرانے پر آمادہ کیا تھا۔ یزید کہتے ہیں کہ میری موجودگی میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اسے گرایا اور بنایا تھا۔ انھوں نے اس میں حطیم کو بھی شامل کر دیا تھا۔ میں نے ابراہیمی بنیادوں کے پتھر دیکھے ہیں جو اونٹ کی کوہان جیسے تھے۔ جریر کہتے ہیں: میں نے یزید سے عرض کیا کہ اس جگہ کی نشاندہی کریں کہ کہاں ہے؟ انھوں نے فرمایا: میں ابھی تمھیں دکھاتا ہوں، چنانچہ میں ان کے ہمراہ حطیم میں داخل ہوا تو انھوں نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: یہ وہ جگہ ہے۔ جریر کہتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کی دیوار سے چھ گز یا اس کے قریب قریب اندازہ کیا ہے۔

(٤٣) بَابُ فَضْلِ الْحَرَمِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّمَآ أُمِرْتُ أَنْ أَعْبُدَ رَبَّ هَٰذِهِ ٱلْبَلْدَةِ ٱلَّذِى حَرَّمَهَا وَلَهُۥ كُلُّ شَىْءٍ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ﴾ [النمل: ٩١]. وَقَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَوَلَمْ نُمَكِّن لَّهُمْ حَرَمًا ءَامِنًا يُجْبَىٰٓ إِلَيْهِ ثَمَرَٰتُ كُلِّ شَىْءٍ رِّزْقًا مِّن لَّدُنَّا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [القصص: ٥٧].

باب:43-سرزمین حرم کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے نبی! کہہ دیجیے) مجھے تو یہی حکم ہوا کہ میں اس شہر (مکہ) کے مالک حقیقی کی اطاعت کروں جس نے اسے احترام بخشا ہے اور وہ ہر چیز کا مالک ہے۔ اور مجھے تو حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار بن کر رہوں۔'' نیز فرمان الٰہی ہے: ''کیا ہم نے پرامن حرم کو ان کی جائے قیام نہیں بنایا، جہاں ہماری طرف سے رزق کے طور پر ہر طرح کے پھل کھچے چلے آتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔''

١٥٨٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللهُ، لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا».

[راجع: ١٣٤٩]

[1587] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو قابل احترام ٹھہرایا ہے، لہٰذا اس کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اور نہ یہاں کے شکار ہی کو پریشان کیا جائے، نیز اس میں گری پڑی چیز بھی نہ اٹھائی جائے، ہاں! تشہیر و اعلان کرانے والے کو وہ گری ہوئی چیز اٹھانے کی اجازت ہے۔''

(٤٤) بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا، وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ خَاصَّةً

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ ٱلَّذِى جَعَلْنَٰهُ لِلنَّاسِ سَوَآءً ٱلْعَٰكِفُ فِيهِ وَٱلْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ [الحج: ٢٥]

باب: 44- مکہ کے گھروں میں وراثت کے جاری ہونے اور ان کی خرید و فروخت کرنے، نیز صرف مسجد حرام میں لوگوں کا برابر حق دار ہونے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک وہ لوگ جو کافر ہیں اور لوگوں کو اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں وہ مسجد حرام جس میں ہم نے وہاں کے باشندوں اور باہر سے آنے والوں کے حقوق برابر رکھے ہیں، لہٰذا جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ایسے

سب لوگوں کو ہم دردناک عذاب چکھائیں گے۔"

اَلْبَادِي: اَلطَّارِئُ. مَعْكُوفًا: مَحْبُوسًا.

(ابوعبداللہ امام بخاری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ) بادی سے مراد باہر سے آنے والا اور معکوفًا کے معنی محبوس کے ہیں۔

١٥٨٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّه قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ؟ فَقَالَ: «وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِّنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟» وَكَانَ عَقِيلٌ وَّرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَّلَا عَلِيٌّ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ. فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانُوا يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَهَاجَرُوا۟ وَجَٰهَدُوا۟ بِأَمْوَٰلِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ وَٱلَّذِينَ ءَاوَوا۟ وَّنَصَرُوٓا۟ أُو۟لَٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ﴾ اَلْآيَةَ [الأنفال:٧٢]. [انظر: ٣٠٥٨، ٤٢٨٢، ٦٧٦٤]

[1588] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے (حجۃ الوداع کو جاتے وقت) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اپنے مکہ والے گھر میں کہاں نزول فرمائیں گے؟ اس پر آپ نے فرمایا: "عقیل نے ہمارے لیے کوئی جائیداد یا مکان کہاں چھوڑا ہے؟" عقیل اور طالب تو ابو طالب کے وارث ٹھہرے۔ حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما ان کی کسی چیز کے وارث نہ ہوئے کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہوگئے تھے جبکہ عقیل اور طالب (اس وقت) کافر تھے۔ اسی بنیاد پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کسی کافر کا وارث نہیں ہوتا۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ اس معاملے کے لیے لوگ ارشاد باری تعالیٰ کو بطور دلیل پیش کرتے ہیں: "جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اور اپنے مال و جان کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنھوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔"

فائدہ: احادیث سے ثابت ہے کہ اسلام سے پہلے مکہ کے مکانات اور زمینوں میں لوگوں کا حق ملکیت قائم تھا۔ اس میں وراثت اور بیع و اجارہ کے معاملات بھی ہوتے تھے جو اسلام کے بعد بھی قائم رہے، چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نافع بن عبدالحارث نے صفوان بن امیہ سے ایک گھر جیل خانہ بنانے کے لیے مکہ میں اس شرط پر خریدا کہ اگر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اس خریداری کو منظور کریں گے تو بیع پختہ ہوگی، بصورت دیگر صفوان کو چار سو دینار کرائے کے مل جائیں گے۔[1] امام بخاری رحمہ اللہ عنوان اور پیش کردہ روایات سے ان احادیث کے ضعف کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جن میں مکہ مکرمہ کی عمارات کو فروخت کرنے یا انھیں

1 صحيح البخاري، الخصومات، باب: 8.

کرائے پر دینے کی ممانعت ہے۔[1]

(٤٥) بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ ﷺ مَكَّةَ

باب: 45- نبی ﷺ کا مکہ مکرمہ میں پڑاؤ کرنا

١٥٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: «مَنْزِلُنَا غَدًا إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ». [انظر: ١٥٩٠، ٣٨٨٢، ٤٢٨٤، ٤٢٨٥، ٧٤٧٩]

[1589] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب مکہ مکرمہ تشریف لانے کا ارادہ کیا تو فرمایا: ''اگر اللہ نے چاہا تو کل ہمارا قیام خیف بنوکنانہ میں ہوگا جہاں کفار قریش نے کفر پر جمے رہنے کی قسم کھائی تھی۔''

١٥٩٠ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى: «نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ» - يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ - وَذٰلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَّكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلٰى بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ - أَنْ لَّا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ ﷺ.

[1590] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نحر کے اگلے روز فرمایا جبکہ آپ منیٰ میں تشریف فرما تھے: ''ہم کل خیف بنوکنانہ میں اتریں گے جہاں کفار قریش نے کفر پر ڈٹے رہنے کی قسم کھائی تھی۔'' خیف بنوکنانہ سے مراد مُحَصَّب ہے۔ واقعہ یوں ہے کہ قریش اور کنانہ نے بنو ہاشم اور بنوعبدالمطلب کے خلاف قسم اٹھا کر یہ قرارداد پاس کی تھی کہ ان کے ساتھ رشتۂ نکاح نہیں کریں گے اور نہ ان کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کریں گے جب تک وہ نبی ﷺ کو ہمارے حوالے نہ کر دیں۔

وَقَالَ سَلَامَةُ عَنْ عُقَيْلٍ، وَيَحْيَى بْنُ الضَّحَّاكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَقَالَا: بَنِي هَاشِمٍ وَّبَنِي الْمُطَّلِبِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: بَنِي الْمُطَّلِبِ أَشْبَهُ. [راجع: ١٥٨٩]

ایک روایت کے مطابق بنو ہاشم اور بنومطلب کے الفاظ ہیں۔ امام بخاری ؒ فرماتے ہیں کہ بنومطلب کے الفاظ ہی حقیقت سے قریب تر معلوم ہوتے ہیں۔

1 فتح الباري: 568/3.

(٤٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَٰهِيمُ رَبِّ ٱجْعَلْ هَٰذَا ٱلْبَلَدَ ءَامِنًا وَٱجْنُبْنِى وَبَنِىَّ أَن نَّعْبُدَ ٱلْأَصْنَامَ ۝ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِّنَ ٱلنَّاسِ ۖ فَمَن تَبِعَنِى فَإِنَّهُۥ مِنِّى ۖ وَمَنْ عَصَانِى فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ رَّبَّنَآ إِنِّىٓ أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِى بِوَادٍ غَيْرِ ذِى زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ ٱلْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا۟ ٱلصَّلَوٰةَ فَٱجْعَلْ أَفْـِٔدَةً مِّنَ ٱلنَّاسِ تَهْوِىٓ إِلَيْهِمْ﴾ الْآيَةَ [ابراهيم: ٣٥-٣٧].

باب: 46- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے دعا کی تھی کہ اے میرے رب! اس شہر (مکہ) کو پرامن بنا دے۔ مجھے اور میری اولاد کو اس امر سے محفوظ کردے کہ ہم بتوں کی عبادت کریں۔ اے میرے رب! ان معبودان باطلہ نے تو بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا ہے، لہٰذا جس نے میری اتباع کی وہ یقیناً میرا ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو یقیناً (اللہ تعالیٰ) بہت زیادہ معاف کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ہمارے رب! میں نے اپنی اولاد کے ایک حصے کو تیرے قابل احترام گھر کے پاس ایسے میدان میں لا بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی باڑی نہیں، ہمارے رب! تاکہ وہ نماز قائم کریں، چنانچہ تو لوگوں کے دلوں کو ان کی طرف مائل کر دے۔'' کا بیان

وضاحت: امام بخاری رحمہ اللہ نے اس عنوان کے تحت کوئی حدیث ذکر نہیں کی، صرف آیات پر اکتفا کیا ہے۔ گویا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ایک حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حضرت ہاجرہ اور اپنے لخت جگر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہاں لا کر آباد کرنے کا ذکر ہے۔

(٤٧) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿جَعَلَ ٱللَّهُ ٱلْكَعْبَةَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ قِيَٰمًا لِّلنَّاسِ وَٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَٱلْهَدْىَ وَٱلْقَلَٰٓئِدَ ۚ ذَٰلِكَ لِتَعْلَمُوٓا۟ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِى ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَا فِى ٱلْأَرْضِ وَأَنَّ ٱللَّهَ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمٌ﴾ [المائدة: ٩٧]

باب: 47- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ تعالیٰ نے کعبہ کو جو قابل احترام گھر ہے لوگوں کے لیے قیام (امن) کا ذریعہ بنا دیا، حرمت والے مہینے کو اور پٹے والے جانوروں کو بھی، تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ اللہ آسمانوں اور زمین میں موجود تمام چیزوں کے حالات خوب جانتا ہے، نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے'' کا بیان

١٥٩١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ،

[1591] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کعبہ کو باریک

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ». [انظر: ١٥٩٦]

پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔''

١٥٩٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ مُقَاتِلٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ - هُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ - قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ، فَلَمَّا فَرَضَ اللهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ». [انظر: ١٨٩٣، ٢٠٠١، ٢٠٠٢، ٣٨٣١، ٤٥٠٢، ٤٥٠٤]

[1592] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے اور اس روز کعبہ شریف کو غلاف پہنایا جاتا تھا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کر دیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اب جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو نہ چاہے نہ رکھے۔''

١٥٩٣ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ». تَابَعَهُ أَبَانُ وَعِمْرَانُ عَنْ قَتَادَةَ.

[1593] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی خانہ کعبہ کا حج اور عمرہ ہوتا رہے گا۔'' ابان اور عمران نے قتادہ سے بیان کرنے میں حجاج بن حجاج کی متابعت کی ہے۔

فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحَجَّ الْبَيْتُ»، وَالْأَوَّلُ أَكْثَرُ.

شعبہ عن قتادہ کے طریق سے مروی روایت میں ہے: ''اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی تا آنکہ حج موقوف ہو جائے۔'' لیکن پہلی روایت اکثر ہے۔

سَمِعَ قَتَادَةُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ، وَعَبْدُ اللهِ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ.

(ابو عبداللہ امام بخاری ؒ کہتے ہیں کہ) قتادہ نے عبداللہ سے اور عبداللہ نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے

یہ حدیث سنی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ کی بیان کردہ ان دونوں روایات میں بظاہر تعارض ہے جسے اس طرح دور کیا جاسکتا ہے کہ یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد حج اور عمرہ ہوتا رہے گا، اس کے بعد قرب قیامت کے وقت لوگوں میں کفر پھیل جائے گا، اس لیے حج وعمرہ بھی موقوف ہو جائے گا۔

(٤٨) بَابُ كِسْوَةِ الْكَعْبَةِ

١٥٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جِئْتُ إِلَى شَيْبَةَ؛ ح:

وَحَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَّا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ. قُلْتُ: إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا، قَالَ: هُمَا الْمَرْآنِ أَقْتَدِي بِهِمَا. [انظر: ٧٢٧٥]

باب:48- کعبہ پر غلاف چڑھانا

[1594] حضرت ابو وائل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا ہوا تھا تو انھوں نے کہا کہ اس جگہ پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بیٹھ کر فرمایا: میرا ارادہ ہے کہ کعبہ میں جس قدر سونا چاندی موجود ہے میں اسے تقسیم کردوں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کے دونوں پیش رو ساتھیوں نے تو ایسا نہیں کیا۔ تب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دونوں جلیل القدر انسان تھے، میں بھی ان کی اقتدا کرتا ہوں۔

(٤٩) بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَيُخْسَفُ بِهِمْ».

باب:49- انہدام کعبہ کی پیش گوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا تو اسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔''

١٥٩٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْأَخْنَسِ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا».

[1595] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گویا میں چھوٹے قدم والے سیاہ فام شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دے گا۔''

١٥٩٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ» . [راجع: ١٥٩١]

[1596] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ شریف کو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی منہدم کر دے گا۔''

فائدہ: یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے اور ان کے وفات پانے کے بعد ہوگا جبکہ قرآنی تعلیمات کو سینوں سے اٹھا لیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ کو انہدام کعبہ کا منظر دکھایا گیا، پھر آپ نے اس چشم دید واقعہ سے اپنی امت کو آگاہ فرمایا کہ کعبہ کو گرانے والا سیاہ فام حبشی کبروغرور سے چلتا ہوا آئے گا۔ چلنے میں اس کے دونوں پنجے تو نزدیک، البتہ ایڑیوں میں فاصلہ ہوگا۔ سر سے گنجا، ناک پھیلی ہوئی، پیٹ بڑا، اپنے ہاتھ میں بھالا پکڑے ہوئے آئے گا۔ اس کے ساتھ اس قماش کے دوسرے لوگ بھی ہوں گے جو اس کی سربراہی میں بیت اللہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، اور اس کا ایک ایک پتھر اکھاڑ کر سمندر میں پھینک دیں گے۔ اور ایسا عین قرب قیامت کے وقت ہوگا۔

(٥٠) بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

باب:50- حجر اسود کے متعلق جو منقول ہے

١٥٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ : أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ : إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ . [انظر: ١٦٠٥، ١٦١٠]

[1597] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ کسی کو نفع یا نقصان پہنچانا تیرے بس میں نہیں۔ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

فائدہ: حدیث میں ہے کہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے۔ یہ برف سے زیادہ سفید تھا لیکن ابن آدم کی خطاؤں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔[1]

(٥١) بَابُ إِغْلَاقِ الْبَيْتِ وَيُصَلِّي فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ

باب:51- کعبے کا دروازہ بند کر کے اس کے ہر کونے میں نماز پڑھی جا سکتی ہے

١٥٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

[1598] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

1 صحیح ابن خزیمة : 220/4.

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ، فَأَغْلَقُوا عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا فَتَحُوا كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ وَلَجَ فَلَقِيتُ بِلَالًا فَسَأَلْتُهُ: هَلْ صَلَّى فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَيْنَ الْعَمُودَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ». [راجع: ٣٩٧]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، ان کے ساتھ حضرت اسامہ بن زید، حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ ؓ تھے۔ انھوں نے دروازہ بند کر دیا۔ فراغت کے بعد جب دروازہ کھولا تو سب سے پہلے میں اندر داخل ہوا۔ بلال ؓ سے ملا اور ان سے دریافت کیا کہ آیا اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ہے؟ بلال ؓ نے کہا: ہاں، دونوں یمنی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی ہے۔

(٥٢) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْكَعْبَةِ

باب:52- خانہ کعبہ میں نماز پڑھنا

١٥٩٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْكَعْبَةَ مَشَى قِبَلَ الْوَجْهِ حِينَ يَدْخُلُ وَيَجْعَلُ الْبَابَ قِبَلَ الظَّهْرِ، يَمْشِي حَتَّى يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجِدَارِ الَّذِي قِبَلَ وَجْهِهِ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِ أَذْرُعٍ فَيُصَلِّي، يَتَوَخَّى الْمَكَانَ الَّذِي أَخْبَرَهُ بِلَالٌ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى فِيهِ، وَلَيْسَ عَلَى أَحَدٍ بَأْسٌ أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ نَوَاحِي الْبَيْتِ شَاءَ. [راجع: ٣٩٧]

[1599] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب وہ بیت اللہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو داخل ہوتے ہی سیدھے آگے چلے جاتے، دروازے کو اپنی پشت کی طرف کر لیتے، یہاں تک کہ آپ کے اور سامنے والی دیوار کے درمیان تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا تو وہاں نماز پڑھتے۔ اور آپ کا مقصد اس جگہ کو تلاش کرنا ہوتا جس کے متعلق حضرت بلال ؓ نے نشاندہی کی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے وہاں نماز ادا کی تھی۔ لیکن کسی پر کوئی حرج نہیں ہے کہ بیت اللہ کی جس جانب چاہے نماز پڑھے۔

(٥٣) بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

باب:53- خانہ کعبہ میں داخل نہ ہونا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَحُجُّ كَثِيرًا وَلَا يَدْخُلُ

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اکثر حج کرتے لیکن بیت اللہ میں داخل نہیں ہوتے تھے۔

١٦٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ

[1600] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح عمرہ کیا کہ بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں۔ آپ کے ساتھ ایک ایسا شخص بھی تھا جو

وَمَعَهُ مَنْ يَّسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ١٧٩١، ٤١٨٨، ٤٢٥٥]

دوسرے لوگوں سے آپ کو اوٹ میں رکھتا تھا۔ ایک دوسرے آدمی نے اس سے دریافت کیا کہ آیا رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ اس نے کہا: نہیں، یعنی آپ داخل نہیں ہوئے تھے۔

(٥٤) بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

باب: 54- جس شخص نے کعبہ کے کونوں میں اللہ أکبر کہا

١٦٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَّدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْآلِهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَاتَلَهُمُ اللهُ، أَمَ وَاللهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ»، فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ. [راجع: ٣٩٨]

[1601] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے کعبہ کے اندر داخل ہونے سے انکار کر دیا کیونکہ اندر بت رکھے ہوئے تھے، پھر آپ کے حکم سے انھیں نکال دیا گیا اور صحابۂ کرام ؓ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وہ تصویریں بھی نکال دیں جن کے ہاتھوں میں پانسے کے تیر تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ ان (مشرکوں) کو تباہ کرے! انھیں بخوبی معلوم ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے تو کبھی پانسوں سے قرعہ اندازی نہیں کی۔'' اس کے بعد آپ بیت اللہ کے اندر داخل ہوئے اور اس کے اطراف میں اللہ أکبر کہا لیکن نماز نہیں پڑھی۔

(٥٥) بَابٌ: كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ؟

باب: 55- (طواف میں) رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟

١٦٠٢ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ - هُوَ ابْنُ زَيْدٍ - عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَفْدٌ وَّهَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ

[1602] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ جب مکہ تشریف لائے تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ تمھارے پاس ایک ایسا وفد آیا ہے جسے یثرب (مدینہ) کے بخار نے کمزور کر دیا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز

الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ. [انظر: ٤٢٥٦]

تیز اور اکڑ کر چلیں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کی چال چلیں۔ آپ کو یہ حکم دینے میں کہ وہ سات چکروں میں اکڑ کر چلیں لوگوں پر آسانی کے علاوہ کوئی امر مانع نہ تھا۔

فائدہ: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اب رمل کرنے کی علت زائل ہو چکی ہے، لہٰذا اب رمل کرنا مسنون نہیں ہے لیکن ان کا یہ موقف محل نظر ہے۔ بہر حال اب بھی یادگار کے طور پر رمل کرنا چاہیے تاکہ اسلام کے عروج کی تاریخ تازہ رہے۔ واللہ أعلم.

(٥٦) بَابُ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَرْمُلُ ثَلَاثًا

باب: 56- جب کوئی مکہ آئے تو طواف شروع کرتے وقت سب سے پہلے حجر اسود کو چومے اور تین چکروں میں رمل کرے

١٦٠٣ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ. [انظر: ١٦٠٤، ١٦١٦، ١٦١٧، ١٦٤٤]

[1603] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ مکہ تشریف لاتے تو طواف شروع کرتے وقت پہلے حجر اسود کو بوسہ دیتے، پھر سات چکروں میں سے پہلے تین میں ذرا اکڑ کر چلتے۔

(٥٧) بَابُ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: 57- حج اور عمرے میں رمل کرنا

١٦٠٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ - هُوَ ابْنُ سَلَامٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَعَى النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَةَ أَشْوَاطٍ وَمَشَى أَرْبَعَةً فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

[1604] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حج اور عمرہ کرتے وقت طواف کے پہلے تین چکروں میں تیز چلتے اور دوڑتے تھے اور باقی چار چکروں میں معمول کے مطابق عام چال چلتے تھے۔

تَابَعَهُ اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٦٠٣]

سریج کی لیث نے متابعت کی ہے، اس نے کہا: مجھے کثیر بن فرقد نے انھوں نے نافع سے، انھوں نے ابن عمر ؓ سے انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

١٦٠٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ:

[1605] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے،

أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلرُّكْنِ: أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَّا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ، فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ: مَا لَنَا وَلِلرَّمَلِ؟ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا نُحِبُّ أَنْ نَّتْرُكَهُ. [راجع: ١٥٩٧]

انھوں نے حجر اسود کو مخاطب کر کے فرمایا: میں یقیناً جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ کسی کو نقصان یا نفع نہیں دے سکتا۔ اور اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ نے تجھے بوسہ دیا تھا تو میں کبھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔ پھر انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد کہا: اب ہمیں رمل کی کیا ضرورت ہے؟ یہ تو ہم نے مشرکین کو اپنی طاقت دکھانے کے لیے کیا تھا اور اب اللہ تعالیٰ نے انھیں ہلاک کر دیا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ جو کام نبی ﷺ نے کیا ہے ہم اسے ترک کرنا پسند نہیں کرتے۔

١٦٠٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَّلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا.

[1606] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سے میں نے نبی ﷺ کو ان دونوں کونوں کا استلام کرتے دیکھا ہے میں نے شدت اور نرمی کسی حال میں بھی ان کا استلام کرنا ترک نہیں کیا۔

فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ؟ قَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ. [انظر: ١٦١١]

راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت نافع سے دریافت کیا: آیا حضرت ابن عمر ؓ ان دونوں کے درمیان معمول کے مطابق چلتے تھے؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اس لیے معمول کے مطابق چلتے تھے تاکہ حجر اسود کو بوسہ دینے میں آسانی رہے۔

(٥٨) بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

باب: 58- چھڑی سے حجر اسود کو چھونا

١٦٠٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَّيَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيرٍ يَّسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ.

[1607] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ آپ چھڑی سے حجر اسود کا استلام فرماتے۔

تَابَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ،

عبدالعزیز دراوردی نے زہری سے روایت کرنے میں

عَنْ عَمِّهِ. [انظر: ١٦١٢، ١٦١٣، ١٦٣٢، ٥٢٩٣]

یونس کی متابعت کی ہے۔

(٥٩) بَابُ مَنْ لَّمْ يَسْتَلِمْ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

باب: 59- صرف حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کرنا

١٦٠٨ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِّنَ الْبَيْتِ؟ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هٰذَانِ الرُّكْنَانِ، فَقَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا. وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ.

[1608] حضرت ابوشعثاء سے روایت ہے، انھوں نے کہا: بیت اللہ کے کسی حصے سے کون پرہیز کرتا ہے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تمام ارکان کعبہ کا استلام کرتے تھے تو ان سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان دونوں (رکن شامی اور رکن عراقی) کو بوسہ نہیں دیا جاتا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیت اللہ کی کوئی چیز متروک نہیں ہے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بھی تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

فائدہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ فرمایا اور ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے جو کچھ کیا اس کی بنیاد ان کے ذاتی فہم پر ہے مگر رسول اللہ ﷺ کا عمل اس پر مقدم ہے۔

١٦٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ. [راجع: ١٦٦]

[1609] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی کا استلام کرتے نہیں دیکھا۔

(٦٠) بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

باب: 60- حجر اسود کو بوسہ دینا

١٦١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ قَالَ: أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ. [راجع: ١٥٩٧]

[1610] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

١٦١١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ

[1611] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، ان سے

الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ، قَالَ: قُلْتُ: أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ؟ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ؟ قَالَ: اجْعَلْ، أَرَأَيْتَ، بِالْيَمَنِ، رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ. [راجع: ١٦٠٦]

ایک آدمی نے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے ہاتھ لگاتے اور بوسہ دیتے دیکھا ہے۔ اس شخص کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اچھا بتایئے اگر مجمع زیادہ ہو اور لوگ مجھ پر غالب آجائیں تو میں کیا کروں؟ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اس قسم کی اگر مگر یمن میں رہنے دو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے بوسہ دیتے ہوئے اور چومتے ہوئے دیکھا ہے۔

(٦١) بَابُ مَنْ أَشَارَ إِلَى الرُّكْنِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ

باب: 61- حجر اسود کے پاس آکر اس کی طرف اشارہ کرنا

١٦١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ. [راجع: ١٦٠٧]

[1612] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا۔ جب آپ حجر اسود کے سامنے آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے۔

فائدہ: حجر اسود کو چھونے کے متعلق چار طریقے رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہیں: * حجر اسود کو بوسہ دیا جائے جیسا کہ پہلے بیان ہوا ہے۔ * ہاتھ سے حجر اسود کو چھونا پھر اپنے ہاتھ چوم لینا۔ * اگر دور ہو تو چھڑی کے ذریعے سے اسے چھونا پھر چھڑی چوم لینا۔ * دور سے ہاتھ یا چھڑی کے ذریعے سے اشارہ کرنا۔ اس صورت میں ہاتھ یا چھڑی کو نہیں چومنا چاہیے۔

(٦٢) بَابُ التَّكْبِيرِ عِنْدَ الرُّكْنِ

باب: 62- حجر اسود کے پاس آکر اللہ أکبر کہنا

١٦١٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَكَبَّرَ. [راجع: ١٦٠٧]

[1613] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اونٹ پر سوار ہوکر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ جب بھی حجر اسود کے پاس آتے تو آپ کے پاس جو چیز ہوتی اس سے اشارہ کرتے اور اللہ اکبر کہتے۔

تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ.

ابراہیم بن طہمان نے خالد الحذاء سے روایت کرنے میں خالد بن عبداللہ کی متابعت کی ہے۔

(٦٣) بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا

باب:63- جو شخص مکہ آتے ہی کعبہ کا طواف کرے قبل اس کے کہ اپنے ٹھکانے پر جائے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، پھر صفا کی طرف نکلے

١٦١٤، ١٦١٥ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: ذَكَرْتُ لِعُرْوَةَ قَالَ: فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَأَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَهُ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا.

[الحديث: ١٦١٤، انظر: ١٦٤١]؛ [الحديث ١٦١٥، انظر: ١٦٤٢، ١٧٩٦]

[1615,1614] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب مکہ مکرمہ آئے تو سب سے پہلے وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، صرف طواف کرنے ہی سے آپ کا عمرہ مکمل نہیں ہوا تھا۔ پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ نے بھی ایسا ہی حج کیا۔ پھر میں نے اپنے والد محترم حضرت زبیر ؓ کے ہمراہ حج کیا تو انھوں نے بھی سب سے پہلے طواف کیا۔ اس کے بعد میں نے مہاجرین و انصار کو دیکھا کہ وہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔ میری والدہ (حضرت اسماء ؓ) نے مجھے بتایا کہ انھوں نے اور ان کی ہمشیرہ حضرت عائشہ ؓ نے، حضرت زبیر بن عوام اور فلاں، فلاں نے عمرے کا احرام باندھا، انھوں نے جب حجر اسود کو ہاتھ لگایا (اور طواف مکمل کرنے کے بعد صفا و مروہ کی سعی کی) تو احرام کھول دیا۔

١٦١٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ أَنَسٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ سَعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ، وَمَشَى، أَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ١٦٠٣]

[1616] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب حج یا عمرے کے لیے مکہ آتے تو سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتے۔ پہلے تین چکروں میں دوڑتے اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ طواف کے بعد دوگانہ ادا کرتے، پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تھے۔

١٦١٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ:

[1617] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے

حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ، يَخُبُّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَّيَمْشِي أَرْبَعَةً، وَأَنَّهُ كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ١٦٠٣]

کہ نبی ﷺ جب پہلا طواف کرتے تو پہلے تین چکروں میں دوڑتے اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ اور جب صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے تو نالے کے وسط میں ذرا تیز دوڑتے۔

(٦٤) بَابُ طَوَافِ النِّسَاءِ مَعَ الرِّجَالِ

باب: 64- عورتوں کا مردوں کے ہمراہ طواف کرنا

١٦١٨ - وَقَالَ لِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ: ابْنُ جُرَيْجٍ [أَخْبَرَنَا قَالَ]: أَخْبَرَنَا عَطَاءٌ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ: كَيْفَ تَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الرِّجَالِ؟ قُلْتُ: بَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ؟ قَالَ: إِي لَعَمْرِي، لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ، قُلْتُ: كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ؟ قَالَ: لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ. كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَطُوفُ حَجْرَةً مِّنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: اِنْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! قَالَتْ: اِنْطَلِقِي عَنْكِ، وَأَبَتْ فَكُنَّ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتّٰى يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ، وَكُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ ابْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ، قُلْتُ: وَمَا حِجَابُهَا؟ قَالَ: هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَّهَا غِشَاءٌ وَّمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ، وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُّوَرَّدًا.

[1618] ابن جریج سے روایت ہے کہ حضرت عطاء نے کہا: جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے روک دیا تو میں نے کہا کہ تو انھیں کیوں روکتا ہے، حالانکہ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ہے؟ (راویٔ حدیث ابن جریج کہتا ہے:) میں نے کہا: کیا پردے کی آیت اترنے سے پہلے یا بعد؟ عطاء کہنے لگے: میری عمر کی قسم! میں نے انھیں آیت حجاب کے نزول کے بعد پایا ہے۔ اس پر ابن جریج نے کہا: عورتیں مردوں کے ساتھ کس طرح مل جل جاتی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: اختلاط نہیں ہوتا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ مردوں سے الگ تھلگ ہوکر طواف کرتی تھیں، ان سے اختلاط نہ کرتی تھیں۔ ایک عورت نے ان سے عرض کیا: اے ام المومنین! چلیں حجر اسود کو بوسہ دیں۔ انھوں نے فرمایا: تم جاؤ اور ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ ازواج مطہرات رات کے وقت اس حالت میں نکلتیں کہ پہچانی نہ جاتی تھیں اور مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، البتہ جب وہ بیت اللہ کے اندر داخل ہونا چاہتیں تو کھڑی رہتیں، مردوں کو باہر نکالا جاتا (پھر وہ بیت اللہ میں داخل ہوتیں)۔ میں اور عبید بن عمیر حضرت عائشہ ؓ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے جبکہ وہ ثبیر پہاڑ پر

مقیم تھیں۔ میں نے عرض کیا: اس وقت ان کا پردہ کیا ہوتا تھا؟ فرمایا: وہ ایک ترکی خیمے میں ہوتی تھیں جس کے آگے ایک پردہ لٹکا ہوتا تھا۔ ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا اور کوئی چیز حائل نہ تھی۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ آپ نے گلابی رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی۔

١٦١٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ»، فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَئِذٍ يُصَلِّي الصُّبْحَ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ ﴿وَالطُّورِ ○ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ﴾. [راجع: ٤٦٤]

[1619] ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے بیمار ہونے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے پیچھے رہ کر طواف کر لو۔'' چنانچہ میں نے لوگوں سے پیچھے رہ کر طواف مکمل کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اس وقت بیت اللہ کی ایک جانب صبح کی نماز پڑھ رہے تھے اور ﴿والطور ○ و کتاب مسطور﴾ کی تلاوت فرما رہے تھے۔

(٦٥) بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

باب: 65- دوران طواف میں گفتگو کرنا

١٦٢٠ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: «قُدْ بِيَدِهِ». [انظر: ١٦٢١، ٦٧٠٢، ٦٧٠٣]

[1620] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کعبہ کا طواف کر رہے تھے۔ اس دوران میں آپ کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جس نے اپنا ہاتھ تسمے یا دھاگے یا کسی اور چیز کے ذریعے سے دوسرے شخص سے باندھ رکھا تھا۔ نبی ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ سے کاٹ دیا، پھر فرمایا: ''ہاتھ پکڑ کر اسے لے چلو۔''

(٦٦) بَابٌ: إِذَا رَأَى سَيْرًا أَوْ شَيْئًا يُكْرَهُ فِي الطَّوَافِ قَطَعَهُ

باب: 66- جب دوران طواف کسی سے باندھا ہوا تسمہ یا ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے کاٹ دے

١٦٢١ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ. [راجع: ١٦٢٠]

[1621] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا کہ وہ رسی یا کسی اور چیز سے بندھا ہوا تھا۔ آپ نے اسے کاٹ دیا۔

(٦٧) بَابٌ: لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَّلَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

باب: 67- کوئی برہنہ آدمی بیت اللہ کا طواف نہ کرے اور نہ کوئی مشرک حج کو آئے

١٦٢٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: قَالَ يُونُسُ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ، فِي رَهْطٍ يُّؤَذِّنُ فِي النَّاسِ: أَنْ لَّا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. [راجع: ٣٦٩]

[1622] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع سے قبل رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ایک سال امیر حج بنایا۔ انھوں نے مجھے دسویں ذوالحجہ کو چند آدمیوں کے ہمراہ لوگوں میں یہ منادی کرنے کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد نہ کوئی مشرک حج کرے اور نہ کوئی برہنہ شخص کعبہ کا طواف کرے۔

(٦٨) بَابٌ: إِذَا وَقَفَ فِي الطَّوَافِ

باب: 68- اگر دوران طواف کسی وجہ سے رک جائے (تو کیا کرے؟)

وَقَالَ عَطَاءٌ فِيمَنْ يَّطُوفُ فَتُقَامُ الصَّلَاةُ أَوْ يُدْفَعُ عَنْ مَّكَانِهِ: إِذَا سَلَّمَ يَرْجِعُ إِلٰى حَيْثُ قُطِعَ عَلَيْهِ فَيَبْنِي. وَيُذْكَرُ نَحْوُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت عطاء بن ابی رباح نے کہا: جو شخص بیت اللہ کا طواف کر رہا ہو، اس دوران میں نماز کی تکبیر ہو جائے یا کسی اور وجہ سے طواف چھوڑنا پڑے تو سلام پھیرنے کے بعد اسی جگہ لوٹ آئے جہاں اس کا طواف منقطع ہوا تھا۔ حضرت ابن عمر اور عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہم سے بھی اسی طرح منقول ہے۔

(٦٩) بَابٌ : صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ لِسُبُوعِهِ رَكْعَتَيْنِ

وَقَالَ نَافِعٌ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي لِكُلِّ سُبُوعٍ رَكْعَتَيْنِ . وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ : قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ : إِنَّ عَطَاءً يَقُولُ : تُجْزِئُهُ الْمَكْتُوبَةُ مِنْ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ ، فَقَالَ : السُّنَّةُ أَفْضَلُ ، لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ سُبُوعًا قَطُّ إِلَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ .

١٦٢٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو : سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي الْعُمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ : قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ، ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . وَقَالَ : ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١]. [راجع: ٣٩٥]

١٦٢٤ - قَالَ : وَسَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ : لَا يَقْرَبُ امْرَأَتَهُ حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ . [راجع: ٣٩٦]

(٧٠) بَابُ مَنْ لَّمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَلَمْ يَطُفْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

باب: 69- نبی ﷺ نے طواف کیا اور سات چکروں پر دو رکعتیں پڑھیں

حضرت نافع نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ طواف کے ہر سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ اسماعیل بن امیہ نے کہا: میں نے امام زہری سے عرض کیا کہ عطاء بن ابی رباح فرماتے ہیں: طواف کی دو رکعتوں سے فرض نماز کفایت کر جاتی ہے۔ انھوں نے جواب دیا: سنت پر عمل کرنا افضل ہے کیونکہ نبی ﷺ جب بھی طواف کے سات چکر لگاتے تو اس کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے۔

[1623] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے دریافت کیا: آیا کوئی شخص عمرہ کرتے ہوئے صفا و مروہ کی سعی کرنے سے پہلے اپنی بیوی کے پاس آ سکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ آپ نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے۔ پھر مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں۔ اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ اور ابن عمر ؓ نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''یقیناً تمھارے لیے اللہ کے رسول (کی ذات) میں بہترین نمونہ ہے۔'' (اس لیے تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا اور پیروی ہی بہتر ہے۔)

[1624] حضرت عمرو بن دینار نے کہا: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے (یہی) سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: صفا و مروہ کے درمیان سعی سے پہلے اپنی بیوی سے جماع نہ کرے۔

باب: 70- جو شخص پہلا طواف (قدوم) کر کے پھر کعبہ کے قریب نہ گیا اور نہ اس نے دوبارہ طواف ہی کیا یہاں تک کہ عرفات سے ہو آیا

١٦٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فَطَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ. [راجع: ١٥٤٥]

[1625] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، پھر عرفہ سے واپسی کے وقت تک آپ کعبہ کے قریب نہیں گئے۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی طواف قدوم کے بعد اپنی مصروفیات کے پیش نظر وقوف عرفات سے پہلے بیت اللہ حاضری نہیں دیتا اور نہ ہی نفل طواف کرتا ہے تو اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ نفل طواف کرنے پر پابندی ہے۔

(٧١) بَابُ مَنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَارِجًا مِّنَ الْمَسْجِدِ

باب: 71- طواف کی دو رکعتیں مسجد حرام سے باہر ادا کرنا

وَصَلَّى عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَارِجًا مِّنَ الْحَرَمِ.

حضرت عمر ؓ نے طواف کی دو رکعتیں حرم کے باہر جا کر ادا کیں۔

١٦٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ ح:

[1626] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیماری کے متعلق شکایت کی۔

وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّا الْغَسَّانِيُّ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ بِمَكَّةَ، وَأَرَادَ الْخُرُوجَ وَلَمْ تَكُنْ أُمُّ سَلَمَةَ طَافَتْ بِالْبَيْتِ وَأَرَادَتِ الْخُرُوجَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتْ صَلَاةُ الصُّبْحِ

ایک دوسری سند کے ساتھ یہ روایت بایں الفاظ ہے، نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ حضرت ام سلمہ ؓ نے کہا کہ جب آپ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے اور وہاں سے روانگی کا ارادہ فرمایا، (میں) ام سلمہ بھی روانہ ہونا چاہتی تھی، لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ''جب نماز فجر کھڑی ہوجائے تو تم اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرلو جبکہ لوگ نماز پڑھ رہے ہوں۔'' چنانچہ

فَطُوفِي عَلٰى بَعِيرِكِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ». فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ فَلَمْ تُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَتْ. [راجع: ٤٦٤]

انھوں نے ایسا ہی کیا اور حرم سے باہر نکلنے تک طواف کی نماز نہیں پڑھی۔

(٧٢) بَابُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ خَلْفَ الْمَقَامِ

باب:72- مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کی دو رکعت ادا کرنا

١٦٢٧ - حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِلَى الصَّفَا، وَقَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:٢١]. [راجع: ٣٩٥]

[1627] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں۔ پھر آپ ﷺ صفا کی جانب تشریف لے گئے اور فرمایا: ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

(٧٣) بَابُ الطَّوَافِ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ

باب: 73- صبح اور عصر کے بعد طواف کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ طلوع شمس سے پہلے طواف کی دو رکعت پڑھا کرتے تھے۔

وَطَافَ عُمَرُ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ فَرَكِبَ حَتّٰى صَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ بِذِي طُوًى.

سیدنا عمر فاروق ؓ نے نماز صبح کے بعد طواف کیا، پھر سوار ہوکر باہر چلے گئے اور مقام ذی طویٰ میں دو رکعت ادا کیں۔

١٦٢٨ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ نَاسًا طَافُوا بِالْبَيْتِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ قَعَدُوا إِلَى الْمُذَكِّرِ حَتّٰى إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامُوا يُصَلُّونَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَعَدُوا حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّاعَةُ الَّتِي تُكْرَهُ فِيهَا

[1628] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے صبح کی نماز کے بعد طواف کیا، پھر واعظ کے پاس بیٹھ گئے۔ جب سورج طلوع ہوا تو کھڑے ہوکر نماز (طواف) پڑھنے لگے۔ اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: یہ لوگ بیٹھے رہے اور جب نماز کے لیے وقت مکروہ شروع ہوا تو انھوں نے اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔

الصَّلَاةُ قَامُوا يُصَلُّونَ.

١٦٢٩ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا. [راجع: ٥٨٢]

[1629] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے وقت نماز سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔

١٦٣٠ - حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَّالزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَطُوفُ بَعْدَ الْفَجْرِ وَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.

[1630] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ نماز فجر کے بعد طواف کرتے اور دو رکعت پڑھتے تھے۔

١٦٣١ - قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: وَرَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَيُخْبِرُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَدْخُلْ بَيْتَهَا إِلَّا صَلَّاهُمَا. [راجع: ٥٩٠]

[1631] حضرت عبدالعزیز ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ عصر کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے حدیث بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوتے تو (عصر کے بعد) دو رکعت ضرور پڑھتے تھے۔

(٧٤) بَابُ الْمَرِيضِ يَطُوفُ رَاكِبًا

باب: 74- بیماری کی حالت میں سوار ہو کر طواف کرنا

١٦٣٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ [الْحَذَّاءِ]، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ وَهُوَ عَلَى بَعِيرٍ، كُلَّمَا أَتَى عَلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ فِي يَدِهِ وَكَبَّرَ.
[راجع: ١٦٠٧]

[1632] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔ آپ جب بھی حجر اسود کے پاس سے گزرتے، اپنے دست مبارک میں پکڑی ہوئی کسی چیز سے اس کی طرف اشارہ کرتے اور اللہ أکبر کہتے تھے۔

١٦٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا

[1633] ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: شَكَوْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي فَقَالَ: «طُوفِي مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ»، فَطُفْتُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي إِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِـ: ﴿وَالطُّورِ ۝ وَكِتَٰبٍ مَّسْطُورٍ﴾. [راجع: ٤٦٤]

ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا: ''سوار ہو کر لوگوں کی پچھلی جانب سے بیت اللہ کا طواف کر لو۔'' چنانچہ میں نے (اس طرح) اپنا طواف مکمل کیا جبکہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کی ایک جانب کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور آپ بحالت نماز سورۂ طور کی تلاوت کر رہے تھے۔

(٧٥) بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

باب: 75- حاجیوں کو پانی پلانا

١٦٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَّبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ. [انظر: ١٧٤٣، ١٧٤٤، ١٧٤٥]

[1634] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں مکہ رہنے کی اجازت طلب کی کیونکہ وہ حاجیوں کو پانی پلایا کرتے تھے تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

١٦٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقٰى فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلٰى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِّنْ عِنْدِهَا. فَقَالَ: «اِسْقِنِي». قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ، قَالَ: «اِسْقِنِي»، فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتٰى زَمْزَمَ وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا فَقَالَ: «اِعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ»، ثُمَّ قَالَ: «لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهِ»، يَعْنِي عَاتِقَهُ، وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهِ.

[1635] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سبیل کے پاس تشریف لا کر پانی طلب فرمایا تو حضرت عباس ؓ نے اپنے بیٹے حضرت فضل ؓ سے کہا کہ اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے مشروب لاؤ۔ آپ نے فرمایا: ''مجھے یہی پانی پلاؤ۔'' حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ اس میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھے اسی میں سے پلاؤ۔'' چنانچہ آپ نے اس میں سے پیا، پھر آپ چشمۂ زمزم کے پاس آئے، وہاں لوگ پانی پلانے کا کام کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے کام میں مصروف رہو، تم اچھا کام کر رہے ہو۔'' پھر فرمایا: ''اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو یقیناً میں سواری سے اتر کر رسی اپنے

یہاں (کندھے پر) رکھ لیتا۔'' آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ کیا۔

(٧٦) بَابُ مَا جاءَ فِي زَمْزَمَ

باب:76- زمزم کے متعلق جو منقول ہے

١٦٣٦ - وَقَالَ عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَانَ أَبُوذَرٍّ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «فُرِجَ سَقْفِي وَأَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِّنْ ذَهَبٍ مُّمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَّإِيمَانًا فَأَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَقَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ: اِفْتَحْ، قَالَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ». [راجع: ٣٤٩]

[1636] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے گھر کی چھت کھول دی گئی جبکہ میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے تو انھوں نے میرا سینہ چاک کیا، اسے آب زمزم سے دھویا۔ پھر سونے کا ایک طشت لے کر آئے جو ایمان وحکمت سے بھرا ہوا تھا، اسے میرے سینے میں انڈیل کر سینہ بند کر دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان دنیا کی طرف اوپر چڑھ گئے، حضرت جبریل نے آسمان دنیا کے داروغے سے کہا: دروازہ کھولو۔ اس نے پوچھا: کون ہے؟ فرمایا: میں جبریل ہوں۔''

١٦٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهُ قَالَ: سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. قَالَ عَاصِمٌ: فَحَلَفَ عِكْرِمَةُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ. [انظر: ٥٦١٧]

[1637] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آب زمزم پلایا۔ آپ نے اسے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ حضرت عکرمہ نے قسم اٹھا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اونٹ پر سوار تھے۔

(٧٧) بَابُ طَوَافِ الْقَارِنِ

باب: 77- حج قران کرنے والے کا طواف

١٦٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ: «مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّ

[1638] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے اور عمرے کا احرام باندھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''جس کے پاس قربانی ہے وہ حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھے، پھر وہ احرام کی پابندی سے آزاد نہیں ہوگا تا آنکہ وہ انھیں پورا کرے۔'' میں جب مکہ

حَتَّى يَحِلَّ مِنْهُمَا»، فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَلَمَّا قَضَيْنَا حَجَّنَا أَرْسَلَنِي مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرْتُ، فَقَالَ ﷺ: «هٰذِهِ مَكَانَ عُمْرَتِكِ». فَطَافَ الَّذِينَ أَهَلُّوا بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ حَلُّوا ثُمَّ طَافُوا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوا مِنْ مِّنًى، وَأَمَّا الَّذِينَ جَمَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ طَافُوا طَوَافًا وَّاحِدًا. [راجع: ٢٩٤]

مکرمہ آئی تو حالت حیض میں تھی۔ جب ہم نے حج مکمل کر لیا تو آپ نے مجھے عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تنعیم بھیجا۔ وہاں سے میں نے عمرہ مکمل کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ تمھارے پہلے عمرے کا بدل ہے۔'' جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا انھوں نے طواف کیا اور احرام کی پابندی سے آزاد ہو گئے، پھر انھوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد ایک اور طواف کیا۔ اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا انھوں نے صرف ایک ہی طواف کیا۔

١٦٣٩ - **حَدَّثَنَا** يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، دَخَلَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَظَهْرُهُ فِي الدَّارِ، فَقَالَ: إِنِّي لَا آمَنُ أَنْ يَّكُونَ الْعَامَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ فَيَصُدُّوكَ عَنِ الْبَيْتِ، فَلَوْ أَقَمْتَ، فَقَالَ: قَدْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] ثُمَّ قَالَ: أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِي حَجًّا، قَالَ: ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا. انظر: ١٦٤٠، ١٦٩٣، ١٧٠٨، ١٧٢٩، ١٨٠٦، ١٨٠٧، ١٨٠٨، ١٨١٠، ١٨١٢، ١٨١٣، ٤١٨٣، ٤١٨٤، ٤١٨٥]

[1639] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آئے جبکہ ان کی سواری ان کے گھر میں بالکل تیار تھی، انھوں نے عرض کیا: مجھے اندیشہ ہے کہ اس سال لوگوں میں لڑائی ہو جائے گی اور وہ آپ کو بیت اللہ جانے سے روک دیں گے، بنابریں آپ کا یہیں ٹھہرنا مناسب ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی (عمرے کے لیے) تشریف لے گئے تھے تو کفار قریش آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، لہٰذا اگر کوئی میرے اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوا تو میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا: ''بے شک رسول اللہ (ﷺ) میں تمھارے لیے بہترین نمونہ ہے۔'' پھر فرمایا کہ تم گواہ رہو، میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی واجب کر لیا ہے۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ مکہ مکرمہ آئے اور حج و عمرہ دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

١٦٤٠ - **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ

[1640] حضرت نافع رحمہ اللہ ہی سے روایت ہے کہ جس سال حجاج بن یوسف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کا ارادہ رکھتا تھا، اس سال حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا

كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَّصُدُّوكَ، فَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] إِذَنْ أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَّعَ عُمْرَتِي. وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ وَّلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ، فَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ، وَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٦٣٩]

ارادہ کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے عرض کیا گیا کہ لوگوں میں جنگ و قتال ہونے والا ہے، ہمیں خطرہ ہے کہ لوگ آپ کو روک دیں گے (لہٰذا آپ مکہ مکرمہ نہ جائیں)۔ اس پر انھوں نے فرمایا: ''تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ) کی حیات طیبہ میں بہترین نمونہ ہے۔'' اس وقت میں بھی وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کو واجب کر لیا ہے۔ پھر وہ روانہ ہوئے۔ جب مقام بیداء پہنچے تو فرمایا: حج اور عمرے کا ایک ہی حال ہے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ اس کے بعد ہدی بھیج دی جو قدید سے خریدی تھی۔ اس سے زیادہ کچھ نہ کیا، نہ تو نحر کیا اور نہ کوئی ایسا کام ہی کیا جو احرام کے باعث حرام تھا، نہ سر منڈوایا اور نہ بال ہی چھوٹے کرائے، یہاں تک کہ قربانی کے دن قربانی ذبح کی اور سر منڈوایا۔ آپ کا یہ موقف تھا کہ آپ نے ایک طواف سے حج اور عمرہ دونوں کا طواف کر لیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح کیا تھا۔

فائدہ: حج قران کرنے والا اگر ایک طواف اور ایک سعی کرتا ہے تو صحیح احادیث کے اعتبار سے ایسا کرنا صحیح ہے اور جن روایات میں اس موقف کے خلاف بیان ہوا ہے وہ صحیح احادیث کے مقابلے میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتیں۔ اس سلسلے میں فتح الباری: (625/3) کا مطالعہ مفید رہے گا۔

(٧٨) بَابُ الطَّوَافِ عَلَى وُضُوءٍ

باب: 78- باوضو طواف کرنا

١٦٤١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ: أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ: قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ

[1641] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے حج کے متعلق حضرت عائشہ ؓ نے مجھے آگاہ فرمایا۔ انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے پہلا کام یہ کیا کہ وضو کیا، پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ محض طواف کرنے ہی سے آپ کا

شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلُ ذٰلِكَ، ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةٌ، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً، وَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوا يَبْدَؤُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ، تَطُوفَانِ بِهِ ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ. [راجع: ١٦١٤]

عمرہ مکمل نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر ؓ نے حج کیا۔ انھوں نے سب سے پہلے جو کام کیا وہ بیت اللہ کا طواف تھا، پھر یہ عمرہ نہ ہوا۔ اس کے بعد حضرت عمر فاروق نے بھی اسی طرح کیا۔ (حضرت عروہ نے کہا) پھر حضرت عثمان ؓ نے حج کیا۔ میں نے ان کو سب سے پہلے جو کام کرتے دیکھا وہ بیت اللہ کا طواف تھا، پھر یہ عمرہ نہ بنا۔ اس کے بعد امیر معاویہ ؓ اور حضرت عبداللہ بن عمر ؓ (نے بھی ایسے ہی کیا)۔ اس کے بعد میں نے (اپنے والد گرامی) حضرت زبیر ؓ کے ساتھ حج کیا، انھوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر یہ عمرہ نہ ہوا۔ بعد ازاں میں نے مہاجرین و انصار کو بھی یہی کام کرتے دیکھا کہ عمرہ نہیں ہوتا تھا۔ آخری شخصیت جسے میں نے اس طرح کرتے دیکھا وہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کی ذات گرامی تھی۔ انھوں نے بھی حج کو توڑ کر عمرہ نہیں بنایا تھا۔ ابن عمر ؓ بھی ان کے پاس موجود ہیں لیکن ان سے اس کے متعلق پوچھتے نہیں۔ اسی طرح جو اکابر پہلے گزر گئے ہیں ان کا بھی مکہ میں داخل ہوتے ہی پہلا قدم طواف کے لیے اٹھتا تھا، پھر یہ بھی احرام نہیں کھولتے تھے۔ میں نے اپنی خالہ اور والدہ کو دیکھا ہے جب وہ آتیں تو سب سے پہلے طواف کرتیں، اس کے بعد احرام نہیں کھولتی تھیں۔

١٦٤٢ - وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَهَلَّتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا. [راجع: ١٦١٥]

[1642] (حضرت عروہ کہتے ہیں کہ) مجھے میری والدہ نے خبر دی، انھوں نے اپنی بہن، حضرت زبیر ؓ اور فلاں، فلاں کے ساتھ عمرہ کیا ہے، یہ سب لوگ حجر اسود کو بوسہ دیتے تو احرام کھول دیتے۔

فائدہ: آخری عبارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حجر اسود کے بوسے کے بعد احرام کھول دیتے تھے بلکہ طواف کرنے کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے، پھر سر منڈوا کر احرام کھولتے تھے۔

(٧٩) بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَجُعِلَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ

باب: 79- صفا و مروہ کی سعی واجب ہے اور انھیں شعائر اللہ قرار دیا گیا ہے

١٦٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: قَالَ عُرْوَةُ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [البقرة:١٥٨] فَوَاللهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَّا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي! إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا، وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا بِالْمُشَلَّلِ، فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَّطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَّطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَّتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ أَخْبَرْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ مَا كُنْتُ سَمِعْتُهُ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ يَذْكُرُونَ: أَنَّ النَّاسَ - إِلَّا مَنْ ذَكَرَتْ عَائِشَةُ - مِمَّنْ كَانَ يُهِلُّ بِمَنَاةَ، كَانُوا

[1643] حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ آپ اس آیت کریمہ کی وضاحت کریں: ''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جو شخص کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ صفا و مروہ کی سعی کرے۔'' واللہ! اس سے تو یہ معلوم ہوتا کہ اگر صفا و مروہ کی سعی نہ کریں تو کسی پر کچھ بھی گناہ نہیں ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تو نے غلط بات کہی۔ اگر اللہ تعالیٰ کا یہ مطلب ہوتا تو آیت کریمہ یوں ہوتی: ''ان کے طواف نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔'' دراصل بات یہ ہے کہ مذکورہ آیت کریمہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی۔ وہ اسلام لانے سے پہلے منات کے لیے احرام باندھا کرتے تھے جس کی وہ مقام مشلل کے قریب عبادت کرتے تھے، اس لیے ان میں سے جو شخص احرام باندھتا تو وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا گناہ خیال کرتا تھا۔ جب یہ لوگ مسلمان ہوئے تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا اور کہا: اللہ کے رسول! ہم لوگ تو صفا و مروہ کے درمیان سعی کو برا سمجھتے تھے اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''صفا اور مروہ دونوں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں......'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو صفا و مروہ کی سعی کو جاری فرمایا ہے، اس لیے اب کوئی سعی کو ترک نہیں کرسکتا۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن کو اس بات سے آگاہ کیا تو

يَطُوفُونَ كُلُّهُمْ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا ذَكَرَ اللهُ تَعَالَى الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ فِي الْقُرْآنِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! كُنَّا نَطُوفُ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ فَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا فَهَلْ عَلَيْنَا مِنْ حَرَجٍ أَنْ نَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ﴾ اَلْآيَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَأَسْمَعُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فِي الَّذِينَ كَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْجَاهِلِيَّةِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَالَّذِينَ يَطَّوَّفُونَ، ثُمَّ تَحَرَّجُوا أَنْ يَطَّوَّفُوا بِهِمَا فِي الْإِسْلَامِ مِنْ أَجْلِ أَنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَ بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّفَا، حَتَّى ذَكَرَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا ذَكَرَ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ. [انظر: ١٧٩٠، ٤٤٩٥، ٤٨٦١]

انھوں نے کہا کہ یہ تو علم و آگہی کی باتیں ہیں۔ میں نے پہلے نہیں سنی تھیں، البتہ میں نے کچھ اہل علم کو اس کے سوا بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جو ام المومنین ؓ نے کہا ہے کہ جو لوگ منات کے لیے احرام باندھتے تھے وہ سب لوگ صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا اور قرآن مجید میں صفا و مروہ کا ذکر نہ کیا تو انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے کعبہ کے طواف کا ذکر کیا ہے، صفا کا کہیں ذکر نہیں، تو کیا ہم پر گناہ ہوگا اگر ہم صفا و مروہ کا طواف کریں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ”صفا اور مروہ تو اللہ کے شعائر میں سے ہیں......“ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے کہا: میں یہ سنتا رہا ہوں کہ یہ آیت ان دونوں فریقوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو لوگ دور جاہلیت میں صفا اور مروہ کے طواف کو گناہ خیال کرتے تھے ان کے بارے میں اور ان لوگوں کے بارے میں بھی جو پہلے تو صفا و مروہ کا طواف کرتے تھے، پھر اسلام لانے کے بعد اسے اس وجہ سے گناہ خیال کرنے لگے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کا ذکر کیا لیکن صفا و مروہ کے طواف کا ذکر نہیں کیا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے بیت اللہ کے طواف کے بعد ان کے طواف کا ذکر فرمایا۔

(٨٠) بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: 80- صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے متعلق کیا ہدایات ہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَلسَّعْيُ مِنْ دَارِ بَنِي عَبَّادٍ إِلٰى زُقَاقِ بَنِي أَبِي حُسَيْنٍ.

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ سعی بنو عباد کے گھروں سے بنو ابی حسین کی گلی تک ہے۔

١٦٤٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ،

[1644] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ پہلا طواف کرتے تو پہلے تین

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَّمَشَى أَرْبَعًا، وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَقُلْتُ لِنَافِعٍ: أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا أَنْ يُّزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ. [راجع: ١٦٠٣]

چکروں میں دوڑتے اور باقی چار میں معمول کے مطابق چلتے۔ اور جب صفا و مروہ کی سعی کرتے تو نالے کے نشیب میں دوڑتے تھے۔ عبید اللہ نے کہا: میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو کیا حسب معمول چلتے تھے؟ انھوں نے کہا کہ نہیں، البتہ اگر حجر اسود کے پاس ہجوم ہوتا تو آہستہ چلتے کیونکہ اس کا استلام کیے بغیر اس کو نہیں چھوڑتے تھے۔

١٦٤٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ وَّلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١]. [راجع: ٣٩٥]

[1645] عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ انھوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق سوال کیا جس نے عمرہ کرتے وقت بیت اللہ کا طواف تو کر لیا لیکن صفا و مروہ کی ابھی تک سعی نہیں کی۔ کیا وہ اپنی بیوی کے پاس آسکتا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے، بیت اللہ کے سات چکر لگائے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کیں، اس کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

١٦٤٦ - وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوَّفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ٣٩٦]

[1646] (عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ) ہم نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے یہی سوال کیا تو انھوں نے واضح طور پر فرمایا کہ جب تک صفا و مروہ کی سعی نہ کر لے اپنی بیوی کے پاس نہ جائے۔

١٦٤٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. ثُمَّ تَلَا ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١].

[1647] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے، بیت اللہ کا طواف کیا، پھر (طواف کی) دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی۔ بعد ازاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی: ''یقیناً تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔''

[راجع: ۳۹۵]

فائدہ: ان روایات کا مدلول یہ ہے کہ عمرے کے لیے تین کاموں کا اہتمام ضروری ہے: * بیت اللہ کا طواف جس میں پہلے تین چکر دوڑ کر باقی چار معمول کی رفتار سے پورے کیے جائیں۔ * طواف کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے یا اس کے آس پاس دو رکعت پڑھی جائیں۔ * صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی جائے۔

١٦٤٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ السَّعْيَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. لِأَنَّهَا كَانَتْ مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [البقرة:١٥٨]. [انظر: ٤٤٩٦]

[1648] حضرت عاصم رحمہ اللہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ لوگ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کو برا خیال کرتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں کیونکہ یہ دور جاہلیت کا شعار تھا تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''بے شک صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں، لہٰذا جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے، اس پر ان کی سعی کرنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔''

١٦٤٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِينَ قُوَّتَهُ.

[1649] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا دوران طواف میں تیز چلنا اور صفا و مروہ کی سعی میں دوڑنا اس لیے تھا کہ مشرکین کے سامنے اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں۔

زَادَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ. [انظر: ٤٢٥٧]

حمیدی رحمہ اللہ نے بھی اس طریق سے اسی طرح روایت بیان کی ہے، تاہم انھوں نے سفیان کی عمرو بن عطاء سے سماعت کی صراحت کی ہے۔

(٨١) بَابٌ: تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ، وَإِذَا سَعَى عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب: 81- حائضہ طواف کعبہ کے علاوہ تمام ارکان حج بجا لائے، نیز جس نے صفا و مروہ کی سعی وضو کے بغیر کر لی تو (کیا حکم ہے)؟

١٦٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ

[1650] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب میں حج کے لیے مکہ آئی تو میں حیض سے تھی، اس لیے میں بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی نہ کر

مَكَّةَ وَأَنَا حَائِضٌ وَّلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، قَالَتْ: فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «اِفْعَلِي كَمَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَّا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِي».

[راجع: ٢٩٤]

سکی۔ فرماتی ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''دیگر حاجیوں کی طرح ارکان حج ادا کرتی رہو لیکن بیت اللہ کا طواف نہ کرو حتی کہ حیض سے پاک ہو جاؤ۔''

١٦٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ؛ ح: وَقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ، وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِّنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَيَطُوفُوا، ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا، إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلٰى مِنًى وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا؟ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ».

[1651] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ نے حج کا احرام باندھا لیکن نبی ﷺ اور حضرت طلحہ ؓ کے علاوہ کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی ؓ یمن سے تشریف لائے تو ان کے پاس قربانی موجود تھی۔ انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کے احرام جیسی نیت کی، چنانچہ جب نبی ﷺ نے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ احرامِ حج کو عمرے سے بدل لیں، پھر بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کی سعی کے بعد سروں کے بال چھوٹے کرالیں اور احرام کھول دیں مگر جس کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ احرام نہ کھولے۔ صحابۂ کرام ؓ نے آپس میں گفتگو کی کہ ہم منیٰ کی طرف اس حالت میں جائیں گے کہ ہمارے اعضائے تناسل منی ٹپکا رہے ہوں گے؟ جب نبی ﷺ کو صحابۂ کرام ؓ کی یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا: ''جس بات کا مجھے اب علم ہوا ہے اگر پہلے معلوم ہو جاتی تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔''

وَحَاضَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ، فَلَمَّا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْبَيْتِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَنْطَلِقُونَ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَأَنْطَلِقُ بِحَجٍّ، فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا إِلٰى

حضرت عائشہ ؓ کو دوران حج میں حیض آ گیا، اس لیے انھوں نے بیت اللہ کے طواف کے علاوہ دیگر تمام ارکان حج ادا کیے، پھر جب وہ پاک ہو گئیں تو انھوں نے طواف کیا۔ اس دوران میں انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سب لوگ حج وعمرہ دونوں مکمل کر کے واپس

التَّنْعِيمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ. [راجع: ١٥٥٧]

جا رہے ہیں جبکہ میں صرف حج مکمل کر کے واپس جاؤں گی، چنانچہ آپ نے عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ ان کے ساتھ تنعیم جائیں (اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھیں) اس طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔

١٦٥٢ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَمْنَعُ عَوَاتِقَنَا أَنْ يَّخْرُجْنَ، فَقَدِمَتِ امْرَأَةٌ فَنَزَلَتْ قَصْرَ بَنِي خَلَفٍ فَحَدَّثَتْ أَنَّ أُخْتَهَا كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَدْ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَكَانَتْ أُخْتِي مَعَهُ فِي سِتِّ غَزَوَاتٍ، قَالَتْ: كُنَّا نُدَاوِي الْكَلْمٰى، وَنَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى، فَسَأَلَتْ أُخْتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: هَلْ عَلٰى إِحْدَانَا بَأْسٌ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّها جِلْبَابٌ أَنْ لَّا تَخْرُجَ؟ فَقَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا، وَلْتَشْهَدِ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ». فَلَمَّا قَدِمَتْ أُمُّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَأَلْنَهَا - أَوْ قَالَ: سَأَلْنَاهَا فَقَالَتْ - وَكَانَتْ لَا تَذْكُرُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبَدًا إِلَّا قَالَتْ: بِأَبِي، قُلْنَا: أَسَمِعْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَتْ: نَعَمْ، بِأَبِي، فَقَالَ: «لِتَخْرُجِ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ [فَيَشْهَدْنَ] الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ، وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلّٰى». فَقُلْتُ: آلْحَائِضُ؟ فَقَالَتْ: أَوَ لَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ؟ وَتَشْهَدُ كَذَا؟ وَتَشْهَدُ كَذَا؟.

[راجع: ٣٢٤]

[1652] حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے کہ ہم اپنی نوجوان کنواری لڑکیوں کو باہر (عیدگاہ میں) جانے سے منع کرتی تھیں، چنانچہ ایک عورت آئی اور بنو خلف کے محل میں ٹھہری۔ اس نے بیان کیا کہ ان کی ہمشیرہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی ایک صحابی کی بیوی تھی۔ اس کے شوہر نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شرکت کی تھی۔ میری ہمشیرہ بھی چھ غزوات میں اس کے ہمراہ تھیں۔ اس نے بیان کیا کہ ہم میدان جہاد میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی عیادت کرتی تھیں۔ میری بہن نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اگر ہم چادر نہ ہونے کی وجہ سے باہر (عید گاہ) نہ جائیں تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی سہیلی اپنی چادر اسے دے دے اور وہ دعوت خیر اور مسلمانوں کی دعاؤں میں ضرور شریک ہو۔'' پھر جب ام عطیہ رضی اللہ عنہا بصرہ آئیں تو ہم نے ان سے یہی مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کی عادت تھی کہ وہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتیں تو فرماتیں: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! ہم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس اس طرح سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جی ہاں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نوجوان کنواری لڑکیاں، پردہ دار خواتین اور حیض والی عورتیں باہر (عیدگاہ کی طرف) نکلیں، خیر و برکت اور مسلمانوں کی دعاؤں میں شریک ہوں، البتہ حیض والی عورتیں جائے نماز سے

الگ رہیں۔'' میں نے کہا: کیا حیض والی عورتیں بھی شریک ہوں؟ انھوں نے فرمایا: کیا حیض والی عورت میدان عرفات اور فلاں، فلاں جگہ نہیں جاتی؟ (پھر عید گاہ جانے میں کیا امر مانع ہے)؟

(۸۲) بَابُ الْإِهْلَالِ مِنَ الْبَطْحَاءِ وَغَيْرِهَا لِلْمَكِّيِّ وَالْحَاجِّ إِذَا خَرَجَ مِنْ مِنًى

باب: 82- اہل مکہ اور مسافر حجاج منیٰ کی طرف روانگی کے وقت بطحاء وغیرہ سے احرام باندھیں

وَسُئِلَ عَطَاءٌ عَنِ الْمُجَاوِرِ يُلَبِّي بِالْحَجِّ فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُلَبِّي يَوْمَ التَّرْوِيَةِ إِذَا صَلَّى الظُّهْرَ وَاسْتَوٰى عَلٰى رَاحِلَتِهِ.

عطاء بن ابی رباح سے اس شخص کے متعلق سوال ہوا جو مکہ میں مقیم ہو وہ حج کے لیے کب لبیک کہے، انھوں نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو جب ظہر کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر بیٹھتے (اور وہ آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہو جاتی) تو تلبیہ پڑھتے تھے۔

وَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَدِمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَحْلَلْنَا حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (حجۃ الوداع کے موقع پر مکہ مکرمہ) آئے تو ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ تک ہم نے احرام کھولے رکھا، پھر جب ہم نے مکہ کو اپنے پیچھے چھوڑ دیا تو حج کا تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ: أَهْلَلْنَا مِنَ الْبَطْحَاءِ.

حضرت ابو زبیر، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے وادئ بطحاء، یعنی مکہ ہی سے حج کا احرام باندھا تھا۔

وَقَالَ عُبَيْدُ بْنُ جُرَيْجٍ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى يَوْمِ التَّرْوِيَةِ، فَقَالَ: لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ.

عبید بن جریج نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: میں نے آپ کو دیکھا ہے کہ جب آپ مکہ میں ہوتے ہیں تو لوگ تو چاند دیکھ کر احرام باندھ لیتے ہیں لیکن آپ آٹھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب تک آپ منیٰ جانے کے لیے اونٹنی پر سوار نہ ہوتے احرام نہ باندھتے۔

وضاحت: اہل مکہ سے مراد وہ آدمی ہے جو مکہ کا رہائشی ہو اور حج کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور مسافر حجاج سے مراد وہ لوگ ہیں

جنھوں نے حج تمتع کی نیت کی ہو۔ یہ دونوں، یعنی اہل مکہ اور مسافر حجاج جب مناسک حج کے لیے منیٰ کی طرف روانہ ہوں گے تو وادی مکہ سے احرام باندھیں گے۔ انھیں حدود حرم سے باہر جانے کی ضرورت نہیں۔

(٨٣) بَابٌ: أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟

باب: 83- حاجی آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟

١٦٥٣ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ: اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ. [انظر: ١٦٥٤، ١٧٦٣]

[1653] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا کہ آپ مجھے ایک چیز کے متعلق بتائیں جو آپ کو رسول اللہ ﷺ سے اچھی طرح یاد ہو۔ آپ ﷺ نے آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر اور عصر کی نمازیں کہاں پڑھی تھیں؟ انھوں نے فرمایا: یہ نمازیں منیٰ میں پڑھی تھیں۔ میں نے کہا: کوچ کے دن آپ نے عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: وادی ابطح میں۔ پھر انھوں نے فرمایا کہ تم وہی کرو جو تمھارے امراء کریں۔

١٦٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ: لَقِيتُ أَنَسًا؛ ح: وَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى مِنًى يَوْمَ التَّرْوِيَةِ فَلَقِيتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَاهِبًا عَلَى حِمَارٍ، فَقُلْتُ: أَيْنَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا الْيَوْمَ الظُّهْرَ؟ فَقَالَ: اُنْظُرْ حَيْثُ يُصَلِّي أُمَرَاؤُكَ فَصَلِّ. [راجع: ١٦٥٣]

[1654] حضرت عبدالعزیز ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں آٹھویں ذوالحجہ کو منیٰ کی طرف گیا تو وہاں حضرت انس ؓ سے ملا جو گدھے پر سوار ہو کر جا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: نبی ﷺ نے اس دن ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: دیکھو! جہاں تمھارے امراء نماز پڑھتے ہیں وہاں تم بھی نماز پڑھو۔

(٨٤) بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

باب: 84- منیٰ میں نماز پڑھنا

١٦٥٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ

[1655] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر و عمر ؓ منیٰ میں دو دو رکعت پڑھتے تھے، اسی طرح حضرت عثمان

عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ. [راجع: ١٠٨٢]

ؓ نے بھی اپنے ابتدائی دور خلافت میں دو دو رکعت پڑھنے کا اہتمام کیا تھا۔

١٦٥٦ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ - وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنُهُ - بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ. [راجع: ١٠٨٣]

[1656] حضرت حارثہ بن وہب خزاعی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ہمیں منیٰ میں دو رکعتیں پڑھائیں، حالانکہ ہم کسی وقت بھی اس سے زیادہ کثیر تعداد میں نہ تھے اور نہ اس سے زیادہ امن والے ہی تھے۔

١٦٥٧ - **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَفَرَّقَتْ بِكُمُ الطُّرُقُ، فَيَا لَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ. [راجع: ١٠٨٤]

[1657] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے منیٰ میں نبی ﷺ کے ہمراہ دو رکعتیں پڑھیں، حضرت ابوبکر ؓ کے ساتھ بھی دو ہی رکعتیں ادا کیں، پھر حضرت عمر فاروق ؓ کے ساتھ بھی دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر تمھارے طریقے مختلف ہوگئے۔ کاش! چار رکعات کے بجائے مجھے ایسی دو رکعتیں ہی نصیب ہوجائیں جنھیں اللہ کے ہاں شرف پذیرائی حاصل ہو۔

(٨٥) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب:85- عرفہ کے دن روزہ رکھنا

١٦٥٨ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَيْرًا - مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ - عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ: شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ.

[انظر: ١٦٦١، ١٩٨٨، ٥٦٠٤، ٥٦١٨، ٥٦٣٦]

[1658] حضرت ام فضل ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عرفہ کے دن لوگوں کو نبی ﷺ کے روزے کے متعلق شک ہوا تو میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں ایک مشروب بھیجا۔ آپ نے اسے نوشِ جاں فرمایا۔

فائدہ: صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے دو سال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں، تاہم حاجی کے لیے بہتر ہے کہ وہ عرفہ کے دن روزہ نہ رکھے۔[1]

1 صحیح مسلم، الصیام، حدیث: 2746(1162).

(٨٦) بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ إِذَا غَدَا مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَةَ

١٦٥٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَهُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى إِلَى عَرَفَةَ -: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَ يُهِلُّ مِنَّا الْمُهِلُّ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ مِنَّا الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ. [راجع: ٩٧٠]

باب: 86- منیٰ سے عرفات جاتے وقت تلبیہ اور تکبیر کہنا

[1659] حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، جب یہ دونوں منیٰ سے عرفات کی طرف جارہے تھے: آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جاتے وقت اس دن کیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم میں سے کچھ تلبیہ کہتے تھے، انھیں کوئی برا نہیں کہتا تھا جبکہ کچھ اللہ اکبر کہتے تھے، انھیں بھی کوئی برا خیال نہیں کرتا تھا۔

(٨٧) بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

١٦٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: كَتَبَ عَبْدُ الْمَلِكِ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَّا تُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ، فَجَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ، فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُّعَصْفَرَةٌ فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فَقَالَ: اَلرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ، قَالَ: هٰذِهِ السَّاعَةَ؟. قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْظِرْنِي حَتَّى أُفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ، فَنَزَلَ حَتَّى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ اللهِ، فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ عَبْدُ اللهِ قَالَ: صَدَقَ. [انظر:

باب: 87- عرفہ کے دن (وقوف کے لیے) جلدی روانہ ہونا

[1660] حضرت سالم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو خط لکھا کہ وہ احکام حج میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مخالفت نہ کرے، چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد تشریف لائے جبکہ میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ انھوں نے حجاج کے ڈیرے کے پاس پہنچ کر زور سے آواز دی تو حجاج کسم میں رنگی ہوئی چادر اوڑھے باہر نکلا اور کہنے لگا: ابوعبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تمھیں سنت کی پیروی مطلوب ہے تو ابھی چلنا چاہیے۔ حجاج بولا: بالکل اسی وقت؟ انھوں نے فرمایا: ہاں۔ حجاج نے کہا: مجھے اتنی مہلت دیں کہ میں اپنے سر پر پانی بہالوں پھر چلتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری سے نیچے اتر پڑے، یہاں تک کہ حجاج فارغ ہوکر باہر نکلا۔ جب وہ میرے اور والد گرامی کے درمیان چلنے لگا تو میں نے کہا کہ

[١٦٦٢، ١٦٦٣]

اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھنا اور وقوف میں جلدی کرنا۔ یہ سن کر حجاج حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگا۔ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے دیکھا تو فرمایا کہ سالم سچ کہتا ہے۔

فائدہ: یہ وقوف حج کا رکن ہے۔ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا ہے۔ یہ وقوف عین گرمی کے وقت دوپہر کے بعد ہی شروع کر دینا چاہیے، نیز وقوف سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے۔

(٨٨) بَابُ الْوُقُوفِ عَلَى الدَّابَّةِ بِعَرَفَةَ

باب: 88- میدان عرفہ میں سواری پر وقوف کرنا

١٦٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَّوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ: أَنَّ نَاسًا اخْتَلَفُوا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ. [راجع: ١٦٥٨]

[1661] حضرت ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے ہاں چند لوگوں نے نبی ﷺ کے متعلق یوم عرفہ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ روزے سے ہیں جبکہ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ آپ نے روزہ نہیں رکھا۔ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا نے آپ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ اپنی اونٹنی پر وقوف فرما رہے تھے تو آپ نے اسے نوش جاں فرمایا۔

(٨٩) بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِعَرَفَةَ

باب: 89- میدانِ عرفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا فَاتَتْهُ الصَّلَاةُ مَعَ الْإِمَامِ جَمَعَ بَيْنَهُمَا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی نماز باجماعت فوت ہو جاتی تو دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے تھے۔

١٦٦٢ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ أَنَّ الْحَجَّاجَ بْنَ يُوسُفَ عَامَ نَزَلَ بِابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سَأَلَ عَبْدَ اللهِ: كَيْفَ تَصْنَعُ فِي الْمَوْقِفِ يَوْمَ عَرَفَةَ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَهَجِّرْ بِالصَّلَاةِ يَوْمَ عَرَفَةَ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: صَدَقَ، إِنَّهُمْ كَانُوا يَجْمَعُونَ بَيْنَ الظُّهْرِ

[1662] حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حجاج بن یوسف جس سال حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے جنگ کرنے (مکے) آیا تو اس نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ عرفہ کے دن موقف میں کیا کرتے ہیں؟ حضرت سالم نے کہا: اگر تو سنت کی پیروی کرنا چاہتا ہے تو عرفہ کے دن نماز ظہر دوپہر کے وقت جلدی پڑھنا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس (سالم) نے سچ کہا

وَالْعَصْرِ فِي السُّنَّةِ، فَقُلْتُ لِسَالِمٍ: أَفَعَلَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ سَالِمٌ: وَهَلْ تَتَّبِعُونَ فِي ذٰلِكَ إِلَّا سُنَّتَهُ. [راجع: ١٦٦٠]

ہے۔ یقیناً صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سنت کے مطابق ظہر اور عصر کی نماز جمع کرتے تھے۔ ابن شہاب کہتے ہیں: میں نے حضرت سالم سے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسا کیا تھا؟ حضرت سالم نے جواب دیا کہ تم اس مسئلے میں رسول اللہ ﷺ کی سنت ہی پر چلتے ہو۔

(٩٠) بَابُ قَصْرِ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

باب: 90- میدان عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

١٦٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ يَأْتَمَّ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فِي الْحَجِّ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ، جَاءَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَأَنَا مَعَهُ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ أَوْ زَالَتْ، فَصَاحَ عِنْدَ فُسْطَاطِهِ: أَيْنَ هٰذَا؟ فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلرَّوَاحَ، فَقَالَ: اَلْآنَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَنْظِرْنِي أُفِيضْ عَلَيَّ مَاءً، فَنَزَلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا حَتَّى خَرَجَ فَسَارَ بَيْنِي وَبَيْنَ أَبِي، فَقُلْتُ: إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ السُّنَّةَ الْيَوْمَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوفَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: صَدَقَ. [راجع: ١٦٦٠]

[1663] حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے کہ خلیفہ عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا کہ حج کے معاملات میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرے، چنانچہ جب عرفہ کا دن تھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما زوال آفتاب کے بعد آئے۔ میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ انھوں نے حجاج کے خیمے کے پاس آکر بلند آواز سے کہا: یہ کہاں ہے؟ حجاج باہر نکلا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عرفات کی طرف چلیں۔ حجاج بولا: ابھی چلنا ہے؟ فرمایا: ہاں۔ حجاج نے کہا: مجھے تھوڑی سی مہلت دیں کہ میں اپنے سر پر پانی بہا لوں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سواری سے اتر کر انتظار کرنے لگے یہاں تک کہ وہ باہر نکلا اور میرے اور میرے والد گرامی کے درمیان چلنے لگا۔ میں نے اسے کہا: اگر سنت کو پانا چاہتے ہو تو آج خطبہ مختصر کرو اور وقوف میں جلدی کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے۔

بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ

باب: عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی کرنا

وضاحت: اس عنوان کے تحت امام بخاری رحمہ اللہ نے گزشتہ حدیث کے پیش نظر کسی اور حدیث کا اندراج نہیں کیا کیونکہ اس میں یہ الفاظ ہیں ''اگر تو سنت کی اتباع کرنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر اور وقوف میں جلدی کرنا۔'' صحیح بخاری کے بعض نسخوں میں حضرت امام بخاری رحمہ اللہ کے یہ الفاظ مذکور ہیں: ''اس عنوان کے تحت وہی حدیث لکھنے کا پروگرام تھا جسے امام مالک نے امام ابن شہاب زہری سے بیان کیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب میں وہی حدیث لاؤں جو بلا فائدہ مکرر نہ ہو۔'' اس عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ صحیح بخاری میں کوئی حدیث مکرر نہیں ہے جو احادیث بظاہر مکرر نظر آتی ہیں ان میں تقیید و اطلاق، اضافہ و کمی اور سند وغیرہ میں

ضرور تفاوت ہوتا ہے۔ واللہ أعلم.

(٩١) بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

باب:91- میدان عرفات میں وقوف کرنا

١٦٦٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ أَطْلُبُ بَعِيرًا لِّي ح: وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ ابنِ مُطْعِمٍ قَالَ: أَضْلَلْتُ بَعِيرًا فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ: هٰذَا وَاللهِ مِنَ الْحُمْسِ، فَمَا شَأْنُهُ هٰهُنَا؟.

[1664] حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: (قبل از اسلام) ایک دفعہ میرا اونٹ گم ہو گیا۔ میں عرفہ کے دن اسے تلاش کرنے نکلا تو میں نے نبی ﷺ کو میدان عرفات میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے دل میں کہا: اللہ کی قسم! یہ تو قوم حمس سے ہیں (جو حدود حرم سے باہر نہیں نکلتے) یہاں ان کا کیا کام ہے؟

١٦٦٥ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: كَانَ النَّاسُ يَطُوفُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عُرَاةً إِلَّا الْحُمْسَ - وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَّمَا وَلَدَتْ - وَكَانَتِ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُونَ عَلَى النَّاسِ، يُعْطِي الرَّجُلُ الرَّجُلَ الثِّيَابَ يَطُوفُ فِيهَا، وَتُعْطِي الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ الثِّيَابَ تَطُوفُ فِيهَا، فَمَنْ لَّمْ تُعْطِهِ الْحُمْسُ طَافَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانًا، وَكَانَ يُفِيضُ جَمَاعَةُ النَّاسِ مِنْ عَرَفَاتٍ، وَتُفِيضُ الْحُمْسُ مِنْ جَمْعٍ، قَالَ: فَأَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي الْحُمْسِ ﴿ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ﴾ [البقرة:١٩٩]

[1665] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ دور جاہلیت میں حمس کے علاوہ دوسرے لوگ بیت اللہ کا ننگے طواف کرتے تھے۔ حمس سے مراد قریش اور اس کی اولاد ہے۔ قریش نیکی سمجھ کر لوگوں کو کپڑے دیتے، مرد مرد کو کپڑے دیتا وہ ان میں طواف کرتا اور عورت عورت کو کپڑے دیتی وہ ان میں طواف کرتی۔ جسے قریش کپڑے نہ دیتے وہ ننگا ہوکر بیت اللہ کا طواف کرتا۔ دوسرے لوگ تو میدان عرفات سے واپس آتے لیکن حمس مزدلفہ ہی سے واپس آ جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ درج ذیل آیت کریمہ قریش کے متعلق نازل ہوئی: ''پھر تم لوگ وہاں سے واپس لوٹو جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں۔''

قَالَ: كَانُوا يُفِيضُونَ مِنْ جَمْعٍ فَدُفِعُوا إِلَى عَرَفَاتٍ. [انظر: ٤٥٢٠]

راوی کہتے ہیں کہ قریش مزدلفہ سے پلٹ آتے تھے، اس لیے انھیں عرفات کی طرف بھیجا گیا۔

(٩٢) بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

١٦٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ: سُئِلَ أُسَامَةُ وَأَنَا جَالِسٌ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيرُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ؟ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ، فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ.

قَالَ هِشَامٌ: وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ. فَجْوَةٌ: مُتَّسَعٌ، وَالْجَمِيعُ فَجَوَاتٌ وَّفِجَاءٌ. وَكَذٰلِكَ رَكْوَةٌ وَّرِكَاءٌ. مَنَاصٌ: لَيْسَ حِينَ فِرَارٍ. [انظر: ٢٩٩٩، ٤٤١٣]

باب: 92- عرفات سے لوٹتے وقت کس طرح چلنا چاہیے؟

[1666] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میری موجودگی میں حضرت اسامہ بن زید ؓ سے دریافت کیا گیا کہ حجۃ الوداع میں عرفات سے واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کی رفتار کیسی تھی؟ انھوں نے فرمایا کہ عام رفتار سے چلتے تھے اور جب میدان آجاتا تو تیز ہو جاتے۔

(راویٔ حدیث) حضرت ہشام نے کہا: نص اس تیز رفتاری کو کہتے ہیں جو عام رفتار سے زیادہ ہو۔ فجوة وسیع میدان کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع فجوات اور فجاء ہے جیسا کہ رَکْوۃ کی جمع (رکوات اور) رکاء ہے۔ مناص کے معنی ہیں: بھاگنے کا وقت نہیں رہا۔

(٩٣) بَابُ النُّزُولِ بَيْنَ عَرَفَةَ وَجَمْعٍ

١٦٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَتَوَضَّأَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُصَلِّي؟ فَقَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ». [راجع: ١٣٩]

باب: 93- عرفات اور مزدلفہ کے درمیان (سواری سے) اترنا

[1667] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب عرفات سے واپس ہوئے تو راستے میں ایک گھاٹی کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ نے قضائے حاجت سے فراغت کے بعد وضو فرمایا تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نماز پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: ”(نہیں) نماز تو آگے ہوگی۔“

١٦٦٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ، غَيْرَ أَنَّهُ

[1668] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھتے تھے، البتہ آتے وقت راستے میں اس گھاٹی کی طرف

يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ، وَلَا يُصَلِّي حَتَّى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ . [راجع: ١٠٩١]

مڑ جاتے جس طرف رسول اللہ ﷺ متوجہ ہوئے تھے۔ وہاں قضائے حاجت کرتے، وضو فرماتے لیکن وہاں نماز نہ پڑھتے حتی کہ مزدلفہ پہنچ کر اسے ادا کرتے۔

١٦٦٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ مَّوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ قَالَ: رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ، فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشِّعْبَ الْأَيْسَرَ الَّذِي دُونَ الْمُزْدَلِفَةِ أَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَاءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوءَ، فَتَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا، فَقُلْتُ: اَلصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ». فَرَكِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى أَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلَّى ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ . [راجع: ١٣٩]

[1669] حضرت اسامہ بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں عرفات سے واپسی کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سوار ہوا۔ جب رسول اللہ ﷺ بائیں گھاٹی کے پاس پہنچے جو مزدلفہ کے قریب ہے تو اپنی اونٹنی کو بٹھایا، وہاں پیشاب کیا۔ پھر واپس تشریف لائے تو میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا تو آپ نے ہلکا پھلکا وضو کیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نماز پڑھنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز آگے ہوگی۔'' اس کے بعد آپ سوار ہوئے حتی کہ مزدلفہ تشریف لائے، وہاں نماز پڑھی، پھر مزدلفہ کی صبح کو حضرت فضل بن عباس ؓ آپ کے ہمراہ سوار ہوئے۔

١٦٧٠ - قَالَ كُرَيْبٌ: فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْفَضْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى بَلَغَ الْجَمْرَةَ . [راجع: ١٥٤٤]

[1670] حضرت کریب کہتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس ؓ نے حضرت فضل بن عباس ؓ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ تلبیہ کہتے رہے تا آنکہ آپ جمرۂ عقبہ پر پہنچ گئے (وہاں آپ نے کنکریاں ماریں)۔

(٩٤) بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الْإِفَاضَةِ وَإِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

باب: 94- عرفات سے لوٹتے وقت نبی ﷺ کا سکون و اطمینان کی تلقین کرنا اور کوڑے سے اشارہ فرمانا

١٦٧١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو مَّوْلَى الْمُطَّلِبِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ مَّوْلَى وَالِبَةَ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ

[1671] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے ہمراہ عرفہ کے دن واپس ہوئے تو نبی ﷺ نے اپنے پیچھے شوروغل اور اونٹوں کو مارنے پیٹنے کی آواز سنی۔ آپ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ فرمایا اور حکم

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَقَالَ: «أَيُّهَا النَّاسُ! عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالْإِيضَاعِ».

دیا: ''لوگو! سکون قائم رکھو۔ اونٹوں کو دوڑانے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔''

أَوْضَعُوا: أَسْرَعُوا ﴿خِلَٰلَكُمْ﴾ [التوبة: ٤٧] مِنَ التَّخَلُّلِ، بَيْنَكُمْ. ﴿وَفَجَّرْنَا خِلَٰلَهُمَا﴾ [الكهف: ٣٣]: بَيْنَهُمَا.

﴿اَوْضَعُوْا﴾ کے معنی تیز دوڑنے کے ہیں۔ ﴿خِلَالَكُمْ﴾ کے معنی ہیں: ''تمھارے درمیان۔'' ﴿فَجَّرْنَا خِلَالَهُمَا﴾ کے معنی ہیں: ''ہم نے ان کے درمیان (نہر کو) جاری کیا۔''

(٩٥) بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: 95- مزدلفہ میں دو نمازوں کو جمع کرنا

١٦٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: دَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ فَنَزَلَ الشِّعْبَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ لَهُ: الصَّلَاةُ، فَقَالَ: «اَلصَّلَاةُ أَمَامَكَ». فَجَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا. [راجع: ١٣٩]

[1672] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ عرفات سے واپس ہوئے تو گھاٹی میں اترے۔ وہاں پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا لیکن پورا نہیں بلکہ ہلکا سا تھا۔ میں نے آپ سے عرض کیا: نماز پڑھنی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نماز تو آگے ہوگی۔'' اس کے بعد آپ مزدلفہ تشریف لائے اور وضو کیا، یعنی کامل وضو کیا۔ پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز مغرب پڑھی۔ پھر ہر آدمی نے اپنا اونٹ اپنے ٹھکانے پر بٹھایا۔ پھر نماز کے لیے اقامت کہی گئی تو آپ نے نماز عشاء پڑھائی اور ان کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔

(٩٦) بَابُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا وَلَمْ يَتَطَوَّعْ

باب: 96- جس نے دونوں نمازوں کو جمع کرتے وقت درمیان میں نفل وغیرہ نہ پڑھے

١٦٧٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ

[1673] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔ ان میں ہر ایک نماز کی تکبیر الگ الگ

الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا بِإِقَامَةٍ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا، وَلَا عَلٰى إِثْرِ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا. [راجع: ١٠٩١]

تھی۔ ان دونوں کے درمیان نفل نہیں پڑھے اور نہ ان میں سے کسی کے بعد نفل ہی ادا کیے۔

١٦٧٤ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ: أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْخَطْمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَمَعَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ. [انظر: ٤٤١٤]

[1674] حضرت ابوایوب انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کر کے پڑھا۔

(٩٧) بَابُ مَنْ أَذَّنَ وَأَقَامَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا

باب: 97- جس نے ہر نماز کے لیے الگ اذان اور الگ تکبیر کہی

١٦٧٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: حَجَّ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ حِينَ الْأَذَانِ بِالْعَتَمَةِ أَوْ قَرِيبًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَأَمَرَ رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ، وَصَلَّى بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ دَعَا بِعَشَائِهِ فَتَعَشّٰى ثُمَّ أَمَرَ - أُرٰى - رَجُلًا فَأَذَّنَ وَأَقَامَ - قَالَ عَمْرٌو: لَا أَعْلَمُ الشَّكَّ إِلَّا مِنْ زُهَيْرٍ- ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا هٰذِهِ الصَّلَاةَ فِي هٰذَا الْمَكَانِ مِنْ هٰذَا الْيَوْمِ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: هُمَا صَلَاتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا: صَلَاةُ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَأْتِي النَّاسُ الْمُزْدَلِفَةَ، وَالْفَجْرُ حِينَ يَبْزُغُ

[1675] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے حج کیا تو ہم اذان عشاء کے وقت یا اس کے قریب مزدلفہ پہنچے۔ انھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا اس نے اذان اور اقامت کہی، پھر انھوں نے نماز مغرب ادا کی۔ اس کے بعد دو رکعت پڑھیں۔ پھر رات کا کھانا منگوا کر تناول فرمایا، پھر انھوں نے ایک آدمی کو حکم دیا تو اس نے اذان اور اقامت کہی۔ اس کے بعد انھوں نے نماز عشاء کی دو رکعتیں ادا کیں۔ جب فجر طلوع ہوئی تو فرمایا کہ نبی ﷺ آج کے دن اس نماز کے علاوہ اس مقام پر اس وقت کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے مزید فرمایا کہ یہ دو نمازیں ہیں جو اپنے وقت سے پھیر دی گئی ہیں: ایک مغرب کی نماز لوگوں کے مزدلفہ پہنچنے پر، دوسری فجر کی نماز جبکہ فجر ظاہر ہو۔ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

الْفَجْرُ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. [انظر: ١٦٨٢، ١٦٨٣]

(٩٨) بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

باب: 98- جس نے اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کو رات پہلے بھیج دیا کہ وہ مزدلفہ ٹھہریں، دعا کریں، نیز چاند غروب ہوتے ہی انھیں آگے (منیٰ) روانہ کر دیا

١٦٧٦ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ فَيَقِفُونَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِلَيْلٍ فَيَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا بَدَا لَهُمْ، ثُمَّ يَرْجِعُونَ قَبْلَ أَنْ يَقِفَ الْإِمَامُ وَقَبْلَ أَنْ يَدْفَعَ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ مِنًى لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ. فَإِذَا قَدِمُوا رَمَوُا الْجَمْرَةَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَرْخَصَ فِي أُولٰئِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[1676] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے کمزور افراد کو پہلے روانہ کر دیتے کہ وہ رات کے وقت مزدلفہ میں وقوف کریں اور جس قدر چاہیں اللہ کا ذکر کریں۔ پھر وہ امام کے وقوف اور اس کے واپس ہونے سے پہلے لوٹ جائیں۔ ان میں سے کچھ تو نماز فجر کے وقت منیٰ پہنچتے اور کچھ اس کے بعد آتے۔ جب وہ سب منیٰ پہنچ جاتے تو جمرے کو کنکریاں مارتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے اجازت دی ہے۔

١٦٧٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ. [انظر: ١٦٧٨، ١٨٥٦]

[1677] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے رات ہی کے وقت مزدلفہ سے (منیٰ) روانہ کر دیا تھا۔

١٦٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ: سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

[1678] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں ان افراد میں سے تھا جنھیں نبی ﷺ نے مزدلفہ کی رات اپنے اہل خانہ کے کمزور افراد کے ہمراہ پہلے بھیج دیا تھا۔

١٦٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنْ

[1679] عبداللہ مولیٰ اسماء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما مزدلفہ میں رات کے وقت اتریں اور

أَسْمَاءَ: أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: لَا، فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلْنَا فَمَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا، فَقُلْتُ لَهَا: يَا هَنْتَاهُ، مَا أُرَانَا إِلَّا قَدْ غَلَّسْنَا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ! إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ.

نماز پڑھنے کھڑی ہوگئیں۔ پھر ایک گھڑی تک نماز پڑھتی رہیں۔ اس کے بعد پوچھا: بیٹے! کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ وہ پھر کچھ دیر تک نماز پڑھتی رہیں، پھر دریافت کیا: بیٹے! کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ انھوں نے فرمایا: پھر کوچ کرو، چنانچہ ہم روانہ ہوئے یہاں تک کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے منیٰ پہنچ کر جمرے کو رمی کی، پھر صبح کی نماز واپس آ کر اپنے مقام پر ادا کی۔ میں نے ان سے عرض کیا: بی بی جی! میرے خیال کے مطابق ہم نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور تاریکی ہی میں کنکریاں مار دی ہیں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: اے پسر من! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو ایسا کرنے کی اجازت دی ہے۔

١٦٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ جَمْعٍ، وَكَانَتْ ثَقِيلَةً ثَبْطَةً، فَأَذِنَ لَهَا. [انظر: ١٦٨١]

[1680] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری جسامت والی عورت تھیں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے مزدلفہ کی رات اجازت مانگی تو آپ نے اجازت دے دی۔

١٦٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

[1681] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم مزدلفہ میں اترے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے پہلے منیٰ روانہ ہو جائیں کیونکہ وہ ذرا سست رفتار تھیں۔ آپ ﷺ نے انھیں اجازت دے دی، چنانچہ وہ لوگوں کی بھیڑ سے پہلے ہی نکل کھڑی ہوئیں۔ اور ہم لوگ صبح تک وہیں ٹھہرے رہے اور رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ واپس ہوئے۔ کاش! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لی ہوتی جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے لی تھی تو یہ میرے لیے زیادہ محبوب اور بہت بڑی خوشی کی بات تھی۔

(٩٩) بَابُ مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ؟

١٦٨٢ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ. حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَارَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً لِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ، جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا. [راجع: ١٦٧٥]

١٦٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلَى مَكَّةَ ثُمَّ قَدِمْنَا جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ، كُلَّ صَلَاةٍ وَّحْدَهَا بِأَذَانٍ وَّ إِقَامَةٍ، وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، قَائِلٌ يَّقُولُ: طَلَعَ الْفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَّقُولُ: لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَّقْتِهِمَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ، الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هٰذِهِ السَّاعَةَ»، ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ، فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ. [راجع: ١٦٧٥]

باب: 99- نماز فجر مزدلفہ ہی میں ادا کرنا

[1682] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے کوئی نماز وقت سے ہٹ کر ادا کی ہو، البتہ ان دو نمازوں کو وقت سے پہلے پڑھا ہے: آپ نے (مزدلفہ میں) مغرب اور عشاء کو ملا کر پڑھا اور نماز فجر بھی اس کے (عام) وقت سے پہلے پڑھی۔

[1683] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ آیا۔ پھر ہم مزدلفہ آئے تو انھوں نے دو نمازیں ادا کیں۔ ہر نماز کے لیے الگ الگ اذان اور اقامت کہی اور دونوں کے درمیان کھانا کھایا۔ پھر جب صبح نمودار ہوئی تو نماز فجر ادا کی۔ اس وقت اتنا اندھیرا تھا کہ کوئی کہتا فجر ہوگئی اور کوئی کہتا ابھی فجر نہیں ہوئی۔ فراغت کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ دونوں نمازیں مغرب وعشاء اس مقام (مزدلفہ) میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ وہ مزدلفہ میں اس وقت داخل ہوں جب اندھیرا ہو جائے۔ اور نماز فجر اس وقت پڑھیں۔'' پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹھہرے رہے حتی کہ روشنی ہوگئی۔ پھر کہنے لگے: اگر امیر المومنین (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) اس وقت منیٰ کی طرف روانہ ہوتے تو سنت کے مطابق عمل کرتے۔ راوی کہتا ہے کہ مجھے یہ علم نہیں ہو سکا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان پہلے ہوا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کوچ پہلے ہوا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسلسل تلبیہ کہتے رہے حتی کہ قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

فائدہ: یہ مطلب نہیں ہے کہ اسے صبح صادق سے پہلے پڑھ لیا جائے جیسا کہ بعض حضرات نے گمان کیا ہے بلکہ اسے طلوع فجر کے بعد ہی پڑھنا ہوگا جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر طلوع فجر کے وقت پڑھی۔ (حدیث 1683)

(١٠٠) بَابٌ: مَتٰى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

باب: 100- مزدلفہ سے کب روانہ ہونا چاہیے؟

١٦٨٤ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ يَقُولُ: شَهِدْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلّٰى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ: أَشْرِقْ ثَبِيرُ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ. [انظر: ٣٨٣٨]

[1684] حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزدلفہ میں نماز فجر ادا کی تو میں بھی موجود تھا۔ نماز کے بعد آپ ٹھہرے اور فرمایا: مشرکین طلوع آفتاب کے بعد یہاں سے کوچ کرتے اور طلوع آفتاب کے انتظار میں یہ کہتے تھے: اے ثبیر! تو چمک جا، یعنی آفتاب تجھ پر ظاہر ہو، لیکن نبی ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے روانہ ہوئے۔

(١٠١) بَابُ التَّلْبِيَةِ وَالتَّكْبِيرِ غَدَاةَ النَّحْرِ حَتّٰى يَرْمِيَ الْجَمْرَةَ، وَالْإِرْتِدَافِ فِي السَّيْرِ

باب: 101- یوم نحر کی صبح، جمرہ کی رمی تک تلبیہ و تکبیر کہنا اور دوران سفر میں کسی کو اپنے پیچھے بٹھانا

١٦٨٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْدَفَ الْفَضْلَ فَأَخْبَرَ الْفَضْلُ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ. [راجع: ١٥٤٤]

[1685] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ جمرے کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔

١٦٨٦، ١٦٨٧ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ الْأَيْلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ رِدْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلٰى مِنًى، قَالَ:

[1687,1686] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما عرفہ سے مزدلفہ تک رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے۔ پھر آپ نے مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونوں حضرات کا مشترکہ بیان ہے کہ نبی ﷺ جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے تک تلبیہ کہتے رہے۔

فَكِلَاهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ. [راجع: ١٥٤٣، ١٥٤٤]

(١٠٢) بَابٌ: ﴿فَمَن تَمَتَّعَ بِٱلْعُمْرَةِ إِلَى ٱلْحَجِّ فَمَا ٱسْتَيْسَرَ مِنَ ٱلْهَدْيِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿حَاضِرِي ٱلْمَسْجِدِ ٱلْحَرَامِ﴾ [البقرة:١٩٦]

باب: 102- ارشاد باری تعالیٰ: ''جو شخص حج کا زمانہ آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھانا چاہے وہ قربانی کرے جو اسے میسر آئے ...... (یہ حکم ان لوگوں کے لیے ہے) جو مسجد حرام (مکہ) کے باشندے نہ ہوں'' کا بیان

١٦٨٨ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو جَمْرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ الْمُتْعَةِ فَأَمَرَنِي بِهَا، وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْهَدْيِ فَقَالَ: فِيهَا جَزُورٌ أَوْ بَقَرَةٌ أَوْ شَاةٌ أَوْ شِرْكٌ فِي دَمٍ، قَالَ وَكَأَنَّ نَاسًا كَرِهُوهَا، فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ إِنْسَانًا يُنَادِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ، وَمُتْعَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، فَأَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ.

[1688] حضرت ابوجمرہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے تمتع کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے اسے عمل میں لانے کا حکم دیا۔ اور میں نے ہدی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمتع میں اونٹ، گائے یا بکری کافی ہے اور قربانی میں شرکت بھی ہوسکتی ہے۔ ابوجمرہ کہتے ہیں: لوگوں نے تو اسے مکروہ خیال کیا، چنانچہ میں سویا تو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بآواز بلند پکار رہا ہے: حج مبرور اور تمتع قبول ہے۔ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے خواب بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو ابوالقاسم ﷺ کی سنت ہے۔

قَالَ: وَقَالَ آدَمُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَغُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ: عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ، وَحَجٌّ مَبْرُورٌ. [راجع: ١٥٦٧]

راوی کہتے ہیں کہ آدم، وہب بن جریر اور غندر نے شعبہ سے بایں الفاظ اس حدیث کو بیان کیا ہے کہ عمرہ قبول اور حج مبرور ہے۔

(١٠٣) بَابُ رُكُوبِ الْبُدْنِ

باب: 103- قربانی کے اونٹوں پر سوار ہونا

لِقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱلْبُدْنَ جَعَلْنَٰهَا لَكُم مِّن شَعَٰٓئِرِ ٱللَّهِ لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَٱذْكُرُوا۟ ٱسْمَ ٱللَّهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَإِذَا وَجَبَتْ جُنُوبُهَا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ تَعَالٰى ﴿وَبَشِّرِ ٱلْمُحْسِنِينَ﴾ [الحج: ٣٦، ٣٧]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور قربانی کے اونٹوں کو ہم نے تمھارے لیے شعائر اللہ بنایا ہے، تمھارے لیے ان میں بہتری ہے، لہٰذا (نحر کے وقت) جب وہ پاؤں بندھے کھڑے ہوں تو تم ان پر اللہ کا نام لو، پھر جب وہ پہلو

کے بل زمین پر گر جائیں ...... اور نیکی کرنے والوں کو بشارت دیجیے۔

قَالَ مُجَاهِدٌ: سُمِّيَتِ الْبُدْنَ لِبُدْنِهَا، وَالْقَانِعُ: اَلسَّائِلُ. وَالْمُعْتَرُّ: اَلَّذِي يَعْتَرُّ بِالْبُدْنِ مِنْ غَنِيٍّ أَوْ فَقِيرٍ. وَشَعَائِرُ اللهِ: اِسْتِعْظَامُ الْبُدْنِ وَاسْتِحْسَانُهَا. وَ﴿ٱلْعَتِيقِ﴾: عِتْقُهُ مِنَ الْجَبَابِرَةِ، وَيُقَالُ: ﴿وَجَبَتْ﴾: سَقَطَتْ إِلَى الْأَرْضِ، وَمِنْهُ وَجَبَتِ الشَّمْسُ.

امام مجاہد نے کہا کہ اونٹوں کے فربہ ہونے کی وجہ سے انھیں البدن کہا جاتا ہے۔ قانع سے مراد سوال کرنے والا اور معترو وہ ہے جو قربانی کے پاس گھومتا پھرے، خواہ مالدار ہو یا تنگ دست۔ شعائر اللہ سے مراد قربانی کے جانوروں کو موٹے کرنا اور اچھے بنانا ہے۔ بیت اللہ کو عتیق اس لیے کہا جاتا ہے کہ اسے ظالم بادشاہوں کی دست برد سے آزاد رکھا گیا ہے۔ وجبت کے معنی زمین پر گر پڑنا ہیں۔ اسی سے وجبت الشمس کا محاورہ بنا ہے جس کے معنی سورج کا غروب ہونا ہیں۔

١٦٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»، فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا»، فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، فَقَالَ: «ارْكَبْهَا وَيْلَكَ»، فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ. [انظر: ١٧٠٦، ٢٧٥٥، ٦١٦٠]

[1689] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا، وہ قربانی کے جانور کو ہانک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سواری کر لے۔'' اس نے پھر عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے، آپ نے فرمایا: ''تجھ پر افسوس ہو! اس پر سوار ہو جا۔'' دوسری یا تیسری مرتبہ یہ الفاظ استعمال فرمائے۔

١٦٩٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَا: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا» ثَلَاثًا. [انظر: ٢٧٥٤، ٦١٥٩]

[1690] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا وہ قربانی کا جانور ہانکے جا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو اس پر سوار ہو جا۔'' اس نے عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو اس پر سواری کر۔'' اس نے پھر عرض کیا: یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا: ''تو اس پر سوار ہو جا۔''

فائدہ: دور جاہلیت میں لوگ کچھ جانوروں کو مذہبی نذر و نیاز کے طور پر چھوڑ دیتے تھے۔ ان پر سواری کرنا ان کے ہاں معیوب تھا۔ قربانی کے جانوروں کے متعلق بھی یہی تصور تھا۔ اسلام نے اسے غلط قرار دیا کیونکہ قربانی کے جانور ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انھیں بالکل معطل کر دیا جائے۔

(١٠٤) بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

١٦٩١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ». فَطَافَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ، ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَّمَشَى أَرْبَعَةً مِّنَ الْأَطْوَافِ فَرَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا، فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ، ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ، وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ، وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ

باب: 104- جو قربانی کا جانور ساتھ لے کر جائے

[1691] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر حج کے ساتھ عمرہ ملا لیا تھا اور قربانی کی تھی۔ ہوا یوں کہ آپ ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور اپنے ساتھ لے گئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ابتدا میں احرامِ عمرہ کے ساتھ لبیک کہا، بعد ازاں حج کا لبیک کہا تو لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ہمراہ حج کو عمرے کے ساتھ ملا کر فائدہ حاصل کیا۔ ان میں سے کچھ لوگ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے جبکہ کچھ لوگوں کے ساتھ قربانی کے جانور نہیں تھے، چنانچہ نبی ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو لوگوں سے فرمایا: ''جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہے اس کے لیے کوئی ایسی چیز جو بحالت احرام حرام تھی حلال نہ ہوگی حتی کہ وہ اپنے حج سے فارغ ہو جائے۔ اور جو شخص قربانی کا جانور ہمراہ نہیں لایا وہ کعبے کا طواف کر کے صفا و مروہ کی سعی کرے، پھر اپنے بال ترشوا کر احرام کھول دے۔ اس کے بعد پھر حج کا احرام باندھے اور لبیک کہے۔ جو قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ تین روزے ایام حج میں اور سات روزے اپنے گھر پہنچ کر رکھے (اس طرح وہ کل دس روزے رکھے)۔'' جب آپ مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف اس طرح کیا کہ سب سے پہلے حجر اسود کو بوسہ دیا، پھر تین چکر دوڑ کر لگائے اور چار چکر حسب عادت چل کر پورے کیے۔ جب بیت اللہ کا طواف پورا کر لیا تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت ادا کیں۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد فارغ ہو گئے اور صفا پر تشریف لائے تو صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، پھر جو چیز احرام میں

الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ.

حرام تھی، حج پورا کرنے تک اس سے احتراز کیا اور دس ذوالحجہ کو قربانی ذبح کی، اور آکر بیت اللہ کا طواف کیا۔ اب جتنی چیزیں احرام میں حرام تھیں وہ جائز ہوئیں۔ اور جو لوگ قربانی ساتھ لائے تھے انھوں نے وہی کیا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔

١٦٩٢ - وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَمَتُّعِهِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِي أَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

[1692] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، حضرت عائشہ ؓ نے انھیں بتایا کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا، نیز لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ حج اور عمرہ ایک ساتھ ہی کیا تھا۔ انھوں نے بالکل اسی طرح خبر دی جیسا کہ حضرت سالم نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔

(١٠٥) بَابُ مَنِ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنَ الطَّرِيقِ

باب: 105- قربانی کا جانور راستے سے خریدنا

١٦٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ [عَبْدِ اللهِ بْنِ] عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ لِأَبِيهِ: أَقِمْ فَإِنِّي لَا آمَنُهَا أَنْ تُصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ، قَالَ: إِذًا أَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ قَالَ اللهُ: ﴿لَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ ٱللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] فَأَنَا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عَلَى نَفْسِي الْعُمْرَةَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْبَيْدَاءِ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَقَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، ثُمَّ اشْتَرَى الْهَدْيَ مِنْ قُدَيْدٍ ثُمَّ قَدِمَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا فَلَمْ يَحِلَّ حَتَّى حَلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا. [راجع: ١٦٣٩]

[1693] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ان سے ان کے لخت جگر عبداللہ نے عرض کیا کہ آپ ٹھہریں (حج پر نہ جائیں) کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیا جائے گا۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اس وقت میں وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی) میں بہترین نمونہ ہے۔'' میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے آپ پر عمرہ واجب کر لیا ہے۔ پھر آپ نے عمرے کا احرام باندھا، پھر آپ روانہ ہوئے۔ جب مقام بیداء پر پہنچے تو حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ کہا اور فرمایا: حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی معاملہ ہے۔ پھر مقام قدید سے قربانی خریدی۔ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حج اور عمرے کا ایک ہی طواف کیا اور احرام نہ کھولا حتی کہ دونوں سے فارغ ہو گئے۔

(١٠٦) بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذَا أَهْدٰى زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ قَلَّدَهُ وَأَشْعَرَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، يَطْعُنُ فِي شِقِّ سَنَامِهِ الْأَيْمَنِ بِالشَّفْرَةِ وَوَجْهُهَا قِبَلَ الْقِبْلَةِ بَارِكَةً.

١٦٩٤، ١٦٩٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِّنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ. [الحديث: ١٦٩٤، انظر: ١٨١١، ٢٧١٢، ٢٧٣١، ٤١٥٨، ٤١٧٨، ٤١٨١]؛ [الحديث: ١٦٩٥، انظر: ٢٧١١، ٢٧٣٢، ٤١٥٧، ٤١٧٩، ٤١٨٠]

١٦٩٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ النَّبِيِّ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَأَهْدَاهَا، وَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ أُحِلَّ لَهُ. [انظر: ١٦٩٨، ١٦٩٩، ١٧٠٠، ١٧٠١، ١٧٠٢، ١٧٠٣، ١٧٠٤، ١٧٠٥، ٢٣١٧، ٥٥٦٦]

(١٠٧) بَابُ فَتْلِ الْقَلَائِدِ لِلْبُدْنِ وَالْبَقَرِ

باب: 106- جس شخص نے ذوالحلیفہ پہنچ کر قربانی کی کوہان کو زخم لگایا اور اس کے گلے میں پٹہ ڈالا، پھر احرام باندھا

حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صلح حدیبیہ کے زمانے میں جب (مدینہ طیبہ سے) قربانی کا جانور لے جاتے تو ذوالحلیفہ پہنچ کر اس کے گلے میں قلادہ، یعنی ہار پہناتے اور اس کا اشعار کرتے، جب وہ قبلہ رو بیٹھا ہوتا تو اس کی کوہان کی دائیں جانب کو چھری سے چیرتے۔

[1695,1694] حضرت مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ زمانۂ حدیبیہ میں ایک ہزار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے۔ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی ﷺ نے اپنی قربانیوں کو قلادہ پہنایا اور ان کا اشعار کیا، پھر عمرے کا احرام باندھا۔

[1696] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی قربانیوں کے ہار اپنے ہاتھ سے تیار کیے۔ آپ نے خود ان کے گلوں میں ہار ڈالے اور ان کا اشعار کیا، پھر انھیں مکہ مکرمہ روانہ کیا۔ ایسا کرنے سے آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لیے پہلے حلال تھی۔

باب: 107- قربانی کے اونٹوں اور گایوں کے لیے ہار تیار کرنا

١٦٩٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ؟ قَالَ: إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ». [راجع: ١٥٦٦]

[1697] ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگوں نے احرام کھول دیا ہے لیکن آپ نے نہیں کھولا، اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے بالوں کو جما لیا ہے اور قربانی کے گلے میں ہار ڈال رکھا ہے، لہٰذا میں حج سے فراغت تک احرام نہیں کھولوں گا۔''

١٦٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ، وَعَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهْدِي مِنَ الْمَدِينَةِ فَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ. [راجع: ١٦٩٦]

[1698] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے قربانی بھیجتے اور میں ان کے لیے ہار خود تیار کرتی۔ پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے جس سے محرم اجتناب کرتا ہے۔

(١٠٨) بَابُ إِشْعَارِ الْبُدْنِ

باب: 108- قربانی کے جانوروں کا اشعار کرنا

وَقَالَ عُرْوَةُ عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ.

حضرت عروہ رحمہ اللہ نے حضرت مسور رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے ہدی کو ہار پہنایا اور اس کا اشعار کیا، پھر آپ نے عمرے کے لیے احرام باندھا تھا۔

١٦٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَشْعَرَهَا وَقَلَّدَهَا أَوْ قَلَّدْتُهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا إِلَى الْبَيْتِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ، فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حِلٌّ. [راجع: ١٦٩٦]

[1699] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی ہدی کے لیے ہار تیار کیے۔ پھر آپ نے ان کا اشعار کیا اور انھیں قلادہ پہنایا۔ پھر آپ نے انھیں بیت اللہ روانہ کیا اور خود مدینہ طیبہ میں ٹھہرے۔ اس عمل سے آپ پر کوئی ایسی چیز حرام نہ ہوئی جو آپ کے لیے حلال تھی، یعنی آپ محرم نہ ہوئے۔

(١٠٩) بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

باب: 109- جس نے اپنے ہاتھ سے قلادہ پہنایا

١٧٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ

[1700] حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرت زیاد بن ابوسفیان نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو لکھا کہ

حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ كَتَبَ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ قَالَتْ عَمْرَةُ: فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ. [راجع: ١٦٩٦]

ابن عباس ؓ کہتے ہیں جو شخص مکہ مکرمہ کی طرف قربانی کا جانور بھیج دے اس پر ہر وہ چیز حرام ہو جاتی ہے جو حج کرنے والے پر حرام ہوتی ہے تا آنکہ اس جانور کو ذبح کر دیا جائے۔ عمرہ کہتی ہیں: اس پر حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جو ابن عباس ؓ نے کہا وہ درست نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ہدی (قربانی) کے ہار خود اپنے ہاتھ سے تیار کیے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے ان قلادوں کو پہنایا اور میرے والد محترم کے ساتھ انھیں روانہ کیا مگر کوئی چیز جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال کی تھی وہ حرام نہیں ہوئی تا آنکہ اس ہدی کو ذبح کر دیا گیا۔

(١١٠) بَابُ تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

باب: 110- قربانی کی بکری کو قلادہ پہنانا

١٧٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً غَنَمًا. [راجع: ١٦٩٦]

[1701] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ بکریاں قربانی کے لیے (مکہ مکرمہ) بھیجی تھیں۔

١٧٠٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَيُقَلِّدُ الْغَنَمَ وَيُقِيمُ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا. [راجع: ١٦٩٦]

[1702] حضرت عائشہ ؓ سے ہی روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی قربانیوں کے لیے ہار بنایا کرتی تھی، آپ انھیں بکریوں کے گلے میں ڈالتے اور خود اپنے گھر میں احرام (اور اس کی پابندیوں) کے بغیر رہتے تھے۔

١٧٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ

[1703] حضرت عائشہ ؓ ہی سے ایک دوسری روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نبی ﷺ کی بکریوں کے لیے ہار تیار کرتی، آپ انھیں مکہ روانہ کر دیتے اور خود احرام کے بغیر رہتے تھے۔

عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَيَبْعَثُ بِهَا، ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا. [راجع: ١٦٩٦]

١٧٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ لِهَدْيِ النَّبِيِّ ﷺ - تَعْنِي الْقَلَائِدَ - قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ. [راجع: ١٦٩٦]

[1704] حضرت عائشہ ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کی ہدی (قربانی) کے لیے آپ کے احرام باندھنے سے پہلے ہار تیار کیے۔

(١١١) بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ

باب: 111- پشم سے ہار تیار کرنا

١٧٠٥ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي. [راجع: ١٦٩٦]

[1705] ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے قربانیوں کے قلادے اس اون سے بنائے تھے جو میرے پاس موجود تھی۔

(١١٢) بَابُ تَقْلِيدِ النَّعْلِ

باب: 112- جوتوں کا قلادہ پہنانا

١٧٠٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ابْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: «ارْكَبْهَا»، قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ رَاكِبَهَا يُسَايِرُ النَّبِيَّ ﷺ وَالنَّعْلُ فِي عُنُقِهَا.

تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ.

[1706] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو قربانی کے اونٹ کو ہانک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' اس نے عرض کیا: یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس پر سوار ہو جاؤ۔'' حضرت ابو ہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے اسے دیکھا کہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر نبی ﷺ کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا اور جوتوں کا ہار اس اونٹ کے گلے میں تھا۔

محمد بن بشار نے (یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت کرنے میں) معمر کی متابعت کی ہے۔

حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٦٨٩]

علی بن مبارک نے یحییٰ بن ابی کثیر سے، انھوں نے حضرت عکرمہ سے، انھوں نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(١١٣) بَابُ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ

وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَا يَشُقُّ مِنَ الْجِلَالِ إِلَّا مَوْضِعَ السَّنَامِ، وَإِذَا نَحَرَهَا نَزَعَ جِلَالَهَا مَخَافَةَ أَنْ يُفْسِدَهَا الدَّمُ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهَا.

١٧٠٧ - **حَدَّثَنَا** قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا. [انظر: ١٧١٦، ١٧١٦م، ١٧١٧، ١٧١٨، ٢٢٩٩]

باب: 113- قربانی کے جانور کو جھولیں پہنانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جھول کو صرف کوہان کی جگہ سے پھاڑتے تھے۔ جب جانور کو ذبح کرتے تو جھول کو اتار دیتے، مبادا خون اسے خراب کر دے، پھر اسے صدقہ کر دیتے تھے۔

[1707] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا تھا کہ جو اونٹ قربانی کے طور پر میں نے ذبح کیے ہیں ان کی جھولیں اور کھالیں صدقہ کردوں۔

(١١٤) بَابُ مَنِ اشْتَرٰى هَدْيَهُ مِنَ الطَّرِيقِ وَقَلَّدَهَا

١٧٠٨ - **حَدَّثَنَا** إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: أَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا الْحَجَّ عَامَ حَجَّةِ الْحَرُورِيَّةِ فِي عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَنَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: ٢١] إِذًا أَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، حَتَّى كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي جَمَعْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ، وَأَهْدٰى هَدْيًا مُقَلَّدًا اشْتَرَاهُ حَتَّى قَدِمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا، وَلَمْ يَزِدْ

باب: 114- راستے سے قربانی خرید کر اسے قلادہ پہنانا

[1708] حضرت نافع سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے دور حکومت میں حروریہ کے حج کے سال حج کرنے کا ارادہ کیا تو ان سے عرض کیا گیا: لوگوں میں جنگ ہونے والی ہے۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے۔ انھوں نے فرمایا: (ارشاد باری تعالیٰ ہے:) ''تمھارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات گرامی میں) بہترین نمونہ ہے۔ میں اس وقت وہی کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کو خود پر واجب کرلیا ہے۔ جب وہ بیداء کے کھلے میدان میں پہنچے تو فرمانے لگے کہ حج اور عمرے کا حال ایک جیسا ہے۔ میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرے کے ساتھ جمع

عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَوْمِ النَّحْرِ، فَحَلَقَ وَنَحَرَ وَرَأٰى أَنْ قَدْ قَضٰى طَوَافَهُ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ قَالَ: كَذٰلِكَ صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ١٦٣٩]

کر لیا ہے۔ پھر انھوں نے قربانی کے جانور کو قلادہ ڈال کر روانہ کیا جو انھوں نے خرید کر لیا تھا۔ جب مکہ مکرمہ پہنچے تو بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا اور اس پر کسی چیز کا اضافہ نہ کیا اور کسی چیز کو حلال خیال نہ کیا جو ان پر بحالت احرام حرام تھی حتی کہ ذوالحجہ کے دسویں روز حلق کیا اور قربانی دی۔ انھوں نے خیال کیا کہ پہلے ہی طواف سے حج اور عمرے کا طواف پورا کر لیا ہے۔ پھر فرمایا کہ نبی ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا تھا۔

(١١٥) بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِّسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

باب: 115- اپنی بیویوں کی طرف سے ان کے کہے بغیر گائے ذبح کرنا

١٧٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ: فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

قَالَ يَحْيٰى: فَذَكَرْتُهُ لِلْقَاسِمِ، فَقَالَ: أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ. [راجع: ٢٩٤]

[1709] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم پچیس ذوالقعدہ کو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے۔ ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا جس کے ساتھ قربانی نہیں ہے وہ جب بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کر چکے تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ قربانی کے دن ہمارے سامنے گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے پوچھا: یہ گوشت کیسا ہے؟ لانے والے نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے قربانی کی ہے۔

راویٔ حدیث یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کا ذکر قاسم سے کیا تو اس نے کہا: عمرہ نے یہ حدیث ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

(١١٦) بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى

باب: 116- منیٰ میں نبی ﷺ کے مقامِ قربانی پر قربانی ذبح کرنا

١٧١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ خَالِدَ بْنَ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ، قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: مَنْحَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٩٨٢]

[1710] حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جائے قربانی پر اپنی قربانی ذبح کرتے تھے۔ ان کے بیٹے عبیداللہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی جائے قربانی پر اپنی قربانی کرتے تھے۔

١٧١١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبْعَثُ بِهَدْيِهِ مِنْ جَمْعٍ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ حَتَّى يُدْخَلَ بِهِ مَنْحَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَعَ حُجَّاجٍ فِيهِمُ الْحُرُّ وَالْمَمْلُوكُ. [راجع: ٩٨٢]

[1711] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ وہ مزدلفہ سے رات کے آخری حصے میں حاجیوں کے ہمراہ، جن میں آزاد اور غلام ہوتے، قربانی بھیجتے، پھر اسے رسول اللہ ﷺ کے نحر کرنے کی جگہ لے جایا جاتا۔

(١١٧) بَابُ مَنْ نَّحَرَ هَدْيَهُ بِيَدِهِ

باب: 117- اپنے ہاتھ سے قربانی کو نحر کرنا

١٧١٢ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ - وَّذَكَرَ الْحَدِيثَ - قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا وَّضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ. مُخْتَصَرًا. [راجع: ١٠٨٩]

[1712] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے سات اونٹ کھڑے کرکے نحر فرمائے اور مدینہ طیبہ میں دو چتکبرے بڑے سینگوں والے مینڈھے بطور قربانی ذبح کیے۔ اس حدیث کو مختصراً ذکر کیا ہے۔

(١١٨) بَابُ نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

باب: 118- اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

١٧١٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُّونُسَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا، قَالَ: اِبْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً، سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ. وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ يُّونُسَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ.

[1713] حضرت زیاد بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا جبکہ وہ ایک آدمی کے پاس آئے جو اپنے قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا تھا، انھوں نے فرمایا: اسے کھڑا کر کے باندھو (پھر نحر کرو)۔ یہ حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ جب شعبہ نے یونس سے اس روایت کو بیان کیا تو ''مجھے زیاد نے خبر دی'' کے الفاظ نقل کیے۔

(١١٩) بَابُ نَحْرِ الْبُدْنِ قَائِمَةً

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: سُنَّةُ مُحَمَّدٍ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿صَوَآفَّ﴾ [الحج: ٣٦]: قِيَامًا.

١٧١٤ - حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، فَبَاتَ بِهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَجَعَلَ يُهَلِّلُ وَيُسَبِّحُ، فَلَمَّا عَلَا عَلَى الْبَيْدَاءِ لَبَّى بِهِمَا جَمِيعًا، فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ أَمَرَهُمْ أَنْ يَحِلُّوا وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ سَبْعَ بُدْنٍ قِيَامًا، وَضَحَّى بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ». [راجع: ١٠٨٩]

١٧١٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ بِالْمَدِينَةِ أَرْبَعًا وَّالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ.

وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ رَّجُلٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: ثُمَّ بَاتَ حَتَّى أَصْبَحَ فَصَلَّى الصُّبْحَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ. [راجع: ١٠٨٩]

باب:119- اونٹ کو کھڑا کر کے نحر کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایسا کرنا حضرت محمد ﷺ کی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے قرآنی لفظ صواف کے معنی بایں الفاظ بیان کیے ہیں: "وہ کھڑے ہوں۔"

[1714] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی اور ذوالحلیفہ میں عصر کی نماز دو رکعت پڑھی اور وہیں رات بسر کی۔ جب صبح ہوئی تو اپنی سواری پر سوار ہوئے اور تہلیل و تسبیح کرنے لگے۔ پھر جب مقام بیداء پر تشریف فرما ہوئے تو حج اور عمرہ دونوں کا تلبیہ کہا۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو لوگوں کو حکم دیا کہ وہ احرام کھول دیں۔ اس دوران میں نبی ﷺ نے اپنے دست مبارک سے سات اونٹ کھڑے کر کے نحر فرمائے جبکہ مدینہ طیبہ میں (عید کے موقع پر) دو چتکبرے سینگوں والے مینڈھے ذبح کیے۔

[1715] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ظہر کی چار رکعت پڑھیں اور ذوالحلیفہ میں عصر کی دو رکعت ادا کیں۔

راویِ حدیث اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے، انھوں نے ایک آدمی سے، اس نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، انھوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ رات بھر ذوالحلیفہ میں رہے حتی کہ صبح ہوگئی۔ پھر صبح کی نماز پڑھ کر اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ جب آپ کی سواری مقام بیداء پر پہنچی تو حج اور عمرہ دونوں کا لبیک کہا۔

(١٢٠) بَابٌ: لَا يُعْطِي الْجَزَّارَ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

١٧١٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ فَأَمَرَنِي عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَسَمْتُ لُحُومَهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي فَقَسَمْتُ جِلَالَهَا وَجُلُودَهَا. [راجع: ١٧٠٧]

١٧١٦م - وَقَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُمْتُ عَلَى الْبُدْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا. [راجع: ١٧٠٧]

باب: 120- قربانی سے قصاب کو (بطور اجرت) کچھ نہ دیا جائے

[1716] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے مجھے اونٹوں کی نگہداشت کے لیے روانہ کیا۔ جب میں گیا تو مجھے حکم دیا کہ میں ان کا گوشت تقسیم کروں، چنانچہ میں نے تقسیم کر دیا، پھر حکم دیا تو میں نے ان کی جھولیں اور کھالیں بھی خیرات کر دیں۔

[1716] (م) حضرت علی ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا کہ میں قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور قصاب کو ان کی کوئی چیز بطور اجرت نہ دوں۔

(١٢١) بَابٌ: يُتَصَدَّقُ بِجُلُودِ الْهَدْيِ

١٧١٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ: أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُمَا: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَقُومَ عَلَى بُدْنِهِ وَأَنْ يَقْسِمَ بُدْنَهُ كُلَّهَا، لُحُومَهَا وَجُلُودَهَا وَجِلَالَهَا، وَلَا يُعْطِيَ فِي جِزَارَتِهَا شَيْئًا. [راجع: ١٧٠٧]

باب: 121- قربانی کی کھال صدقہ کر دی جائے

[1717] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں کی نگہداشت کریں اور ان کا گوشت، چمڑا اور جھولیں سب خیرات کر دیں، نیز قصاب کو بطور اجرت ان میں سے کوئی چیز نہ دیں۔

فائدہ: قربانی کی کھالوں کو غرباء و مساکین میں تقسیم کر دینا چاہیے۔ انھیں فروخت کر کے ان کی رقم بھی دی جا سکتی ہے۔

قربانی کی کھال کو ڈول یا مصلے کی شکل میں خود بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(١٢٢) بَابٌ : يُتَصَدَّقُ بِجِلَالِ الْبُدْنِ

باب: 122- قربانیوں کی جھولیں بھی صدقہ کر دی جائیں

١٧١٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ : حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ : سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ : حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى : أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: أَهْدَى النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ بَدَنَةٍ فَأَمَرَنِي بِلُحُومِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ أَمَرَنِي بِجِلَالِهَا فَقَسَمْتُهَا، ثُمَّ بِجُلُودِهَا فَقَسَمْتُهَا. [راجع: ١٧٠٧]

[1718] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک سو اونٹوں کی قربانی دی۔ آپ نے مجھے حکم دیا کہ ان کا گوشت صدقہ کردوں تو میں نے اسے تقسیم کردیا۔ پھر آپ نے مجھے ان کی جھولیں تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے انھیں بھی بانٹ دیا۔ پھر آپ نے مجھے ان کی کھالیں تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے وہ بھی تقسیم کردیں۔

(١٢٣) بَابٌ : ﴿وَإِذْ بَوَّأْنَا لِإِبْرَٰهِيمَ مَكَانَ ٱلْبَيْتِ أَن لَّا تُشْرِكْ بِي شَيْـًٔا وَطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّآئِفِينَ وَٱلْقَآئِمِينَ وَٱلرُّكَّعِ ٱلسُّجُودِ ۝ وَأَذِّن فِي ٱلنَّاسِ بِٱلْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُۥ عِندَ رَبِّهِۦ﴾ [الحج: ٢٦-٣٠].

باب: 123- ارشاد باری تعالیٰ: ”اور (یاد کریں) جب ہم نے ابراہیم کے لیے بیت اللہ کی جگہ مقرر کر دی (اور اسے حکم دیا) کہ تو میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ کر اور طواف کرنے والوں، قیام کرنے والوں اور رکوع، سجدے کرنے والوں کے لیے میرا گھر پاک رکھ اور لوگوں میں حج کا اعلان کردے وہ آئیں گے تیرے پاس پیدل چل کر...... تو یہ اس کے رب کے ہاں اس کے لیے بہت بہتر ہے۔“

وضاحت: مذکورہ آیات عنوان اور دلیل عنوان ہیں کیونکہ ان آیات میں احکام حج بیان ہوئے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ٭ ان میں بیت اللہ کو، طواف کرنے والوں اور نماز پڑھنے والوں کے لیے صاف ستھرا رکھنے کا حکم ہے۔ ٭ یہ خطاب اگرچہ سیدنا ابراہیم ؑ سے ہے، تاہم رسول اللہ ﷺ کو بھی حکم ہے کہ آپ حجۃ الوداع کے موقع پر فرضیت حج کا اعلان کریں۔ ٭ فریضۂ حج ادا کرتے وقت دنیوی منافع بھی حاصل کریں اور ان کا خود مشاہدہ کریں۔ ٭ ایام معلومات میں اپنی قربانیوں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کریں۔ ٭ قربانیوں کا گوشت خود کھائیں اور غرباء و مساکین کو بھی کھلائیں۔ ٭ قربانی کے بعد اپنی حجامت بنوائیں اور بدن سے میل کچیل کو دور کریں۔ ٭ اس سلسلے میں جو اللہ کے لیے نذریں اور منتیں ہیں ان کو پورا کریں۔ ٭ سب سے آخر میں طواف زیارت کریں کیونکہ اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ ٭ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قابل احترام چیزوں کا احترام کریں کیونکہ ان کا

فائدہ انھی کے لیے ہے۔[1]

(١٢٤) [بَابٌ]: وَمَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

باب: 124- قربانی کے جانوروں سے کیا خود کھائے اور کیا صدقہ کرے؟

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَا يُؤْكَلُ مِنْ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَالنَّذْرِ، وَيُؤْكَلُ مِمَّا سِوٰى ذٰلِكَ. وَقَالَ عَطَاءٌ: يَأْكُلُ وَيُطْعِمُ مِنَ الْمُتْعَةِ.

عبیداللہ بواسطہ حضرت نافع سیدنا ابن عمر ؓ سے خبر دیتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: شکار کا کفارہ اور نذر کا گوشت تو نہ کھایا جائے، البتہ ان کے علاوہ ہر قسم کا گوشت کھایا جاسکتا ہے۔ حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ تمتع کی قربانی سے خود بھی کھا سکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلا سکتا ہے۔

١٧١٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِنًى، فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «كُلُوا وَتَزَوَّدُوا»، فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا.

قُلْتُ لِعَطَاءٍ: أَقَالَ: حَتّٰى جِئْنَا الْمَدِينَةَ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ٢٩٨٠، ٥٤٢٤، ٥٥٦٧]

[1719] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایام منیٰ میں ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے لیکن نبی ﷺ نے ہمیں اجازت دیتے ہوئے فرمایا: ''کھاؤ اور زاد راہ کے طور پر ساتھ بھی لے جاؤ۔'' چنانچہ ہم نے کھایا اور توشے کے طور پر ساتھ بھی لائے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں عطاء سے دریافت کیا کہ آیا حضرت جابر بن عبداللہ ؓ نے یہ کہا تھا: حتی کہ ہم مدینہ طیبہ پہنچ گئے؟ حضرت عطاء نے جواب دیا: نہیں (یہ نہیں کہا تھا۔)

١٧٢٠ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ قَالَتْ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَلَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ، حَتّٰى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَحِلُّ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

[1720] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ماہ ذوالقعدہ کے پانچ دن باقی رہ گئے تو ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہم نے صرف حج کا ارادہ کیا تھا۔ جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے ہمراہ قربانی نہیں ہے وہ جب بیت اللہ کا طواف کر لے تو احرام کھول دے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہمارے پاس قربانی کے دن گائے کا گوشت لایا گیا تو میں

1 عمدة القاري: 329/3.

اللهُ عَنْهَا : فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ فَقِيلَ : ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ.

نے کہا: یہ کیا ہے؟ بتایا گیا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے اسے ذبح کیا ہے۔

قَالَ يَحْيٰى : فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ فَقَالَ : أَتَتْكَ بِالْحَدِيثِ عَلٰى وَجْهِهِ. [راجع: ٢٩٤]

راویٔ حدیث یحییٰ نے کہا کہ میں نے اس حدیث کا ذکر جناب قاسم سے کیا تو انھوں نے کہا: عمرہ نے یہ حدیث تم سے ٹھیک ٹھیک بیان کی ہے۔

فائدہ: قربانی کا گوشت کتنا خود استعمال کرنا ہے اور کتنا صدقہ کرنا ہے؟ اس کے متعلق کوئی متعین شرح بیان نہیں ہوئی۔ بہتر ہے کہ اس کے تین حصے کر لیے جائیں: ایک حصہ خود استعمال کرے، ایک حصہ دوست احباب کو تحفے میں دے اور ایک حصہ صدقہ و خیرات کر دے، چنانچہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضرت علقمہ کو حکم دیتے تھے کہ وہ قربانی کے تین حصے کرے: ایک تہائی صدقہ و خیرات کر دے، ایک حصہ اپنے استعمال کے لیے رکھ لے اور ایک تہائی دوستوں کو بطور تحفہ بھیج دے۔[1] قرآن کی ایک آیت سے بھی اس قسم کا اشارہ ملتا ہے۔[2]

(١٢٥) بَابُ الذَّبْحِ قَبْلَ الْحَلْقِ

باب: 125- سر منڈوانے سے پہلے قربانی کرنا

١٧٢١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَمَّنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ وَنَحْوِهِ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ، لَا حَرَجَ».

[راجع: ٨٤]

[1721] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو قربانی دینے سے پہلے سر منڈوا لے یا اس قسم کا کوئی فعل کر لے تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔''

١٧٢٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ»، قَالَ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ».

[1722] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ میں نے رمی سے پہلے طواف زیارت کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' پھر اس نے کہا: میں نے قربانی دینے سے قبل سر منڈوا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں۔'' اس نے پھر عرض کیا کہ میں نے رمی کرنے سے پہلے اپنی قربانی ذبح کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی

1 عمدة القاري: 331/7. 2 الحج 36:22.

حرج نہیں۔"

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ الرَّازِيُّ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عبدالرحیم رازی نے ابن خثیم سے، انھوں نے حضرت عطاء سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

وَقَالَ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنِي ابْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

قاسم بن یحییٰ نے کہا: مجھے ابن خثیم نے حضرت عطاء سے اور انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے، انھوں نے نبی ﷺ سے اسے بیان کیا۔

وَقَالَ عَفَّانُ: - أُرَاهُ عَنْ وُهَيْبٍ - حَدَّثَنَا ابْنُ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

عفان نے کہا: مجھے وہیب نے ابن خثیم سے، انھوں نے سعید بن جبیر سے، انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔

وَقَالَ حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حماد نے قیس بن سعد اور عباد بن منصور سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے یہ روایت بیان کی۔

١٧٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ، فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». قَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[1723] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے دریافت کیا گیا: کسی نے کہا: میں نے غروب آفتاب کے بعد کنکریاں ماری ہیں۔ آپ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں۔" اس نے عرض کیا: میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈوا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "کوئی حرج نہیں ہے۔"

١٧٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: «أَحْسَنْتَ، انْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ

[1724] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ وادئ بطحاء میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے دریافت کیا: "آیا تو نے حج کی نیت کی ہے؟" میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: "تو نے احرام کیسا باندھا تھا؟" میں نے عرض کیا: نبی ﷺ کے احرام جیسا احرام باندھا تھا۔ آپ نے فرمایا "تو نے اچھا کیا۔ اب جاؤ

وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ»، ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ نِّسَاءِ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَأْسِي، ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتَّى خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لَهُ، فَقَالَ: إِنْ نَّأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَّأْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ. [راجع: ١٥٥٩]

بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کی سعی کرو۔'' (اس سے فراغت کے بعد) پھر میں بنوقیس کی ایک خاتون کے پاس آیا تو اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ اس کے بعد میں نے دوبارہ حج کا احرام باندھا۔ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خلافت تک یہی فتویٰ دیتا رہا۔ اس کے بعد جب میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں حج اور عمرہ دونوں کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر سنت رسول اللہ پر عمل کریں تو آپ نے بھی اس وقت تک احرام نہیں کھولا حتی کہ قربانی اپنی ٹھکانے پر پہنچ گئی۔

(١٢٦) بَابُ مَنْ لَبَّدَ رَأْسَهُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ وَحَلَقَ

باب: 126- احرام کے وقت بالوں کو جما لینا اور (احرام کھولتے وقت انھیں) منڈوا دینا

١٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَّلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: «إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ». [راجع: ١٥٦٦]

[1725] حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگوں کو کیا ہوا، انھوں نے عمرے کا احرام کھول دیا لیکن آپ نے ابھی تک احرام نہیں کھولا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''میں نے اپنے سر کے بال جمائے ہیں اور قربانی کے گلے میں قلادہ ڈالا ہے۔ میں احرام نہیں کھولوں گا یہاں تک کہ قربانی کرلوں۔''

(١٢٧) بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ

باب: 127- احرام کھولتے وقت سر منڈوانا اور بال کتروانا

١٧٢٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ. [انظر: ٤٤١٠، ٤٤١١]

[1726] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر سر کو منڈوایا تھا۔

١٧٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[1727] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ

مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ»، قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ»، قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِين، قَالَ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر مہربانی فرما۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں پر بھی۔ آپ نے پھر فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحمت نازل فرما۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بال کتروانے والوں پر بھی۔ تب آپ نے فرمایا: ''بال کتروانے والوں پر بھی رحم فرما۔''

وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ: «رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِينَ» مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ: «وَالْمُقَصِّرِينَ».

لیث نے کہا: ہم سے نافع نے ''اللہ تعالیٰ سر منڈوانے والوں پر رحم کرے'' کے کلمات کا ذکر ایک یا دو مرتبہ فرمایا۔ عبیداللہ نے کہا: مجھ سے نافع نے بیان کیا اور چوتھی بار ''بال کتروانے والوں'' کا ذکر کیا۔

١٧٢٨ - **حَدَّثَنَا** عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ». قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ»، قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ» قَالُوا: وَلِلْمُقَصِّرِينَ - قَالَهَا ثَلَاثًا - قَالَ: «وَلِلْمُقَصِّرِينَ».

[1728] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔'' لوگوں نے عرض کیا: اور سر کے بال کتروانے والوں کو بھی۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔'' لوگوں نے کہا: بال کتروانے والوں کو بھی، آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو بخش دے۔'' لوگوں نے کہا: بال کتروانے والوں کو بھی۔ آپ نے بال منڈوانے والوں کے متعلق تین مرتبہ دعا فرمائی۔ پھر آپ نے فرمایا: ''بال کتروانے والوں کو بھی۔''

فائدہ: واضح رہے کہ اگر حج سے چند دن قبل عمرہ کیا جائے اور اندیشہ ہو کہ حلق کرانے کے بعد دسویں ذوالحجہ تک بال نہیں اگ سکیں گے تو ایسے حالات میں عمرہ کرنے والے کے لیے بال کتروانا افضل ہے تاکہ حج کے موقع پر حلق ہو سکے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جن حضرات نے عمرہ کیا تھا انھوں نے اس موقع پر بال چھوٹے کرائے تھے۔

١٧٢٩ - **حَدَّثَنَا** عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ: حَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ وَطَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ. [راجع: ١٦٣٩]

[1729] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ میں سے ایک گروہ نے سر منڈوائے جبکہ کچھ حضرات نے اپنے بال کتروائے تھے۔

١٧٣٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ.

[1730] حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے بال قینچی سے چھوٹے کیے تھے۔

(١٢٨) بَابُ تَقْصِيرِ الْمُتَمَتِّعِ بَعْدَ الْعُمْرَةِ

باب: 128- حج تمتع کرنے والا عمرے کے بعد بال چھوٹے کرائے

١٧٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يَحِلُّوا وَيَحْلِقُوا أَوْ يُقَصِّرُوا. [راجع: ١٥٤٥]

[1731] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ مکہ معظّمہ تشریف لائے تو اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کریں، پھر احرام کھول دیں، اس کے بعد بال منڈوائیں یا چھوٹے کروائیں۔

(١٢٩) بَابُ الزِّيَارَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: 129- دسویں ذوالحجہ کو طواف زیارت کرنا

وَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَخَّرَ النَّبِيُّ ﷺ الزِّيَارَةَ إِلَى اللَّيْلِ.

حضرت ابوزبیر نے ام المومنین حضرت عائشہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ نے طواف زیارت کو رات تک مؤخر کیا تھا۔

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَزُورُ الْبَيْتَ أَيَّامَ مِنًى.

ابوحسان کے حوالے سے بیان کیا جاتا ہے کہ انھوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی ﷺ ایام منیٰ میں طواف زیارت کیا کرتے تھے۔

١٧٣٢ - وَقَالَ لَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا ثُمَّ يَقِيلُ ثُمَّ يَأْتِي مِنًى، يَعْنِي يَوْمَ النَّحْرِ.

[1732] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے دسویں ذوالحجہ کو ایک طواف کیا، اس کے بعد قیلولہ فرمایا پھر منیٰ آئے۔

وَرَفَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ.

عبدالرزاق نے اس روایت کو مرفوع ذکر کیا ہے۔

انھوں نے کہا کہ ہمیں عبیداللہ نے خبر دی تھی۔

فائدہ: واضح رہے کہ دسویں تاریخ کو کنکریاں مارنے کے بعد احرام کی پابندیاں کچھ نرم ہو جاتی ہیں بشرطیکہ غروب آفتاب سے پہلے پہلے طواف زیارت کر لیا جائے۔ اگر دن غروب ہونے سے قبل طواف نہ کر سکا تو احرام کی پابندی دوبارہ لوٹ آئے گی، پھر طواف زیارت کے بعد احرام کھولنا ہوگا۔[1]

١٧٣٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَفَضْنَا يَوْمَ النَّحْرِ فَحَاضَتْ صَفِيَّةُ فَأَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْهَا مَا يُرِيدُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّهَا حَائِضٌ، قَالَ: «حَابِسَتُنَا هِيَ؟» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَاضَتْ يَوْمَ النَّحْرِ، قَالَ: «اخْرُجُوا». [راجع: ٢٩٤]

[1733] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیا۔ جب ہم نے دسویں تاریخ کو طواف افاضہ کیا تو حضرت صفیہ ؓ کو حیض آ گیا۔ نبی ﷺ نے جب ان سے اس چیز کا ارادہ کیا جو شوہر اپنی بیوی سے کرتا ہے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اسے تو حیض آ گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ ہمیں مدینہ واپس جانے سے روک دے گی؟'' انھوں نے عرض کیا کہ انھوں (صفیہ ؓ) نے قربانی کے دن طواف زیارت کر لیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کوچ کرو۔''

وَيُذْكَرُ عَنِ الْقَاسِمِ وَعُرْوَةَ وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَفَاضَتْ صَفِيَّةُ يَوْمَ النَّحْرِ.

حضرت قاسم، عروہ اور اسود ؒ سے ذکر کیا جاتا ہے، وہ حضرت عائشہ ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدہ صفیہ ؓ نے قربانی کے دن طوافِ زیارت کر لیا تھا۔

(١٣٠) بَابٌ: إِذَا رَمٰى بَعْدَ مَا أَمْسٰى، أَوْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ نَاسِيًا أَوْ جَاهِلًا

باب: 130- جو شخص بھول کر یا جہالت کے باعث شام کے بعد رمی کرے یا قربانی سے پہلے سر منڈوا لے

١٧٣٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ فِي الذَّبْحِ وَالْحَلْقِ وَالرَّمْيِ وَالتَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[1734] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے ذبح کرنے، سر منڈوانے، کنکریاں مارنے اور تقدیم و تاخیر کے متعلق عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

1 سنن أبي داود، المناسك، حديث: 1999.

١٧٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسْأَلُ يَوْمَ النَّحْرِ بِمِنًى فَيَقُولُ: «لَا حَرَجَ»، فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ؟ قَالَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ»، قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ؟ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ». [راجع: ٨٤]

[1735] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے قربانی کے دن منیٰ کے میدان میں (تقدیم و تاخیر کے متعلق) دریافت کیا جاتا تو آپ فرماتے: ''کوئی حرج نہیں۔'' چنانچہ ایک شخص نے آپ سے دریافت کیا کہ میں نے قربانی کرنے سے قبل سر منڈوا لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اب ذبح کردو، کوئی حرج نہیں۔'' پھر اس نے کہا: میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کوئی حرج نہیں ہے۔''

(١٣١) بَابُ الْفُتْيَا عَلَى الدَّابَّةِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ

باب: 131- جمرے کے پاس سواری پر سوار ہو کر مسائل بیان کرنا

١٧٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَجَعَلُوا يَسْأَلُونَهُ فَقَالَ رَجُلٌ: لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ: «اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ». فَجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: «ارْمِ وَلَا حَرَجَ». فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ: «افْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ٨٣]

[1736] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر کھڑے ہوئے تو لوگوں نے آپ سے سوال پوچھنا شروع کر دیے۔ ایک آدمی نے کہا: مجھے معلوم نہ تھا، میں نے قربانی سے پہلے اپنا سر منڈوا دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ذبح کرو، کوئی حرج نہیں۔'' ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے لاعلمی میں رمی کرنے سے پہلے قربانی کر دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''رمی کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔'' الغرض آپ سے اس دن کسی چیز کی تقدیم و تاخیر کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: ''کرو، کوئی حرج نہیں ہے۔''

١٧٣٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَهُ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا،

[1737] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جبکہ آپ دسویں ذوالحجہ کو خطبہ دے رہے تھے۔ آپ کے سامنے ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا: میرا گمان تو یہ تھا کہ فلاں کام، فلاں کام سے پہلے ہے۔ پھر ایک دوسرا اٹھ کر کہنے لگا: میرا خیال بھی یہ تھا کہ فلاں کام، فلاں کام سے پہلے ہے۔ میں

ثُمَّ قَامَ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا، حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَأَشْبَاهَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ» لَهُنَّ كُلِّهِنَّ، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: «اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ». [راجع: ٨٣]

نے قربانی سے پہلے سر منڈوا لیا ہے اور رمی کرنے سے پہلے قربانی ذبح کر دی ہے اور اس قسم کے اور افعال بھی ہیں جن میں تقدیم و تاخیر ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کرو! کوئی حرج نہیں ہے۔'' آپ نے ان سب کاموں کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کر لو، کوئی حرج نہیں ہے۔ الغرض اس دن آپ ﷺ سے کوئی سوال نہ کیا گیا مگر آپ نے فرمایا: ''کرو کوئی حرج نہیں ہے۔''

١٧٣٨ - **حَدَّثَنَا** إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[1738] حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اپنی اونٹنی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر باقی حدیث ذکر کی۔

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٨٣]

معمر بن راشد نے امام زہری ؒ سے بیان کرنے میں صالح بن کیسان کی متابعت کی ہے۔

(١٣٢) بَابُ الْخُطْبَةِ أَيَّامَ مِنًى

باب: 132- منیٰ کے دنوں میں خطبہ دینا

١٧٣٩ - **حَدَّثَنَا** عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ! أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: يَوْمٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قَالُوا: بَلَدٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَأَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قَالُوا: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا»،

[1739] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو قربانی کے دن خطبہ دیا تو فرمایا: ''اے لوگو! یہ کون سا دن ہے؟'' لوگوں نے جواب دیا: یہ حرمت والا دن ہے۔ پھر فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ حرمت والا شہر ہے، آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' لوگوں نے کہا: یہ حرمت والا مہینہ ہے۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''یقیناً تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں تم پر ایسے ہی حرام ہیں جیسے اس شہر میں اس مہینے کے دوران میں یہ دن حرمت والا ہے۔'' آپ نے اس بات کو بار بار دہرایا۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھا کر

فَأَعَادَهَا مِرَارًا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اَللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّهَا لَوَصِيَّتُهُ إِلٰى أُمَّتِهِ «فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [انظر: ٧٠٧٩]

فرمایا: ''اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا ہے۔ میں نے تیرے حکم سے لوگوں کو آگاہ کر دیا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً امت کے لیے آپ کی یہ وصیت ہے: ''موجود لوگوں کو چاہیے کہ وہ غائب لوگوں کو یہ پیغام پہنچا دیں کہ میرے بعد تم کافروں کی طرح نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اُڑانے لگو۔''

١٧٤٠ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ.

[1740] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے میدان عرفات میں نبی ﷺ کا خطبہ خود سنا تھا۔

تَابَعَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو. [انظر: ١٨٤١، ١٨٤٣، ٥٨٠٤، ٥٨٥٣]

عمرو سے بیان کرنے میں سفیان بن عیینہ نے شعبہ کی متابعت کی ہے۔

١٧٤١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، وَرَجُلٌ أَفْضَلُ فِي نَفْسِي مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ: «أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قُلْنَا: بَلٰى. قَالَ: «أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: «أَلَيْسَ ذُو الْحَجَّةِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قُلْنَا: اَللهُ وَرَسُولُهُ

[1741] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: ''تم جانتے ہو یہ دن کون سا ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر خاموش رہے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے، تاہم آپ نے فرمایا: ''کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں! اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا مہینہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی جانتے ہیں۔ آپ تھوڑی دیر چپ رہے۔ ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام تجویز کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟'' ہم نے عرض: کیوں نہیں، یہ ذوالحجہ ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''یہ کون سا شہر ہے؟'' ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی

أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: «أَلَيْسَتْ بِالْبَلْدَةِ الْحَرَامِ؟» قُلْنَا: بَلٰى، قَالَ: «فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، إِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ، فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ». [راجع: ٦٧]

جانتے ہیں، آپ تھوڑی دیر خاموش رہے، ہم نے خیال کیا کہ آپ اس کا کوئی اور نام ذکر کریں گے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ مکہ مکرمہ نہیں ہے؟'' ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں، یہ مکہ مکرمہ ہے۔ آپ نے فرمایا: ''بے شک تمھارے خون اور تمھارے مال تم پر حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت تمھارے اس مہینے میں اور اس شہر میں ہے تا آنکہ تم اپنے رب سے جاملو۔ خبردار! کیا میں نے حکم پہنچا دیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! تو گواہ رہ، اب چاہیے کہ حاضر شخص یہ تعلیمات غیر موجود کو پہنچا دے کیونکہ بسا اوقات براہ راست سننے والے سے وہ شخص زیادہ یاد رکھتا ہے جسے بعد میں حکم پہنچایا جائے۔ لوگو! میرے بعد کافروں کی طرح نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔''

١٧٤٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِنًى: «أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. فَقَالَ: «فَإِنَّ هٰذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «بَلَدٌ حَرَامٌ، أَفَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا؟» قَالُوا: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: «شَهْرٌ حَرَامٌ»، قَالَ: «فَإِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا».

[1742] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے منیٰ کے میدان میں فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو یہ دن کون سا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ باخبر ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ دن حرمت والا ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ شہر کون سا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ شہر بھی حرمت والا ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ مہینہ کون سا ہے؟'' لوگوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ مہینہ بھی عزت والا ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر تمھارے خون، تمھارے مال اور تمھاری عزتیں حرام کی ہیں جس طرح اس دن کی حرمت اس مہینے کے دوران اس شہر میں ہے۔''

وَقَالَ هِشَامُ بْنُ الْغَازِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: وَقَفَ النَّبِيُّ ﷺ

ہشام بن غاز نے کہا: مجھے حضرت نافع نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خبر دی کہ نبی ﷺ حجۃ الوداع میں قربانی کے دن

يَوْمَ النَّحْرِ بَيْنَ الْجَمَرَاتِ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي حَجَّ بِهٰذَا، وَقَالَ: «هٰذَا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ»، فَطَفِقَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ». فَوَدَّعَ النَّاسَ فَقَالُوا: هٰذِهِ حَجَّةُ الْوَدَاعِ. [انظر: ٤٤٠٣، ٦٠٤٣، ٦١٦٦، ٦٧٨٥، ٦٨٦٨، ٧٠٧٧]

جمرات کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''یہ دن حج اکبر کا ہے۔'' اس کے بعد نبی ﷺ نے یہ کہنا شروع کیا: ''اے اللہ! تو گواہ رہ۔'' اور لوگوں کو الوداع کہا تو لوگوں نے کہا: یہ الوداعی حج ہے۔

(١٣٣) بَابٌ: هَلْ يَبِيتُ أَصْحَابُ السِّقَايَةِ أَوْ غَيْرُهُمْ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى؟

باب: 133- کیا پانی پلانے والے یا اس قسم کے اور لوگ منیٰ کی راتیں مکہ میں بسر کر سکتے ہیں

١٧٤٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ. [راجع: ١٦٣٤]

[1743] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے رخصت دی ہے۔

١٧٤٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ؛ ح: [راجع: ١٦٣٤]

[1744] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اجازت عطا فرمائی۔

١٧٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْعَبَّاسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ لِيَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأَذِنَ لَهُ.

[1745] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اجازت طلب کی کہ پانی پلانے کے انتظامات کرنے کے لیے منیٰ کی راتیں مکہ مکرمہ میں بسر کریں تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔

تَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ وَأَبُو ضَمْرَةَ. [راجع: ١٦٣٤]

ابو اسامہ، عقبہ بن خالد اور ابوضمرہ نے عبداللہ بن نمیر سے روایت کرنے میں محمد بن عبداللہ کی متابعت کی ہے۔

(١٣٤) بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

باب: 134- جمرات کو کنکریاں مارنا

وَقَالَ جَابِرٌ: رَمَى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے قربانی کے دن

ضُحًى وَرَمٰى بَعْدَ ذٰلِكَ بَعْدَ الزَّوَالِ.

چاشت کے وقت اور اس کے بعد باقی ایام میں زوال آفتاب کے بعد کنکریاں ماریں۔

١٧٤٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَتٰى أَرْمِي الْجِمَارَ؟ قَالَ: إِذَا رَمٰى إِمَامُكَ فَارْمِهِ، فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ: كُنَّا نَتَحَيَّنُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا.

[1746] حضرت وبرہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ میں جمرات کو کس وقت کنکریاں ماروں؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ جب تیرا امیر رمی کرے تو اس وقت تو بھی رمی کر لے۔ میں نے دوبارہ ان سے سوال کیا، انھوں نے فرمایا: ہم انتظار کیا کرتے تھے۔ جب زوال آفتاب ہوجاتا تو ہم کنکریاں مارتے تھے۔

(١٣٥) بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

باب: 135- وادی کے نشیب سے رمی جمار کرنا

١٧٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: رَمٰى عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ، هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ.

وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا. [انظر: ١٧٤٨، ١٧٤٩، ١٧٥٠]

[1747] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں تو میں نے کہا: ابوعبدالرحمٰن! کچھ لوگ تو اوپر ہی سے کھڑے ہوکر رمی کرتے ہیں، تو انھوں نے فرمایا: قسم ہے اس اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! یہ اس شخص کے رمی کرنے کا مقام ہے جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عبداللہ بن ولید نے کہا: ہمیں سفیان ثوری نے اعمش سے یہی حدیث بیان کی۔

(١٣٦) بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

باب: 136- ہر جمرے کو سات سات کنکریاں مارنا

ذَكَرَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٧٤٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ

[1748] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جب وہ جمرۂ کبریٰ (جمرۂ عقبہ) کے پاس پہنچے تو انھوں نے کعبے کو اپنی بائیں جانب اور منیٰ کو اپنی دائیں طرف کرلیا، پھر

عَنْهُ: أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَمِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَرَمَى بِسَبْعٍ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ. [راجع: ١٧٤٧]

اسے سات کنکریاں ماریں اور فرمایا کہ اس طرح اس شخصیت نے کنکریاں ماریں تھیں جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

(١٣٧) بَابُ مَنْ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ

باب: 137- جمرۂ عقبہ کو رمی کرتے وقت بیت اللہ کو بائیں جانب کرنا

١٧٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ: أَنَّهُ حَجَّ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَرَآهُ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْكُبْرَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ ومِنًى عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ. [راجع: ١٧٤٧]

[1749] حضرت عبدالرحمٰن بن یزید سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو دیکھا کہ انھوں نے بیت اللہ کو بائیں جانب اور منیٰ کو دائیں جانب کر کے جمرۂ کبریٰ کو سات کنکریاں ماریں پھر فرمایا: یہ اس ستودہ صفات کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی تھی۔

(١٣٨) بَابٌ: يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

باب: 138- ہر کنکری مارتے وقت اللہ أکبر کہنا

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٧٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ: اَلسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا آلُ عِمْرَانَ، وَالسُّورَةُ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا النِّسَاءُ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ، فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ حَتَّى إِذَا حَاذَى بِالشَّجَرَةِ اعْتَرَضَهَا فَرَمَى بِسَبْعِ

[1750] حضرت اعمش کہتے ہیں: میں نے حجاج بن یوسف کو منبر پر یہ کہتے ہوئے سنا: وہ سورت جس میں بقرہ کا ذکر ہے، وہ سورت جس میں آل عمران کا ذکر ہے اور وہ سورت جس میں نساء کا ذکر ہے۔ اعمش نے کہا: جب میں نے اس بات کا ابراہیم نخعی سے ذکر کیا تو انھوں نے کہا: مجھے عبدالرحمٰن بن یزید نے خبر دی، وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے، جب انھوں نے جمرۂ عقبہ کو رمی کی تو وادی کے نشیب میں اترے حتی کہ درخت کے بالمقابل ہوئے۔ اس کے سامنے کھڑے ہو کر سات کنکریاں ماریں۔

حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ: مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ! قَامَ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ﷺ. [راجع: ١٧٤٧]

ہر کنکری مارتے وقت اللہ اکبر کہتے تھے۔ پھر کہا: اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے! اس جگہ سے اس ذات گرامی نے کنکریاں ماری تھیں جس پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی ہے۔

(١٣٩) بَابُ مَنْ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَلَمْ يَقِفْ

باب: 139- جمرۂ عقبہ کو رمی کرنے کے بعد وہاں نہیں ٹھہرنا چاہیے

قَالَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(١٤٠) بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَيُسْهِلُ

باب: 140- پہلے اور دوسرے جمرے کو کنکریاں مارنے کے بعد نرم زمین پر قبلہ رو کھڑے ہونا

١٧٥١ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلٰى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُومَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُّ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَيَقُولُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ. [انظر: ١٧٥٢، ١٧٥٣]

[1751] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ قریب والے جمرے کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ اس طرح دیر تک وہاں کھڑے رہتے۔ پھر درمیان والے جمرے کو کنکریاں مارتے۔ اس کے بعد بائیں جانب نرم و ہموار زمین پر چلے جاتے اور قبلہ رو ہو جاتے۔ پھر دیر تک ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے اور یوں دیر تک وہاں کھڑے رہتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرۂ عقبہ کو رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے۔ پھر واپس آ جاتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

(١٤١) بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ جَمْرَةِ الدُّنْيَا وَالْوُسْطٰى

باب: 141- پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دونوں ہاتھ اٹھانا

١٧٥٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيُسْهِلُ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا، فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى كَذٰلِكَ فَيَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيُسْهِلُ وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ قِيَامًا طَوِيلًا فَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَرْمِي الْجَمْرَةَ ذَاتَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَلَا يَقِفُ وَيَقُولُ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُ. [راجع: ١٧٥١]

[1752] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ جمرۂ اولی کو سات کنکریاں مارتے۔ ہر کنکری مارنے کے بعد وہ اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھتے اور نرم زمین میں قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک کھڑے رہتے، دعا کرتے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ پھر جمرۂ وسطی کو رمی کرتے اور بائیں جانب نرم زمین میں چلے جاتے اور دیر تک قبلہ رو ہو کر کھڑے رہتے۔ دعا کرتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اس کے بعد جمرۂ عقبہ کو وادی کے نشیب سے رمی کرتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے اور فرماتے کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(١٤٢) بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْجَمْرَتَيْنِ

باب: 142- پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس دعا کرنا

١٧٥٣ - وَقَالَ مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ، يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عِنْدَ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا.

[1753] حضرت ابن شہاب زہری سے روایت ہے، انھوں نے (بواسطۂ سالم بن عبداللہ عن ابن عمر) کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب اس جمرے کو رمی کرتے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے۔ جب بھی کنکری مارتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رو ہو کر ٹھہرتے، پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے، اس طرح دیر تک وہاں ٹھہرتے۔ پھر دوسرے جمرے کے پاس آتے اور اس کو سات کنکریاں مارتے۔ جب بھی کنکری مارتے تو اللہ اکبر کہتے۔ پھر بائیں جانب وادی کے قریب اتر جاتے، وہاں بھی قبلہ رو کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے رہتے۔ پھر جمرۂ عقبہ کے پاس آتے، اسے بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے۔

اس کے بعد واپس ہو جاتے اور اس کے پاس دعا کے لیے نہ ٹھہرتے۔

قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. [راجع: ١٧٥١]

ابن شہاب زہری نے کہا: میں نے حضرت سالم سے سنا، وہ اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے، وہ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے تھے، نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خود بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(١٤٣) بَابُ الطِّيبِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ، وَالْحَلْقِ قَبْلَ الْإِفَاضَةِ

باب: 143- جمرات کو رمی کے بعد خوشبو لگانا اور طواف زیارت سے پہلے سر منڈوانا

١٧٥٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ: وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ وَكَانَ أَفْضَلَ أَهْلِ زَمَانِهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، تَقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ حِينَ أَحْرَمَ، وَلِحِلِّهِ حِينَ أَحَلَّ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ، وَبَسَطَتْ يَدَيْهَا. [راجع: ١٥٣٩]

[1754] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی جبکہ آپ نے احرام باندھنے کا ارادہ فرمایا اور اسی طرح جب آپ نے طواف زیارت سے پہلے احرام کھولا اور آپ احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کرتے وقت اپنے دونوں ہاتھ پھیلا دیے۔

(١٤٤) بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

باب: 144- الوداعی طواف

١٧٥٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ. [راجع: ٣٢٩]

[1755] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: لوگوں کو حکم دیا گیا کہ سب سے آخر میں تمہارا عمل بیت اللہ کا طواف ہو مگر ایام ماہواری والی عورت سے تخفیف کی گئی ہے۔

فائدہ: اس حدیث کے پیش نظر طواف وداع واجب ہے، البتہ حائضہ عورت سے تخفیف کر دی گئی ہے کہ وہ اس کے بغیر اپنے گھر جا سکتی ہے جیسا کہ آئندہ اس کی وضاحت ہوگی۔

١٧٥٦ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ

[1756] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وادئ محصب

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ.

میں کچھ وقت محوِ استراحت ہوئے۔ اس کے بعد بیت اللہ کی طرف سوار ہو کر تشریف لے گئے اور اس کا طواف کیا۔

تَابَعَهُ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ١٧٦٤]

لیث نے قتادہ سے روایت کرنے میں عمرو بن حارث کی متابعت کی ہے اور کہا کہ مجھے خالد نے سعید سے، انھوں نے قتادہ سے، انھوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے اس روایت کو بیان کیا ہے۔

(١٤٥) بَابٌ: إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

باب: 145- طواف زیارت کر لینے کے بعد اگر عورت کو حیض آ جائے؟

١٧٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَاضَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «أَحَابِسَتُنَا هِيَ؟» قَالُوا: إِنَّهَا قَدْ أَفَاضَتْ، قَالَ: «فَلَا إِذًا». [راجع: ٢٩٤]

[1757] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا یہ ہمیں روک لے گی؟'' انھوں نے عرض کیا کہ انھوں نے طواف زیارت کر لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کوئی حرج نہیں ہے، یعنی سفر کا آغاز کرو۔''

١٧٥٨، ١٧٥٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَأَلُوا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ امْرَأَةٍ طَافَتْ، ثُمَّ حَاضَتْ، قَالَ لَهُمْ: تَنْفِرُ، قَالُوا: لَا نَأْخُذُ بِقَوْلِكَ وَنَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ، قَالَ: إِذَا قَدِمْتُمُ الْمَدِينَةَ فَاسْأَلُوا فَقَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَسَأَلُوا فَكَانَ فِيمَنْ سَأَلُوا أُمُّ سُلَيْمٍ. فَذَكَرَتْ حَدِيثَ صَفِيَّةَ.

[1759,1758] حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ اہل مدینہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے متعلق دریافت کیا جس نے طواف زیارت کر لیا ہو، پھر اسے حیض آ جائے؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ اپنے سفر کا آغاز کر دے۔ لوگوں نے کہا: ہم ایسا نہیں کریں گے کہ آپ کی بات مان لیں اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بات ترک کر دیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب تم واپس مدینہ جاؤ تو اس مسئلے کی تحقیق کر لینا، چنانچہ لوگ جب مدینہ طیبہ واپس آئے تو اس مسئلے کے متعلق دریافت کیا، جن لوگوں سے انھوں نے دریافت کیا ان میں سے ام سلیم رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔

انھوں نے اس سلسلے میں حضرت صفیہ ؓ کا واقعہ بیان کیا۔

رَوَاهُ خَالِدٌ وَّقَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ.

اس حدیث کو خالد اور قتادہ نے حضرت عکرمہ رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے۔

١٧٦٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. [راجع: ٣٢٩]

[1760] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حائضہ عورت کو طواف زیارت کے بعد مکہ سے جانے کی اجازت ہے۔

١٧٦١ - قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ. [راجع: ٣٣٠]

[1761] راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ حائضہ عورت کو سفر کی اجازت نہیں ہے لیکن میں نے اس کے بعد ان سے سنا کہ نبی ﷺ نے ایسی عورتوں کو سفر کرنے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ: حضرت عمر، ابن عمر اور حضرت زید بن ثابت ؓ کا یہ موقف تھا کہ حائضہ عورت کے لیے بھی طواف وداع کرنا ضروری ہے لیکن حضرت ابن عمر اور زید بن ثابت ؓ نے اس موقف سے رجوع کر لیا، البتہ مذکورہ حدیث کا علم نہ ہونے کی وجہ سے حضرت عمر ؓ کا اپنے موقف سے رجوع ثابت نہیں ہے۔ بہرحال طواف وداع واجب ہے لیکن حائضہ عورت سے ساقط ہے اور اس پر کوئی فدیہ وغیرہ بھی نہیں ہے۔

١٧٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ، فَقَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ، وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَطَافَ مَنْ كَانَ مَعَهُ مِنْ نِّسَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَحَلَّ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَحَاضَتْ هِيَ فَنَسَكْنَا مَنَاسِكَنَا مِنْ حَجِّنَا، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ لَيْلَةُ النَّفْرِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، كُلُّ أَصْحَابِكَ يَرْجِعُ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ غَيْرِي. قَالَ: «مَا كُنْتِ تَطُوفِينَ بِالْبَيْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا

[1762] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ہمارا صرف حج کرنے کا ارادہ تھا۔ نبی ﷺ جب مکہ مکرمہ آئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی لیکن آپ نے احرام نہ کھولا کیونکہ آپ کے ہمراہ قربانی تھی۔ آپ کے ساتھ آپ کی بیویاں اور دیگر صحابۂ کرام ؓ تھے، انھوں نے بھی طواف کیا۔ جن کے پاس قربانی نہ تھی انھوں نے احرام کھول دیا۔ دریں اثنا اسے (حضرت عائشہ ؓ کو) حیض آ گیا، چنانچہ ہم نے مناسک حج ادا کیے۔ جب روانگی کی رات آئی تو اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے علاوہ آپ کے تمام صحابۂ کرام ؓ حج اور عمرہ کر کے واپس جا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جن راتوں ہم مکہ مکرمہ

مَكَّةَ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَاخْرُجِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ، وَمَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا»، فَخَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَحَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرٰى حَلْقٰى، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا، أَمَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: بَلٰى، قَالَ: «فَلَا بَأْسَ، انْفِرِي» فَلَقِيتُهُ مُصْعِدًا عَلٰى أَهْلِ مَكَّةَ وَأَنَا مُنْهَبِطَةٌ، أَوْ أَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ.

آئے تھے کیا تم نے اس وقت بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے ساتھ مقام تنعیم جاؤ اور وہاں سے عمرے کا احرام باندھ کر عمرہ کرلو، فراغت کے بعد فلاں جگہ پر آجاؤ۔'' چنانچہ میں حضرت عبدالرحمٰن کے ہمراہ تنعیم چلی گئی۔ وہاں سے عمرے کا احرام باندھا۔ اور حضرت صفیہ ؓ کو حیض آگیا تو نبی ﷺ نے اسے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا تو ہمیں روک لے گی۔ کیا تو نے قربانی کے دن بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا؟'' انھوں نے جواب دیا: کیوں نہیں، یعنی طواف کیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''پھر کوئی حرج نہیں، رختِ سفر باندھو۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ عمرے سے فراغت کے بعد میری جب آپ سے ملاقات ہوئی تو مکہ کے بالائی علاقے پر آپ چڑھ رہے تھے اور میں نشیب میں اتر رہی تھی یا اس کے برعکس میں اوپر چڑھ رہی تھی اور آپ نیچے اتر رہے تھے۔

وَقَالَ مُسَدَّدٌ: قُلْتُ: لَا. وَتَابَعَهُ جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ فِي قَوْلِهِ: لَا. [راجع: ٢٩٤]

راوئ حدیث مسدد نے کہا کہ روایت مذکورہ میں لفظ لا ہے۔ جریر نے منصور سے لفظ لا روایت کرنے میں مسدد کی متابعت کی ہے۔

(١٤٦) بَابُ مَنْ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْأَبْطَحِ

باب: 146- روانگی کے دن نماز عصر ابطح میں پڑھنا

١٧٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ؟ قَالَ: بِمِنًى، قُلْتُ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ؟ قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، اِفْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ. [راجع:

[1763] حضرت عبدالعزیز بن رفیع سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا کہ مجھے ایسی چیز بتائیں جو آپ نے نبی ﷺ سے اچھی طرح معلوم کی ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے آٹھویں ذوالحجہ کو ظہر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ حضرت انس ؓ نے فرمایا: نماز ظہر منیٰ میں پڑھی تھی۔ میں نے پھر عرض کیا کہ روانگی کے دن عصر کی نماز کہاں پڑھی تھی؟ انھوں نے فرمایا: وادئ

[١٦٥٣

ابطح میں، تاہم تم ایسے ہی کرو جس طرح تمھارے حکام کریں۔

١٧٦٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُتَعَالِ بْنُ طَالِبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ: أَنَّ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ وَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ. [راجع: ١٧٥٦]

[1764] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں وادئ محصب میں ادا کیں۔ اس کے بعد وہاں تھوڑی سی نیند فرمائی، پھر سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف تشریف لے گئے اور اس کا طواف کیا۔

فائدہ: حج سے فراغت کے بعد وادئ ابطح میں نماز عصر پڑھنا مشروع ہے لیکن اس کا مناسک حج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ روایت میں جس طواف کا ذکر ہے وہ طواف وداع ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگرد کو تلقین فرمائی کہ ایسی باتوں کو بنیاد بنا کر اپنے حکام کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے بلکہ ان کی اطاعت کو ہر مقام پر ترجیح دی جائے بشرطیکہ کتاب وسنت کے خلاف نہ ہو۔

(١٤٧) بَابُ الْمُحَصَّبِ

باب: 147 - وادئ محصب میں ٹھہرنا

١٧٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: «إِنَّمَا كَانَ مَنْزِلًا يَنْزِلُهُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَكُونَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ، تَعْنِي بِالْأَبْطَحِ.

[1765] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مقام ابطح پر نبی ﷺ نے اس لیے پڑاؤ کیا تھا تاکہ وہاں سے مدینہ طیبہ جانے میں آسانی ہو۔

١٧٦٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

[1766] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ وادئ محصب میں پڑاؤ کرنا کوئی سنت نہیں ہے بلکہ وہ تو ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کا وادئ محصب میں پڑاؤ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے لیے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ دیا جبکہ مشرکین نے اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لیے اس مقام پر قسمیں اٹھائی تھیں، اس بنا پر وہاں اترنے کو مستحب قرار دیا جا سکتا ہے جبکہ وہاں سے گزر ہو، البتہ وہاں پڑاؤ کرنے کا مناسک حج سے کوئی تعلق نہیں۔ واللہ أعلم.

(١٤٨) بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

باب: 148- دخول مکہ سے پہلے ذی طوی میں ٹھہرنا اور مکہ سے لوٹتے وقت وادئ بطحاء میں پڑاؤ کرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

١٧٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يَبِيتُ بِذِي الطُّوَى بَيْنَ الثَّنِيَّتَيْنِ ثُمَّ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الَّتِي بِأَعْلَى مَكَّةَ، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا لَمْ يُنِخْ نَاقَتَهُ إِلَّا عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيَأْتِي الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ فَيَبْدَأُ بِهِ، ثُمَّ يَطُوفُ سَبْعًا: ثَلَاثًا سَعْيًا وَأَرْبَعًا مَشْيًا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ يَنْطَلِقُ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَكَانَ إِذَا صَدَرَ عَنِ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُنِيخُ بِهَا.
[راجع: ٤٩١]

[1767] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ مکہ جاتے وقت دو پہاڑیوں کے درمیان ذی طوی میں رات گزراتے۔ پھر اس وادی کی طرف سے داخل ہوتے جو مکہ کے بالائی طرف ہے۔ اور جب مکہ مکرمہ میں حج یا عمرہ کرنے آتے تو اپنی اونٹنی کو مسجد کے دروازے کے پاس ہی بٹھاتے۔ پھر (مسجد حرام میں) داخل ہوتے اور حجر اسود کے پاس سے ابتدا کرتے۔ پھر بیت اللہ کے سات چکر لگاتے: پہلے تین ذرا دوڑ کر پھر چار چکر معمول کے مطابق چلتے۔ طواف سے فراغت کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے، پھر اپنی قیام گاہ جانے سے قبل صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے۔ جب حج یا عمرے سے فارغ ہوکر واپس آتے تو اپنی اونٹنی کو وادئ بطحاء میں بٹھاتے جو ذوالحلیفہ میں ہے جہاں نبی ﷺ اپنی اونٹنی کو بٹھایا کرتے تھے۔

١٧٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: سُئِلَ عُبَيْدُ اللهِ عَنِ الْمُحَصَّبِ، فَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: نَزَلَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَعُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ. وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُصَلِّي بِهَا يَعْنِي الْمُحَصَّبَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، أَحْسِبُهُ قَالَ: وَالْمَغْرِبَ. قَالَ خَالِدٌ: لَا أَشُكُّ فِي الْعِشَاءِ، وَيَهْجَعُ هَجْعَةً، وَيَذْكُرُ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1768] حضرت خالد بن حارث سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عبیداللہ سے وادئ محصب میں اترنے کے متعلق سوال ہوا تو انھوں نے حضرت نافع سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت عمر اور حضرت ابن عمر ؓ نے وادئ محصب میں قیام فرمایا تھا۔ حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ وادئ محصب میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھتے تھے۔ (راوی کہتے ہیں:) میرا خیال ہے انھوں نے مغرب کا بھی ذکر کیا ہے۔ نماز عشاء کا ذکر تو انھوں نے یقیناً کیا۔ پھر تھوڑی دیر وہاں سوتے اور بیان کرتے کہ نبی ﷺ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(١٤٩) بَابُ مَنْ نَزَلَ بِذِي طُوًى إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

١٧٦٩ - وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَ إِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٩١]

باب: 149 - مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت وادئ ذی طوی میں ٹھہرنا

[1769] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ مکرمہ جاتے تو مقام ذی طوی میں پڑاؤ کرتے۔ رات وہیں رہتے، صبح ہوتی تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے۔ اور جب مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے تو بھی مقام ذی طوی میں رات گزارتے۔ صبح تک وہیں قیام کرتے اور بیان کرتے تھے کہ نبی ﷺ بھی ایسا کرتے تھے۔

(١٥٠) بَابُ التِّجَارَةِ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ وَالْبَيْعِ فِي أَسْوَاقِ الْجَاهِلِيَّةِ

١٧٧٠ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَ ذُو الْمَجَازِ وَعُكَاظٌ مَتْجَرَ النَّاسِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ كَأَنَّهُمْ كَرِهُوا ذٰلِكَ حَتَّى نَزَلَتْ ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُواْ فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ﴾ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ. [انظر: ٢٠٥٠، ٢٠٩٨، ٤٥١٩]

باب: 150 - ایام حج میں تجارت کرنا اور دور جاہلیت کی منڈیوں میں خرید وفروخت کرنا

[1770] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ذوالمجاز اور عکاظ دور جاہلیت میں لوگوں کی منڈیاں تھیں۔ جب اسلام آیا تو لوگوں نے وہاں خرید فروخت کرنے کو اچھا خیال نہ کیا تا آنکہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''تمھارے لیے کوئی حرج نہیں ہے کہ حج کے زمانے میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔''

فائدہ: جاہلیت کے زمانے میں چار منڈیاں بہت مشہور تھیں: * ذوالمجاز: میدان عرفہ سے ایک میل کے فاصلے پر بازار لگایا جاتا تھا۔ * مَجَنّہ: مکہ کے نشیب میں مرالظہران کے پاس اس کا اہتمام ہوتا تھا۔ * عُکاظ: نخلہ اور طائف کے درمیان فتق مقام پر یہ منڈی لگتی تھی۔ * حباشہ: مکہ سے یمن کی طرف دیار بارق میں یہ بازار لگتا تھا۔ چونکہ ذوالمجاز اور عکاظ حج کے دنوں میں لگائے جاتے تھے، اس لیے حدیث میں ان کا بیان ہوا ہے۔ لوگ ان دنوں خرید وفروخت ناپسند کرتے تھے کیونکہ یہ دن ذکر الٰہی کے لیے مخصوص ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث میں مذکورہ آیت کے ذریعے سے ان دنوں خرید وفروخت اور تجارت کو جائز قرار دیا ہے۔[1] حدیث کے آخر میں جس آیت کا ذکر کیا گیا ہے وہ مذکورہ الفاظ سے شاذ قراءت ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، البتہ قراءت متواتر میں [في مواسم الحج] کے الفاظ نہیں ہیں اور یہی بات راجح ہے۔

1 فتح الباري: 3/749,750.

(١٥١) بَابُ الْإِدِّلَاجِ مِنَ الْمُحَصَّبِ

باب: 151 - وادئ محصب سے رات کے آخری حصے میں روانہ ہونا

١٧٧١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَاضَتْ صَفِيَّةُ لَيْلَةَ النَّفْرِ، فَقَالَتْ: مَا أُرَانِي إِلَّا حَابِسَتَكُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَقْرَى حَلْقَى، أَطَافَتْ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي». [راجع: ٢٩٤]

[1771] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت صفیہ ؓ کو روانگی کی رات حیض آ گیا تو انھوں نے کہا: میرے خیال کے مطابق میں تمھارے کوچ میں رکاوٹ بنوں گی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''عقریٰ حلقیٰ! کیا اس نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' عرض کیا گیا: ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''رخت سفر باندھو اور روانہ ہو جاؤ۔''

١٧٧٢ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَزَادَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ النَّفْرِ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «حَلْقَى عَقْرَى، مَا أُرَاهَا إِلَّا حَابِسَتَكُمْ»، ثُمَّ قَالَ: «كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟» قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: «فَانْفِرِي»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي لَمْ أَكُنْ حَلَلْتُ، قَالَ: «فَاعْتَمِرِي مِنَ التَّنْعِيمِ». فَخَرَجَ مَعَهَا أَخُوهَا فَلَقِينَاهُ مُدَّلِجًا: فَقَالَ: «مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٢٩٤]

[1772] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے نکلے تو ہماری زبانوں پر صرف حج کا ذکر تھا۔ جب ہم مکہ پہنچ گئے تو آپ نے ہمیں احرام کھول دینے کا حکم دیا۔ اور جب روانگی کی رات تھی تو حضرت صفیہ بنت حیی ؓ کو حیض آ گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلقیٰ عقریٰ! میرا خیال ہے کہ وہ تمھیں سفر سے روک دے گی۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے قربانی کے دن طواف زیارت کیا تھا؟'' صفیہ ؓ نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے فرمایا: ''پھر سفر پر روانہ ہو جاؤ۔'' حضرت عائشہ ؓ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں حلال نہیں ہوئی (میں نے حج کا احرام نہیں کھولا ہے۔) آپ نے فرمایا: ''تم مقام تنعیم سے احرام باندھ کر عمرہ کر لو۔'' چنانچہ ان کے ساتھ ان کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن ؓ گئے۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: ہم آپ کو رات کے آخری حصے میں ملے تو آپ نے فرمایا: ''ہم تمھارا انتظار فلاں جگہ پر کریں گے۔''

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ازراہ محبت حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے یہ الفاظ استعمال فرمائے کہ عقریٰ، حلقیٰ: بانجھ، سرمنڈی۔ ان الفاظ سے رفاقت وشفقت ٹپکتی ہے جیسا کہ ایسے موقع پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ حیض ایک معاملہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنات آدم پر لکھ دیا ہے۔ ان الفاظ سے بددعا دینا مراد نہیں ہے اور نہ اظہار خفگی مقصود ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

26 - أَبْوَابُ الْعُمْرَةِ

عمرے سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: لَيْسَ أَحَدٌ إِلَّا وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ وَّعُمْرَةٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّهَا لَقَرِينَتُهَا فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ﴾ [البقرة: ١٩٦].

١٧٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ».

باب:1- عمرے کا وجوب اور اس کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہر مسلمان پر حج اور عمرہ واجب ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ دونوں اللہ کی کتاب میں ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ کے لیے حج اور عمرے کو پورا کرو۔“

[1773] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک عمرہ دوسرے عمرے تک ان گناہوں کا کفارہ ہے جو ان کے درمیان کیے گئے ہوں اور حج مبرور کی جزا تو جنت ہے۔“

(٢) بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

١٧٧٤ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ

باب:2- حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنا

[1774] حضرت عکرمہ بن خالد سے روایت ہے، انھوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ حج سے پہلے عمرہ کیا جا سکتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔

الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ.

عکرمہ نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا۔

وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ، مِثْلَهُ.

محمد بن اسحاق بھی حضرت عکرمہ بن خالد سے اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: قَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

ابوعاصم عن ابن جریج کے طریق سے بھی عکرمہ رحمہ اللہ سے اسی طرح مروی ہے، تاہم اس میں ہے، عکرمہ کہتے ہیں: میں نے ابن عمر سے دریافت کیا۔

(٣) بَابٌ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟

باب:3- نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟

١٧٧٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَعُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَإِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ إِلَى حُجْرَةِ عَائِشَةَ، وَإِذَا أُنَاسٌ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الضُّحَى، قَالَ: فَسَأَلْنَاهُ عَنْ صَلَاتِهِمْ؟ فَقَالَ: بِدْعَةٌ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعٌ، إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، فَكَرِهْنَا أَنْ نَرُدَّ عَلَيْهِ. [انظر: ٤٢٥٣]

[1775] حضرت مجاہد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں اور عروہ بن زبیر مسجد نبوی میں گئے تو دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے پاس بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ ہم نے ان سے لوگوں کی اس نماز کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: یہ نماز بدعت ہے، پھر ان سے عرض کیا: نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انھوں نے فرمایا: چار، ان میں سے ایک عمرہ رجب میں کیا تھا، چنانچہ ہم نے ان کی تردید کرنا مناسب خیال نہ کیا۔

١٧٧٦ - قَالَ: وَسَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحُجْرَةِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: يَا أُمَّاهُ! أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: مَا يَقُولُ؟ قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ: يَرْحَمُ اللهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ، وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ

[1776] ہم نے حجرے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سنی تو حضرت عروہ نے کہا: اماں جان! کیا آپ نے ابوعبدالرحمٰن کی بات سنی ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ عروہ گویا ہوئے: وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے ہیں اور ان میں سے ایک رجب میں تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابوعبدالرحمٰن پر رحم کرے! آپ ﷺ نے ایسا کوئی عمرہ نہیں

قَطُّ. [انظر: ١٧٧٧، ٤٢٥٤]

کیا جس میں وہ موجود نہ ہوں (پھر وہ بھول گئے)۔ رجب میں تو آپ نے کوئی عمرہ بھی ادا نہیں فرمایا۔

١٧٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي رَجَبٍ. [راجع: ١٧٧٦]

[1777] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

١٧٧٨ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعٌ: عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ، وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ - أُرَاهُ - حُنَيْنٍ. قُلْتُ: كَمْ حَجَّ؟ قَالَ: وَاحِدَةً. [انظر: ١٧٧٩، ١٧٨٠، ٣٠٦٦، ٤١٤٨]

[1778] حضرت قتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا کہ نبی ﷺ نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انھوں نے فرمایا: چار۔ ایک عمرہ حدیبیہ جو ذوالقعدہ کے مہینے میں کیا جبکہ مشرکین نے آپ کو واپس کر دیا تھا۔ دوسرا عمرہ آئندہ سال ذوالقعدہ میں کیا جبکہ مشرکین سے آپ نے صلح کا معاہدہ فرمایا۔ تیسرا عمرۂ جعرانہ جب مال غنیمت تقسیم کیا۔ میرا خیال ہے کہ وہ مال غنیمت غزوۂ حنین کا تھا۔ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ نے کتنے حج کیے تھے؟ انھوں نے فرمایا: صرف ایک حج کیا تھا۔

١٧٧٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْثُ رَدُّوهُ، وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ، وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ. [راجع: ١٧٧٨]

[1779] حضرت قتادہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت انس ؓ سے پوچھا تو انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے اس وقت عمرہ کیا جب مشرکین نے آپ کو بیت اللہ جانے سے روک دیا تھا، پھر آئندہ سال عمرۂ حدیبیہ، تیسرا ذوالقعدہ میں اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ ادا فرمایا۔

١٧٨٠ - حَدَّثَنَا هُدْبَةُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَّقَالَ: اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ فِي ذِي الْقَعْدَةِ إِلَّا الَّتِي اعْتَمَرَ مَعَ حَجَّتِهِ: عُمْرَتَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ، وَمِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ، وَمِنَ الْجِعْرَانَةِ - حَيْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَيْنٍ - وَعُمْرَةً مَّعَ حَجَّتِهِ. [راجع: ١٧٧٨]

[1780] حضرت ہمام سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے چاروں عمرے ذوالقعدہ میں کیے تھے سوائے اس عمرے کے جو حج کے ساتھ ادا کیا تھا، ایک عمرۂ حدیبیہ، ایک عمرۂ قضا آئندہ سال، تیسرا عمرۂ جعرانہ جبکہ حنین کا مال غنیمت تقسیم کیا اور چوتھا عمرہ اپنے حج کے ساتھ ادا فرمایا۔

١٧٨١ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَأَلْتُ مَسْرُوقًا وَّعَطَاءً وَّمُجَاهِدًا، فَقَالُوا: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ، وَقَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ مَرَّتَيْنِ. [انظر: ١٨٤٤، ٢٦٩٨، ٢٦٩٩، ٢٧٠٠، ٣١٨٤، ٤٢٥١]

[1781] ابواسحاق سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت مسروق، حضرت عطاء اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کیا۔ انھوں نے کہا: میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ذوالقعدہ میں دو عمرے کیے تھے۔

فائدہ: راجح بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین عمرے ماہ ذوالقعدہ میں کیے تھے اور چوتھا عمرہ حجۃ الوداع کے ساتھ ماہ ذوالحجہ میں ادا کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے چاشت کی نماز کو بدعت کہا ہے، شاید آپ کو معلوم نہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے گھر نماز چاشت ادا کی تھی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ نے نماز چاشت کو مسجد کے اندر اجتماعی صورت میں ادا کرنے کو بدعت کہا ہو۔ بہر حال نماز چاشت رسول اللہ ﷺ نے خود بھی پڑھی ہے اور دوسروں کو پڑھنے کی ترغیب بھی دی ہے۔

(٤) بَابُ عُمْرَةٍ فِي رَمَضَانَ

باب: 4- رمضان میں عمرہ کرنا

١٧٨٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يُخْبِرُنَا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِامْرَأَةٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ - سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَسِيتُ اسْمَهَا -: «مَا مَنَعَكِ أَنْ تَحُجِّي مَعَنَا؟» قَالَتْ: كَانَ لَنَا نَاضِحٌ فَرَكِبَهُ أَبُو فُلَانٍ وَّابْنُهُ، لِزَوْجِهَا وَابْنِهَا، وَتَرَكَ نَاضِحًا نَّنْضَحُ عَلَيْهِ، قَالَ: «فَإِذَا كَانَ رَمَضَانُ اعْتَمِرِي فِيهِ، فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ حَجَّةٌ» أَوْ نَحْوًا مِّمَّا قَالَ. [انظر: ١٨٦٣]

[1782] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری عورت سے فرمایا...... (راوئ حدیث حضرت عطاء نے کہا:)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام ذکر کیا تھا لیکن میں بھول گیا ہوں...... "ہمارے ساتھ حج کرنے سے تجھے کس چیز نے روکا؟" اس عورت نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ایک آب کش اونٹ تھا جس پر ابوفلاں اور اس کا بیٹا سوار ہو کر چلے گئے ہیں۔ اس نے اپنے شوہر اور بیٹے کی طرف اشارہ کیا۔ ایک دوسرا اونٹ چھوڑ گئے ہیں جس پر ہم پانی لاتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اس میں عمرہ کرنا کیونکہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔" یا اس سے ملتے جلتے الفاظ ارشاد فرمائے۔

(٥) بَابُ الْعُمْرَةِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ وَغَيْرِهَا

باب: 5- محصب کی رات یا اس کے علاوہ کسی وقت عمرہ کرنا

١٧٨٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ لَنَا: «مَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُهِلَّ بِالْحَجِّ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ، فَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ» قَالَتْ: فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَظَلَّنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ارْفُضِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ»، فَلَمَّا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي. [راجع: ٢٩٤]

[1783] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس وقت روانہ ہوئے جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو چکا تھا۔ آپ نے ہمیں فرمایا: ''تم میں سے جو حج کا احرام باندھنا چاہتا ہے وہ حج کا احرام باندھ لے اور جو عمرے کا احرام باندھنا پسند کرتا ہے وہ عمرے کا احرام باندھ لے۔ اگر میں نے قربانی ساتھ نہ لی ہوتی تو میں بھی عمرے کا احرام باندھتا۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ہم میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا احرام باندھ لیا اور میں ان لوگوں سے تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ عرفہ کا دن آیا تو مجھے حیض نے آ لیا۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: ''عمرہ چھوڑ کر اپنے سر کے بال کھول دو اور کنگھی کر لو پھر حج کا احرام باندھ لو۔'' جب محصب کی رات تھی تو آپ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کو تنعیم بھیجا تو میں نے گزشتہ عمرے کے بجائے اور عمرے کا احرام باندھ لیا۔

فائدہ: آپ کا پڑاؤ چونکہ وادئ محصب میں تھا، اس لیے کوچ کی رات کو لیلۃ الحصبہ یا لیلۂ محصب کہا جاتا ہے۔

(٦) بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

باب: 6- تنعیم سے عمرہ کرنا

١٧٨٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ عَمْرَو بْنَ أَوْسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. قَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً:

[1784] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ حضرت عائشہ ؓ کو اپنے ساتھ سوار کر کے لے جائیں اور انھیں مقام تنعیم سے عمرہ کرا لائیں۔

سفیان بن عیینہ نے کبھی تو کہا: میں نے عمرو بن دینار

سَمِعْتُ عَمْرًا، كَمْ سَمِعْتُهُ مِنْ عَمْرٍو! [انظر: ٢٩٨٥]

سے سنا۔ اور کبھی کہا: میں نے عمرو سے کئی بار یہ حدیث سنی۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مکہ اگر عمرہ کرنا چاہیں تو انھیں حرم سے باہر جا کر "حل" سے احرام باندھنا ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ ؓ کو مقام تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنے کا حکم دیا کیونکہ دوسرے مقامات کی نسبت یہ مقام مکہ سے زیادہ قریب ہے۔ واللہ أعلم.

١٧٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْ حَبِيبٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَطَاءٍ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَطَلْحَةَ، وَكَانَ عَلِيٌّ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ وَمَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَذِنَ لِأَصْحَابِهِ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً، يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا إِلَّا مَنْ مَّعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى مِنًى، وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ». وَأَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنَّهَا لَمْ تَطُفْ [بِالْبَيْتِ]، قَالَ: فَلَمَّا طَهُرَتْ وَطَافَتْ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنْطَلِقُونَ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ، وَأَنْطَلِقُ بِالْحَجِّ؟ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ أَنْ يَّخْرُجَ مَعَهَا إِلَى التَّنْعِيمِ، فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ فِي ذِي الْحِجَّةِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ: أَلَكُمْ هٰذِهِ خَاصَّةً يَّا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا، بَلْ

[1785] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ نے حج کا احرام باندھا۔ نبی ﷺ اور حضرت طلحہ ؓ کے علاوہ کسی کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں تھا۔ حضرت علی ؓ یمن سے تشریف لائے اور ان کے ساتھ ہدی تھی۔ انھوں نے کہا کہ میں نے اسی شرط کے ساتھ احرام باندھا جس سے رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ اس احرامِ حج کو عمرہ میں بدل لیں، بیت اللہ کا طواف کریں اور بال کٹوا کر حلال ہو جائیں، ہاں! جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے وہ احرام نہ کھولے۔ لوگوں میں سے کچھ نے کہا کہ ہم جب منیٰ جائیں گے تو ہمارے ذکر سے منی ٹپک رہی ہوگی۔ نبی ﷺ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا: "اگر مجھے اپنے معاملے کا پہلے علم ہو جاتا جو بعد میں ہوا ہے تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول دیتا۔" اتفاق یہ ہوا کہ حضرت عائشہ ؓ کو اس دوران میں حیض آ گیا۔ انھوں نے بیت اللہ کے طواف کے علاوہ حج کے تمام ارکان پورے کر لیے۔ جب وہ حیض سے پاک ہو گئیں اور بیت اللہ کا طواف کر لیا تو عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ سب حج اور عمرہ کر کے واپس جا رہے ہیں اور میں صرف حج کر کے واپس جاؤں گی؟ آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کو حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ تنعیم جائیں،

لِلْأَبَدِ». [راجع: ١٥٥٧]

چنانچہ حضرت عائشہ ؓ نے حج کے بعد ماہ ذوالحجہ میں عمرہ کیا۔ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم ؓ نے نبی ﷺ سے اس وقت ملاقات کی جب آپ جمرۂ عقبہ کو رمی کر رہے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ایسا کرنا صرف آپ کے لیے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔''

(٧) بَابُ الْاِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

باب:7- حج کے بعد قربانی کے بغیر عمرہ کرنا

١٧٨٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ: أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُهِلَّ، وَلَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ»، فَمِنْهُمْ مَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَّمِنْهُمْ مَّنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ، وَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحِضْتُ قَبْلَ أَنْ أَدْخُلَ مَكَّةَ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ، فَشَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «دَعِي عُمْرَتَكِ، وَانْقُضِي رَأْسَكِ، وَامْتَشِطِي، وَأَهِلِّي بِالْحَجِّ» فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي عَبْدَ الرَّحْمٰنِ إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَرْدَفَهَا فَأَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مَّكَانَ عُمْرَتِهَا فَقَضَى اللهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَّلَا صَدَقَةٌ وَّلَا صَوْمٌ. [راجع: ٢٩٤]

[1786] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس وقت (سفر حج پر) روانہ ہوئے جب ذوالحجہ کا چاند طلوع ہو چکا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص چاہے وہ عمرے کا احرام باندھ لے اور جو شخص حج کا احرام باندھنا پسند کرے وہ اس کا احرام باندھ لے اور اگر میں نے قربانی ساتھ نہ لی ہوتی تو میں عمرے کا احرام باندھتا۔'' چنانچہ صحابۂ کرام ؓ میں سے بعض نے عمرے کا احرام باندھا اور کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ اور میں ان لوگوں سے تھی جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا۔ مکہ میں داخل ہونے سے پہلے مجھے حیض آ گیا اور مجھے یوم عرفہ نے اسی حالت میں آلیا کہ میں بحالت حیض تھی۔ میں نے اس بات کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا: ''عمرہ چھوڑ دو، سر کے بال کھول کر ان میں کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔'' میں نے ایسے ہی کیا۔ جب محصب کی رات آئی تو آپ نے میرے ساتھ حضرت عبدالرحمٰن ؓ کو بھیجا۔ انھوں نے اسے اپنی سواری کے پیچھے بٹھا لیا تو اس نے پہلے عمرے کو بدل کر دوسرے عمرے کا احرام باندھا، اس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حج اور عمرہ پورا کر دیا اور اس میں کوئی چیز قربانی، صدقہ اور روزہ وغیرہ نہ تھا۔

فائدہ: اکثر علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو عمرہ، حج ادا کرنے کے بعد اور ایام تشریق گزر جانے کے بعد کیا جائے اس عمرے میں کوئی چیز واجب نہیں ہوتی کیونکہ وہ متمتع نہیں ہے۔ متمتع وہ شخص ہے جو حج کے دنوں میں عمرہ کرے اور وقوف عرفہ سے پہلے طواف کرے، اسے دم تمتع دینا ہوتا ہے۔ اور جو شخص اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ کرتا ہے اس پر ہدی، صدقہ اور روزہ وغیرہ واجب نہیں ہے۔[1]

(٨) بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلٰى قَدْرِ النَّصَبِ

باب:8-عمرے کا ثواب بقدر مشقت ہے

١٧٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَا: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللهِ! يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَأَصْدُرُ بِنُسُكٍ؟ فَقِيلَ لَهَا: «انْتَظِرِي فَإِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِي إِلَى التَّنْعِيمِ، فَأَهِلِّي ثُمَّ ائْتِيَا بِمَكَانِ كَذَا، وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ، أَوْ نَصَبِكِ». [راجع: ٢٩٤]

[1787] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! لوگ دو عبادتیں (حج و عمرہ) کر کے واپس جائیں گے جبکہ میں صرف ایک عبادت (حج) کر کے واپس جا رہی ہوں؟ تو ان سے کہا گیا: ''آپ انتظار کریں۔ جب حیض سے پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر عمرے کا احرام باندھیں، پھر فلاں جگہ ہمارے پاس آئیں لیکن عمرے کا ثواب تمھارے خرچ یا تمھاری مشقت کے مطابق دیا جائے گا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ خرچ اور مشقت بھی وہ معتبر ہے جس کی شریعت مذمت نہ کرے، بے جا مال خرچ کرنا یا خواہ مخواہ خود کو مشقت میں ڈالنا شریعت میں قطعاً محمود نہیں۔

(٩) بَابُ الْمُعْتَمِرِ إِذَا طَافَ طَوَافَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ خَرَجَ، هَلْ يُجْزِئُهُ مِنْ طَوَافِ الْوَدَاعِ؟

باب:9-عمرہ کرنے والا جب طواف کر کے واپس چلا آئے تو کیا یہ طواف وداع سے کافی ہوگا؟

١٧٨٨ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: خَرَجْنَا مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَحُرُمِ الْحَجِّ، فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلَا»، وَكَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرِجَالٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ

[1788] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم حج کے مہینوں اور حج کے اوقات میں احرام باندھ کر روانہ ہوئے۔ جب ہم نے مقام سرف پر پڑاؤ کیا تو نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ سے فرمایا: ''جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہیں اور وہ اسے عمرے کے احرام میں تبدیل کرنا چاہتا ہے تو کر لے اور جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہیں۔'' نبی ﷺ اور

1 عمدة القاري: 422/7.

- ذَوِي قُوَّةٍ - الْهَدْيُ، فَلَمْ تَكُنْ لَهُمْ عُمْرَةٌ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ: «مَا يُبْكِيكِ؟» قُلْتُ: سَمِعْتُكَ تَقُولُ لِأَصْحَابِكَ مَا قُلْتَ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ، قَالَ: «وَمَا شَأْنُكِ؟» قُلْتُ: لَا أُصَلِّي، قَالَ: «فَلَا يَضُرَّكِ، أَنْتِ مِنْ بَنَاتِ آدَمَ كُتِبَ عَلَيْكِ مَا كُتِبَ عَلَيْهِنَّ، فَكُونِي فِي حَجَّتِكِ، عَسَى اللهُ أَنْ يَرْزُقَكِيهَا»، قَالَتْ: فَكُنْتُ حَتَّى نَفَرْنَا مِنْ مِنًى فَنَزَلْنَا الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ: «اُخْرُجْ بِأُخْتِكَ الْحَرَمَ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ افْرُغَا مِنْ طَوَافِكُمَا أَنْتَظِرْكُمَا هَاهُنَا»، فَأَتَيْنَا فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ: «فَرَغْتُمَا؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَنَادَى بِالرَّحِيلِ فِي أَصْحَابِهِ فَارْتَحَلَ النَّاسُ وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ، ثُمَّ خَرَجَ مُوَجِّهًا إِلَى الْمَدِينَةِ. [راجع: ٢٩٤]

آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اہل ثروت کے پاس قربانی کے جانور تھے، لہٰذا ان کے لیے یہ الگ عمرہ نہ ہوا۔ اس دوران میں نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی۔ آپ نے پوچھا: ''کیوں رو رہی ہو۔'' میں نے عرض کیا کہ آپ نے جو بات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمائی ہے اسے میں نے سن لیا ہے لیکن میں عمرے سے روک دی گئی ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا کیوں ہے؟'' میں نے عرض کیا: میں نماز نہیں پڑھ سکتی ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجھے اس بات کا کوئی نقصان نہیں، آخر تم بھی تو آدم کی بیٹیوں میں سے ہو، تیرے مقدر میں وہی چیز لکھی گئی ہے جو ان کے مقدر میں لکھی گئی ہے، لہٰذا تم اپنے حج کے احرام میں رہو، عنقریب اللہ تمھیں عمرہ نصیب کرے گا۔'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اسی حالت میں رہی یہاں تک کہ جب ہم منیٰ سے روانہ ہوئے اور وادئ محصب میں پڑاؤ کیا تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: ''اپنی ہمشیرہ کو حرم سے باہر لے جاؤ، وہاں سے وہ عمرے کا احرام باندھے، پھر جب طواف سے فارغ ہو جاؤ تو واپس آؤ میں تمھارا انتظار کرتا ہوں۔'' ہم آدھی رات کو آئے تو آپ نے فرمایا: ''تم فارغ ہو گئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! اس کے بعد آپ نے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو چلنے کا حکم دیا تو لوگوں نے کوچ کی تیاری کر لی اور ان لوگوں نے بھی کوچ کیا جنھوں نے نماز فجر سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر لیا تھا، پھر آپ مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔

(١٠) بَابٌ: يَفْعَلُ بِالْعُمْرَةِ مَا يَفْعَلُ بِالْحَجِّ

باب: 10- عمرہ کرتے وقت وہی کچھ کرے جو حج میں کرتا ہے

١٧٨٩ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ:

[1789] حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّعَلَيْهِ أَثَرُ الْخَلُوقِ، أَوْ قَالَ: صُفْرَةٌ، فَقَالَ: كَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي عُمْرَتِي؟ فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَوَدِدْتُ أَنِّي قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَقَالَ عُمَرُ: تَعَالَ، أَيَسُرُّكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ الْوَحْيَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَرَفَعَ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ لَهُ غَطِيطٌ - وَأَحْسِبُهُ قَالَ -: كَغَطِيطِ الْبَكْرِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ إِخْلَعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ أَثَرَ الْخَلُوقِ عَنْكَ وَأَنْقِ الصُّفْرَةَ، وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ». [راجع: ١٥٣٦]

جب نبی ﷺ جعرانہ میں تشریف فرما تھے تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا۔ اس نے ایسا جبہ پہن رکھا تھا جس پر خلوق یا زردی کے نشانات تھے۔ اس نے عرض کیا: آپ مجھے عمرہ کرنے کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر وحی نازل فرمائی۔ اس دوران میں آپ کو کپڑے سے ڈھانپ دیا گیا۔ میری خواہش تھی کہ میں نبی ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت دیکھوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آؤ، کیا تم نبی ﷺ پر نزول وحی کی کیفیت دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ انھوں نے کپڑے کا کنارہ اٹھایا تو میں نے آپ ﷺ کو بایں حالت دیکھا کہ آپ سے خراٹے بھرنے کی آواز آرہی تھی۔ یہ آواز اونٹ کے بلبلانے کی طرح تھی۔ جب آپ سے یہ کیفیت زائل ہوئی تو آپ نے فرمایا: ”عمرے کے متعلق سوال کرنے والا آدمی کہاں ہے؟ (اسے فرمایا:) اپنا جبہ اتار دو اور اپنے جسم سے خوشبو کے اثرات دھو ڈالو، نیز زردی کو صاف کرو اور عمرہ کرتے وقت وہی کام کرو جو حج میں کرتے ہو۔“

١٧٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ [البقرة: ١٥٨] فَلَا أُرَى عَلَى أَحَدٍ شَيْئًا أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَلَّا لَوْ كَانَ كَمَا تَقُولُ كَانَتْ: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا، إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْأَنْصَارِ، كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ وَكَانَتْ مَنَاةُ حَذْوَ

[1790] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا، جبکہ میں اس وقت نوعمر تھا: درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے بارے میں آپ کیا فرماتی ہیں: ”صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس کے لیے ان کی سعی کرنے میں کوئی حرج نہیں۔“ میرا خیال ہے کہ اگر کوئی ان کی سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر فرمایا: ایسا ہرگز نہیں۔ اگر مطلب یہ ہوتا جیسا کہ تم کہہ رہے ہو تو آیت یوں ہوتی: اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان کا طواف نہ کرے۔ لیکن یہ آیت تو انصار کے متعلق نازل ہوئی جو

قُدَيْدٍ وَّكَانُوا يَتَحَرَّجُونَ أَنْ يَطُوفُوا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى ﴿إِنَّ ٱلصَّفَا وَٱلْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ ٱللَّهِ فَمَنْ حَجَّ ٱلْبَيْتَ أَوِ ٱعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾.

مناۃ کے لیے احرام باندھتے تھے جو قدید کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ اور وہ صفا اور مروہ کی سعی کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ جب اسلام آیا تو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: ''بلاشبہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو شخص بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف (سعی) کرے۔''

زَادَ سُفْيَانُ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ: مَا أَتَمَّ اللهُ حَجَّ امْرِئٍ وَّلَا عُمْرَتَهُ مَا لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ١٦٤٣]

سفیان اور ابومعاویہ نے ہشام سے بیان کرتے ہوئے یہ مزید الفاظ نقل کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا حج یا عمرہ پورا نہیں کرے گا جس نے صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کی۔

(١١) بَابٌ: مَتٰى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ؟

باب: 11- عمرہ کرنے والا کب احرام کی پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے؟

وَقَالَ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَّجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَّيَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَيَحِلُّوا.

حضرت عطاء نے سیدنا جابر ؓ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام ؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنے احرامِ حج کو عمرہ میں بدل لیں، طواف کریں، پھر بال چھوٹے کرائیں اور احرام کی پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔

١٧٩١ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاعْتَمَرْنَا مَعَهُ فَلَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ طَافَ وَطُفْنَا مَعَهُ، وَأَتَى الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ وَأَتَيْنَاهُمَا مَعَهُ، وَكُنَّا نَسْتُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَنْ يَّرْمِيَهُ أَحَدٌ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبٌ لِّي: أَكَانَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ؟ قَالَ: لَا. [راجع: ١٦٠٠]

[1791] حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ عمرہ کیا۔ جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر آپ نے صفا اور مروہ کی سعی کی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ سعی کی۔ ہم اہل مکہ سے آپ کی حفاظت کرتے تھے، مبادا کوئی مشرک آپ کو تیر مار دے۔ میرے ایک ساتھی نے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ (اس وقت) بیت اللہ میں داخل ہوئے تھے؟ انھوں نے کہا کہ (اس وقت بیت اللہ میں داخل) نہیں (ہوئے تھے)۔

١٧٩٢ - قَالَ: فَحَدِّثْنَا مَا قَالَ لِخَدِيجَةَ، قَالَ: «بَشِّرُوا خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ مِّنَ الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ». [راجع: ٣٨١٩]

[1792] حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے متعلق کیا بیان کیا تھا، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کو جنت میں ایک محل کی خوشخبری دو جو موتیوں سے بنا ہوا ہوگا۔ اس میں کہیں شور و غل اور ذرہ بھر مشقت نہ ہوگی۔''

١٧٩٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ: سَأَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ فِي عُمْرَةٍ، وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا وَّقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. [راجع: ٣٩٥]

[1793] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ اگر کوئی عمرہ کرتے وقت بیت اللہ کا طواف مکمل کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہ کرے تو کیا اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے؟ انھوں نے جواب دیا: نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے، کعبہ کے سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں، اس کے بعد صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے۔ اور تمھارے لیے رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی میں بہترین نمونہ ہے۔

١٧٩٤ - قَالَ: وَسَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: لَا يَقْرَبَنَّهَا حَتَّى يَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. [راجع: ٣٩٦]

[1794] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے یہ مسئلہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ جب تک صفا اور مروہ کے درمیان سعی نہ کرے اپنی بیوی کے قریب نہ جائے۔

١٧٩٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ مُنِيخٌ فَقَالَ: «أَحَجَجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِمَا أَهْلَلْتَ؟» قُلْتُ: لَبَّيْكَ، بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «أَحْسَنْتَ، طُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ أَحِلَّ»، فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ

[1795] حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نبی ﷺ کے پاس وادی بطحاء میں اس وقت آیا جب آپ وہاں پڑاؤ ڈالے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''تم حج کی نیت سے آئے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: ''تم نے کس نیت سے احرام باندھا ہے؟'' میں نے عرض کیا کہ اس احرام سے لبیک کہا ہے جو نبی ﷺ کا احرام ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تو نے بہت اچھا کیا ہے۔ بیت اللہ کا طواف کرو، پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر کے احرام کھول دو۔'' چنانچہ میں نے بیت اللہ

أَتَيْتُ امْرَأَةً مِّنْ قَيْسٍ فَفَلَّتْ رَأْسِي ثُمَّ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ فَكُنْتُ أُفْتِي بِهِ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ: إِنْ أَخَذْنَا بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ، وَإِنْ أَخَذْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ. [راجع: ١٥٥٩]

کا طواف کیا، پھر صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، پھر میں قبیلۂ قیس کی ایک عورت کے پاس آیا۔ اس نے میرے سر سے جوئیں نکالیں۔ بعد ازاں میں نے حج کا احرام باندھا۔ میں لوگوں کو اسی کے مطابق فتوی دیا کرتا تھا حتی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت آیا تو انھوں نے کہا: اگر ہم اللہ کی کتاب کو لیں تو وہ ہمیں حج اور عمرہ پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم نبی ﷺ کے ارشاد پر عمل کریں تو آپ اس وقت تک احرام سے آزاد نہیں ہوئے حتی کہ قربانی اپنے مقام تک پہنچ گئی۔

١٧٩٦ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ كَانَ يَسْمَعُ أَسْمَاءَ تَقُولُ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُونِ: صَلَّى اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ، لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا، قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا. فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ، وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ. [راجع: ١٦١٥]

[1796] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ جب بھی مقام حجون سے گزرتیں تو فرماتیں: اللہ تعالیٰ اپنے رسول حضرت محمد ﷺ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے! بے شک ہم آپ کے ہمراہ اس مقام پر اترے تھے۔ ان دنوں ہم ہلکی پھلکی تھیں۔ ہماری سواریاں بھی کم اور زادِ راہ بھی تھوڑا تھا۔ میں، میری ہمشیرہ عائشہ، حضرت زبیر اور فلاں فلاں شخص (رضی اللہ عنہم) نے عمرہ کیا۔ ہم نے کعبہ کا طواف کر کے احرام کھول دیا، پھر ہم نے دوسرے وقت حج کا احرام باندھا۔

(١٢) بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

باب: 12- جب کوئی حج، عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو کون سی دعا پڑھے؟

١٧٩٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِّنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ،

[1797] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد یا حج وعمرے سے لوٹتے تو زمین کی ہر اونچی جگہ پر چڑھتے وقت تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے [لا إلٰه ...... وحده] ''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی کی حکومت و بادشاہت ہے۔ وہی تعریف کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھنے والا ہے۔ ہم

وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ، عَابِدُونَ سَاجِدُونَ، لِرَبِّنَا حَامِدُونَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ». [انظر: ٢٩٩٥، ٣٠٨٤، ٤١١٦، ٦٣٨٥]

سفر سے لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے مالک کی بندگی کرنے والے، اس کے حضور سجدہ ریز ہونے والے، اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والے ہیں جس نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اس اکیلے نے کفار کی افواج کو شکست سے دوچار کر دیا۔"

فائدہ: یہ دعا جہاد اور حج و عمرے کے سفر کے لیے ہی خاص نہیں بلکہ ہر سفر سے واپسی پر پڑھی جا سکتی ہے جو اللہ کی اطاعت کے لیے اختیار کیا گیا ہو، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے کتاب الدعوات میں اس حدیث پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: "جب سفر پر جائے یا واپس آئے تو کیا پڑھے؟"

(١٣) بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

باب: 13- آنے والے حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا

١٧٩٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ. [انظر: ٥٩٦٥، ٥٩٦٦]

[1798] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ کے استقبال کے لیے گئے۔ ان میں سے ایک کو آپ نے اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھا لیا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاجیوں کی آمد و رفت کے وقت ان کی تعظیم و اکرام اور استقبال کرنا جائز ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا استقبال کرنے والوں کو روکا نہیں ہے بلکہ ایک کو اپنے آگے دوسرے کو پیچھے بٹھا کر استقبال کی توثیق فرمائی ہے۔

(١٤) بَابُ الْقُدُومِ بِالْغَدَاةِ

باب: 14- مسافر کا اپنے گھر میں صبح کے وقت آنا

١٧٩٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ

[1799] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے۔ اور جب واپس تشریف لاتے تو ذوالحلیفہ کی وادی کے نشیب میں نماز ادا کرتے اور صبح تک وہاں رات بسر کرتے۔

الْوَادِي وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ . [راجع: ٤٨٤]

(١٥) بَابُ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

باب:15- شام کے وقت گھر آنا

١٨٠٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً.

[1800] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس اپنے سفر سے بوقت شب واپس نہ آتے تھے، صبح کے وقت گھر آتے یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے۔

(١٦) بَابٌ: لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب: 16- جب آدمی اپنے شہر پہنچے تو رات کے وقت گھر نہ آئے

١٨٠١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَنْ مُحَارِبٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا. [راجع: ٤٤٣]

[1801] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (سفر سے) رات کے وقت اپنے گھر آنے سے منع فرمایا ہے۔

(١٧) بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

باب: 17- مدینہ کے قریب پہنچنے پر سواری کو تیز کرنے کا بیان

١٨٠٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: زَادَ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ: حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا.

[1802] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب کسی سفر سے مدینہ طیبہ واپس آتے اور مدینہ کی راہوں کو دیکھتے تو (فرط شوق سے) اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے۔ اگر کوئی اور سواری ہوتی تو اسے بھی ایڑی لگاتے۔ ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ حارث بن عمیر نے حمید ہی کے طریق سے اس روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ کی محبت کی وجہ سے ایسا کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ حُمَيْدٍ،

اسماعیل نے حمید سے درجات کے بجائے جدرات

عَنْ أَنَسٍ قَالَ: «جُدُرَاتٍ». تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عُمَيْرٍ. [انظر: ١٨٨٦]

کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ (اور) یہ الفاظ بیان کرنے میں حارث بن عمیر نے اسماعیل کی متابعت کی ہے۔

(١٨) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾ [البقرة:١٨٩]

باب: 18- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور اپنے گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ'' کا بیان

١٨٠٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا، كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَجَاؤُوا لَمْ يَدْخُلُوا مِنْ قِبَلِ أَبْوَابِ بُيُوتِهِمْ وَلٰكِنْ مِنْ ظُهُورِهَا، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ قِبَلِ بَابِهِ، فَكَأَنَّهُ عُيِّرَ بِذٰلِكَ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِن ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا﴾ [البقرة:١٨٩]. [انظر: ٤٥١٢]

[1803] حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ ہمارے متعلق نازل ہوئی۔ واقعہ یہ ہوا کہ انصار جب حج کرتے اور واپس آتے تو دروازوں سے اپنے گھروں میں داخل نہ ہوتے تھے بلکہ گھروں کی پچھلی جانب سے اندر آتے۔ ایک انصاری شخص آیا اور وہ دروازے سے اپنے گھر میں داخل ہوا تو اس وجہ سے اسے شرمندہ کیا گیا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''گھروں کو ان کی پشتوں سے داخل ہونا نیکی نہیں ہے، البتہ نیک وہ شخص ہے جو اللہ سے ڈر جائے اور تم اپنے گھروں میں دروازوں سے آؤ۔''

(١٩) بَابٌ: اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ

باب: 19- سفر میں گویا ایک قسم کا عذاب ہے

١٨٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ، يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلٰى أَهْلِهِ». [انظر: ٣٠٠١، ٥٤٢٩]

[1804] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''سفر عذاب کا ایک حصہ ہے جو کھانے پینے اور سونے کو موقوف کر دیتا ہے، لہٰذا جب سفر کی ضرورت پوری ہو جائے تو اپنے گھر جلدی واپس آنا چاہیے۔''

(٢٠) بَابُ الْمُسَافِرِ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَيُعَجِّلُ إِلٰى أَهْلِهِ

باب: 20- مسافر کو جب چلنے کی جلدی ہو اور وہ جلدی گھر آنا چاہتا ہو

١٨٠٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا

[1805] حضرت زید بن اسلم اپنے باپ سے روایت

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَبَلَغَهُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ شِدَّةُ وَجَعٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعَتَمَةَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

[راجع: ١٠٩١]

کرتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ تھا۔ اس دوران میں انھیں صفیہ بنت ابوعبید کے سخت بیمار ہونے کی اطلاع ملی تو انھوں نے اپنی سواری تیز کر دی تا آنکہ غروب شفق کے بعد اپنی سواری سے اترے اور مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے ادا کیں، پھر فرمایا: میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ کو سفر کرنے میں جلدی ہوتی تو مغرب کو مؤخر کرتے اور دونوں نمازوں (مغرب و عشاء) کو جمع کر کے پڑھتے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

27 - أَبْوَابُ الْمُحْصَرِ وَ جَزَاءِ الصَّيْدِ

محرم کے روک دیے جانے اور شکار کرنے پر تاوان کے متعلق احکام ومسائل

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ﴾ [البقرة:١٩٦]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تمھیں (حج یا عمرے سے) روک دیا جائے تو جو بھی ہدی میسر ہو (کرو) اور اپنے سر نہ منڈاؤ تا آنکہ ہدی (قربانی) اپنی جگہ پہنچ جائے۔''

وَقَالَ عَطَاءٌ: اَلْإِحْصَارُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَحْبِسُهُ.

حضرت عطاء بن ابی رباح نے کہا کہ احصار ہر اس چیز سے ہے جو اسے روک دے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿حَصُورًا﴾ [آل عمران:٣٩]: لَا يَأْتِي النِّسَاءَ.

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے فرمایا: قرآن کریم میں حصورا کے معنی ہیں: وہ آدمی جو عورتوں کے پاس نہ آئے۔

(١) بَابٌ: إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

باب: 1- جب عمرہ کرنے والے کو روک دیا جائے

١٨٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ قَالَ: إِنْ صُدِدْتُ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ.

[1806] حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنۂ ابن زبیر کے زمانے میں عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ روانہ ہوئے تو کہا: اگر مجھے بیت اللہ کا طواف کرنے سے روکا گیا تو میں وہی کچھ کروں گا جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا تھا، چنانچہ انھوں نے اس بنا پر احرام باندھ لیا جیسا رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ کے سال احرام باندھا تھا۔

١٨٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ

[1807] حضرت عبیداللہ بن عبداللہ اور حضرت سالم بن عبداللہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر

اللهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا لَيَالِيَ نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَا: لَا يَضُرُّكَ أَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يُحَالَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْبَيْتِ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً، إِنْ شَاءَ اللهُ أَنْطَلِقُ فَإِنْ خُلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ، وَإِنْ حِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا شَأْنُهُمَا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِي، فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتَّى دَخَلَ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَهْدَى، وَكَانَ يَقُولُ: لَا يَحِلُّ حَتَّى يَطُوفَ، طَوَافًا وَّاحِدًا يَّوْمَ يَدْخُلُ مَكَّةَ. [راجع: ١٦٣٩]

رضی اللہ عنہما سے ان دنوں گفتگو کی جب (حجاج کا) لشکر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے خلاف مکہ پہنچ چکا تھا۔ ان دونوں نے عرض کیا: اگر آپ اس سال حج نہ کریں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ مبادا آپ کے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی جائے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے تو کفار قریش بیت اللہ کے سامنے رکاوٹ بن گئے۔ نبی ﷺ نے ایسے حالات میں اپنی قربانی ذبح کر دی اور سر مبارک منڈوا دیا، لہٰذا میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں عمرہ واجب کر چکا ہوں۔ اگر اللہ نے چاہا تو میں ضرور جاؤں گا۔ اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان کوئی رکاوٹ نہ ہوئی تو میں بیت اللہ کا طواف کروں گا۔ اس کے برعکس اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ آ گئی تو میں وہی عمل کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا اور میں اس وقت آپ کے ہمراہ تھا، چنانچہ انھوں نے ذوالحلیفہ سے عمرے کا احرام باندھ لیا۔ پھر تھوڑی دیر چل کر فرمانے لگے کہ حکم تو دونوں کا ایک ہے، اس لیے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ پھر انھوں نے دونوں کا احرام نہ کھولا حتی کہ قربانی کے دن احرام سے باہر ہوئے اور قربانی ذبح کی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ احرام نہ کھولا جائے حتی کہ مکہ میں داخل ہو کر ایک طواف کر لیا جائے۔

١٨٠٨ - **حَدَّثَنِي** مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ بَعْضَ بَنِي عَبْدِ اللهِ قَالَ لَهُ: لَوْ أَقَمْتَ بِهٰذَا. [راجع: ١٦٣٩]

[1808] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بعض بیٹوں نے عرض کیا: اگر آپ اس سال ٹھہر جائیں تو بہتر ہوگا۔

١٨٠٩ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

[1809] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو (مقام حدیبیہ پر) روک دیا گیا تو آپ نے اپنا سر مبارک منڈوایا، اپنی بیویوں سے

رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا.

صحبت کی اور قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا، پھر آئندہ سال (نیا) عمرہ کیا۔

(٢) بَابُ الْإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

باب:2- حج میں رکاوٹ کا پیدا ہو جانا

١٨١٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا.

[1810] حضرت سالم رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے؟ تم میں سے اگر کوئی حج سے روک دیا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے، پھر صفا و مروہ کی سعی کرے۔ اس کے بعد وہ ہر چیز سے حلال ہو جائے۔ آئندہ سال حج کرے اور قربانی دے۔ اگر قربانی میسر نہ ہو تو روزے رکھے۔

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. [راجع: ١٦٣٩]

عبداللہ (بن مبارک) نے یہ روایت یونس کے علاوہ معمر عن زہری کے طریق سے بھی اسی طرح بیان کی ہے۔

(٣) بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

باب: 3- حصر میں سر منڈوانے سے پہلے قربانی کرنے کا بیان

١٨١١ - حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذٰلِكَ. [راجع: ١٤٩٤]

[1811] حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (جس سال آپ عمرے سے روک دیے گئے تھے) پہلے قربانی کی پھر سر منڈوایا اور اپنے صحابۂ کرام کو بھی اسی کا حکم دیا تھا۔

١٨١٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيِّ قَالَ: وَحَدَّثَ نَافِعٌ: أَنَّ عَبْدَاللهِ

[1812] حضرت نافع بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ اور حضرت سالم نے اپنے باپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مکہ مکرمہ نہ جانے کے متعلق گفتگو کی تو انھوں نے فرمایا: ہم

وَسَالِمًا كَلَّمَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُعْتَمِرِينَ، فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُونَ الْبَيْتِ، فَنَحَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُدْنَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ. [راجع: ١٦٣٩]

نبی ﷺ کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئے تو کفار قریش بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہیں اونٹ کی قربانی کر دی اور اپنا سر مبارک منڈوا دیا۔

(٤) بَابُ مَنْ قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُحْصَرِ بَدَلٌ

باب: 4- محصر پر (حج یا عمرے کی) قضا ضروری نہیں ہے

وَقَالَ رَوْحٌ عَنْ شِبْلٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِنَّما الْبَدَلُ عَلَى مَنْ نَقَضَ حَجَّهُ بِالتَّلَذُّذِ، فَأَمَّا مَنْ حَبَسَهُ عُذْرٌ أَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ فَإِنَّهُ يَحِلُّ وَلَا يَرْجِعُ، وَإِذَا كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ وَّهُوَ مُحْصَرٌ نَّحَرَهُ إِنْ كَانَ [لَا] يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّبْعَثَ وَإِنِ اسْتَطَاعَ أَنْ يَّبْعَثَ بِهِ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ، وَقَالَ مَالِكٌ وَغَيْرُهُ: يَنْحَرُ هَدْيَهُ وَيَحْلِقُ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ كَانَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالْحُدَيْبِيَةِ نَحَرُوا وَحَلَقُوا وَحَلُّوا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ قَبْلَ الطَّوَافِ وَقَبْلَ أَنْ يَّصِلَ الْهَدْيُ إِلَى الْبَيْتِ. ثُمَّ لَمْ يُذْكَرْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَحَدًا أَنْ يَّقْضُوا شَيْئًا وَّلَا يَعُودُوا لَهُ. وَالْحُدَيْبِيَةُ خَارِجٌ مِّنَ الْحَرَمِ.

حضرت ابن عباس ؓ سے منقول ہے کہ قضا صرف اس شخص کے ذمے ہے جو تلذذ، یعنی جماع کے ذریعے سے اپنے حج کو فاسد کر دے لیکن جسے کوئی عذر وغیرہ روک دے وہ احرام کھول دے اور قضا نہ کرے۔ اگر اس کے پاس قربانی ہے اور وہ بیت اللہ سے روک دیا گیا ہے تو (اس صورت میں) اگر وہ حرم بھیجنے پر قادر نہیں تو اسے وہیں ذبح کر دے اور اگر اسے حرم بھیجنے پر قادر ہے تو اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک وہ اپنے محل پر نہ پہنچ جائے۔ امام مالک وغیرہ فرماتے ہیں: وہ اپنی قربانی جس جگہ چاہے ذبح کر دے، سر منڈوائے، اس پر قضا واجب نہیں کیونکہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ نے مقام حدیبیہ میں اپنی قربانیوں کو ذبح کیا، سر منڈوائے اور طواف سے پہلے ہی احرام کھول دیے، ان کی قربانی بھی بیت اللہ تک نہیں پہنچ پائی تھی۔ پھر یہ بھی ذکر نہیں ہوا کہ نبی ﷺ نے کسی صحابی کو یہ حکم دیا ہو کہ وہ اس کی قضا دے اور نہ انھوں نے از خود کسی چیز کا اعادہ کیا، نیز واضح رہے کہ مقام حدیبیہ حدود حرم سے باہر ہے۔

١٨١٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حِينَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ مُعْتَمِرًا فِي الْفِتْنَةِ: إِنْ

[1813] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ جب وہ فتنۂ ابن زبیر کے وقت عمرہ کرنے کی نیت سے مکہ روانہ ہوئے تو فرمایا: اگر مجھے بیت اللہ سے روک دیا گیا تو

صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَهَلَّ بِعُمْرَةٍ مِّنْ أَجْلِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ، ثُمَّ إِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ نَظَرَ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، فَالْتَفَتَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ، أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ، ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا وَرَأَى أَنَّ ذٰلِكَ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَأَهْدٰى. [راجع: ١٦٣٩]

ہم وہی کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کیا تھا۔ پھر انھوں نے عمرے کا احرام باندھا کیونکہ نبی ﷺ نے بھی حدیبیہ کے سال عمرے کی نیت سے احرام باندھا تھا۔ پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے معاملے میں غور کیا تو فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں کا حکم ایک ہے، اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: چونکہ دونوں کا معاملہ ایک جیسا ہے، اس لیے میں تمھیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج بھی واجب کر لیا ہے۔ پھر انھوں نے دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور اسے کافی سمجھا اور اپنی قربانی ذبح کی۔

(٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرة: ١٩٦] وَهُوَ مُخَيَّرٌ، فَأَمَّا الصَّوْمُ فَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ

باب: 5- ارشاد باری تعالیٰ: ”جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کے ذمے فدیہ ہے: روزے رکھے یا صدقہ دے یا جانور ذبح کرے۔“ کا بیان، نیز ان تینوں میں اسے اختیار ہے لیکن روزے تین دن رکھنے ہوں گے۔

١٨١٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ؟». قَالَ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِحْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ، أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ». [انظر: ١٨١٥، ١٨١٦، ١٨١٧، ١٨١٨، ٤١٥٩، ٤١٩٠، ٤١٩١، ٤٥١٧، ٥٦٦٥، ٥٧٠٣، ٦٧٠٨]

[1814] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”شاید تمھاری جوئیں تمھیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟“ انھوں نے کہا: ہاں، اللہ کے رسول! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اپنا سر منڈوا دو، پھر تین دن کے روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ یا ایک بکری ذبح کرو۔“

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿أَوْ صَدَقَةٍ﴾ [البقرة: ١٩٦] وَهِيَ: إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ.

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ”یا صدقہ دے“ سے مراد چھ مساکین کو کھانا کھلانا ہے

١٨١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي لَيْلٰى أَنَّ كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ: وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ: «يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَاحْلِقْ رَأْسَكَ»، أَوْ: «اِحْلِقْ»، قَالَ: فِيَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِۦٓ أَذًى مِّن رَّأْسِهِۦ﴾ [البقرة:١٩٦] إِلٰى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ، أَوْ نُسُكٍ مِمَّا تَيَسَّرَ». [راجع: ١٨١٤]

[1815] حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ میرے قریب کھڑے ہوئے تو میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''جوئیں تمھارے لیے تکلیف کا باعث ہوں گی؟'' میں نے عرض کیا: ہاں! آپ نے فرمایا: ''اپنا سر منڈوا دو۔'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ میرے ہی حق میں نازل ہوئی: ''پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو......'' آخر تک۔ نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''تین دن کے روزے رکھ یا ایک فرق (تین صاع) اناج چھ مساکین کو صدقہ کر یا جو قربانی تجھے میسر ہو اسے ذبح کر۔''

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک فرق میں تین صاع ہوتے ہیں اور فرق مدینہ طیبہ کا مشہور پیمانہ ہے جس میں سولہ رطل ہوتے ہیں، جب کہ ایک فرق میں تین صاع ہوتے ہیں جیسا کہ مسند امام احمد میں صراحت ہے تو اس کا تقاضا ہے کہ اس صاع میں $5\frac{1}{3}$ یعنی 5.34 رطل ہوں، موجودہ اعشاری نظام کے مطابق یہ وزن 2102.14 گرام بنتا ہے۔ اس صورت میں ایک فرق میں سولہ رطل ہو سکتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ ایک صاع میں آٹھ رطل نہیں ہوتے جیسا کہ اہل کوفہ کی رائے ہے۔[1]

(٧) بَابٌ: اَلْإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

باب: 7- فدیے میں نصف صاع کھانا کھلانا ہے

١٨١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ: جَلَسْتُ إِلٰى كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْفِدْيَةِ، فَقَالَ: نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً، حُمِلْتُ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِي فَقَالَ: «مَا كُنْتُ أُرَى الْوَجَعَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرٰى، أَوْ: مَا كُنْتُ أُرَى الْجَهْدَ بَلَغَ بِكَ مَا أَرٰى، تَجِدُ شَاةً؟» فَقُلْتُ: لَا، قَالَ: «فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ

[1816] حضرت عبداللہ بن معقل سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا اور ان سے فدیے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: مذکورہ (فدیے والی) آیت کریمہ میرے حق میں خاص طور پر نازل ہوئی، البتہ اس کا حکم تمھارے لیے عام ہے۔ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس حالت میں لایا گیا کہ جوئیں میرے چہرے پر گر رہی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے یقین نہیں تھا کہ تمھاری تکلیف اس حد تک پہنچ گئی ہو گی۔ کیا تجھے بکری مل جائے گی؟'' میں نے عرض کیا: نہیں!

1 فتح الباري: 22/4.

سِتَّةَ مَسَاكِينَ لِكُلِّ مِسْكِينٍ نِصْفَ صَاعٍ». [راجع: ١٨١٤]

آپ نے فرمایا: ''تین دن کے روزے رکھو یا چھ مساکین کو کھانا کھلاؤ، ہر مسکین کو نصف صاع دو۔''

(٨) بَابٌ: اَلنُّسُكُ شَاةٌ

باب: 8- نسك سے مراد ایک بکری کی قربانی ہے

١٨١٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآهُ وَأَنَّهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ: «أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟» قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ. وَلَمْ يَتَبَيَّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلٰى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْفِدْيَةَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةٍ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ. [راجع: ١٨١٤]

[1817] حضرت کعب بن عجرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اس حالت میں دیکھا کہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تجھے تیری جوئیں تکلیف دے رہی ہیں؟'' عرض کیا: جی ہاں! آپ نے انھیں سر منڈوانے کا حکم دیا جبکہ آپ ابھی حدیبیہ ہی میں تھے اور آپ نے ان سے یہ وضاحت نہ فرمائی کہ وہ اسی مقام پر احرام کھول دیں گے۔ صحابۂ کرام ؓ پرامید تھے کہ وہ ضرور مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فدیے کے احکام نازل فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت کعب بن عجرہ ؓ کو حکم دیا کہ وہ ایک فرق (تین صاع) طعام چھ مساکین کو کھلائے یا بکری ذبح کرے یا تین دن کے روزے رکھے۔

١٨١٨ - وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ: قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلٰى وَجْهِهِ، مِثْلَهُ. [راجع: ١٨١٤]

[1818] حضرت کعب بن عجرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں دیکھا جبکہ ان کے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

(٩) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَلَا رَفَثَ﴾ [البقرة: ١٩٧]

باب: 9- ارشاد باری تعالیٰ: ''دوران حج میں شہوت کی باتیں نہ ہوں'' کی تفسیر

١٨١٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي

[1819] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اس گھر کا حج

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». [راجع: ١٥٢١]

کیا، اس دوران میں بیوی سے جماع نہ کیا اور نہ گناہ ہی کی کوئی بات کی وہ اس طرح واپس ہوگا جیسے ابھی اس کی ماں نے اسے جنا ہو۔''

(١٠) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي ٱلْحَجِّ﴾ [البقرة: ١٩٧]

باب: 10- ارشاد باری تعالیٰ: ''دوران حج میں بدکرداری اور لڑائی جھگڑا جائز نہیں ہے'' کی وضاحت

١٨٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». [راجع: ١٥٢١]

[1820] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے اس گھر کا حج کیا اور شہوانی چھیڑ چھاڑ کی نہ بدکرداری ہی کا مرتکب ہوا تو وہ گناہوں سے ایسا صاف ہوکر واپس ہوگا جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے جنم دیا ہے۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

28- كِتَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ

شکار کرنے پر تاوان سے متعلق احکام ومسائل

(۱) بَابُ جَزَاءِ الصَّيْدِ وَنَحْوِهِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى : ﴿لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنتُمْ حُرُمٌ وَمَن قَتَلَهُ مِنكُم مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ﴾ [المائدة: ٩٥، ٩٦]

باب:1- شکار کرنے پر تاوان وغیرہ کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(اے ایمان والو!) تم حالت احرام میں شکار نہ کرو۔ اور جس نے دیدہ دانستہ شکار مارا تو اس کا بدلہ مویشیوں میں سے اسی شکار کے ہم پلہ جانور ہے...... اور اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو جس کے حضور تم جمع کیے جاؤ گے۔''

(۲) بَابٌ : إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدٰى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

وَلَمْ يَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّأَنَسٌ بِالذَّبْحِ بَأْسًا وَّهُوَ فِي غَيْرِ الصَّيْدِ نَحْوَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْبَقَرِ وَالدَّجَاجِ وَالْخَيْلِ.

يُقَالُ: عَدْلُ: مِثْلُ، فَإِذَا كُسِرَتْ عِدْلٌ فَهُوَ زِنَةُ ذٰلِكَ. ﴿قِيَمًا﴾ [المائدة: ٩٧]: قِوَامًا. ﴿يَعْدِلُونَ﴾ [الأنعام: ١]: يَجْعَلُونَ لَهُ عَدْلًا.

باب: 2- جب کوئی غیر محرم شکار کر کے محرم کو تحفہ دے تو وہ اسے کھا سکتا ہے

حضرت ابن عباس اور حضرت انس ؓ کے نزدیک محرم کے لیے ذبح کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ شکار نہ ہو، جیسے اونٹ، بکری، گائے، مرغی اور گھوڑا وغیرہ۔

عدل سے مراد مثل ہے۔ اور جب اسے عین کے کسرہ سے پڑھا جائے تو اس کے معنی ہیں: ''ہم وزن''۔ اور قِيَمًا کے معنی قِوَامًا ہیں، یعنی دنیا کے قائم رہنے کا دار و مدار بیت اللہ کے باقی رہنے پر ہے۔ يَعْدِلُونَ کے معنی ہیں: ''برابری کرتے ہیں۔''

۱۸۲۱ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ، وَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا أَبِي مَعَ أَصْحَابِهِ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي، فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَّأَسِيرُ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، قُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ؟ قَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ، وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَؤُنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُّقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَّعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ، فَقَالَ لِلْقَوْمِ: «كُلُوا»، وَهُمْ مُّحْرِمُونَ. [انظر: ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲٤، ۲۵۷۰، ۲۸۵٤، ۲۹۱٤، ٤۱٤۹، ٥٤۰٦، ٥٤۰۷، ٥٤۹۰، ٥٤۹۱، ٥٤۹۲]

[1821] حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میرے والد محترم (ابوقتادہ رضی اللہ عنہ) حدیبیہ کے سال روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن انھوں نے نہیں باندھا تھا۔ نبی ﷺ کو بتایا گیا کہ مقام غَیقہ میں دشمن آپ سے جنگ کرنا چاہتا ہے لیکن نبی ﷺ نے اپنے سفر کو جاری رکھا۔ میرے والد اپنے ساتھیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اچانک وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے۔ (میرے والد نے بیان کیا کہ میں متوجہ ہوا) تو میں نے دیکھا کہ ایک جنگلی گدھا سامنے ہے۔ میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اسے زخمی کر کے ٹھہرنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے اس سلسلے میں صحابۂ کرام سے تعاون چاہا لیکن انھوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ بہر حال ہم نے اس کا کچھ گوشت کھایا۔ اسی اثنا میں ہمیں خطرہ لاحق ہوا کہ مبادا ہم (رسول اللہ سے) پیچھے رہ جائیں، چنانچہ میں نے نبی ﷺ کو تلاش کرنا شروع کیا۔ میں اپنے گھوڑے کو کبھی دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا رہا۔ میں آدھی رات کے قریب قبیلۂ غفار کے ایک شخص سے ملا، میں نے اس سے دریافت کیا کہ نبی ﷺ کو تو نے کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو مقام تَعْہِن میں چھوڑا ہے، آپ سُقیا مقام پر قیلولہ کرنا چاہتے تھے، میں نے (آپ کے پاس پہنچ کر) عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے صحابہ آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ کے لیے رحمت الٰہی کی دعا کرتے ہیں! انھیں اندیشہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے پیچھے نہ رہ جائیں، لہذا آپ ان کا انتظار فرمائیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک گاؤخر کا شکار کیا ہے اور میرے پاس کچھ بچا ہوا گوشت موجود ہے۔ آپ نے قوم سے فرمایا: ''اسے کھاؤ۔'' حالانکہ وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

(٣) بَابٌ: إِذَا رَأَى الْمُحْرِمُونَ صَيْدًا فَضَحِكُوا فَفَطِنَ الْحَلَالُ

١٨٢٢ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ: اِنْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ، فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ، فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارِ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلٰى بَعْضٍ، فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ، فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي. فَأَكَلْنَا مِنْهُ، ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَّأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِّنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ: أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا، فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى أَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَؤُنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ، وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا اصَّدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا مِنْهُ فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: «كُلُوا»، وَهُمْ مُّحْرِمُونَ. [راجع: ١٨٢١]

باب: 3-محرم شکار دیکھ کر ہنس پڑیں اور غیر محرم سمجھ جائے کہ شکار ہے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

[1822] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ آپ کے تمام اصحاب نے احرام باندھ لیا مگر میں نے احرام نہ باندھا۔ پھر ہمیں خبر ملی تھی کہ مقام غیقہ میں دشمن موجود ہے، لہٰذا ہم ان کی طرف چل دیے۔ میرے ساتھیوں نے ایک جنگلی گدھا دیکھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسے۔ میں نے نظر اٹھائی تو اسے دیکھا، اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا اور اسے زخمی کر کے گرا لیا۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد چاہی لیکن انھوں نے میری مدد کرنے سے صاف انکار کر دیا، بالآخر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملا۔ ہمیں خوف تھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جائیں گے اس لیے میں کبھی اپنے گھوڑے کو تیز چلاتا اور کبھی آہستہ چلاتا، بالآخر میں آدھی رات کو بنوغفار کے ایک شخص سے ملا تو اس سے دریافت کیا کہ تو نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو تَعْهِن چشمے پر چھوڑا تھا اور آپ مقام سقیا میں قیلولہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے، بالآخر میں رسول اللہ ﷺ سے جا ملا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آپ کے ساتھیوں نے روانہ کیا ہے اور وہ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور آپ کے لیے رحمت الٰہی کی دعا مانگتے ہیں۔ انھیں یہ اندیشہ ہے کہ مبادا دشمن ہمیں آپ سے جدا کر دے، لہٰذا آپ ان کا انتظار فرمائیں، چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہم نے ایک جنگلی گدھا شکار کیا تھا اور ہمارے پاس اس کے گوشت سے بچا ہوا ایک

ٹکڑا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابۂ کرام کو حکم دیا کہ ''کھاؤ'' حالانکہ وہ سب محرم تھے۔

(٤) بَابٌ: لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

١٨٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ: سَمِعَ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَرَأَيْتُ أَصْحَابِي يَتَرَاءَوْنَ شَيْئًا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا حِمَارُ وَحْشٍ يَعْنِي وَقَعَ سَوْطُهُ، فَقَالُوا: لَا نُعِينُكَ عَلَيْهِ بِشَيْءٍ، إِنَّا مُحْرِمُونَ، فَتَنَاوَلْتُهُ فَأَخَذْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ الْحِمَارَ مِنْ وَرَاءِ أَكَمَةٍ فَعَقَرْتُهُ فَأَتَيْتُ بِهِ أَصْحَابِي فَقَالَ بَعْضُهُمْ: كُلُوا، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَأْكُلُوا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ أَمَامَنَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: «كُلُوهُ حَلَالٌ»، قَالَ لَنَا عَمْرٌو: اذْهَبُوا إِلَى صَالِحٍ فَسَلُوهُ عَنْ هٰذَا وَغَيْرِهِ: وَقَدِمَ عَلَيْنَا هَاهُنَا. [راجع: ١٨٢١]

باب: 4- شکار مارنے میں محرم آدمی کسی غیر محرم کی مدد نہ کرے

[1823] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ قاحہ میں تھے جو مدینہ سے تین منزل پر ہے۔ ہم میں سے بعض محرم تھے اور کچھ احرام کے بغیر تھے۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو دیکھا کہ وہ کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ میں نے نظر اٹھائی تو ایک گاؤخر کو دیکھا (میں اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، نیزہ اور کوڑا ہاتھ میں لیا) تو مجھ سے کوڑا گر گیا (میں نے کہا مجھے کوڑا اٹھادو)۔ انھوں نے کہا: ہم بحالت احرام ہیں، اس لیے ہم تیری مدد نہیں کر سکتے، چنانچہ میں نے خود اس کو پکڑ کر اٹھایا۔ پھر میں ٹیلے کے پیچھے سے گاؤخر کے پاس آیا اور اسے زخمی کر دیا، جب میں اسے لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو ان میں سے کچھ نے کہا: اسے تناول کرو جبکہ بعض کہنے لگے: اسے نہ کھاؤ، اس لیے میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ہم سے کچھ آگے تھے۔ میں نے آپ سے دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''کھاؤ یہ حلال ہے۔'' ہمیں عمرو بن دینار نے کہا کہ تم صالح بن کیسان کے پاس جاؤ، اس حدیث اور اس کے علاوہ دیگر احادیث کے متعلق ان سے پوچھو کیونکہ وہ ہمارے ہاں (مکہ) آئے ہیں۔

(٥) بَابٌ: لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلَالُ

١٨٢٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

باب: 5- محرم آدمی شکار کی طرف اس غرض سے اشارہ نہ کرے کہ غیر محرم اسے شکار کر لے

[1824] حضرت ابوقتادہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ - هُوَ ابْنُ مَوْهَبٍ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حَاجًّا، فَخَرَجُوا مَعَهُ فَصَرَفَ طَائِفَةً مِّنْهُمْ فِيهِمْ أَبُو قَتَادَةَ فَقَالَ: «خُذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتَّى نَلْتَقِيَ»، فَأَخَذُوا سَاحِلَ الْبَحْرِ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا أَحْرَمُوا كُلُّهُمْ إِلَّا أَبَا قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيرُونَ إِذْ رَأَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ أَبُو قَتَادَةَ عَلَى الْحُمُرِ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا، فَنَزَلُوا فَأَكَلُوا مِنْ لَّحْمِهَا وَقَالُوا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْأَتَانِ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا أَحْرَمْنَا وَقَدْ كَانَ أَبُو قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَأَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ، فَحَمَلَ عَلَيْهَا أَبُو قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا أَتَانًا فَنَزَلْنَا فَأَكَلْنَا مِنْ لَّحْمِهَا ثُمَّ قُلْنَا: أَنَأْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَّنَحْنُ مُحْرِمُونَ؟ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا، قَالَ: «أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَّحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَّحْمِهَا». [راجع: ١٨٢١]

نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ حج کی نیت سے روانہ ہوئے تو صحابۂ کرام بھی آپ کے ہمراہ نکلے۔ آپ نے ان میں سے کچھ لوگوں کو دوسرے راستے سے بھیج دیا۔ ان میں ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: ''تم سمندر کا کنارہ اختیار کرو حتی کہ ہم آملیں۔'' وہ دریا کے کنارے کنارے چلتے رہے۔ جب وہ لوٹے تو ان سب نے احرام باندھ رکھا تھا لیکن حضرت ابوقتادہ نے احرام نہیں باندھا تھا، اس دوران میں کہ وہ چل رہے تھے انھوں نے کئی ایک گاؤخر دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اچانک ان پر حملہ کیا تو مادہ گاؤخر کو شکار کر لیا۔ ان کے ساتھی سواریوں سے اترے اور اس کا گوشت کھایا، پھر کہنے لگے: ہم تو محرم ہیں، کیا ہم اس طرح شکار کا گوشت کھا سکتے ہیں؟ پھر ہم نے اس مادہ گاؤخر کے گوشت سے کچھ بچا ہوا ٹکڑا لیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اللہ کے رسول! ہم نے احرام باندھا ہوا تھا جبکہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ احرام کے بغیر تھے۔ ہم نے کئی ایک گاؤخر دیکھے تو ابوقتادہ نے ان پر حملہ کر کے ایک مادہ گاؤخر کا شکار کر لیا۔ ہم اپنی سواریوں سے اترے اور اس کا گوشت کھایا۔ پھر ہم نے خیال کیا کہ محرم ہو کر شکار کا گوشت کھا رہے ہیں؟ ہم اس میں سے کچھ بچا ہوا گوشت اپنے ساتھ اٹھا لائے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں سے کسی نے اس کو گاؤخر پر حملہ کرنے کا کہا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا؟'' انھوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا جو بچا ہوا گوشت ہے وہ بھی کھالو۔''

(٦) بَابٌ: إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَّحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

باب: 6- جب کوئی محرم کو زندہ جنگلی گدھا بطور ہدیہ دے تو وہ اسے قبول نہ کرے

١٨٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[1825] حضرت صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت

مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ: أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حِمَارًا وَّحْشِيًّا وَّهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأٰى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: «إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ». [انظر: ٢٥٧٣، ٢٥٩٦]

ہے، انھوں نے ایک جنگلی گدھا رسول اللہ ﷺ کو بطور ہدیہ پیش کیا۔ اس وقت آپ مقام ابواء یا مقام ودان میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس کر دیا لیکن آپ نے جب اس کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو فرمایا: ''ہم نے یہ اس لیے واپس کیا ہے کہ ہم محرم ہیں۔''

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی معقول وجہ سے ہدیہ واپس کیا جا سکتا ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ اس کی وجہ بیان کر دی جائے تاکہ ہدیہ دینے والے کی حوصلہ شکنی نہ ہو۔[1]

(٧) بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب: 7- محرم کن جانوروں کو حرم میں مار سکتا ہے؟

١٨٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ».

وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ. [انظر: ٣٣١٥]

[1826] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں مار دینے میں محرم پر کوئی حرج نہیں ہے۔''

(دوسری سند سے) حضرت عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (آگے وہی الفاظ ہیں جو پہلے بیان ہوئے ہیں)۔

١٨٢٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي إِحْدَى نِسْوَةِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ». [انظر: ١٨٢٨]

[1827] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے کسی ام المومنین ؓ نے نبی ﷺ سے خبر دی کہ آپ نے فرمایا: ''محرم (پانچ جانوروں کو) مار سکتا ہے۔'' (جن کا آگے ذکر آ رہا ہے۔)

١٨٢٨ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَتْ حَفْصَةُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ

[1828] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، ان سے حضرت حفصہ ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ایسے ہیں جنھیں مار دینے میں کوئی گناہ نہیں ہے: کوا، چیل، چوہا، بچھو اور باؤلا کتا جو کاٹ کھانے والا ہو۔''

1 فتح الباري: 45/4.

قَتَلَهُنَّ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأُ، وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ».

١٨٢٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: اَلْغُرَابُ، وَالْحِدَأُ، وَالْعَقْرَبُ، وَالْفَأْرَةُ، وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ». [انظر: ٣٣١٤]

[1829] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پانچ جانور ضرر رساں ہیں۔ انھیں حرم میں بھی مارا جاسکتا ہے: کوّا، چیل، بچھو، چوہا اور باؤلا کتا جو کاٹنے والا ہو۔''

١٨٣٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ ﴿وَالْمُرْسَلَتِ﴾ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُقْتُلُوهَا»، فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا». [انظر: ٣٣١٧، ٤٩٣٠، ٤٩٣١، ٤٩٣٤]

[1830] حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ منیٰ کے ایک غار میں تھے۔ اتنے میں سورۂ مرسلات آپ پر نازل ہوئی، جس کی آپ تلاوت فرمانے لگے اور میں بھی آپ سے سن کر اسے یاد کرنے لگا۔ آپ کا روئے مبارک تلاوت سے ابھی تر و تازہ تھا کہ اچانک ایک سانپ ہم لوگوں پر کود نکلا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے مار ڈالو'' چنانچہ ہم اسے مارنے کے لیے جلدی دوڑے مگر وہ بچ نکلنے میں کامیاب ہوگیا۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس طرح تم اس کے ضرر سے بچا لیے گئے ہو اسی طرح وہ بھی تمھارے ضرر سے بچالیا گیا ہے۔''

١٨٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ: «فُوَيْسِقٌ»، وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

[1831] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کے متعلق فرمایا: ''یہ موذی جانور ہے۔'' مگر میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے اس کو مار ڈالنے کا حکم دیا ہو۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: إِنَّمَا أَرَدْنَا بِهٰذَا أَنَّ مِنًى مِّنَ الْحَرَمِ وَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْا بِقَتْلِ الْحَيَّةِ بَأْسًا. [انظر: ٣٣٠٦]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) نے فرمایا: اس حدیث کے بیان کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ منیٰ حرم میں داخل ہے اور صحابۂ کرام ؓ نے حرم میں سانپ مارنے میں کوئی حرج

محسوس نہیں کیا۔

(٨) بَابٌ : لَا يُعْضَدُ شَجَرُ الْحَرَمِ

باب:8-حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : «لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ».

حضرت ابن عباس ؓ نے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کے کانٹے نہ توڑے جائیں۔

١٨٣٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ: اِئْذَنْ لِّي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَّوْمِ الْفَتْحِ، فَسَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي، وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، إِنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُّؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُولُوا لَهُ: إِنَّ اللهَ أَذِنَ لِرَسُولِهِ ﷺ، وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَّقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ، وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ». فَقِيلَ لِأَبِي شُرَيْحٍ: مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو؟ قَالَ: أَنَا أَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ يَا أَبَا شُرَيْحٍ! إِنَّ الْحَرَمَ لَا يُعِيذُ عَاصِيًا وَّلَا فَارًّا بِدَمٍ، وَلَا فَارًّا بِخُرْبَةٍ.

[1832] حضرت ابو شریح عدوی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عمرو بن سعید سے کہا جبکہ وہ مکہ مکرمہ کی طرف لشکر بھیج رہا تھا، اے امیر! اگر مجھے اجازت ہو تو میں تمھیں ایک بات کی خبر دوں جسے رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے اگلے دن بیان فرمایا۔ اس بات کو میرے کانوں نے سنا، میرے دل نے یاد کیا اور میری آنکھوں نے دیکھا جب آپ وہ بات کہہ رہے تھے۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرام قرار دیا ہے، لوگوں نے اسے قابل احترام قرار نہیں دیا۔ کوئی انسان جس کا اللہ پر ایمان اور قیامت پر یقین ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ مکہ مکرمہ میں خونریزی کرے اور اس کا درخت کاٹے۔ اگر کوئی رسول اللہ ﷺ کے جنگ کرنے کی وجہ سے اجازت چاہے تو اسے کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اجازت دی تھی اور تمھیں اجازت نہیں دی۔ میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی کے لیے اجازت دی تھی جبکہ اس کی حرمت آج کے دن اسی طرح لوٹ آئی ہے جس طرح کل اس کی حرمت برقرار تھی۔ حاضر شخص کو چاہیے کہ وہ غائب کو یہ پیغام پہنچا دے۔'' ابو شریح سے کہا گیا کہ آپ کو عمرو نے کیا جواب دیا تھا؟ حضرت ابو شریح ؓ نے فرمایا: (اس نے مجھے کہا تھا:) ابو شریح! میں اس مسئلے کو تجھ سے زیادہ جانتا ہوں۔ ابو شریح! حرم کسی نافرمان، تخریب کار اور خون خرابہ کر کے بھاگنے والے کو پناہ نہیں دیتا۔

خُرْبَةٌ: بَلِيَّةٌ. [راجع: ١٠٤]

(امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ) خربہ کے معنی فتنہ وفساد ہیں۔

(٩) بَابٌ: لَا يُنَفَّرُ صَيْدُ الْحَرَمِ

باب: 9- حرم کا شکار خوفزدہ نہ کیا جائے

١٨٣٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ فَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ لَّا يُخْتَلٰى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ». وَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا، قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا «لَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا»؟ هُوَ أَنْ يُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ، يَنْزِلُ مَكَانَهُ. [راجع: ١٣٤٩]

[1833] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ کو قابل احترام قرار دیا ہے۔ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی صرف دن کی ایک گھڑی کے لیے حلال ہوا، اب نہ تو اس کی سبز گھاس کاٹی جائے، نہ اس کا کوئی درخت توڑا جائے اور نہ اس کا شکار ہی خوفزدہ کیا جائے، نیز اس کی گری پڑی چیز کو بھی نہ اٹھایا جائے ہاں، اس کے متعلق اعلان کرنے والا اسے اٹھا سکتا ہے۔'' حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس کی خوشبو دار گھاس کو مستثنیٰ کر دیجیے کیونکہ وہ سناروں کے لیے اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''خوشبو دار گھاس اس سے مستثنیٰ ہے۔'' حضرت عکرمہ نے کہا: جانتے ہو شکار کو خوفزدہ کرنے کے کیا معنی ہیں؟ وہ یہ ہے کہ شکار کو سائے سے بھگا کر خود اس جگہ بیٹھا جائے۔

(١٠) بَابٌ: لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

باب: 10- مکہ مکرمہ میں جنگ و قتال جائز نہیں ہے

وَقَالَ أَبُو شُرَيْحٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَسْفِكُ بِهَا دَمًا».

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا:) ''مکہ مکرمہ میں کوئی انسان خونریزی نہ کرے۔''

١٨٣٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ: «لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا، فَإِنَّ هٰذَا

[1834] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: ''اب ہجرت باقی نہیں رہی، البتہ جہاد قائم اور خلوص نیت باقی رہے گا اور جب تمھیں جہاد کے لیے نکلنے کو کہا جائے تو فوراً نکل پڑو۔ بے شک یہ (مکہ) ایک ایسا شہر ہے کہ جس دن سے اللہ

بَلَدٌ حَرَّمَ اللهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، وَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا». قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ، قَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [راجع: ١٣٤٩]

تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اسے قابل احترام ٹھہرایا ہے اور وہ قیامت تک اللہ تعالیٰ کے حرام کرنے سے قابل احترام ہے۔ اس میں جنگ کرنا مجھ سے قبل کسی کے لیے حلال نہ ہوا، میرے لیے بھی دن کے کچھ حصے میں حلال ہوا، اب وہ اللہ کی حرمت سے قیامت تک کے لیے حرام ہے، اس لیے اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور نہ اس کے شکار ہی کو ہراساں کیا جائے۔ اس میں گری پڑی چیز بھی نہ اٹھائی جائے، ہاں جو شخص اس کی تشہیر کرے وہ اٹھا سکتا ہے۔ اس کا سبز گھاس کاٹنا بھی جائز نہیں ہے۔ حضرت عباس ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اذخر (خوشبودار گھاس) کی اجازت دیجیے کیونکہ یہ سناروں اور لوگوں کے گھروں میں کام آتی ہے۔ آپ نے فرمایا: ”ہاں، اذخر (خوشبودار گھاس) کی اجازت ہے۔“

(١١) بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب: 11- محرم کے لیے سینگی لگوانا

وَكَوَى ابْنُ عُمَرَ ابْنَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَيَتَدَاوٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ طِيبٌ.

حضرت ابن عمر ؓ نے اپنے بیٹے کو داغ دیا جبکہ اس نے احرام باندھا ہوا تھا۔ اسی طرح محرم ایسی دوا استعمال کرسکتا ہے جس میں خوشبو نہ ہو۔

١٨٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ لَنَا عَمْرٌو: أَوَّلُ شَيْءٍ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: اِحْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ: لَعَلَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُمَا. [انظر: ١٩٣٨، ١٩٣٩، ٢١٠٣، ٢٢٧٨، ٢٢٧٩، ٥٦٩١، ٥٦٩٤، ٥٦٩٥، ٥٦٩٩، ٥٧٠٠، ٥٧٠١]

[1835] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائے۔ عمرو بن دینار کہتے ہیں کہ پھر میں نے انھیں یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے طاؤس نے حضرت ابن عباس ؓ کے واسطے سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے خیال کیا کہ شاید انھوں نے ان دونوں حضرات سے یہ حدیث سنی ہوگی۔

١٨٣٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ،

[1836] حضرت ابن بحینہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے مقام لحی جمل میں بحالت

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ. [انظر: ٥٦٩٨]

احرام سر کے درمیان سینگی لگوائی۔

(١٢) بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

باب: 12-محرم کا نکاح کرنا

١٨٣٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. [انظر: ٤٢٥٨، ٤٢٥٩، ٥١١٤]

[1837]حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بحالت احرام حضرت میمونہ ؓ سے نکاح کیا۔

فائدہ: ہمارے نزدیک محرم آدمی کے لیے نکاح کرنا یا نکاح کرانا جائز نہیں ہے جیسا کہ احادیث میں اس کی صراحت ہے، اس بنا پر مذکورہ حضرت ابن عباس ؓ کی روایت مرجوح یا قابل تاویل ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(١٣) بَابُ مَا يُنْهٰى مِنَ الطِّيبِ لِلْمُحْرِمِ وَالْمُحْرِمَةِ

باب: 13-محرم مرد یا عورت کے لیے خوشبو لگانے کی ممانعت

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: لَا تَلْبَسُ الْمُحْرِمَةُ ثَوْبًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ.

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ محرم عورت ورس اور زعفران سے رنگا ہوا لباس زیب تن نہ کرے۔

١٨٣٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا الْبَرَانِسَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ، وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا الْوَرْسُ،

[1838]حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک مرد نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اللہ کے رسول! حالت احرام میں آپ کون سا کپڑا پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم قمیص، شلوار، پگڑی اور ٹوپی والا لمبا کوٹ نہیں پہن سکتے (اور نہ پاؤں میں موزے پہنو)۔ ہاں! اگر کسی کے پاس پہننے کے لیے چپل جوتا نہ ہو تو وہ مجبوراً پاؤں کی حفاظت کے لیے موزے پہن لے لیکن انھیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ کر جوتا سا بنا لے، نیز حالت احرام میں ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جسے

وَلَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ». تَابَعَهُ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ وَجُوَيْرِيَةُ وَابْنُ إِسْحَاقَ فِي النِّقَابِ وَالْقُفَّازَيْنِ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ: «وَلَا وَرْسٌ»، وَكَانَ يَقُولُ: «لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ». وَقَالَ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: «لَا تَتَنَقَّبِ الْمُحْرِمَةُ». وَتَابَعَهُ لَيْثُ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ. [راجع: ١٣٤]

زعفران یا ورس لگی ہو اور محرم عورت نقاب اور دستانے بھی نہ پہنے۔" نقاب اور دستانوں کے متعلق نافع سے روایت کرنے میں لیث کی، موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن ابراہیم، جویریہ اور ابن اسحاق نے متابعت کی ہے۔ اور عبیداللہ نے لَاوَرْس کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ وہ کہتے تھے کہ عورت بحالت احرام نقاب اور دستانے نہ پہنے۔ امام مالک نے بواسطہ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی کہ محرم عورت نقاب نہ پہنے۔ امام مالک کی لیث بن ابو سلیم نے متابعت کی ہے۔

١٨٣٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ مُحْرِمٍ نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ، فَأُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «اِغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ، وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ، وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ». [راجع: ١٢٦٥]

[1839] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک محرم شخص کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا جس کی گردن اس کی اونٹنی نے توڑ دی تھی اور اسے مار ڈالا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے غسل دو، کفن پہناؤ لیکن اس کا سر نہ ڈھانپو اور نہ خوشبو ہی اس کے قریب لے جاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔"

(١٤) بَابُ الْاِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

باب: 14- محرم کے لیے غسل کرنا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: يَدْخُلُ الْمُحْرِمُ الْحَمَّامَ. وَلَمْ يَرَ ابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ بِالْحَكِّ بَأْسًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محرم انسان غسل خانے میں داخل ہوسکتا ہے۔ حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک محرم کے لیے بدن کھجانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

١٨٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْعَبَّاسِ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ: يَغْسِلُ

[1840] حضرت عبداللہ بن حنین سے روایت ہے کہ مقام ابواء میں عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہم کا ایک مسئلے میں اختلاف ہوا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: محرم آدمی اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محرم انسان اپنا سر نہیں دھو سکتا۔ حضرت عبداللہ بن

الْمُحْـرِمُ رَأْسَهُ، وَقَالَ الْمِسْوَرُ: لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ، فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلٰى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ، أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ يَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اُصْبُبْ، فَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تو میں نے انھیں کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان غسل کرتے دیکھا جبکہ ان پر کپڑے کا پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے انھیں سلام کیا تو انھوں نے کہا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس بھیجا ہے کہ آپ سے ایک مسئلے کی تحقیق کروں (وہ یہ ہے کہ) رسول اللہ ﷺ بحالت احرام اپنا سر مبارک کیسے دھویا کرتے تھے؟ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے کیا یہاں تک کہ میرے سامنے ان کا سر ظاہر ہوا، پھر انھوں نے کسی شخص سے کہا کہ وہ ان پر پانی ڈالے۔ اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا تو انھوں نے اپنے سر کو دونوں ہاتھوں سے ہلایا۔ اپنے ہاتھوں کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

(١٥) بَابُ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ

باب: 15- محرم جوتا نہ ہونے کی صورت میں موزے پہن لے

١٨٤١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ زَيْدٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ: «مَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ - لِلْمُحْرِمِ». [راجع: ١٧٤٠]

[1841] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے محرم کے لیے فرمایا: ''جس کے پاس جوتا نہ ہو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہبند نہ ہو تو وہ شلوار پہن لے۔''

١٨٤٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: سُئِلَ

[1842] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: محرم آدمی کون سے کپڑے پہنے؟ تو آپ نے فرمایا: ''وہ قمیص، عمامہ، شلوار اور ٹوپی نہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: «لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعَمَائِمَ، وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ، وَإِنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ». [راجع: ١٣٤]

پہنے اور نہ وہ کپڑا ہی پہنے جسے زعفران اور ورس لگی ہوئی ہو۔ اگر جوتا نہ پائے تو موزے پہن لے لیکن انھیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرے۔"

(١٦) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ

باب: 16-جس کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن سکتا ہے

١٨٤٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ: «مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ». [راجع: ١٧٤٠]

[1843] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں میدان عرفات میں خطبہ دیا اور فرمایا: "جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے اور جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔"

(١٧) بَابُ لُبْسِ السِّلَاحِ لِلْمُحْرِمِ

باب: 17-محرم کا ہتھیار بند ہونے کا بیان

وَقَالَ عِكْرِمَةُ: إِذَا خَشِيَ الْعَدُوَّ لَبِسَ السِّلَاحَ وَافْتَدٰى، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ فِي الْفِدْيَةِ.

حضرت عکرمہ نے کہا: اگر محرم کو دشمن سے خطرہ ہو تو ہتھیار پہن لے۔ اس صورت میں اسے فدیہ دینا ہوگا، لیکن فدیہ دینے کے متعلق ان سے کسی نے اتفاق نہیں کیا۔

١٨٤٤ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اِعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ فَأَبٰى أَهْلُ مَكَّةَ، أَنْ يَّدَعُوهُ يَدْخُلُ مَكَّةَ حَتَّى قَاضَاهُمْ لَا يُدْخِلُ مَكَّةَ سِلَاحًا إِلَّا فِي الْقِرَابِ. [راجع: ١٧٨١]

[1844] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ماہ ذوالقعدہ میں عمرہ کرنے کا ارادہ فرمایا تو اہل مکہ نے آپ کو مکہ میں داخل ہونے کی اجازت دینے سے انکار کردیا حتی کہ آپ نے ان سے اس شرط پر صلح کی کہ ہتھیار نیام میں ڈال کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

(١٨) بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

باب:18 - مکہ اور حرم میں احرام کے بغیر داخل ہونے کا بیان

وَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ، وَإِنَّمَا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْإِهْلَالِ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَطَّابِينَ وَغَيْرَهُمْ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما احرام کے بغیر مکہ میں داخل ہوئے۔ نبی ﷺ نے احرام باندھنے کا حکم صرف اس شخص کو دیا جو حج یا عمرہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو لیکن لکڑیاں بیچنے والوں اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کا ذکر نہیں کیا۔

١٨٤٥ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. [راجع: ١٥٢٤]

[1845] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا۔ نجد والوں کے لیے قرن منازل اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات قرار دیا۔ یہ میقات ان ممالک کے باشندوں اور دوسرے تمام ان لوگوں کے لیے بھی ہیں جو ان ممالک سے گزر کر مکہ آئیں اور وہ حج وعمرے کا ارادہ رکھتے ہوں، البتہ جو لوگ ان میقات کی حدود کے اندر ہوں تو ان کا میقات وہی جگہ ہے جہاں سے وہ اپنا سفر شروع کریں یہاں تک کہ اہل مکہ کا میقات مکہ مکرمہ ہی ہے۔

١٨٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: «اُقْتُلُوهُ». [انظر: ٣٠٤٤، ٤٢٨٦، ٥٨٠٨]

[1846] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فتح کے سال جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ کے سر پر خود تھا۔ جس وقت آپ نے اسے اتارا تو ایک شخص نے آپ کو مطلع کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے، آپ نے فرمایا: ''اسے قتل کر دو۔''

(١٩) بَابٌ: إِذَا أَحْرَمَ جَاهِلًا وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ

باب:19 - جس نے نادانستہ طور پر بایں حالت احرام باندھا کہ اس نے قمیص پہن رکھی تھی

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِذَا تَطَيَّبَ أَوْ لَبِسَ جَاهِلًا أَوْ نَاسِيًا فَلَا كَفَّارَةَ عَلَيْهِ.

حضرت عطاء بیان کرتے ہیں کہ جس نے جہالت سے یا بھول کر خوشبو لگائی یا لباس پہن لیا اس پر کوئی کفارہ نہیں۔

١٨٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ فِيهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ أَوْ نَحْوُهُ، كَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِي: تُحِبُّ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ أَنْ تَرَاهُ؟ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ. فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: «اِصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِي حَجِّكَ». [راجع: ١٥٣٦]

[1847] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا جس نے جبہ پہن رکھا تھا اور اس پر خوشبو وغیرہ کے نشانات تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ آپ ﷺ کو اس حالت میں دیکھے جب آپ پر وحی نازل ہو رہی ہو؟ اس دوران رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ جب آپ سے نزول وحی کی کیفیت ختم ہوئی تو آپ نے فرمایا: ''عمرے میں وہی کچھ کرو جو حج میں کرتے ہو۔''

١٨٤٨ - وَعَضَّ رَجُلٌ يَدَ رَجُلٍ، يَعْنِي فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ٢٢٦٥، ٢٩٧٣، ٤٤١٧، ٦٨٩٣]

[1848] حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ایک مرد نے کسی دوسرے شخص کا ہاتھ چبا ڈالا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے اس کا دانت نکل گیا، اس پر نبی ﷺ نے اس کے بدلے کو باطل فرما دیا۔

(٢٠) بَابُ الْمُحْرِمِ يَمُوتُ بِعَرَفَةَ وَلَمْ يَأْمُرِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُؤَدَّى عَنْهُ بَقِيَّةُ الْحَجِّ

باب: 20- اگر محرم میدان عرفات میں مر جائے تو نبی ﷺ نے اس کی طرف سے باقی مناسک حج ادا کرنے کا حکم نہیں دیا

١٨٤٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَقْعَصَتْهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، أَوْ قَالَ: ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي».

[1849] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ میدان عرفات میں ٹھہرا ہوا تھا کہ اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا تو اس نے اس کی گردن توڑ دی۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اسی کے دو کپڑوں میں اسے کفناؤ۔ اس کے سر کو مت ڈھانپو اور نہ اسے خوشبو ہی لگاؤ کیونکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا تو وہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔''

[راجع: ١٢٦٥]

١٨٥٠ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَا رَجُلٌ وَّاقِفٌ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَّاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ: فَأَوْقَصَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا وَّلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ وَلَا تُحَنِّطُوهُ، فَإِنَّ اللهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا». [راجع: ١٢٦٥]

[1850] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے ہمراہ عرفات میں وقوف کیے ہوئے تھا کہ وہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا۔ اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاؤ اور دو کپڑوں میں کفن دو۔ اسے خوشبو مت لگاؤ۔ نہ اس کا سر ڈھانپو اور نہ اس کو حنوط ہی لگاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن اسے اٹھائے گا تو یہ تلبیہ کہتا ہوگا۔''

(٢١) بَابُ سُنَّةِ الْمُحْرِمِ إِذَا مَاتَ

باب: 21-محرم مرجائے تو اس کی تجہیز و تکفین کا کیا طریقہ ہے؟

١٨٥١ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَّلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا».

[راجع: ١٢٦٥]

[1851] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی ﷺ کے ہمراہ (میدان عرفات میں ٹھہرا ہوا) تھا۔ اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی جبکہ وہ احرام کی حالت میں تھا۔ اسی حالت میں وہ مرگیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اسے اس کے دونوں کپڑوں میں کفناؤ۔ اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ہی ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اٹھے گا۔''

(٢٢) بَابُ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ، وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

باب: 22-میت کی طرف سے حج کرنا اور اس کی نذر کو پورا کرنا، نیز مرد، عورت کی طرف سے حج کرسکتا ہے

١٨٥٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ: عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِّنْ

[1852] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: میری ماں نے حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر اسے

جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ، أَفَأَحُجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ، حُجِّي عَنْهَا، أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ، أَكُنْتِ قَاضِيَتَهُ؟ اقْضُوا اللهَ، فَاللهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ». [انظر: ٦٦٩٩، ٧٣١٥]

حج کیے بغیر موت آ گئی ہے۔ آیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اس کی طرف سے حج کرو۔ مجھے بتاؤ اگر تمھاری ماں کے ذمے قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ اللہ کا حق بھی ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔''

(٢٣) بَابُ الْحَجِّ عَمَّنْ لَّا يَسْتَطِيعُ الثُّبُوتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ

باب: 23- اس شخص کی طرف سے حج کرنا جو سواری پر نہیں بیٹھ سکتا

١٨٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ امْرَأَةً؛ ح:

[1853] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، وہ حضرت فضل بن عباس ؓ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک خاتون (قبیلۂ خثعم سے حجۃ الوداع کے موقع پر آئی اور کہنے لگی......)

١٨٥٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَّا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَّسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٥١٣]

[1854] حضرت فضل بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی طرف سے اس کے بندوں پر عائد کردہ فریضۂ حج نے میرے باپ کو اس حالت میں پایا ہے کہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور سواری پر ٹھہر نہیں سکتا۔ اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔''

(٢٤) بَابُ حَجِّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

باب: 24- عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

١٨٥٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِّنْ

[1855] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت فضل بن عباس ؓ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے ہوئے تھے کہ قبیلۂ خثعم کی ایک عورت آئی۔ حضرت فضل ؓ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ ان کی

خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ، فَقَالَتْ: إِنَّ فَرِيضَةَ اللهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَّا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

[راجع: ١٥١٣]

طرف دیکھنے لگی تو نبی ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ اللہ کی طرف سے فریضۂ حج نے میرے باپ کو بایں حالت پایا کہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا ہے اور سواری پر نہیں ٹھہر سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں''۔ اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

(٢٥) بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ

باب:25- بچوں کا حج کرنا

١٨٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَعَثَنِي - أَوْ قَدَّمَنِي - النَّبِيُّ ﷺ فِي الثَّقَلِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

[1856] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے نبی ﷺ نے مزدلفہ سے رات کے وقت ہی سامان وغیرہ کے ہمراہ پہلے بھیج دیا تھا۔

١٨٥٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَقْبَلْتُ وَقَدْ نَاهَزْتُ الْحُلُمَ أَسِيرُ عَلٰى أَتَانٍ لِّي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي بِمِنًى، حَتَّى سِرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ نَزَلْتُ عَنْهَا فَرَتَعَتْ، فَصَفَفْتُ مَعَ النَّاسِ وَرَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. وَقَالَ يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: بِمِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. [راجع: ٧٦]

[1857] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اپنی گدھی پر سوار ہو کر آیا جبکہ میں قریب البلوغ تھا۔ رسول اللہ ﷺ منٰی میں کھڑے نماز پڑھا رہے تھے حتی کہ میں پہلی صف کے ایک حصے کے آگے سے گزر گیا، پھر میں اس سے اترا اور وہ چرنے لگی۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے لوگوں کے ہمراہ صف میں شریک ہو گیا۔ (راویٔ حدیث یونس) نے ابن شہاب سے روایت کیا ہے: رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منٰی میں نماز پڑھا رہے تھے۔

١٨٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ.

[1858] حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرایا گیا جبکہ میں اس وقت سات برس کا تھا۔

١٨٥٩ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْجُعَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَقُولُ لِلسَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، وَكَانَ قَدْ حُجَّ بِهِ فِي ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٧١٢، ٧٣٣٠]

[1859] حضرت عمر بن عبدالعزیز سے روایت ہے، انھوں نے حضرت سائب بن یزید ؓ کے متعلق فرمایا: انھیں نبی ﷺ کے سامان سفر (بال بچوں) میں حج کرایا گیا تھا۔

(٢٦) بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

باب: 26- عورتوں کا حج کرنا

١٨٦٠ - وَقَالَ لِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ: أَذِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا، فَبَعَثَ مَعَهُنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ.

[1860] حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عمر ؓ نے اپنے آخری حج کے وقت نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو حج کرنے کی اجازت دے دی تھی۔ انھوں نے ان کے ہمراہ حضرت عثمان بن عفان اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ کو روانہ کیا تھا۔

١٨٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ قَالَ: حَدَّثَتْنَا عَائِشَةُ بِنْتُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا نَغْزُو أَوْ نُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: «لَكِنَّ أَحْسَنُ الْجِهَادِ وَأَجْمَلُهُ الْحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُورٌ». فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَلَا أَدَعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١٥٢٠]

[1861] ام المومنین سیدہ عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے ساتھ مل کر جہاد نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: ''لیکن تمھارا اچھا اور خوبصورت جہاد حج مقبول ہے۔'' حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سنا ہے، اس کے بعد میں کبھی حج نہیں چھوڑتی۔

١٨٦٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِي مَحْرَمٍ، وَلَا يَدْخُلُ عَلَيْهَا رَجُلٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ»، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أُرِيدُ

[1862] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کوئی خاتون اپنے محرم کے بغیر سفر نہ کرے اور نہ اس کے پاس کوئی مرد ہی آئے جب تک اس کے ساتھ محرم موجود نہ ہو۔'' یہ سن کر ایک شخص نے کہا: اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں لشکر میں جانا چاہتا ہوں لیکن میری بیوی حج کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

أَنْ أَخْرُجَ فِي جَيْشِ كَذَا وَكَذَا وَامْرَأَتِي تُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ: «أُخْرُجْ مَعَهَا». [انظر: ٣٠٠٦، ٣٠٦١، ٥٢٣٣]

''تم اس کے ساتھ حج کے لیے جاؤ۔''

١٨٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ: «مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ»؟ قَالَتْ: أَبُو فُلَانٍ - تَعْنِي زَوْجَهَا - [كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ] حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَّنَا، قَالَ: «فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً أَوْ حَجَّةً مَّعِي».

[1863] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ جب حج سے واپس ہوئے تو حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تمھیں حج سے کس بات نے روکا تھا؟'' اس نے عرض کیا کہ فلاں شخص، یعنی اس کے شوہر نے۔ اس کے پاس پانی بھرنے کے لیے دو اونٹ تھے۔ ایک پر وہ خود حج کرنے چلے گئے اور دوسرا زمین سیراب کرنے کے لیے تھا۔ آپ نے فرمایا: ''(اچھا تم عمرہ کرلو) رمضان میں جو عمرہ کرے وہ حج کے برابر ہے۔ یا (فرمایا:) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہوتا ہے۔''

رَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس روایت کو ابن جریج نے عطاء سے بیان کیا۔ انھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا، انھوں نے نبی ﷺ سے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١٧٨٢]

اور عبیداللہ نے عبدالکریم سے روایت کیا، انھوں نے عطاء سے انھوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے نبی ﷺ سے۔

١٨٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ قَزَعَةَ مَوْلَى زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ وَّقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً، قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ - أَوْ قَالَ: يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي: «أَنْ لَّا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَّسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ

[1864] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ غزوات میں شریک ہوئے۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں سنی ہیں...... یا (راوی نے کہا کہ) وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے...... جو مجھے بہت اچھی اور بھلی معلوم ہوئیں: ایک یہ کہ کوئی عورت دو دن کا سفر محرم یا خاوند کے بغیر نہ کرے، نیز عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا روزہ نہ رکھا جائے، اس کے علاوہ نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور نماز فجر کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہ پڑھی جائے اور آخری بات کہ تین مسجدوں، مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کے علاوہ کسی

حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى». [راجع: ٥٨٦]

دوسری مسجد کی طرف رخت سفر نہ باندھا جائے۔

(٢٧) بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

باب: 27- جو کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانے

١٨٦٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ قَالَ: حَدَّثَنِي ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأٰى شَيْخًا يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: «مَا بَالُ هٰذَا؟» قَالُوا: نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ»، أَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ. [انظر: ٦٧٠١]

[1865] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے کو دیکھا جو اپنے دو بیٹوں کے سہارے چل رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''اسے کیا ہوا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اپنی جان کو تکلیف دے رہا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اس سے بے نیاز ہے۔'' آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ سوار ہو کر جائے۔

١٨٦٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ: أَنَّ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلٰى بَيْتِ اللهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ﷺ: «لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ»، قَالَ: وَكَانَ أَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

[1866] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میری بہن نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھے حکم دیا کہ نبی ﷺ سے اس کے متعلق سوال کروں، چنانچہ میں نے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو جائے۔'' حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت کرنے والے حضرت ابوالخیر ہیں جو ان سے جدا نہ ہوتے تھے۔ اس کے بعد امام بخاری ؒ نے اس حدیث کی ایک دوسری سند ذکر کی ہے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

29 - كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ

فضائل مدینہ کا بیان

(١) بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

باب: 1-حرم مدینہ کا بیان

١٨٦٧ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَحْوَلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِّنْ كَذَا إِلٰى كَذَا، لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا، وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ». [انظر: ٧٣٠٦]

[1867] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ فلاں مقام سے فلاں مقام تک حرم ہے، لہٰذا یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ اس میں کسی بدعت کا ارتکاب کیا جائے۔ جس نے یہاں کوئی بدعت پیدا کی اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔''

١٨٦٨ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَأَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي»، فَقَالُوا: لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللهِ، فَأَمَرَ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخِرَبِ فَسُوِّيَتْ، وَبِالنَّخْلِ فَقُطِعَ، فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ. [راجع: ٢٣٤]

[1868] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے اور مسجد بنانے کا حکم دیا۔ آپ نے فرمایا: ''اے بنونجار! تم مجھ سے زمین کی قیمت وصول کرو۔'' انھوں نے عرض کیا کہ ہم اس کا معاوضہ اللہ تعالیٰ سے وصول کریں گے۔ الغرض آپ نے وہاں مشرکین کی قبریں اکھاڑنے کا حکم دیا تو انھیں کھودا گیا، پھر گڑھوں کو برابر کرنے کا حکم دیا تو انھیں ہموار کر دیا گیا۔ پھر آپ نے کھجوریں کاٹنے کا حکم دیا تو انھیں کاٹ دیا گیا۔ پھر ان تنوں کو مسجد کے قبلے کی طرف قطار میں گاڑ دیا گیا۔

١٨٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي»، قَالَ: وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: «أَرَاكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ! قَدْ خَرَجْتُمْ مِّنَ الْحَرَمِ»، ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ: «بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ». [انظر: ١٨٧٣]

[1869] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں کا درمیانی حصہ میری زبان سے قابل احترام ٹھہرایا گیا ہے۔'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بنو حارثہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: ''اے بنو حارثہ! میرے خیال کے مطابق تم حرم سے باہر ہو۔'' پھر آپ نے توجہ فرمائی تو کہا: ''نہیں، بلکہ تم حرم کے اندر ہو۔''

فائدہ: لابۃ سیاہ کنکریوں کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اسے حرہ بھی کہا جاتا ہے۔ مدینہ کے مشرق اور مغرب میں یہ مقام واقع ہے۔ ایک کو حرہ شرقیہ اور دوسرے کو حرہ غربیہ کہتے ہیں۔

١٨٧٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَّا بَيْنَ عَائِرٍ إِلٰى كَذَا، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ»، وَقَالَ: «ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ، وَمَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ». قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: عَدْلٌ: فِدَاءٌ. [راجع: ١١١]

[1870] حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا کچھ بھی نہیں، یا پھر یہ صحیفہ جو نبی ﷺ سے منقول ہے۔ (اس میں ہے کہ) ''مدینہ عیر پہاڑ سے فلاں جگہ تک قابل احترام ہے، لہذا جو شخص اس میں کوئی نئی بات (بدعت یا دست درازی) کرے گا یا بدعتی کو جگہ دے گا اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔ اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ کوئی فرض عبادت۔'' نیز فرمایا: ''مسلمانوں میں پاس عہد کی ذمہ داری مشترکہ ہے۔ اب جو کوئی مسلمان کے عہد کو توڑے اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اس کا کوئی نفل قبول ہوگا نہ فرض۔ اور جو شخص اپنے آقاؤں کی اجازت کے بغیر کسی قوم سے معاہدۂ موالات کرے گا اس پر بھی اللہ کی، فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ اس کی نہ نفل عبادت قبول ہوگی اور نہ فرض عبادت۔'' امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: عدل کے معنی فدیہ کے ہیں۔

(٢) بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ، وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

باب: 2- مدینہ طیبہ کی فضیلت اور اس کا بیان کہ وہ برے لوگوں کو نکال دے گا

١٨٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحُبَابِ سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرٰى، يَقُولُونَ: يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ».

[1871] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے ایک ایسی بستی میں جانے کا حکم دیا گیا ہے جو دوسری بستیوں کو اپنے اندر جذب کرے گی۔ لوگ اسے یثرب کہتے ہیں، حالانکہ اس کا صحیح نام ''مدینہ'' ہے۔ وہ برے لوگوں کو اس طرح نکال دے گی جیسے بھٹی لوہے کا میل کچیل نکال دیتی ہے۔''

فائدہ: امام نووی ؒ نے لکھا ہے کہ اس حدیث کا مصداق دجال کے وقت ہوگا جب مدینہ سے بہت سے منافقین نکل کر دجال سے مل جائیں گے۔ حافظ ابن حجر ؒ فرماتے ہیں کہ احادیث کے اعتبار سے دونوں زمانے مراد لیے جا سکتے ہیں، نیز یہ ضروری نہیں کہ مدینے سے تمام شریر لوگ نکل جائیں گے بلکہ مطلب یہ ہے کہ مدینہ طیبہ مسلسل ان کی چھانٹی کرتا رہے گا اگرچہ کچھ اس میں رہ بھی جائیں گے، جیسا کہ قرآن میں ہے کہ ''اہل مدینہ میں کچھ ایسے بھی ہیں جو ابھی تک نفاق پر اڑے ہوئے ہیں۔'' یہ بھی ضروری نہیں کہ مدینہ سے جانے والے سب شریر ہوں گے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت معاذ، ابوعبیدہ، ابن مسعود، حضرت طلحہ، زبیر اور حضرت عمار ؓ نے مدینہ طیبہ چھوڑ کر دوسرے شہروں میں اقامت اختیار کر لی تھی، حالانکہ یہ لوگ دینی اعتبار سے افضل تھے۔[1]

(٣) بَابٌ: اَلْمَدِينَةُ طَابَةُ

باب: 3- مدینہ طیبہ کا ایک نام طابہ ہے

١٨٧٢ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ حَتّٰى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هٰذِهِ طَابَةُ».

[راجع: ١٤٨١]

[1872] حضرت ابو حمید ساعدی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تبوک سے واپس مدینہ طیبہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا ''یہ طابہ، یعنی پاک مقام ہے۔''

1 فتح الباري: 4/114.

(٤) بَابُ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ

باب:4- مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کنارے

١٨٧٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ رَأَيْتُ الظِّبَاءَ بِالْمَدِينَةِ تَرْتَعُ مَا ذَعَرْتُهَا. قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ». [راجع: ١٨٦٩]

[1873] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: اگر میں مدینہ طیبہ میں ہرن چرتے ہوئے دیکھوں تو انھیں ہراساں نہیں کرتا ہوں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں کا درمیانی علاقہ قابل احترام ہے۔''

(٥) بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

باب:5- جو شخص مدینہ طیبہ سے اعراض کرے

١٨٧٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا، حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا».

[1874] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم مدینہ کو بہت اچھی حالت میں چھوڑ جاؤ گے۔ وہاں صرف پرندے اور درندے رہ جائیں گے۔ آخر میں قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ طیبہ آئیں گے جو اپنی بکریوں کو آوازیں دیں گے۔ وہ مدینہ کو وحشی جانوروں سے بھرا ہوا پائیں گے۔ جب وہ ثنیۃ الوداع پہنچیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے۔''

١٨٧٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ،

[1875] حضرت سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''(جب) یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے آئیں گے۔ اپنے اہل خانہ کو اور جوان کا کہا مانیں گے انھیں سوار کر کے مدینہ طیبہ سے لے جائیں گے، حالانکہ اگر وہ جان لیں تو مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ اور (جب) شام فتح ہوگا تو بھی ایک جماعت اپنے اونٹ ہانکتی ہوئی

فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ، فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ».

آئے گی۔ اپنے اہل و عیال اور ان کی تابعداری کرنے والوں کو لاد کر لے جائے گی۔ کاش! انھیں معلوم ہوتا کہ مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر ہے۔ (اسی طرح) عراق فتح ہوگا تو بھی کچھ لوگ اپنے جانور ہانکتے آئیں گے، مدینہ طیبہ سے اپنے گھر والوں اور متعلقین کو نکال کر لے جائیں گے۔ کاش! وہ جانتے کہ مدینہ طیبہ ان کے لیے بہتر تھا۔"

(٦) بَابٌ: اَلْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

باب:6- ایمان مدینہ طیبہ کی طرف سمٹ آئے گا

١٨٧٦ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا».

[1876] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(قیامت کے قریب) ایمان مدینہ کی جانب اس طرح سمٹ کر آجائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے۔"

فائدہ: قرب قیامت کے وقت ایک ایسا دور بھی آئے گا کہ مدینہ طیبہ کے علاوہ کہیں بھی کوئی مومن نہیں رہے گا۔ حدیث میں ہے کہ مدینہ طیبہ تمام شہروں کے آخر میں تباہی سے دوچار ہوگا، یہ اس لیے کہ اس میں آخر وقت تک ایمان باقی رہے گا۔ واللّٰہ أعلم.

(٧) بَابُ إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

باب:7- اہل مدینہ سے مکروفریب کرنے کا گناہ

١٨٧٧ - حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ عَنْ جُعَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ [هِيَ بِنْتُ سَعْدٍ] قَالَتْ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَكِيدُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا انْمَاعَ، كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ».

[1877] حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "جو شخص اہل مدینہ سے فریب و دغا کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔"

(٨) بَابُ آطَامِ الْمَدِينَةِ

باب:8- مدینہ طیبہ کے قلعے

١٨٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا

[1878] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے،

سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ قَالَ: سَمِعْتُ أُسَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرٰى؟ إِنِّي لَأَرٰى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ».

انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے قلعوں میں سے کسی قلعے پر چڑھے تو فرمایا: ''کیا تم وہ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ بے شک میں تمھارے گھروں میں فتنوں کے مقامات اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کا قطرہ گرنے کی جگہ نظر آتی ہے۔''

تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَّسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٢٤٦٧، ٣٥٩٧، ٧٠٦٠]

معمر اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٩) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

باب:9- مدینہ طیبہ میں دجال داخل نہیں ہو سکے گا

١٨٧٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ، عَلٰى كُلِّ بَابٍ مَّلَكَانِ». [انظر: ٧١٢٥، ٧١٢٦]

[1879] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ میں دجال کا رعب وخوف داخل نہیں ہوگا۔ اس وقت مدینہ طیبہ کے سات دروازے ہوں گے۔ ہر دروازے پر دو فرشتے پہرہ دیں گے۔''

١٨٨٠ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُجْمِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلٰى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ، لَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلَا الدَّجَّالُ». [انظر: ٥٧٣١، ٧١٣٣]

[1880] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ طیبہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے۔ وہاں نہ تو مرض طاعون داخل ہوگا اور نہ دجال ہی آئے گا۔''

١٨٨١ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِّقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ

[1881] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہر شہر میں دجال کا گزر ہوگا مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں نہیں (آئے گا) کیونکہ ان کے تمام راستوں پر فرشتے صف بستہ پہرا دیں گے۔ پھر مدینہ طیبہ اپنے مکینوں کو تین بار خوب زور سے ہلائے گا اور اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو اس سے نکال دے گا۔''

الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللهُ كُلَّ كَافِرٍ وَّمُنَافِقٍ». [انظر: ٧١٢٤، ٧١٣٤، ٧٤٧٣]

١٨٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: «يَأْتِي الدَّجَّالُ - وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَّدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ - يَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَّجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِّنِّي الْيَوْمَ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَقْتُلُهُ، فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». [انظر: ٧١٣٢]

[1882] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دجال کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی۔ اس حدیث میں یہ بھی فرمایا: ''جب دجال آئے گا تو مدینہ طیبہ سے باہر ایک شوریلی زمین میں ٹھہرے گا کیونکہ اس پر مدینہ طیبہ کے اندر آنا حرام کر دیا گیا ہے۔ پھر اہل مدینہ سے وہ شخص اس کے پاس جائے گا جو اس وقت کے تمام لوگوں سے بہتر ہوگا۔ وہ کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آگاہ کیا تھا۔ دجال کہے گا: بتاؤ! اگر میں اسے قتل کر کے دوبارہ زندہ کر دوں تو کیا تم پھر بھی میرے معاملے میں شک کرو گے؟ لوگ کہیں گے: نہیں، چنانچہ وہ، اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کرے گا تو وہ شخص کہے گا: اللہ کی قسم! اب تو میں اور زیادہ تیرے حال سے واقف ہو گیا ہوں۔ دجال کہے گا: میں پھر اسے قتل کرتا ہوں لیکن پھر وہ اس پر قابو نہیں پا سکے گا۔''

فائدہ: دجال میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ کسی کو مار کر دوبارہ زندہ کر سکے کیونکہ احیائے موتی تو اللہ کی صفت ہے لیکن اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا امتحان لینے کے لیے دجال کے ہاتھوں یہ کرشمہ ظاہر کرے گا تاکہ اہل ایمان اور منافقین کے درمیان خط امتیاز ثابت ہو، چنانچہ اس کی شعبدہ بازی کو دیکھ کر نادان لوگ اس کی الوہیت کے قائل ہو جائیں گے لیکن سچے اہل ایمان اس سے ذرہ بھر متأثر نہیں ہوں گے بلکہ اس کے کافر دجال ہونے پر ان کا ایمان اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ اس حدیث پر کتاب الفتن میں ہم تفصیل سے گفتگو کریں گے۔ بإذن اللّٰه.

(١٠) بَابٌ: اَلْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

باب: 10- مدینہ طیبہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

١٨٨٣ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ

[1883] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَجَاءَ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ: أَقِلْنِي، فَأَبَى ثَلَاثَ مِرَارٍ، فَقَالَ: «اَلْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا، وَتُنْصِعُ طَيِّبَهَا». [انظر: ٧٢٠٩، ٧٢١١، ٧٢١٦، ٧٣٢٢]

آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ جب وہ دوسرے دن بخار میں مبتلا ہوا تو آپ کے پاس آ کر کہنے لگا کہ آپ اپنی بیعت واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے تین دفعہ انکار کرتے ہوئے فرمایا: ”مدینہ طیبہ بھٹی کی طرح ہے کہ وہ بری چیز کو نکال دیتی ہے اور عمدہ چیز کو خالص کر دیتی ہے۔“

١٨٨٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: لَمَّا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أُحُدٍ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَتْ فِرْقَةٌ: نَقْتُلُهُمْ، وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: لَا نَقْتُلُهُمْ. فَنَزَلَتْ: ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِئَتَيْنِ﴾ [النساء: ٨٨] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّهَا تَنْفِي الرِّجَالَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ». [انظر: ٤٠٥٠، ٤٥٨٩]

[1884] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ اُحد کے لیے مدینہ طیبہ سے نکلے، اس دوران آپ کے بعض ساتھی واپس چلے گئے تو کچھ کہنے لگے: ہم انھیں قتل کر دیں گے اور اس کے برعکس چند لوگوں نے کہا: ہم انھیں قتل نہیں کریں گے۔ اس پر آیت کریمہ نازل ہوئی: ”تمھارا کیا حال ہے کہ تم منافقین کے بارے میں دو گروہ بن گئے ہو۔“ ان حالات میں نبی ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ طیبہ (منافق) آدمیوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح آگ لوہے سے زنگار دور کرتی ہے۔“

بَابٌ:

باب: - بلاعنوان

١٨٨٥ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: سَمِعْتُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ». تَابَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ.

[1885] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! جتنی برکت تو نے مکہ میں رکھی ہے، اس سے دگنی برکت مدینہ میں کر دے۔“ اس حدیث کو یونس سے بیان کرنے میں عثمان بن عمر نے جریر کی متابعت کی ہے۔

١٨٨٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنَظَرَ إِلَى

[1886] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سفر سے واپس آتے اور مدینہ طیبہ کی دیواریں دیکھتے تو اس کی محبت کے باعث اپنی سواری کو تیز چلاتے اور اگر کسی

جُدُرَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ رَاحِلَتَهُ، وَإِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا مِنْ حُبِّهَا. [راجع: ١٨٠٢]

اور سواری پر سوار ہوتے تو اسے ایڑی لگاتے۔

(١١) بَابُ كَرَاهِيَةِ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ

باب: 11- مدینہ طیبہ کا ویران کرنا نبی ﷺ کو ناگوار تھا

١٨٨٧ - حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ بَنُو سَلِمَةَ أَنْ يَتَحَوَّلُوا إِلٰى قُرْبِ الْمَسْجِدِ، فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُعْرَى الْمَدِينَةُ، وَقَالَ: «يَا بَنِي سَلِمَةَ! أَلَا تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ؟» فَأَقَامُوا. [راجع: ٦٥٥]

[1887] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ بنوسلمہ قبیلے نے ارادہ کیا کہ وہ مسجد نبوی کے قریب منتقل ہو جائیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ مدینہ طیبہ کو یوں بے آباد کر دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: ”اے بنوسلمہ! کیا تم اپنے نشانات قدم کا ثواب نہیں لینا چاہتے ہو؟“ یہ سن کر بنوسلمہ نقل مکانی سے رک گئے۔

(١٢) بَابٌ:

باب:12-بلاعنوان

١٨٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلٰى حَوْضِي». [راجع: ١١٩٦]

[1888] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ اور میرا منبر میرے حوض پر ہوگا۔“

فائدہ: شارحین نے اس حدیث کے کئی ایک مفہوم بیان کیے ہیں جن میں سے چند ایک حسب ذیل ہیں: ٭ رسول اللہ ﷺ کے گھر اور منبر کا درمیانی علاقہ نزول رحمت اور حصول سعادت میں جنت کے باغ کی طرح ہے۔ ٭ اس میں عبادت کرنے سے انسان جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ ٭ مذکورہ مقام بعینہٖ جنت میں منتقل ہو جائے گا۔

١٨٨٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَّبِلَالٌ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ

[1889] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال ؓ کو بخار آ گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ کو جب بخار آتا تو یہ شعر پڑھتے:

إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمّٰى يَقُولُ:

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ
وَالْمَوْتُ أَدْنٰى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

گھر میں اپنے صبح کرتا ہے ایک فرد بشر
موت اس کی جوتی کے تسمے سے ہے نزدیک تر

وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ الْحُمّٰى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ:

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اتر تا تو باآواز بلند یہ شعر کہتے:

أَلَا لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً
بِوَادٍ وَّحَوْلِي إِذْخِرٌ وَّجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَّطَفِيلُ

کاش! پھر مکہ کی وادی میں رہوں میں ایک رات
سب طرف اُگے ہوں وہاں جلیل واذخر نبات
کاش! پھر دیکھوں میں شامہ، کاش! پھر دیکھوں طفیل
اور پیوں پانی مجنہ کے جو ہیں آب حیات

قَالَ: اَللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ، كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلٰى أَرْضِ الْوَبَاءِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا، وَصَحِّحْهَا لَنَا، وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ».

اے اللہ! شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر تیری لعنت ہو جنھوں نے ہمارے ملک سے ہمیں نکال کر ایک وبائی زمین کی طرف دھکیل دیا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے اللہ! مدینہ طیبہ کی محبت اس طرح ہمارے دلوں میں ڈال دے جس طرح مکہ سے محبت کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما اور مدینہ کی آب وہوا ہمارے لیے اچھی کر دے اور اس کا بخار جُحفہ کی طرف بھیج دے۔“

قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللهِ، قَالَتْ: فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا، تَعْنِي مَاءً آجِنًا. [انظر: ٣٩٢٦، ٥٦٥٤، ٥٦٧٧، ٦٣٧٢]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو وہ اللہ کی زمینوں میں سب سے وبائی زمین تھی اور اس وادئ بطحان میں بدبودار اور بدمزہ پانی بہتا تھا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ مکے سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اس وقت مدینہ طیبہ ایک سخت وبائی آب وہوا کی لپیٹ میں تھا، چنانچہ مدینہ طیبہ میں آنے والے سخت بخار میں مبتلا ہو جاتے۔ رسول اللہ ﷺ کی دعا سے یہ وبا جحفہ منتقل ہو گئی جو اس وقت مشرکین کی بستی تھی اور مدینہ طیبہ نہ صرف آب وہوا بلکہ ہر اعتبار سے جنت کا نمونہ بن گیا الغرض آج مدینہ طیبہ کی ہر بستی بابرکت ہے جس سے ساری دنیا کو فیض پہنچ رہا ہے۔

١٨٩٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ،

[1890] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! مجھے اپنے راستے میں شہادت نصیب

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي سَبِيلِكَ، وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ ﷺ.

فرما اور میری موت تیرے (محبوب) رسول اللہ ﷺ کے شہر میں واقع ہو۔

وَقَالَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ: نَحْوَهُ، وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

(امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کی مختلف اسناد ذکر کی ہیں:) زید بن اسلم اپنی والدہ سے، وہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے، وہ اپنے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتی ہیں۔ حضرت ہشام نے حضرت زید سے، وہ اپنے والد سے، وہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے اور انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہی حدیث بیان کی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

30 - كِتَابُ الصَّوْمِ

روزوں سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ وُجُوبِ صَوْمِ رَمَضَانَ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ كُتِبَ عَلَيۡكُمُ ٱلصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ١٨٣].

١٨٩١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «اَلصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا». فَقَالَ: أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ؟ فَقَالَ: «شَهْرَ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا»، فَقَالَ: أَخْبِرْنِي مَا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ، قَالَ: فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ، قَالَ: وَالَّذِي أَكْرَمَكَ، لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللهُ عَلَيَّ شَيْئًا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ، أَوْ

باب: 1- رمضان کے روزوں کی فرضیت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم میں تقویٰ پیدا ہو۔''

[1891] حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس بایں حالت حاضر ہوا کہ اس کے بال پراگندہ تھے۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے آگاہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''پانچ نمازیں مگر تم اپنی خوشی سے نفل ادا کرو تو الگ بات ہے۔'' اس نے عرض کیا: بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ماہِ رمضان کے روزے، ہاں یہ اور بات ہے کہ تم خوشی سے نفلی روزے رکھو۔'' اس نے پھر عرض کیا کہ آپ بتائیں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر زکاۃ کس طرح فرض کی ہے؟ راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کے احکام سے آگاہ فرمایا۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی ہے! اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو فرض کیا ہے میں اس

أُدْخِلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ». [راجع: ٤٦]

پر کسی چیز کا اضافہ نہیں کروں گا اور نہ اس سے کسی کمی ہی کا مرتکب ہوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر یہ سچ کہتا ہے تو اپنی مراد پالے گا یا جنت میں جائے گا۔''

١٨٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تُرِكَ، وَكَانَ عَبْدُ اللهِ لَا يَصُومُهُ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ صَوْمَهُ. [انظر: ٢٠٠٠، ٤٥٠١]

[1892] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی یہ روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ ترک کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ یہ روزہ نہیں رکھتے تھے، البتہ اگر ان کے روزوں کے موافق ہو جاتا تو رکھ لیتے تھے۔

١٨٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ: أَنَّ عِرَاكَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَهُ». [راجع: ١٥٩٢]

[1893] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ قریش زمانۂ جاہلیت میں عاشوراء کا روزہ رکھتے تھے، پھر رسول اللہ ﷺ نے بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو آپ نے فرمایا: ''جو چاہے عاشوراء کا روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔''

(٢) بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

باب:2- روزے کی فضیلت

١٨٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ، وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي صَائِمٌ - مَرَّتَيْنِ - وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ. يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي، الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا».

[1894] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ ایک ڈھال ہے، لہٰذا روزے دار کو چاہیے کہ وہ نہ تو فحش کلامی کرے اور نہ جاہلوں ہی جیسا کوئی کام کرے۔ ہاں، اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کو دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ (اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) روزہ دار اپنا کھانا، پینا اور اپنی خواہشات میرے لیے چھوڑتا ہے، لہٰذا

[انظر: ١٩٠٤، ٥٩٢٧، ٧٤٩٢، ٧٥٣٨]

روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہے۔''

(٣) بَابٌ: اَلصَّوْمُ كَفَّارَةٌ

باب:3- روزہ گناہوں کا کفارہ ہے

١٨٩٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَامِعٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ يَّحْفَظُ حَدِيثًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: أَنَا سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ». قَالَ: لَيْسَ أَسْأَلُ عَنْ ذِهِ، إِنَّمَا أَسْأَلُ عَنِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ. قَالَ حُذَيْفَةُ: وَإِنَّ دُونَ ذٰلِكَ بَابًا مُّغْلَقًا، قَالَ: فَيُفْتَحُ أَوْ يُكْسَرُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَّا يُغْلَقَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ، أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: نَعَمْ، كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ. [راجع: ٥٢٥]

[1895] حضرت حذیفہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ فتنے کے متعلق نبی ﷺ کی حدیث کسی کو یاد ہے؟ حضرت حذیفہ ؓ نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''انسان کے لیے اس کے بال بچے، اس کا مال اور اس کے پڑوسی باعث آزمائش ہیں جس کا کفارہ نماز پڑھنا، روزہ رکھنا اور صدقہ دینا بن جاتا ہے۔'' حضرت عمر ؓ نے فرمایا: میں اس فتنے کے متعلق نہیں پوچھ رہا ہوں بلکہ مجھے اس فتنے کے بارے میں دریافت کرنا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ حضرت حذیفہ ؓ نے عرض کیا کہ اس فتنے سے پہلے ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر ؓ نے پوچھا: اس دروازے کو کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ عرض کیا: اسے توڑا جائے گا۔ حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا: پھر تو یہ دروازہ اس لائق ہے کہ قیامت کے دن تک بند نہ ہو۔ ہم نے راویٔ حدیث مسروق سے دریافت کیا: تم ان سے پوچھو کہ آیا حضرت عمر ؓ جانتے تھے کہ وہ دروازہ کون ہے؟ حضرت حذیفہ ؓ نے جواب دیا کہ ہاں، انھیں بخوبی علم تھا جیسے وہ یہ جانتے تھے کہ کل سے پہلے رات کا آنا یقینی ہے۔

(٤) بَابٌ: اَلرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

باب:4- ریان روزہ داروں کے لیے ہے

١٨٩٦ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ

[1896] حضرت سہل ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہا جاتا ہے۔ قیامت کے دن اس

فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ: اَلرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، يُقَالُ: أَيْنَ الصَّائِمُونَ؟ فَيَقُومُونَ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ». [انظر: ٣٢٥٧]

سے روزہ دار ہی گزریں گے۔ ان کے علاوہ کوئی دوسرا اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ آواز دی جائے گی روزہ دار کہاں ہیں؟ تو وہ اٹھ کھڑے ہوں گے، ان کے سوا کوئی دوسرا اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ جب وہ داخل ہو جائیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا، کوئی اور اس میں داخل نہ ہوگا۔"

فائدہ: ریان کے معنی سیرابی کے ہیں۔ چونکہ روزہ دار دنیا میں اللہ کے لیے بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں، اس لیے انھیں بڑے اعزاز و احترام کے ساتھ اس سیرابی کے دروازے سے گزارا جائے گا اور وہاں سے گزرتے وقت انھیں ایسا مشروب پلایا جائے گا کہ اس کے بعد کبھی پیاس محسوس نہیں ہوگی۔

١٨٩٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَعْنٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ، نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ: يَا عَبْدَ اللهِ! هٰذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ». فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! مَا عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعٰى أَحَدٌ مِّنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ». [انظر: ٢٨٤١، ٣٢١٦، ٣٦٦٦]

[1897] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا خرچ کرے گا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا، اسے کہا جائے گا: اللہ کے بندے! یہ دروازہ بہتر ہے۔ پھر نمازیوں کو نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور مجاہدین کو جہاد کے دروازے سے آواز دی جائے گی اور روزہ داروں کو باب ریان سے پکارا جائے گا اور صدقہ کرنے والوں کو صدقے کے دروازے سے اندر آنے کی دعوت دی جائے گی۔" حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، جو شخص ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا اسے تو کوئی ضرورت نہ ہوگی تو کیا کوئی ایسا آدمی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: "ہاں، مجھے امید ہے کہ تم ان لوگوں میں سے ہوگے۔"

فائدہ: اس حدیث سے قطعی طور پر حضرت ابوبکر ؓ کے جنتی ہونے کا پتہ چلتا ہے بلکہ آپ انبیائے کرام ؑ کے بعد اہل جنت میں سب سے اعلیٰ، افضل اور برتر ہوں گے کہ فرشتے انھیں جنت کے ہر دروازے سے اندر آنے کی دعوت دیں گے۔

(٥) بَابٌ: هَلْ يُقَالُ: رَمَضَانُ، أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ؟ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ وَاسِعًا

باب:5- رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان اور جس نے دونوں کو جائز خیال کیا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ». وَقَالَ: «لَا تَقَدَّمُوا رَمَضَانَ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے رمضان کے روزے رکھے۔'' نیز فرمایا: ''رمضان سے پہلے استقبالی روزے نہ رکھو۔''

١٨٩٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ». [انظر: ١٨٩٩، ٣٢٧٧]

[1898] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔''

١٨٩٩ - وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي أَنَسٍ مَوْلَى التَّيْمِيِّينَ: أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ». [راجع: ١٨٩٨]

[1899] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب رمضان آتا ہے تو آسمان کے دروازے مکمل طور پر کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، نیز شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔''

١٩٠٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ».

[1900] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کرو۔ اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کے لیے اندازہ کر لو۔''

وَقَالَ غَيْرُهُ عَنِ اللَّيْثِ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ وَيُونُسُ: لِهِلَالِ رَمَضَانَ. [انظر: ١٩٠٦، ١٩٠٧]

عقیل اور یونس کی روایت میں ''ہلال رمضان'' کے الفاظ ہیں۔

(٦) بَابُ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّنِيَّةً

باب: 6- جس نے ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے نیت کر کے رمضان کے روزے رکھے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُبْعَثُونَ عَلٰى نِيَّاتِهِمْ».

حضرت عائشہ ؓ نے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگ اپنی نیتوں کے مطابق قبروں سے اٹھائے جائیں گے۔''

١٩٠١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[1901] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے شب قدر میں ایمان و یقین کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے، اسی طرح جس نے رمضان کا روزہ ایمان و یقین کے ساتھ اور حصول ثواب کی نیت سے رکھا اس کے بھی پہلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔''

فوائد و مسائل: ① امام بخاری ؒ نے عنوان میں تین الفاظ ذکر فرمائے ہیں: ایمان، احتساب اور نیت، اس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں اللہ سے اچھا بدلہ لینے کے لیے ضروری ہے کہ دنیا میں ایمان و یقین کے ساتھ نیک عمل کیا جائے، نیز نیت بھی حصول ثواب کی ہو۔ اگر ایمان و یقین کے ساتھ کھانے پینے سے پرہیز کیا لیکن مقصد حصول ثواب نہ تھا بلکہ کسی ڈاکٹر وغیرہ کے کہنے پر پرہیز کیا تو اس کے لیے قیامت کے دن اچھے بدلے کی امید نہیں کی جا سکتی۔ دراصل اعمال میں نیت کا کردار ہوتا ہے، اگر نیت میں اخلاص ہوا تو اللہ کے ہاں اجر و ثواب کی امید کی جا سکتی ہے۔ کافر دوزخ میں ہمیشہ اس لیے رہے گا کہ اس کی نیت یہ تھی اگر وہ زندہ رہا تو کفر کرتا رہے گا۔ اس نیت بد کی وجہ سے اسے ہمیشہ جہنم میں رکھا جائے گا۔ ② احتساب کے متعلق علامہ خطابی نے لکھا ہے کہ اس سے مراد حصول ثواب کی نیت ہے، یعنی وہ رمضان کا روزہ اس ارادے سے رکھے کہ اسے ثواب حاصل ہوگا۔ اسے بوجھ خیال نہ کرے اور نہ ہی ان کے دنوں کی طوالت کا خیال ذہن میں لائے بلکہ طیب نفس سے اس فریضے کو ادا کرے۔[1] ③ واضح رہے کہ اس حدیث میں ''ما'' ہے جس سے مراد گناہ ہیں وہ جو بھی ہوں، خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ۔ حدیث میں وارد الفاظ کا بھی یہی تقاضا ہے۔ واللہ أعلم۔

(٧) بَابٌ: أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ

باب: 7- نبی ﷺ رمضان میں بہت سخی ہوتے تھے

1 فتح الباري: 149/4.

١٩٠٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ، حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ، وَكَانَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، يَعْرِضُ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

[راجع: ٦]

[1902] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ خیر کی سخاوت کرنے والے ہوتے تھے۔ اور سب سے زیادہ آپ کی سخاوت ماہِ رمضان میں ہوتی تھی جبکہ حضرت جبریل علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوتی تھی۔ حضرت جبریل علیہ السلام رمضان المبارک کے ختم ہونے تک ہررات آپ سے ملاقات کرتے، نبی ﷺ ان سے قرآن مجید کا دور فرماتے، جس وقت آپ سے حضرت جبریل علیہ السلام کی ملاقات ہوتی تو آپ کھلی ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوتے تھے۔

فائدہ: عربی زبان میں ''جود'' اور ''سخا'' کا فرق یہ ہے کہ سخاوت کرتے وقت انسان اپنے اہل وعیال کا بھی خیال رکھتا ہے جبکہ جود کرتے وقت انسان ان کے خیال سے بالاتر ہوتا ہے۔

(٨) بَابُ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

باب: 8- جس شخص نے بحالت روزہ جھوٹ بولنا اور فریب کرنا ترک نہ کیا

١٩٠٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ».

[انظر: ٦٠٥٧]

[1903] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص جھوٹ اور فریب کاری ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی ضرورت نہیں کہ وہ (روزے کے نام سے) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔''

(٩) بَابٌ: هَلْ يَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ، إِذَا شُتِمَ

باب: 9- جب کسی روزہ دار کو گالی دی جائے تو کیا جائز ہے کہ وہ کہہ دے: ''میں روزہ دار ہوں''

١٩٠٤ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الزَّيَّاتِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا

[1904] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں مگر

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَالَ اللهُ: كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أَجْزِي بِهِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ، وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ: إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ». [راجع: ١٨٩٤]

روزہ، وہ خاص میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ روزہ ایک ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو وہ بری باتیں اور شور وغوغا نہ کرے۔ اگر اسے کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو وہ اسے یہ کہہ دے کہ میں روزے سے ہوں۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے ہاں کستوری کی خوشبو سے زیادہ بہتر ہے۔ روزہ دار کے لیے دو مسرتیں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے: ایک تو روزہ کھولنے کے وقت خوش ہوتا ہے، دوسرے جب وہ اپنے مالک سے ملے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا۔"

فائدہ: عبادت کا اظہار مکروہ ہے۔ اسے ہر ممکن انداز سے مخفی رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر اس کے اظہار میں کچھ فائدہ ہو تو اسے ظاہر کر دینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ریا اور شہرت مقصود نہ ہو۔

(١٠) بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ

باب: 10- جس شخص کو (عدم نکاح کی وجہ سے) زنا میں پڑ جانے کا اندیشہ ہو وہ روزہ رکھے

١٩٠٥ - **حَدَّثَنَا** عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ».

[انظر: ٥٠٦٥، ٥٠٦٦]

[1905] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے کہ آپ نے فرمایا: "جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو وہ ضرور شادی کر لے کیونکہ یہ نگاہ کو نیچا کرتی ہے اور بدکاری سے بچاتی ہے اور جو شخص اس کی قدرت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔"

(١١) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا»

باب: 11- فرمان نبوی: "(رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھو تو روزہ موقوف کردو" کی وضاحت

وَقَالَ صِلَةُ عَنْ عَمَّارٍ: مَنْ صَامَ يَوْمَ الشَّكِّ

جناب صلہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ جس

فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ

نے شک کے دن کا روزہ رکھا اس نے ابو القاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔

وضاحت: شک کا دن وہ ہے جس میں ایسے لوگ چاند نظر آنے کی گواہی دیں جن کی عدالت ناقص ہو اور چاند کے متعلق ان کی گواہی غیر معتبر ہو یا لوگوں کی زبان پر چاند دیکھنے کا چرچا ہو مگر انھوں نے خود اسے نہ دیکھا ہو۔ ایسے دن کا روزہ رکھنا حرام ہے۔ واضح رہے کہ چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کا تعلق انتیس (29) تاریخ سے ہے کیونکہ تیسویں (30) تاریخ کو چاند نظر آئے یا نہ آئے اس دن تو مہینہ پورا ہو ہی جاتا ہے۔ شک کے روزے کا تعلق بھی 29 ویں تاریخ سے ہے، اس لیے کہ 30 ویں تاریخ کو شک وشبہ دور ہو جاتا ہے۔

١٩٠٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ نَّافِعٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ: «لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ». [راجع: ١٩٠٠]

[1906] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا ذکر کیا اور فرمایا: ''روزہ نہ رکھو حتی کہ چاند دیکھ لو اور اس وقت تک روزے رکھنا بند نہ کرو حتی کہ چاند دیکھ لو۔ پھر اگر تم پر بادل چھا جائے تو اندازہ (کر کے مہینہ پورا) کرو۔''

١٩٠٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ». [راجع: ١٩٠٠]

[1907] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس رات کا بھی ہوتا ہے، لہٰذا تم چاند دیکھ لو تو روزہ رکھو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کرو۔''

١٩٠٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَخَنَسَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ. [انظر: ١٩١٣، ٥٣٠٢]

[1908] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے، تیسری مرتبہ آپ نے انگوٹھا دبا لیا، یعنی انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

١٩٠٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ

[1909] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ...... یا کہا کہ ابو القاسم ﷺ ...... نے

اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ - أَوْ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ -: «صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُبِّيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ».

فرمایا: ''(رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر عید الفطر کرو اور اگر بادل چھایا ہو تو شعبان کی گنتی تیس دن پوری کرو۔''

١٩١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ عِكْرِمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آلَى مِنْ نِّسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَّعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَّعِشْرِينَ يَوْمًا». [انظر: ٥٢٠٢]

[1910] حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک ماہ کے لیے اپنی بیویوں سے ترک تعلق کی قسم اٹھائی۔ جب انتیس دن گزر گئے تو صبح سویرے یا دوپہر کو آپ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ عرض کیا گیا کہ آپ نے تو ایک ماہ تک ان کے پاس نہ آنے کی قسم اٹھائی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

١٩١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِّسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! آلَيْتَ شَهْرًا، فَقَالَ: «إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ». [راجع: ٣٧٨]

[1911] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ماہ تک کے لیے اپنی بیویوں سے ترک تعلق کی قسم اٹھائی جبکہ آپ کے پاؤں کو موچ آ گئی تھی۔ آپ اپنے بالاخانہ میں انتیس دن تک اقامت گزیں رہے۔ پھر آپ نیچے اتر آئے تو لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے تو مہینہ بھر کی قسم اٹھائی تھی۔ آپ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

(١٢) بَابٌ: شَهْرَا عِيدٍ لَّا يَنْقُصَانِ

باب: 12- عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْحَاقُ: وَإِنْ كَانَ نَاقِصًا فَهُوَ تَامٌّ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ: لَا يَجْتَمِعَانِ، كِلَاهُمَا نَاقِصٌ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ حضرت اسحاق بن راہویہ نے فرمایا: اگر یہ دونوں مہینے کم بھی ہوں تو بھی تیس دن کا اجر ملتا ہے۔ محمد بن اسماعیل نے کہا کہ دونوں مہینے ایک سال میں ناقص نہیں ہو سکتے۔

١٩١٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ إِسْحَاقَ - يَعْنِي ابْنَ سُوَيْدٍ - عَنْ عَبْدِ

[1912] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''عید کے دونوں

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ، شَهْرَا عِيدٍ، رَمَضَانُ وَذُو الْحَجَّةِ».

مہینے، یعنی رمضان اور ذوالحجہ کم نہیں ہوتے۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگرچہ تعداد ایام کے اعتبار سے کم ہو سکتے ہیں لیکن کمال عبادت میں دونوں کا حکم ایک ہے۔ اگر کسی نے انتیس روزے رکھے تو اسے ثواب تیس روزوں ہی کا ملتا ہے۔ اس کے ثواب کے متعلق کسی کو شک نہیں ہونا چاہیے، اسی طرح وقوف عرفہ میں غلطی ہو جائے تو اس کا حج پورا ہے اس میں کوئی کمی نہیں ہے۔[1]

(١٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ»

باب: 13- ارشاد نبوی: ''ہم لکھنا نہیں جانتے اور نہ ہی علم حساب سے ہمیں واقفیت ہے'' کی وضاحت

١٩١٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ. [راجع: ١٩٠٨]

[1913] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ہم امی لوگ ہیں، حساب کتاب نہیں جانتے۔ مہینہ اس طرح اور کبھی اس طرح ہوتا ہے، یعنی کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا ہوتا ہے۔''

(١٤) بَابٌ: لَا يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَّلَا يَوْمَيْنِ

باب: 14- کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے (استقبالی) روزہ نہ رکھے

١٩١٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ: «لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ

[1914] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے لیکن اگر کوئی شخص اپنے معمول کے روزے رکھتا ہو تو وہ اس دن روزہ رکھ لے۔''

1 فتح الباري: 161/4.

يَصُومُ صَوماً ، فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ».

فائدہ : ایک شخص سوموار یا جمعرات کا روزہ رکھتا ہے اتفاق سے شعبان کا آخری دن سوموار یا جمعرات ہو تو اس دن کا روزہ رکھنا جائز ہے۔ ٭ کسی کے ذمے قضا کے روزے تھے وہ رمضان سے ایک یا دو دن قبل انھیں رکھ سکتا ہے۔ ٭ کفارے اور نذر کا روزہ بھی ان دنوں رکھا جا سکتا ہے، البتہ رمضان کے روزے کی نیت سے ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھنا درست نہیں۔

(١٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ : ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ ٱللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَٱلْـَٔـٰنَ بَـٰشِرُوهُنَّ وَٱبْتَغُواْ مَا كَتَبَ ٱللَّهُ لَكُمْ﴾ [البقرة: ١٨٧]

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ: ''تمھارے لیے روزوں کی رات اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔ وہ تمھارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔ اللہ نے جان لیا ہے کہ بے شک تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے، چنانچہ اس نے تم پر توجہ فرمائی اور تمھیں معاف کر دیا، اس لیے اب تم ان سے ہم بستری کر سکتے ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے جو تمھارے لیے لکھا ہے اسے تلاش کرو'' کا بیان

١٩١٥ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ. وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدَكِ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ - وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ - فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةً لَّكَ، فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ ٱلصِّيَامِ ٱلرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ﴾ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا،

[1915] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی روزے سے ہوتا اور افطار کے وقت وہ افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر باقی رات میں کچھ نہ کھا سکتا اور نہ دوسرے دن، یہاں تک کہ شام ہو جاتی۔ ایک دن قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے، افطار کا وقت آیا تو اپنی اہلیہ کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ تمھارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں لیکن میں کہیں جاتی ہوں اور تمھارے لیے کھانے کا بندوبست کرتی ہوں۔ وہ سارا دن محنت مزدوری کرتے تھے، ان پر نیند غالب آ گئی اور سو گئے۔ پھر جب ان کی اہلیہ آئیں تو انھیں سویا ہوا دیکھ کر کہنے لگیں: ہائے تمھاری محرومی! وہ دوسرے دن دوپہر کے وقت بھوک کے مارے بے ہوش ہو گئے۔ یہ

وَنَزَلَتْ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ [البقرة: ١٨٧]. [انظر: ٤٥٠٨]

واقعہ نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ......﴾ ''تمھارے لیے روزوں کی رات اپنی بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے۔'' اس پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم بہت خوش ہوئے۔ یہ بھی آیت نازل ہوئی: ﴿وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا......﴾ ''کھاؤ پیو تا آنکہ شب کی سیاہ دھاری سے سپیدۂ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے۔''

(١٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ﴾ [البقرة: ١٨٧]

باب: 16- ارشاد باری تعالیٰ: ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمھیں شب کی سیاہ دھاری سے سپیدۂ سحر کی دھاری نمایاں نظر آنے لگے، پھر روزے کو رات تک پورا کرو'' کی وضاحت

فِيهِ الْبَرَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

١٩١٦ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: «إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ». [انظر: ٤٥٠٩، ٤٥١٠]

[1916] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ......﴾ ''(کھاؤ اور پیو) یہاں تک کہ تمھارے لیے سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔'' تو میں نے ایک سیاہ اور ایک سفید رسی لی، پھر ان دونوں کو اپنے تکیے کے نیچے رکھ لیا اور رات کو اٹھ کر ان کو دیکھتا رہا۔ لیکن مجھے کچھ معلوم نہ ہو سکا، چنانچہ میں صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''سیاہ دھاگا شب کی سیاہی اور سفید دھاگا صبح کی سفیدی ہے۔''

١٩١٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو

[1917] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَكُلُوْا وَ اشْرَبُوْا...... مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ﴾ ''کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ سفید دھاگا، سیاہ دھاگے سے نمایاں ہو جائے۔''

حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: أُنْزِلَتْ: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ وَلَمْ يَنْزِلْ ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَكَانَ رِجَالٌ إِذَا أَرَادُوا الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَبْيَضَ وَالْخَيْطَ الْأَسْوَدَ، وَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُ رُؤْيَتُهُمَا، فَأَنْزَلَ اللهُ بَعْدُ: ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ فَعَلِمُوا أَنَّهُ إِنَّمَا يَعْنِي اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ. [انظر: ٤٥١١]

لیکن اس کے بعد ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ کے الفاظ نازل نہیں ہوئے تھے، اس لیے کچھ لوگ جب روزہ رکھنے کا ارادہ کرتے تو اپنے پاؤں سے سفید اور سیاہ دھاگے باندھ لیتے پھر کھاتے رہتے حتی کہ ان کا رنگ ایک دوسرے سے ممتاز ہو جاتا۔ جب اللہ تعالیٰ نے ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ کے الفاظ نازل فرمائے تو انھیں پتہ چلا کہ اس سے مراد دن اور رات ہے۔

(١٧) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِّنْ سَحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ»

باب: 17- ارشاد نبوی: ''بلال کی اذان تمھیں سحری کھانے سے نہ روکے'' کا بیان

١٩١٨، ١٩١٩ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ».

[1919,1918] حضرت ابن عمر اور حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت بلال ؓ رات کو اذان دیا کرتے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم کھاتے پیتے رہا کرو تا آنکہ ابن ام مکتوم اذان دیں کیونکہ وہ اذان نہیں دیتے حتی کہ فجر طلوع ہو جائے۔''

قَالَ الْقَاسِمُ: وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَ أَذَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَرْقَى ذَا وَيَنْزِلَ ذَا. [راجع: ٦١٧]

(راوئ حدیث) حضرت قاسم بن محمد نے کہا کہ ان دونوں کی اذان میں صرف اتنا فرق ہوتا تھا کہ ایک اذان دینے کے لیے اوپر چڑھتا تھا اور دوسرا اذان دے کر اتر رہا ہوتا تھا۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال ؓ سحری کی اذان کہتے تھے، حدیث میں اس اذان کا مقصد بایں الفاظ بیان ہوا ہے کہ تہجد پڑھنے والے گھروں کو لوٹ جائیں اور جو سور ہے ہیں وہ اٹھ کر سحری کا اہتمام کریں، یعنی اس کا نام اذان تہجد نہیں بلکہ اذان سحری ہے۔[1]

1 صحیح ابن خزیمة: 210/4.

(١٨) بَابُ تَعْجِيلِ السَّحُورِ

باب:18-سحری کھانے میں جلدی کرنا

١٩٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ تَكُونُ سُرْعَتِي أَنْ أُدْرِكَ السَّحُورَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ٥٧٧]

[1920] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں اپنے گھر میں سحری کھاتا، پھر جلدی کرتا تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نماز فجر پا سکوں۔

(١٩) بَابُ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ؟

باب: 19- سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہونا چاہیے؟

١٩٢١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ؟ قَالَ: قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً. [راجع: ٥٧٥]

[1921] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ سحری کھائی، پھر آپ صبح کی نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ حضرت انس ؓ نے دریافت کیا کہ اذان فجر اور سحری کے درمیان کتنا وقت تھا؟ حضرت زید بن ثابت ؓ نے فرمایا: پچاس آیات کی تلاوت کرنے کے برابر وقفہ تھا۔

(٢٠) بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

باب:20-سحری کھانا باعث برکت ہے واجب نہیں

لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ وَاصَلُوا وَلَمْ يُذْكَرِ السَّحُورُ.

کیونکہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ نے وصال کیا اور اس میں سحری کا ذکر نہیں ہے۔

١٩٢٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَاصَلَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَنَهَاهُمْ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَظَلُّ أُطْعَمُ وَأُسْقَى». [انظر: ١٩٦٢]

[1922] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ مسلسل روزے رکھے تو صحابۂ کرام نے بھی آپ کے ہمراہ ''صوم وصال'' کا اہتمام کیا۔ جب انھیں سخت تکلیف ہوئی تو آپ نے انھیں منع فرما دیا۔ انھوں نے عرض کیا: آپ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح نہیں ہوں۔ مجھے تو برابر کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔''

١٩٢٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً».

[1923] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہوتی ہے۔''

(٢١) بَابٌ: إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

باب: 21- اگر کوئی شخص دن کو روزے کی نیت کرے

وَقَالَتْ أُمُّ الدَّرْدَاءِ: كَانَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُولُ: عِنْدَكُمْ طَعَامٌ؟ فَإِنْ قُلْنَا: لَا، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ يَوْمِي هٰذَا. وَفَعَلَهُ أَبُو طَلْحَةَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَحُذَيْفَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ.

حضرت ام درداء کہتی ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے: کیا تمھارے پاس کھانا ہے؟ اگر ہم جواب دیتے کہ نہیں، تو فرماتے: تب آج میرا روزہ ہے۔ حضرت ابوطلحہ، ابوہریرہ، ابن عباس اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم سے بھی ایسا کرنا مروی ہے۔

١٩٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي [عُبَيْدٍ]، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: «إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَّمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ». [انظر: ٢٠٠٧، ٧٢٦٥]

[1924] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کو عاشوراء کے دن یہ منادی کرنے کے لیے بھیجا: ''آج جس شخص نے کچھ کھا لیا ہے وہ شام تک مزید نہ کھائے، یعنی وہ روزہ مکمل کرے، یا فرمایا: وہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ (شام تک کچھ) نہ کھائے۔''

فائدہ: جمہور علماء نے امام بخاری کے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا بلکہ انھوں نے کہا ہے کہ فرض روزے کے لیے رات ہی سے نیت کرنا ضروری ہے، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس نے فجر، یعنی صبح صادق سے پہلے روزے کی پختہ نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں ہے۔''[1] پھر حدیث میں ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔[2] البتہ نفل روزے کی زوال سے پہلے بھی نیت کی جا سکتی ہے۔

(٢٢) بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

باب: 22- روزہ دار جب جنابت کی حالت میں صبح کرے

١٩٢٥، ١٩٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ

[1926,1925] حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ

1 سنن أبي داود، الصوم، حديث: 2454. 2 صحيح البخاري، بدء الوحي، حديث: 1.

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي حَتَّى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ: أَنَّ أَبَاهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَ مَرْوَانَ: أَنَّ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ، وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. وَقَالَ مَرْوَانُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ: أُقْسِمُ بِاللهِ لَتُقْرِعَنَّ بِهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَكَرِهَ ذٰلِكَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ثُمَّ قُدِّرَ لَنَا أَنْ نَّجْتَمِعَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَكَانَتْ لِأَبِي هُرَيْرَةَ هُنَالِكَ أَرْضٌ، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكَ أَمْرًا وَّلَوْلَا مَرْوَانُ أَقْسَمَ عَلَيَّ فِيهِ لَمْ أَذْكُرْهُ لَكَ، فَذَكَرَ قَوْلَ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ: كَذٰلِكَ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَّهُوَ أَعْلَمُ. وَقَالَ هَمَّامٌ وَابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْمُرُ بِالْفِطْرِ، وَالْأَوَّلُ أَسْنَدُ. [الحديث: ١٩٢٥، انظر: ١٩٣٠، ١٩٣١]؛

[الحديث: ١٩٢٦، انظر: ١٩٣٢]

اور حضرت ام سلمہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ دوسری سند کے ساتھ یہ ہے کہ عبدالرحمٰن نے مروان بن حکم کو حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ ؓ کے حوالے سے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ بعض اوقات بیویوں کی مقاربت کی وجہ سے صبح تک بحالت جنابت رہتے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھ لیتے۔ مروان نے عبدالرحمٰن بن حارث سے کہا کہ میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں، یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ ؓ کو واضح طور پر سنا دو۔ مروان اس وقت مدینہ طیبہ کا گورنر تھا۔ راویٔ حدیث ابو بکر کہتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن نے اس بات کو پسند نہ کیا، پھر ہم اتفاق سے ذوالحلیفہ میں اکٹھے ہوئے۔ حضرت ابو ہریرہ کی وہاں زمین تھی۔ اس وقت عبدالرحمٰن بن حارث نے حضرت ابو ہریرہ ؓ سے کہا: میں آپ سے ایک بات ذکر کرتا ہوں، اگر اس کے متعلق مروان نے مجھے قسم نہ دی ہوتی تو میں تم سے اس کا ذکر نہ کرتا، چنانچہ انھوں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ ؓ اور ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ؓ کا قول ذکر کیا تو حضرت ابو ہریرہ ؓ نے فرمایا: مجھے فضل بن عباس ؓ نے اس طرح خبر دی تھی اور وہ زیادہ جانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ ایسے حالات میں روزہ افطار کر دینے کا حکم دیتے تھے۔ امام بخاری ؒ فرماتے ہیں: اس سلسلے میں پہلی روایت زیادہ مستند ہے۔

فائدہ: تنگیٔ وقت کے پیش نظر جس طرح جنبی آدمی روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتا ہے اسی طرح حیض ونفاس والی کا خون اگر رات کے وقت رک جائے اور وقت تنگ ہو تو وہ روزہ رکھنے کے بعد غسل کر سکتی ہے۔ اس پر جملہ اہل علم کا اتفاق ہے۔[1]

1. فتح الباري: 190/4.

(۲۳) بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

باب : 23- روزہ دار کا اپنی بیوی کے جسم سے جسم لگانا

وَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا : يَحْرُمُ عَلَيْهِ فَرْجُهَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ روزہ دار پر بیوی کی شرمگاہ حرام ہے۔

١٩٢٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَّكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ.

[1927] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں کبھی بوسہ دیتے اور کبھی اپنا بدن میرے بدن سے لگا دیتے مگر وہ اپنی خواہش پر تم سے زیادہ قابو یافتہ تھے۔

وَقَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَأْرَبٌ: حَاجَةٌ. قَالَ طَاوُسٌ: ﴿غَيْرِ أُوْلِي ٱلْإِرْبَةِ﴾ [النور: ٣١]: اَلْأَحْمَقُ، لَا حَاجَةَ لَهُ فِي النِّسَاءِ. وَقَالَ جَابِرُ ابْنُ زَيْدٍ: إِنْ نَظَرَ فَأَمْنَى يُتِمُّ صَوْمَهُ. [انظر: ١٩٢٨]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مأرب سے مراد حاجت ہے، نیز حضرت طاؤس کہتے ہیں کہ ﴿غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ﴾ سے مراد وہ لوگ جنھیں عورتوں کی خواہش نہیں ہوتی۔ جابر بن زید کہتے ہیں کہ اگر وہ عورت کو دیکھے اور اسے انزال ہو جائے تو وہ روزہ پورا کرے گا۔

(٢٤) بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

باب: 24- روزہ دار کا بوسہ دینا

١٩٢٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ ضَحِكَتْ. [راجع: ١٩٢٧]

[1928] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں اپنی کسی بیوی کو بوسہ دیتے تھے۔ پھر وہ خود ہی ہنس پڑیں۔

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہنسنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود ہی صاحب واقعہ ہیں، حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ ایسے موقع پر ہنس دینا کبھی شرمندگی کی وجہ سے ہوتا ہے کہ اپنے حالات کی خود ہی خبر دے رہی ہیں۔ یاد رہے کہ یہ بات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بھانجے سیدنا عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔

۱۹۲۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: «بَيْنَمَا أَنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ إِذْ حِضْتُ، فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي، فَقَالَ: «مَا لَكِ؟ أَنُفِسْتِ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَدَخَلْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ وَكَانَتْ هِيَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلَانِ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ وَّكَانَ يُقَبِّلُهَا وهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ۲۹۸]

[1929] حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک منقش چادر میں تھی کہ مجھے حیض آنے لگا۔ میں جلدی سے نکل گئی اور حیض کے کپڑے پہن لیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمھیں کیا ہوگیا ہے؟ کیا تمھیں حیض آنے لگا ہے؟“ میں نے عرض کیا: جی ہاں، پھر میں آپ کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئی، نیز وہ اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن میں غسل کرلیتے۔ اور آپ ان کو بوسہ دیتے، حالانکہ آپ روزے سے ہوتے تھے۔

(۲۵) بَابُ اغْتِسَالِ الصَّائِمِ

باب:25- روزہ دار کا غسل کرنا

وَبَلَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ثَوْبًا فَأُلْقِيَ عَلَيْهِ وَهُوَ صَائِمٌ. وَدَخَلَ الشَّعْبِيُّ الْحَمَّامَ وَهُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَّتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوِ الشَّيْءَ. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالتَّبَرُّدِ لِلصَّائِمِ. وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُّتَرَجِّلًا. وَقَالَ أَنَسٌ: إِنَّ لِي أَبْزَنَ أَتَقَحَّمُ فِيهِ وَأَنَا صَائِمٌ، وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ اسْتَاكَ وَهُوَ صَائِمٌ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: يَسْتَاكُ أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ [وَلَا يَبْلَعُ رِيقَهُ]. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ ازْدَرَدَ رِيقَهُ لَا أَقُولُ: يُفْطِرُ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بِالسِّوَاكِ الرَّطْبِ، قِيلَ: لَهُ طَعْمٌ، قَالَ: وَالْمَاءُ لَهُ طَعْمٌ وَّأَنْتَ تَمَضْمَضُ بِهِ. وَلَمْ يَرَ أَنَسٌ وَّالْحَسَنُ وَإِبْرَاهِيمُ بِالْكُحْلِ لِلصَّائِمِ بَأْسًا.

حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے اپنا کپڑا تر کیا اور اسے روزے کی حالت میں خود پر ڈال لیا۔ امام شعبی بحالت روزہ حمام میں داخل ہوئے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: ہنڈیا یا کوئی چیز چکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے کہا: روزہ دار کے لیے کلی کرنا اور ٹھنڈک لینا جائز ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بحالت روزہ ہو تو تیل لگا سکتا ہے اور کنگھی بھی کرسکتا ہے۔ حضرت انس ؓ نے فرمایا: میرا ایک حوض ہے، اس میں بحالت روزہ غوطہ زن ہوتا ہوں۔ نبی ﷺ سے ذکر کیا جاتا ہے کہ آپ نے روزے کی حالت میں مسواک کی۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: دن کے پہلے اور آخری حصے میں مسواک کرسکتا ہے لیکن اپنے تھوک کو نہ نگلے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر کسی نے تھوک نگلا تو میں نہیں کہتا کہ اس نے روزہ افطار کردیا۔ حضرت ابن سیرین نے کہا: تازہ مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ان سے عرض کیا گیا: مسواک کا ذائقہ ہوتا ہے۔ انھوں نے فرمایا: پانی کا بھی ذائقہ ہوتا ہے،

حالانکہ تم اس سے کلی کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت حسن بصری اور حضرت ابراہیم نخعی روزہ دار کے لیے سرمہ لگانے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

١٩٣٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فِي رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ فَيَغْتَسِلُ وَيَصُومُ. [راجع: ١٩٢٥]

[1930] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو رمضان المبارک میں احتلام کے بغیر صبح کے وقت غسل کرنے کی ضرورت ہوتی تو آپ غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

١٩٣١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: كُنْتُ أَنَا وَأَبِي فَذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ جِمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ، ثُمَّ يَصُومُهُ. [راجع: ١٩٢٥]

[1931] حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں اور میرے والد گرامی حضرت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے تو انھوں نے فرمایا: میں گواہی دیتی ہوں کہ رسول اللہ ﷺ احتلام کے بغیر، جماع سے بحالت جنابت صبح کرتے پھر روزہ رکھتے۔

١٩٣٢ - ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع: ١٩٢٦]

[1932] پھر ہم حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے تو انھوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

(٢٦) بَابُ الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

باب:26- روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے

وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ فِي حَلْقِهِ لَا بَأْسَ بِهِ إِنْ لَّمْ يَمْلِكْ. وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ الْحَسَنُ وَمُجَاهِدٌ: إِنْ جَامَعَ نَاسِيًا فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ.

حضرت عطاء نے کہا: اگر ناک میں پانی ڈالا اور پانی حلق میں اتر گیا، اگر وہ اسے واپس کرنے پر قادر نہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری نے کہا: اگر روزے دار کے حلق میں مکھی چلی گئی تو کوئی حرج نہیں۔ حسن بصری اور امام مجاہد نے کہا: اگر بھول کر بیوی سے جماع کر لیا تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

١٩٣٣ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ». [انظر: ٦٦٦٩]

[1933] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنے روزے کو پورا کرے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔''

(٢٧) بَابُ سِوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ

باب: 27- روزہ دار کے لیے تازہ اور خشک مسواک استعمال کرنا

وَيُذْكَرُ عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَّا لَا أُحْصِي أَوْ أَعُدُّ.

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے بے شمار دفعہ نبی ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا ہے۔

وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ وُضُوءٍ». وَيُرْوَى نَحْوُهُ عَنْ جَابِرٍ وَّزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَمْ يَخُصَّ الصَّائِمَ مِنْ غَيْرِهِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر میں اپنی امت کے لیے گراں خیال نہ کرتا تو انھیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' اسی طرح کی روایت حضرت جابر اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما بھی نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں ہے۔

وَقَالَتْ عَائِشَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مسواک منہ کو صاف رکھنے کا باعث اور رب کو خوش رکھنے کا ذریعہ ہے۔''

وَقَالَ عَطَاءٌ وَّقَتَادَةُ: يَبْتَلِعُ رِيقَهُ.

حضرت عطاء اور قتادہ نے کہا کہ روزہ دار اپنا تھوک نگل سکتا ہے۔

١٩٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُمْرَانَ قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ

[1934] حضرت حمران سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر تین تین بار پانی بہایا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ اس کے بعد تین بار چہرہ دھویا۔ پھر دایاں ہاتھ کہنی تک تین بار دھویا، پھر بایاں ہاتھ کہنی تک تین

غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا، ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيهِمَا بِشَيْءٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ».

[راجع: ١٥٩]

بار دھویا۔ اس کے بعد سر کا مسح کیا۔ پھر دایاں پاؤں تین بار اس کے بعد بایاں پاؤں تین بار دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور فرمایا: ''جس نے میرے وضو جیسا وضو کیا، پھر دو رکعتیں پڑھیں اور دل میں کوئی خیال نہ لایا تو اس کے پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے۔''

(٢٨) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْشِقْ بِمَنْخِرِهِ الْمَاءَ»، وَلَمْ يُمَيِّزْ بَيْنَ الصَّائِمِ وَغَيْرِهِ

باب: 28- ارشاد نبوی: ''جب وضو کرے تو ناک میں پانی ڈالے'' کی وضاحت' نیز اس میں روزہ دار اور غیر روزہ دار کی کوئی تخصیص نہیں

وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَّمْ يَصِلْ إِلٰى حَلْقِهِ، وَيَكْتَحِلُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: إِنْ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَفْرَغَ مَا فِي فِيهِ مِنَ الْمَاءِ لَا يَضُرُّهُ إِنْ لَّمْ يَزْدَرِدْ رِيقَهُ، وَمَاذَا بَقِيَ فِي فِيهِ، وَلَا يَمْضَغُ الْعِلْكَ فَإِنِ ازْدَرَدَ رِيقَ الْعِلْكِ لَا أَقُولُ: إِنَّهُ يُفْطِرُ وَلٰكِنْ يُنْهٰى عَنْهُ، فَإِنِ اسْتَنْثَرَ فَدَخَلَ الْمَاءُ حَلْقَهُ لَا بَأْسَ لِأَنَّهُ لَمْ يَمْلِكْ.

حسن بصری نے کہا: روزہ دار کے لیے ناک میں دوائی ڈالنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اس کے حلق میں نہ پہنچے، نیز وہ سرمہ بھی لگا سکتا ہے۔ حضرت عطاء نے کہا: اگر کلی کی پھر منہ میں جو کچھ پانی تھا اسے باہر پھینک دیا تو تھوک اور باقی ماندہ پانی کو نگلنے میں کوئی حرج نہیں۔ روزہ دار مصطگی نہ چبائے، اگر مصطگی (گوند) کا تھوک نگل جائے تو میں نہیں کہوں گا کہ اس کا روزہ ٹوٹ گیا لیکن اس سے اسے منع کیا جائے۔ اگر ناک میں پانی ڈالے اور وہ حلق میں چلا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ اسے واپس لانے پر قادر نہیں تھا۔

(٢٩) بَابٌ: إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ

باب: 29- جب رمضان میں بیوی سے جماع کرے (تو اس کا کیا حکم ہے؟)

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ: «مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِّنْ رَّمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عِلَّةٍ وَّلَا مَرَضٍ، لَمْ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت ہے: ''جس نے رمضان میں کسی عذر اور بیماری کے بغیر روزہ چھوڑ دیا

يَقْضِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ وَإِنْ صَامَهُ». وَبِهِ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَالشَّعْبِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَقَتَادَةُ، وَحَمَّادٌ: يَقْضِي يَوْمًا مَّكَانَهُ.

اگر وہ ساری زندگی روزے رکھتا رہے پھر بھی اس کی فضیلت کو نہیں پا سکتا۔" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی یہی کہا ہے۔ حضرت سعید بن مسیب، امام شعبی، سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی، قتادہ اور حماد رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ اس کے بجائے ایک دن ایک روزہ بطور قضا رکھے۔

١٩٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ يَزِيدَ ابْنَ هَارُونَ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْقَاسِمِ أَخْبَرَهُ عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ احْتَرَقَ، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: أَصَبْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ يُدْعَى الْعَرَقَ، فَقَالَ: «أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ؟» قَالَ: أَنَا، قَالَ: «تَصَدَّقْ بِهٰذَا». [انظر: ٦٨٢٢]

[1935] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ وہ جل گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: "تجھے کیا ہوا ہے؟" اس نے عرض کیا کہ میں نے رمضان میں (دن کے وقت) بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ نبی ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک تھیلا آیا جسے عرق کہا جاتا تھا، آپ نے فرمایا: "جلنے والا کہاں ہے؟" اس نے کہا کہ میں ادھر ہوں۔ آپ نے فرمایا: "اسے صدقہ کر دو۔"

فائدہ: جلنے کا مطلب یہ ہے کہ اس گناہ کی بنا پر وہ قیامت کے دن آگ میں جلے گا۔

(٣٠) بَابٌ: إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

باب: 30- جب کوئی رمضان میں جماع کرے اور اس کے پاس (کفارے کے لیے) کچھ نہ ہو، اسے صدقہ ملے تو اس سے کفارہ دے

١٩٣٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هَلَكْتُ، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ،

[1936] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ اتنے میں ایک شخص نے آ کر عرض کیا: اللہ کے رسول! میں برباد ہو گیا ہوں۔ آپ نے پوچھا: "کیا ہوا؟" اس نے عرض کیا: میں نے بحالت روزہ اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: "کیا تجھے کوئی غلام میسر ہے کہ تو اسے

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا، قَالَ: فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَالْعَرَقُ: اَلْمِكْتَلُ - قَالَ: «أَيْنَ السَّائِلُ؟» فَقَالَ: أَنَا، قَالَ: «خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ»، فَقَالَ الرَّجُلُ: عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا - يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ - أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [انظر: ١٩٣٧، ٢٦٠٠، ٥٣٦٨، ٦٠٨٧، ٦١٦٤، ٦٧٠٩، ٦٧١٠، ٦٧١١، ٦٨٢٦]

آزاد کر دے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ حضرت ابوہریرہ ؓ کہتے ہیں کہ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس ٹھہرا رہا، ہم سب بھی اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی ﷺ کے پاس کھجوروں سے بھرا ہوا عرق لایا گیا..... عرق بڑے ٹوکرے کو کہتے ہیں...... آپ نے فرمایا: ''سائل کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''یہ لو اور اسے خیرات کر دو۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! خیرات تو اس پر کروں جو مجھ سے زیادہ محتاج ہو، اللہ کی قسم! مدینہ کے دوطرفہ پتھریلے کناروں میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ نے فرمایا: ''اچھا اسے اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔''

(٣١) بَابُ الْمُجَامِعِ فِي رَمَضَانَ، هَلْ يُطْعِمُ أَهْلَهُ مِنَ الْكَفَّارَةِ إِذَا كَانُوا مَحَاوِيجَ؟

باب: 31- کیا رمضان میں اپنی بیوی سے ہم بستری کرنے والا کفارہ اپنے اہل خانہ کو کھلا سکتا ہے جبکہ وہ زیادہ محتاج ہوں

١٩٣٧ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الْأَخِرَ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: «أَتَجِدُ مَا تُحَرِّرُ رَقَبَةً؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَتَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «أَفَتَجِدُ مَا تُطْعِمُ بِهِ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟» قَالَ: لَا،

[1937] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: اس بدنصیب نے رمضان المبارک میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہو؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تو پے در پے دو ماہ کے روزے رکھ سکتا ہے؟'' اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تیرے پاس اتنا کھانا ہے جو تو ساٹھ مسکینوں کو کھلا سکے؟'' اس نے کہا: نہیں۔

قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَهُوَ الزَّبِيلُ، قَالَ: «أَطْعِمْ هٰذَا عَنْكَ»، قَالَ: عَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: «فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ». [راجع: ١٩٣٦]

راوی کہتا ہے کہ نبی ﷺ کے پاس عرق لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں ...... عرق، زنبیل (ٹوکرے) کو کہتے ہیں...... آپ نے فرمایا: ''یہ اپنی طرف سے کسی کو کھلا دو۔'' اس نے عرض کیا کہ ہم سے جو زیادہ محتاج ہو اسے کھلاؤں؟ مدینہ طیبہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو۔ آپ نے فرمایا: ''جاؤ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔''

(٣٢) بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

باب: 32- روزہ دار کے لیے سینگی لگانا یا اسے قے آنا

وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ ابْنِ ثَوْبَانَ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِذَا قَاءَ فَلَا يُفْطِرُ، إِنَّمَا يُخْرِجُ وَلَا يُولِجُ. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ يُفْطِرُ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّعِكْرِمَةُ: اَلصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ، ثُمَّ تَرَكَهُ، فَكَانَ يَحْتَجِمُ بِاللَّيْلِ. وَاحْتَجَمَ أَبُو مُوسٰى لَيْلًا. وَيُذْكَرُ عَنْ سَعْدٍ وَّزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ وَأُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُمُ احْتَجَمُوا صِيَامًا. وَقَالَ بُكَيْرٌ، عَنْ أُمِّ عَلْقَمَةَ: كُنَّا نَحْتَجِمُ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَا نُنْهٰى. وَيُرْوٰى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مَّرْفُوعًا: «أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ». وَقَالَ لِي عَيَّاشٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ مِثْلَهُ، قِيلَ لَهُ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَعْلَمُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی قے کرے تو اس کا روزہ نہیں ٹوٹتا کیونکہ وہ باہر نکالتا ہے کچھ داخل نہیں کرتا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے کہ اس کا روزہ جاتا رہتا ہے۔ لیکن پہلی بات ہی صحیح ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عکرمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ روزہ اس چیز سے ٹوٹتا ہے جو داخل ہو اور اس سے نہیں جاتا جو خارج ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روزے کی حالت میں سینگی لگواتے تھے، پھر انھوں نے اس عمل کو ترک کر دیا اور رات کے وقت سینگی لگوانا شروع کر دی۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بھی رات کے وقت پچھنے لگوائے۔ حضرت سعد، حضرت زید بن ارقم اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ انھوں نے بحالت روزہ پچھنے لگوائے۔ ام علقمہ کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں ہم پچھنے لگواتے تھے لیکن وہ ہمیں منع نہیں فرماتی تھیں۔ حسن بصری نے کئی ایک حضرات سے مرفوع روایت بیان کی ہے: ''سینگی لگانے اور لگوانے والے دونوں کا روزہ جاتا رہتا ہے۔'' عیاش نے بیان کیا، انھیں عبدالاعلیٰ نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہمیں یونس نے حسن

بصری سے اس جیسی خبر دی ہے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ نبی ﷺ سے مروی ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: جی ہاں، پھر کہا: اللہ ہی زیادہ جانتا ہے۔

١٩٣٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

[1938] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حالت احرام اور حالت روزہ میں پچھنے لگوائے۔

١٩٣٩ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ. [راجع: ١٨٣٥]

[1939] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے بحالت روزہ سینگی لگوائی۔

١٩٤٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: سَمِعْتُ ثَابِتًا الْبُنَانِيَّ قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَكُنْتُمْ تَكْرَهُونَ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ أَجْلِ الضَّعْفِ. وَزَادَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ.

[1940] ثابت بنانی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت انس بن مالک ؓ سے سوال کیا گیا: آیا آپ روزے دار کے لیے پچھنے لگوانے کو مکروہ خیال کرتے تھے؟ انھوں نے کہا: نہیں، لیکن کمزوری کے باعث اسے مکروہ جانتے ہیں۔ (راویٔ حدیث) شبابہ نے حضرت شعبہ کے حوالے سے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں (تم اسے مکروہ جانتے تھے؟)

فائدہ: امام بخاری ؒ کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ سینگی سے روزہ ٹوٹنے کی روایات منسوخ ہیں کیونکہ فتح مکہ کے وقت ایک شخص روزے کی حالت میں سینگی لگوار ہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ان دونوں کا روزہ جاتا رہا۔'' اور ابن عباس ؓ کی حدیث حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمائی اور یہ دس ہجری کا واقعہ ہے جبکہ مکہ آٹھ ہجری میں فتح ہوا۔ یہ ایک اصول ہے کہ مؤخر حدیث مقدم کے لیے ناسخ ہوتی ہے، نیز ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حالت احرام میں سینگی لگوائی۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔[1]

(٣٣) بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

باب: 33- سفر میں روزہ رکھنا یا چھوڑنا

1 فتح الباري: 4/226.

١٩٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ: سَمِعَ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلشَّمْسَ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي» قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلشَّمْسَ، قَالَ: «انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمٰى بِيَدِهِ هٰهُنَا، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[1941] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ (شام کے وقت) آپ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابھی تو آفتاب کی روشنی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو گھول۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابھی تک سورج کی روشنی باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔'' چنانچہ وہ اترا اور آپ کے لیے ستو تیار کیے۔ آپ نے انھیں نوش کیا، پھر اپنے ہاتھ سے مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا: ''جب ادھر سے رات کا اندھیرا شروع ہو جائے تو روزہ دار کو روزہ افطار کرنا چاہیے۔''

تَابَعَهُ جَرِيرٌ وَّأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ. [انظر: ١٩٥٥، ١٩٥٦، ١٩٥٨، ٥٢٩٧]

جریر اور ابوبکر بن عیاش نے ابو اسحاق سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔ وہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا۔

١٩٤٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ. [انظر: ١٩٤٣]

[1942] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں پے در پے روزے رکھتا ہوں۔

١٩٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ حَمْزَةَ ابْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ - وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ - فَقَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ». [راجع: ١٩٤٢]

[1943] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ میں سفر میں روزہ رکھ لوں؟ اور وہ بہت روزے رکھا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''(تمھاری مرضی ہے) چاہو تو رکھ لو چاہو تو چھوڑ دو۔''

(٣٤) بَابٌ: إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِّنْ رَّمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

١٩٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ، فَلَمَّا بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ.

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَالْكَدِيدُ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقُدَيْدٍ. [انظر: ١٩٤٨، ٢٩٥٣، ٤٢٧٥، ٤٢٧٦، ٤٢٧٧، ٤٢٧٨، ٤٢٧٩]

باب: 34- جب رمضان میں چند ایام روزے رکھے، پھر سفر کرے

[1944] حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس وقت آپ روزے سے تھے۔ جب مقام کدید پہنچے تو آپ نے وہاں روزہ چھوڑ دیا۔ تب لوگوں نے بھی روزہ افطار کر دیا۔

ابو عبداللہ (امام بخاری) ؒ نے فرمایا: کدید، عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمے کا نام ہے۔

(٣٥) بَابٌ:

١٩٤٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ، حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ.

باب: 35- بلا عنوان

[1945] حضرت ابو درداء ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے۔ گرمی اس قدر سخت تھی کہ اس کی شدت سے آدمی اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا۔ اس وجہ سے ہم میں سے کوئی شخص بھی روزے سے نہ تھا۔ صرف رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ روزے دار تھے۔

(٣٦) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ»

١٩٤٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا

باب: 36- نبی ﷺ کا اس شخص کے متعلق ارشاد گرامی جس پر سخت گرمی کی وجہ سے سایہ کیا گیا تھا: ''دوران سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں۔''

[1946] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے،

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأٰى زِحَامًا وَّرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: «لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ».

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر ایک ہجوم دیکھا، اس میں ایک آدمی نظر آیا جس پر سایہ کیا گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ شخص روزہ دار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''(ایسے حالات میں) دوران سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔''

(٣٧) بَابٌ: لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

باب: 37- صحابۂ کرام ﷺ میں سے کوئی دوران سفر میں کسی پر روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کی وجہ سے عیب نہیں لگاتا تھا

١٩٤٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

[1947] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے، روزہ رکھنے والا، ترک کرنے والے پر اور چھوڑنے والا روزے دار پر عیب نہیں لگاتا تھا۔

(٣٨) بَابُ مَنْ أَفْطَرَ فِي السَّفَرِ لِيَرَاهُ النَّاسُ

باب: 38- جس نے دوران سفر میں روزہ افطار کیا تاکہ لوگ اسے دیکھیں

١٩٤٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَرَفَعَهُ إِلٰى يَدِهِ لِيَرَاهُ النَّاسُ فَأَفْطَرَ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. وَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَدْ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [راجع: ١٩٤٤]

[1948] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، آپ نے روزہ رکھا حتی کہ جب مقام عسفان پہنچے تو پانی منگوایا، اسے اپنے ہاتھوں کی طرف اٹھایا تاکہ لوگوں کو دکھائیں، پھر آپ نے روزہ افطار کر دیا، تاآنکہ آپ مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ یہ سفر دوران رمضان کا تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا اور افطار بھی کیا، اب جو چاہے (دوران سفر میں) روزہ رکھے اور جو چاہے افطار کرے۔

(٣٩) بَابٌ: ﴿وَعَلَى ٱلَّذِينَ يُطِيقُونَهُۥ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ [البقرة: ١٨٤]

باب: 39- (ارشادِ باری تعالیٰ): ''اور ان لوگوں پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے جو ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے'' کا بیان

قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَسَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ: نَسَخَتْهَا: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ ٱلَّذِىٓ أُنزِلَ فِيهِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿عَلَىٰ مَا هَدَىٰكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ [البقرة: ١٨٥]

حضرت ابن عمر اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہم کہتے ہیں کہ مذکورہ آیت کو درج ذیل آیت نے منسوخ کر دیا ہے: ﴿شَهْرُ رَمَضَانَ ...... لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾ ''ماہِ رمضان وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے...... تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔''

وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى: حَدَّثَنَا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ: نَزَلَ رَمَضَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَكَانَ مَنْ أَطْعَمَ كُلَّ يَوْمٍ مِّسْكِينًا تَرَكَ الصَّوْمَ مِمَّنْ يُطِيقُهُ، وَرُخِّصَ لَهُمْ فِي ذٰلِكَ فَنَسَخَتْهَا: ﴿وَأَن تَصُومُواْ خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ فَأُمِرُوا بِالصَّوْمِ.

ابن ابی لیلیٰ کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے ہم سے بیان کیا کہ جب رمضان کے روزے رکھنے کا حکم نازل ہوا تو لوگوں پر بہت شاق (گراں) گزرے۔ ان میں جو صاحب حیثیت ہوتا وہ ہر روز کسی مسکین کو کھانا کھلا کر روزہ ترک کر دیتا۔ اس کی انھیں رخصت تھی۔ پھر اسے آیت: ﴿وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ﴾ ''روزے رکھنا تمھارے لیے بہتر ہے'' سے منسوخ کر دیا گیا اور انھیں روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا۔

١٩٤٩ - حَدَّثَنَا [عَيَّاشٌ]: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَرَأَ (فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِينَ) قَالَ: هِيَ مَنْسُوخَةٌ. [انظر: ٤٥٠٦]

[1949] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے [فِدْيَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ] پڑھا اور فرمایا کہ یہ آیت منسوخ ہے۔

(٤٠) بَابٌ: مَتَى يُقْضَى قَضَاءُ رَمَضَانَ؟

باب: 40- رمضان کے قضا شدہ روزے کب رکھے جائیں؟

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يُّفَرَّقَ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فِي صَوْمِ الْعَشْرِ: لَا يَصْلُحُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ قضا شدہ روزوں کو متفرق طور پر رکھنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ﴾ ''دوسرے دنوں

حَتّٰى يَبْدَأَ بِرَمَضَانَ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِذَا فَرَّطَ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ آخَرُ يَصُومُهُمَا. وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ إِطْعَامًا. وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مُرْسَلًا، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ يُطْعِمُ، وَلَمْ يَذْكُرِ اللهُ تَعَالٰى الْإِطْعَامَ إِنَّمَا قَالَ: ﴿فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾.

سے گنتی پوری کرلو۔" حضرت سعید بن مسیّب نے ذوالحجہ کے دس روزوں کے متعلق فرمایا کہ رمضان کے فوت شدہ روزوں کی قضا سے پہلے انھیں رکھنا اچھا نہیں۔ ابراہیم نخعی نے کہا: اگر فوت شدہ روزوں کے متعلق اس قدر کوتاہی کی کہ دوسرا رمضان آ گیا تو وہ قضا اور ادا کے دونوں روزے رکھے، اس کے ذمے فدیہ وغیرہ نہیں ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرسل اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث منقول ہے کہ وہ فدیہ بھی دے۔ لیکن قرآن مجید میں فوت شدہ روزوں کے متعلق فدیے کا ذکر نہیں ہے۔ اس میں تو صرف یہ ہے کہ وہ دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے۔

١٩٥٠ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَقُولُ: كَانَ يَكُونُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ.

قَالَ يَحْيٰى: اَلشُّغْلُ مِنَ النَّبِيِّ، أَوْ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

[1950] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھ پر رمضان کے فوت شدہ روزے ہوتے اور میں شعبان کے مہینے کے علاوہ انھیں قضا نہ کرسکتی تھی۔

(راویٔ حدیث) یحییٰ نے کہا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں مشغول ہونے کی وجہ سے انھیں قضا کرنے کا وقت نہیں ملتا تھا۔

(٤١) بَابُ الْحَائِضِ تَتْرُكُ الصَّوْمَ وَالصَّلَاةَ

باب: 41- حائضہ روزے اور نماز چھوڑ دے

وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: إِنَّ السُّنَنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلٰى خِلَافِ الرَّأْيِ، فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِّنَ اتِّبَاعِهَا، مِنْ ذٰلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ.

حضرت ابوزناد فرماتے ہیں کہ اکثر احکام شرعیہ اور امور حق خلاف عقل ہیں، مسلمانوں کو ان کی اتباع ضروری ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ حائضہ، فوت شدہ روزہ تو رکھے لیکن ان ایام میں ترک کردہ نمازیں نہ پڑھے۔

١٩٥١ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي زَيْدٌ عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟ فَذٰلِكَ

[1951] حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نمازیں نہیں پڑھتی اور نہ روزے ہی رکھتی ہے، یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔"

مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا». [راجع: ٣٠٤]

(٤٢) بَابُ مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

باب : 42- اگر کوئی مرجائے اور اس کے ذمے روزے ہوں؟

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِنْ صَامَ عَنْهُ ثَلَاثُونَ رَجُلًا يَّوْمًا وَّاحِدًا جَازَ.

حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر میت کی طرف سے تیس آدمی ایک ہی دن روزہ رکھ لیں تو جائز ہے۔

١٩٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ».

[1952] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔''

تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرٍو، وَرَوَاهُ يَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي جَعْفَرٍ.

ابن وہب نے عمرو بن حارث سے بیان کرنے میں موسیٰ بن اعین کی متابعت کی ہے۔ اور یحییٰ بن ایوب نے بھی اس حدیث کو ابن ابی جعفر سے روایت کیا ہے۔

فائدہ: حدیث میں عَلَيْهِ صِيَامٌ سے مراد نفل روزے نہیں بلکہ ایسے روزے ہیں جو اس پر فرض ہوں، مثلاً: * رمضان کے روزے۔ * نذر کے روزے۔ * کفارے کے روزے۔ اگر کوئی شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذمے فرض روزے ہوں تو اس کے وارث کو ان روزوں کا اہتمام کرنا ہوگا۔

١٩٥٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، فَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: «نَعَمْ»، «فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضٰى». قَالَ سُلَيْمَانُ: فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ: وَنَحْنُ جَمِيعًا جُلُوسٌ حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ،

[1953] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذمے ایک ماہ کے روزے تھے، کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں، کیونکہ اللہ کا قرض ادائیگی کا زیادہ حق رکھتا ہے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی کے ایک طریق میں ہے: ایک عورت نے نبی ﷺ سے کہا: میری بہن فوت ہو گئی ہے۔ ایک دوسرے طریق میں ہے کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے کہا: میری

قَالَا : سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَّيَذْكُرُ عَنْ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْحَكَمِ وَمُسْلِمِ الْبَطِينِ وَسَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَعَطَاءٍ وَّمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ. وَقَالَ يَحْيٰى وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ. وَقَالَ أَبُو حَرِيزٍ: حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَتِ امْرَأَةٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا صَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

ماں فوت ہوگئی ہے۔ ایک طریق کے الفاظ میں ہے کہ میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے نذر کے روزے تھے۔ ایک طریق میں ہے میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس کے ذمے پندرہ دنوں کے روزے تھے۔

(٤٣) بَابٌ: مَتٰى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ؟

باب: 43- روزہ دار کو اپنا روزہ کس وقت افطار کرنا چاہیے؟

وَأَفْطَرَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حِينَ غَابَ قُرْصُ الشَّمْسِ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے روزہ اس وقت افطار کیا جب سورج کی ٹکیہ غروب ہوگئی۔

١٩٥٤ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هَاهُنَا وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هَاهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ».

[1954] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب ادھر سے رات آجائے اور ادھر سے دن چلا جائے، نیز سورج غروب ہوجائے تو روزہ دار اپنا روزہ افطار کردے۔''

١٩٥٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى

[1955] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ وَّهُوَ صَائِمٌ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِبَعْضِ الْقَوْمِ: «يَا فُلَانُ! قُمْ فَاجْدَحْ لَنَا»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! فَلَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُمْ فَشَرِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». [راجع: ١٩٤١]

تھے۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہوا تو آپ نے ایک شخص سے فرمایا: ''اے فلاں! اٹھ اور ہمارے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شام ہونے دیتے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو گھول۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شام ہونے دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر اور ہمارے لیے ستو بنا۔'' اس نے پھر عرض کیا: ابھی تو دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر'' چنانچہ وہ شخص اترا اور اس نے ستو تیار کیے تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں نوش جاں فرمایا۔ پھر ارشاد ہوا: ''جب تم دیکھو کہ رات اس طرف سے آ گئی ہے تو روزہ دار کو چاہیے کہ وہ روزہ افطار کر دے۔''

(٤٤) بَابٌ: يُفْطِرُ بِمَا تَيَسَّرَ مِنَ الْمَاءِ أَوْ غَيْرِهِ

باب: 44- روزہ دار کو پانی وغیرہ جو بھی دستیاب ہو اس سے روزہ افطار کرے

١٩٥٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سُلَيْمَانُ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! لَوْ أَمْسَيْتَ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا». فَنَزَلَ فَجَدَحَ، ثُمَّ قَالَ: «إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ»، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ. [راجع: ١٩٤١]

[1956] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر کیا۔ آپ نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے (کسی سے) فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! شام تو ہونے دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر ہمارے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے پھر عرض کیا: اللہ کے رسول! ابھی دن باقی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اتر اور ہمارے لیے ستو بنا۔'' وہ اترا اور آپ کے لیے ستو تیار کیے، پھر آپ نے فرمایا: ''جب تم رات کو دیکھو کہ وہ ادھر سے آ گئی ہے تو روزے دار اپنا روزہ افطار کر دے۔'' آپ نے اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔''

(٤٥) بَابُ تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

باب: 45- روزہ کھولنے میں جلدی کرنا

١٩٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ».

[1957] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگ ہمیشہ خیر و برکت اور نیکی پر رہیں گے جب تک وہ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے۔''

فائدہ: یہود و نصاریٰ روزہ دیر سے افطار کرتے ہیں، ہمیں ان کی مخالفت کا حکم ہے، اس لیے غروب آفتاب کے بعد احتیاط کے نام پر مزید انتظار کرنا شریعت کی خلاف ورزی ہے۔

١٩٥٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَصَامَ حَتَّى أَمْسَى، قَالَ لِرَجُلٍ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي»، قَالَ: لَوِ انْتَظَرْتَ حَتَّى تُمْسِيَ، قَالَ: «اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لِي، إِذَا رَأَيْتَ اللَّيْلَ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ». [راجع: ١٩٤١]

[1958] حضرت ابن ابی اوفی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ آپ نے روزہ رکھا۔ جب شام ہوئی تو ایک شخص سے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔'' اس نے عرض کیا: اگر آپ شام تک انتظار کرتے تو بہتر ہوتا۔ آپ نے فرمایا: ''اتر کر میرے لیے ستو تیار کر۔ جب تو دیکھے کہ رات ادھر سے آ گئی ہے تو روزہ دار کو افطار کر دینا چاہیے۔''

(٤٦) بَابٌ: إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

باب: 46- جب رمضان میں روزہ افطار کرنے کے بعد سورج نکل آئے

١٩٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ. قِيلَ لِهِشَامٍ: فَأُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: بُدٌّ مِّنْ قَضَاءٍ؟ وَقَالَ مَعْمَرٌ: سَمِعْتُ هِشَامًا يَقُولُ: لَا أَدْرِي أَقَضَوْا أَمْ لَا.

[1959] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایک دن مطلع ابر آلود تھا۔ ہم نے روزہ افطار کر لیا۔ پھر اس کے بعد سورج نکل آیا۔ ہشام سے دریافت کیا گیا: پھر لوگوں کو قضا کا حکم دیا گیا ہوگا؟ انھوں نے کہا: اس کے بغیر اور کیا چارہ تھا؟ حضرت معمر کہتے ہیں کہ میں نے ہشام کو یہ کہتے ہوئے سنا: مجھے معلوم نہیں کہ لوگوں نے روزہ قضا کیا یا نہیں۔

(٤٧) بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

باب: 47- بچوں کے روزے کا بیان

وَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِنَشْوَانَ فِي رَمَضَانَ: وَيْلَكَ، وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ! فَضَرَبَهُ.

سیدنا عمر ؓ نے ایک نشہ باز سے رمضان میں فرمایا: بدبخت! ہمارے بچے بھی روزے سے ہیں لیکن تو نے شراب پی ہے۔ پھر آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔

١٩٦٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: «مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ» قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.

[1960] حضرت ربیع بنت معوذ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے عاشوراء کے دن صبح کو انصار کی بستیوں میں یہ پیغام بھیجا: ''جس نے آج روزہ نہ رکھا ہو وہ بھی باقی دن کچھ نہ کھائے اور جس نے روزہ رکھا ہو وہ روزے سے رہے۔'' حضرت ربیع ؓ فرماتی ہیں کہ اس حکم کے بعد ہم عاشوراء کا روزہ رکھتیں اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتیں، نیز انھیں بہلانے کے لیے ہم روئی کے کھلونے بنا دیتیں۔ جب کوئی ان میں سے کھانے کے لیے روتا تو ہم اسے وہ کھلونا دے دیتیں یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔

(٤٨) بَابُ الْوِصَالِ

باب: 48- صوم وصال کا بیان

وَمَنْ قَالَ: لَيْسَ فِي اللَّيْلِ صِيَامٌ لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى الَّيْلِ﴾ [البقرة: ١٨٧]. وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ رَحْمَةً لَهُمْ وَإِبْقَاءً عَلَيْهِمْ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّعَمُّقِ.

جس نے کہا: رات کو روزہ نہیں ہوتا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ﴾ ''پھر رات تک روزہ پورا کرو۔'' اور نبی ﷺ نے لوگوں کو مہربانی اور شفقت کرتے ہوئے اس سے منع فرمایا، نیز عبادت میں شدت اختیار کرنا مکروہ ہے۔

وضاحت: وصال سے مراد یہ ہے کہ انسان ارادی طور پر دو یا زیادہ دنوں تک روزہ افطار نہ کرے، رات کو کچھ کھائے نہ سحری کے وقت کچھ تناول کرے بلکہ مسلسل روزے سے رہے۔ ایسا کرنا منع ہے۔[1]

١٩٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تُوَاصِلُوا». قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقَى، أَوْ إِنِّي أَبِيتُ أُطْعَمُ وَأُسْقَى».
[انظر: ٧٢٤١]

[1961] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''پے در پے روزے نہ رکھو۔'' لوگوں نے عرض کیا: آپ بھی تو متواتر روزے رکھتے ہیں! آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری طرح نہیں ہوں، مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے یا (فرمایا کہ) مجھے رات کے وقت کھلایا پلایا جاتا ہے۔''

١٩٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

[1962] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے متواتر روزے رکھنے

1 مسند أحمد: 170/3.

عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ، قَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ: قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ مِثْلَكُمْ، إِنِّي أُطْعَمُ وَأُسْقٰى». [راجع: ١٩٢٢]

سے منع فرمایا، لوگوں نے عرض کیا: آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری مثل نہیں ہوں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔''

١٩٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ»، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟! قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُطْعِمُنِي، وَسَاقٍ يَسْقِينِ». [انظر: ١٩٦٧]

[1963] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''لوگو! تم وصال کے روزے نہ رکھو۔ جب تم میں سے کوئی وصال کا روزہ رکھنا چاہے تو صبح تک کرے، اس سے زیادہ نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو متواتر روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھارے جیسا نہیں ہوں، میں رات گزارتا ہوں تو مجھے کھلانے والا کھلاتا ہے اور پلانے والا پلاتا ہے۔''

١٩٦٤ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدٌ قَالَا: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ».

[1964] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مہربانی کرتے ہوئے متواتر روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ تو پے در پے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں تمھاری مثل نہیں ہوں؟ مجھے میرا رب کھلاتا اور پلاتا ہے۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ لَمْ يَذْكُرْ عُثْمَانُ: رَحْمَةً لَهُمْ.

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ راوی حدیث عثمان بن ابی شیبہ نے ''مہربانی کرتے ہوئے'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے ہیں۔

(٤٩) بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

باب: 49- بکثرت وصال کا روزہ رکھنے والوں کے لیے سزا کا بیان

رَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

١٩٦٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ

[1965] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے روزوں میں وصال کرنے

الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «وَأَيُّكُم مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ»، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ، فَقَالَ: «لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُّكُمْ»، كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَّنْتَهُوا. [انظر: ١٩٦٦، ٦٨٥١، ٧٢٤٢، ٧٢٩٩]

سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے کسی شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کون شخص میری طرح ہے! میں رات کو سوتا ہوں تو میرا اللہ مجھے کھلا پلا دیتا ہے۔'' لیکن جب وہ لوگ وصال سے باز نہ آئے تو آپ نے ان کے ہمراہ ایک دن کچھ نہ کھایا، دوسرے دن بھی کچھ نہ کھایا، پھر عید کا چاند طلوع ہوگیا۔ آپ نے فرمایا: ''اگر چاند ظاہر نہ ہوتا تو میں تم سے اور زیادہ وصال کے روزے رکھواتا۔'' گویا آپ نے انھیں سزا دینے کے لیے فرمایا جب وہ وصال کے روزوں سے باز نہ آئے۔

١٩٦٦ - حَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ»، - مَرَّتَيْنِ - قِيلَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ: «إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ، فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ». [راجع: ١٩٦٥]

[1966] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''وصال کا روزہ رکھنے سے اجتناب کرو۔'' آپ نے دو مرتبہ ایسا فرمایا۔ آپ سے عرض کیا گیا: آپ تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''جب میں رات گزارتا ہوں تو میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے لیکن تم اتنا ہی کام اپنے ذمے لو جتنی تم میں طاقت ہے۔''

(٥٠) بَابُ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

باب:50- صبح تک وصال کا روزہ رکھنا

١٩٦٧ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تُوَاصِلُوا، فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُّوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ»، قَالُوا: فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ، إِنِّي أَبِيتُ لِي مُطْعِمٌ يُّطْعِمُنِي وَسَاقٍ يَّسْقِينِ». [راجع: ١٩٦٣]

[1967] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''پے در پے روزے نہ رکھو۔ تم میں سے جو کوئی وصال کے روزے رکھنا چاہے وہ صبح تک وصال کا روزہ رکھے۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو وصال کا روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''میں جب رات گزارتا ہوں تو کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے اور پلانے والا مجھے پلاتا ہے۔''

(٥١) بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلٰى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ، وَلَمْ يَرَ عَلَيْهِ قَضَاءً إِذَا كَانَ أَوْفَقَ لَهُ

١٩٦٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ ابْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ لَهُ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ، فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «صَدَقَ سَلْمَانُ».

[انظر: ٦١٣٩]

باب: 51- اگر کوئی اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کی قسم دے، اگر وہ اس کی موافقت کرے تو اس کے ذمے کوئی قضا نہیں

[1968] حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہما کے مابین بھائی چارہ کرادیا تھا، چنانچہ ایک دن حضرت سلمان رضی اللہ عنہ حضرت ابودرداء سے ملنے گئے تو انھوں نے حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا کو انتہائی پراگندہ حالت میں دیکھا۔ انھوں نے ان سے دریافت کیا: تمھارا کیا حال ہے؟ وہ بولیں کہ تمھارے بھائی حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کو دنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ اتنے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بھی آگئے، انھوں نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے لیے کھانا تیار کیا، پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے گویا ہوئے: تم کھاؤ میں تو روزے سے ہوں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک تم نہیں کھاؤ گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ بالآخر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے کھانا تناول کیا۔ جب رات ہوئی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نماز کے لیے اٹھے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے انھیں کہا: سو جاؤ، چنانچہ وہ سو گئے۔ تھوڑی دیر بعد پھر اٹھنے لگے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: ابھی سوئے رہو۔ جب آخر شب ہوئی تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اٹھو، چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی، پھر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا: بے شک تم پر تمھارے رب کا بھی حق ہے، نیز تمھاری جان اور تمھاری اہلیہ کا بھی تم پر حق ہے، لہٰذا تمھیں سب کے حقوق ادا کرنے چاہییں۔ پھر حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے یہ سب معاملہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا: ''سلمان نے سچ کہا ہے۔''

فائدہ: پیش کردہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نفلی روزہ کسی معقول وجہ سے توڑا جا سکتا ہے اور اس کا پورا کرنا ضروری نہیں اور نہ اس کی قضا ہی دینا ضروری ہے۔ ہاں، اگر آدمی چاہے تو بعد میں اس کی جگہ اور روزہ رکھ لے۔

(٥٢) بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

باب:52- ماہ شعبان میں روزے رکھنا

١٩٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ: لَا يَصُومُ، وَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِّنْهُ فِي شَعْبَانَ. [انظر: ١٩٧٠، ٦٤٦٥]

[1969] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نفلی روزے اس قدر رکھتے کہ ہم کہتیں: اب آپ کبھی روزہ ترک نہیں کریں گے اور جب چھوڑ دیتے تو ہمیں خیال ہوتا کہ اب آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے کے پورے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور میں نے آپ کو شعبان سے زیادہ کسی اور مہینے میں نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

١٩٧٠ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ، [فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ] وَكَانَ يَقُولُ: «خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا»، وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا. [راجع: ١٩٦٩]

[1970] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ شعبان کے مہینے سے زیادہ کسی اور مہینے میں نفلی روزے نہیں رکھتے تھے بلکہ آپ سارا شعبان روزے رکھتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: ''اے لوگو! اتنی ہی عبادت کرو جو قابل برداشت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم خود عبادت کرنے سے اکتا جاؤ گے۔'' نبی ﷺ کو وہی نماز پسند تھی جو اگرچہ تھوڑی ہو مگر پابندی سے ادا ہو، چنانچہ آپ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی کرتے تھے۔

(٥٣) بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِفْطَارِهِ

باب: 53- نبی ﷺ کے روزے رکھنے اور نہ رکھنے کا بیان

١٩٧١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا صَامَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا

[1971] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے رمضان کے سوا کبھی پورا ایک مہینہ روزے نہیں رکھے۔ آپ روزے رکھتے حتی کہ کہنے والا کہتا:

كَامِلًا قَطُّ غَيْرَ رَمَضَانَ، وَيَصُومُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا، وَاللهِ! لَا يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى يَقُولَ الْقَائِلُ: لَا، وَاللهِ! لَا يَصُومُ.

واللہ! آپ کبھی افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے حتی کہ کہنے والا کہتا: اللہ کی قسم! آپ کبھی روزے نہیں رکھیں گے۔

١٩٧٢ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَّا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَّا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتَهُ. وَقَالَ سُلَيْمَانُ، عَنْ حُمَيْدٍ: أَنَّهُ سَأَلَ أَنَسًا فِي الصَّوْمِ. [راجع: ١١٤١]

[1972] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں افطار کرتے جاتے تا آنکہ ہم خیال کرتے کہ آپ اس ماہ میں روزہ نہیں رکھیں گے اور روزے رکھتے جاتے حتی کہ ہم گمان کرتے کہ آپ کسی دن افطار نہیں کریں گے۔ اور رات میں اگر تو کسی وقت آپ کو نماز پڑھتے دیکھنا چاہتا تو دیکھ سکتا تھا اور اگر محو استراحت دیکھنا چاہتا تو دیکھ سکتا تھا۔ (راوی حدیث) سلیمان نے حمید سے روایت کیا، انھوں نے حضرت انس ؓ سے (رسول اللہ ﷺ کے) روزے کے متعلق دریافت کیا۔

١٩٧٣ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَّلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَّلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِّنْ رَّائِحَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١١٤١]

[1973] حضرت حمید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت انس ؓ سے نبی ﷺ کے روزے کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: جب میں چاہتا کہ کسی مہینے میں آپ کو بحالت روزہ دیکھوں تو آپ کو اسی حالت میں دیکھ لیتا، جب چاہتا کہ آپ کو افطار کی حالت میں دیکھوں تو اس حالت میں دیکھ لیتا۔ اسی طرح رات کو جب چاہتا آپ کو نماز میں کھڑے ہوئے اور جب چاہتا آپ کو سوئے ہوئے دیکھ لیتا۔ اور میں نے کوئی ریشم اور مخمل رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم نہیں دیکھا اور نہ میں نے کوئی مشک اور عنبر رسول اللہ ﷺ کے پسینے کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار سونگھا۔

(٥٤) بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ فِي الصَّوْمِ

باب: 54- روزے میں مہمان کا حق

١٩٧٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ:

[1974] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف

حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، يَعْنِي: «إِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا». فَقُلْتُ: وَمَا صَوْمُ دَاوُدَ؟ قَالَ: «نِصْفُ الدَّهْرِ». [راجع: ۱۱۳۱]

لائے۔ آپ نے پوری حدیث ذکر کی، یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔'' میں نے عرض کیا کہ حضرت داود علیہ السلام کا روزہ کیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ''نصف دہر تھا۔'' یعنی ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث کا مقصود یہ ہے کہ اگر کسی نے نفلی روزہ رکھا ہے تو اسے مہمان کی خاطر ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ مہمان کا حق ہے کہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھایا جائے اور اس کی دیگر ضروریات کا خیال رکھا جائے۔ بحالت روزہ حقِ ضیافت ادا نہیں ہوسکتا۔

(۵۵) بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

باب: 55- روزے میں جسم کا حق

۱۹۷۵ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللهِ! أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: بَلٰى يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَلَا تَفْعَلْ، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَإِنَّ بِحَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا، فَإِذَنْ ذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ»، فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً، قَالَ: «فَصُمْ صِيَامَ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَلَا تَزِدْ عَلَيْهِ». قُلْتُ: وَمَا كَانَ صِيَامُ نَبِيِّ اللهِ دَاوُدَ

[1975] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ! کیا مجھے یہ خبر نہیں پہنچی کہ آپ دن میں روزے سے ہوتے ہیں اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اللہ کے رسول! ایسا ہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا مت کیا کرو، روزہ رکھو افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا حق ہے۔ تم پر تمھاری آنکھوں کا حق ہے اور تم پر تمھاری بیوی کا حق ہے اور تم پر تمھارے مہمان کا بھی حق ہے۔ تجھے یہی کافی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے رکھے کیونکہ تیرے لیے ہر نیک عمل کا دس گنا اجر وثواب ہے، اس طرح یہ پورے سال کے روزے ہیں۔'' لیکن میں نے جسم پر سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اپنے اندر اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں! آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام کا روزہ رکھو اور اس پر زیادتی نہ کرو۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی حضرت داود علیہ السلام کے

عَلَيْهِ السَّلَامُ؟ قَالَ: «نِصْفَ الدَّهْرِ». وَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ١١٣١]

روزے کیسے تھے؟ فرمایا: ''نصف زندگی۔'' یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما جب بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے: کاش! میں نے نبی ﷺ کی رخصت کو قبول کیا ہوتا (تو آج یہ حال نہ ہوتا)۔

(٥٦) بَابُ صَوْمِ الدَّهْرِ

باب: 56- زندگی بھر کے روزے

١٩٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ: أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنِّي أَقُولُ: وَاللهِ! لَأَصُومَنَّ النَّهَارَ وَلَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ مَا عِشْتُ، فَقُلْتُ لَهُ: قَدْ قُلْتُهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، قَالَ: «فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ، وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ». قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ»، قُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا، فَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ»، فَقُلْتُ: إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا أَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ». [راجع: ١١٣١]

[1976] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو میری اس بات کی اطلاع دی گئی کہ میں نے قسم کھا رکھی ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا۔ میں نے آپ سے عرض کیا: میرے والدین آپ پر فدا ہوں! میں نے یہ بات کہی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، اس لیے روزہ رکھو اور افطار بھی کرو، نماز پڑھو اور آرام بھی کرو، نیز ہر مہینے میں تین روزے رکھو کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے اور ایسا کرنا عمر بھر کے روزوں کے برابر ہے۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو، یہ حضرت داود علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہ افضل روزے ہیں۔'' میں نے عرض کیا: میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس سے افضل کوئی روزہ نہیں ہے۔''

(٥٧) بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

باب: 57- (نفلی) روزہ رکھنے میں اہل و عیال کے حقوق کا خیال رکھنا

رَوَاهُ أَبُو جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس بات کو حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے

بیان کیا ہے۔

١٩٧٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، سَمِعْتُ عَطَاءً أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ، وَأُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِمَّا أَرْسَلَ إِلَيَّ وَإِمَّا لَقِيتُهُ فَقَالَ: «أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي؟ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ، فَإِنَّ لِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَظًّا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ وَأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَظًّا». قَالَ: إِنِّي لَأَقْوَى لِذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ»، قَالَ: وَكَيْفَ؟ قَالَ: «كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى»، قَالَ: مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللهِ؟! - قَالَ عَطَاءٌ: لَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ؟ - قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ»، مَرَّتَيْنِ. [راجع: ١١٣١]

[1977] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کو میرے متعلق یہ خبر پہنچی کہ میں متواتر روزے رکھتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہوں۔ آپ نے مجھے پیغام بھیجا یا میں خود آپ سے ملا تو آپ نے فرمایا: ''مجھے تیرے متعلق یہ اطلاع ملی ہے کہ تم مسلسل روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور نماز پڑھتے رہتے ہو؟ روزے بھی رکھو، افطار بھی کرو، نماز بھی پڑھو اور آرام بھی کرو کیونکہ تمھاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمھاری جان کا تم پر حق ہے، تمھاری بیوی اور تمھارے بچوں کا تم پر حق ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا: میں اس کی اپنے اندر ہمت پاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''حضرت داود علیہ السلام جیسے روزے رکھو۔'' عرض کیا: وہ کیسے تھے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے، جب دشمن کا مقابلہ کرتے تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میری طرف سے اس (داود علیہ السلام والی صفت) کی ذمہ داری کون لیتا ہے؟ (راویٔ حدیث) حضرت عطاء نے کہا: مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ آپ نے ہمیشہ روزے رکھنے کا ذکر کس طرح کیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے ہمیشہ روزے رکھے، اس نے گویا روزے نہیں رکھے۔'' یہ آپ نے دو دفعہ فرمایا۔

(٥٨) بَابُ صَوْمِ يَوْمٍ وَّإِفْطَارِ يَوْمٍ

باب: 58- ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

١٩٧٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ

[1978] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے انھیں فرمایا: ''مہینے میں تین روزے رکھا کرو۔'' حضرت

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ». قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: «صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا»، فَقَالَ: «اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ»، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ، فَمَا زَالَ حَتَّى قَالَ: «فِي ثَلَاثٍ».

[راجع: ۱۱۳۱]

عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اس طرح سلسلۂ کلام جاری رہا، آخر کار آپ نے فرمایا: ''ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''ہر مہینے میں قرآن ختم کیا کرو۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ اس طرح گفتگو چلتی رہی حتی کہ آپ نے فرمایا: ''تین دن میں ختم کرلیا کرو۔''

(۵۹) بَابُ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب: 59- حضرت داود ؑ کے روزے

۱۹۷۹ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْعَبَّاسِ الْمَكِّيَّ، وَكَانَ شَاعِرًا، وَكَانَ لَا يُتَّهَمُ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّكَ لَتَصُومُ الدَّهْرَ، وَتَقُومُ اللَّيْلَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «إِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ، وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ، لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ، صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ»، قُلْتُ: فَإِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: «فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى». [راجع: ۱۱۳۱]

[1979] حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم سارا سال روزہ رکھتے ہو اور رات بھر نماز پڑھتے رہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا کرنے سے آنکھوں میں گڑھے پڑجائیں گے اور جان کمزور ہو جائے گی۔ جس نے ہمیشہ کے روزے رکھے اس نے گویا روزے نہیں رکھے۔ ہر مہینے میں تین دن روزے رکھ لینا اس سے زمانے بھر کے روزے رکھنے کا ثواب ملتا ہے۔'' میں نے عرض کیا: مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا: ''حضرت داود ؑ کے روزوں جیسے روزے رکھو۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے، اس کے باوجود جب دشمن سے مقابلہ ہوتا تو راہ فرار نہیں اختیار کرتے تھے۔''

۱۹۸۰ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ الْوَاسِطِيُّ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي،

[1980] حضرت ابو قلابہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: مجھے ابو ملیح نے بتایا کہ میں تیرے باپ کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ کے پاس گیا۔ انھوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں میرے روزوں کا تذکرہ ہوا تو آپ میرے ہاں تشریف لائے۔ میں نے آپ کے

فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِّنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ، فَقَالَ: «أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «خَمْسًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «سَبْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «تِسْعًا»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِحْدٰى عَشْرَةَ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، شَطْرُ الدَّهْرِ صُمْ يَوْمًا وَّأَفْطِرْ يَوْمًا». [راجع: ١١٣١]

لیے کھجور کی چھال سے بھرا ہوا چمڑے کا تکیہ بچھا دیا۔ آپ زمین پر بیٹھ گئے، اس بنا پر تکیہ میرے اور آپ کے درمیان رہا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تمھیں ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!...... آپ نے فرمایا: ''پانچ روزے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!...... آپ نے فرمایا: ''سات روزے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ...... آپ نے فرمایا: ''نو روزے؟'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!...... آپ نے فرمایا: ''گیارہ روزے؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول!...... پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''حضرت داود علیہ السلام کے روزوں سے کوئی روزہ افضل نہیں جو نصف سال کے روزے رکھتے تھے۔ تم ایک دن کا روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔''

(٦٠) بَابُ صِيَامِ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ، وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ، وَخَمْسَ عَشْرَةَ

باب: 60- ایام بیض، یعنی ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ کا روزہ

١٩٨١ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ بِثَلَاثٍ: صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. [راجع: ١١٧٨]

[1981] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے میرے خلیل ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی: ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھنا، اشراق پڑھنا اور نیند سے پہلے وتر پڑھنا۔

(٦١) بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

باب: 61- جو کوئی (بحالت روزہ) کسی سے ملنے گیا اور وہاں روزہ نہ توڑا

١٩٨٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ: حَدَّثَنِي خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ -: حَدَّثَنَا

[1982] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے

حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَّسَمْنٍ قَالَ: «أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ»، ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِّنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لِأُمِّ سُلَيْمٍ وَّأَهْلِ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي خُوَيْصَةً، قَالَ: «مَا هِيَ؟» قَالَتْ: خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَّلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَّوَلَدًا وَّبَارِكْ لَهُ»، فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الْأَنْصَارِ مَالًا. وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ الْحَجَّاجِ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَّعِشْرُونَ وَمِائَةٌ.

گئے تو انھوں نے آپ کو کھجوریں اور گھی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اپنا گھی مشکیزے میں اور کھجوریں برتن میں واپس ڈال دو کیونکہ میں روزے سے ہوں۔'' پھر آپ نے گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہو کر فرض نماز کے علاوہ کوئی نماز ادا کی۔ پھر آپ نے حضرت ام سلیم ؓ اور دیگر اہل خانہ کے لیے دعا فرمائی۔ حضرت ام سلیم ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرا ایک خاص عزیز ہے (اس کے لیے بھی)۔ آپ نے فرمایا: ''وہ کون ہے؟'' انھوں عرض کیا: آپ کا خادم انس۔ پھر آپ نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جس کی میرے کے لیے دعا نہ کی ہو۔ آپ نے فرمایا: ''اے اللہ! اسے مال و اولاد عطا فرما اور اسے خیر و برکت سے ہمکنار کر۔'' (حضرت انس ؓ کہتے ہیں کہ دیکھ لو) میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی اُمینہ نے بیان کیا کہ حجاج کے بصرہ آنے کے وقت تک ایک سو بیس سے کچھ زیادہ میرے حقیقی بچے دفن ہو چکے ہیں۔

قَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ: سَمِعَ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٣٣٤، ٦٣٤٤، ٦٣٧٨، ٦٣٨٠]

(راویِ حدیث) یحییٰ بن ایوب کہتے ہیں کہ مجھے حمید طویل نے حدیث بیان کی، انھوں نے حضرت انس ؓ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے تھے۔

(٦٢) بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ

باب: 62- مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا

١٩٨٣ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَأَلَهُ - أَوْ سَأَلَ رَجُلًا وَّعِمْرَانُ يَسْمَعُ - فَقَالَ: «يَا أَبَا فُلَانٍ! أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هٰذَا الشَّهْرِ؟» - قَالَ:

[1983] حضرت عمران بن حصین ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ان سے سوال کیا ..... یا کسی اور شخص سے آپ نے دریافت کیا جبکہ حضرت عمران ؓ سن رہے تھے..... آپ نے فرمایا: ''اے ابو فلاں! کیا تو نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟'' ..... ابونعمان نے کہا کہ میرے گمان کے مطابق آپ نے ماہ رمضان کے متعلق دریافت کیا..... اس شخص

أَظُنُّهُ قَالَ: يَعْنِي رَمَضَانَ - قَالَ الرَّجُلُ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ». لَمْ يَقُلِ الصَّلْتُ: أَظُنُّهُ يَعْنِي رَمَضَانَ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ ثَابِتٌ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ».

نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم رمضان کے روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو دو دن روزے رکھ لینا۔'' (راویٔ حدیث) صلت نے رمضان کے الفاظ بیان نہیں کیے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ ثابت نے مطرف سے، انھوں نے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے شعبان کے آخر میں روزے نہیں رکھے۔''

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے عنوان میں مطلق طور پر مہینے کے آخر کا ذکر کیا ہے جبکہ حدیث میں ماہ شعبان کے آخر کا ذکر ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری رحمہ اللہ کے نزدیک مطلق طور پر ہر مہینے کے آخر میں روزہ رکھنا مشروع ہے تاکہ انسان کو اس کی عادت پڑ جائے جبکہ ایک دوسری حدیث میں ہے کہ رمضان سے پہلے ایک دو دن کا روزہ رکھنا منع ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب بطور استقبال رکھے جائیں اگر استقبال کی نیت نہ ہو بلکہ انسان کی عادت ہو تو شعبان کے آخر میں روزے رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

(٦٣) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا أَصْبَحَ صَائِمًا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَعَلَيْهِ أَنْ يُفْطِرَ

باب: 63- جمعہ کا روزہ رکھنا، نیز جب جمعہ کے دن صبح روزے سے ہو تو ضروری ہے کہ روزہ افطار کر دے

١٩٨٤ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. زَادَ غَيْرُ أَبِي عَاصِمٍ: يَعْنِي: أَنْ يَنْفَرِدَ بِصَوْمِهِ.

[1984] حضرت محمد بن عباد سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ (راویٔ حدیث) حضرت ابو عاصم کے علاوہ دوسرے راوی نے یہ اضافہ بیان کیا ہے کہ اس وقت منع ہے جب صرف ایک دن کا روزہ رکھے۔

١٩٨٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ».

[1985] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے کوئی جمعہ کے دن روزہ نہ رکھے مگر ایک دن جمعہ سے پہلے یا ایک دن اس کے بعد ساتھ ملائے۔''

١٩٨٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ: «أَصُمْتِ أَمْسِ؟» قَالَتْ: لَا، قَالَ: «تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟» قَالَتْ: لَا، قَالَ: «فَأَفْطِرِي».

وَقَالَ حَمَّادُ بْنُ الْجَعْدِ سَمِعَ قَتَادَةَ: حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ أَنَّ جُوَيْرِيَةَ حَدَّثَتْهُ فَأَمَرَهَا فَأَفْطَرَتْ.

[1986] حضرت جویریہ بنت حارث ﷞ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن ان کے گھر تشریف لے گئے جبکہ وہ روزے سے تھیں، آپ نے فرمایا: ''کیا تو نے کل روزہ رکھا تھا؟'' اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ ہے؟'' عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''روزہ افطار کر دو۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ ﷞ کو روزہ افطار کرنے کا حکم دیا تو انھوں نے روزہ افطار کر دیا۔

(٦٤) بَابٌ: هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِّنَ الْأَيَّامِ؟

باب: 64- کیا نفلی روزے کے لیے کوئی دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟

١٩٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهَا: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْتَصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً، وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُطِيقُ؟. [انظر: ٦٤٦٦]

[1987] حضرت علقمہ سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عائشہ ﷞ سے دریافت کیا: آیا رسول اللہ ﷺ عبادت کے لیے کچھ دنوں کی تخصیص فرماتے تھے؟ انھوں نے فرمایا: نہیں، آپ کی عبادت دائمی ہوا کرتی تھی۔ اور تم میں سے کون ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برابر طاقت رکھتا ہو؟

(٦٥) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: 65- عرفہ کے دن روزہ رکھنا

١٩٨٨ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَيْرٌ مَوْلَى أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ حَدَّثَتْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ

[1988] حضرت ام فضل بنت حارث ﷞ سے روایت ہے کہ لوگوں نے ان کے پاس عرفہ کے دن نبی ﷺ کے روزے میں اختلاف کیا۔ بعض نے کہا: آپ روزے سے ہیں اور بعض نے کہا: آپ روزے سے نہیں ہیں۔ حضرت ام فضل ﷞ نے آپ کے پاس دودھ کا پیالہ بھیجا جبکہ آپ اونٹ پر سوار تھے تو آپ نے اسے نوش جاں فرمایا۔

الْحَارِثِ: أَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَيْسَ بِصَائِمٍ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ عَلَى بَعِيرِهِ فَشَرِبَهُ.

[راجع: ١٦٥٨]

١٩٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ - أَوْ قُرِئَ عَلَيْهِ - قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنْ مَّيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ وَّهُوَ وَاقِفٌ فِي الْمَوْقِفِ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ.

[1989] حضرت میمونہ ؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی ﷺ کے روزے میں شک کیا تو انھوں نے آپ کے پاس دودھ بھیجا جبکہ آپ عرفہ میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ آپ نے اس میں سے کچھ دودھ نوش فرمایا جبکہ لوگ آپ کو دیکھ رہے تھے۔

فائدہ: پاک و ہند میں یوم عرفہ کو آٹھ تاریخ ہوتی ہے جبکہ بعض مغربی ممالک ایسے ہیں جہاں یوم عرفہ کو دس تاریخ ہوسکتی ہے، اس لیے وہاں عید ہوگی اور عید کا روزہ رکھنا منع ہے، اس لیے روزے دار کو سعودی عرب کے یوم عرفہ سے وابستہ کرنا محل نظر ہے، ہمارے نزدیک راجح بات یہی ہے کہ ہم اپنے حساب سے چاند کا اعتبار کریں، جس دن ذوالحجہ کی نو تاریخ ہو، اس دن کا روزہ رکھیں، خواہ سعودی عرب میں عید ہی کیوں نہ ہو۔ واللّٰه أعلم.

(٦٦) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ

باب: 66- عیدالفطر کے دن روزہ رکھنا

١٩٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَّوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: هٰذَانِ يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا، يَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ، وَالْيَوْمُ الْآخَرُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَنْ قَالَ: مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ فَقَدْ أَصَابَ، وَمَنْ قَالَ: مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَدْ أَصَابَ.

[1990] حضرت ابوعبید مولی ابن ازہر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں عید کے دن حضرت عمر ؓ کے پاس تھا، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دنوں میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے: ایک تمھارا روزوں کو افطار کرنے کا دن (عیدالفطر کا) اور دوسرا دن وہ ہے جس میں تم اپنی قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔ ابوعبداللہ (امام بخاری) ؒ نے ابوعبید کے متعلق فرمایا کہ مولی ابن ازہر اور مولی عبدالرحمٰن بن عوف دونوں طرح کہنا صحیح ہے۔

[انظر: ٥٥٧١]

١٩٩١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَالنَّحْرِ وَعَنِ الصَّمَّاءِ، وَأَنْ يَّحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ. [راجع: ٣٦٧]

[1991] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے، اسی طرح ''بولی بکل'' اور ایک کپڑے میں گوٹھ مارنے سے بھی روکا ہے۔

١٩٩٢ - وَعَنْ صَلَاةٍ بَعْدَ الصُّبْحِ وَالْعَصْرِ. [راجع: ٥٨٦]

[1992] اس حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز فجر اور نماز عصر کے بعد نفل پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(٦٧) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ

باب: 67- قربانی کے دن روزہ رکھنا

١٩٩٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يُنْهٰى عَنْ صِيَامَيْنِ وَبَيْعَتَيْنِ: اَلْفِطْرِ وَالنَّحْرِ، وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٨]

[1993] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: دو دن کے روزوں اور دو قسم کی خرید و فروخت سے منع کیا گیا ہے: عید الفطر اور قربانی کے دن روزہ رکھنا، نیز بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع کیا گیا ہے۔

١٩٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: رَجُلٌ نَذَرَ أَنْ يَّصُومَ يَوْمًا، قَالَ: أَظُنُّهُ قَالَ: الْاِثْنَيْنِ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ عِيدٍ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَرَ اللهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ، وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ. [انظر: ٦٧٠٥، ٦٧٠٦]

[1994] حضرت زیاد بن جبیر سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہنے لگا: ایک شخص نے نذر مانی ہے کہ وہ ایک روزہ رکھے گا، میرا گمان ہے کہ وہ سوموار کا دن ہے اور اتفاق سے اس دن عید تھی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے اس دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ نہی کو مقدم کرتے ہوئے اس دن کا روزہ نہ رکھا جائے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو سواری کرنے کا حکم دیا تھا جس نے پیدل چل کر حج کرنے کی نذر مانی تھی۔ اگر ایسے حالات میں نذر کا پورا کرنا ضروری ہوتا تو آپ اسے سواری استعمال کرنے کا حکم نہ دیتے۔ صورت مذکورہ میں بھی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں کیونکہ اس دن کا

روزہ رکھنا جائز نہیں، لہٰذا وہ اپنی نذر کو کسی صورت میں پورا نہیں کرے گا۔[1]

١٩٩٥ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ - وَكَانَ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً - قَالَ: سَمِعْتُ أَرْبَعًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنَنِي قَالَ: «لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ فِي يَوْمَيْنِ: اَلْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصٰى، وَمَسْجِدِي هٰذَا». [راجع: ٥٨٦]

[1995] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ جنگیں لڑی ہیں، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے چار باتیں سنی ہیں جنھوں نے مجھے بہت خوش کیا۔ آپ نے فرمایا: ''کوئی بھی عورت اپنے شوہر یا محرم کے بغیر دو دن کا سفر نہ کرے، نیز عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے دن کا روزہ نہیں ہے۔ اسی طرح نماز فجر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں تا آنکہ سورج طلوع ہو جائے اور نماز عصر کے بعد کوئی (نفل) نماز نہیں حتی کہ غروب آفتاب ہو جائے اور تین مساجد کے علاوہ کسی مسجد کی طرف رخت سفر باندھنا جائز نہیں اور وہ یہ ہیں: مسجد حرام، مسجد اقصیٰ اور میری یہ مسجد، یعنی مسجد نبوی۔''

(٦٨) بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

باب: 68- ایام تشریق کے روزے رکھنا

١٩٩٦ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي: كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَصُومُ أَيَّامَ مِنًى وَّكَانَ أَبُوهُ يَصُومُهَا.

[1996] حضرت عروہ بن زبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایام منی (ایام تشریق) میں روزے رکھا کرتی تھیں اور ہشام کے باپ حضرت عروہ بھی ان ایام میں روزے رکھتے تھے۔

١٩٩٧، ١٩٩٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عِيسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ.

[1998,1997] حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی مگر اس شخص کو جسے (ایام حج میں) قربانی کا جانور نہ مل سکے۔

1 فتح الباري: 307/4.

عَائِشَةَ، وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْهَدْيَ.

١٩٩٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَلصِّيَامُ لِمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ عَرَفَةَ، فَإِنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا وَّلَمْ يَصُمْ صَامَ أَيَّامَ مِنًى.

[1999] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جو شخص حج اور عمرے کے درمیان تمتع کرے اسے عرفہ کے دن تک روزہ رکھنے کی اجازت ہے لیکن اگر قربانی نہ پا سکے اور اس نے روزے بھی نہیں رکھے تو وہ ایام منیٰ میں روزے رکھ لے۔

وعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

ابن شہاب نے عروہ سے، انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کیا ہے۔

وَتَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

حضرت ابن شہاب سے بیان کرنے میں ابراہیم بن سعد نے امام مالک کی متابعت کی ہے۔

(٦٩) بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب: 69- عاشوراء کے دن روزہ رکھنا

٢٠٠٠ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ: «إِنْ شَاءَ صَامَ». [راجع: ١٨٩٢]

[2000] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی چاہے تو عاشوراء کا روزہ رکھ لے۔''

٢٠٠١ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ. [راجع: ١٥٩٢]

[2001] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ جو چاہتا رکھتا اور جو چاہتا نہ رکھتا۔

٢٠٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ

[2002] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جاہلیت میں قریش عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصُومُهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ. [راجع: ١٥٩٢]

تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ بھی نبوت سے پہلے اس دن کا روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو خود بھی روزہ رکھا اور دوسروں کو بھی اس دن روزہ رکھنے کا حکم دیا لیکن جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشوراء کا روزہ چھوڑ دیا گیا۔ اب جو چاہے اس دن روزہ رکھے جو چاہے نہ رکھے۔

٢٠٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ! أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ».

[2003] حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے حضرت امیر معاویہ ؓ کو عاشوراء کے دن، جس سال انھوں نے حج کیا، منبر پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: اے اہل مدینہ! تمھارے علماء کہاں گئے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ نے فرمایا: ''یہ عاشوراء کا دن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا۔ البتہ میں روزے سے ہوں، اس لیے جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے، اسے چھوڑ دے۔''

٢٠٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ، هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى، قَالَ: «فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ»، فَصَامَهُ، وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ. [انظر: ٣٣٩٧، ٣٩٤٣، ٤٦٨٠، ٤٧٣٧]

[2004] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشوراء کا روزے رکھتے دیکھا۔ آپ نے ان سے دریافت کیا: ''اس روزے کی حیثیت کیا ہے؟'' انھوں نے جواب دیا: یہ ایک اچھا دن ہے، اس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اس کے دشمن سے نجات دی تھی تو موسیٰ ؑ نے روزہ رکھا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں تم سے زیادہ موسیٰ ؑ سے تعلق رکھتا ہوں۔'' چنانچہ آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

٢٠٠٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَعُدُّهُ الْيَهُودُ

[2005] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ یہودی عاشوراء کے دن کو بطور جشن مناتے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اس دن روزہ رکھو۔''

عِيدًا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «فَصُومُوهُ أَنْتُمْ». [انظر: ٣٩٤٢]

٢٠٠٦ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى صِيَامَ يَوْمٍ فَضَّلَهُ عَلٰى غَيْرِهِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، وَهٰذَا الشَّهْرَ، يَعْنِي: شَهْرَ رَمَضَانَ.

[2006] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ عاشوراء کے دن اور رمضان کے مہینے کے علاوہ کسی دن کو افضل سمجھ کر آپ نے اس کا روزہ رکھا ہو۔

٢٠٠٧ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ أَسْلَمَ أَنْ «أَذِّنْ فِي النَّاسِ: أَنَّ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيَصُمْ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ، فَإِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ». [راجع: ١٩٢٤]

[2007] حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے قبیلۂ اسلم کے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں میں اعلان کرے: ''جس نے کچھ کھا لیا ہے وہ باقی دن کا روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ پورے دن کا روزہ رکھے، اس لیے کہ آج کا دن عاشوراء کا دن ہے۔''

فائدہ: ہمارے نزدیک عاشوراء محرم کے روزے کی تین صورتیں حسب ذیل ہیں: * بہترین صورت یہ ہے کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھا جائے کیونکہ دسویں کا روزہ تو حقیقت ثابتہ ہے لیکن نویں محرم کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے اپنی خواہش کا اظہار فرمایا اگرچہ رفیق اعلیٰ سے ملاقات کی وجہ سے اس کی تکمیل نہ ہوسکی۔ * اس سے کم درجہ یہ ہے کہ دسویں اور گیارہویں محرم کا روزہ رکھا جائے۔ * سب سے کم درجہ یہ ہے کہ صرف دسویں تاریخ کا روزہ رکھا جائے، صرف نویں کا روزہ رکھنا کئی ایک لحاظ سے محل نظر ہے۔ واللہ أعلم.

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

31 - كِتَابُ صَلاَةِ التَّرَاوِيحِ

نماز تراویح سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

باب: 1- اس شخص کی فضیلت جو رمضان میں رات کے وقت قیام کرے

٢٠٠٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِرَمَضَانَ: «مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». [راجع: ٣٥]

[2008] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ماہ رمضان کے متعلق یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان میں (رات کا) قیام کیا، اس کے سب گزشتہ گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

٢٠٠٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالنَّاسُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. [راجع: ٣٥]

[2009] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' ابن شہاب نے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو معاملہ اسی طرح رہا، پھر حضرت ابوبکر ؓ کے دور خلافت اور حضرت عمر ؓ کے ابتدائی دور حکومت میں بھی یہی حال رہا۔

٢٠١٠ - وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

[2010] حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری سے روایت

الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَيْلَةً فِي رَمَضَانَ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُونَ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّي بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي أَرٰى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرٰى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ: نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِي يَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي يَقُومُونَ - يُرِيدُ آخِرَ اللَّيْلِ - وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ.

ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں رمضان کی ایک رات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں گیا۔ سب لوگ متفرق اور منتشر تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی کسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ یہ دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ میں تمام لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کردوں تو زیادہ مناسب ہوگا، چنانچہ انھوں نے اس عزم وارادے کے ساتھ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو ان کا امام مقرر کردیا۔ دوسری رات پھر مجھے ان کی معیت میں مسجد نبوی جانے کا اتفاق ہوا تو دیکھا کہ لوگ اپنے امام کے پیچھے نماز تراویح پڑھ رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں دیکھ کر فرمایا کہ یہ نیا طریقہ کس قدر بہتر اور مستحسن ہے! اور رات کا وہ حصہ جس میں یہ لوگ سوجاتے ہیں اس حصے سے بہتر ہے جس میں یہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ آپ کی مراد رات کے آخری حصے کی فضیلت سے تھی کیونکہ لوگ یہ نماز رات کے شروع ہی میں پڑھ لیتے تھے۔

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس فعل کو بدعت سے اس لیے موسوم کیا کہ ان کے زمانے میں نماز تراویح اس طرح نہیں پڑھی جاتی تھی۔ اس اعتبار سے ان کے عہد خلافت میں یقیناً یہ نیا کام تھا لیکن فی الحقیقت یہ کام نبی ﷺ کے عہد مبارک میں کیا جا چکا تھا۔ اسے بدعت کہنے کی یہ ہرگز وجہ نہ تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بدعت کی تقسیم سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہتے تھے کہ بدعت کی دو قسمیں ہیں: ایک بدعت حسنہ، ایک بدعت سیئہ جیسا کہ آج بعض حضرات کا موقف ہے بلکہ شریعت کی نظر میں ہر بدعت ہی گمراہی ہے۔ واضح رہے کہ اس روایت میں رکعات تراویح کی تعداد بیان نہیں ہوئی، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ نے اس کی تعداد بایں الفاظ بیان کی ہے: سائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہما کو نماز تراویح کے لیے تعینات فرمایا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعتیں پڑھائیں۔ (الموطأ للإمام مالك مع تنوير الحوالك: 105/1)

٢٠١١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلّٰى، وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ. [راجع: ٧٢٩]

[2011] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز تراویح پڑھی اور یہ رمضان میں ہوا تھا۔

٢٠١٢ - وَحَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي

[2012] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (رمضان میں) ایک مرتبہ نصف شب کے

عُرْوَةُ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِّنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّى فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوا فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصُلِّيَ بِصَلَاتِهِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهِ حَتَّى خَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ، وَلٰكِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوا عَنْهَا». فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ. [راجع: ٧٢٩]

وقت مسجد میں تشریف لے گئے تو وہاں نماز تراویح پڑھی۔ کچھ صحابۂ کرام ؓ بھی آپ کے ساتھ نماز میں شریک ہو گئے۔ صبح ہوئی تو انھوں نے اس کا چرچا کیا، چنانچہ دوسری رات لوگ پہلے سے بھی زیادہ جمع ہو گئے اور آپ کے ہمراہ نماز (تراویح) پڑھی۔ دوسری صبح کو اور زیادہ چرچا ہوا۔ پھر تیسری رات اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے، نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ کی اقتدا میں نماز (تراویح) ادا کی۔ جب چوتھی رات آئی تو اتنے لوگ جمع ہوئے کہ مسجد نمازیوں سے عاجز آ گئی یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے آپ باہر تشریف لائے۔ جب نماز فجر پڑھ لی تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے، خطبہ پڑھا پھر فرمایا: ''واقعہ یہ ہے کہ تمھارا موجود ہونا مجھ پر مخفی نہ تھا لیکن مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا نماز شب فرض ہو جائے، پھر تم اسے ادا نہ کر سکو۔'' رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور یہ معاملہ اسی طرح رہا۔

٢٠١٣ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ؟ قَالَ: «يَا عَائِشَةُ! إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي». [راجع: ١١٤٧]

[2013] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے ام المومنین حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی رمضان میں نماز کیسے ہوتی تھی؟ انھوں نے جواب دیا کہ آپ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ آپ چار رکعات پڑھتے، ان کے خوبصورت اور طویل ہونے کے متعلق مت سوال کرو۔ پھر چار رکعات ادا کرتے، ان کے بھی خوبصورت اور لمبی ہونے کے بارے میں مت پوچھو۔ پھر تین رکعات (وتر) پڑھتے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں، البتہ میرا دل بیدار رہتا ہے۔''

فائدہ: امام بخاری ؒ نے ثابت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے نماز تراویح کی مسنون تعداد گیارہ رکعات ہے۔ واضح رہے کہ اس تعداد کے خلاف بیس رکعات تراویح کے اثبات میں پیش کی جانے والی تمام روایات کمزور اور ناقابل حجت ہیں۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

32 - كِتَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کی فضیلت کا بیان

(١) بَابُ فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ.

قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ: ﴿وَمَآ أَدْرَىٰكَ﴾ فَقَدْ أَعْلَمَهُ، وَمَا قَالَ: ﴿وَمَا يُدْرِيكَ﴾ فَإِنَّهُ لَمْ يُعْلِمْ. [الأحزاب: ٦٣، الشورى: ١٧، عبس: ٣]

٢٠١٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ - وَأَيُّمَا حِفْظٍ - مِنَ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

[راجع: ٣٥]

باب: 1- شب قدر کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے......'' آخر سورت تک۔

امام ابن عیینہ ؒ بیان کرتے ہیں کہ قرآن کریم میں جہاں وَمَا أَدْرَاكَ ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتا دیا ہے اور جہاں وَمَا يُدْرِيكَ ہے وہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نہیں بتایا۔

[2014] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے شب قدر میں قیام کیا اس کے بھی پہلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔'' سلیمان بن کثیر نے زہری سے روایت کرنے میں سفیان کی متابعت کی ہے۔

(٢) بَابُ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

باب : 2- رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

٢٠١٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رِجَالًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ». [راجع: ١١٥٨]

[2015] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے چند صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو دوران خواب میں رمضان کی آخری سات راتوں میں شب قدر دکھائی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ تمھارے سب کے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں، اس لیے جو اس کو تلاش کرنا چاہے وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔''

٢٠١٦ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ - وَكَانَ لِي صَدِيقًا - فَقَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَّمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا - أَوْ نُسِّيتُهَا - فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِي فَلْيَرْجِعْ». فَرَجَعْنَا وَمَا نَرٰى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ. [راجع: ٦٦٩]

[2016] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا تو آپ بیسویں تاریخ کی صبح (اعتکاف گاہ سے) باہر تشریف لائے اور ہم سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''مجھے خواب میں شب قدر دکھائی گئی تھی مگر مجھے بھلادی گئی۔'' یا فرمایا: ''میں از خود بھول گیا، لہٰذا اب تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے خواب میں ایسا دیکھا گویا کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، لہٰذا جس شخص نے میرے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ واپس لوٹ آئے (اور اعتکاف کرے)۔'' چنانچہ ہم واپس آ گئے اور اس وقت آسمان پر بادل کا نشان تک نہ تھا لیکن اچانک بادل اٹھ آیا اور اتنا برسا کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور وہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز کھڑی کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیچڑ میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی پر مٹی کے نشانات دیکھے۔

(۳) بَابُ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

فِيهِ عُبَادَةُ.

باب : 3- آخری عشرے کی طاق راتوں میں شب قدر کو تلاش کرنا

اس کے متعلق حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث مروی ہے۔

٢٠١٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ». [انظر: ٢٠١٩، ٢٠٢٠]

[2017] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔''

٢٠١٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِي فِي وَسَطِ الشَّهْرِ، فَإِذَا كَانَ حِينَ يُمْسِي مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً تَمْضِي وَيَسْتَقْبِلُ إِحْدَى وَعِشْرِينَ رَجَعَ إِلَى مَسْكَنِهِ، وَرَجَعَ مَنْ كَانَ يُجَاوِرُ مَعَهُ، وَأَنَّهُ أَقَامَ فِي شَهْرٍ جَاوَرَ فِيهِ اللَّيْلَةَ الَّتِي كَانَ يَرْجِعُ فِيهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَأَمَرَهُمْ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ قَالَ: «كُنْتُ أُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَ، ثُمَّ قَدْ بَدَا لِي أَنْ أُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَثْبُتْ فِي مُعْتَكَفِهِ، وَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا فَابْتَغُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَابْتَغُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ». فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ فِي

[2018] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ جب بیسویں رات گزر جاتی اور اکیسویں رات کی آمد ہوتی تو اپنے گھر واپس آجاتے اور وہ لوگ بھی اپنے گھروں کو واپس چلے جاتے جو آپ کے ساتھ اعتکاف کرتے تھے۔ پھر ایک رمضان میں جب آپ اعتکاف سے تھے تو اس رات بھی مسجد میں مقیم رہے جس میں آپ کی عادت گھر واپس آنے کی تھی۔ آپ نے وہاں لوگوں کو خطبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق انھیں کچھ احکام بتائے، پھر فرمایا: ''میں اس دوسرے عشرے میں اعتکاف کرتا تھا لیکن اب مجھ پر واضح ہوا ہے کہ میں آخری عشرے میں اعتکاف کروں، اس لیے جو شخص میرے ساتھ اعتکاف میں رہا ہے وہ اپنی اعتکاف گاہ میں رہے اور مجھے اس رات ''شب قدر'' دکھائی گئی تھی، پھر وہ بھلا دی گئی، اسے تم آخری عشرے میں اور اس کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ

تِلْكَ اللَّيْلَةِ فَأَمْطَرَتْ، فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِي مُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ، فَبَصُرَتْ عَيْنِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَنَظَرْتُ إِلَيْهِ، انْصَرَفَ مِنَ الصُّبْحِ وَوَجْهُهُ مُمْتَلِئٌ طِينًا وَّمَاءً. [راجع: ٦٦٩]

کر رہا ہوں۔" اس رات خوب بادل کڑکا اور بہت بارش ہوئی۔ نبی ﷺ کی جائے نماز پر مسجد ٹپکنے لگی۔ یہ اکیسویں رات تھی۔ میری آنکھوں نے آپ کو دیکھا کہ آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی پانی اور کیچڑ سے بھری ہوئی تھی۔

فائدہ: یہ مبارک رات رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہوتی ہے اور یہ ہر سال تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ اسے کسی خاص تاریخ کے ساتھ متعین نہیں کیا جا سکتا، نیز یہ ایک پوشیدہ رات ہے اور اس رات کے مخفی ہونے میں حکمت یہ ہے کہ اس کی تلاش کے لیے کوشش جاری رکھی جائے۔ اگر اسے معین کر دیا جاتا تو پھر اسی رات ہی پر اکتفا کر لیا جاتا۔[1] واللّٰہ أعلم.

٢٠١٩ - وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اِلْتَمِسُوا». [راجع: ٢٠١٧]

[2019] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: "(شب قدر) تلاش کرو۔"

٢٠٢٠ - وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ وَيَقُولُ: «تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ». [راجع: ٢٠١٧]

[2020] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے اور فرماتے تھے: "رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو۔"

٢٠٢١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اِلْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَّمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ تَبْقٰى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقٰى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقٰى». [انظر: ٢٠٢٢]

[2021] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "رمضان کے آخری عشرے میں شب قدر تلاش کرو جبکہ نو یا سات یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں۔"

٢٠٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ:

[2022] حضرت ابن عباس ؓ ہی سے روایت ہے،

1 فتح الباري: 338/4.

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ وَّعِكْرِمَةَ قَالَا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، هِيَ فِي تِسْعٍ يَّمْضِينَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَّبْقَيْنَ»، يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ تَابَعَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ وَعَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «اِلْتَمِسُوا فِي أَرْبَعٍ وَّعِشْرِينَ». [راجع: ٢٠٢١]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رات آخری عشرے میں ہے جبکہ نو راتیں گزر جائیں یا سات راتیں باقی رہ جائیں۔'' یعنی شب قدر کے متعلق آپ نے یہ فرمایا تھا۔ حضرت ابن عباس ؓ سے ایک روایت ہے کہ اسے چوبیسویں رات میں تلاش کرو۔

فائدہ: ''چوبیسویں رات میں تلاش کرو'' ابن عباس کا یہ قول انھی الفاظ سے کسی اور کتاب میں ہمیں نہیں مل سکا۔ حافظ ابن حجر ؒ نے فتح الباری میں مسند احمد کے حوالے سے ابن عباس ؓ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ یہ روایت ابن عباس ؓ سے مسند أحمد (255/1:)، المعجم الكبير للطبراني (292/11:) اور مصنف ابن أبي شيبة (120/4:) میں موصولاً مروی ہے اور اس میں ''چوبیسویں رات'' کے بجائے ''تیئسویں رات'' کے الفاظ ہیں، اس لیے فتح الباري (333/4:) میں [ليلة أربع و عشرين] کے الفاظ سہو ہے۔

(٤) بَابُ رَفْعِ مَعْرِفَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ لِتَلَاحِي النَّاسِ

باب: 4- لوگوں کے جھگڑے کی بنا پر شب قدر کی پہچان کا اٹھ جانا

٢٠٢٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخْبِرَنَا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: «خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَّكُونَ خَيْرًا لَّكُمْ، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ». [راجع: ٤٩]

[2023] حضرت عبادہ بن صامت ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ہمیں شب قدر کی خبر دینے کے لیے تشریف لا رہے تھے کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑا کرنے لگے۔ آپ نے فرمایا: ''میں تمھیں شب قدر بتانے کے لیے باہر آیا تھا لیکن فلاں فلاں جھگڑ پڑے تو اس کی معرفت کو اٹھا لیا گیا اور امید ہے کہ تمھارے حق میں یہی بہتر ہوگا، لہٰذا اب تم اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔''

فائدہ: علمائے حدیث نے احادیث کی روشنی میں شب قدر کی کچھ علامات ذکر کی ہیں، چند ایک حسب ذیل ہیں: ٭ شب قدر کی صبح کو سورج کے بلند ہونے تک اس کی شعاع نہیں ہوتی وہ تھالی کی مانند ہوتا ہے۔[1] ٭ اس میں جب چاند طلوع ہوتا ہے

1 صحيح مسلم، صلاة المسافرين، حديث: 1785(762).

تو بڑے تھال کے کنارے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔[1] ❁ وہ رات بڑی معتدل ہوتی ہے اس میں گرمی ہوتی ہے نہ سردی، اس صبح کا سورج اس طرح طلوع ہوتا ہے کہ اس کی سرخی مدہم ہوتی ہے۔[2] ❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ابن ابی شیبہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس رات ہلکی ہلکی ہوا چلتی ہے اور بارش بھی ہوتی ہے نیز اس رات شیاطین کو شہاب ثاقب نہیں مارے جاتے کیونکہ اس رات اتنے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ شیاطین ان سے دبک جاتے ہیں۔[3] ❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ اس رات ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ تمام درخت سجدہ ریز ہو جاتے ہیں اور امام بیہقی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ اس رات نمکین پانی میٹھا ہو جاتا ہے لیکن ان روایات کی استنادی حیثیت انتہائی کمزور ہے۔[4]

(٥) بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب:5- رمضان کے آخری عشرے میں عبادت کرنا

٢٠٢٤ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ.

[2024] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو نبی ﷺ (عبادت کے لیے) کمربستہ ہو جاتے، شب بیداری فرماتے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بیدار رکھتے تھے۔

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ آخری عشرہ خوب عبادت کرتے ہوئے گزارا جائے، رسول اللہ ﷺ اس عشرے میں اپنی بیویوں سے الگ ہو جاتے اور بستر کو لپیٹ دیتے، خوب کمربستہ ہو کر ان راتوں کا اہتمام کرتے، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری عشرے میں اتنی محنت کرتے کہ جتنی دوسرے دنوں میں نہیں کرتے تھے۔ اس کوشش اور محنت کی تفصیل امام بخاری رحمہ اللہ کی پیش کردہ حدیث میں بیان ہوئی ہے کہ عبادت کے لیے کمربستہ ہو جاتے، رات کو عبادت کر کے اسے زندہ رکھتے اور اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لیے بیدار کرتے۔ ہمارے ہاں بدقسمتی سے انفرادی عبادت کے بجائے اجتماعی عبادت کا اہتمام کیا جاتا ہے، طاق راتوں میں تقاریر اور دروس ہوتے ہیں، سارا عشرہ بہترین ماکولات اور مشروبات کے دور کے لیے مخصوص کر دیا جاتا ہے، رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ میں ان چیزوں کا نشان تک نہیں ملتا۔ ہمیں اس آخری عشرے کے قیمتی دنوں اور سنہری راتوں کو سو کر یا کھانے پینے یا تقاریر سننے میں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ انفرادی عبادت کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے۔ اس عشرے میں دو عمل اللہ کے ہاں بہت بلند مقام رکھتے ہیں، یعنی اعتکاف اور شب قدر کی تلاش۔

1 صحيح مسلم، الصيام، حديث: 2779(1170). 2 صحيح ابن خزيمة: 231/3. 3 فتح الباري: 330/4.
4 سنن ابن ماجه، الصوم، حديث: 1767.

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

33 - أَبْوَابُ الِاعْتِكَافِ

اعتکاف سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ الِاعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ

باب:1- آخری عشرے میں اعتکاف کرنا

وَالِاعْتِكَافُ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا، لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُبَٰشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَٰكِفُونَ فِى ٱلْمَسَٰجِدِ تِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ ءَايَٰتِهِۦ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ﴾ [البقرة: ١٨٧]

اعتکاف تمام مساجد میں جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جب تم مساجد میں اعتکاف کرو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں، لہٰذا تم ان کے قریب مت جاؤ۔ اللہ لوگوں کے لیے اپنی آیتیں اسی طرح بیان فرماتا ہے، تاکہ وہ متقی بنیں۔''

٢٠٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ: أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ.

[2025] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔

٢٠٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ تَعَالَى، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

[2026] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں پابندی سے اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ آپ اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات اعتکاف کرتی رہیں۔

فائدہ: مسجد میں اعتکاف کرنا مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے یکساں ہے، جو حضرات خواتین کے لیے گھر میں اعتکاف کرنے کی گنجائش نکالتے ہیں یہ درست نہیں ہے، ہمارا موقف ہے کہ خواتین بھی مسجد ہی میں اعتکاف کریں بشرطیکہ خاوند یا سرپرست کی اجازت سے ہو اور وہاں چادر، چار دیواری مجروح ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ گھر میں اعتکاف کرنے کو عبادت کے لیے خلوت گزینی تو کہا جاسکتا ہے لیکن اسے اعتکاف کا نام دینا محل نظر ہے۔

٢٠٢٧ – حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ، فَاعْتَكَفَ عَامًا حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةَ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ - وَهِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِي يَخْرُجُ مِنْ صَبِيحَتِهَا مِنَ اعْتِكَافِهِ - قَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِيَ فَلْيَعْتَكِفِ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ، فَقَدْ أُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا، وَقَدْ رَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ مِنْ صَبِيحَتِهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، وَالْتَمِسُوهَا فِي كُلِّ وِتْرٍ». فَمَطَرَتِ السَّمَاءُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ، وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَلَى عَرِيشٍ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَبَصُرَتْ عَيْنَايَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى جَبْهَتِهِ أَثَرُ الْمَاءِ وَالطِّينِ مِنْ صُبْحِ إِحْدٰى وَعِشْرِينَ. [راجع: ٦٦٩]

[2027] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے۔ آپ نے ایک سال اعتکاف کیا، جب اکیسویں رات آئی اور یہ وہ رات ہے جس کی صبح آپ اعتکاف سے باہر ہوتے تھے، تو آپ نے فرمایا: ''جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہے وہ آخری عشرہ بھی اعتکاف میں گزارے کیونکہ مجھے اس رات شب قدر دکھائی گئی پھر اسے میرے ذہن سے محو کر دیا گیا، چنانچہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اکیسویں کی صبح پانی اور مٹی میں سجدہ کرتا ہوں، اس لیے تم اسے آخری عشرے میں تلاش کرو۔ خاص طور پر ہر طاق رات میں تلاش کرو۔'' واقعہ یہ ہے کہ اس رات بادل برسا اور مسجد چونکہ کھجور کی شاخوں سے تھی، اس لیے وہ بھی بہہ پڑی۔ میری آنکھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اکیسویں رات کی صبح آپ کی پیشانی پر پانی اور مٹی کا نشان تھا۔

(٢) بَابُ الْحَائِضِ تُرَجِّلُ رَأْسَ الْمُعْتَكِفِ

باب:2- حائضہ عورت کا معتکف کو کنگھی کرنا

٢٠٢٨ – حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصْغِي إِلَيَّ رَأْسَهُ، وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ

[2028] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے، آپ میری طرف اپنا سر مبارک جھکا دیتے تو میں آپ کو کنگھی کرتی، حالانکہ میں بحالت حیض ہوتی تھی۔

فَأُرَجِّلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

(٣) بَابٌ: لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ

باب:3-(معتکف) ضرورت کے بغیر گھر میں داخل نہ ہو

٢٠٢٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ، وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

[انظر: ٢٠٣٣، ٢٠٣٤، ٢٠٤١، ٢٠٤٥]

[2029] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بحالت اعتکاف مسجد میں رہتے ہوئے اپنا سر مبارک میری طرف جھکا دیتے تو میں آپ کو کنگھی کر دیتی تھی۔ اور جب آپ معتکف ہوتے تو گھر میں بلاضرورت تشریف نہ لاتے تھے۔

(٤) بَابُ غَسْلِ الْمُعْتَكِفِ

باب:4-معتکف کے لیے سر یا بدن دھونا

٢٠٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥، ٣٠٠]

[2030] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ میرے ساتھ بغلگیر ہوتے، حالانکہ میں بحالت حیض ہوتی تھی۔

٢٠٣١ - وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. [راجع: ٢٩٥]

[2031] رسول اللہ ﷺ بحالت اعتکاف اپنا سر مبارک مسجد سے باہر کر دیتے تو میں اسے دھو دیتی تھی جبکہ میں بحالت حیض ہوتی۔

(٥) بَابُ الْاِعْتِكَافِ لَيْلًا

باب:5-رات کا اعتکاف کرنا

٢٠٣٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، قَالَ: «أَوْفِ

[2032] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ مسجد حرام میں ایک رات اعتکاف کروں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی نذر پوری کرلو۔''

بِنَذْرِكَ». [انظر: ٢٠٤٣، ٣١٤٤، ٤٣٢٠، ٦٦٩٧]

(٦) بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ

٢٠٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَكُنْتُ أَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ، فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَأَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً، فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً آخَرَ، فَلَمَّا أَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ رَأَى الْأَخْبِيَةَ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «آلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ؟» فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ، ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ. [راجع: ٢٠٢٩]

باب:6-عورتوں کا اعتکاف کرنا

[2033] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے۔ میں آپ کے لیے خیمہ لگانے کا اہتمام کرتی تھی۔ آپ صبح کی نماز پڑھتے، پھر اس میں داخل ہو جاتے۔ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے خیمہ لگانے کی اجازت مانگی تو انھوں نے اجازت دے دی اور حضرت حفصہ ؓ نے بھی وہاں اپنا خیمہ لگا لیا۔ جب اسے حضرت زینب ؓ نے دیکھا تو انھوں نے وہاں ایک اور خیمہ نصب کر لیا۔ جب صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے وہاں کئی خیمے دیکھے تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' آپ کو جب صورت حال سے آگاہ کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''کیا تم اس سے نیکی کا ارادہ کرتے ہو؟'' آپ نے اس مہینے کا اعتکاف ترک کر دیا، پھر شوال میں دس دن کا اعتکاف کیا۔

(٧) بَابُ الْأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

٢٠٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَّحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَّعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ: خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ، وخِبَاءُ زَيْنَبَ، فَقَالَ: «آلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ؟»، ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ. [راجع: ٢٠٢٩]

باب:7-مسجد میں خیمے لگانا

[2034] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ جب آپ اس جگہ پہنچے جہاں اعتکاف کرنا چاہتے تھے تو وہاں چند خیمے دیکھے، یعنی وہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب ؓ کے خیمے تھے۔ آپ نے انھیں دیکھ کر فرمایا: ''کیا ان میں نیکی کہتے ہو؟'' پھر آپ وہاں سے واپس آ گئے اور اعتکاف نہ کیا یہاں تک کہ ماہ شوال میں دس دن اعتکاف میں گزارے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اعتکاف کی صرف نیت کرنے سے اعتکاف واجب نہیں ہو جاتا، البتہ رسول اللہ ﷺ نے

ماہ شوال میں اس کی قضا بطور استحباب کی ہے کیونکہ آپ جس عمل کو شروع کرتے اس پر دوام کرتے تھے، لیکن ازواج مطہرات کے متعلق کوئی اشارہ نہیں کہ انھوں نے بھی ماہ شوال میں اعتکاف کیا ہو۔[1]

(٨) بَابٌ: هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ؟

٢٠٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ، مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكُمَا، إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ»، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا». [انظر: ٢٠٣٨، ٢٠٣٩، ٣١٠١، ٣٢٨١، ٦٢١٩، ٧١٧١]

باب: 8- کیا معتکف اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر مسجد کے دروازے تک آسکتا ہے؟

[2035] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد کے اندر معتکف تھے تو وہ آپ کی زیارت کے لیے آئیں اور کچھ دیر گفتگو کی۔ پھر اٹھ کر جانے لگیں تو نبی ﷺ بھی انھیں پہنچانے کے لیے ساتھ ہی اٹھے۔ جب آپ مسجد کے دروازے کے قریب حضرت ام سلمہ ؓ کے دروازے کے پاس پہنچے تو انصار کے دو آدمی ادھر سے گزرے۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ٹھہر جاؤ، یہ صفیہ بنت حیی ؓ ہے۔'' ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ اللہ کے رسول! (کیا آپ ہم پر بدگمان ہیں؟) اور انھیں یہ چیز بہت شاق گزری تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''شیطان، خون کی طرح انسان کے رگ و ریشے میں گردش کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا تمھارے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈال دے۔''

(٩) بَابُ الْاِعْتِكَافِ وَخُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ

٢٠٣٦ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُنِيرٍ: سَمِعَ هَارُونَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ

باب: 9- نبی ﷺ کا اعتکاف بیٹھنا اور بیسویں کی صبح کو باہر نکلنا

[2036] حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری ؓ سے دریافت کیا: کیا آپ نے کبھی رسول اللہ ﷺ کو شب قدر کا

1 فتح الباري: 352/4.

أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قُلْتُ: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ؟ قَالَ: نَعَمْ، اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَخَرَجْنَا صَبِيحَةَ عِشْرِينَ، قَالَ: فَخَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَقَالَ: «إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَإِنِّي نُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِي وِتْرٍ فَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَّطِينٍ، وَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، قَالَ: فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَسَجَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الطِّينِ وَالْمَاءِ، حَتَّى رَأَيْتُ الطِّينَ فِي أَرْنَبَتِهِ وَجَبْهَتِهِ. [راجع: ٦٦٩]

ذکر کرتے سنا ہے؟ انھوں نے فرمایا: ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا۔ ہم بیسویں رمضان کی صبح کو اعتکاف گاہ سے باہر نکلے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بیسویں کی صبح خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ''مجھے شب قدر دکھائی گئی، پھر اسے بھلا دیا گیا، اس لیے تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ چونکہ میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں، اس لیے جس نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اعتکاف کیا تھا وہ واپس اپنے معتکف میں آ جائے۔'' لوگ یہ سن کر مسجد میں واپس آ گئے۔ ہم نے آسمان پر ذرہ بھر بھی بادل نہ دیکھے تھے کہ اچانک تھوڑا سا بادل آیا اور وہ خوب برسا۔ اقامت کہی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے کیچڑ اور پانی میں سجدہ کیا حتی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ناک اور پیشانی مبارک پر مٹی کے نشانات دیکھے۔

(١٠) بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

باب: 10- مستحاضہ عورت کا اعتکاف کرنا

٢٠٣٧ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اعْتَكَفَتْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَأَةٌ مُّسْتَحَاضَةٌ مِّنْ أَزْوَاجِهِ فَكَانَتْ تَرَى الْحُمْرَةَ وَالصُّفْرَةَ، فَرُبَّمَا وَضَعْنَا الطَّسْتَ تَحْتَهَا وَهِيَ تُصَلِّي. [راجع: ٣٠٩]

[2037] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ کی ایک بیوی نے استحاضے کی حالت میں اعتکاف کیا۔ وہ سرخی اور زردی دیکھا کرتی تھی۔ بعض اوقات جب وہ نماز پڑھتی تو ہم اس کے نیچے طشت رکھ دیتے تھے۔

(١١) بَابُ زِيَارَةِ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا فِي اعْتِكَافِهِ

باب: 11- بیوی کا اپنے خاوند سے اعتکاف گاہ میں ملاقات کرنا

٢٠٣٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي

[2038] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت صفیہ ؓ سے

اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ: أَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهُ أَزْوَاجُهُ فَرُحْنَ، فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ: «لَا تَعْجَلِي حَتَّى أَنْصَرِفَ مَعَكِ» - وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ أُسَامَةَ - فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا فَلَقِيَهُ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَنَظَرَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَجَازَا، فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ: «تَعَالَيَا، إِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ»، فَقَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يُلْقِيَ فِي أَنْفُسِكُمَا شَيْئًا». [راجع: ٢٠٣٥]

روایت ہے کہ نبی ﷺ مسجد نبوی میں تھے اور آپ کے پاس ازواج مطہرات موجود تھیں۔ وہ (اپنے اپنے گھروں کو) جانے لگیں تو آپ ﷺ نے حضرت صفیہ بنت حیی ؓ سے فرمایا: ''(جانے میں) جلدی نہ کرنا، میں تمھارے ساتھ جاتا ہوں۔'' ان کا گھر حضرت اسامہ بن زید ؓ کی حویلی میں تھا۔ نبی ﷺ ان کے ہمراہ گئے تو آپ کو دو انصاری ملے۔ انھوں نے نبی ﷺ کو دیکھا اور جلدی سے آگے بڑھ گئے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''ادھر آؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہے۔'' انھوں نے عرض کیا: سبحان اللہ اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ''یقیناً شیطان، انسان کے جسم میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا تمھارے دلوں میں کوئی بدگمانی پیدا کر دے۔''

(١٢) بَابٌ: هَلْ يَدْرَأُ الْمُعْتَكِفُ عَنْ نَفْسِهِ؟

باب: 12- کیا معتکف اپنا دفاع کر سکتا ہے؟

٢٠٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ صَفِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَلَمَّا رَجَعَتْ مَشَى مَعَهَا فَأَبْصَرَهُ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا أَبْصَرَهُ دَعَاهُ فَقَالَ: «تَعَالَ، هِيَ صَفِيَّةُ». وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ: «هٰذِهِ

[2039] حضرت صفیہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئیں جبکہ آپ اعتکاف کی حالت میں تھے۔ پھر جب وہ واپس جانے لگیں تو آپ بھی ان کے ساتھ چلے۔ اس دوران میں آپ کو ایک انصاری جوان نے دیکھا۔ جب آپ کی نظر اس پر پڑی تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: ''ادھر آؤ! یہ (میری بیوی) صفیہ ہے......سفیان نے بعض اوقات (هِيَ صَفِيَّةُ کے بجائے) هٰذِهِ صَفِيَّةُ کے الفاظ کہے...... (نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہ وضاحت ضروری سمجھی) کیونکہ شیطان ابن آدم کے رگ و ریشے میں خون کی طرح سرایت کرتا ہے۔'' (علی بن عبداللہ کہتے ہیں) میں نے اپنے

صَفِيَّةُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ»، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَتَتْهُ لَيْلًا؟ قَالَ: وَهَلْ هُوَ إِلَّا لَيْلًا؟ [راجع: ٢٠٣٥]

شیخ سفیان سے کہا: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس رات کو آئی تھیں؟ تو انھوں نے جواب دیا: رات ہی تو تھی۔

فائدہ: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بدگمانی اور شیطانی مکر وفریب سے خود کو محفوظ رکھنا بہت ضروری ہے۔ خاص طور پر علماء حضرات کو ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جس سے لوگ ان کے متعلق بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں اگر چہ اس کام میں مخلص ہی کیوں نہ ہوں کیونکہ بدگمانی پیدا ہونے کی صورت میں ان کے علوم کا انتفاع ختم ہو جائے گا۔ کوئی شخص بطور تجربہ بھی ایسا کام نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔[1]

(١٣) بَابُ مَنْ خَرَجَ مِنَ اعْتِكَافِهِ عِنْدَ الصُّبْحِ

باب: 13- اعتکاف گاہ سے صبح کے وقت نکلنا

٢٠٤٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ خَالِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؛ ح: قَالَ سُفْيَانُ: وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: وَأَظُنُّ أَنَّ ابْنَ أَبِي لَبِيدٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: اعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ فَلَمَّا كَانَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ نَقَلْنَا مَتَاعَنَا فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ اعْتَكَفَ فَلْيَرْجِعْ إِلٰى مُعْتَكَفِهِ فَإِنِّي رَأَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ وَرَأَيْتُنِي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ»، فَلَمَّا رَجَعَ إِلٰى مُعْتَكَفِهِ قَالَ وَهَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ لَقَدْ هَاجَتِ السَّمَاءُ مِنْ آخِرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَكَانَ الْمَسْجِدُ عَرِيشًا فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلٰى أَنْفِهِ وَأَرْنَبَتِهِ أَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّينِ. [راجع: ٦٦٩]

[2040] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرے کا اعتکاف کیا۔ جب بیسویں کی صبح ہوئی تو ہم نے اپنا سامان وغیرہ (گھروں میں) منتقل کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''جو اعتکاف میں تھا وہ اپنی جائے اعتکاف میں واپس چلا جائے، اس لیے کہ میں نے اس رات خواب دیکھا ہے، اس خواب میں خود پانی اور کیچڑ میں سجدہ کرتا ہوں۔'' جب آپ اپنے معتکف میں واپس چلے گئے تو ایک بادل نمودار ہوا اور خوب بارش ہوئی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! اسی دن کے آخری حصے میں بادل آیا۔ چونکہ مسجد کھجور کی ٹہنیوں سے بنی ہوئی تھی، اس لیے میں نے آپ کی ناک اور پیشانی پر پانی اور کیچڑ کے نشانات دیکھے۔

1 عمدة القاري: 282/4.

فائدہ: زیادہ سے زیادہ یا کم از کم مدت اعتکاف کی کوئی حد نہیں ہے۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ رات کے اعتکاف کے ساتھ دن کا اعتکاف کرنا بھی ضروری ہے لیکن اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پابندی ضروری نہیں ہے، تاہم جو یہ کہا جاتا ہے کہ نماز پڑھنے کے لیے آئیں تو اعتکاف کی نیت کر لیں، اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ یہ بے بنیاد بات ہے۔

(١٤) بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي شَوَّالٍ

٢٠٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ دَخَلَ مَكَانَهُ الَّذِي اعْتَكَفَ فِيهِ، قَالَ: فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ أَنْ تَعْتَكِفَ فَأَذِنَ لَهَا، فَضَرَبَتْ فِيهِ قُبَّةً، فَسَمِعَتْ بِهَا حَفْصَةُ فَضَرَبَتْ قُبَّةً، وَسَمِعَتْ زَيْنَبُ بِهَا فَضَرَبَتْ قُبَّةً أُخْرٰى، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ أَبْصَرَ أَرْبَعَ قِبَابٍ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» فَأُخْبِرَ خَبَرَهُنَّ فَقَالَ: «مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا؟ آلْبِرُّ؟ اِنْزِعُوهَا فَلَا أَرَاهَا»، فَنُزِعَتْ، فَلَمْ يَعْتَكِفْ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِي آخِرِ الْعَشْرِ مِنْ شَوَّالٍ». [راجع: ٢٠٣٩]

باب: 14- ماہ شوال میں اعتکاف کرنا

[2041] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہر رمضان میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ جب صبح کی نماز پڑھتے تو اس جگہ تشریف لے جاتے جہاں اعتکاف کرنا ہوتا۔ حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے اجازت طلب کی کہ وہ اعتکاف کریں۔ جب آپ نے انھیں اجازت دی تو انھوں نے مسجد میں خیمہ لگا لیا۔ حضرت حفصہ ؓ نے سنا تو انھوں نے بھی خیمہ نصب کر لیا۔ حضرت زینب ؓ نے سنا تو انھوں نے ایک اور خیمہ لگا لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ اگلے روز گئے تو وہاں چار خیمے دیکھے، آپ نے فرمایا: ''یہ کیا بات ہے؟'' تو آپ کو ان کی حقیقت سے آگاہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''اس پر انھیں کس چیز نے ابھارا ہے؟ کیا وہ نیکی چاہتی ہیں؟ ان تمام خیموں کو اکھاڑ دو۔ میں انھیں یہاں نہیں دیکھنا چاہتا۔'' چنانچہ وہ تمام خیمے ختم کر دیے گئے۔ پھر آپ نے رمضان میں اعتکاف نہ کیا حتی کہ شوال کے آخری عشرے میں اعتکاف کیا۔

(١٥) بَابُ مَنْ لَّمْ يَرَ عَلَيْهِ إِذَا اعْتَكَفَ صَوْمًا

٢٠٤٢ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ

باب: 15- جس نے معتکف پر روزہ رکھنا ضروری خیال نہیں کیا

[2042] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اپنی نذر پوری کر لو۔'' تب انھوں نے ایک

اللهِ! إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْفِ نَذْرَكَ»، فَاعْتَكَفَ لَيْلَةً.

رات اعتکاف کیا۔

فائدہ: ہمارے نزدیک راجح موقف یہ ہے کہ روزے کے بغیر اعتکاف جائز ہے لیکن روزے کے ساتھ اعتکاف کرنا افضل ہے۔ یاد رہے! اس کا یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص رمضان کا روزہ تو استطاعت کے باوجود نہ رکھے اور اعتکاف کر لے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص رمضان کے علاوہ اعتکاف کرتا ہے یا رمضان میں روزے کی ہمت نہیں رکھتا تو اس کے لیے جائز ہے۔

(١٦) بَابٌ: إِذَا نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ أَسْلَمَ

باب: 16- جس نے زمانۂ جاہلیت میں اعتکاف کی نذر مانی، پھر مسلمان ہو گیا

٢٠٤٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ - قَالَ: أُرَاهُ لَيْلَةً - فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوْفِ بِنَذْرِكَ». [راجع: ٢٠٣٢]

[2043] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے زمانۂ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''اپنی نذر پوری کرو۔''

(١٧) بَابُ الْاِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الْأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

باب: 17- رمضان کے درمیانی عشرے میں اعتکاف کرنا

٢٠٤٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا.

[2044] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے مگر جس سال آپ کی وفات ہوئی، اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

فائدہ: اعتکاف کے لیے اگرچہ آخری عشرہ افضل ہے کیونکہ اس کی طاق راتوں میں شب قدر ہے لیکن یہ ضروری نہیں، اس سے پہلے بھی اعتکاف کیا جا سکتا ہے، آخری سال رسول اللہ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(١٨) بَابُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ ثُمَّ بَدَا لَهُ أَنْ يَخْرُجَ

باب: 18- جس نے اعتکاف کا ارادہ کیا، پھر اس ارادے کو ترک کر دینا مناسب خیال کیا

٢٠٤٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ، فَاسْتَأْذَنَتْهُ عَائِشَةُ فَأَذِنَ لَهَا. وَسَأَلَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ أَنْ تَسْتَأْذِنَ لَهَا فَفَعَلَتْ، فَلَمَّا رَأَتْ ذٰلِكَ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ أَمَرَتْ بِبِنَاءٍ فَبُنِيَ لَهَا، قَالَتْ: وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى انْصَرَفَ إِلٰى بِنَائِهِ فَأَبْصَرَ الْأَبْنِيَةَ فَقَالَ: «مَا هٰذَا؟» قَالُوا: بِنَاءُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آلْبِرَّ أَرَدْنَ بِهٰذَا؟ مَا أَنَا بِمُعْتَكِفٍ»، فَرَجَعَ، فَلَمَّا أَفْطَرَ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ. [راجع: ٢٠٢٩]

[2045] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک دفعہ) رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنے کا ذکر فرمایا۔ حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے (اعتکاف کرنے کی) اجازت طلب کی تو آپ نے انھیں اجازت دے دی۔ حضرت حفصہ ؓ نے حضرت عائشہ ؓ سے سوال کیا کہ وہ اسے بھی اجازت لے دیں تو انھیں بھی اجازت مل گئی۔ جب حضرت زینب بنت جحش ؓ نے یہ دیکھا تو انھوں نے خیمہ لگانے کا حکم دیا، چنانچہ ان کا خیمہ بھی نصب کر دیا گیا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے بعد اپنے معتکف کی طرف تشریف لائے اور وہاں کئی ایک خیمے دیکھے تو فرمایا: ''یہ کیا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: یہ حضرت عائشہ، حضرت حفصہ اور حضرت زینب ؓ کے خیمے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا وہ اس سے نیکی کا ارادہ کرتی ہیں؟ میں (اس سال) اعتکاف نہیں کروں گا۔'' چنانچہ آپ واپس لوٹ آئے۔ جب روزے ختم ہوئے تو آپ نے شوال کے ایک عشرے کا اعتکاف کیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے اعتکاف گاہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی اپنا ارادہ ملتوی کر دیا تھا، اس کے یہ معنی ہرگز نہیں ہیں کہ آپ اعتکاف گاہ میں داخل ہوئے، پھر آپ نے اعتکاف کا ارادہ ترک فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی چیز کی نیت کر لینے سے وہ چیز واجب نہیں ہو جاتی، چونکہ آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ جس کام کو شروع کرتے اس پر دوام فرماتے، اس لیے آپ نے ماہ شوال میں دس دن اعتکاف کر کے اس کی تلافی فرمائی، بصورت دیگر صرف نیت کر لینے سے وہ اعتکاف آپ پر واجب نہیں ہوا تھا جس کی بعد میں قضا دینی ضروری ہو۔

(١٩) بَابُ الْمُعْتَكِفِ يُدْخِلُ رَأْسَهُ الْبَيْتَ لِلْغُسْلِ

٢٠٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ تُرَجِّلُ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا يُنَاوِلُهَا رَأْسَهُ. [راجع: ٢٩٥]

باب:19- اگر معتکف اپنا سر دھونے کے لیے گھر میں داخل کرے

[2046] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے سر مبارک کو دھویا کرتی تھیں، حالانکہ وہ بحالت حیض ہوتیں اور آپ ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے تھے۔ حضرت عائشہ ؓ اپنے حجرے میں ہوتیں، آپ ﷺ اپنا سر مبارک ان کی طرف جھکا دیتے (تو وہ اسے دھو دیتی تھیں)۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

34 - كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید وفروخت سے متعلق احکام ومسائل

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَأَحَلَّ ٱللَّهُ ٱلْبَيْعَ وَحَرَّمَ ٱلرِّبَوٰا۟﴾ [البقرة: ٢٧٥]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔''

وَقَوْلُهُ: ﴿إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَـٰرَةً حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ﴾ [البقرة: ٢٨٢].

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ہاں جو تجارتی لین دین دست بدست تم لوگ کرتے ہو (اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں)۔''

فائدہ: سود، جوا اور رشوت لینے دینے میں بھی باہمی رضامندی پائی جاتی ہے لیکن یہ حقیقی نہیں بلکہ اضطراری ہوتی ہے کیونکہ سود پر قرض لینے والے کو قرض حسنہ مل سکتا ہو تو وہ کبھی سود پر قرض نہ لے۔ جوا کھیلنے والا اس لیے رضامند ہوتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اپنے جیتنے کی امید ہوتی ہے اور اگر کسی کو ہارنے کا اندیشہ ہو تو وہ کبھی جوا نہیں کھیلے گا۔ اسی طرح اگر رشوت دینے والے کو معلوم ہو کہ اسے رشوت دیے بغیر حق مل سکتا ہے تو وہ کبھی رشوت نہ دے۔ اس کے علاوہ اگر سودے بازی میں ایک فریق کی پوری رضامندی نہ ہو اور اسے اس پر مجبور کر دیا جائے تو وہ بھی اس ضمن میں آتا ہے۔

(١) بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ ٱلصَّلَوٰةُ فَٱنتَشِرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ﴾ إِلَى آخِرِ السُّورَةِ [الجمعة: ١٠، ١١]. وَقَوْلِهِ: ﴿لَا تَأْكُلُوٓا۟ أَمْوَٰلَكُم بَيْنَكُم بِٱلْبَـٰطِلِ إِلَّآ أَن تَكُونَ تِجَـٰرَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ﴾ [النساء: ٢٩]

باب: ١- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب نماز (جمعہ) سے فارغ ہو جاؤ تو زمین میں منتشر ہو کر اللہ کا فضل تلاش کرو.....'' سورۂ جمعہ کے آخر تک۔ اور ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنے مال آپس میں باطل طریقے سے مت کھاؤ مگر یہ کہ تجارت تمہاری باہمی رضامندی سے ہو (تو وہ حلال اور جائز ہے)'' کا بیان

٢٠٤٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، وَتَقُولُونَ: مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا، وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا، وَكَانَ يَشْغَلُ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَءًا مِّسْكِينًا مِّنْ مَّسَاكِينِ الصُّفَّةِ، أَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَدِيثٍ يُحَدِّثُهُ: «إِنَّهُ لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَ إِلَيْهِ ثَوْبَهُ إِلَّا وَعٰى مَا أَقُولُ» فَبَسَطْتُ نَمِرَةً عَلَيَّ حَتَّى إِذَا قَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ جَمَعْتُهَا إِلٰى صَدْرِي فَمَا نَسِيتُ مِنْ مَّقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِلْكَ مِنْ شَيْءٍ. [راجع: ١١٨]

[2047] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: تم کہتے ہو کہ ابوہریرہ رسول اللہ ﷺ سے بہت احادیث بیان کرتا ہے۔ اور (یہ بھی) کہتے ہو کہ مہاجرین اور انصار تو رسول اللہ ﷺ سے اتنی حدیثیں بیان نہیں کرتے جس قدر ابوہریرہ بیان کرتے ہیں؟ اصل بات یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی تو بازاروں میں خرید وفروخت اور تجارت میں مشغول رہتے تھے اور میں قوت لایموت پر رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہتا۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر رہتا جبکہ وہ غائب ہوتے اور شغل کی وجہ سے بھول جاتے لیکن میں یاد رکھتا تھا۔ اسی طرح میرے انصار بھائیوں کو کھیتی باڑی مصروف رکھتی جبکہ میں صفہ کے مساکین میں سے ایک مسکین آدمی تھا۔ جب وہ لوگ باتیں بھول جاتے تھے میں انھیں یاد رکھتا تھا۔ (دوسری بات یہ ہے کہ) ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''جو شخص اپنا کپڑا پھیلائے گا یہاں تک کہ جب میں اپنی یہ گفتگو ختم کروں تو وہ اپنا کپڑا اکٹھا کر کے اپنے سینے سے لگا لے تو جو بات میں کہوں گا وہ اسے یاد کر لے گا۔'' چنانچہ میں نے وہ رنگ دار چادر، جو میرے اوپر تھی، پھیلا دی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو ختم کی تو میں نے اکٹھا کر کے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس کے بعد وہ دن اور آج کا دن میں رسول اللہ ﷺ کی اس گفتگو سے کوئی چیز نہیں بھولا۔

٢٠٤٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ

[2048] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے (مجھ سے) کہا: میں تمام انصار سے زیادہ مالدار ہوں۔ تمھیں اپنا نصف مال دیتا ہوں۔ اور میری دونوں بیویوں کو دیکھ لو، جسے تم پسند کرو میں

نِصْفَ مَالِي، وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا، قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ، هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ، قَالَ: فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتٰى بِأَقِطٍ وَّسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَزَوَّجْتَ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «وَمَنْ؟» قَالَ: امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «كَمْ سُقْتَ؟» قَالَ: زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [انظر: ٣٧٨٠]

اسے طلاق دیتا ہوں۔ جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا: مجھے اس کی ضرورت نہیں، یہاں کوئی بازار ہے جہاں تجارت ہوتی ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں، قینقاع نامی ایک بازار ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ صبح کو بازار گئے، کچھ پنیر اور گھی کما کر لے آئے۔ پھر وہ روزانہ بغرض تجارت بازار جانے لگے۔ کچھ دن بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) حاضر ہوئے تو ان کے لباس پر زرد خوشبو کا رنگ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: ''کیا تم نے شادی کی ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''کس سے؟'' عرض کیا: ایک انصاری خاتون سے۔ آپ نے فرمایا: ''تم نے اسے کتنا مہر دیا؟'' عرض کیا: ایک گٹھلی برابر سونا دیا ہے یا کہا کہ ایک سونے کی گٹھلی۔ تب نبی ﷺ نے انھیں فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے ہو۔''

٢٠٤٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ فَآخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ سَعْدٌ ذَا غِنًى فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أُقَاسِمُكَ مَالِي نِصْفَيْنِ، وَأُزَوِّجُكَ، قَالَ: بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ، فَمَا رَجَعَ حَتّٰى اسْتَفْضَلَ أَقِطًا وَّسَمْنًا فَأَتٰى بِهِ أَهْلَ مَنْزِلِهِ فَمَكَثْنَا يَسِيرًا أَوْ مَا شَاءَ اللهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِّنْ صُفْرَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «مَهْيَمْ؟»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «مَا سُقْتَ

[2049] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان کے اور حضرت سعد بن ربیع انصاری ؓ کے درمیان بھائی چارہ قائم کر دیا۔ حضرت سعد ؓ مالدار تھے، انھوں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے کہا: میں تجھے اپنا مال آدھا آدھا تقسیم کر دیتا ہوں، اس کے علاوہ آپ کی شادی کا بھی بندوبست کرتا ہوں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ تمھارے اہل وعیال اور مال واسباب میں برکت فرمائے، مجھے بازار کا راستہ بتاؤ، چنانچہ وہ منڈی سے واپس نہ آئے حتی کہ پنیر اور گھی بطور نفع حاصل کر لیا اور وہ لے کر اپنے گھر والوں کے پاس آئے۔ ہم چند دن ٹھہرے یا جس قدر اللہ کو منظور تھا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن

إِلَيْهَا؟» قَالَ: نَوَاةً مِّنْ ذَهَبٍ أَوْ وَزْنَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ، قَالَ: «أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ». [انظر: ٢٢٩٣، ٣٧٨١، ٣٩٣٧، ٥٠٧٢، ٥١٤٨، ٥١٥٣، ٥١٥٥، ٥١٦٧، ٦٠٨٢، ٦٣٨٦]

عوف ؓ آئے اور ان پر رنگ دار خوشبو لگی ہوئی تھی۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ''تمھارا کیا حال ہے؟'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے ایک انصاری خاتون سے نکاح کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اس کا حق مہر کیا رکھا ہے۔'' عرض کیا: گٹھلی بھر سونا یا کہا کہ گٹھلی کا وزن سونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی ہو۔''

٢٠٥٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ فَكَأَنَّهُمْ تَأَثَّمُوا فِيهِ فَنَزَلَتْ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ). قَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ. [راجع: ١٧٧٠]

[2050] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز جاہلیت کے دور میں منڈیاں تھیں۔ جب اسلام کا دور آیا تو کچھ لوگوں نے ان منڈیوں میں کاروبار کرنا گناہ تصور کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ''تم پر اس بات میں کوئی حرج نہیں کہ ایام حج میں اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔'' حضرت ابن عباس ؓ کی یہی قراءت ہے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس ؓ قراءت مشہورہ کے برعکس اس آیت کے آخر میں [فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ] کے الفاظ پڑھتے تھے۔ ممکن ہے کہ مذکورہ الفاظ آیت کا حصہ ہوں، جسے منسوخ کر دیا گیا لیکن حضرت ابن عباس ؓ کو اس کا علم نہ ہو سکا، اسے قراءت شاذہ کہتے ہیں جس سے قراءت ثابت نہیں ہوتی، البتہ مسائل کے اخذ و استنباط میں اس سے مدد لی جا سکتی ہے۔[1]

(٢) بَابٌ: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

باب: 2- حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں

٢٠٥١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[2051] حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''حلال ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے، ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں۔ جس شخص نے اس چیز کو ترک کر دیا جس میں گناہ کا شبہ ہو تو وہ اس چیز کو بدرجۂ اولیٰ چھوڑ دے گا جس کا گناہ ہونا ظاہر ہو اور جس نے شبہ کی چیز پر جرأت کی تو وہ جلد ہی ایسی بات میں مبتلا ہو سکتا ہے جس کا گناہ ہونا ظاہر ہے۔ گناہ (گویا)

[1] فتح الباري: 368/4.

مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؛ ح: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ، وَمَنِ اجْتَرَأَ عَلٰى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ، وَالْمَعَاصِي حِمَى اللهِ، مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوشِكْ أَنْ يُوَاقِعَهُ».

[راجع: ٥٢]

اللہ کی چراگاہ ہیں، جو انسان اپنے جانور چراگاہ کے اردگرد چرائے گا جلد ہی اس کا چراگاہ میں پہنچنا ممکن ہوگا۔"

(٣) بَابُ تَفْسِيرِ الْمُشَبَّهَاتِ

باب:3-شبہات کی تفسیر

وَقَالَ حَسَّانُ بْنُ أَبِي سِنَانٍ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَهْوَنَ مِنَ الْوَرَعِ، دَعْ مَا يَرِيبُكَ إِلٰى مَا لَا يَرِيبُكَ.

حسان بن ابوسنان بیان کرتے ہیں کہ میں نے پرہیز گاری سے زیادہ آسان کوئی چیز نہیں دیکھی، جو شک میں ڈالے اسے چھوڑ دو اور اس چیز کو اختیار کرو جو شک میں نہ ڈالے۔

٢٠٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا، فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَأَعْرَضَ عَنْهُ وَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟» وَقَدْ كَانَتْ تَحْتَهُ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ التَّمِيمِيِّ. [راجع: ٨٨]

[2052] حضرت عقبہ بن حارث ؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں (میاں بیوی) کو دودھ پلایا ہے۔ اس نے نبی ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے اس سے منہ پھیر لیا اور مسکراتے ہوئے فرمایا: "تم اس عورت کو (بطور بیوی) کیسے رکھ سکتے ہو جبکہ تمھارے بارے میں ایسا کہا گیا ہے؟" حضرت عقبہ بن حارث ؓ کی بیوی ابواہاب تمیمی کی بیٹی تھی۔

٢٠٥٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

[2053] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن

عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَّقَالَ: ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ ابْنَ زَمْعَةَ»، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ»، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ» يَا سَوْدَةُ! لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَآهَا حَتّٰى لَقِيَ اللهَ.

[انظر: ٢٢١٨، ٢٤٢١، ٢٥٣٣، ٢٧٤٥، ٤٣٠٣، ٦٧٤٩، ٦٧٦٥، ٦٨١٧، ٧١٨٢]

ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کے بطن سے پیدا ہونے والا بیٹا میرے نطفے سے ہے، لہٰذا تم اسے اپنے قبضے میں لے لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ فتح مکہ کے سال حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے قبضے میں لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے اور میرے بھائی نے اسے لینے کی مجھے وصیت کی تھی۔ (اس وقت) عبد بن زمعہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا: یہ تو میرا بھائی ہے، یعنی میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اور اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ آخر دونوں جھگڑتے جھگڑتے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھتیجا ہے۔ میرے بھائی نے اسے تحویل میں لینے کی مجھے وصیت کی تھی۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی سے ہے، نیز اس کے بستر ہی پر پیدا ہوا ہے۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''عبد بن زمعہ! یہ بچہ تجھے ملے گا۔'' اس کے بعد نبی ﷺ نے مزید فرمایا: ''بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو اور زنا کار کے لیے پتھر ہیں۔'' اس کے بعد آپ نے ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''تم اس (بچے) سے پردہ کرو۔'' کیونکہ آپ نے اس لڑکے میں عتبہ کی مشابہت دیکھی، چنانچہ اس کے بعد اس لڑکے نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملا۔

٢٠٥٤ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ، فَقَالَ: «إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ، وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ

[2054] حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر وہ شکار کو نوک کی طرف سے لگا ہے تو کھا لو اور اگر عرض کے بل لگ کر شکار کو مار دیا ہے تو اسے مت کھاؤ کیونکہ وہ مردار ہے۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں شکار کے لیے بسم اللہ پڑھ کر اپنا کتا

اللهِ! أُرْسِلُ كَلْبِي وَأُسَمِّي فَأَجِدُ مَعَهُ عَلَى الصَّيْدِ كَلْبًا آخَرَ لَمْ أُسَمِّ عَلَيْهِ، وَلَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ؟ قَالَ: «لَا تَأْكُلْ، إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى الْآخَرِ». [راجع: ١٧٥]

چھوڑتا ہوں لیکن شکار کے وقت اس کے ساتھ کسی دوسرے کتے کو بھی پاتا ہوں جس پر میں نے بسم اللہ نہیں پڑھی ہوتی، مجھے معلوم نہیں کہ کس کتے نے شکار مارا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اسے مت کھاؤ۔ تم نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ کہی دوسرے کتے پر تو بسم اللہ نہیں کہی تھی۔''

(٤) بَابُ مَا يُتَنَزَّهُ مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب: 4- مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا

٢٠٥٥ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ مَسْقُوطَةٍ، فَقَالَ: «لَوْلَا أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً لَأَكَلْتُهَا».

[2055] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ ایک گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اگر یہ کھجور صدقے کی نہ ہوتی تو میں اسے کھا لیتا۔''

وَقَالَ هَمَّامٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَجِدُ تَمْرَةً سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي». [انظر: ٢٤٣١]

ہمام نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''میں اپنے بستر پر گری ہوئی کھجور پاتا ہوں۔''

فائدہ: مسند امام احمد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات سخت قلق اور پریشانی میں بیدار رہے، دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپ نے ایک گری پڑی کھجور کو کھا لیا تھا، اس کے بعد یاد آیا کہ گھر میں صدقہ کی کھجوریں بھی تھیں جنھیں غرباء میں تقسیم کرنا تھا، اس لیے آپ کو پریشانی ہوئی کہ اس کھجور کے متعلق یقین نہ تھا، یعنی صدقے کی کھجوروں سے تھی یا گھر کے استعمال کے لیے رکھی ہوئی کھجوروں میں سے تھی۔[1]

(٥) بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

باب: 5- جس نے وسوسہ وغیرہ کو مشتبہ امر خیال نہ کیا

٢٠٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: شُكِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلُ يَجِدُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئًا، أَيَقْطَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: «لَا حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا». [راجع: ٣٧]

[2056] حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا: نبی ﷺ سے ایک شخص کے متعلق شکایت کی گئی کہ وہ نماز میں کوئی چیز محسوس کرتا ہے کیا وہ نماز توڑ دے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہ (توڑے) تا آنکہ وہ آواز سنے یا بو پائے۔''

1 مسند أحمد: 193/2.

وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: لَا وُضُوءَ إِلَّا فِيمَا وَجَدْتَ الرِّيحَ أَوْ سَمِعْتَ الصَّوْتَ.

ابن ابی حفصہ نے امام زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ وضو اس وقت لازم ہوتا ہے جب تو بدبو پائے یا آواز سنے۔

فائدہ: وسوسہ یہ ہے کہ بلاوجہ ہر چیز کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھنا، مثلاً: ایک شخص سے مال خریدا، خواہ مخواہ اس کے حرام ہونے کا گمان کرنا۔ اس قسم کی وسوسہ اندازی یا وسوسہ پیروی جائز نہیں ہے۔

٢٠٥٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْعِجْلِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ، أَمْ لَا؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَمُّوا اللهَ عَلَيْهِ وَكُلُوهُ». [انظر: ٥٥٠٧، ٧٣٩٨]

[2057] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کچھ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کئی لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں کہ انھوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام ذکر کیا تھا یا نہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم خود اس پر بسم اللہ پڑھ لو اور اسے کھا لو۔''

(٦) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ١١]

باب: 6- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جب انھوں نے کوئی سودا بکتا یا کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو ادھر بھاگ گئے'' کا بیان

٢٠٥٨ - حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ مِنَ الشَّامِ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَـٰرَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ١١]. [راجع: ٩٣٦]

[2058] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے کہ شام سے ایک قافلہ آیا جو غلہ لادے ہوئے تھا۔ لوگ اس کی طرف چل دیے حتی کہ نبی ﷺ کے ہمراہ بارہ مردوں کے علاوہ کوئی باقی نہ رہا تو یہ آیت نازل ہوئی: ''جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے۔''

فائدہ: دراصل مدنی دور کی ابتدائی زندگی معاشی اعتبار سے بھی مسلمانوں کے لیے سخت پریشان کن تھی۔ مہاجرین کی آباد کاری کے علاوہ کفار مکہ نے بھی اہل مدینہ کی معاشی ناکہ بندی کر رکھی تھی۔ اس بنا پر غلہ کم یاب بھی تھا اور گرانی بھی بہت تھی، انھی ایام میں ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ خطبہ جمعہ دے رہے تھے کہ شام سے غلے اور اناج کا ایک تجارتی قافلہ مدینہ طیبہ آ پہنچا۔ انھوں

نے اپنی آمد کی اطلاع طبلے بجا کر دی۔ خطبہ سننے والے مسلمان بھی، محض اس خیال سے کہ اگر دیر سے گئے تو سارا غلہ بک جائے گا، خطبہ چھوڑ کر ادھر چلے گئے تو مذکورہ آیت نازل ہوئی اس آیت کریمہ میں میٹھی زبان سے عتاب کیا گیا کہ قافلے والے تمھارے رازق تو نہ تھے، رزق کے اسباب مہیا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے، لہٰذا تمھیں آئندہ ایسی باتوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(٧) بَابُ مَنْ لَّمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

باب: 7- جس نے کچھ پروا نہ کی جہاں سے چاہا مال کما لیا

٢٠٥٩ - **حَدَّثَنَا** آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟». [انظر: ٢٠٨٣]

[2059] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”لوگوں پر ایک وقت آئے گا، جب آدمی کو اس کی کچھ پروا نہیں رہے گی کہ مال حلال طریقے سے حاصل کیا ہے یا حرام طریقے سے کمایا ہے۔“

(٨) بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَزِّ وَغَيْرِهِ

باب: 8- خشکی وغیرہ میں تجارت کرنا

وَقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَـٰرَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ ٱللَّهِ﴾ [النور: ٣٧] وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَبَايَعُونَ وَيَتَّجِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”کچھ لوگ ایسے ہیں کہ انھیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی۔“ حضرت قتادہ نے کہا کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایسے لوگ تھے جو خرید وفروخت اور تجارت کرتے لیکن جب ان کے سامنے حقوق اللہ سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید وفروخت انھیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرتی تا آنکہ وہ اسے ادا کر لیتے۔

٢٠٦٠، ٢٠٦١ - **حَدَّثَنَا** أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ: كُنْتُ أَتَّجِرُ فِي الصَّرْفِ، فَسَأَلْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ؛ ح:

[2061,2060] حضرت ابو منہال سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں کرنسی کا کاروبار کرتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا۔

وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَّعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا

ایک دوسری سند کے مطابق حضرت ابو منہال کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے کرنسی کے کاروبار کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے

أَبَا الْمِنْهَالِ يَقُولُ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَا: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: «إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نَسِيأً فَلَا يَصْلُحُ». [الحديث: ٢٠٦٠، انظر: ٢١٨٠، ٢٤٩٧، ٣٩٣٩]؛ [الحديث: ٢١٦١، انظر: ٢١٨١، ٢٤٩٨، ٣٩٤٠]

فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تجارت کرتے تھے۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیع صرف، یعنی کرنسی کے کاروبار کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''اگر نقد بنقد ہو تو کوئی حرج نہیں، اگر ادھار ہو تو جائز نہیں۔''

فائدہ: سونے چاندی کے سکوں کا باہمی تبادلہ ''صرف'' کہلاتا ہے اس کی دو صورتیں ہیں: ○ چاندی کے بدلے چاندی اور سونے کے بدلے سونا۔ اس کے جائز ہونے کے لیے دو شرطیں ہیں: * دونوں کا وزن برابر ہو۔ * دست بدست ہوں۔ اگر ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار ہو یا نقد کی صورت میں وزن میں کمی بیشی کی گئی تو معاملہ حرام ہو جائے گا۔ ○ سونے کو چاندی یا چاندی کو سونے کے عوض خریدنا۔ اس صورت میں وزن کا برابر ہونا تو ضروری نہیں ہے، تاہم اس کا نقد بنقد ہونا ضروری ہے۔ اگر کمی بیشی کے ساتھ معاملہ ادھار کا ہوا تو جائز نہیں ہوگا۔

(٩) بَابُ الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ

باب:9- تجارت کے لیے سفر کرنا

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَٱنتَشِرُوا۟ فِى ٱلْأَرْضِ وَٱبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِ ٱللَّهِ﴾ [الجمعة: ١٠].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(نماز جمعہ سے فراغت کے بعد) زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو۔''

٢٠٦٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ: أَنَّ أَبَا مُوسَى [الْأَشْعَرِيَّ] اسْتَأْذَنَ عَلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ - وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا - فَرَجَعَ أَبُو مُوسٰى فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ؟ ائْذَنُوا لَهُ، قِيلَ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَاهُ فَقَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ، فَقَالَ: تَأْتِينِي عَلٰى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ، فَانْطَلَقَ إِلٰى مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي

[2062] حضرت عبید بن عمیر سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اجازت طلب کی لیکن انھیں اجازت نہ ملی...... غالباً حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت کسی کام میں مصروف تھے...... حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس آ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کام سے فارغ ہوئے تو کہنے لگے کہ میں نے عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی آواز سنی تھی؟ انھیں اجازت دے دو۔ عرض کیا گیا: وہ تو واپس چلے گئے ہیں۔ آپ نے انھیں بلایا (اور پوچھا:) کیوں واپس چلے گئے تھے۔ انھوں نے عرض کیا: ہمیں یہی حکم دیا گیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو۔ یہ سن کر

سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى التِّجَارَةِ. [انظر: ٦٢٤٥، ٧٣٥٣]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ انصار کی مجلس میں گئے اور ان سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ اس بات کی گواہی تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی دے دیں گے جو ہم سب میں کم عمر ہیں، چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے گئے (انھوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ کا یہی حکم تھا۔) تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کا حکم مجھ سے پوشیدہ رہ گیا؟ کیونکہ میں بازاروں میں خرید وفروخت اور تجارت میں مصروف رہا، یعنی تجارت کی غرض سے باہر آنے جانے میں مشغول رہا۔

(١٠) بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَحْرِ

باب:10- تجارت کے لیے سمندری سفر کرنا

وَقَالَ مَطَرٌ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَمَا ذَكَرَهُ اللهُ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا بِحَقٍّ ثُمَّ تَلَا ﴿وَتَرَى ٱلْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا۟ مِن فَضْلِهِۦ﴾ [النحل: ١٤]

حضرت مطر الوراق نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے جو قرآن میں ذکر کیا ہے وہ برحق ہے، پھر یہ آیت تلاوت کی: ﴿وَتَرَى الْفُلْكَ...... مِنْ فَضْلِهِ﴾ ''تم کشتیوں کو دیکھتے ہو کہ وہ پانی کو چیرتی ہیں اور تاکہ تم اس کا کچھ فضل تلاش کرو۔''

اَلْفُلْكُ: اَلسُّفُنُ، اَلْوَاحِدُ وَالْجَمْعُ سَوَاءٌ.

فلك کشتی کو کہتے ہیں۔ اس کی واحد اور جمع دونوں یکساں ہیں۔

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: تَمْخَرُ السُّفُنُ الرِّيحَ وَلَا تَمْخَرُ الرِّيحَ شَيْئًا مِّنَ السُّفُنِ إِلَّا الْفُلْكُ الْعِظَامُ.

امام مجاہد نے کہا: ''کشتیاں، ہوا کو چیرتی ہیں اور بڑی بڑی کشتیاں ہی ہوا کو پھاڑتی ہیں۔

٢٠٦٣ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ خَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ. حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[2063] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جو سمندر کے سفر کو نکلا، پھر اس نے اپنی ضرورت پوری کی۔ اس کے بعد پوری حدیث بیان فرمائی۔

صَالِحٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهِ. [راجع: ١٤٩٨]

(١١) بَابٌ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا﴾ [الجمعة: ١١] وَقَوْلُهُ: ﴿لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ﴾ [النور: ٣٧]

باب: 11- ارشاد باری تعالیٰ: ''جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا ہوتے دیکھا تو اس کی طرف بھاگ گئے'' نیز ارشاد باری تعالیٰ: ''کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنھیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے غافل نہیں کرتی'' کا بیان

وَقَالَ قَتَادَةُ: كَانَ الْقَوْمُ يَتَّجِرُونَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِّنْ حُقُوقِ اللهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ حَتَّى يُؤَدُّوهُ إِلَى اللهِ.

حضرت قتادہ نے کہا کہ صحابۂ کرام ؓ ایسے لوگ تھے جو خرید و فروخت اور تجارت کرتے لیکن جب ان کے سامنے حقوق اللہ میں سے کوئی حق آتا تو تجارت اور خرید و فروخت انھیں اللہ کی یاد سے غافل نہ کرتی حتی کہ وہ اسے ادا کر لیتے۔

٢٠٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلَتْ عِيرٌ وَّنَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ فَانْفَضَّ النَّاسُ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ [الجمعة: ١١] [راجع: ٩٣٦]

[2064] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز جمعہ ادا کر رہے تھے کہ غلے کا ایک قافلہ آیا۔ لوگ اس کی طرف چل دیے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بارہ مردوں کے علاوہ کوئی دوسرا شخص باقی نہ رہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ''جب انھوں نے کوئی تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف دوڑ پڑے اور آپ کو کھڑا ہی چھوڑ دیا۔''

(١٢) بَابُ قَوْلِهِ: ﴿أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ﴾ [البقرة: ٢٦٧]

باب: 12- ارشاد باری تعالیٰ: ''اپنی پاکیزہ کمائی سے خرچ کرو'' کی وضاحت

٢٠٦٥ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَّسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا بِمَا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ، لَا

[2065] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی عورت اپنے گھر کا طعام خرچ کرے بشرطیکہ اس کی نیت بگاڑ کی نہ ہو تو اسے خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ اس کے خاوند کو اس کی کمائی کا ثواب ہو گا اور خازن بھی اس کی مثل ہے۔ کوئی کسی کے ثواب میں ذرہ بھر کمی نہیں کرے گا۔''

يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا». [راجع: ١٤٢٥]

فائدہ: غیر مفسدة کا مطلب یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کے مال کو ناجائز مقامات اور مصارف میں خرچ نہ کرے۔

٢٠٦٦ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَّعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ كَسْبِ زَوْجِهَا عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ فَلَهَا نِصْفُ أَجْرِهِ». [انظر: ٥١٩٢، ٥١٩٥، ٥٣٦٠]

[2066] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اگر عورت اپنے خاوند کی کمائی سے اس کے حکم (اجازت) کے بغیر خرچ کرے تو اسے خاوند کے ثواب کا نصف ملے گا۔''

(١٣) بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

باب:13- جس نے رزق میں وسعت کی خواہش کی

٢٠٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ الْكِرْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ: قَالَ مُحَمَّدٌ - هُوَ الزُّهْرِيُّ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ». [انظر: ٥٩٨٦]

[2067] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ ہو تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔''

فائدہ: بعض شارحین نے یہ بھی لکھا ہے کہ ماں کے پیٹ میں اس طرح لکھا جاتا ہے کہ اگر اس نے صلہ رحمی کی تو اس کا رزق وسیع اور عمر دراز ہو گی۔[1] یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کیونکہ بہتر یہ ہے کہ حدیث کو اس کے ظاہری معنی پر محمول کیا جائے۔

(١٤) بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّسِيئَةِ

باب:14- نبی ﷺ کا ادھار خریدنا

٢٠٦٨ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ: الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ. [انظر: ٢٠٩٦، ٢٢٠٠، ٢٢٥١،

[2068] حضرت اعمش نے کہا کہ ابراہیم نخعی کی مجلس میں ہم نے ادھار لین دین میں (کوئی سامان) گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: مجھ سے اسود نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے کچھ مدت کے لیے طعام خریدا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

1 فتح الباري: 382/4.

٢٢٥٢، ٢٣٨٦، ٢٥٠٩، ٢٥١٣، ٢٩١٦، ٤٤٦٧]

٢٠٦٩ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ أَبُو الْيَسَعِ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَشٰى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَّهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِّأَهْلِهِ. وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَمْسٰى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ بُرٍّ وَّلَا صَاعُ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ». [انظر: ٢٥٠٨]

[2069] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر گئے اور اس وقت نبی ﷺ نے اپنی ایک زرہ مدینہ طیبہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے کچھ جو لیے تھے۔ اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''آل محمد ﷺ کے پاس کبھی شام کے وقت ایک صاع گیہوں یا کسی اور غلے کا جمع نہیں رہا، حالانکہ آپ کی نو بیویاں تھیں۔''

(١٥) بَابُ كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

باب: 15- آدمی کا خود کمانا اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا

٢٠٧٠ - حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا اسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ قَالَ: لَقَدْ عَلِمَ قَوْمِي أَنَّ حِرْفَتِي لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَّؤُونَةِ أَهْلِي وَشُغِلْتُ بِأَمْرِ الْمُسْلِمِينَ، فَسَيَأْكُلُ آلُ أَبِي بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا الْمَالِ وَأَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِينَ فِيهِ.

[2070] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب حضرت ابوبکر صدیق ؓ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: میری قوم اچھی طرح جانتی ہے کہ میرا کاروبار میرے اہل وعیال کے لیے ناکافی نہیں تھا لیکن اب میں مسلمانوں کے معاملات میں مشغول ہوگیا ہوں، لہٰذا ابوبکر کے اہل خانہ اس مال سے کھائیں گے اور وہ خود مسلمانوں کے مال واسباب کی نگرانی کریں گے۔

٢٠٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عُمَّالَ أَنْفُسِهِمْ،

[2071] حضرت عائشہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام ؓ خود محنت مزدوری کرتے تھے، جس کی بنا پر ان کے جسم سے پسینے وغیرہ کی بو آتی تھی۔ ایسے حالات میں ان سے کہا گیا: اگر تم

فَكَانَ يَكُونُ لَهُمْ أَرْوَاحٌ، فَقِيلَ لَهُمْ: لَوِ اغْتَسَلْتُمْ. رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. [راجع: ٩٠٣]

غسل کر لیتے تو بہتر ہوتا۔ اسے ہمام نے ہشام سے، انھوں نے اپنے باپ (عروہ) سے، انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے بیان کیا ہے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابۂ کرام ؓ خود محنت ومشقت کرتے تھے، دوسروں پر بوجھ بننا انھیں گوارا نہ تھا۔

٢٠٧٢ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنِي [عِيسَى بْنُ يُونُسَ] عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِّنْ أَنْ يَّأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ».

[2072] حضرت مقدام بن معدیکرب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاک کھانا نہیں کھایا اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داود ؑ بھی اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔''

٢٠٧٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: «أَنَّ دَاوُدَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَا يَأْكُلُ إِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدِهِ». [انظر: ٣٤١٧، ٤٧١٣]

[2073] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''اللہ کے نبی حضرت داود ؑ اپنے ہاتھ کی کمائی ہی سے کھاتے تھے۔''

فائدہ: واضح رہے کہ معیشت کے بنیادی ذرائع تین ہیں: زراعت، تجارت اور صنعت وحرفت۔ بعض حضرات نے تجارت کو افضل کہا ہے جبکہ کچھ حضرات زراعت کے پیشے کو بہتر قرار دیتے ہیں، بہرصورت جو کمائی انسان کے ہاتھ سے حاصل ہو اسے حدیث میں بہتر اور پاکیزہ کہا گیا ہے۔

٢٠٧٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ». [راجع: ١٤٧٠]

[2074] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص لکڑیاں جمع کر کے گٹھا بنا کر اپنی پیٹھ پر لاد لے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی سے سوال کرے وہ اسے دے یا نہ دے۔''

٢٠٧٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا

[2075] حضرت زبیر بن عوام ؓ سے روایت ہے،

وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلَهُ».

[راجع: ١٤٧١]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنی رسیوں کو لے (اور لکڑیاں اکٹھی کر کے لائے تو ایسا کرنا لوگوں کے سامنے دست سوال پھیلانے سے بہتر ہے۔)''

(١٦) بَابُ السُّهُولَةِ وَالسَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ، وَمَنْ طَلَبَ حَقًّا فَلْيَطْلُبْهُ فِي عَفَافٍ

باب: 16- خرید و فروخت کے وقت آسانی اور کشادہ دلی کرنا اور پاکیزہ انداز سے حق طلبی کرنا

٢٠٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى».

[2076] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو بیچتے، خریدتے اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور کشادہ دلی کا مظاہرہ کرے۔''

(١٧) بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

باب: 17- جس شخص نے کسی مالدار کو مہلت دی

٢٠٧٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ: أَنَّ رِبْعِيَّ بْنَ حِرَاشٍ حَدَّثَهُ: أَنَّ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوا: أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ - قَالَ - فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ».

[2077] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''پہلے زمانے میں فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کے وقت پوچھا: کیا تو نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا: میں اپنے ملازمین کو یہ حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو ادائیگی میں مہلت دیں اور مال دار سے بھی نرمی کریں تو انھوں نے بھی اس سے نرمی اختیار فرمائی۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ عَنْ رِبْعِيٍّ: «كُنْتُ أُيَسِّرُ عَلَى الْمُوسِرِ وَأُنْظِرُ الْمُعْسِرَ».

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ابومالک کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''میں مال داروں سے آسانی کرتا اور غریبوں کو مہلت دیتا تھا۔''

وَتَابَعَهُ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ.

شعبہ نے ابومالک کی متابعت کی ہے۔

وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ

ابوعوانہ کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں: ''میں مالدار

رِبْعِيٌّ: «أُنْظِرُ الْمُوسِرَ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ».

وَقَالَ نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيٍّ: «فَأَقْبَلُ مِنَ الْمُوسِرِ وَأَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ». [انظر: ٢٣٩١، ٣٤٥١]

کو مہلت دیتا اور نادار سے درگزر کرتا تھا۔"

ایک دوسری روایت بایں الفاظ ہے: "میں مالدار کا عذر قبول کرتا اور غریب سے درگزر کرتا تھا۔"

(١٨) بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا

باب: 18- جس شخص نے کسی تنگ دست کو مہلت دی

٢٠٧٨ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأَى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهِ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ». [انظر: ٣٤٨٠]

[2078] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "ایک تاجر شخص لوگوں سے قرض کا لین دین کرتا تھا۔ جب وہ دیکھتا کہ کوئی تنگ دست آدمی ہے تو اپنے اہل کاروں سے کہتا کہ قرض معاف کر دو، شاید اللہ ہمیں معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے درگزر کا معاملہ فرمایا۔"

(١٩) بَابٌ: إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

باب: 19- جب خرید و فروخت کرنے والے دونوں وضاحت کر دیں، کوئی چیز نہ چھپائیں اور خیر خواہی کریں

وَيُذْكَرُ عَنِ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: كَتَبَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «هٰذَا مَا اشْتَرٰى مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الْعَدَّاءِ بْنِ خَالِدٍ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ مِنَ الْمُسْلِمِ، لَا دَاءَ وَلَا خِبْثَةَ، وَلَا غَائِلَةَ».

حضرت عداء بن خالد رضی اللہ عنہ سے بیان کیا جاتا ہے، انھوں نے کہا مجھے نبی ﷺ نے یہ لکھ کر دیا: "یہ وہ ہے جسے محمد رسول اللہ ﷺ نے عداء بن خالد سے خرید کیا ہے۔ یہ سودا مسلمان کا مسلمان سے ہے۔ اس میں نہ تو کوئی بیماری ہے اور نہ کوئی عیب اور غائلہ ہی ہے۔"

وَقَالَ قَتَادَةُ: اَلْغَائِلَةُ: اَلزِّنَا وَالسَّرِقَةُ وَالْإِبَاقُ.

حضرت قتادہ نے کہا کہ غائلہ سے مراد زنا کاری، چوری اور بھاگ جانا ہے۔

وَقِيلَ لِإِبْرَاهِيمَ: إِنَّ بَعْضَ النَّخَّاسِينَ يُسَمِّي آرِيَّ خُرَاسَانَ وَسِجِسْتَانَ، فَيَقُولُ: جَاءَ أَمْسِ مِنْ خُرَاسَانَ، جَاءَ الْيَوْمَ مِنْ سِجِسْتَانَ،

حضرت ابراہیم نخعی سے کہا گیا کہ بعض دلال خراسان اور سجستان کے اصطبل کا نام لے کر کہتے ہیں کہ یہ جانور کل خراسان سے آیا ہے اور یہ آج سجستان سے آیا ہے تو انھوں

فَكَرِهَهُ كَرَاهَةً شَدِيدَةً.

نے اس انداز کو سخت ناپسند کیا۔

وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يَبِيعُ سِلْعَةً يَعْلَمُ أَنَّ بِهَا دَاءً إِلَّا أَخْبَرَهُ.

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دیدہ دانستہ کسی عیب دار چیز کو فروخت کرے مگر اسے اس کے متعلق آگاہ کر دینا چاہیے۔

٢٠٧٩ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ رَفَعَهُ إِلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». [انظر: ٢٠٨٢، ٢١٠٨، ٢١١٠، ٢١١٤]

[2079] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خریدنے اور بیچنے والے دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں...... یا یہ فرمایا یہاں تک کہ علیحدہ ہوں...... اگر وہ سچ بولیں اور عیب و ہنر ظاہر کر دیں تو انھیں ان کی اس تجارت میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں یا عیب چھپائیں تو بیع کی برکت ختم کر دی جائے گی۔''

(٢٠) بَابُ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

باب: 20- (مختلف قسم کی) ملی جلی کھجوریں بیچنا

٢٠٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ».

[2080] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں خوراک کے طور پر ہر قسم کی ملی جلی کھجوریں ملا کرتی تھیں۔ ہم ان کے دو صاع عمدہ کھجوروں کے ایک صاع کے عوض بیچ ڈالتے تھے۔ اس کے متعلق نبی ﷺ نے فرمایا: ''دو صاع کھجور کا ایک صاع کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں اور نہ ہی دو درہم ایک درہم کے عوض فروخت کرنا جائز ہے۔''

(٢١) بَابُ مَا قِيلَ فِي اللَّحَّامِ وَالْجَزَّارِ

باب: 21- گوشت بیچنے والے اور قصاب کے متعلق جو کہا گیا ہے

٢٠٨١ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى

[2081] حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ انصار کا ایک آدمی آیا جس کی کنیت ابوشعیب تھی، اس نے اپنے قصاب غلام سے کہا: میرے

أَبَا شُعَيْبٍ فَقَالَ لِغُلَامٍ لَّهُ قَصَّابٍ: اِجْعَلْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً مِّنَ النَّاسِ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَإِنِّي قَدْ عَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ، فَدَعَاهُمْ فَجَاءَ مَعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا قَدْ تَبِعَنَا فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ [فَأْذَنْ لَّهُ] وَإِنْ شِئْتَ أَنْ يَّرْجِعَ رَجَعَ، فَقَالَ: لَا، بَلْ قَدْ أَذِنْتُ لَهُ». [انظر: ٢٤٥٦، ٥٤٣٤، ٥٤٦١]

لیے کھانا تیار کرو جو پانچ اشخاص کو کافی ہو کیونکہ میرا ارادہ نبی ﷺ سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کرنے کا ہے، اس لیے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر بھوک کے اثرات دیکھتا ہوں۔ پھر اس نے ان حضرات کو دعوت دی تو ان کے ساتھ ایک اور آدمی بھی شامل ہو گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ شخص ہمارے ساتھ چلا آیا ہے۔ اگر آپ چاہیں تو اجازت دے دیں اور اگر آپ اس کا واپس چلا جانا پسند کریں تو یہ واپس چلا جائے گا۔'' اس نے عرض کیا: نہیں بلکہ میں اس کو بھی اجازت دیتا ہوں۔

(٢٢) بَابُ مَا يَمْحَقُ الْكَذِبُ وَالْكِتْمَانُ فِي الْبَيْعِ

باب: 22- خرید و فروخت میں جھوٹ بولنا اور عیب چھپانا برکت کو ختم کر دیتا ہے

٢٠٨٢ - حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْخَلِيلِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا - أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». [راجع: ٢٠٧٩]

[2082] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''خریدنے اور بیچنے والے کو اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں...... یا فرمایا تا آنکہ وہ متفرق ہو جائیں...... اگر وہ سچ بولیں اور عیب کی وضاحت کر دیں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی۔ اس کے برعکس اگر وہ عیب چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو اس خرید و فروخت کی برکت مٹا دی جائے گی۔''

(٢٣) بَابُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَأْكُلُوا۟ ٱلرِّبَوٰٓا۟ أَضْعَٰفًا مُّضَٰعَفَةً﴾ الْآيَةَ [آل عمران: ١٣٠].

باب: 23- ارشاد باری تعالیٰ: ''ایمان والو! سود در سود مت کھاؤ......'' کا بیان

٢٠٨٣ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَّا يُبَالِي

[2083] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہیں کرے گا کہ اس

الْمَرْءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ». [راجع: ٢٠٥٩]

نے مال کیسے حاصل کیا۔ حلال ذرائع سے یا حرام طریقوں سے کمایا۔"

(٢٤) بَابُ آكِلِ الرِّبَا وَشَاهِدِهِ وَكَاتِبِهِ

باب: 24- سود کھانے والا، اس کے متعلق گواہی دینے والا اور اسے لکھنے والا (سب گناہ میں برابر ہیں)

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿ٱلَّذِينَ يَأْكُلُونَ ٱلرِّبَوٰا۟ لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [البقرة: ٢٧٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: "جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ یوں کھڑے ہوں گے جیسے (شیطان نے کسی شخص کو چھو کر مخبوط الحواس بنا دیا ہو)...... آخر آیت تک۔

فائدہ: واضح رہے کہ سود اور تجارت میں فرق یہ ہے کہ سود میں ایک طے شدہ شرح کے مطابق یقینی منافع ہوتا ہے جبکہ تجارت میں منافع کے ساتھ نقصان کا احتمال بھی موجود ہوتا ہے، نیز تجارت میں ایک دوسرے سے ہمدردی، مروّت اور مل جل کر کام کرنے کا جذبہ پروان چڑھتا ہے جبکہ سود کی صورت میں سود خور کو محض اپنے مفاد سے غرض ہوتی ہے۔ بہر حال سود کی حرمت پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے اور یہ ایک کبیرہ گناہ ہے جس کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔

٢٠٨٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا نَزَلَتْ آخِرُ الْبَقَرَةِ قَرَأَهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِمْ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ. [راجع: ٤٥٩]

[2084] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ نے انھیں مسجد میں صحابۂ کرام ؓ کو پڑھ کر سنایا، پھر شراب کی تجارت کو حرام کر دیا۔

٢٠٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى أَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِّنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ، وَعَلَى وَسَطِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهْرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ مِّنَ

[2085] حضرت سمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے آج رات خواب میں دو مرد دیکھے جو میرے پاس آئے اور مجھے بیت المقدس کی طرف لے گئے۔ ہم چلتے رہے حتی کہ خون کی نہر پر آئے جس میں ایک آدمی کھڑا تھا اور نہر کے درمیان میں ایک آدمی تھا جس کے آگے پتھر رکھے ہوئے تھے۔ جب دوسرا آدمی نہر سے نکلنے کا ارادہ کرتا تو وہ اس کے منہ پر پتھر مار کر اسے وہیں واپس کر دیتا جہاں وہ تھا۔ میں نے کہا: یہ کیا

الْحِجَارَةِ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ، فَقُلْتُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اَلَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ: آكِلُ الرِّبَا». [راجع: ٨٤٥]

معاملہ ہے؟ تو ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ جس شخص کو آپ نے خونی نہر میں دیکھا ہے وہ سود خور ہے۔''

(٢٥) بَابُ مُوكِلِ الرِّبَا

باب:25-سود کھلانے والے کا بیان

لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَذَرُوا۟ مَا بَقِىَ مِنَ ٱلرِّبَوٰٓا۟ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ۝ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا۟ فَأْذَنُوا۟ بِحَرْبٍ مِّنَ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَٰلِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ ۝ وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا۟ خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ وَٱتَّقُوا۟ يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى ٱللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ﴾ [البقرة:٢٧٨-٢٨١].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اگر تم واقعی مومن ہو تو جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بڑی جنگ کا اعلان سن لو۔ اور اگر توبہ کر لو تو تم صرف اپنے اصل مال کے حقدار ہو۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ تم پر ظلم کیا جائے۔ اور اگر مقروض تنگ دست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینا (لازم) ہے۔ اور یہ کہ تم (رأس المال) صدقہ کرو تو یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو۔ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے، پھر وہاں ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔''

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابن عباس ؓ بیان کرتے ہیں کہ یہ آخری آیت ہے جو نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔

٢٠٨٦ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرٰى عَبْدًا حَجَّامًا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَثَمَنِ الدَّمِ، وَنَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَآكِلِ الرِّبَا وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ. [انظر: ٢٢٣٨، ٥٣٤٧، ٥٩٤٥، ٥٩٦٢]

[2086] حضرت عون بن ابو جحیفہ ؒ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا، انھوں نے ایک غلام خریدا جو سچھنے لگاتا تھا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا، نیز گودنے اور گدوانے، سود لینے اور دینے سے بھی منع فرمایا۔ علاوہ ازیں تصویر کشی کرنے والے پر آپ نے لعنت فرمائی ہے۔

(٢٦) بَابٌ: ﴿يَمْحَقُ ٱللَّهُ ٱلرِّبَوٰا۟ وَيُرْبِى ٱلصَّدَقَـٰتِ ۗ وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ﴾ [البقرة: ٢٧٦].

باب: 26- ارشاد باری تعالیٰ: ''اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی ناشکرے بدعمل انسان کو پسند نہیں کرتا'' کا بیان

٢٠٨٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْحَلِفُ مُنْفِقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِّلْبَرَكَةِ».

[2087] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ''(جھوٹی) قسم کھانے سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن وہ برکت کو ختم کر دیتی ہے۔''

(٢٧) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ

باب: 27- خرید و فروخت کرتے وقت قسم اٹھانا ناپسندیدہ عمل ہے

٢٠٨٨ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا الْعَوَّامُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَقَامَ سِلْعَةً وَّهُوَ فِي السُّوقِ فَحَلَفَ بِاللهِ لَقَدْ أَعْطٰى بِهَا مَا لَمْ يُعْطِ لِيُوقِعَ فِيهَا رَجُلًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ، فَنَزَلَتْ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧]. [انظر: ٢٦٧٥، ٤٥٥١]

[2088] حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے منڈی میں اپنا سامان لگایا اور اللہ کی قسم اٹھا کر کہنے لگا کہ مجھے اس کی اتنی قیمت ملتی ہے، حالانکہ اسے نہیں ملتی تھی۔ اس کا مقصد کسی مسلمان کو پھنسانا تھا، اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا﴾ ''جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے عوض بہت کم قیمت لیتے ہیں۔''

(٢٨) بَابُ مَا قِيلَ فِي الصَّوَّاغِ

باب: 28- پیشۂ زرگری کے متعلق ہدایات

وَقَالَ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا». وَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَبُيُوتِهِمْ. فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حرم کی گھاس نہ کاٹی جائے۔'' تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مگر اذخر! کیونکہ وہ ان کے (ہمارے) زرگروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہاں، اذخر کاٹنے میں کوئی حرج نہیں۔''

٢٠٨٩ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ: أَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِّنْ نَّصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْطَانِي شَارِفًا مِّنَ الْخُمُسِ، فَلَمَّا أَرَدْتُّ أَنْ أَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاعَدْتُّ رَجُلًا صَوَّاغًا مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ أَنْ يَّرْتَحِلَ مَعِيَ فَنَأْتِيَ بِإِذْخِرٍ أَرَدْتُّ أَنْ أَبِيعَهُ مِنَ الصَّوَّاغِينَ وَأَسْتَعِينَ بِهِ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي. [انظر: ٢٣٧٥، ٣٠٩١، ٤٠٠٣، ٥٧٩٣]

[2089] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مالِ غنیمت میں سے مجھے ایک اونٹ حصے میں ملا اور نبی ﷺ نے مجھے ایک اور اونٹ خمس میں سے دیا۔ جب میں نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی رخصتی کرانے کا ارادہ کیا تو بنو قینقاع کے ایک زرگر سے طے کیا کہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم اذخر کاٹ کر لائیں۔ میرا ارادہ یہ تھا کہ میں اسے سناروں کے پاس فروخت کر کے اپنی شادی کے ولیمے میں اس سے کچھ مدد حاصل کروں گا۔

٢٠٩٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً [مِّنْ نَّهَارٍ] لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُعَرِّفٍ». وَقَالَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: إِلَّا الْإِذْخِرَ لِصَاغَتِنَا وَلِسُقُفِ بُيُوتِنَا، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». فَقَالَ عِكْرِمَةُ: هَلْ تَدْرِي مَا «يُنَفَّرُ صَيْدُهَا؟» هُوَ أَنْ تُنَحِّيَهُ مِنَ الظِّلِّ وَتَنْزِلَ مَكَانَهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ خَالِدٍ: لِصَاغَتِنَا وَقُبُورِنَا. [راجع: ١٣٤٩]

[2090] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو حرمت والا قرار دیا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے یہ حلال نہ ہوا اور نہ میرے بعد ہی کسی کے لیے حلال ہوگا۔ میرے لیے بھی صرف (دن کی) ایک گھڑی حلال ہوا، لہٰذا اس کی گھاس کو نہ اکھاڑا جائے اور نہ اس کا درخت ہی کاٹا جائے۔ اس کا شکار بھی نہ بھگایا جائے اور نہ وہاں کی گری پڑی کسی چیز ہی کو اٹھایا جائے۔ ہاں، وہ اٹھا سکتا ہے جو اس کی تشہیر کرے۔'' حضرت عباس بن عبدالمطلب ؓ نے عرض کیا: ہمارے سناروں اور گھروں کی چھتوں کے لیے اذخر کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، اذخر کی اجازت ہے۔'' (راویٔ حدیث) حضرت عکرمہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ شکار کے بھگانے سے کیا مراد ہے؟ وہ یہ ہے کہ اسے سائے سے ہٹا کر خود وہاں پڑاؤ کرلے۔ عبدالوہاب نے خالد سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ہمارے سناروں اور ہماری قبروں کے لیے (اذخر کی اجازت دیجیے)۔

(٢٩) بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

٢٠٩١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، قَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، فَقُلْتُ: لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ تُبْعَثَ، قَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَّوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا ۝ أَطَّلَعَ ٱلْغَيْبَ أَمِ ٱتَّخَذَ عِندَ ٱلرَّحْمَٰنِ عَهْدًا﴾ [مريم:٧٧، ٧٨]. [انظر: ٢٢٧٥، ٢٤٢٥، ٤٧٣٢، ٤٧٣٣، ٤٧٣٤، ٤٧٣٥]

باب:29- کاری گر اور لوہار کا ذکر

[2091] حضرت خباب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار تھا اور عاص بن وائل کے ذمے میرا کچھ قرض تھا۔ میں اس کے پاس اپنے قرض کا تقاضا کرنے آیا تو اس نے کہا: جب تک تو محمد ﷺ کی نبوت سے انکار نہیں کرے گا اس وقت تک میں تیرا قرض نہیں دوں گا۔ میں نے کہا: اگر اللہ تجھے موت سے دوچار کر دے اور مرنے کے بعد پھر زندہ کر دے تو بھی میں حضرت محمد ﷺ کی نبوت سے انکار نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: پھر تو مجھے چھوڑ دے تا کہ میں مروں، پھر زندہ کیا جاؤں کیونکہ پھر مجھے وہاں مال بھی ملے گا اور اولاد بھی، پھر تمھارا قرض ادا کروں گا۔ اس وقت یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿أَفَرَءَيْتَ الَّذِي...... عَهْدًا﴾ ”(اے نبی!) کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے ضرور مال اور اولاد ملے گی۔ کیا اسے غائب کی اطلاع ہو گئی ہے؟ یا اللہ سے اس نے کوئی عہد لے رکھا ہے؟“

(٣٠) بَابُ الْخَيَّاطِ

٢٠٩٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ، قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِلٰى ذٰلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا وَّمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَّقَدِيدٌ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ

باب:30- درزی کا بیان

[2092] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو اس نے خود تیار کیا تھا۔ حضرت انس ؓ نے کہا: میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے روٹی، کدو کا شوربا اور سوکھا گوشت رکھا۔ میں نے نبی ﷺ کو پیالے کے اِدھر اُدھر سے کدو کو ڈھونڈتے دیکھا، اس بنا پر میں اس دن سے کدو کو بہت پسند کرتا ہوں۔

الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ. [انظر: ٥٣٧٩، ٥٤٢٠، ٥٤٣٣، ٥٤٣٥، ٥٤٣٧، ٥٤٣٩]

(٣١) بَابُ النَّسَّاجِ

٢٠٩٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ، قَالَ: أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقِيلَ لَهُ: نَعَمْ، هِيَ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجَةٌ فِي حَاشِيَتِهَا، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا، فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَكْسُنِيهَا، فَقَالَ: «نَعَمْ»، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ ثُمَّ رَجَعَ فَطَوَاهَا، ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنْتَ سَأَلْتَهَا إِيَّاهُ، لَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: وَاللهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِتَكُونَ كَفَنِي يَوْمَ أَمُوتُ، قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَنَهُ. [راجع: ١٢٧٧]

باب:31- کپڑا بننے والے کا بیان

[2093] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک عورت بردہ لے کر آئی۔ انھوں نے فرمایا: کیا جانتے ہو کہ بردہ کیا چیز ہے؟ کہا گیا: ہاں، وہ بڑی چادر جس کے کنارے بنے ہوئے ہوں۔ اس عورت نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھوں سے بنا ہے تاکہ آپ کو پہناؤں۔ نبی ﷺ نے اسے لے لیا۔ آپ کو اس کی ضرورت تھی۔ پھر آپ نے اسے تہبند کے طور پر استعمال کیا اور ہمارے پاس تشریف لائے۔ لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ یہ چادر مجھے عنایت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہاں، لے لو۔'' چنانچہ نبی ﷺ مجلس میں بیٹھے، پھر واپس تشریف لے گئے اور چادر کو لپیٹ کر اس شخص کے پاس بھیج دیا۔ لوگوں نے اس سے کہا: تو نے اچھا نہیں کیا۔ آپ سے چادر کا سوال کیا، حالانکہ تجھے علم تھا کہ آپ کسی سائل کو خالی واپس نہیں کرتے۔ اس شخص نے جواب دیا: میں نے آپ سے اس لیے چادر کا سوال کیا تھا کہ جس دن میں مروں وہ میرا کفن بنے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر وہ چادر اس کا کفن بنی۔

(٣٢) بَابُ النَّجَّارِ

٢٠٩٤ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: أَتَى رِجَالٌ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُونَهُ عَنِ الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: بَعَثَ رَسُولُ

باب:32- بڑھئی کا بیان

[2094] حضرت ابوحازم سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ کچھ آدمی حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ان سے منبر کے متعلق پوچھنے لگے: انھوں نے فرمایا: رسول اللہ

اللهِ ﷺ إِلٰى فُلَانَةَ - اِمْرَأَةٍ قَدْ سَمَّاهَا سَهْلٌ - أَنْ: «مُرِي غُلَامَكِ النَّجَّارَ يَعْمَلُ لِي أَعْوَادًا أَجْلِسُ عَلَيْهِنَّ إِذَا كَلَّمْتُ النَّاسَ»، فَأَمَرَتْهُ يَعْمَلُهَا مِنْ طَرْفَاءِ الْغَابَةِ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِهَا فَأَمَرَ بِهَا فَوُضِعَتْ فَجَلَسَ عَلَيْهِ. [راجع: ٣٧٧]

ﷺ نے فلاں عورت کو پیغام بھیجا..... حضرت سہل نے اس کا نام بھی لیا تھا.....: ''تم اپنے بڑھئی غلام سے کہو کہ وہ میرے لیے لکڑیوں کا ایک منبر تیار کر دے تاکہ لوگوں سے خطاب کرتے وقت میں اس پر بیٹھوں۔'' چنانچہ اس نے اپنے غلام کو حکم دیا کہ وہ غابہ جنگل سے جھاؤ کے درخت سے منبر تیار کر دے، چنانچہ وہ منبر تیار کر کے لے آیا تو اس عورت نے اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیا۔ آپ نے اسے (مسجد میں) رکھنے کا حکم دیا۔ وہ (ایک مناسب جگہ پر) رکھ دیا گیا تو آپ اس پر تشریف فرما ہوئے۔

٢٠٩٥ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَلَا أَجْعَلُ لَكَ شَيْئًا تَقْعُدُ عَلَيْهِ؟ فَإِنَّ لِي غُلَامًا نَجَّارًا، قَالَ: «إِنْ شِئْتِ»، فَعَمِلَتْ لَهُ الْمِنْبَرَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ الَّذِي صُنِعَ، فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ الَّتِي كَانَ يَخْطُبُ عِنْدَهَا حَتّٰى كَادَتْ أَنْ تَنْشَقَّ، فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَخَذَهَا فَضَمَّهَا إِلَيْهِ، فَجَعَلَتْ تَئِنُّ أَنِينَ الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتّٰى اسْتَقَرَّتْ، قَالَ: «بَكَتْ عَلٰى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ».

[راجع: ٤٤٩]

[2095] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری عورت نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے لیے کوئی ایسی چیز نہ بنا لاؤں جس پر آپ بیٹھ جایا کریں؟ اس لیے کہ میرا غلام بڑھئی کے پیشے سے وابستہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم چاہو تو بنوا سکتی ہو۔'' چنانچہ اس عورت نے آپ کے لیے منبر بنوا لیا۔ جب جمعہ کا دن آیا تو نبی ﷺ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے جو آپ کے لیے تیار کیا گیا تھا اور کھجور کا وہ تنا جس کے پاس آپ کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے آہیں بھر کر چیخنے لگا۔ قریب تھا کہ وہ پھٹ جائے، چنانچہ نبی ﷺ منبر سے اترے اور اسے اپنے گلے سے لگا لیا۔ وہ تنا ایسے بچے کی طرح سسکیاں لے کر رونے لگا جسے چپ کرایا جاتا ہے تا آنکہ وہ خاموش پڑ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھجور کا یہ تنا اس لیے رویا کہ وہ اللہ کا ذکر سنا کرتا تھا۔''

(٣٣) بَابُ شِرَاءِ الْإِمَامِ الْحَوَائِجَ بِنَفْسِهِ

باب: 33- امام کا اپنی ضروریات کو خود خرید کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اِشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ جَمَلًا مِّنْ عُمَرَ. وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اونٹ خرید فرمایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے

بِنَفْسِهِ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: جَاءَ مُشْرِكٌ بِغَنَمٍ فَاشْتَرَى النَّبِيُّ ﷺ مِنْهُ شَاةً. وَاشْتَرٰى مِنْ جَابِرٍ بَعِيرًا.

اپنی اشیائے ضروریات خود خرید کیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ایک مشرک بکریاں لے کر آیا تو نبی ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی، نیز آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک اونٹ خود خریدا۔

٢٠٩٦ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2096] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار طعام خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

(٣٤) بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحَمِيرِ

باب: 34- جانوروں اور گدھوں کی خرید وفروخت

وَإِذَا اشْتَرٰى دَابَّةً أَوْ جَمَلًا وَّهُوَ عَلَيْهِ، هَلْ يَكُونُ ذٰلِكَ قَبْضًا قَبْلَ أَنْ يَّنْزِلَ؟

جب کوئی شخص سواری کا جانور یا گدھا خریدے اور فروخت کرنے والا اس پر سوار ہو تو کیا اس کے اترنے سے پہلے خریدار کا قبضہ پورا ہوگا یا نہیں؟

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: «بِعْنِيهِ»، يَعْنِي جَمَلًا صَعْبًا.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم یہ سرکش اونٹ میرے ہاتھ فروخت کر دو۔''

٢٠٩٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأَعْيَا، فَأَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «جَابِرٌ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِرْكَبْ» فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «تَزَوَّجْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: بَلْ

[2097] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں کسی جنگ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، میرے اونٹ نے چلنے میں سستی کی اور تھک گیا۔ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''جابر ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تیرا کیا حال ہے؟'' میں نے عرض کیا: میرا اونٹ چلنے میں سستی کرتا ہے اور تھک بھی گیا ہے، اس لیے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ پھر آپ اترے اور اسے اپنی چھڑی سے مار کر فرمایا: ''اب سوار ہو جاؤ۔'' چنانچہ میں سوار ہو گیا، پھر تو اونٹ ایسا تیز ہو گیا کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ (کے برابر ہونے) سے روکتا تھا۔

ثَيِّبًا، قَالَ: «أَفَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: «أَمَا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ»، ثُمَّ قَالَ: «أَتَبِيعُ جَمَلَكَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: «آلْآنَ قَدِمْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ»، فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً، فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ لِي فِي الْمِيزَانِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ: «ادْعُوا لِي جَابِرًا»، قُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: «خُذْ جَمَلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ». [راجع: ٤٤٣]

آپ نے پوچھا: ''کیا تم نے شادی کر لی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''دوشیزہ سے یا شوہر دیدہ سے؟'' میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: ''نو عمر سے شادی کیوں نہیں کی؟ تم اس سے دل لگی کرتے وہ تم سے خوش طبعی سے پیش آتی۔'' میں نے عرض کیا: میری بہت سی بہنیں ہیں، اس لیے میں نے نکاح کے لیے ایک ایسی عورت کا انتخاب کیا ہے جو انھیں اکٹھا رکھے، ان کی کنگھی کرے اور ان کی خبر گیری بھی کرتی رہے۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا اب تم جا رہے ہو، جب اپنے گھر پہنچو تو عقل و احتیاط کا دامن ہاتھ سے مت چھوڑنا۔'' پھر فرمایا: ''کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے ایک اوقیہ چاندی کے عوض مجھ سے خرید لیا۔ پھر آپ مجھ سے پہلے مدینہ پہنچ گئے اور میں صبح کو وہاں پہنچا۔ ہم لوگ مسجد کی طرف گئے تو میں نے آپ کو مسجد کے دروازے پر پایا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ابھی آ رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنا اونٹ یہیں چھوڑ کر مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔'' چنانچہ میں نے مسجد کے اندر دو رکعت نماز پڑھی، آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ مجھے ایک اوقیہ چاندی دے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جھکاؤ کے ساتھ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دی۔ پھر میں نے واپس جانے کا ارادہ کیا۔ جب میں نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: ''جابر کو میرے پاس بلاؤ۔'' میں نے دل میں سوچا کہ اب آپ میرا اونٹ مجھے واپس کر دیں گے اور مجھے یہ بات بہت ہی ناپسند تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تم اونٹ بھی لے لو اور اس کی قیمت بھی لے جاؤ۔''

(٣٥) بَابُ الْأَسْوَاقِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَتَبَايَعَ بِهَا النَّاسُ فِي الْإِسْلَامِ

باب: 35- زمانۂ جاہلیت کی منڈیوں کا بیان جن میں عہدِ اسلام میں بھی لوگوں نے خرید و فروخت کی

٢٠٩٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ عُكَاظٌ وَّمَجَنَّةُ وَذُو الْمَجَازِ أَسْوَاقًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ تَأَثَّمُوا مِنَ التِّجَارَةِ فِيهَا، فَأَنْزَلَ اللهُ: (لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِي مَوَاسِمِ الْحَجِّ). قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَذَا. [راجع: ١٧٧٠]

[2098] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عکاظ، مجنہ اور ذوالمجاز زمانۂ جاہلیت کی منڈیاں تھیں۔ جب اسلام کا زمانہ آیا تو لوگوں نے ان منڈیوں میں خرید وفروخت کرنے کو گناہ خیال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''تم پر کوئی گناہ نہیں کہ ''حج کے زمانے میں'' تم اللہ کا فضل تلاش کرو۔'' حضرت ابن عباس ؓ نے اسے ایسے ہی پڑھا ہے۔

فائدہ: واضح رہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے اس آیت میں "في مواسم الحج" پڑھا ہے۔ اسے اصطلاح میں تفسیری قراءت کہتے ہیں، اگرچہ یہ قراءت متواترہ کے خلاف ہے۔

(٣٦) بَابُ شِرَاءِ الْإِبِلِ الْهِيمِ أَوِ الْأَجْرَبِ

باب: 36- پیاس کی بیماری میں مبتلا یا خارشی اونٹوں کی خرید وفروخت کرنا

اَلْهَائِمُ: اَلْمُخَالِفُ لِلْقَصْدِ فِي كُلِّ شَيْءٍ.

حدود و اعتدال سے تجاوز کرنے والے کو "ھائم" کہا جاتا ہے۔

٢٠٩٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ عَمْرٌو: كَانَ هٰهُنَا رَجُلٌ اسْمُهُ نَوَّاسٌ وَّكَانَتْ عِنْدَهُ إِبِلٌ هِيمٌ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَاشْتَرٰى تِلْكَ الْإِبِلَ مِنْ شَرِيكٍ لَّهُ فَجَاءَ إِلَيْهِ شَرِيكُهُ فَقَالَ: بِعْنَا تِلْكَ الْإِبِلَ، فَقَالَ: مِمَّنْ بِعْتَهَا؟ فَقَالَ: مِنْ شَيْخٍ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: وَيْحَكَ ذَاكَ وَاللهِ ابْنُ عُمَرَ فَجَاءَهُ فَقَالَ: إِنَّ شَرِيكِي بَاعَكَ إِبِلًا هِيمًا وَّلَمْ يَعْرِفْكَ، قَالَ: فَاسْتَقْهَا، قَالَ: فَلَمَّا ذَهَبَ يَسْتَاقُهَا. فَقَالَ: دَعْهَا، رَضِينَا بِقَضَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «لَا عَدْوٰى»، سَمِعَ سُفْيَانُ عَمْرًا. [انظر: ٢٨٥٨، ٥٠٩٣، ٥٠٩٤، ٥٧٥٣، ٥٧٧٢]

[2099] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ یہاں نواس نامی ایک شخص تھا، اس کے پاس ایسے اونٹ تھے جن کی پیاس نہ ختم ہوتی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ تشریف لے گئے اور اس کے شریک سے وہ اونٹ خرید لائے، پھر اس کے پاس وہ شریک آیا اور کہنے لگا کہ ہم نے وہ اونٹ فروخت کر دیے ہیں۔ اس نے کہا: کس کے ہاتھ فروخت کیے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ فلاں بزرگ کو فروخت کیے ہیں جن کی شکل وصورت کچھ ایسی ایسی تھی۔ اس نے کہا: تیرے لیے خرابی ہو، اللہ کی قسم! وہ تو حضرت عبداللہ بن عمر ؓ تھے۔ پھر وہ شخص حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کے پاس آیا اور آپ سے عرض کرنے لگا: میرے شریک نے آپ کے ہاتھ پیاس والے اونٹ فروخت کر دیے ہیں اور اس نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔ حضرت عبداللہ

بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اپنے اونٹ ہانک کر لے جاؤ۔ جب وہ ہانکنے لگا تو فرمایا: انھیں چھوڑ دو ہم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے سے خوش ہیں کہ ''ایک کا مرض دوسرے کو نہیں لگتا۔'' سفیان نے حضرت عمرو بن دینار سے سنا ہے۔

فائدہ: بیوپاریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خریداروں کو اپنے جانوروں کے عیوب بتا دیں، اس سلسلے میں ہرگز دھوکا بازی نہ کی جائے، نیز عیب دار چیز کی خرید و فروخت کا بھی ثبوت ملتا ہے بشرطیکہ بیچنے والا اس کی وضاحت کر دے اور لینے والا اسے قبول کر لے۔ اگر وضاحت معاملہ طے کرنے کے بعد کی جائے تو خریدار کو اختیار ہے اسے رکھ لے یا واپس کر دے۔

(٣٧) بَابُ بَيْعِ السِّلَاحِ فِي الْفِتْنَةِ وَغَيْرِهَا

باب: 37- فتنہ و فساد کے زمانے میں ہتھیاروں کی خرید و فروخت کرنا

وَكَرِهَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بَيْعَهُ فِي الْفِتْنَةِ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے فتنہ و فساد کے زمانے میں ہتھیاروں کی خرید و فروخت کو ناپسند کیا ہے۔

٢١٠٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلَى أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ [فَأَعْطَاهُ - يَعْنِي دِرْعًا -] فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ، فَإِنَّهُ لَأَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْإِسْلَامِ. [انظر: ٣١٤٢، ٤٣٢١، ٤٣٢٢، ٧١٧٠]

[2100] حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ حنین کے سال روانہ ہوئے۔ آپ نے مجھے ایک زرہ عنایت فرمائی تو میں نے اسے بیچ کر اس کے عوض بنوسلمہ میں ایک باغ خرید لیا۔ یہ سب سے پہلی جائیداد تھی جو میں نے عہد اسلام میں حاصل کی۔

(٣٨) بَابٌ: فِي الْعَطَّارِ وَبَيْعِ الْمِسْكِ

باب: 38- عطر فروش کا ذکر اور کستوری کی خرید و فروخت کا بیان

٢١٠١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بُرْدَةَ بْنَ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ

[2101] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال کستوری والے اور لوہار کی بھٹی کی سی ہے۔ کستوری والے کی طرف سے کوئی چیز تجھ سے معدوم نہ

الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْمِسْكِ وَكِيرِ الْحَدَّادِ، لَا يَعْدَمُكَ مِنْ صَاحِبِ الْمِسْكِ إِمَّا تَشْتَرِيهِ أَوْ تَجِدُ رِيحَهُ، وَكِيرُ الْحَدَّادِ يُحْرِقُ بَيْتَكَ أَوْ ثَوْبَكَ، أَوْ تَجِدُ مِنْهُ رِيحًا خَبِيثَةً». [انظر: ٥٥٣٤]

ہو گی، تو اس سے کستوری خرید لے گا یا اس کی خوشبو پائے گا۔ اس کے برعکس لوہار کی بھٹی تیرا بدن یا تیرا کپڑا جلا دے گی یا تو اس سے بدبودار ہوا حاصل کرے گا۔"

(٣٩) بَابُ ذِكْرِ الْحَجَّامِ

باب: 39- سینگی لگانے والے کا بیان

٢١٠٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُّخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ. [انظر: ٢٢١٠، ٢٢٧٧، ٢٢٨٠، ٢٢٨١، ٥٦٩٦]

[2102] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ابو طیبہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی۔ آپ نے اسے ایک صاع کھجوریں دینے کا حکم دیا، نیز اس کے مالکوں کو فرمایا کہ وہ اس کے خراج میں کمی کریں۔

٢١٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ - هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ -: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَمَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَّمْ يُعْطِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[2103] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے ایک دفعہ سینگی لگوائی اور لگانے والے کو اجرت دی۔ اگر یہ (مزدوری) حرام ہوتی تو آپ اسے نہ دیتے۔

(٤٠) بَابُ التِّجَارَةِ فِيمَا يُكْرَهُ لُبْسُهُ لِلرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب: 40- ایسی اشیاء کی تجارت جن کا استعمال مردوں اور عورتوں کے لیے مکروہ ہے

٢١٠٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِحُلَّةِ حَرِيرٍ أَوْ سِيَرَاءَ فَرَآهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: «إِنِّي لَمْ أُرْسِلْ بِهَا إِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا، إِنَّمَا يَلْبَسُهَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ، إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا». يَعْنِي تَبِيعُهَا. [راجع: ٨٨٦]

[2104] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حضرت عمر ؓ کو ایک ریشمی جوڑا عنایت فرمایا۔ پھر آپ نے انھیں وہ پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: "میں نے یہ تمھارے پاس اس لیے نہیں بھیجا تھا کہ تم اسے پہن لو بلکہ اسے تو وہ شخص پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ میں نے صرف اس لیے بھیجا تھا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ، یعنی اسے فروخت کر کے اپنی کوئی غرض

پوری کرو۔"

فائدہ: اگر کسی چیز کا استعمال کسی شخص کے لیے مکروہ ہے لیکن کسی دوسرے کے لیے اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے تو ایسی چیز کی خرید و فروخت جائز ہے۔ اور اگر شرعی طور پر قابل انتفاع نہیں تو اس کی خرید و فروخت جائز نہیں۔ مذکورہ حدیث میں ریشمی جوڑے کا ذکر ہے جس کا استعمال مردوں کے لیے مکروہ ہے، البتہ عورتوں کے لیے اس کا پہننا جائز ہے۔ اس لیے ریشمی جوڑوں کی خرید و فروخت جائز ہے۔ صحیح بخاری کی ایک روایت میں وضاحت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا عطا کردہ ریشمی جوڑا اپنے مشرک بھائی کو دے دیا جو مکہ میں رہتا تھا۔[1]

٢١٠٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْهُ. فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهَةَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَتُوبُ إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ، مَاذَا أَذْنَبْتُ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ؟» قُلْتُ: اِشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ». وَقَالَ: «إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ».

[انظر: ٣٢٢٤، ٥١٨١، ٥٩٥٧، ٥٩٦١، ٧٥٥٧]

[2105] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے ایک ایسا تکیہ خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو دروازے پر کھڑے ہو گئے، اندر تشریف نہ لائے۔ میں نے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار دیکھے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف رجوع کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ تکیہ کیسا ہے؟" میں نے عرض کیا: میں نے یہ آپ کے لیے خریدا ہے تاکہ آپ اس پر ٹیک لگا کر بیٹھیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا: "یہ تصویریں بنانے والے قیامت کے دن عذاب میں مبتلا کیے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا: جو صورتیں تم نے بنائی ہیں انھیں زندہ کرو۔" نیز آپ نے فرمایا: "جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تصویر کشی اور فوٹو گرافی ہر قسم کی حرام ہے، خواہ عکس ہو یا مجسم، دیوار پر بنائی جائے یا کپڑے پر نقش ہو۔ حدیث میں مذکور وعید صرف بنانے والے کے لیے ہی نہیں بلکہ استعمال کرنے والے کو بھی شامل ہے۔

(٤١) بَابُ صَاحِبِ السِّلْعَةِ أَحَقُّ بِالسَّوْمِ

باب: 41- مال کا مالک قیمت بتانے کا زیادہ حق دار ہے

1 صحيح البخاري، الجمعة، حديث: 886.

٢١٠٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا بَنِي النَّجَّارِ! ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ». وَفِيهِ خِرَبٌ وَنَخْلٌ. [راجع: ٢٣٤]

[2106] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے بنونجار! تم اپنے باغ کی قیمت بتاؤ۔'' اس باغ کا کچھ حصہ ویران اور کچھ نخلستان تھا۔

(٤٢) بَابُ كَمْ يَجُوزُ الْخِيَارُ؟

باب: 42- خیار کتنے دن جائز ہے؟

٢١٠٧ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِي بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَكُونُ الْبَيْعُ خِيَارًا». وَقَالَ نَافِعٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا يُعْجِبُهُ فَارَقَ صَاحِبَهُ. [انظر: ٢١٠٩، ٢١١١، ٢١١٣، ٢١١٦]

[2107] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''خرید وفروخت کرنے والے ہر ایک کو اپنے سودے میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں یا اس سودے میں خیار شرط ہو۔'' حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ جب کوئی ایسی چیز خریدتے جو انھیں پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے جلدی جدا ہو جاتے۔

٢١٠٨ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا».

[2108] حضرت حکیم بن حزام ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری کو بیع میں اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں۔''

وَزَادَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ: قَالَ هَمَّامٌ: فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِأَبِي التَّيَّاحِ فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي الْخَلِيلِ لَمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ هٰذَا الْحَدِيثَ. [راجع: ٢٠٧٩]

راویٔ حدیث حضرت ابو تیاح نے کہا: میں ابوخلیل کے ساتھ تھا جب انھیں عبداللہ بن حارث نے یہ حدیث بیان کی۔

(٤٣) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُوَقِّتِ الْخِيَارَ، هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؟

باب: 43- اگر خیار معین نہ کریں تو کیا اس طرح بیع جائز ہوگی؟

٢١٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: اِخْتَرْ». وَرُبَّمَا قَالَ: «أَوْ يَكُونُ بَيْعَ خِيَارٍ». [راجع: ٢١٠٧]

[2109] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں یا ان میں سے ایک اپنے دوسرے ساتھی سے کہہ دے کہ تجھے اختیار ہے۔'' بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ بیان کیے: ''یا بیع خیار ہو۔''

فائدہ: جب بیع میں خیار کا وقت معین نہ کیا جائے تو بیع لازم ہو جاتی ہے اور اسے فسخ نہیں کیا جا سکتا بشرطیکہ اس میں کوئی عیب نہ ظاہر ہو جائے جسے پہلے سے نہ بتایا گیا ہو۔[1]

(٤٤) بَابٌ: اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا

باب: 44- جب تک بائع اور مشتری جدا نہ ہوں انھیں اختیار باقی رہتا ہے

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَشُرَيْحٌ وَّالشَّعْبِيُّ وَطَاوُسٌ وَّعَطَاءٌ وَّابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، قاضی شریح، امام شعبی، طاؤس، حضرت عطاء اور ابن ابی ملیکہ رحمہم اللہ نے یہی کہا ہے۔

٢١١٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: قَتَادَةُ أَخْبَرَنِي عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا». [راجع: ٢٠٧٩]

[2110] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بیچنے اور خریدنے والے (دونوں) کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوئے ہوں۔ اگر وہ سچ کہیں اور صاف صاف بیان کریں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہو گی۔ اور اگر وہ جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو ان کی بیع سے برکت جاتی رہے گی۔''

٢١١١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهِ مَا لَمْ

[2111] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں الا یہ کہ بیع خیار کی ہو۔''

1 فتح الباري: 414/4.

يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ». [راجع: ٢١٠٧]

(٤٥) بَابٌ: إِذَا خَيَّرَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

باب:45- جب بیع کے بعد بائع اور مشتری میں سے کوئی ایک، دوسرے کو اختیار دے دے تو بیع واجب ہو جاتی ہے

٢١١٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَتَبَايَعَا عَلَى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ، وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ يَّتَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ». [راجع: ٢١٠٧]

[2112] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب دو آدمی آپس میں بیع کریں تو جب تک دونوں جدا نہ ہوں اور دونوں اکٹھے رہیں، ان میں سے ہر ایک کو بیع کے انعقاد اور فسخ کا اختیار ہے۔ ہاں، اگر ایک نے دوسرے کو اختیار دیا اور اسی طریقے پر انھوں نے بیع کا معاملہ کیا تو بیع واجب ہو گی۔ اور اگر وہ بیع کرنے کے بعد جدا ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بیع کو فسخ نہ کیا تو بھی بیع واجب ہو جائے گی۔''

فائدہ: اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ بائع اور مشتری جب تک ایک جگہ ہیں انھیں بیع کے انعقاد اور فسخ کا اختیار رہتا ہے ہاں، اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دے دیا کہ بیع کے استحکام کا تجھے اختیار ہے، جب اس نے بیع کو اختیار کر لیا تو بیع پختہ ہو جائے گی اگرچہ وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں۔ اور اگر وہ خاموش رہا اور ہاں یا نہیں میں جواب نہ دیا تو بھی اس کا اختیار ختم نہیں ہو گا، البتہ اختیار دینے والے کا اختیار ختم ہو جائے گا۔ دوسری صورت بیع کے پختہ ہونے کی یہ ہے کہ عقد بیع کے بعد دونوں الگ الگ ہو گئے اور ان میں سے کسی نے بھی بیع کو فسخ نہ کیا تو بھی بیع پختہ ہو جائے گی اس صورت میں خیار عیب باقی رہے گا۔

(٤٦) بَابٌ: إِذَا كَانَ الْبَائِعُ بِالْخِيَارِ هَلْ يَجُوزُ الْبَيْعُ؟

باب: 46- جب بائع کو اختیار ہو تو کیا بیع جائز ہو گی؟

٢١١٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتَّى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ». [راجع: ٢١٠٧]

[2113] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''بائع اور مشتری میں کوئی بیع نہیں ہو گی جب تک دونوں جدا نہ ہوں، ہاں، وہ بیع مکمل ہو گی جس میں خیار ہو۔''

٢١١٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا». قَالَ هَمَّامٌ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي: «يَخْتَارُ - ثَلَاثَ مِرَارٍ - فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا فَعَسٰى أَنْ يَّرْبَحَا رِبْحًا وَّيُمْحَقَا بَرَكَةَ بَيْعِهِمَا».

[2114] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں...... ہمام کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں اس طرح پایا کہ وہ تین بار اختیار کرے...... اگر وہ دونوں سچ بولیں اور صاف صاف بیان کریں تو ان کی اس بیع میں برکت ہو گی اور اگر وہ جھوٹ سے کام لیں اور عیب وغیرہ چھپائیں تو شاید انھیں نفع تو ہو گا لیکن اس بیع سے برکت کو ختم کر دیا جائے گا۔“

قَالَ: وَحَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٢٠٧٩]

حبان نے کہا: ہم کو ہمام نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے ابو تیاح نے بیان کیا، انھوں نے عبداللہ بن حارث کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، انھوں نے حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے اور انھوں نے اس حدیث کو نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

(٤٧) بَابٌ: إِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا فَوَهَبَ مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَّتَفَرَّقَا وَلَمْ يُنْكِرِ الْبَائِعُ عَلَى الْمُشْتَرِي أَوِ اشْتَرٰى عَبْدًا فَأَعْتَقَهُ

باب: 47- ایک شخص جب کوئی چیز خریدے اور جدا ہونے سے پہلے اسی وقت وہ کسی کو ہبہ کر دے، فروخت کنندہ خریدار پر کوئی اعتراض نہ کرے یا کوئی غلام خریدے اور اسی وقت اسے آزاد کر دے (تو بیع نافذ ہو جائے گی)

وَقَالَ طَاوُسٌ فِيمَنْ يَّشْتَرِي السِّلْعَةَ عَلَى الرِّضَا ثُمَّ بَاعَهَا: وَجَبَتْ لَهُ وَالرِّبْحُ لَهُ.

حضرت طاؤس نے اس شخص کے متعلق کہا: جو (فریق ثانی کی) رضامندی سے کوئی سامان خریدے پھر (جدا ہونے سے قبل) اسے فروخت کر دے تو یہ بیع لازم ہو جائے گی اور اس کا نفع بھی خریدار ہی کا ہو گا۔

٢١١٥ - وَقَالَ الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكُنْتُ عَلٰى

[2115] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھا۔ وہ اونٹ

بَكْرٍ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ فَيَزْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: «بِعْنِيهِ»، قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «بِعْنِيهِ»، فَبَاعَهُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ! تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ». [انظر: ٢٦١٠، ٢٦١١]

میرے قابو میں نہ آتا تھا اور سب سے آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے مگر وہ پھر آگے بڑھ جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پھر ڈانٹ کر پیچھے کر دیتے۔ نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ آپ ہی کا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو۔'' چنانچہ انھوں نے وہ اونٹ رسول اللہ ﷺ کو فروخت کر دیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: ''عبداللہ بن عمر! یہ اونٹ تمھارا ہے، اس کے ساتھ جو چاہو سلوک کرو۔''

٢١١٦ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: بِعْتُ مِنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَالًا بِالْوَادِي بِمَالٍ لَّهُ بِخَيْبَرَ، فَلَمَّا تَبَايَعْنَا رَجَعْتُ عَلٰى عَقِبِي حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْتِهِ خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي الْبَيْعَ، وَكَانَتِ السُّنَّةُ أَنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا، قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَلَمَّا وَجَبَ بَيْعِي وَبَيْعُهُ رَأَيْتُ أَنِّي قَدْ غَبَنْتُهُ بِأَنِّي سُقْتُهُ إِلٰى أَرْضِ ثَمُودَ بِثَلَاثِ لَيَالٍ وَّسَاقَنِي إِلَى الْمَدِينَةِ بِثَلَاثِ لَيَالٍ. [راجع: ٢١٠٧]

[2116] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ وادی کے اندر جو میری زمین تھی ان کے خیبر والے مال کے عوض فروخت کر دی۔ جب ہم بیع کر چکے تو میں الٹے پاؤں واپس چلا حتی کہ ان کے مکان سے باہر نکل گیا، مبادا وہ بیع واپس کر دیں کیونکہ طریقہ مروجہ یہ تھا کہ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہوتا حتی کہ وہ جدا ہو جائیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب میری اور ان کی بیع پوری ہو گئی تو میرے خیال کے مطابق میں نے ان سے غبن کیا، اس لیے کہ میں نے انھیں ارض ثمود کی طرف تین راتوں کا سفر دور دھکیل دیا اور انھوں نے مجھے مدینہ طیبہ کی طرف تین دن کی مسافت قریب کر دیا۔

(٤٨) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخِدَاعِ فِي الْبَيْعِ

باب: 48- خرید و فروخت میں فریب کاری اور دھوکا دہی ناجائز ہے

٢١١٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

[2117] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ اسے خرید و فروخت

عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ». [انظر: ٢٤٠٧، ٢٤١٤، ٦٩٦٤]

میں (اکثر) دھوکا دیا جاتا ہے تو آپ نے فرمایا: ''جب تم خرید وفروخت کرو تو کہہ دیا کرو کہ مجھے دھوکا نہ ہو۔''

(٤٩) بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْأَسْوَاقِ

باب:49- بازاروں کی نسبت جو کچھ کہا گیا

وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ، [قُلْتُ]: هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ فَقَالَ: سُوقُ قَيْنُقَاعَ. وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ. وَقَالَ عُمَرُ: أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ.

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ طیبہ آئے تو میں نے کہا: یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ (میرے دینی بھائی) سعد بن ربیع نے بتایا کہ قینقاع بازار ہے۔ حضرت انس ؓ نے کہا کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے فرمایا: مجھے بازار (کی راہ) بتاؤ۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ مجھے بازاروں میں تجارت نے غافل کر دیا۔

٢١١٨ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ، فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ». قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! كَيْفَ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ: «يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ».

[2118] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء پر پہنچے گا تو اوّل سے آخر تک تمام لشکر کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔'' حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں: میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! تمام کو کیسے زمین میں دھنسا دیا جائے گا؟ جبکہ ان میں دوکاندار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جن کا لشکر سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا: ''اوّل سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا، پھر انھیں اپنی اپنی نیتوں کے مطابق (قبروں سے) اٹھایا جائے گا۔''

٢١١٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ أَحَدِكُمْ فِي جَمَاعَةٍ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ وَبَيْتِهِ بِضْعًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، وَذٰلِكَ

[2119] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کسی ایک کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، اس کے بازار اور گھر میں نماز پڑھنے سے بیس سے کئی درجے زیادہ باعث ثواب ہے یہ اس لیے کہ جب وہ وضو کرتا ہے اور اسے اچھی طرح بناتا

بِأَنَّهُ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَا يَنْهَزُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلَّا رُفِعَ بِهَا دَرَجَةً، أَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ. وَالْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ، مَا لَمْ يُؤْذِ فِيهِ». وَقَالَ: «أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَّا كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهُ». [راجع: ١٧٦]

ہے، پھر مسجد میں آتا ہے اور اس کا ارادہ صرف نماز پڑھنے کا ہوتا ہے اور اس کو نماز ہی مسجد میں لے جاتی ہے تو ایسے حالات میں وہ قدم نہیں اٹھاتا مگر اس کے باعث ایک درجہ بلند ہوتا ہے، نیز اس کے بدلے میں اس کا ایک گناہ بھی معاف ہوتا ہے اور فرشتے تو مسلسل اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہتا ہے، جس پر اس نے نماز پڑھی ہو۔ فرشتے کہتے ہیں: اے اللہ! اس شخص پر اپنی رحمت بھیج، اے اللہ! اس پر رحم فرما، جب تک وہ بے وضو نہ ہو اور کسی کو اذیت نہ پہنچائے۔'' نیز آپ نے فرمایا: ''جتنی دیر تک آدمی نماز کی وجہ سے مسجد میں رکا رہتا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔''

٢١٢٠ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هٰذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي». [انظر: ٢١٢١، ٣٥٣٧]

[2120] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ایک دفعہ بازار میں تھے تو ایک شخص نے ''ابوالقاسم'' کہہ کر آواز دی۔ جب نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے کہا کہ میں نے تو اس شخص کو بلایا تھا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ میرے نام پر نام رکھ لیا کرو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھا کرو۔''

٢١٢١ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا رَجُلٌ بِالْبَقِيعِ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: لَمْ أَعْنِكَ، قَالَ: «سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي». [راجع: ٢١٢٠]

[2121] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے بقیع میں ''ابوالقاسم'' کہہ کر پکارا تو نبی ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اس نے کہا: میرا مقصد آپ کو بلانا نہیں تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا: ''میرے نام پر نام تو رکھ لو لیکن میری کنیت پر اپنی کنیت نہ رکھو۔''

٢١٢٢ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، عَنْ نَّافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ

[2122] حضرت ابوہریرہ دوسی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ دن کے وقت ایک طرف نکلے مگر نہ آپ مجھ سے باتیں کرتے اور نہ میں آپ سے کوئی بات

اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةِ النَّهَارِ لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أُكَلِّمُهُ حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَجَلَسَ بِفِنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ فَقَالَ: «أَثَمَّ لُكَعُ؟ أَثَمَّ لُكَعُ؟» فَحَبَسَتْهُ شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلْبِسُهُ سِخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ، فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ».

کرتا تھا حتی کہ آپ بنوقینقاع کے بازار میں پہنچ گئے۔ (پھر واپس ہوئے) اور حضرت فاطمہ ؓ کے مکان کے صحن میں بیٹھ گئے تو فرمایا: ''کیا یہاں کوئی بچہ ہے؟ کیا ادھر کوئی ننھا ہے؟'' حضرت فاطمہ ؓ نے اسے کچھ دیر کے لیے روکے رکھا۔ میں نے خیال کیا کہ وہ انھیں ہار وغیرہ پہنا رہی ہیں یا اسے نہلا رہی ہیں۔ پھر وہ (حضرت حسن ؓ) دوڑتے ہوئے آئے تو آپ ﷺ نے انھیں گلے لگایا اور ان سے پیار کیا، پھر فرمایا: ''اے اللہ! تو اس سے محبت کر اور جو اس سے محبت کرے اسے بھی اپنا محبوب بنا۔''

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: أَخْبَرَنِي أَنَّهُ رَأَى نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ. [انظر: ٥٨٨٤]

سفیان ثوری نے کہا کہ مجھے عبیداللہ نے بتایا کہ انھوں نے نافع بن جبیر کو دیکھا کہ انھوں نے ایک رکعت وتر ادا کیا۔

٢١٢٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَبْعَثُ عَلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يُبَاعُ الطَّعَامُ. [انظر: ٢١٣١، ٢١٣٧، ٢١٦٦، ٢١٦٧، ٦٨٥٢]

[2123] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے زمانے میں لوگ اہل قافلہ سے غلہ خرید لیتے۔ آپ اس کی روک تھام کے لیے کسی ایسے شخص کو ان کے پاس بھیج دیتے جو ان کو خریداری کی جگہ غلہ بیچنے سے منع کرتا یہاں تک وہ اسے منڈی میں پہنچا دیں جہاں غلہ فروخت ہوتا ہے۔

٢١٢٤ - قَالَ: وَحَدَّثَنَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. [انظر: ٢١٢٦، ٢١٣٣، ٢١٣٦]

[2124] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ اس بات سے منع کرتے تھے کہ غلہ جس وقت خریدا جائے اسی وقت وہیں فروخت کر دیا جائے یہاں تک کہ اس پر پورا پورا قبضہ نہ کر لیا جائے۔

(٥٠) بَابُ كَرَاهِيَةِ السَّخَبِ فِي السُّوقِ

باب: 50- بازار میں شور و غل کرنا ناپسندیدہ عمل ہے

٢١٢٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ:

[2125] حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے ملا

لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي التَّوْرَاةِ، قَالَ: أَجَلْ، وَاللهِ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: ﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِنَّآ أَرْسَلْنَـٰكَ شَـٰهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَـذِيرًا﴾ [الأحزاب: ٤٥] وَحِرْزًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي، سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيظٍ، وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلٰكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَيُفْتَحُ بِهَا أَعْيُنٌ عُمْيٌ، وَآذَانٌ صُمٌّ، وَقُلُوبٌ غُلْفٌ.

اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی جو صفت تورات میں ہے، مجھے اس سے مطلع کیجیے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! آپ کی بعض صفات تورات میں وہی ہیں جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ (قرآن کریم کی طرح تورات میں بھی اس قسم کا مضمون ہے) اے نبی! یقیناً ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوش خبری سنانے والا، ڈرانے والا اور امّیّین کی نگہبانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تو میرا بندہ اور میرا رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ نہ تو بد خلق ہے اور نہ سنگ دل۔ نہ تو بازاروں میں شور وشغب کرنے والا ہے اور نہ برائی کا بدلہ برائی ہی سے دیتا ہے بلکہ درگزر اور مہربانی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس وقت تک ہرگز موت سے دوچار نہیں کرے گا جب تک کہ اس کے ذریعے سے ایک کج رو (ٹیڑھی) قوم کو سیدھا نہ کردے بایں طور کہ وہ لا إله إلا الله کہنے لگیں اور اس کے ذریعے سے نابینے بینے ہو جائیں اور بہرے کان کھول دیے جائیں اور بستہ دل آگاہ کیے جائیں۔

تَابَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ هِلَالٍ. وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ سَلَامٍ. [انظر: ٤٨٣٨]

عبدالعزیز بن ابوسلمہ نے ہلال سے روایت کرنے میں فلیح کی متابعت کی ہے اور سعید نے ہلال سے، انھوں نے عطاء سے، انھوں نے ابن سلام سے اسے روایت کیا ہے۔

(٥١) بَابُ الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطِي

باب: 51- ناپ تول کرنا بیچنے والے اور دینے والے کے ذمے ہے

وَقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ﴾ [المطففين: ٣]: يَعْنِي كَالُوا لَهُمْ أَوْ وَزَنُوا لَهُمْ، كَقَوْلِهِ: ﴿يَسْمَعُونَكُمْ﴾ [الشعراء: ٧٢]: يَسْمَعُونَ لَكُمْ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِكْتَالُوا حَتَّى تَسْتَوْفُوا». وَيُذْكَرُ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِذَا

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”جب انھیں ماپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں۔“ اس کے معنی ہیں کہ وہ جب دوسروں کو ماپ کر یا تول کر دیں جیسا کہ قرآن میں ہے: ﴿هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ﴾ اس کے معنی ہیں: کیا وہ تمھارے لیے سنتے ہیں، نیز نبی ﷺ نے فرمایا: ”ماپ کرا لیں یہاں تک کہ اسے پورا کر لیں۔“ بیان کیا جاتا ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت

بِعْتَ فَكِلْ، وَإِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ».

عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''جب فروخت کرو تو ماپ کر دو اور جب خرید و تو ماپ کر لو۔''

فائدہ: اس عنوان کا مقصد یہ ہے کہ وزن اور ماپ کر کے دینا فروخت کنندہ کے ذمے ہے اور اس کی اجرت بھی وہی ادا کرے گا۔

٢١٢٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ». [راجع: ٢١٢٤]

[2126] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو اس وقت تک اسے فروخت نہ کرے جب تک اس کو پوری طرح قبضے میں نہ لے لے۔''

٢١٢٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاسْتَعَنْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَّضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ، فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَفْعَلُوا، فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِذْهَبْ فَصَنِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا: اَلْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، وَعِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ»، فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاهُ أَوْ فِي وَسَطِهِ، ثُمَّ قَالَ: «كِلْ لِلْقَوْمِ»، فَكِلْتُهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ وَبَقِيَ تَمْرِي كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

[2127] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ (میرے والد) حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ نے جب وفات پائی تو ان پر کچھ قرض تھا، لہٰذا میں نے نبی ﷺ سے سفارش کرائی کہ قرض خواہ کچھ معاف کر دیں۔ نبی ﷺ نے اس کے لیے ان لوگوں سے سفارش کی لیکن انھوں نے اسے منظور نہ کیا۔ تب نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''جاؤ اپنی کھجوروں کو چھانٹ کر ہر قسم علیحدہ علیحدہ کر لو، عجوہ اور عذق ابن زید الگ الگ کر کے مجھے اطلاع دینا۔'' چنانچہ میں نے یہی کیا۔ اس کے بعد نبی ﷺ کو بلانے کے لیے (کسی کو) بھیجا۔ آپ تشریف لائے اور کھجوروں کے ڈھیر پر یا اس کے درمیان بیٹھ گئے۔ پھر مجھے فرمایا: ''قرض خواہوں کو ناپ ناپ کر دو۔'' میں نے ناپ کر سب کے حصے پورے کر دیے، پھر بھی اس قدر کھجوریں باقی رہیں، جیسے ان سے کچھ بھی کم نہ ہوا ہو۔

وَقَالَ فِرَاسٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ: حَدَّثَنِي جَابِرٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّاهُ. وَقَالَ هِشَامٌ عَنْ وَّهْبٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «جُذَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ». [انظر: ٢٣٩٥، ٢٣٩٦، ٢٤٠٥، ٢٦٠١، ٢٧٠٩، ٢٧٨١، ٣٥٨٠، ٤٠٥٣، ٦٢٥٠]

فراس نے امام شعبی سے بیان کیا، انھیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہ وہ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) ان کے لیے کھجوریں ماپتے رہے یہاں تک کہ قرض ادا کر دیا۔ حضرت ہشام کی روایت کے مطابق نبی ﷺ نے فرمایا: ''کھجوریں توڑ کر ان کا قرض ادا کرو۔''

(٥٢) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

باب:52- غلہ وغیرہ ماپنا مستحب ہے

٢١٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «كِيلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ».

[2128] حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اپنا غلہ ماپ لیا کرو، اس سے تمھیں برکت حاصل ہوگی۔''

فائدہ: یہ حکم اس وقت ہے جب غلہ خریدا جائے اور اپنے گھر لایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے حکم کی بدولت اس میں برکت حاصل ہوگی اور عدم امتثال (نبی ﷺ کی حکم عدولی) کی صورت میں برکت کو اٹھا لیا جائے گا، لیکن خرچ کرتے وقت وزن کرتے رہنا اس کی برکت کو ختم کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ میرے پاس کچھ جو تھے جنھیں میں ایک مدت تک استعمال کرتی رہی، آخر میں نے ایک دن ان کا وزن کیا تو وہ ختم ہو گئے۔[1]

(٥٣) بَابُ بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُدِّهِ

باب:53- نبی ﷺ کے صاع اور مد کی برکت کا بیان

فِيهِ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس کے متعلق ایک روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں۔

٢١٢٩ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَدَعَا لَهَا، وَحَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا وَصَاعِهَا مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمُ [عَلَيْهِ السَّلَامُ] لِمَكَّةَ».

[2129] حضرت عبداللہ بن زید سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس طرح مکہ کو حرم قرار دیا اور اس کے لیے دعا فرمائی، اسی طرح میں مدینہ طیبہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ اور میں مدینہ طیبہ کے مد اور صاع میں برکت کی دعا کرتا ہوں جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کے لیے دعا کی تھی۔''

٢١٣٠ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ،

[2130] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! اہل مدینہ کے ناپ تول میں برکت دے، نیز ان کے صاع اور مد میں بھی خیر و برکت عطا فرما۔''

1 صحيح البخاري، الرقاق، حديث:6451.

وَبَارِكْ لَهُمْ فِي صَاعِهِمْ، وَمُدِّهِمْ»، يَعْنِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ. [انظر: ٦٧١٤، ٧٣٣١]

(٥٤) بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ

باب: 54- غلہ فروخت کرنے اور اس کے ذخیرہ کرنے کے متعلق جو منقول ہے

٢١٣١ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازَفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ. [انظر: ٢١٢٣]

[2131] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اندازے سے غلہ خریدنے والوں کو اس بات پر پٹتے دیکھا ہے کہ وہ اس پر قبضہ کر کے اپنے گھروں میں لانے سے پہلے اسے (آگے) فروخت کریں۔

٢١٣٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: ذَاكَ دَرَاهِمُ بِدَرَاهِمَ، وَالطَّعَامُ مُرْجَأٌ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: ﴿مُرْجَوْنَ﴾: [التوبة: ١٠٦] مُؤَخَّرُونَ. [انظر: ٢١٣٥]

[2132] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی قبضہ کرنے سے پہلے غلہ فروخت کرے۔ (راوی حدیث حضرت طاوس کہتے ہیں کہ) میں نے ابن عباس ؓ سے کہا کہ ایسا کرنا کیوں منع ہے؟ فرمایا کہ یہ تو دراہم کے عوض دراہم فروخت کرنا ہے جبکہ غلہ بعد میں دیا جاتا ہے۔

ابو عبداللہ (امام بخاری) ؒ کہتے ہیں کہ قرآنی لفظ: ﴿مُرْجَوْنَ﴾ کے معنی ہیں: ”ان کا معاملہ (اللہ کے حکم تک کے لیے) مؤخر کر دیا گیا ہے۔“

٢١٣٣ - حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ». [راجع: ٢١٢٤]

[2133] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص غلہ خریدے تو اسے فروخت نہ کرے تا آنکہ اس پر قبضہ کر لے۔“

٢١٣٤ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: كَانَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ

[2134] حضرت مالک بن اوس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نقدی کس کے پاس ہے؟ حضرت طلحہ ؓ

مَّالِكِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ عِنْدَهُ صَرْفٌ؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: أَنَا، حَتَّى يَجِيءَ خَازِنُنَا مِنَ الْغَابَةِ. قَالَ سُفْيَانُ: هُوَ الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ فِيهِ زِيَادَةٌ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ ابْنُ أَوْسٍ: أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ». [انظر: ٢١٧٠، ٢١٧٤]

نے فرمایا: میرے پاس ہے تا آنکہ میرا خزانچی غابہ جنگل سے واپس آ جائے۔ (راویٔ حدیث) حضرت سفیان نے کہا کہ ہم نے اس حدیث کو اسی طرح اپنے شیخ امام زہری سے محفوظ کیا ہے، اس میں کسی لفظ کا اضافہ نہیں۔ مالک بن اوس ؓ فرماتے ہیں، انھوں نے حضرت عمر بن خطاب ؓ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ دست بدست ہو۔ گندم کو گندم کے عوض بیچنا بھی سود ہے مگر جب نقد بنقد ہو، اسی طرح کھجور کو کھجور کے بدلے اور جو کو جو کے بدلے فروخت کرنا سود ہے مگر جب ہاتھوں ہاتھ ہو (تو جائز ہے)۔''

(٥٥) بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ، وَبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ

باب: 55- قبضے سے پہلے کسی چیز کا فروخت کرنا اور ایسی چیز کا بیچنا جو موجود نہ ہو

٢١٣٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: الَّذِي حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ طَاوُسًا يَّقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: أَمَّا الَّذِي نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَهُوَ الطَّعَامُ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُقْبَضَ.

[2135] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے جس چیز سے منع فرمایا وہ غلہ ہے جسے قبضہ کرنے سے پہلے فروخت کیا جائے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَلَا أَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ إِلَّا مِثْلَهُ. [راجع: ٢١٣٢]

حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق ہر چیز کا یہی حکم ہے (کہ اسے قبضے میں لینے سے پہلے فروخت نہیں کرنا چاہیے)۔

٢١٣٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ».

[2136] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص غلہ خریدے تو جب تک اسے پورا وصول نہ کر لے اسے آگے فروخت نہ کرے۔''

زَادَ إِسْمَاعِيلُ: «فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ».

(راویٔ حدیث) اسماعیل بن ابی اویس نے یہ اضافہ کیا

[راجع: ٢١٢٤]

ہے: ''جو کوئی غلہ خریدے اسے آگے فروخت نہ کرے حتی کہ اسے اپنے قبضے میں لے لے۔''

(٥٦) بَابُ مَنْ رَأَى إِذَا اشْتَرَى طَعَامًا جِزَافًا أَنْ لَّا يَبِيعَهُ حَتَّى يُؤْوِيَهُ إِلَى رَحْلِهِ، وَالْأَدَبِ فِي ذٰلِكَ

باب: 56- جو شخص غلے کا ڈھیر ماپ تول کے بغیر خریدے وہ اسے فروخت نہ کرے تا آنکہ اپنے ٹھکانے میں لے جائے اور خلاف ورزی کرنے پر سزا کا بیان

٢١٣٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ النَّاسَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَبْتَاعُونَ جِزَافًا - يَعْنِي الطَّعَامَ - يُضْرَبُونَ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ. [راجع: ٢١٢٣]

[2137] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ان لوگوں کو پٹتے دیکھا جو غلے کا ڈھیر اندازے سے خریدتے، پھر اسی جگہ فروخت کرتے تا آنکہ وہ غلہ اپنے ٹھکانوں میں لے جائیں۔

فائدہ: قبضے میں لینے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر مبیع چیز ہاتھ میں پکڑی جا سکتی ہو جیسا کہ درہم و دینار یا بازار کا سودا سلف ہے تو اسے ہاتھ میں لینے سے قبضہ مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی جائیداد غیر منقولہ ہے تو اس کا قبضہ یہ ہے کہ مالک اس سے دست بردار ہو جائے، مثلاً: زمین یا باغ کا قبضہ یہ ہے کہ مالک اسے خریدار کے حوالے کر دے۔ اور اگر کوئی چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کی جا سکتی ہے تو اس کا قبضہ یہ ہے کہ خریدار اسے ایسی جگہ منتقل کر دے جہاں مالک کا عمل دخل نہ ہو جیسا کہ غلہ اور حیوان کی خرید و فروخت کے وقت ہوتا ہے۔ امام بخاری ؒ کا موقف یہ ہے کہ اگر بیع کو ماپ تول کر مالک کے پاس ہی رہنے دیا جائے تو اسے شرعی قبضہ نہیں کہا جائے گا تا آنکہ مشتری اسے ایسی جگہ منتقل کر دے جہاں مالک کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

(٥٧) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَى مَتَاعًا أَوْ دَابَّةً فَوَضَعَهُ عِنْدَ الْبَائِعِ أَوْ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ

باب: 57- جب کسی نے کوئی سامان یا جانور خریدا اور اسے فروخت کنندہ کے پاس رکھ دیا یا پھر وہ قبضہ کرنے سے پہلے تلف ہو گیا یا مر گیا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا أَدْرَكَتِ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَّجْمُوعًا فَهُوَ مِنَ الْمُبْتَاعِ.

حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ اگر سودا صحیح سالم اور زندہ پر ہوا تھا تو وہ خریدار کے مال سے ہوگا۔

وضاحت: امام بخاری ؒ کا اس عنوان سے یہ مقصد ہے کہ خریدی ہوئی چیز یا جانور کو فروخت کنندہ کے پاس رکھنا جائز ہے۔ اس کے بعد ایک مسئلے کو اس عنوان پر متفرع کیا گیا ہے کہ اگر وہ سامان ضائع ہو جائے یا جانور مر جائے تو نقصان بائع کا ہو گا یا مشتری کا؟ امام بخاری ؒ نے اس کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا کیونکہ اس میں فقہاء کا اختلاف ہے، البتہ انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کا اثر بیان کر کے اپنا رجحان واضح کر دیا ہے کہ اس صورت میں نقصان خریدار کا ہو گا۔

٢١٣٨ - حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَقَلَّ يَوْمٌ كَانَ يَأْتِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا يَأْتِي فِيهِ بَيْتَ أَبِي بَكْرٍ أَحَدَ طَرَفَيِ النَّهَارِ، فَلَمَّا أُذِنَ لَهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْمَدِينَةِ لَمْ يَرُعْنَا إِلَّا وَقَدْ أَتَانَا ظُهْرًا، فَخُبِّرَ بِهِ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ: مَا جَاءَنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي هٰذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِأَمْرٍ حَدَثَ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ: «أَخْرِجْ مَنْ عِنْدَكَ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّمَا هُمَا ابْنَتَايَ - يَعْنِي عَائِشَةَ وَأَسْمَاءَ - قَالَ: «أَشَعَرْتَ أَنَّهُ قَدْ أُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ؟» قَالَ: اَلصُّحْبَةَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «اَلصُّحْبَةَ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ عِنْدِي نَاقَتَيْنِ أَعْدَدْتُهُمَا لِلْخُرُوجِ فَخُذْ إِحْدَاهُمَا، قَالَ: «قَدْ أَخَذْتُهَا بِالثَّمَنِ». [راجع: ٤٧٦]

[2138] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ نبی ﷺ دن کے وقت صبح وشام کے کسی حصے میں حضرت ابوبکر ؓ کے گھر نہ آتے ہوں۔ اور جب آپ کو مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی گئی تو آپ اچانک ظہر کے وقت تشریف لائے۔ جب حضرت ابوبکر ؓ کو یہ خبر دی گئی تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کسی ناگہانی ضرورت کے پیش نظر ہی اس وقت ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ جب آپ گھر میں حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے تو ان سے فرمایا: ''افراد خانہ میں سے اس وقت جو آپ کے پاس ہیں انھیں الگ کر دو۔'' انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! صرف میری دو بیٹیاں عائشہ اور اسماء ؓ ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''آیا تمھیں معلوم ہے کہ مجھے ہجرت کرنے کی اجازت مل چکی ہے؟'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں بھی آپ کے ساتھ رہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم بھی میرے ساتھ رہو گے۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے پاس دو اونٹنیاں ہیں جنھیں میں نے ہجرت کے لیے تیار کر رکھا ہے، آپ ان میں سے ایک لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ایک، قیمت کے عوض لے لی۔''

(٥٨) بَابٌ: لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَسُومُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرُكَ

باب: 58- کوئی مسلمان اپنے بھائی کی بیع میں دخل اندازی نہ کرے اور نہ اس کے بھاؤ لگاتے وقت اپنا بھاؤ ہی لگائے تاآنکہ وہ اجازت دے یا بیع چھوڑ دے

٢١٣٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ». [انظر: ٢١٦٥، ٥١٤٢]

[2139] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی خرید وفروخت میں دخل اندازی نہ کرے۔''

٢١٤٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِاللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنَائِهَا. [انظر: ٢١٤٨، ٢١٥٠، ٢١٥١، ٢١٦٠، ٢١٦٢، ٢٧٢٣، ٢٧٢٧، ٥١٤٤، ٥١٥٢، ٦٦٠١]

[2140] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے شہری کو دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرنے سے منع فرمایا، نیز دھوکا دینے کے لیے قیمت بڑھانے سے بھی منع کیا اور کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی کے پیغام پر اپنی منگنی کا پیغام ہی بھیجے۔ اسی طرح نہ کوئی عورت اپنی بہن کو طلاق دینے کا مطالبہ ہی کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے انڈیل دے۔

(٥٩) بَابُ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ

باب: 59- نیلامی کی بیع کا بیان

وَقَالَ عَطَاءٌ: أَدْرَكْتُ النَّاسَ لَا يَرَوْنَ بَأْسًا بِبَيْعِ الْمَغَانِمِ فِيمَنْ يَزِيدُ.

حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو دیکھا وہ مال غنیمت نیلام کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے۔

٢١٤١ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ الْمُكْتِبُ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ. فَاحْتَاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بِكَذَا وَكَذَا، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ. [انظر: ٢٢٣٠، ٢٢٣١، ٢٤٠٣، ٢٤١٥، ٢٥٣٤، ٦٧١٦، ٦٩٤٧، ٧١٨٦]

[2141] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزادی کا اختیار سونپ دیا مگر وہ شخص کچھ مدت کے بعد محتاج ہو گیا تو نبی ﷺ نے غلام کو پکڑ کر فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟'' حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کسی قدر مال کے عوض اسے خرید لیا، پھر آپ نے وہ قیمت اس کے مالک کو دے دی۔

(٦٠) بَابُ النَّجْشِ، وَمَنْ قَالَ: لَا يَجُوزُ ذَلِكَ الْبَيْعُ

باب: 60- دھوکا دہی کے لیے نرخ بڑھانا، بعض نے کہا کہ یہ بیع جائز ہی نہیں

وَقَالَ ابْنُ أَبِي أَوْفٰى: اَلنَّاجِشُ آكِلُ رِبًا خَائِنٌ، وَهُوَ خِدَاعٌ بَاطِلٌ لَّا يَحِلُّ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْخَدِيعَةُ فِي النَّارِ، وَمَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَّيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ».

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دھوکا دہی کے لیے قیمت بڑھانے والا سود خور اور خیانت پیشہ ہے۔ یہ دھوکا کسی صورت میں جائز نہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''دھوکا کرنے والا جہنم میں ہوگا۔ اور جس نے کوئی ایسا عمل کیا جو ہماری شریعت کے مطابق نہیں تو وہ مردود ہے۔''

٢١٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّجْشِ. [انظر: ٦٩٦٣]

[2142] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دھوکا دینے کے لیے نرخ بڑھانے سے منع کیا ہے۔

(٦١) بَابُ بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: 61- دھوکے اور حبل الحبلہ کی بیع

٢١٤٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَّتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلٰى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا. [انظر: ٢٢٥٦، ٣٨٤٣]

[2143] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''حبل الحبلہ'' کی بیع سے منع فرمایا۔ یہ بیع زمانۂ جاہلیت میں بایں صورت رائج تھی کہ ایک شخص کوئی اونٹنی اس وعدے پر خرید کرتا کہ جب وہ بچہ جنے گی، پھر وہ بڑی ہوکر بچہ جنم دے تب اس کی قیمت ادا کروں گا۔

فائدہ: حبلہ الحبلہ کی تفسیر میں کئی اقوال مروی ہیں جن میں سے ایک مذکورہ حدیث میں بیان ہوا ہے۔ اس کی ایک تفسیر یہ بھی ہے کہ اونٹنی کے بچے کے بچے کی بیع کی جائے، دونوں تفسیروں کے مطابق یہ بیع باطل ہے کیونکہ پہلی تفسیر کے مطابق قیمت کی ادائیگی کی مدت مجہول ہے اور دوسری تفسیر کے مطابق یہ معدوم کی بیع ہے۔ یہ دونوں ممنوع ہیں۔[1]

(٦٢) بَابُ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ

باب: 62- بیع ملامسہ کا بیان

قَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢١٤٤ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ

[2144] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع منابذہ سے منع فرمایا اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص خرید وفروخت کرتے وقت

1 فتح الباري: 451/4.

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُنَابَذَةِ، وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ بِالْبَيْعِ إِلٰى رَجُلٍ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ، وَنَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ، وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ. [راجع: ٣٦٧]

کپڑا خریدار کی طرف پھینک دے قبل اس کے کہ وہ اسے الٹ پلٹ کر دیکھے۔ اسی طرح آپ نے بیع ملامسہ سے بھی منع فرمایا اور ملامسہ یہ ہے کہ دیکھے بغیر صرف کپڑے کو ہاتھ لگانے ہی سے بیع پختہ ہو جائے۔

فائدہ: بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جب تو میرے کپڑے کو چھو لے اور میں تیرے کپڑے کو چھو لوں تو بیع واجب ہو جائے گی۔ زمانۂ جاہلیت میں اس قسم کی بیع کا عام رواج تھا، چونکہ اس میں دھوکا اور جہالت ہے، اس لیے شریعت نے اس سے منع فرمایا۔

٢١٤٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نُهِيَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ، أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَرْفَعَهُ عَلٰى مَنْكِبِهِ، وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ: اَللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ. [راجع: ٣٦٨]

[2145] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دو قسم کے لباسوں سے منع کیا گیا ہے: ایک تو یہ کہ صرف ایک ہی کپڑے میں کوئی آدمی احتباء کرے، پھر اسے کندھوں تک اٹھا لے۔ اور دو قسم کی خرید و فروخت سے روکا گیا ہے: ایک ہاتھ لگا دینے سے بیع پختہ کر لینا اور دوسری صرف پھینک دینے کو بیع کے قائم مقام قرار دے لینا۔

فائدہ: اس حدیث میں دو قسم کے لباسوں سے منع کیا گیا ہے، ان میں سے صرف ایک کو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے، وہ احتباء ہے۔ دوسرا لباس اشتمال الصماء ہے جس کا اس حدیث میں ذکر نہیں ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ انسان کپڑے کو اس طریقے سے اوڑھے کہ اس کے ہاتھ اس میں بالکل محبوس ہو جائیں۔ اس میں انسان تھوڑی سی ٹھوکر لگنے سے گر پڑتا ہے۔ چونکہ یہ پُرخطر لباس ہے، اس لیے منع کیا گیا ہے..... احتباء یہ ہے کہ ایک چادر بطور تہبند پہن لی جائے اور پھر اس کا کچھ حصہ کندھوں پر ڈال لیا جائے۔ اس میں کیونکہ برہنہ ہونے کا امکان بہت زیادہ ہوتا ہے، اس لیے یہ بھی منع ہے..... اس کی مکمل بحث کتاب اللباس میں آئے گی۔ إن شاء اللّٰه.

(٦٣) بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

باب: 63- بیع منابذہ کا بیان

وَقَالَ أَنَسٌ: نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بیع سے منع فرمایا ہے۔

٢١٤٦ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

[2146] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٨]

٢١٤٧ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، اَلْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ. [راجع: ٣٦٧]

[2147] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو قسم کے لباسوں اور دو قسم کی خرید وفروخت سے منع کیا ہے (خرید وفروخت کی دو اقسام) بیع ملامسہ اور بیع منابذہ ہیں۔

فائدہ: منابذہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے ہر ایک اپنا اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینکتا اور کوئی بھی ایک دوسرے کے کپڑے کو الٹ پلٹ کر نہ دیکھتا، اسی سے بیع پختہ ہو جاتی۔

(٦٤) بَابُ النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَّا يُحَفِّلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ وَكُلَّ مُحَفَّلَةٍ

باب: 64- بائع کے لیے اونٹ، گائے اور بکری وغیرہ کے تھنوں میں دودھ جمع کرنے کی ممانعت

وَالْمُصَرَّاةُ الَّتِي صُرِّيَ لَبَنُهَا وَحُقِنَ فِيهِ وَجُمِعَ فَلَمْ يُحْلَبْ أَيَّامًا. وَأَصْلُ التَّصْرِيَةِ: حَبْسُ الْمَاءِ، يُقَالُ مِنْهُ: صَرَّيْتُ الْمَاءَ: إِذَا حَبَسْتَهُ.

مُصَرَّاة، وہ جانور ہے جس کا دودھ نہ نکالا گیا ہو اور اس کے تھنوں میں جمع کیا گیا ہو اور کئی دنوں تک اسے نہ دوہا جائے۔ تَصْرِیَه کے اصل معنی پانی کو روک لینا ہیں۔ عربی میں صَرَّيْتُ الْمَاءَ کا محاورہ اس وقت بولا جاتا ہے جب پانی کو روک لیا جائے۔

٢١٤٨ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَإِنَّهُ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَحْتَلِبَهَا، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعَ تَمْرٍ».

[2148] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اونٹنی اور بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو۔ اور جس کسی نے دودھ بستہ جانور خریدا تو اسے دوہنے کے بعد خریدار کو دو باتوں میں سے بہتر اور پسندیدہ کے اختیار کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے تو اسے اپنے پاس رکھ لے اور چاہے تو اس کو واپس کر دے اور صاع بھر کھجوریں ساتھ دے۔''

وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَّمُجَاهِدٍ وَّالْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ وَّمُوسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «صَاعَ تَمْرٍ».

ابوصالح، مجاہد، ولید بن رباح اور موسیٰ بن یسار حضرت ابوہریرہ ؓ سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا: ''صاع بھر کھجوروں کا۔''

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ وَّهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا.

کچھ راوی حضرت ابن سیرین سے صاع بھر غلے کا ذکر کرتے ہیں، نیز کہتے ہیں کہ اسے تین دن تک اختیار ہے۔

وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: «صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ»، وَلَمْ يَذْكُرْ: ثَلَاثًا. وَالتَّمْرُ أَكْثَرُ. [راجع: ٢١٤٠]

اور بعض نے ابن سیرین سے ''کھجوروں کا ایک صاع'' ذکر کیا ہے اور تین دن تک اختیار کا ذکر نہیں کیا، البتہ اکثر راویوں نے کھجوروں کا ذکر کیا ہے۔

٢١٤٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُّحَفَّلَةً فَرَدَّهَا فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّن تَمْرٍ وَّنَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُلَقَّى الْبُيُوعُ. [انظر: ٢١٦٤]

[2149] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ اگر کسی نے بکری خریدی جس کے تھن میں دودھ روکا گیا ہو تو وہ اسے واپس کر دے اور ساتھ کھجوروں کا ایک صاع دے، نیز نبی ﷺ نے فروخت کار کو، آگے جا کر ملنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٢١٥٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ، وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، وَّلَا تُصَرُّوا الْغَنَمَ، وَمَنِ ابْتَاعَهَا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ أَنْ يَّحْلُبَهَا، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ». [راجع: ٢١٤٠]

[2150] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تجارتی قافلوں کو آگے جا کر نہ ملو (آگے جا کر ان سے مال نہ خریدو) اور نہ کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع ہی کرے، نیز بھاؤ بڑھانے کے لیے قیمت نہ لگاؤ اور نہ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید و فروخت کرے، نہ کوئی بکریوں کے تھنوں میں دودھ ہی روکے۔ اگر کسی نے ایسی بکری خریدی تو دودھ دوہنے کے بعد اسے دو باتوں میں سے بہتر اور پسندیدہ کے اختیار کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے تو اس جانور کو اپنے پاس رکھ لے اور چاہے تو ایک صاع کھجور ساتھ دے کر وہ واپس کر دے۔''

(٦٥) بَابُ إِنْ شَاءَ رَدَّ الْمُصَرَّاةَ وَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ

باب: 65- خریدار اگر چاہے تو دودھ بستہ جانور کو واپس کر دے لیکن دودھ کے بدلے صاع بھر کھجور دے

٢١٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو: حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ: أَنَّ ثَابِتًا مَّوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ

[2151] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی دودھ بستہ بکری خرید لے تو اس کا دودھ دوہنے کے بعد وہ اسے پسند

أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَبَهَا فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَهَا فَفِي حَلْبَتِهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ». [راجع: ٢١٤٠]

ہو تو رکھ لے اور اگر پسند نہ ہو تو اس کے دودھ کے عوض صاع بھر کھجوریں دے دے (اور اسے واپس کر دے)۔"

(٦٦) بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي

باب: 66- زنا کار غلام کی خرید وفروخت

وَقَالَ شُرَيْحٌ: إِنْ شَاءَ رَدَّ مِنَ الزِّنَا.

قاضی شریح نے فرمایا: خریدار اگر چاہے تو عیبِ زنا کی وجہ سے واپس کر سکتا ہے۔

٢١٥٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ». [انظر: ٢١٥٣، ٢٢٣٣، ٢٢٣٤، ٢٥٥٥، ٦٨٣٧، ٦٨٣٩]

[2152] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اس کا مالک اسے کوڑے لگائے صرف ڈانٹ ڈپٹ پر اکتفا نہ کرے۔ اگر پھر زنا کرے تو پھر اسے کوڑے لگائے۔ زجر وتنبیہ پر اکتفا نہ کرے۔ اگر تیسری مرتبہ زنا کرے تو اس کو فروخت کر دے، خواہ بالوں کی رسی کے عوض ہی ہو۔"

٢١٥٣، ٢١٥٤ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ: «إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ».

[2154,2153] حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کنواری لونڈی کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: "اگر وہ زنا کرے تو اس کو کوڑے مارو۔ پھر اگر زنا کرے تو اس کو حد لگاؤ۔ پھر اگر بدکاری کا ارتکاب کرے تو اسے فروخت کر دو اگرچہ بالوں کی رسی کے عوض کیوں نہ ہو۔"

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي أَبَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ. [راجع: ٢١٥٢، وانظر: ٢٢٣٢، ٢٥٥٦، ٦٨٣٨]

ابن شہاب کہتے ہیں: مجھے معلوم نہیں کہ (آپ نے بیچنے کا) تیسری مرتبہ کے بعد فرمایا یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا تھا۔

(٦٧) بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ النِّسَاءِ

باب: 67- عورتوں سے خرید وفروخت کرنا

٢١٥٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِشْتَرِي وَأَعْتِقِي فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْعَشِيِّ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَّيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ، مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَّيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّإِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ، شَرْطُ اللهِ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ». [راجع: ٤٥٦]

[2155] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے (حضرت بریرہ ؓ کی خرید کا) ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم (بریرہ کو) خرید کر آزاد کر سکتی ہو۔ ولاء تو اسی کے لیے ہوتی ہے جو آزاد کرے۔'' پھر آپ شام کے وقت منبر پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا کی، اس کے بعد فرمایا: ''لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ (معاملات میں) ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جس نے ایسی شرط لگائی جو کتاب اللہ میں نہیں تو وہ باطل ہے اگرچہ اس طرح کی سو شرطیں لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط ہی زیادہ سچی اور مضبوط ہے۔''

٢١٥٦ - حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سَاوَمَتْ بَرِيرَةَ فَخَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ: إِنَّهُمْ أَبَوْا أَنْ يَّبِيعُوهَا إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». قُلْتُ لِنَافِعٍ: حُرًّا كَانَ زَوْجُهَا أَوْ عَبْدًا؟ فَقَالَ: مَا يُدْرِينِي؟ [انظر: ٢١٦٩، ٢٥٦٢، ٦٧٥٢، ٦٧٥٧، ٦٧٥٩]

[2156] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت بریرہ ؓ کا سودا کیا۔ آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے گئے۔ جب واپس آئے تو ام المومنین نے کہا کہ وہ لوگ حضرت بریرہ ؓ کو فروخت کرنے سے انکاری ہیں مگر اس شرط پر کہ ولاء ان کی ہو۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''ولاء تو اس کا حق ہے جس نے اسے آزاد کیا ہو۔'' (راویٔ حدیث ہمام کہتے ہیں کہ) میں نے (اپنے شیخ) حضرت نافع سے پوچھا: بریرہ کا شوہر آزاد تھا یا غلام؟ انھوں نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں ہے۔

(٦٨) بَابٌ: هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِغَيْرِ أَجْرٍ؟ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ؟

باب: 68- کیا شہری کسی دیہاتی کے لیے بلا معاوضہ بیع کر سکتا ہے؟ نیز کیا اسے اس کی خیر خواہی یا مدد کرنے کا حق ہے؟

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَنْصَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَنْصَحْ لَهُ»، وَرَخَّصَ فِيهِ عَطَاءٌ.

نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے اگر کوئی اپنے بھائی کے ساتھ خیر خواہی کا مطالبہ کرے تو اسے ضرور خیر خواہی کرنی چاہیے۔'' حضرت عطاء نے بھی اس کی اجازت دی ہے۔

٢١٥٧ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ: سَمِعْتُ جَرِيرًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلٰى شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ». [راجع: ٥٧]

[2157] حضرت جریر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اس بات پر پابند رہنے کی بیعت کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول اور نمائندے ہیں، نیز نماز قائم کرنے، زکاۃ دینے، اپنے حکمران کی بات سننے اور اس پر عمل کرنے، نیز ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی بیعت کی۔

٢١٥٨ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ». قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ»؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. [انظر: ٢١٦٣، ٢٢٧٤]

[2158] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''غلہ لے کر آنے والے قافلے سے ملنے کے لیے پیش قدمی نہ کرو اور کوئی مقامی آدمی کسی بیرونی شخص کے لیے خرید و فروخت نہ کرے۔'' راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے اس کا مطلب پوچھا کہ کوئی مقامی کسی بیرونی کے لیے بیع نہ کرے؟ تو انھوں نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا دلال نہ بنے۔

(٦٩) بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِأَجْرٍ

باب: 69- جس نے دیہاتی کے لیے شہری کا اجرت کے ساتھ بیع کرنا مکروہ خیال کیا

٢١٥٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَّبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

[2159] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال بیچے۔

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ.

حضرت ابن عباس ؓ نے بھی یہی کہا ہے۔

(٧٠) بَابٌ: يَشْتَرِي حَاضِرٌ لِّبَادٍ بِالسَّمْسَرَةِ

باب: 70- کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے دلالی کے ساتھ خرید نہ کرے

وَكَرِهَهُ ابْنُ سِيرِينَ وَإِبْرَاهِيمُ لِلْبَائِعِ وَلِلْمُشْتَرِي. قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّ الْعَرَبَ تَقُولُ: بِعْ لِي ثَوْبًا، وَهِيَ تَعْنِي الشِّرَاءَ.

امام ابن سیرین اور حضرت ابراہیم نخعی، بائع اور مشتری دونوں کے لیے دلالی مکروہ خیال کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: عرب کہتے ہیں: بِعْ لِي ثَوْبًا ''میرے لیے کپڑا خریدو''، یعنی بیع سے شراء مراد لیتے ہیں۔

٢١٦٠ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَبْتَعِ الْمَرْءُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِّبَادٍ». [راجع: ٢١٤٠]

[2160] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی آدمی اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ دھوکا دہی کے لیے بھاؤ ہی چڑھائے، نیز کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے۔''

٢١٦١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ: قَالَ أَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: نُهِينَا أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ.

[2161] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہمیں اس سے منع کیا گیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت بیچے۔

(٧١) بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ، وَأَنَّ بَيْعَهُ مَرْدُودٌ لِأَنَّ صَاحِبَهُ عَاصٍ آثِمٌ إِذَا كَانَ بِهِ عَالِمًا وَهُوَ خِدَاعٌ فِي الْبَيْعِ، وَالْخِدَاعُ لَا يَجُوزُ

باب: 71- آگے جا کر قافلے والوں سے سامان خریدنا منع ہے اور یہ خرید وفروخت مردود ہے کیونکہ ایسا کرنے والا نافرمان اور گناہ گار ہے جبکہ وہ دیدہ دانستہ ایسا کرے، اس طرح کی خرید وفروخت دھوکا دہی ہے اور دھوکا دینا جائز نہیں

٢١٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ التَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ. [راجع: ٢١٤٠]

[2162] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (تجارتی قافلوں سے) آگے بڑھ کر ملنے سے منع فرمایا اور اس سے بھی (منع فرمایا) کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت بیچے۔

٢١٦٣ - حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

[2163] حضرت طاؤس سے روایت ہے، انھوں نے کہا

الْأَعْلٰى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: مَا مَعْنٰى قَوْلِهِ: «لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِّبَادٍ»؟ فَقَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. [راجع: ٢١٥٨]

کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ''کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید وفروخت نہ کرے'' اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا: شہری، کسی دیہاتی کا دلال نہ بنے۔

٢١٦٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنِي التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنِ اشْتَرٰى مُحَفَّلَةً فَلْيَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا، قَالَ: وَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ. [راجع: ٢١٤٩]

[2164] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جس کسی نے دودھ بستہ جانور خریدا (اگر اسے واپس کرنا چاہے تو) وہ اس کے ساتھ ایک صاع (کھجور) واپس کرے، نیز انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (تجارتی قافلوں سے) آگے بڑھ کر ملنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٢١٦٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ حَتّٰى يُهْبَطَ بِهَا إِلَى السُّوقِ». [راجع: ٢١٣٩]

[2165] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ باہر جا کر قافلے سے سامان ہی خریدو حتی کہ اسے بازار میں لایا جائے۔''

(٧٢) بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّي

باب: 72- (تجارتی قافلے سے) کتنی دور ملا جاسکتا ہے؟

٢١٦٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَلَقَّى الرُّكْبَانَ فَنَشْتَرِي مِنْهُمُ الطَّعَامَ فَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَّبِيعَهُ حَتّٰى يُبْلَغَ بِهِ سُوقُ الطَّعَامِ. [راجع: ٢١٢٣]

[2166] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہم باہر سے آنے والے قافلوں کو آگے جا کر ملتے اور ان سے غلہ خریدتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس غلے کو فروخت کرنے سے منع فرمادیا تاآنکہ اسے منڈی میں پہنچا دیا جائے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا فِي أَعْلَى السُّوقِ وَيُبَيِّنُهُ حَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ ان کا قافلے والوں سے ملنا بازار کے اعلیٰ کنارے میں ہوتا تھا جیسا کہ حضرت عبیداللہ کی حدیث سے اس کی وضاحت ہوتی ہے۔ (اور وہ حدیث آگے مذکور ہے)

٢١٦٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَبْتَاعُونَ الطَّعَامَ فِي أَعْلَى السُّوقِ فَيَبِيعُونَهُ فِي مَكَانِهِ، فَنَهَاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِ حَتَّى يَنْقُلُوهُ. [راجع: ٢١٢٣]

[2167] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ لوگ بازار کے بلند کنارے میں غلہ خریدتے اور اسی جگہ فروخت کر دیتے تھے تو رسول اللہ نے انھیں اسی جگہ فروخت کرنے سے منع فرما دیا حتی کہ اسے وہاں سے نقل کر لیں۔

(٧٣) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْبَيْعِ شُرُوطًا لَا تَحِلُّ

باب: 73- جب خرید و فروخت کرتے وقت ناجائز شرطیں لگائی جائیں

٢١٦٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْنِي بَرِيرَةُ فَقَالَتْ: كَاتَبْتُ أَهْلِي عَلٰى تِسْعِ أَوَاقٍ، فِي كُلِّ عَامٍ أُوقِيَّةٌ، فَأَعِينِينِي، فَقُلْتُ: إِنْ أَحَبَّ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ وَيَكُونَ وَلَاؤُكِ لِي فَعَلْتُ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا، فَقَالَتْ لَهُمْ فَأَبَوْا ذٰلِكَ عَلَيْهَا، فَجَاءَتْ مِنْ عِنْدِهِمْ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، فَقَالَتْ: إِنِّي عَرَضْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «خُذِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ»، فَفَعَلَتْ عَائِشَةُ، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، مَا بَالُ رِجَالٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ

[2168] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میرے پاس حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہا کہ میں نے اپنے مالکوں سے نو اوقیہ چاندی کے بدلے اس شرط پر مکاتبت کر لی ہے کہ ہر سال ایک اوقیہ چاندی دوں گی، لہٰذا آپ میری مدد کریں۔ میں نے کہا: اگر تیرے مالک اس بات کو پسند کریں کہ میں یہ رقم یک مشت انھیں دے دوں لیکن تیری ولا میرے لیے ہو تو میں تجھے خرید لیتی ہوں، چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے ماجرا بیان کیا تو انھوں نے اس سے انکار کر دیا۔ جب وہ ان کے پاس سے واپس آئی تو رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے۔ وہ عرض کرنے لگی: میں نے یہ بات ان پر پیش کی تو انھوں نے انکار کر دیا ہے مگر یہ کہ ولا ان کے لیے ہو۔ نبی ﷺ نے (اجمالاً یہ واقعہ) سنا، پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو اس کے متعلق (تفصیل سے) آگاہ کیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے خرید لو اور ان کی شرط بھی مان لو، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ولا تو آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے۔'' چنانچہ حضرت عائشہ نے اسے خرید لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ (خطاب فرمانے کے لیے) لوگوں میں

اللهِ أَوْثَقُ، وَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٤٥٦]

کھڑے ہوئے۔ آپ نے اللہ کی حمد وثنا کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں؟ خبردار! جو شرط اللہ کی کتاب کے مطابق نہیں وہ باطل ہے اگرچہ سو شرطیں ہی کیوں نہ ہوں۔ اللہ کا فیصلہ برحق ہے اور اس کی شرط ہی قابل وثوق ہے۔ ولا صرف اس شخص کے لیے ہے جو آزاد کر دے۔''

٢١٦٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً فَتُعْتِقَهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ». [راجع: ٢١٥٦]

[2169] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ ؓ نے ایک لونڈی خرید کر اسے آزاد کرنے کا ارادہ کیا لیکن اس کے مالکوں نے کہا: ہم اس شرط پر یہ لونڈی آپ کو فروخت کرتے ہیں کہ اس کی ولا ہمارے لیے ہو۔ حضرت عائشہ ؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''یہ شرط تمھیں خریدنے سے منع نہ کرے کیونکہ ولا کا حق دار وہ ہوتا ہے جو اسے آزاد کرے۔''

(٧٤) بَابُ بَيْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: 74- کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

٢١٧٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَّالِكِ بْنِ أَوْسٍ: سَمِعَ [عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ». [راجع: ٢١٣٤]

[2170] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گندم کے بدلے گندم فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ جو کے عوض جو بیچنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو، اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنا سود ہے مگر یہ کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔''

(٧٥) بَابُ بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ، وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

باب: 75- کشمش کی کشمش کے عوض اور غلے کی غلے کے عوض خرید وفروخت کرنا

٢١٧١ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:

[2171] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''مزابنہ'' سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ یہ

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ كَيْلًا. [انظر: ٢١٧٢، ٢١٨٥، ٢٢٠٥]

ہے کہ درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض ماپ کر فروخت کیا جائے۔ اسی طرح (بیل پر لگے) انگوروں کو کشمش کے عوض ماپ کر فروخت کیا جائے۔

٢١٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. قَالَ: وَالْمُزَابَنَةُ: أَنْ يَبِيعَ الثَّمَرَ بِكَيْلٍ إِنْ زَادَ فَلِي وَإِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ. [راجع: ٢١٧١]

[2172] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ اور مزابنہ یہ ہے کہ (تازہ) پھل (خشک پھل کے عوض) اس طرح ناپ کر فروخت کرے کہ اگر زیادہ ہوا تو میرا اور اگر کم ہوا تو میں خود اس کا ذمہ دار ہوں۔

٢١٧٣ - قَالَ: وَحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا. [انظر: ٢١٨٤، ٢١٨٨، ٢١٩٢، ٢٣٨٠]

[2173] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے عرایا میں اندازے سے کھجور لینے دینے کی اجازت دی ہے۔

فائدہ: عرایا کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں، ہم صرف دو قول بیان کرتے ہیں: * فقراء کے پاس خشک کھجوریں ہوتی ہیں۔ جب تازہ کھجوروں کا موسم آتا ہے تو وہ بھی تازہ کھجوریں کھانا چاہتے ہیں، اس لیے انھیں اجازت دی گئی کہ وہ درخت پر موجود تازہ کھجوروں کو خشک کھجوروں کے عوض اندازے سے خرید لیں۔ * کوئی شخص کسی غریب کو کھجور کا درخت دے دے کہ تم اس کا پھل استعمال کر سکتے ہو پھر وہ جب اس درخت سے تازہ کھجوریں کھانے باغ میں آئے تو اس کے آنے سے مالک کو تکلیف ہو تو اس کے لیے اجازت ہے کہ وہ اسے خشک کھجوریں دے دے اور تازہ کھجوروں کا درخت خود رکھ لے۔

(٧٦) بَابُ بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

باب: 76- جو کے عوض جو فروخت کرنا

٢١٧٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ: أَخْبَرَهُ أَنَّهُ الْتَمَسَ صَرْفًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ فَتَرَاوَضْنَا حَتَّى اصْطَرَفَ مِنِّي فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقَلِّبُهَا فِي يَدِهِ ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ، فَقَالَ: وَاللهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

[2174] حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ مجھے سو دینار کے عوض ریز گاری کی ضرورت پیش آئی تو مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا۔ ہم آپس میں نرخ کے متعلق گفتگو کرنے لگے۔ بالآخر انھوں نے مجھ سے بیع صرف، یعنی درہم دینے کا معاملہ طے کر لیا۔ انھوں نے سونا، یعنی دینار لیے اور ہاتھوں میں لے کر انھیں الٹ پلٹ کر کے دیکھنا شروع کر دیا، پھر کہا: اس قدر انتظار کرو کہ میرا خزانچی مقام غابہ سے آ جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ [بِالشَّعِيرِ] رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ». [راجع: ٢١٣٤]

بھی یہ گفتگو سن رہے تھے۔ انھوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! جب تک دراہم وصول نہ کر لو اس سے جدا نہ ہونا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: ''سونا سونے کے عوض فروخت کرنا سود ہے جب تک دست بدست نہ ہو۔ اور گندم کو گندم کے عوض فروخت کرنا سود ہے مگر نقد بنقد سودا کرنا جائز ہے۔ اسی طرح جو کی بیع جو کے ساتھ سود ہو گی جب تک دست بدست نہ ہو۔ اور کھجور کی بیع بھی کھجور کے ساتھ سود ہے جب تک دست بدست نہ ہو۔''

(٧٧) بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

باب: 77- سونے کے عوض سونا فروخت کرنا

٢١٧٥ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ: قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: [قَالَ] أَبُو بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ». [انظر: ٢١٨٢]

[2175] حضرت ابوبکرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو مگر برابر برابر۔ اور سونے کو چاندی کے عوض اسی طرح چاندی کو سونے کے عوض جیسے چاہو فروخت کرو۔''

(٧٨) بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

باب: 78- چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

٢١٧٦ - حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا عَمِّي: حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَقِيَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَالَ: يَا أَبَا سَعِيدٍ! مَا هٰذَا الَّذِي تُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ

[2176] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے اس طرح کی ایک حدیث بیان کی (جس کا مضمون حضرت عمر اور حضرت ابوبکرہ ؓ سے مروی حدیث سے ملتا جلتا تھا۔) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ان سے ملے اور فرمایا: اے ابوسعید! آپ رسول اللہ ﷺ سے یہ کیا بیان کرتے ہیں؟ حضرت ابوسعید خدری ؓ نے کہا کہ میں نے بیع صرف کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو یہ

ﷺ؟ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ فِي الصَّرْفِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ، وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ مِثْلٌ بِمِثْلٍ». [انظر: ٢١٧٧، ٢١٧٨]

فرماتے ہوئے سنا ہے: ''سونا، سونے کے عوض اور چاندی، چاندی کے عوض برابر برابر فروخت کرو۔''

٢١٧٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ». [راجع: ٢١٧٦]

[2177] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سونے کو سونے کے عوض مت فروخت کرو مگر برابر برابر، یعنی ایک دوسرے سے کم، زیادہ کر کے فروخت نہ کرو۔ اور چاندی کے عوض چاندی کو فروخت نہ کرو مگر برابر برابر، یعنی ایک دوسرے میں کمی بیشی کر کے فروخت نہ کرو۔ اسی طرح غائب چیز کو حاضر کے عوض نہ فروخت کرو، یعنی ایک طرف سے نقد اور دوسری طرف سے ادھار نہ ہو۔''

(٧٩) بَابُ بَيْعِ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ نَسَاءً

باب: 79- دینار کو دینار کے عوض ادھار فروخت کرنا

٢١٧٨، ٢١٧٩ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: أَنَّ أَبَا صَالِحٍ الزَّيَّاتَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: اَلدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَّا يَقُولُهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: سَأَلْتُهُ، فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ وَجَدْتَّهُ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى؟ فَقَالَ: كُلَّ ذٰلِكَ لَا أَقُولُ وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللهِ [ﷺ] مِنِّي، وَلٰكِنِّي أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ». [راجع: ٢١٧٦]

[2179,2178] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دینار کو دینار کے عوض اور درہم کو درہم کے عوض (برابر، برابر) فروخت کرنا جائز ہے۔ راوئ حدیث نے ان سے عرض کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما تو اس کے قائل نہیں ہیں، چنانچہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ نے اس سلسلے میں نبی ﷺ سے سنا ہے یا کتاب اللہ میں دیکھا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ میں ان میں سے کوئی بات بھی نہیں کہتا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے فرمودات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، البتہ مجھے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی تھی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سود صرف ادھار میں ہوتا ہے۔''

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا موقف دیگر صحیح احادیث کے خلاف تھا اس لیے انھوں نے اپنے موقف سے رجوع کر لیا،

البتہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی صحیح ہے اس کی حسب ذیل تاویلات کی گئی ہیں: ○ اس سود سے زیادہ سنگین کوئی نہیں جو ادھار میں ہے۔ ○ اس سے مختلف اجناس کا باہمی تبادلہ مراد ہے کہ وہاں سود صرف ادھار میں ہوتا ہے، اس میں کمی بیشی جائز ہوتی ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٨٠) بَابُ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

باب: 80- چاندی کو سونے کے عوض ادھار فروخت کرنا

٢١٨٠، ٢١٨١ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ: سَأَلْتُ الْبَرَاءَ ابْنَ عَازِبٍ وَّزَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ عَنِ الصَّرْفِ فَكُلُّ وَّاحِدٍ مِّنْهُمَا يَقُولُ: هٰذَا خَيْرٌ مِّنِّي، فَكِلَاهُمَا يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ دَيْنًا. [راجع: ٢٠٦٠، ٢٠٦١]

[2181,2180] حضرت ابومنہال سے روایت ہے، انھوں نے حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو ان دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کے متعلق کہا کہ یہ مجھ سے بہتر ہے۔ پھر دونوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے عوض ادھار فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: سونے کو چاندی یا ایک کرنسی کو دوسری کرنسی کے بدلے خرید و فروخت کرنے کو صرف کہتے ہیں۔ اس میں باہمی کمی بیشی تو جائز ہے مگر ادھار کی اجازت نہیں ہے۔ ایک سو گرام سونے کے عوض کئی سو گرام چاندی یا ایک ریال کے بدلے کئی روپے خریدے جا سکتے ہیں لیکن ایک ملکی کرنسی کے نئے نوٹوں کو پرانے نوٹوں کے عوض کمی بیشی سے خریدنا ناجائز ہے۔

(٨١) بَابُ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ يَدًا بِيَدٍ

باب: 81- سونے کو چاندی کے عوض دست بدست فروخت کرنا

٢١٨٢ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَّبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا، وَالْفِضَّةَ [بِالذَّهَبِ] كَيْفَ شِئْنَا. [راجع: ٢١٧٥]

[2182] حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے چاندی کو چاندی کے عوض اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا مگر برابر، برابر بیچنا جائز ہے۔ اور آپ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم سونے کو چاندی کے بدلے جس طرح چاہیں خریدیں، اسی طرح چاندی کو سونے کے عوض جس طرح چاہیں خریدیں۔

(٨٢) بَابُ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ، وَهِيَ بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَبَيْعُ الزَّبِيبِ بِالْكَرْمِ، وَبَيْعُ الْعَرَايَا

قَالَ أَنَسٌ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ.

٢١٨٣ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ». [راجع: ١٤٨٦]

٢١٨٤ - قَالَ سَالِمٌ: وَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ أَوْ بِالتَّمْرِ، وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِهِ. [راجع: ٢١٧٣]

٢١٨٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ: بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيبِ كَيْلًا. [راجع: ٢١٧١]

٢١٨٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

باب: 82- مزابنہ اور عرایا کی بیع کا بیان، مزابنہ یہ ہے کہ خشک کھجور کو تازہ کھجور اور کشمش کو انگوروں کے عوض فروخت کیا جائے

حضرت انس ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ کی بیع سے منع فرمایا ہے۔

[2183] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک پھلوں کو فروخت نہ کیا کرو جب تک ان میں پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے، نیز فرمایا: (درخت کی) تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض مت فروخت کرو۔“

[2184] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت ؓ نے بتایا کہ اس کے بعد رسول اللہ نے درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو تازہ یا خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے کی اجازت بیع عرایا کی صورت میں دی ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور صورت میں اجازت نہیں دی۔

[2185] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔ اور مزابنہ تازہ کھجور کو خشک کے عوض ماپ کر خریدنا ہے اور انگور کو کشمش کے بدلے بھرتی کر کے فروخت کرنا ہے۔

[2186] حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا ہے۔ مزابنہ، خوشوں میں لگی ہوئی تازہ کھجور کو خشک کھجور کے عوض

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ. وَالْمُزَابَنَةُ: اِشْتِرَاءُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ عَلٰى رُؤُوسِ النَّخْلِ.

خریدنا ہے۔

٢١٨٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

[2187] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ (دونوں) سے منع فرمایا ہے۔

٢١٨٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرْخَصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ أَنْ يَبِيعَهَا بِخَرْصِهَا.

[راجع: ٢١٧٣]

[2188] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عریہ کے مالک کو اجازت دی کہ وہ کھجور کو اندازے سے فروخت کرسکتا ہے۔

فائدہ: ان احادیث میں لفظ محاقلہ بھی استعمال ہوا ہے، اس کے معنی یہ ہیں کہ خوشے میں گندم کی بیع صاف گندم کے عوض کی جائے، اس سے بھی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(٨٣) بَابُ بَيْعِ الثَّمَرِ عَلٰى رُؤُوسِ النَّخْلِ بِالذَّهَبِ أَوِ الْفِضَّةِ

باب: 83- درخت پر لگی کھجور، سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا

٢١٨٩ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيبَ، وَلَا يُبَاعُ شَيْءٌ مِّنْهُ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ إِلَّا الْعَرَايَا.

[راجع: ١٤٨٧]

[2189] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھل کی فروخت سے منع فرمایا ہے تاوقتیکہ وہ پک جائے۔ اور ان کی کوئی قسم درہم و دینار کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض فروخت نہ کی جائے سوائے عرایا کے (کہ ان کو پھلوں کے عوض بھی فروخت کیا جاسکتا ہے۔)

٢١٩٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكًا، وَسَأَلَهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الرَّبِيعِ: أَحَدَّثَكَ دَاوُدُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

[2190] عبیداللہ بن ربیع نے امام مالک ؒ سے پوچھا: کیا آپ سے داود نے سفیان سے، انھوں نے حضرت حضرت ابوہریرہ ؓ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. [انظر: ٢٣٨٢]

نے بیع عرایا کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ پانچ وسق یا یا پانچ وسق سے کم ہوں؟ انھوں (امام مالک رحمہ اللہ) نے کہا: ہاں۔

٢١٩١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ: سَمِعْتُ بُشَيْرًا قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، وَرَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا، يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا.

[2191] حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کے عوض درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجور کی بیع سے منع فرمایا، البتہ بیع عریہ کی آپ نے رخصت دی کہ اسے اندازہ کر کے فروخت کیا جا سکتا ہے تا کہ عریہ والے تازہ کھجور کھائیں۔

وَقَالَ سُفْيَانُ مَرَّةً أُخْرَى: إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَبِيعُهَا أَهْلُهَا بِخَرْصِهَا، يَأْكُلُونَهَا رُطَبًا. قَالَ: هُوَ سَوَاءٌ.

(راویٔ حدیث) حضرت سفیان نے کبھی اس حدیث کو بایں الفاظ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے عریہ کی اجازت دی کہ اندازہ کر کے اسے فروخت کیا جا سکتا ہے تا کہ اس کے مالک خود انھیں رطب کی شکل میں کھاتے رہیں۔ ان دونوں روایات کا مفہوم ایک ہی ہے۔

قَالَ سُفْيَانُ: فَقُلْتُ لِيَحْيَى وَأَنَا غُلَامٌ: إِنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يَقُولُونَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لَهُمْ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا، فَقَالَ: وَمَا يُدْرِي أَهْلَ مَكَّةَ؟ قُلْتُ: إِنَّهُمْ يَرْوُونَهُ عَنْ جَابِرٍ، فَسَكَتَ قَالَ سُفْيَانُ: إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنَّ جَابِرًا مِّنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

سفیان نے کہا میں نے (اپنے شیخ) یحییٰ بن سعید سے عرض کیا، حالانکہ میں اس وقت کم سن بچہ تھا، کہ اہل مکہ کہتے تھے کہ نبی ﷺ نے بیع عرایا کی اجازت دی۔ انھوں نے جواب دیا کہ اہل مکہ کو یہ کس طرح معلوم ہوا؟ (کیونکہ وہ تاجر پیشہ لوگ تھے، باغبانی کا پیشہ نہیں کرتے تھے۔) میں نے عرض کیا: وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے، تو وہ خاموش ہو گئے۔ سفیان کہتے ہیں کہ میرا مقصد یہ تھا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ تو اہل مدینہ سے ہیں۔

قِيلَ لِسُفْيَانَ: أَلَيْسَ فِيهِ: نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ؟ قَالَ: لَا. [انظر: ٢٣٨٤]

سفیان سے پوچھا گیا: کیا اس حدیث میں یہ نہیں کہ آپ ﷺ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پہلے انھیں فروخت کرنے سے منع کیا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نہیں۔

(٨٤) بَابُ تَفْسِيرِ الْعَرَايَا

باب:84-عرایا کی تفسیر کا بیان

وَقَالَ مَالِكٌ: اَلْعَرِيَّةُ أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ النَّخْلَةَ، ثُمَّ يَتَأَذَّى بِدُخُولِهِ عَلَيْهِ، فَرُخِّصَ لَهُ أَنْ يَشْتَرِيَهَا مِنْهُ بِتَمْرٍ.

امام مالک ؒ بیان کرتے ہیں کہ "عریہ" یہ ہے کہ کوئی شخص کسی کے لیے اپنے باغ میں سے ایک دو کھجوریں ہبہ کر دیتا ہے، پھر باغ میں اس کے آنے جانے سے اذیت محسوس کرتا ہے تو اسے اجازت ہے کہ خشک کھجور دے کر اس سے درخت خرید لے۔

وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ: اَلْعَرِيَّةُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِالْكَيْلِ مِنَ التَّمْرِ يَدًا بِيَدٍ، وَلَا تَكُونُ بِالْجِزَافِ.

ابن ادریس (امام شافعی ؒ) نے کہا کہ عریہ کی بیع خشک کھجور کے عوض ناپ کر دست بدست ہوتی ہے، اندازے سے نہیں ہوتی۔

وَمِمَّا يُقَوِّيهِ قَوْلُ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ: بِالْأَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ.

حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ کا قول اس کی تائید کرتا ہے کہ عریہ کی بیع وسق کے ذریعے سے ناپ تول کر ہوتی ہے۔

وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: كَانَتِ الْعَرَايَا أَنْ يُعْرِيَ الرَّجُلُ فِي مَالِهِ النَّخْلَةَ وَالنَّخْلَتَيْنِ.

ابن اسحاق نے اپنی حدیث میں حضرت نافع سے، انھوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت کیا کہ بیع عرایا یہ ہے: کوئی شخص اپنے مال میں سے کھجور کے ایک یا دو درخت کسی کو دے دے۔

وَقَالَ يَزِيدُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ: اَلْعَرَايَا نَخْلٌ كَانَتْ تُوهَبُ لِلْمَسَاكِينِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يَنْتَظِرُوا بِهَا، فَرُخِّصَ لَهُمْ أَنْ يَبِيعُوهَا بِمَا شَاءُوا مِنَ التَّمْرِ.

یزید نے حضرت سفیان بن حسین سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ عرایا کھجوروں کے درخت ہوتے تھے جو مساکین کو ہبہ کیے جاتے اور وہ ان کے پختہ ہونے کا انتظار نہ کر سکتے تھے تو انھیں اجازت دی گئی کہ وہ خشک کھجور کے عوض جتنی چاہیں بیچ لیں۔

٢١٩٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا.

[2192] حضرت زید بن ثابت ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عرایا کے متعلق اجازت دی کہ انھیں اندازے سے ناپ کر فروخت کیا جائے۔

قَالَ مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: وَالْعَرَايَا نَخَلَاتٌ مَعْلُومَاتٌ تَأْتِيهَا فَتَشْتَرِيهَا. [راجع: ٢١٧٣]

حضرت موسیٰ بن عقبہ کہتے ہیں کہ عرایا چند معین کھجوریں ہیں جن کا پھل اتری ہوئی کھجوروں کے عوض خریدا جاتا ہے۔

(٨٥) بَابُ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب: 85- صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے پھلوں کو فروخت کرنا

٢١٩٣ - وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ، قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الثَّمَرَ الدُّمَانُ، أَصَابَهُ مَرَضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ، عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذٰلِكَ: «فَإِمَّا لَا، فَلَا تَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ»، كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ.

[2193] حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو بنو حارثہ سے تھے، وہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں لوگ پھلوں کی خرید و فروخت اس طرح کرتے تھے کہ جب پھل کاٹنے کا وقت آتا اور ایک دوسرے سے تقاضے کا وقت آتا تو خریدار کہتا: پھل دمان ہو گیا، اسے بیماری لگ گئی، اسے قشام نے آ لیا۔ یہ سب پھلوں کی بیماریاں ہیں جن کا وہ ذکر کر کے آپس میں جھگڑتے تھے۔ جب اس کے متعلق بکثرت جھگڑے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے لگے تو آپ نے فرمایا: ''تم ایسی خرید و فروخت نہ کیا کرو تا آنکہ وہ انتفاع کے قابل ہو جائیں اور ان میں کھانے کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔'' گویا کثرت تنازعات کی بنا پر آپ نے مشورے کے طور پر یہ ارشاد فرمایا۔

وَأَخْبَرَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: أَنَّ زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ لَمْ يَكُنْ يَبِيعُ ثِمَارَ أَرْضِهِ حَتَّى تَطْلُعَ الثُّرَيَّا، فَيَتَبَيَّنَ الْأَصْفَرُ مِنَ الْأَحْمَرِ.

خارجہ بن زید بن ثابت نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اپنی زمین کے پھل نہیں بیچتے تھے حتی کہ ثریا ستارہ طلوع ہو جاتا اور زرد پھل سرخ پھل سے نمایاں ہو جاتا۔ (زردی سرخی سے ظاہر ہو جاتی۔)

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ: حَدَّثَنَا حَكَّامٌ: حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ سَهْلٍ، عَنْ زَيْدٍ.

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اس روایت کو علی بن بحر نے بیان کیا، وہ حکام سے، وہ عنبسہ سے، وہ زکریا سے، وہ ابوزناد سے، وہ حضرت عروہ سے، انھوں نے حضرت سہل سے اور وہ حضرت زید رضی اللہ عنہ سے (روایت کرتے ہیں۔)

فائدہ: صلاحیت ظاہر ہونے کے معنی یہ ہیں کہ پھلوں کی ترشی اور سختی جاتی رہے اور ان میں مٹھاس اور نرمی آ جائے، یعنی وہ

قابل انتفاع ہو جائیں۔ ثریا ستارے کے طلوع کے وقت پھل انتفاع کے قابل ہو جاتے تھے، اس لیے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ طلوع ثریا کے بعد اپنے پھلوں کو فروخت کرتے تھے۔ کثرت نزاع کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تک پھل قابل انتفاع نہ ہوا سے فروخت نہ کیا جائے تاکہ جھگڑا وغیرہ نہ ہو۔ واضح رہے کہ دمان پھلوں کی بیماری ہے جس سے پھل سیاہ ہو جاتے تھے۔ ایک روایت میں مرض کی بجائے مراض ہے، مراض ایک سماوی آفت ہے جس کے آنے سے پھل تباہ ہو جاتا تھا۔ قشام بھی ایک بیماری ہے کہ پھل زرد ہونے سے پہلے ہی گر جاتا تھا، جب ایسی آفتوں اور بیماریوں سے پھل محفوظ ہو جائے تو پھر اس کی خرید وفروخت کرنے کی اجازت ہے۔[1]

٢١٩٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا. نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ. [راجع: ١٤٨٦]

[2194] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے انھیں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ نے فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو منع فرمایا ہے۔

٢١٩٥ - حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةُ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ.

[2195] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پکنے سے پہلے کھجور کا پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: يَعْنِي حَتّٰى تَحْمَرَّ. [راجع: ١٤٨٨]

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس سے مراد ان کا سرخ ہونا ہے، یعنی سرخ ہونے سے قبل انھیں فروخت نہ کیا جائے۔

٢١٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ حَيَّانَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تُشْقِحَ. فَقِيلَ: وَمَا تُشْقِحُ؟ قَالَ: تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا. [راجع: ١٤٨٧]

[2196] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک وہ مشقح نہ ہو جائیں۔ عرض کیا گیا مشقح کیا ہوتا ہے؟ انھوں نے فرمایا: جب تک وہ سرخ یا زرد اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں۔

[1] فتح الباري: 499/4.

(٨٦) بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

باب : 86- قابل انتفاع ہونے سے قبل کھجور فروخت کرنا

٢١٩٧ - حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ: حَدَّثَنَا مُعَلًّى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَعَنِ النَّخْلِ حَتَّى يَزْهُوَ. قِيلَ: وَمَا يَزْهُو؟ قَالَ: يَحْمَارُّ أَوْ يَصْفَارُّ. [راجع: ١٤٨٨]

[2197] حضرت انس ؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا تا آنکہ وہ نفع کے قابل ہو جائے اور کھجور بیچنے سے منع فرمایا حتی کہ وہ زہو ہو جائے۔ عرض کیا گیا زہو کیا ہے؟ انھوں نے فرمایا: سرخ ہو جائے یا زرد ہو جائے۔

(٨٧) بَابٌ: إِذَا بَاعَ الثِّمَارَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ فَهُوَ مِنَ الْبَائِعِ

باب: 87- جب پھل قبل از صلاحیت بیچا گیا تو آفت آنے پر نقصان کی ذمہ داری بائع پر ہوگی

٢١٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتَّى تُزْهِيَ، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِيَ؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَةَ، بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ؟». [راجع: ١٤٨٨]

[2198] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کے زہو ہونے سے قبل انھیں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ سے دریافت کیا گیا کہ زہو کیا ہوتا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ ان کا سرخ ہونا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بھلا بتاؤ اگر اللہ پھل کو ضائع کر دے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض کھائے گا؟''

٢١٩٩ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ رَجُلًا ابْتَاعَ ثَمَرًا قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ كَانَ مَا أَصَابَهُ عَلٰى رَبِّهِ.

[2199] حضرت لیث سے روایت ہے، وہ یونس سے ابن شہاب کے حوالے سے بیان کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ اگر کسی شخص نے صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے باغ خرید لیا، پھر کوئی آفت آئی تو جو نقصان ہوگا وہ مالک کے ذمے ہوگا۔

أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَتَبَايَعُوا الثَّمَرَةَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، وَلَا

ابن شہاب کہتے ہیں کہ مجھے سالم بن عبداللہ نے حضرت ابن عمر ؓ سے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پھل اس وقت تک فروخت نہ کرو جب تک اس کی صلاحیت ظاہر

تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ». [راجع: ١٤٨٦]

نہ ہو جائے۔ اور درخت پر لگی تازہ کھجور، خشک کھجور کے عوض مت فروخت کرو۔"

(٨٨) بَابُ شِرَاءِ الطَّعَامِ إِلَى أَجَلٍ

باب: 88- ایک مدت کے لیے غلہ ادھار خریدنا

٢٢٠٠ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: ذَكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ فَرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2200] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے ابراہیم نخعی سے قرض کے عوض گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر انھوں نے حضرت عائشہ ؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خریدا اور اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھی تھی۔

(٨٩) بَابٌ: إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ بِتَمْرٍ خَيْرٍ مِّنْهُ

باب: 89- اگر کوئی بہترین کھجوروں کے عوض عام کھجوروں کو فروخت کرنا چاہے

٢٢٠١، ٢٢٠٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» قَالَ: لَا، وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا». [الحديث: ٢٢٠١، انظر: ٢٣٠٢، ٤٢٤٤، ٤٢٤٦، ٧٣٥٠]؛ [الحديث: ٢٢٠٢، انظر: ٢٣٠٣، ٤٢٤٥، ٤٢٤٧، ٧٣٥١]

[2202,2201] حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا تحصیل دار بنایا۔ وہ عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟" اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! نہیں، اللہ کی قسم ہم اس عمدہ کھجور کے ایک صاع کو دوسری کھجوروں کے دو صاع کے عوض اور دو صاع کو تین صاع کے عوض لیتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایسا مت کیا کرو، بلکہ تم ان ردی کھجوروں کو درہموں کے عوض فروخت کر کے پھر ان درہموں سے عمدہ کھجور خرید لیا کرو۔"

(٩٠) بَابُ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ، أَوْ أَرْضًا مَزْرُوعَةً، أَوْ بِإِجَارَةٍ

٢٢٠٣ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ: يُخْبِرُ عَنْ نَّافِعٍ مَّوْلَى ابْنِ عُمَرَ: أَيُّمَا نَخْلٍ بِيعَتْ قَدْ أُبِّرَتْ لَمْ يُذْكَرِ الثَّمَرُ، فَالثَّمَرُ لِلَّذِي أَبَّرَهَا. وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ وَالْحَرْثُ، سَمّٰى لَهُ نَافِعٌ هٰؤُلَاءِ الثَّلَاثَةَ».

[انظر: ٢٢٠٤، ٢٢٠٦، ٢٣٧٩، ٢٧١٦]

باب: 90- پیوند شدہ کھجور کا درخت یا کھیتی کھڑی زمین فروخت کرنا یا ٹھیکے پر دینا

[2203] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع نے کہا کہ جب کھجور کا کوئی پیوندی درخت فروخت کیا جائے اور اس کے پھل کا ذکر نہ آئے تو پھل اسی کا ہے جس نے اسے پیوند کیا تھا۔ غلام اور کھیت کا بھی یہی حکم ہے۔ حضرت نافع نے اپنے شاگرد ابن جریج سے ان تینوں کا ذکر کیا۔

٢٢٠٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ أُبِّرَتْ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». [راجع: ٢٢٠٣]

[2204] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر کوئی پیوند کیا ہوا درخت فروخت کرے تو اس کا پھل بائع ہی کو ملے گا الا یہ کہ خریدار اس کی شرط کر لے۔''

(٩١) بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ كَيْلًا

باب: 91- کھڑی کھیتی کو غلے کے عوض ناپ کر فروخت کرنا

٢٢٠٥ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ، أَنْ يَّبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ إِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَّبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا، وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَّبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ، وَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ. [راجع: ٢١٧١]

[2205] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے روکا ہے۔ وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے باغ کا پھل فروخت کرے اگر کھجور ہے تو خشک کھجور سے ماپ کر، اگر انگور ہے تو اسے کشمش کے عوض ماپ کر اور اگر کھیتی ہے تو اسے غلے کے عوض ماپ کر فروخت کرے۔ آپ نے ان تمام سودوں سے منع کیا ہے۔

(٩٢) بَابُ بَيْعِ النَّخْلِ بِأَصْلِهِ

باب: 92- کھجور کا درخت جڑ سمیت فروخت کرنا

٢٢٠٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَهُ الْمُبْتَاعُ». [راجع: ٢٢٠٣]

[2206] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جوشخص کھجور کو پیوند کرے، پھر اسے فروخت کر دے تو اس کا پھل اسی کا ہوگا جس نے اسے پیوند کیا مگر یہ کہ خریدار اس پھل کی شرط کر لے۔''

(٩٣) بَابُ بَيْعِ الْمُخَاضَرَةِ

باب:93- بیع مخاضرہ کا بیان

٢٢٠٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُزَابَنَةِ.

[2207] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٠٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ التَّمْرِ حَتَّى يَزْهُوَ، فَقُلْنَا لِأَنَسٍ: مَا زَهْوُهَا؟ قَالَ: تَحْمَرُّ وَتَصْفَرُّ، أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللهُ الثَّمَرَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ أَخِيكَ؟. [راجع: ١٤٨٨]

[2208] حضرت انس ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کھجور کے وہ پھل جو درخت پر ہوں فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ یہ زھو نہ ہوں۔ ہم نے حضرت انس ؓ سے عرض کیا: اس کے زھو سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے فرمایا: اس سے مراد پھل کا سرخ یا زرد ہونا ہے۔ دیکھو! اگر اللہ تعالیٰ پھل روک لے تو پھر اپنے بھائی کے مال کو اپنے لیے کیسے حلال خیال کرو گے؟

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ہاں دو تین سال تک باغات کے جو ٹھیکے ہوتے ہیں شرعاً یہ جائز نہیں ہیں۔

(٩٤) بَابُ بَيْعِ الْجُمَّارِ وَأَكْلِهِ

باب: 94- کھجور کا گودا فروخت کرنا اور اسے کھانا

٢٢٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ:

[2209] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جبکہ آپ کھجور کا گودا کھا رہے تھے، آپ نے فرمایا: ''درختوں

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَأْكُلُ جُمَّارًا، فَقَالَ: «مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةٌ كَالرَّجُلِ الْمُؤْمِنِ»، فَأَرَدْتُّ أَنْ أَقُولَ: هِيَ النَّخْلَةُ، فَإِذَا أَنَا أَحْدَثُهُمْ، قَالَ: «هِيَ النَّخْلَةُ». [راجع: ٦١]

میں سے ایک درخت ہے جو بندۂ مومن کی طرح ہے (بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟)'' میں نے یہ کہنے کا ارادہ کیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن جتنے لوگ وہاں موجود تھے میں ان سب میں کمسن تھا، لہٰذا چپ رہا۔ آپ نے خود ہی فرمایا: ''وہ کھجور کا درخت ہے۔''

(٩٥) بَابُ مَنْ أَجْرَى أَمْرَ الْأَمْصَارِ عَلَى مَا يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ فِي الْبُيُوعِ وَالْإِجَارَةِ، وَالْكَيْلِ وَالْوَزْنِ، وَسُنَنِهِمْ عَلَى نِيَّاتِهِمْ وَمَذَاهِبِهِمُ الْمَشْهُورَةِ

باب: 95- خرید وفروخت، اجارہ اور ماپ تول میں لوگوں کے عرف، رسم و رواج، نیتوں اور ان کے مشہور طریقوں کے مطابق حکم دیا جائے

وَقَالَ شُرَيْحٌ لِّلْغَزَّالِينَ: سُنَّتُكُمْ بَيْنَكُمْ.

قاضی شریح نے سوت فروخت کرنے والوں سے کہا کہ تم باہمی طور پر معاملات میں جو فیصلہ کرتے ہو اسی کا اعتبار ہوگا۔

وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُّحَمَّدٍ: لَا بَأْسَ الْعَشَرَةُ بِأَحَدَ عَشَرَ، وَيَأْخُذُ لِلنَّفَقَةِ رِبْحًا.

عبدالوہاب نے ایوب کے واسطے سے محمد بن سیرین سے روایت کی ہے کہ دس درہم میں خرید کردہ چیز گیارہ درہم میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں اور یہ بھی کہ اس پر تمام خرچہ ڈال کر نفع لے سکتے ہو۔

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِهِنْدٍ: «خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ». وَقَالَ تَعَالَى: ﴿وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ [النساء: ٦]

نبی ﷺ نے حضرت ہند رضی اللہ عنہا سے فرمایا: ''رواج کے مطابق اتنا لو جو تجھے اور تیرے بچوں کو کافی ہو۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''جو فقیر ہو وہ معروف طریقے سے (مال یتیم) کھائے۔''

وَاكْتَرَى الْحَسَنُ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مِرْدَاسٍ حِمَارًا فَقَالَ: بِكَمْ؟ قَالَ: بِدَانِقَيْنِ، فَرَكِبَهُ ثُمَّ جَاءَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ: الْحِمَارَ الْحِمَارَ، فَرَكِبَهُ وَلَمْ يُشَارِطْهُ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ بِنِصْفِ دِرْهَمٍ.

حضرت حسن بصری نے عبداللہ بن مرداس سے ایک گدھا اجرت پر لیا تو پوچھا: کتنا کرایہ ہوگا؟ اس نے کہا: دو دانق، تو وہ سوار ہو گئے۔ پھر دوسری مرتبہ آئے اور فرمایا کہ گدھا لاؤ، گدھا۔ پھر اس پر سوار ہو گئے اور کوئی شرط طے نہ کی، صرف اسے نصف درہم (بطور اجرت) بھیج دیا۔

٢٢١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2210] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِصَاعٍ مِّنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ. [راجع:٢١٠٢]

انھوں نے کہا کہ ابو طیبہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو آپ نے اسے ایک صاع کھجور دینے کا حکم دیا، نیز آپ نے اس کے مالکان سے کہا کہ اس کے محصول سے کچھ کمی کر دیں۔

٢٢١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: قَالَتْ هِنْدٌ أُمُّ مُعَاوِيَةَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ، فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ آخُذَ مِنْ مَّالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: «خُذِي أَنْتِ وَبَنُوكِ مَا يَكْفِيكِ بِالْمَعْرُوفِ». [انظر: ٢٤٦٠، ٣٨٢٥، ٥٣٥٩، ٥٣٦٤، ٥٣٧٠، ٦٦٤١، ٧١٦١، ٧١٨٠]

[2211] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ہند رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: ابوسفیان رضی اللہ عنہ بخیل آدمی ہے، اگر میں اس کے مال سے کچھ پوشیدہ طور پر لے لیا کروں تو مجھ پر گناہ تو نہیں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ''تو دستور کے موافق صرف اتنا لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بیٹوں کو کافی ہو۔''

٢٢١٢ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ. وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ فَرْقَدٍ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ ابْنَ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا تَقُولُ: ﴿وَمَن كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَن كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِٱلْمَعْرُوفِ﴾ [النساء:٦]: أُنْزِلَتْ فِي وَالِي الْيَتِيمِ الَّذِي يُقِيمُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُ فِي مَالِهِ، إِنْ كَانَ فَقِيرًا أَكَلَ مِنْهُ بِالْمَعْرُوفِ». [انظر: ٢٧٦٥، ٤٥٧٥]

[2212] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے، انھوں نے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق فرمایا: ''جو مالدار ہو وہ (مال یتیم سے) پرہیز کرے اور جو تنگ دست ہو وہ رواج کے مطابق کھائے'' یہ آیت کریمہ یتیم کے سرپرست کے متعلق نازل ہوئی جو اس کی ضروریات کو پورا کرتا اور اس کے مال کی حفاظت کرتا ہے۔ اگر وہ تنگدست فقیر ہے تو دستور کے مطابق اس کے مال سے کھائے۔

(٩٦) بَابُ بَيْعِ الشَّرِيكِ مِنْ شَرِيكِهِ

باب: 96- ایک شریک اپنا حصہ دوسرے شریک کو فروخت کرسکتا ہے

٢٢١٣ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَّمْ يُقْسَمْ،

[2213] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر غیر تقسیم شدہ مال میں حق شفعہ قائم رکھا ہے لیکن جب تقسیم ہونے کے بعد حدیں واقع ہو جائیں اور راستے بدل جائیں تو شفعہ ساقط ہو جاتا ہے۔

فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [انظر: ٢٢١٤، ٢٢٥٧، ٢٤٩٥، ٢٤٩٦، ٦٩٧٦]

(٩٧) بَابُ بَيْعِ الْأَرْضِ وَالدُّورِ وَالْعُرُوضِ مُشَاعًا غَيْرَ مَقْسُومٍ

باب: 97- مشترکہ زمین، مکان اور اسباب کا فروخت کرنا جو ابھی تقسیم نہ کیے گئے ہوں

٢٢١٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَالٍ لَّمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

[2214] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حق شفعہ ہر اس مال میں قائم رکھا ہے جو تقسیم نہ ہوا ہو، جب حدود قائم ہو جائیں اور راستے الگ الگ ہو جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بِهٰذَا. وَقَالَ: فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ. تَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: فِي كُلِّ مَالٍ. رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [راجع: ٢٢١٣]

عبدالواحد کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ حق شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے۔ معمر سے روایت کرنے میں ہشام نے عبدالواحد کی متابعت کی ہے۔ عبدالرزاق نے بایں الفاظ اس روایت کو بیان کیا ہے کہ حق شفعہ ہر اس مال میں ہے (جو تقسیم شدہ نہ ہو۔) اس روایت کو عبدالرحمٰن بن اسحاق نے بھی امام زہری سے بیان کیا ہے۔

(٩٨) بَابٌ: إِذَا اشْتَرَى شَيْئًا لِغَيْرِهِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ فَرَضِيَ

باب: 98- جب کوئی شخص دوسرے کے لیے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خریدے، جس پر وہ راضی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

٢٢١٥ - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «خَرَجَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَّمْشُونَ فَأَصَابَهُمُ الْمَطَرُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ، قَالَ: فَقَالَ

[2215] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تین آدمی کہیں جانے کے لیے نکلے تو راستے میں انھیں بارش نے آ لیا، چنانچہ (بارش سے بچنے کے لیے) وہ تینوں ایک پہاڑ کی غار میں داخل ہو گئے۔ اوپر سے ایک چٹان گری (جس سے غار کا منہ بند ہو گیا)۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اپنے

بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُدْعُوا اللهَ بِأَفْضَلِ عَمَلٍ عَمِلْتُمُوهُ، فَقَالَ أَحَدُهُم: اَللّٰهُمَّ إِنِّي كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَرْعٰى، ثُمَّ أَجِيءُ فَأَحْلُبُ فَأَجِيءُ بِالْحِلَابِ فَآتِي بِهِ أَبَوَيَّ فَيَشْرَبَانِ، ثُمَّ أَسْقِي الصِّبْيَةَ وَأَهْلِي وَامْرَأَتِي، فَاحْتَبَسْتُ لَيْلَةً فَجِئْتُ فَإِذَا هُمَا نَائِمَانِ، قَالَ: فَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَأْبِي وَدَأْبَهُمَا حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ، قَالَ: فَفُرِجَ عَنْهُمْ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ أُحِبُّ امْرَأَةً مِّنْ بَنَاتِ عَمِّي كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرَّجُلُ النِّسَاءَ، فَقَالَتْ: لَا تَنَالُ ذٰلِكَ مِنْهَا حَتّٰى تُعْطِيَهَا مِائَةَ دِينَارٍ، فَسَعَيْتُ فِيهَا حَتّٰى جَمَعْتُهَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَت: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ وَتَرَكْتُهَا، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فُرْجَةً، قَالَ: فَفَرَجَ عَنْهُمُ الثُّلُثَيْنِ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقٍ مِّنْ ذُرَةٍ فَأَعْطَيْتُهُ وَأَبٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّأْخُذَ، فَعَمَدْتُّ إِلٰى ذٰلِكَ الْفَرَقِ فَزَرَعْتُهُ حَتّٰى اشْتَرَيْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَّرَاعِيهَا، ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَعْطِنِي حَقِّي، فَقُلْتُ: اِنْطَلِقْ إِلٰى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَإِنَّهَا لَكَ، فَقَالَ: أَتَسْتَهْزِئُ بِي؟ قَالَ: فَقُلْتُ: مَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ وَلٰكِنَّهَا لَكَ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ

بہترین عمل کا وسیلہ دے کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرو جو تم نے کیا ہے، تو ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، میں گھر سے نکلتا اور اپنے مویشیوں کو چراتا پھر شام کو واپس آتا، دودھ نکالتا، اسے لے کر پہلے والدین کو پیش کرتا۔ جب وہ نوش جاں کر لیتے تو پھر بچوں، بیوی اور دیگر اہل خانہ کو پلایا کرتا تھا۔ ایک شام مجھے دیر ہو گئی۔ جب میں واپس گھر آیا تو والدین سو گئے تھے۔ میں نے انھیں بیدار کرنا اچھا خیال نہ کیا۔ دریں حالت میرے بچے پاؤں کے پاس بھوک سے بلبلا رہے تھے۔ میری اور میرے والدین کی کیفیت رات بھر یہی رہی تا آنکہ فجر ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا جوئی کے لیے کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر اتنا ہٹا دے کہ کم از کم آسمان تو ہمیں نظر آنے لگے، چنانچہ پتھر کچھ ہٹا دیا گیا۔ دوسرے نے دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں اپنی چچا زاد لڑکی سے بہت محبت کرتا تھا۔ ایسی شدید محبت جو ایک مرد کو عورتوں سے ہو سکتی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا: تو وہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتا جب تک تو مجھے سو دینار نہ دے دے، چنانچہ میں نے کوشش کر کے سو دینار جمع کر لیے۔ جب میں اس سے صحبت کے لیے بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور اس مہر کو اس کے حق کے بغیر نہ توڑ۔ تب میں اٹھ کھڑا ہوا اور اسے چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا طلبی کے لیے کیا ہے تو ہم سے چٹان کی رکاوٹ دور کر دے، چنانچہ دو تہائی پتھر ہٹ گیا۔ تیسرے آدمی نے کہا: اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور کو ایک ''فرق'' جوار کے عوض اجرت پر رکھا تھا۔ جب میں نے اسے غلہ دیا تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے یہ کیا کہ اس غلے کو زمین میں کاشت کر دیا، پھر اس

عَنَّا، فَكُشِفَ عَنْهُمْ». [انظر: ٢٢٧٢، ٢٣٣٣، ٣٤٦٥، ٥٩٧٤]

کی پیداوار سے گائیں خریدیں اور ایک چرواہا بھی رکھ لیا، پھر ایک دن وہ مزدور آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! میرا حق مجھے دے دے۔ میں نے کہا وہ گائیں اور چرواہا تمھارے ہیں۔ اس نے کہا: تم میرا مذاق اڑا رہے ہو؟ میں نے کہا: میں تمھارے ساتھ مذاق نہیں کر رہا ہوں، وہ واقعی تمھارے ہیں۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کو طلب کرتے ہوئے کیا تھا تو ہم سے اس چٹان کو ہٹا دے، چنانچہ اس چٹان کو ان سے ہٹا دیا گیا۔

(٩٩) بَابُ الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْحَرْبِ

باب: 99- مشرکین اور اہل حرب سے خرید و فروخت کرنا

٢٢١٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَبَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟» - أَوْ قَالَ: «أَمْ هِبَةً؟» - قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً. [انظر: ٢٦١٨، ٥٣٨٢]

[2216] حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اس دوران پراگندہ بال لمبے قد والا ایک مشرک آیا اور وہ کچھ بکریاں ہانک کر لایا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: ''یہ بکریاں بیچنے کے لیے ہیں یا عطیہ دینے کے لیے ہیں؟'' راوی کو شک ہے کہ عطیہ یا ہبہ کا لفظ کہا۔ اس نے کہا: کچھ نہیں، بلکہ فروخت کے لیے ہیں، چنانچہ آپ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔

(١٠٠) بَابُ شِرَاءِ الْمَمْلُوكِ مِنَ الْحَرْبِيِّ وَهِبَتِهِ وعِتْقِهِ

باب: 100- حربی سے غلام خریدنا، اس کا ہبہ کرنا اور آزاد کرنا

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَلْمَانَ: «كَاتِبْ» - وَكَانَ حُرًّا فَظَلَمُوهُ وَبَاعُوهُ - وَسُبِيَ عَمَّارٌ وَّصُهَيْبٌ وَّبِلَالٌ. وَقَالَ [اللهُ] تَعَالٰى: ﴿وَٱللَّهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ فِي ٱلرِّزْقِ فَمَا ٱلَّذِينَ فُضِّلُوا۟ بِرَآدِّي رِزْقِهِمْ عَلَىٰ مَا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُهُمْ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ

نبی ﷺ نے حضرت سلمان فارسی ؓ سے فرمایا: ''تم (اپنے مالکان سے) مکاتبت کرلو'' حالانکہ آپ آزاد تھے لیکن کافروں نے ان پر ظلم کیا اور پکڑ کر انھیں بیچ دیا تھا۔ حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال ؓ یہ سب قید کر لیے گئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ نے رزق

﴿أَفَبِنِعْمَةِ ٱللَّهِ يَجْحَدُونَ﴾ [النحل: ٧١].

کے معاملے میں تمھیں ایک کو دوسرے پر برتری دی ہے۔ پھر جن لوگوں کو برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں کو دینے کے لیے تیار نہیں (کہ آقا اور غلام سب برابر ہو جائیں) تو کیا وہ اللہ کی نعمتوں کا انکار ہی کرتے رہیں گے۔''

٢٢١٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِسَارَةَ فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوكِ، أَوْ جَبَّارٌ مِّنَ الْجَبَابِرَةِ، فَقِيلَ: دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِامْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ يَّا إِبْرَاهِيمُ! مَنْ هٰذِهِ الَّتِي مَعَكَ؟ قَالَ: أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا فَقَالَ: لَا تُكَذِّبِي حَدِيثِي، فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكِ أُخْتِي، وَاللهِ إِنْ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ مُّؤْمِنٍ غَيْرِي وَغَيْرُكِ، فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلٰى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ». قَالَ الْأَعْرَجُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: «قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ يَّمُتْ يُقَالُ: هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا فَقَامَتْ تَوَضَّأُ وَتُصَلِّي وَتَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ وَبِرَسُولِكَ وَأَحْصَنْتُ فَرْجِي إِلَّا عَلٰى زَوْجِي فَلَا تُسَلِّطْ عَلَيَّ هٰذَا الْكَافِرَ، فَغُطَّ حَتّٰى رَكَضَ بِرِجْلِهِ». قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: «فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنْ يَّمُتْ فَيُقَالُ: هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأُرْسِلَ فِي الثَّانِيَةِ

[2217] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ کے ساتھ ہجرت کی اور انھیں لے کر ایک شہر پہنچے جہاں ایک سخت گیر ظالم حکمران تھا۔ اسے اطلاع دی گئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک خوبرو عورت کو لے کر آئے ہیں۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیغام بھیجا کہ تمھارے ساتھ یہ عورت کون ہے؟ انھوں نے فرمایا: یہ میری بہن ہے، پھر حضرت سارہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم نے میری بات کو جھٹلانا نہیں کیونکہ میں نے ان لوگوں کو بتایا ہے کہ تو میری بہن ہے۔ اللہ کی قسم! اس سرزمین پر میرے اور تیرے علاوہ کوئی دوسرا مومن نہیں ہے۔ پھر انھوں نے حضرت سارہ کو اس ظالم کے پاس بھیج دیا۔ وہ بادشاہ حضرت سارہ کی طرف بڑھنے کے لیے اٹھا تو انھوں نے کھڑے ہو کر وضو کیا، پھر نماز پڑھنے لگیں، پھر دعا کی: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور میں نے اپنی شرمگاہ کو اپنے شوہر کے سوا محفوظ رکھا ہے تو اس کافر کو میرے اوپر مسلط نہ ہونے دے۔ اس پر بادشاہ کا سانس گلے میں پھنس گیا اور وہ گر کر ایڑیاں رگڑنے لگا۔'' حضرت اعرج نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا کہ حضرت سارہ نے دعا کی: اے اللہ! اگر یہ مر گیا تو کہا جائے گا کہ اسے اس (سارہ) نے قتل کیا ہے، چنانچہ وہ درست ہو گیا۔ پھر وہ (بری نیت سے) اٹھ کر حضرت سارہ کی طرف جانے لگا تو

أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا، أَرْجِعُوهَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَعْطُوهَا آجَرَ. فَرَجَعَتْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتَ أَنَّ اللهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخْدَمَ وَلِيدَةً؟». [انظر: ٢٦٣٥، ٣٣٥٧، ٣٣٥٨، ٥٠٨٤، ٦٩٥٠]

وہ اٹھیں اور وضو کرنے کے بعد نماز شروع کر دی، پھر دعا کی: اے اللہ! اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی ہے بجز اپنے خاوند کے کسی کو اجازت نہیں دی تو اس کافر کو مجھ پر مسلط نہ ہونے دے۔ اس پر وہ زمین پر گرا اور اس کا سانس حلق میں پھنس گیا حتی کہ زمین پر ایڑیاں رگڑنے لگا۔'' حضرت عبدالرحمٰن نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کیا کہ حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے دعا کی: اے اللہ! اگر یہ ظالم مر گیا تو کہا جائے کہ اس عورت نے اسے قتل کیا ہے تو وہ دوسری دفعہ بھی اچھا ہو گیا۔ پھر جب تیسری دفعہ بھی ایسا ہوا تو بادشاہ نے کہا: اللہ کی قسم! تم لوگوں نے ایک شیطان عورت کو میرے پاس بھیج دیا ہے۔ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس لے جاؤ اور اسے آجر (حضرت ہاجرہ) بھی دے دو، چنانچہ حضرت سارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس واپس آئیں اور فرمایا: تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کافر کو ذلیل و خوار کیا اور اس نے ایک لڑکی خدمت گزاری کے لیے بھی ساتھ دی ہے؟

٢٢١٨ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: اِخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، أُنْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ! وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ

[2218] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہما نے ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ بچہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ اس نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ آپ اس کی شکل و صورت کو ملاحظہ فرمالیں۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر ان کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب اس کی شکل و صورت دیکھی تو عتبہ سے واضح طور پر ملتی جلتی تھی، پھر آپ نے فرمایا: ''اے عبد! یہ

يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ»، فَلَمْ تَرَهُ سَوْدَةُ قَطُّ.

تیرا (بھائی) ہے۔ لڑکا اس کو ملتا ہے جس کے گھر پیدا ہوا اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ اے سودہ بنت زمعہ! تم اس لڑکے سے پردہ کرو۔" چنانچہ حضرت سودہ ؓ نے پھر اسے کبھی نہیں دیکھا۔

۲۲۱۹ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِصُهَيْبٍ: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَدَّعِ إِلٰى غَيْرِ أَبِيكَ، فَقَالَ صُهَيْبٌ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ لِي كَذَا وَكَذَا وَأَنِّي قُلْتُ ذٰلِكَ، وَلٰكِنِّي سُرِقْتُ وَأَنَا صَبِيٌّ.

[2219] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ نے حضرت صہیب ؓ سے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو اور خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب نہ کرو۔ حضرت صہیب نے جواب دیا: اگر مجھے اتنا مال ملے تب بھی اس طرح کا دعویٰ کرنا پسند نہ کروں لیکن مجھے بچپن میں چرا لیا گیا تھا۔

فائدہ: امام بخاری ؒ کا مقصد یہ ہے کہ کفار ومشرکین کی ملک صحیح ہے، اس کا اعتبار کیا جائے گا کیونکہ ابن جدعان نے انھیں خریدا پھر آزاد کیا۔ اس بنا پر کفار کی خرید وفروخت، عتق وہبہ وغیرہ کا اعتبار ہوگا۔ صرف ان کے کفر کی وجہ سے انکار نہیں کیا جائے گا۔

۲۲۲۰ - **حَدَّثَنَا** أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ - أَوْ أَتَحَنَّتُ - بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَّعَتَاقَةٍ وَّصَدَقَةٍ، هَلْ لِّي فِيهَا أَجْرٌ؟ قَالَ حَكِيمٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَلٰى مَا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ». [راجع: ١٤٣٦]

[2220] حضرت حکیم بن حزام ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ان نیک کاموں کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے جنھیں میں زمانۂ جاہلیت میں صلہ رحمی، غلام آزاد کرنے اور صدقہ دینے کے سلسلے میں کیا کرتا تھا۔ کیا ان اعمال کا بھی مجھے ثواب ملے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کچھ بھلائی تم گزشتہ دور میں کر چکے ہو اسے باقی رکھتے ہوئے تم اسلام لائے ہو۔"

(١٠١) بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ قَبْلَ أَنْ تُدْبَغَ

باب: 101- دباغت سے پہلے مردار کی کھال کا حکم

۲۲۲۱ - **حَدَّثَنَا** زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ

[2221] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے تو فرمایا: "تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا؟"

اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ: «هَلَّا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟» قَالُوا: إِنَّهَا مَيِّتَةٌ، قَالَ: «إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا». [راجع: ١٤٩٢]

لوگوں نے کہا: یہ تو مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: ''مردار کا صرف کھانا حرام ہے۔''

(١٠٢) بَابُ قَتْلِ الْخِنْزِيرِ

باب: 102- خنزیر کو قتل کرنا

وَقَالَ جَابِرٌ: حَرَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْعَ الْخِنْزِيرِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خنزیر کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔

٢٢٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ: أَنَّه سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ». [انظر: ٢٤٧٦، ٣٤٤٨، ٣٤٤٩]

[2222] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! عنقریب تم میں حضرت عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے۔ اس وقت وہ حاکم منصف ہوں گے۔ صلیب توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے اور مال اس طرح بہے گا کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔''

(١٠٣) بَابٌ: لَا يُذَابُ شَحْمُ الْمَيْتَةِ وَلَا يُبَاعُ وَدَكُهُ

باب: 103- مردار کی چربی نہ پگھلائی جائے اور نہ اس کی چکناہٹ ہی کو فروخت کیا جائے

رَوَاهُ جَابِرٌ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اس مضمون کو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا ہے۔

٢٢٢٣ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَلَغَ عُمَرَ أَنَّ فُلَانًا بَاعَ خَمْرًا، فَقَالَ: قَاتَلَ اللهُ فُلَانًا، أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا

[2223] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ فلاں آدمی نے شراب بیچی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''اللہ فلاں کو ہلاک کرے! کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت کرے کیونکہ ان پر مردار کی چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے پگھلا کر اس کی خرید وفروخت

فَبَاعُوهَا». [انظر: ٣٤٦٠]

شروع کر دی۔"

٢٢٢٤ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «قَاتَلَ اللهُ يَهُودًا، حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَبَاعُوهَا وَأَكَلُوا أَثْمَانَهَا».

[2224] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے! ان پر چربی حرام کی گئی تو انھوں نے اسے فروخت کرنا شروع کر دیا اور اس کی قیمتیں کھانے لگے۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَاتَلَهُمُ اللهُ: لَعَنَهُمْ. ﴿قُتِلَ﴾: لُعِنَ ﴿ٱلْخَرَّٰصُونَ﴾: [الذاريات: ١٠] [اَلْكَذَّابُونَ].

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ قاتل کے معنی لعنت کرنا ہے جیسا کہ ﴿قُتِلَ الْخَرَّاصُوْنَ﴾ کے معنی ہیں: "جھوٹوں پر لعنت کی گئی ہے۔"

(١٠٤) بَابُ بَيْعِ التَّصَاوِيرِ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا رُوحٌ، وَمَا يُكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ

باب: 104- ایسی تصویروں کی خرید و فروخت جن میں روح نہیں ہوتی اور اس میں جو چیزیں مکروہ ہیں

٢٢٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ! إِنِّي إِنْسَانٌ إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هٰذِهِ التَّصَاوِيرَ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللهَ مُعَذِّبُهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا أَبَدًا». فَرَبَا الرَّجُلُ رَبْوَةً شَدِيدَةً وَّاصْفَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنْ أَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ فَعَلَيْكَ بِهٰذَا الشَّجَرِ، كُلِّ شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.

[2225] حضرت سعید بن ابوالحسن سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ان کے ہاں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا: اے ابوعباس! میں ایک ایسا انسان ہوں جس کا پیشہ صرف دستکاری ہے۔ میں یہ تصویریں بناتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں تجھے وہی بات کہوں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جس نے کوئی تصویر بنائی تو اللہ اسے عذاب دیتا رہے گا تا آنکہ وہ اس میں روح پھونکے اور وہ کبھی اس میں روح نہیں ڈال سکے گا۔" یہ سن کر اس شخص کی سانس رک گئی اور چہرہ فق ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے کہا: تیرا بھلا ہو! اگر تجھے تصویریں بنانے پر اصرار ہے تو درختوں یا ان چیزوں کی تصویریں بنا لیا کر جن میں روح نہیں ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي

ابوعبداللہ (امام بخاری) رحمہ اللہ نے کہا کہ سعید بن ابی

عَرُوبَةَ مِنَ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ هٰذَا الْوَاحِدَ. [انظر: ٥٩٦٣، ٧٠٤٢]

عروبہ نے حضرت نضر بن انس سے یہی ایک حدیث سنی ہے۔

(١٠٥) بَابُ تَحْرِيمِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

باب: 105 - شراب کی تجارت حرام ہے

وَقَالَ جَابِرٌ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ]: حَرَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْعَ الْخَمْرِ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے شراب کی تجارت کو حرام فرمایا ہے۔

٢٢٢٦ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ سُورَةِ الْبَقَرَةِ عَنْ آخِرِهَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: حُرِّمَتِ التِّجَارَةُ فِي الْخَمْرِ.

[2226] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''شراب کی تجارت کو حرام کر دیا گیا ہے۔''

(١٠٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ بَاعَ حُرًّا

باب: 106 - آزاد شخص کو فروخت کرنے کا گناہ

٢٢٢٧ - حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ».

[2227] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: میں قیامت کے دن تین آدمیوں کا دشمن ہوں گا: ایک وہ جس نے میرا نام لے کر عہد کیا پھر بے وفائی کی، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی اور تیسرا وہ جس نے کسی مزدور سے پورا کام لیا لیکن اس کی اجرت نہ دی۔''

(١٠٧) بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ الْيَهُودَ بِبَيْعِ أَرَضِيهِمْ حِينَ أَجْلَاهُمْ

باب: 107 - یہودیوں کو جلا وطن کرتے وقت نبی ﷺ کا انھیں اپنی زمینیں فروخت کرنے کا حکم دینا

فِيهِ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

اس سلسلے میں حضرت (سعید) مقبری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت بیان کی ہے۔

(١٠٨) بَابُ بَيْعِ الْعَبْدِ وَالْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

باب: 108 - غلام (کو غلام کے بدلے) اور جانور کو جانور کے عوض ادھار فروخت کرنا

وَاشْتَرَى ابْنُ عُمَرَ رَاحِلَةً بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ مَّضْمُونَةٍ عَلَيْهِ يُوَفِّيهَا صَاحِبَهَا بِالرَّبَذَةِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَدْ يَكُونُ الْبَعِيرُ خَيْرًا مِّنَ الْبَعِيرَيْنِ. وَاشْتَرَى رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ بَعِيرًا بِبَعِيرَيْنِ فَأَعْطَاهُ أَحَدَهُمَا، وَقَالَ: آتِيكَ بِالْآخَرِ غَدًا رَهْوًا إِنْ شَاءَ اللهُ. وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: لَا رِبَا فِي الْحَيَوَانِ، اَلْبَعِيرُ بِالْبَعِيرَيْنِ، وَالشَّاةُ بِالشَّاتَيْنِ إِلَى أَجَلٍ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَا بَأْسَ بَعِيرٌ بِبَعِيرَيْنِ وَدِرْهَمٌ بِدِرْهَمٍ نَسِيئَةً.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک اونٹنی چار اونٹیوں کے عوض خریدی اور یہ ضمانت لی کہ ان کا مالک انھیں ربذہ پہنچا دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کبھی ایک اونٹ دو اونٹوں سے بہتر ہوتا ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض خرید کیا، ایک تو موقع پر اسی وقت دے دیا اور کہا دوسرا بلا تاخیر ان شاء اللہ کل دوں گا۔ حضرت ابن مسیّب نے کہا: حیوانات میں سود نہیں، ایک اونٹ دو اونٹوں کے عوض اور ایک بکری دو بکریوں کے عوض ادھار خریدنا جائز ہے۔ حضرت ابن سیرین نے فرمایا کہ ایک اونٹ کو دو اونٹوں کے عوض اور ایک درہم کو ایک درہم کے عوض ادھار خریدنے میں کوئی حرج نہیں۔

٢٢٢٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: كَانَ فِي السَّبْيِ صَفِيَّةُ، فَصَارَتْ إِلَى دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ، ثُمَّ صَارَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[راجع: ٣٧١]

[2228] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ (غزوۂ خیبر کے وقت) قیدیوں میں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ وہ دحیہ کلبی کے حصے میں آئیں، پھر نبی ﷺ کو مل گئیں۔

(١٠٩) بَابُ بَيْعِ الرَّقِيقِ

باب: 109- غلام کی خرید وفروخت

٢٢٢٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا، فَنُحِبُّ الْأَثْمَانَ فَكَيْفَ تَرٰى فِي الْعَزْلِ؟ فَقَالَ: «أَوَ إِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذٰلِكَ؟ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا ذٰلِكُمْ، فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ خَارِجَةٌ».

[انظر: ٥٢١٠]

[2229] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمیں جو لونڈیاں ملتی ہیں (ہم ان سے جماع کرتے ہیں لیکن) ان کے عوض قیمت وصول کرنا بھی پسند کرتے ہیں، ایسے حالات میں عزل کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم ایسا کرتے ہو؟ تم ایسا نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں، اس لیے کہ جس روح کا آنا اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ تو آ کے رہے گی۔ (تم عزل کرو یا نہ کرو)۔''

(١١٠) بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: 110- مدبر غلام کی خرید و فروخت کا بیان

وضاحت: مدبر اس غلام کو کہتے ہیں جس کا مالک وصیت کر دے کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو گے۔

٢٢٣٠ - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَاعَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُدَبَّرَ. [راجع: ٢١٤١]

[2230] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ایک مدبر غلام کو فروخت کیا۔

٢٢٣١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: بَاعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. [راجع: ٢١٤١]

[2231] حضرت جابر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (ایک دفعہ) رسول اللہ ﷺ نے آقا کے مرنے کے بعد آزاد ہونے والے غلام کو فروخت کر دیا تھا۔

٢٢٣٢، ٢٢٣٣ - حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَ ابْنُ شِهَابٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ وَّأَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يُسْأَلُ عَنِ الْأَمَةِ تَزْنِي وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: «اجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ». [راجع: ٢١٥٢]

[2233,2232] حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جبکہ آپ سے اس لونڈی کے متعلق سوال کیا گیا جو زنا کرے اور شادی شدہ نہ ہو، تو آپ نے فرمایا: ''اسے کوڑے لگاؤ۔ اگر پھر زنا کرے تو کوڑے لگاؤ۔'' پھر تیسری یا چوتھی مرتبہ کے بعد فرمایا: ''اسے فروخت کر دو۔''

٢٢٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْهُ] قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ».

[2234] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور وہ ثابت ہو جائے تو اسے بطور حد کوڑے مارے، البتہ اسے طعن و ملامت نہ کرے۔ اگر پھر زنا کا ارتکاب کرے تو اس مرتبہ بھی بطور حد کوڑے لگائے لیکن کسی قسم کی لعنت و ملامت نہ کرے۔ پھر اگر تیسری مرتبہ زنا کرے اور اس کا زنا واضح ہو جائے تو

[راجع: ٢١٥٢]

اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔''

(١١١) بَابٌ: هَلْ يُسَافِرُ بِالْجَارِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَّسْتَبْرِئَهَا؟

باب: 111- کیا آقا اپنی لونڈی کو استبرائے رحم سے پہلے سفر میں لے جا سکتا ہے؟

وَلَمْ يَرَ الْحَسَنُ بَأْسًا أَنْ يُّقَبِّلَهَا أَوْ يُبَاشِرَهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: إِذَا وُهِبَتِ الْوَلِيدَةُ الَّتِي تُوطَأُ أَوْ بِيعَتْ أَوْ عَتَقَتْ فَلْيُسْتَبْرَأْ رَحِمُهَا بِحَيْضَةٍ، وَلَا تُسْتَبْرَأُ الْعَذْرَاءُ. وَقَالَ عَطَاءٌ: لَا بَأْسَ أَنْ يُّصِيبَ مِنْ جَارِيَتِهِ الْحَامِلِ مَا دُونَ الْفَرْجِ. وَقَالَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِلَّا عَلَىٰٓ أَزْوَٰجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَـٰنُهُمْ﴾ [المؤمنون: ٦].

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ آقا کے لیے اس میں کوئی حرج نہیں کہ ایسی لونڈی کو بوسہ دے یا اس سے بغل گیر ہو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب ایسی لونڈی کو ہبہ کر دیا گیا جس کے ساتھ صحبت کی گئی ہو یا اسے فروخت کر دیا گیا یا آزاد کر دیا گیا تو اس کے غیر حاملہ ہونے کا ثبوت ایک حیض آنے پر حاصل ہوگا اور کنواری کے لیے استبرائے رحم کی ضرورت نہیں ہے۔ حضرت عطاء کی رائے یہ ہے کہ اپنی حاملہ لونڈی کے ساتھ شرم گاہ کے علاوہ باقی جسم سے تمتع کیا جا سکتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''مگر اپنی بیویوں سے یا لونڈیوں سے۔''

فائدہ: استبرائے رحم کا مطلب یہ ہے کہ زن وشو کا تعلق قائم کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ اس کے رحم میں بچہ تو نہیں ہے، اس کے لیے کم از کم ایک حیض آنے کا انتظار کیا جائے ہاں، اگر لونڈی کنواری ہے تو اس کے لیے استبراء کی ضرورت نہیں ہے۔ سفر وحضر میں جماع سے قبل استبرائے رحم ضروری ہے۔ عطاء بن ابی رباح کے کلام میں حاملہ لونڈی سے مراد وہ لونڈی ہے جو اس کے مالک کے علاوہ کسی دوسرے سے حاملہ ہوئی ہو کیونکہ اگر وہ اپنے مالک سے حاملہ ہے تو اس سے جماع کرنے کے جواز میں کوئی شک ہی نہیں۔[1]

٢٢٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ، فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْحِصْنَ ذُكِرَ لَهُ جَمَالُ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَقَدْ قُتِلَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ عَرُوسًا،

[2235] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ خیبر تشریف لائے۔ جب اللہ تعالیٰ نے خیبر کے قلعوں پر آپ کو فتح عطا فرمائی تو آپ سے حضرت صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا کا حسن و جمال ذکر کیا گیا۔ ان کا شوہر قتل ہو چکا تھا اور وہ خود دلہن بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے لیے منتخب فرما لیا۔ آپ انھیں خیبر

1. فتح الباري:536/4.

فَاصْطَفَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، فَخَرَجَ بِهَا حَتَّى بَلَغْنَا سَدَّ الرَّوْحَاءِ حَلَّتْ فَبَنَى بِهَا ثُمَّ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ صَغِيرٍ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آذِنْ مَنْ حَوْلَكَ»، فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى صَفِيَّةَ، ثُمَّ خَرَجْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُحَوِّي لَهَا وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ، ثُمَّ يَجْلِسُ عِنْدَ بَعِيرِهِ فَيَضَعُ رُكْبَتَهُ فَتَضَعُ صَفِيَّةُ رِجْلَهَا عَلَى رُكْبَتِهِ حَتَّى تَرْكَبَ.

[راجع: ٣٧١]

سے ساتھ لے کر چلے۔ جب سدروحاء پر پہنچے تو حضرت صفیہ حیض سے پاک ہو گئیں۔ آپ نے ان سے خلوت اختیار کی۔ پھر ایک چھوٹے سے دستر خوان پر حلوہ تیار کر کے رکھ دیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے ارد گرد لوگوں میں اعلان کرو (کہ وہ آ کر اسے کھائیں)۔'' بس یہی حضرت صفیہ کے متعلق آپ کی طرف سے دعوتِ ولیمہ تھی۔ پھر ہم مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ اپنے پیچھے اپنی عباء سے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے جگہ ہموار کر رہے تھے۔ پھر آپ نے اونٹ کے پاس بیٹھ کر اپنا گھٹنا رکھ دیا تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اپنا پاؤں آپ کے گھٹنے پر رکھا اور اونٹ پر سوار ہو گئیں۔

(١١٢) بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

باب: 112 - مردار اور بتوں کی خرید و فروخت

٢٢٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بِمَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ: «إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ»، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ: «لَا، هُوَ حَرَامٌ» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ: «قَاتَلَ اللهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ».

وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ: كَتَبَ إِلَيَّ عَطَاءٌ: سَمِعْتُ جَابِرًا

[2236] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انھوں نے مکہ مکرمہ میں عام الفتح کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام کر دیا ہے۔'' عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! مردار کی چربی کا کیا حکم ہے؟ لوگ اسے کشتیوں پر ملتے ہیں، کھالوں پر لگاتے ہیں اور اپنے گھروں میں اس سے چراغ بھی جلا لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، یہ بھی حرام ہے۔'' پھر اس وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے! جب اللہ تعالیٰ نے ان پر چربی کو حرام کیا تو انھوں نے اسے پگھلا کر فروخت کیا اور قیمت کھائی۔''

حضرت عطاء نے یزید کو لکھا کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ نبی ﷺ سے یہ روایت کر رہے تھے۔

رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٤٢٩٦، ٤٦٣٣]

فائدہ: شراب، مردار اور خنزیر کی خرید وفروخت اس لیے حرام ہے کہ یہ تمام چیزیں نجس اور پلید ہیں، اسی طرح بتوں کی جب تک صورتیں برقرار ہیں ان سے بھی نفع کمانا جائز نہیں ہے، جب انھیں توڑ دیا جائے تو بطور ایندھن خرید وفروخت کرنے میں چنداں حرج نہیں ہے۔

(١١٣) بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب:113- کتے کی قیمت وصول کرنا

٢٢٣٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. [انظر: ٢٢٨٢، ٥٣٤٦، ٥٧٦١]

[2237] حضرت ابومسعود انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، فاحشہ عورت کی کمائی اور کاہن کی نذر و نیاز سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٣٨ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرٰى حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ، وَثَمَنِ الْكَلْبِ، وَكَسْبِ الْأَمَةِ، وَلَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ، وَآكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ. [راجع: ٢٠٨٦]

[2238] حضرت عون بن ابو جحیفہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے اپنے والد گرامی کو دیکھا کہ انھوں نے سینگی لگانے والا ایک غلام خریدا، تو اس کے آلات توڑنے کا حکم دیا۔ میں نے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خون اور کتے کی قیمت اور لونڈی (زانیہ) کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ اور جلد میں سوئی کے ساتھ سرمہ بھرنے والی اور بھروانے والی، سود کھانے اور کھلانے والے، نیز تصویر بنانے والے سب پر لعنت کی ہے۔

فائدہ: ان دو احادیث میں پانچ احکام بیان ہوئے ہیں جن کے متعلق شریعت نے حکم امتناعی جاری کیا ہے۔ ○ کتے کی قیمت۔ ○ فاحشہ عورت کی کمائی۔ ○ کاہن کی شیرینی۔ ○ خون کی خرید وفروخت۔ ○ لونڈی سے پیشہ کرانا۔ اس کے علاوہ تین کاموں کی نشاندہی کی گئی ہے جو باعث لعنت و پھٹکار ہیں۔ (ا) خوبصورتی کے لیے جسم کے کسی حصے میں سرمہ بھرنے بھرانے کا پیشہ کرنا۔ (ب) سودی کاروبار کرنا، یعنی اسے لینا دینا۔ (ج) فوٹو گرافی اور تصویر کشی کو اختیار کرنا۔ اس دور میں کتوں سے بہت سے کام لیے جاتے ہیں، مثلاً جاسوسی، سراغ رسانی اور شکار کرنے کے لیے ان کا استعمال بہت مشہور ہے۔ کسٹم اور دیگر شعبہ جات میں

کتوں کی بڑی اہمیت ہے۔ گھر کی حفاظت کے لیے کتوں کا رکھنا بھی ہمارے ہاں معمول ہے۔ اور اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ جس چیز کا انتفاع جائز ہے اس کی خرید وفروخت بھی جائز ہے۔ احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلسلے میں شکاری کتے کو مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے، چنانچہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شکاری کتے کے علاوہ کسی بھی کتے کی قیمت لینے سے منع کیا ہے۔[1]

1 سنن النسائي، البيوع، حديث :4668.

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

35 - كِتَابُ السَّلَمِ

بیع سلم سے متعلق احکام ومسائل

سلم، لفظی اور معنوی طور پر سلف ہی ہے جس کے معنی پیشگی رقم دینے کے ہیں۔ دراصل سلف اہل عراق اور سلم اہل حجاز کی لغت ہے۔ سلف بیوع کی ایک قسم ہے جس میں قیمت پہلے ادا کی جاتی ہے اور سودا تاخیر سے معین مدت پر لیا جاتا ہے۔ جو قیمت پہلے ادا کی جاتی ہے اسے رأس المال اور جو چیز تاخیر سے فروخت کی جاتی ہے اسے مسلم فیہ کہتے ہیں۔ قیمت ادا کرنے والے کو رب السلم اور جنس ادا کرنے والے کو مسلم الیہ کہتے ہیں۔

اسلام کا قاعدہ ہے کہ جو چیز معدوم ہو اس کی خرید وفروخت نہیں کی جاسکتی، لیکن اقتصادی ضرورت اور معاشی مصلحت کے پیش نظر لوگوں کی سہولت کے لیے اسے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اور اس بیع کی مشروعیت پر امت کا اجماع ہے۔ اس کے جواز کے لیے چند ایک شرائط ہیں جنھیں ہم آئندہ بیان کریں گے۔ دور حاضر میں بڑے بڑے کاروبار خصوصاً بیرون ممالک سے تجارت سلم ہی کی بنیاد پر ہو رہی ہے۔ بین الاقوامی تجارت میں رقم پیشگی ادا کر دی جاتی ہے یا بنک گارنٹی مہیا کی جاتی ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے کہ قیمت کا کچھ حصہ پیشگی دیا جاتا ہے اور باقی چیز وصول ہونے کے بعد واجب الادا ہوتا ہے۔ جملہ شرائط ایک معاہدے کی شکل میں تحریر کر لی جاتی ہیں، فریقین اس تحریر کے پابند ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرون ممالک سے تجارت نہیں کی جاسکتی۔

(١) بَابُ السَّلَمِ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ

٢٢٣٩ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ

باب: 1- معین ماپ میں بیع سلم کرنا

[2239] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو (مدینہ کے) لوگ پھلوں میں سال یا دو سال کے لیے بیع سلم کرتے تھے...... یا انھوں نے فرمایا کہ دو سال یا تین سال

ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ - أَوْ قَالَ: عَامَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، شَكَّ إِسْمَاعِيلُ - فَقَالَ: «مَنْ سَلَّفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ».

کے لیے بیع سلم کرتے تھے۔ اسماعیل (ابن علیہ) کو شک ہوا تھا..... رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی کھجوروں کے لیے پیشگی ادائیگی کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ معین ماپ اور معین وزن کی وضاحت کے ساتھ بیع سلم کرے۔''

حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا: «فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ». [انظر: ٢٢٤٠، ٢٢٤١، ٢٢٥٣]

محمد نے بھی اسماعیل ابن علیہ کے طریق سے انھی الفاظ میں یہ روایت بیان کی ہے، یعنی معین ماپ اور مقرر وزن میں بیع سلم کرے۔

فائدہ: بیع سلم اسے کہتے ہیں کہ قیمت پہلے ادا کی جائے اور سودا تاخیر سے معین مدت پر لیا جائے۔ اس کی چند ایک شرائط ہیں: ○ کیلی یا وزنی یا عددی چیزوں میں کیل، وزن اور تعداد کا تعین ضروری ہے۔ ○ جو چیز پیشگی قیمت کے عوض ادا کرنی ہے اس کی جنس بیان کی جائے، وہ گندم ہے یا جو یا کھجور۔ ○ اس کی نوعیت اور اوصاف بتانا بھی ضروری ہیں کہ کون سی گندم یا کس قسم کی کھجور دینی ہے۔ ○ مدت ادائیگی طے کر لی جائے کہ ایک مہینہ یا دو مہینے میں ادائیگی ہوگی، یعنی تاریخ کا تعین بھی ضروری ہے۔ ○ اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ وہ چیز کس جگہ یا مقام پر ادا کی جائے گی۔ ○ رأس المال بھی پیشگی مسلم الیہ کے حوالے کر دیا جائے۔

(٢) بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَّعْلُومٍ

باب: 2- تول یا وزن مقرر کر کے بیع سلم کرنا

٢٢٤٠ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ بِالثَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: «مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَفِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ». [راجع: ٢٢٣٩]

[2240] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ طیبہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندے دو تین سال کی میعاد پر کھجوروں کے متعلق پیشگی رقم ادا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی کسی چیز کے متعلق بیع سلم کرے تو معین ناپ، معین وزن اور معین میعاد ٹھہرا کر کرے۔''

حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ وَّقَالَ: «فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ».

علی نے یہ روایت سفیان عن ابن ابی نجیح کے طریق سے بیان کی تو اس کے الفاظ اس طرح بیان کیے: ''معین ماپ اور معین میعاد ٹھہرا کر بیع سلم کرنی چاہیے۔''

٢٢٤١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

[2241] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں

أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: «فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ، وَّوَزْنٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ». [راجع: ٢٢٣٩]

نے فرمایا کہ جب نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے، پھر مذکورہ بالا حدیث یوں بیان فرمائی: ''معین ماپ، معین وزن اور معین مدت ٹھہرا کر بیع سلم کی جائے۔''

٢٢٤٢، ٢٢٤٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدٌ أَوْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: اخْتَلَفَ عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادِ [بْنِ الْهَادِ] وَأَبُو بُرْدَةَ فِي السَّلَفِ فَبَعَثُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ، وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزٰى فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. [الحديث: ٢٢٤٢، انظر: ٢٢٤٤، ٢٢٥٥]؛ [الحديث: ٢٢٤٣، انظر: ٢٢٤٥، ٢٢٥٤]

[2243,2242] حضرت عبداللہ بن ابو مجالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ ؓ نے بیع سلم کے متعلق اختلاف کیا تو لوگوں نے مجھے حضرت ابن ابی اوفی ؓ کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر ؓ کے زمانے میں گندم، جو، منقیٰ اور کھجور میں بیع سلم کرتے تھے۔ پھر میں نے ابن ابزی سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا۔

(٣) بَابُ السَّلَمِ إِلٰى مَنْ لَّيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

باب: 3- ایسے شخص سے بیع سلم کرنا جس کے پاس اصل مال ہی نہیں ہے

٢٢٤٤، ٢٢٤٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُجَالِدٍ قَالَ: بَعَثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ وَّأَبُو بُرْدَةَ إِلٰى عَبْدِ اللهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَا: سَلْهُ هَلْ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ

[2245,2244] محمد بن ابو مجالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا مجھے عبداللہ بن شداد اور ابو بردہ ؓ نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کے پاس یہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں نبی ﷺ کے صحابۂ کرام گندم میں بیع سلم کیا کرتے تھے؟ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ نے فرمایا: ہاں! ہم شام کے کاشتکاروں سے گندم، جو اور

يُسْلِفُونَ فِي الْحِنْطَةِ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيطَ أَهْلِ الشَّأْمِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ، فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ، قُلْتُ: إِلٰى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ بَعَثَانِي إِلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبْزٰى، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ يُسْلِفُونَ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ نَسْأَلْهُمْ: أَلَهُمْ حَرْثٌ أَمْ لَا؟. [راجع: ٢٢٤٢، ٢٢٤٣]

روغن میں ایک معین ماپ اور معین مدت ٹھہرا کر بیع سلم کیا کرتے تھے۔ میں نے دریافت کیا: آیا تم اس شخص سے یہ سودا کرتے تھے جس کے پاس اصل مال ہوتا تھا؟ انھوں نے جواب دیا: ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے۔ پھر انھوں نے مجھے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ کے پاس بھیجا۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انھوں نے بھی یہی جواب دیا کہ نبی ﷺ کے عہد مبارک میں نبی ﷺ کے صحابۂ کرام بیع سلم کیا کرتے تھے۔ اور ہم ان سے یہ نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں؟

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُجَالِدٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ. وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ وَقَالَ: وَالزَّيْتِ. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَقَالَ: فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ.

محمد بن ابو مجالد کی ایک روایت کے یہ الفاظ ہیں: ہم گندم اور جو میں بیع سلم کیا کرتے تھے۔ اور سفیان سے روایت ہے کہ شیبانی نے اس میں لفظ ''روغن'' کا اضافہ کیا ہے۔ اور جریر نے شیبانی سے جو حدیث بیان کی ہے اس میں ''گندم، جو اور منقیٰ'' کے الفاظ ہیں، یعنی ان اشیاء میں بیع سلم کرتے تھے۔

٢٢٤٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوزَنَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يُوزَنُ؟ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِلٰى جَانِبِهِ: حَتّٰى يُحْرَزَ.

[2246] ابو بختری طائی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے پوچھا کہ جو کھجوریں درخت پر لگی ہوئی ہوں ان کے متعلق بیع سلم کرنا کیسا ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ نبی ﷺ نے درخت پر لگی کھجور کی بیع سے منع فرمایا ہے جب تک وہ کھانے کے قابل اور وزن کے لائق نہ ہو جائے۔ ایک شخص نے پوچھا: کس چیز کا وزن کیا جائے؟ تو ایک شخص، جو ان کے پاس بیٹھا تھا، بولا، یعنی اندازہ کرنے کے لائق ہو جائے۔

وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ أَبُو الْبَخْتَرِيِّ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَهُ. [انظر: ٢٢٤٨، ٢٢٥٠]

ابو بختری نے حضرت ابن عباس ؓ سے ایک روایت بایں الفاظ بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے اس جیسی بیع سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: بیع سلم کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص پیشگی رقم دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اتنی مدت کے بعد اتنے من کھجوریں درکار ہیں۔ بیع سلم کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز ہے، اس میں یہ بحث نہیں ہوگی کہ کہاں سے لا کر دے گا، اس کے پاس باغ وغیرہ ہے یا نہیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص پیشگی رقم دیتے وقت کہتا ہے کہ فلاں باغ کے فلاں درختوں پر لگی ہوئی کھجوریں درکار ہیں۔ ایسا کرنا جائز نہیں ہے جب تک کھجوروں میں کھانے کی صلاحیت نہ ظاہر ہو جائے۔ باغ اور درخت کے تعین سے ضرر اور غرر کا اندیشہ ہے اس لیے ایسا سودا جائز نہیں ہوگا۔

(٤) بَابُ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ

باب: 4- درخت پر لگی کھجوروں کی بیع سلم

٢٢٤٧، ٢٢٤٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَصْلُحَ وَعَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ، وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يُؤْكَلَ مِنْهُ - أَوْ يَأْكُلَ مِنْهُ - وَحَتَّى يُوزَنَ. [راجع: ١٤٨٦، ٢٢٤٦]

[2248,2247] ابوبختری سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے درخت پر لگی ہوئی کھجور کی بیع سلم کے متعلق سوال کیا تو انھوں نے فرمایا: درخت پر لگی ہوئی کھجور کی خرید و فروخت سے منع کیا گیا ہے حتی کہ ان میں صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اور ادھار چاندی کے عوض نقد چاندی فروخت کرنے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے درخت پر لگی ہوئی کھجور میں سلم سے متعلق پوچھا تو انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے درخت پر لگی کھجور کی خرید و فروخت سے منع فرمایا تاآنکہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں اور وزن کے لائق ہو جائیں۔

٢٢٤٩، ٢٢٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ السَّلَمِ فِي النَّخْلِ، فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَصْلُحَ، وَنَهَى عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ نَسَاءً بِنَاجِزٍ، وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتَّى يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكَلَ، وَحَتَّى يُوزَنَ، قُلْتُ: وَمَا يُوزَنُ؟ قَالَ رَجُلٌ عِنْدَهُ: حَتَّى يُحْرَزَ. [راجع: ١٤٨٦، ٢٢٤٦]

[2250,2249] حضرت ابوبختری ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کھجور میں بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع کیا ہے تاآنکہ ان میں صلاحیت پیدا ہو جائے۔ اور آپ ﷺ نے سونے کے عوض چاندی کی بیع سے بھی منع کیا جبکہ ایک ادھار اور دوسرا نقد ہو۔ پھر میں نے اس کے متعلق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع کیا حتی کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں اور ان کا وزن کیا جا سکے۔ میں نے عرض کیا: وزن کیے جانے کا کیا مطلب ہے؟ ان کے

پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے کہا کہ ان کو محفوظ کر لیا جائے۔

(٥) بَابُ الْكَفِيلِ فِي السَّلَمِ

باب:5- بیع سلم میں کسی کو ضامن بنانا

٢٢٥١ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: حَدَّثَنَا يَعْلٰى: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا مِّنْ يَّهُودِيٍّ بِنَسِيئَةٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا لَّهُ مِنْ حَدِيدٍ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2251] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے ادھار پر غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

(٦) بَابُ الرَّهْنِ فِي السَّلَمِ

باب:6- بیع سلم میں گروی رکھنا

٢٢٥٢ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَّهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ وَّارْتَهَنَ مِنْهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2252] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نے ابراہیم نخعی کے سامنے بیع سلم میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے کہا: مجھے اسود نے حضرت عائشہ ؓ سے حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے معین مدت تک ادائیگی پر کچھ غلہ خریدا اور اس کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

(٧) بَابُ السَّلَمِ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ

باب: 7- مقررہ مدت تک کے لیے بیع سلم کرنا

وَبِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّأَبُو سَعِيدٍ وَّالْحَسَنُ وَالْأَسْوَدُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لَا بَأْسَ فِي الطَّعَامِ الْمَوْصُوفِ بِسِعْرٍ مَّعْلُومٍ إِلٰى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ، مَا لَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ فِي زَرْعٍ لَّمْ يَبْدُ صَلَاحُهُ.

حضرت ابن عباس، حضرت ابوسعید خدری ؓ، حضرت حسن بصری اور حضرت اسود ؒ اسی کے قائل ہیں۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: اگر غلے کا نرخ اور اس کی صفت معلوم ہو تو اس کی میعاد معین کر کے سلم کرنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہ غلہ کسی خاص کھیت کا نہ ہو جس کی صلاحیت ابھی ظاہر نہ ہوئی ہو۔

٢٢٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[2253] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں کے متعلق دو، دو سال اور تین تین سال ادھار پر سودا کرتے

قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ، فَقَالَ: «أَسْلِفُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ». وَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ، وَقَالَ: «فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ». [راجع: ٢٢٣٩]

تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تم نے پھلوں میں ادھار کرنا ہے تو ماپ بھی معلوم ہو، مدت بھی معین ہو۔'' ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ''پھلوں کا ماپ یا وزن معلوم ہو۔''

٢٢٥٤، ٢٢٥٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ: أَرْسَلَنِي أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ شَدَّادٍ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى وَعَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى، فَسَأَلْتُهُمَا عَنِ السَّلَفِ، فَقَالَا: كُنَّا نُصِيبُ الْمَغَانِمَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَانَ يَأْتِينَا أَنْبَاطٌ مِنْ أَنْبَاطِ الشَّأْمِ فَنُسْلِفُهُمْ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى، قَالَ: قُلْتُ: أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ أَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٢٤٢، ٢٢٤٣]

[2255,2254] حضرت محمد بن ابو مجالد سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے ابو بردہ اور عبداللہ بن شداد ؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی ؓ کے پاس بھیجا، چنانچہ میں نے ان سے بیع سلم کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غنیمت کا مال ملتا تھا اور ہمارے پاس ملک شام کے کاشتکاروں میں سے کچھ لوگ آتے تو ہم ان سے گندم، جو اور منقی کے متعلق معین مدت کی ادائیگی تک بیع سلم کرتے تھے۔ میں نے کہا: ان کی کھیتی ہوتی تھی یا نہیں؟ انھوں نے کہا: اس کے متعلق ہم ان سے دریافت نہیں کیا کرتے تھے۔

فائدہ: سلف اور سلم دونوں الفاظ کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی کسی چیز کے متعلق پیشگی سودا کر لیا، قیمت پہلے ادا کر دی، پھر معین مدت کے بعد معلوم وزن یا ناپ یا تعداد کے اعتبار سے وہ چیز لے لی۔

(٨) بَابُ السَّلَمِ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ

باب: 8- اونٹنی کے بچہ جننے کی مدت تک کے لیے بیع سلم کرنا

٢٢٥٦ - حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: أَخْبَرَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَتَبَايَعُونَ الْجَزُورَ إِلَى حَبَلِ الْحَبَلَةِ، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ، فَسَّرَهُ نَافِعٌ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ مَا فِي بَطْنِهَا. [راجع: ٢١٤٣]

[2256] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ دور جاہلیت میں لوگ ''حبل الحبلہ'' کی مدت کے وعدے پر اونٹوں کی خرید وفروخت کرتے تھے تو نبی ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ حضرت نافع نے حبل الحبلہ کی تفسیر بایں الفاظ کی کہ اونٹنی بچہ جنے جو اس کے پیٹ

میں ہے۔

فائدہ: دور جاہلیت میں بیع سلم کی ایک عجیب صورت رائج تھی، جب کسی کو پتہ چلتا ہے کہ فلاں آدمی کے پاس اعلیٰ نسل کی اونٹنی ہے تو وہ اس کے مالک سے یہ معاملہ طے کرتا کہ اونٹنی جب حاملہ ہو تو اس کے بچے کا میں خریدار ہوں، اس کی قیمت پہلے ادا کر دیتا، اگر مالک کہتا کہ اس بچے کا سودا ہو چکا ہے تو وہ اگلی نسل کا سودا کرنے کے لیے بھی تیار ہو جاتا، رسول اللہ ﷺ نے اس قسم کی خرید و فروخت سے منع فرما دیا کیونکہ یہ معدوم اور موہوم چیز کی بیع ہے۔ معلوم نہیں اونٹنی کیا جنتی ہے؟ جنتی بھی ہے یا نہیں یا مردہ بچہ جنم دیتی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے ثابت کیا ہے کہ بیع سلم میں اگر میعاد مجہول ہے تو ایسا سودا ناجائز ہے، گو اونٹنی قریب قریب ایک سال کی مدت میں جنم دیتی ہے تاہم یہ میعاد مجہول ہے۔ آگے پیچھے کئی دن کا فرق ہو سکتا ہے جو نزاع کا باعث بنتا ہے اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ بعض دفعہ قیمت کی ادائیگی کے لیے مہینہ اور دن تو متعین نہ کرتے بلکہ اونٹنی کے بچہ جنم دینے کو وعدہ ٹھہرا لیتے، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ حمل کا بچہ بڑا ہو کر جب بچہ جنے تو قیمت ادا ہو گی جیسا کہ دوسری روایات میں اس کی صراحت ہے۔ اس میعاد میں جہالت تھی اس لیے منع کر دیا گیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

36 - كِتَابُ الشُّفْعَةِ (اَلسَّلَمُ فِي الشُّفْعَةِ)

شفعے سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ الشُّفْعَةِ فِيمَا لَمْ يُقْسَمْ فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ فَلَا شُفْعَةَ

٢٢٥٧ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ، وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ، فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

باب: 1- شفعہ اس جائیداد میں ہوگا جس کی تقسیم نہ ہوئی ہو، جب حد بندی ہوگئی تو پھر شفعہ نہیں

[2257] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے شفعے کے متعلق فیصلہ فرمایا کہ یہ اس شکل میں ہوسکتا ہے جبکہ جائیداد تقسیم نہ ہوئی ہو لیکن جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل دیے جائیں تو پھر شفعہ نہیں ہوگا۔

فائدہ: شفعے کے لغوی معنی ''ایک چیز کو دوسری چیز سے ملا لینے'' کے ہیں، چونکہ شفعہ کرنے والا اپنی ملکیت کے ساتھ دوسرے کی ملکیت کو حاصل کر کے ملا لیتا ہے، اس لیے اس فعل کو شفعہ کہا جاتا ہے۔ اصطلاحی طور پر شفعے سے مراد مشتری سے اس کی رضامندی کے بغیر خرید کردہ چیز کو اس قیمت پر حاصل کرنا ہے جس قیمت میں مشتری نے اسے اصل مالک سے خریدا تھا۔

(٢) بَابُ عَرْضِ الشُّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا قَبْلَ الْبَيْعِ

وَقَالَ الْحَكَمُ: إِذَا أَذِنَ لَهُ قَبْلَ الْبَيْعِ فَلَا شُفْعَةَ لَهُ.

باب: 2- فروخت سے پہلے شفعے کو صاحب شفعہ پر پیش کرنا

حضرت حکم بیان کرتے ہیں کہ جب فروخت کرنے سے پہلے شفعہ کرنے والا اسے فروخت کرنے کی اجازت دے دے تو پھر (بعد میں) وہ شفعہ نہیں کرسکتا۔

وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: مَنْ بِيعَتْ شُفْعَتُهُ وَهُوَ شَاهِدٌ لَّا يُغَيِّرُهَا فَلَا شُفْعَةَ لَهُ.

امام شعبی نے کہا کہ جب شفعہ فروخت کیا جائے اور وہ فروخت کے وقت موجود ہو لیکن اس پر کوئی اعتراض نہ کرے تو اسے بھی شفعے کا حق نہیں ہے۔

٢٢٥٨ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ قَالَ: وَقَفْتُ عَلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَجَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى إِحْدَى مَنْكِبَيَّ إِذْ جَاءَ أَبُو رَافِعٍ مَّوْلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا سَعْدُ! اِبْتَعْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللهِ مَا أَبْتَاعُهُمَا، فَقَالَ الْمِسْوَرُ: وَاللهِ لَتَبْتَاعَنَّهُمَا، فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ مُّنَجَّمَةً أَوْ مُقَطَّعَةً. قَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ، وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اَلْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ» مَا أَعْطَيْتُكَهَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ وَّأَنَا أُعْطَى بِهَا خَمْسَمِائَةِ دِينَارٍ، فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ. [انظر: ٦٩٧٧، ٦٩٨١]

[2258] حضرت عمرو بن شرید سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے اپنا ایک ہاتھ میرے کندھے پر رکھا۔ اتنے میں حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ جو نبی ﷺ کے آزاد کردہ تھے آئے اور کہا: اے سعد! تم میرے دونوں مکان جو تمھارے محلے میں واقع ہیں، مجھ سے خرید لو۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو نہیں خریدتا۔ حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! تمھیں یہ مکان خریدنا ہوں گے۔ تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تمھیں چار ہزار (درہم) سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی بالاقساط ادائیگی کروں گا۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تو ان گھروں کے پانچ صد دینار ملتے ہیں، اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ ''پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق دار ہے'' تو میں تمھیں چار ہزار درہم میں ہرگز نہ دیتا خصوصاً جبکہ مجھے پانچ صد دینار مل رہے ہیں۔ بالآخر انھوں نے وہ دونوں مکان حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کو دے دیے۔

(٣) بَابٌ: أَيُّ الْجِوَارِ أَقْرَبُ؟

باب:3- کون سا ہمسایہ زیادہ حق دار ہے؟

٢٢٥٩ - حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. ح: وَحَدَّثَنَا عَلِيٌّ [بْنُ عَبْدِ اللهِ]: حَدَّثَنَا شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ لِي جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: «إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا». [انظر: ٢٥٩٥، ٦٠٢٠]

[2259] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میرے دو پڑوسی ہیں، ان میں سے پہلے کس کو تحفہ بھیجوں؟ آپ نے فرمایا: ''جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

37 - كِتَابُ الْإِجَارَةِ (فِي الْإِجَارَاتِ)

اجرت اور مزدوری سے متعلق احکام و مسائل

(١) بَابُ اسْتِئْجَارِ الرَّجُلِ الصَّالِحِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ﴾ [القصص: ٢٦] وَالْخَازِنُ الْأَمِينُ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَعْمِلْ مَنْ أَرَادَهُ.

باب: 1- نیک شخص کو مزدوری پر رکھنے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ''بے شک سب سے اچھا مزدور جو تو رکھے وہ ہے جو طاقتور، امانت دار ہو'' کا بیان، نیز امانت دار خزانچی کا اور اس شخص کا بیان جو عہدے کے خواہشمند کو عہدہ نہ دے

٢٢٦٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُؤَدِّي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبٌ نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ». [راجع: ١٤٣٨]

[2260] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''امانت دار خزانچی جو حکم کے مطابق دلی خوشی سے ٹھیک ٹھیک ادائیگی کرتا ہے وہ صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔''

٢٢٦١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ قُرَّةَ ابْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ: حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَقُلْتُ: مَا عَلِمْتُ أَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ، قَالَ:

[2261] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ اشعری قبیلے کے دو آدمی میرے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کیا: مجھے یہ علم نہیں تھا کہ یہ دونوں عہدے کے طلب گار ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو ہمارے کسی عہدے کا

«لَنْ - أَوْ لَا - نَسْتَعْمِلُ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَهُ». [انظر: ٣٠٣٨، ٤٣٤١، ٤٣٤٣، ٤٣٤٤، ٦١٢٤، ٦٩٢٣، ٧١٤٩، ٧١٥٦، ٧١٥٧، ٧١٧٢]

طالب ہوتا ہے ہم اسے وہ عہدہ ہرگز نہیں دیتے۔"

فائدہ: بالعموم کسی کام کی درخواست اجرت لینے کے لیے ہوتی ہے، اس سے اجارہ ثابت ہوتا ہے' دیگر ذرائع معاش کو چھوڑ کر نوکری کی درخواست دینا انسان کی طمع اور لالچ کی علامت ہے، لہٰذا شریعت کا یہ کلیہ ہے کہ جو کسی عہدے کا طلب گار ہو اسے خارج از بحث کر دیا جائے، ہاں اگر کسی کو خود پر اعتماد ہو کہ وہ قوم کی مصلحتوں کو دوسروں کی نسبت بہتر سمجھتا ہے اور وہ خدمت خلق کے جذبے سے سرشار بھی ہے تو اس کے لیے عہدہ طلب کرنا جائز ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے عزیز مصر سے وزارت خزانہ کا قلمدان خود طلب کیا تھا۔

(٢) بَابُ رَعْيِ الْغَنَمِ عَلَى قَرَارِيطَ

باب:2- چند قیراط پر بکریاں چرانا

٢٢٦٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ»، فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ؟ فَقَالَ: «نَعَمْ، كُنْتُ أَرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ».

[2262] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں! میں بھی چند قیراط کے عوض اہل مکہ کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔''

(٣) بَابُ اسْتِئْجَارِ الْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الضَّرُورَةِ، أَوْ إِذَا لَمْ يُوجَدْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ

باب: 3- مشرکین کو بوقت ضرورت یا اس وقت، جب کوئی مسلمان مزدور نہ ملے' مزدوری کے لیے رکھنا

وَعَامَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَهُودَ خَيْبَرَ.

نبی ﷺ نے یہود خیبر کو کھیتی باڑی کے لیے رکھا۔

٢٢٦٣ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَاسْتَأْجَرَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدِّيلِ، ثُمَّ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا [خِرِّيتًا، اَلْخِرِّيتُ]: اَلْمَاهِرُ بِالْهِدَايَةِ، قَدْ غَمَسَ يَمِينَ

[2263] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہجرت کا راستہ بتلانے کے لیے ایک ماہر شخص کو رکھا جو بنو دیل سے تھا۔ یہ بنو عبد بن عدی کا ایک خاندان ہے...... خریت راستہ بتانے میں ماہر شخص کو کہتے ہیں...... شخص عاص بن وائل کے خاندان سے معاہدے میں بڑا مضبوط شریک رہا تھا اور کفار قریش کے دین پر تھا۔

حِلْفٍ فِي آلِ الْعَاصِي بْنِ وَائِلٍ، وَهُوَ عَلٰى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَأَمِنَاهُ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صَبِيحَةَ لَيَالٍ ثَلَاثٍ فَارْتَحَلَا وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالدَّلِيلُ الدِّيلِيُّ، فَأَخَذَ بِهِمْ أَسْفَلَ مَكَّةَ وَهُوَ طَرِيقُ السَّاحِلِ. [راجع: ٤٧٦]

دونوں حضرات نے اس پر اعتماد کیا اور اپنی دونوں سواریاں اس کے حوالے کر دیں اور اس سے تین دن کے بعد غار ثور میں آنے کا وعدہ لیا، چنانچہ وہ تیسری رات کی صبح کو دونوں سواریاں لے کر ان کے پاس آیا تو آپ دونوں روانہ ہوئے۔ ان کے ساتھ عامر بن فہیرہ بھی چلے اور وہ رہنما بھی جو قبیلۂ دیل سے تھا۔ وہ انھیں مکے کے زیریں علاقے، یعنی ساحل سمندر کے راستے پر لے گیا۔

(٤) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا لِّيَعْمَلَ لَهُ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، أَوْ بَعْدَ شَهْرٍ، أَوْ بَعْدَ سَنَةٍ جَازَ، وَهُمَا عَلٰى شَرْطِهِمَا الَّذِي اشْتَرَطَاهُ إِذَا جَاءَ الْأَجَلُ

باب: 4- کوئی شخص کسی کو اس شرط پر مزدور رکھے کہ تین دن، یا ایک ماہ یا ایک سال کے بعد اس کا کام کرے تو جائز ہے۔ جب طے شدہ وقت آئے گا تو دونوں اپنی شرط پر قائم رہیں گے

٢٢٦٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: وَاسْتَأْجَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَّجُلًا مِّنْ بَنِي الدِّيلِ هَادِيًا خِرِّيتًا وَّهُوَ عَلٰى دِينِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاحِلَتَيْهِمَا وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ فَأَتَاهُمَا بِرَاحِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ. [راجع: ٤٧٦]

[2264] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ (ام المومنین) حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر ؓ نے بنو دیل کے ایک شخص کو، جو راستہ بتانے میں ماہر تھا، بطور گائیڈ (رہنما) مقرر کیا، حالانکہ وہ کفار قریش کے دین پر تھا۔ ان دونوں نے اپنی اونٹنیاں اس کے حوالے کر دیں اور اس سے یہ وعدہ لیا کہ وہ تین راتوں کے بعد (تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر) غار ثور پر آئے، چنانچہ وہ (حسب وعدہ) تیسری رات کی صبح دونوں سواریاں لے کر وہاں آ گیا۔

(٥) بَابُ الْأَجِيرِ فِي الْغَزْوِ

باب: 5- جہاد میں مزدور ساتھ لے جانا

٢٢٦٥ - حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى، عَنْ يَعْلَى ابْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ

[2265] حضرت یعلیٰ بن امیہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ جیش عسرہ (غزوۂ تبوک) میں شرکت کی۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ جن اعمال پر مجھے اعتماد ہے ان میں سے ایک یہ ہے۔

ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، فَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ، فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، وَقَالَ: «أَفَيَدَعُ إِصْبَعَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا؟» قَالَ: أَحْسِبُهُ قَالَ: «كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ». [راجع: ١٨٤٧]

(کہتے ہیں کہ) میرے ساتھ میرا ایک مزدور بھی تھا۔ وہ ایک شخص سے لڑ پڑا تو ان میں سے ایک نے دوسرے کی انگلی کاٹ کھائی۔ اس نے اپنی انگلی کھینچی تو سامنے والا اس کا ثنیہ دانت بھی گرا دیا۔ وہ نبی ﷺ کے پاس مقدمہ لے کر گیا تو آپ نے اسے لغو قرار دیا اور فرمایا: ''کیا وہ اپنی انگلی تیرے منہ میں چھوڑ دیتا کہ تو اسے چبا جاتا؟'' حضرت یعلی رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے گمان کے مطابق آپ نے فرمایا: ''جیسے اونٹ چبا جاتا ہے۔''

٢٢٦٦ - قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ جَدِّهِ بِمِثْلِ هٰذِهِ الصِّفَةِ: أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَأَهْدَرَهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

[2266] عبداللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے، وہ اپنے دادا سے اسی طرح کا ایک قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا تو اس نے اس کا ثنیہ دانت کھینچ لیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دانت کی دیت باطل کر دی۔

(٦) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَبَيَّنَ لَهُ الْأَجَلَ وَلَمْ يُبَيِّنِ الْعَمَلَ

باب: 6- جس نے کسی مزدور کو اجرت پر لگایا، مدت عمل تو طے کر دی لیکن کام کی وضاحت نہ کی

لِقَوْلِهِ: ﴿إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ٱبْنَتَيَّ هَٰتَيْنِ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿وَٱللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ﴾ [القصص: ٢٧، ٢٨] يَأْجُرُ فُلَانًا: يُعْطِيهِ أَجْرًا، وَمِنْهُ فِي التَّعْزِيَةِ: آجَرَكَ اللهُ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تجھ سے کر دوں...... اور ہم جو قول و قرار کر رہے ہیں اس پر اللہ نگہبان ہے۔''

امام بخاری فرماتے ہیں کہ یَأْجُر فلانا کے معنی ہیں: ''وہ اس کو مزدوری دیتا ہے۔'' تعزیت کرتے ہوئے کہا جاتا: آجَرَكَ اللّٰهُ ''اللہ تعالیٰ تجھے اجر دے۔''

فائدہ: مقصد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کسی کو اجرت پر بطور مزدور رکھتا ہے، عمل کی مدت بھی وضاحت سے بیان کر دیتا ہے لیکن کام کی صراحت نہیں کرتا تو ایسا کرنا جائز ہے۔ گھروں میں کام کاج کرنے کے لیے ملازم رکھے جاتے ہیں، کام کی وضاحت نہیں ہوتی، ایسا کرنے میں کوئی شرعی قباحت نہیں ہے۔

(٧) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا عَلَى أَنْ يُقِيمَ حَائِطًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ جَازَ

باب: 7- کسی مزدور کو اس کام کے لیے رکھنا کہ وہ گرتی ہوئی دیوار کو سیدھا کر دے تو ایسا کرنا جائز ہے

٢٢٦٧ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ - يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ - وَغَيْرُهُمَا قَالَ: قَدْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُهُ عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «﴿فَانطَلَقَا حَتَّىٰٓ إِذَآ أَتَيَآ أَهْلَ قَرْيَةٍ ٱسْتَطْعَمَآ أَهْلَهَا فَأَبَوْا۟ أَن يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَن يَنقَضَّ﴾ [الكهف: ٧٧] - قَالَ سَعِيدٌ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَرَفَعَ يَدَهُ - فَاسْتَقَامَ». قَالَ يَعْلَى: حَسِبْتُ أَنَّ سَعِيدًا قَالَ: «فَمَسَحَهُ بِيَدِهِ فَاسْتَقَامَ ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا﴾ [الكهف: ٧٧]» قَالَ سَعِيدٌ: أَجْرٌ نَأْكُلُهُ. [راجع: ٧٤]

[2267] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت ابی بن کعب ؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ دونوں (حضرت موسیٰ اور خضر ؑ) چلے حتیٰ کہ جب ایک بستی پر آئے تو انھوں نے بستی والوں سے کھانا طلب کیا۔ بستی والوں نے ان کی مہمان نوازی سے انکار کیا تو انھوں نے ایک دیوار دیکھی جو گرا چاہتی تھی۔'' راویٔ حدیث سعید بن جبیر نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کرکے بتایا کہ حضرت خضر ؑ نے ہاتھ اٹھایا تو دیوار کھڑی ہوگئی۔ ایک دوسرے راوی حضرت یعلی بن مسلم کے گمان کے مطابق حضرت سعید بن جبیر نے بتایا کہ انھوں نے دیوار کو اپنے ہاتھ سے چھوا تو وہ کھڑی ہوگئی۔ (حضرت موسیٰ ؑ نے اس پر کہا:) ''اگر آپ چاہتے تو اس کام کی مزدوری لے لیتے۔'' راویٔ حدیث سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ ان کی مراد اجرت تھی کہ ہم اسے کھاتے (استعمال میں لاتے)۔

(٨) بَابُ الْإِجَارَةِ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ

باب: 8- کسی کو دوپہر تک مزدوری پر رکھنا

٢٢٦٨ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ أُجَرَاءَ، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ غُدْوَةٍ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنَ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ عَلَى قِيرَاطَيْنِ؟ فَأَنْتُمْ هُمْ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالُوا: مَا لَنَا أَكْثَرَ عَمَلًا

[2268] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تمھاری مثال اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے چند مزدور اجرت پر لگائے اور کہا: وہ کون ہے جو صبح سے دوپہر تک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ تو یہود نے یہ کام کیا۔ پھر اس نے اعلان کیا: تم میں کون ایک قیراط پر دوپہر سے لے کر عصر تک میرا کام کرے گا؟ تو نصاریٰ نے یہ کام کیا۔ پھر اس نے کہا: عصر سے لے کر غروب آفتاب تک دو قیراط پر کون میرا کام کرے گا؟ تو یہ کام کرنے والے تم خود ہو۔ اس پر یہود و نصاریٰ برہم ہوئے۔ انھوں نے کہا: یہ کیا بات ہوئی کام ہم نے زیادہ کیا

وَّأَقَلَّ عَطَاءً؟ قَالَ: هَلْ نَقَصْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [راجع: ٥٥٧]

اور مزدوری تھوڑی ملی؟ اس شخص نے کہا: کیا تمھارا کچھ حق میں نے دبا لیا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں۔ تب اس شخص نے کہا: یہ میرا فضل ہے، میں جسے چاہوں دوں۔"

(٩) بَابُ الْإِجَارَةِ إِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ

باب : 9- عصر کی نماز تک کے لیے مزدور رکھنا

٢٢٦٩ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا، فَقَالَ: مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ؟ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ عَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ، ثُمَّ أَنْتُمُ الَّذِينَ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ، فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوا: نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَّأَقَلُّ عَطَاءً، قَالَ: هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَذٰلِكَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ». [راجع: ٥٥٧]

[2269] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمھاری مثال اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے مزدوری کے لیے مزدور لگائے اور کہا: کون ہے جو دوپہر تک ایک ایک قیراط پر میرا کام کرے؟ یہود نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ ان کے بعد نصاریٰ نے ایک ایک قیراط پر کام کیا۔ پھر تم لوگ ہو جو نماز عصر سے غروب آفتاب تک دو، دو قیراط پر کام کرتے ہو۔ یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے اور کہنے لگے: ہمارا کام زیادہ ہے لیکن ہمیں مزدوری بہت تھوڑی ملی ہے۔ ارشاد ہوا: کیا میں نے تمھارے حق میں کوئی کوتاہی کی ہے؟ انھوں نے کہا: ایسا ہرگز نہیں۔ فرمایا: یہ میرا فضل و احسان ہے میں جسے چاہوں دوں۔"

(١٠) بَابُ إِثْمِ مَنْ مَّنَعَ أَجْرَ الْأَجِيرِ

باب: 10- اس شخص کا گناہ جو مزدور کی اجرت نہ دے

٢٢٧٠ - حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «قَالَ اللهُ تَعَالٰى: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أَعْطٰى بِي ثُمَّ

[2270] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: تین شخص ایسے ہیں کہ قیامت کے دن میں ان کے خلاف مدعی ہوں گا: ایک وہ شخص جس نے میرے نام کے واسطے سے کسی کے ساتھ عہد و پیمان کیا، پھر عہد شکنی کا

غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ». [راجع: ٢٢٢٧]

مرتکب ہوا۔ دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اس کی قیمت ہڑپ کر گیا۔ تیسرا وہ جس نے کوئی مزدور رکھا، اس سے کام تو پورا لیا لیکن اسے اس کی مزدوری نہ دی۔"

(١١) بَابُ الْإِجَارَةِ مِنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

باب: 11- عصر سے رات تک مزدور لگانا

٢٢٧١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: «مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ مَعْلُومٍ، فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ، فَقَالُوا: لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا وَمَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ. فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَفْعَلُوا، أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا، فَأَبَوْا وَتَرَكُوا. وَاسْتَأْجَرَ آخَرِينَ بَعْدَهُمْ، فَقَالَ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ هٰذَا، وَلَكُمُ الَّذِي شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ. فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالُوا: لَكَ مَا عَمِلْنَا بَاطِلٌ وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ لَهُمْ: أَكْمِلُوا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ شَيْءٌ يَسِيرٌ، فَأَبَوْا، فَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ كِلَيْهِمَا، فَذٰلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ هٰذَا النُّورِ». [راجع: ٥٥٨]

[2271] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مسلمانوں، یہود اور نصاریٰ کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے کچھ لوگوں کو کام پر لگایا کہ وہ دن سے رات تک کام کریں انھیں طے شدہ مزدوری دی جائے گی۔ انھوں نے آدھا دن اس کا کام کیا پھر بولے کہ جو مزدوری آپ نے ٹھہرائی تھی وہ ہمیں نہیں چاہیے اور جو کچھ ہم نے کیا وہ سب باطل اور ضائع ہے۔ اس شخص نے ان سے کہا: ایسا نہ کرو بلکہ اپنا کام پورا کرو اور اپنی مزدوری پوری لو۔ وہ نہ مانے اور کام چھوڑ کر چلے گئے۔ ان کے بعد اس شخص نے دوسرے مزدور رکھے اور ان سے کہا: بقیہ کام باقی دن میں پورا کرو اور تمھیں وہی مزدوری ملے گی جو میں نے پہلے لوگوں سے طے کی تھی۔ انھوں نے کام کیا۔ جب عصر کا وقت ہوا تو انھوں نے کہا کہ اب تک ہم نے جو کام کیا ہے وہ باطل اور ضائع ٹھہرا اور وہ مزدوری جس پر آپ نے ہمیں کام پر لگایا تھا اسے اپنے پاس رکھو۔ اس شخص نے ان سے بھی کہا کہ تم باقی دن پورا کرلو کیونکہ تھوڑا سا دن باقی رہ گیا ہے لیکن انھوں نے انکار کر دیا، چنانچہ باقی دن کے لیے اس شخص نے کچھ اور لوگوں کو کام پر لگایا۔ انھوں نے باقی دن کام کیا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ اس طرح انھوں نے پوری مزدوری پہلے اور دوسرے مزدوروں کی بھی پائی۔ چنانچہ یہ مثال ہے ان (یہود

ونصاریٰ) کی (جنھوں نے اس نور کو چھوڑ دیا) اور مثال ہے ان (مسلمانوں) کی جنھوں نے اس نور کو قبول کیا ہے۔''

(۱۲) بَابُ مَنِ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَتَرَكَ أَجْرَهُ فَعَمِلَ فِيهِ الْمُسْتَأْجِرُ فَزَادَ، أَوْ مَنْ عَمِلَ فِي مَالِ غَيْرِهِ فَاسْتَفْضَلَ

باب: 12- جس نے کسی کو کام پر لگایا اور وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا پھر کام پر لگانے والے نے مزدور کی اجرت سے کاروبار کرنا شروع کر دیا اور وہ (اجرت) نفع کی وجہ سے زیادہ ہوگئی، یا جس نے کسی دوسرے کے مال سے کاروبار کیا اور وہ خوب پھلا پھولا

٢٢٧٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اِنْطَلَقَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ مِّمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى أَوَوُا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ، فَانْحَدَرَتْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَيْهِمَا الْغَارَ، فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِّنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا أَنْ تَدْعُوا اللهَ بِصَالِحِ أَعْمَالِكُمْ، فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْهُمْ: اَللّٰهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَّلَا مَالًا، فَنَأَى بِي فِي طَلَبِ شَيْءٍ يَّوْمًا فَلَمْ أُرِحْ عَلَيْهِمَا حَتَّى نَامَا فَحَلَبْتُ لَهُمَا غَبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُّهُمَا نَائِمَيْنِ، فَكَرِهْتُ أَنْ أَغْبِقَ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا، فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ اسْتِيقَاظَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَيْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوقَهُمَا، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هٰذِهِ الصَّخْرَةِ، فَانْفَرَجَتْ شَيْئًا لَّا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَقَالَ الْآخَرُ:

[2272] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم سے پہلے زمانے میں تین آدمی ایک ساتھ روانہ ہوئے تا آنکہ وہ رات گزارنے کے لیے ایک پہاڑ کی غار میں جا داخل ہوئے۔ جب سب غار میں چلے گئے تو ایک پتھر پہاڑ سے لڑھک کر آیا جس نے غار کا منہ بند کر دیا۔ اب ان تینوں نے کہا: ہمیں کوئی چیز اس پتھر سے نجات نہیں دلا سکتی مگر ایک ذریعہ ہے کہ اپنی اپنی نیکیوں کو بیان کر کے اللہ سے دعا کریں، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے، میں ان سے پہلے کسی کو شام کا دودھ نہیں پلاتا تھا نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ ہی لونڈی غلاموں ہی کو۔ ایک دن کسی چیز کی تلاش میں مجھے اتنی دیر ہوگئی کہ جب میں ان کے پاس آیا تو وہ سو گئے تھے، چنانچہ میں نے شام کا دودھ دوہا اور اس کا برتن اپنے ہاتھ میں اٹھا لیا اور مجھے یہ سخت ناگوار تھا کہ ان سے پہلے میں اپنے اہل وعیال یا لونڈی غلاموں کو دودھ پلاؤں، لہٰذا میں پیالہ ہاتھ میں لیے ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔ جب صبح ہوئی تو دونوں نے بیدار ہو کر اپنا شام کا دودھ پیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام صرف تیری رضا جوئی کے لیے

اَللّٰهُمَّ كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ فَأَرَدْتُّهَا عَنْ نَّفْسِهَا، فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتَّى أَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِّنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلٰى أَنْ تُخَلِّيَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ، حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا أُحِلُّ لَكَ أَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أَعْطَيْتُهَا، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أُجَرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ غَيْرَ رَجُلٍ وَّاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَثَمَّرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ فَجَاءَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي، فَقُلْتُ لَهُ: كُلُّ مَا تَرٰى مِنْ أَجْلِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيقِ. فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ! لَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَاقَهُ فَلَمْ يَتْرُكْ مِنْهُ شَيْئًا، اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْشُونَ».

[راجع: ۲۲۱۵]

کیا تھا تو ہم کو اس مصیبت سے نجات دے دے، چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے ہٹ گیا لیکن وہ اس غار سے نکل نہ سکتے تھے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''دوسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میرے چچا کی ایک بیٹی تھی جو مجھے سب سے محبوب تھی۔ میں نے اس سے برے کام کی خواہش کی لیکن وہ راضی نہ ہوئی۔ ہوا یوں کہ ایک سال قحط پڑا تو وہ میرے پاس آئی۔ میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیے کہ وہ مجھے برا کام کرنے دے۔ وہ راضی ہوگئی لیکن جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہوئی تو کہنے لگی: میں تجھے ناحق مہر توڑنے کی اجازت نہیں دیتی۔ (یہ سن کر) میں نے بھی اس بات کو گناہ خیال کیا اور اس سے الگ ہوگیا، حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی۔ اور میں نے جو سونا اسے دیا تھا وہ بھی چھوڑ دیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا جوئی کے لیے کیا تھا تو جس مصیبت میں ہم مبتلا ہیں اس کو دور کر دے، چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اپنی جگہ سے اور سرک گیا مگر وہ اس غار سے نہیں نکل سکتے تھے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اب تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے کچھ لوگوں کو مزدوری پر لگایا تھا اور انھیں ان کی مزدوری بھی دے دی تھی، لیکن ایک شخص اپنی مزدوری لیے بغیر چلا گیا۔ میں نے اس کی رقم کو کام میں لگایا جس سے بہت سا مال حاصل ہوا، چنانچہ ایک مدت کے بعد وہ مزدور آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے بندے! مجھے میری مزدوری دے۔ میں نے اسے کہا: یہاں جتنے اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب کے سب تیری مزدوری کے ہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: (ایسی کوئی بات نہیں) میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کر رہا۔ تب اس نے تمام چیزیں اپنے قبضے میں لے لیں اور انھیں ہانک کر

لے گیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام محض تیری خوشنودی کے لیے کیا تھا تو یہ مصیبت ہم سے ٹال دے جس میں ہم مبتلا ہیں، چنانچہ وہ پتھر بالکل ہٹ گیا اور وہ اس غار سے باہر نکل کر چلے گئے۔''

فائدہ: ہمارے رجحان کے مطابق کسی کی امانت میں تصرف کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ اگر کوئی تصرف کر کے نفع کماتا ہے تو وہ اصل مالک کا ہے زیادہ سے زیادہ وہ اپنی محنت کا معاوضہ ''معروف طریقے'' کے مطابق لے سکتا ہے، اگر اس مال میں کمی ہو جائے یا وہ ضائع ہو جائے تو کام میں لانے والا اس کا ضامن ہوگا کیونکہ اس نے مال غیر میں بلا اجازت تصرف کیا ہے جو اس کے لیے شرعاً جائز نہ تھا۔

(١٣) بَابُ مَنْ آجَرَ نَفْسَهُ لِيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ، ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ، وَأَجْرِ الْحَمَّالِ

باب: 13- بار برداری سے مزدوری کمانے، پھر اسے صدقہ کرنے اور بار برداری کی اجرت کا بیان

٢٢٧٣ - حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ، اِنْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَإِنَّ لِبَعْضِهِمْ لَمِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ: مَا نَرَاهُ إِلَّا نَفْسَهُ.

[2273] حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب صدقہ و خیرات کرنے کا حکم دیتے تو ہم میں سے کوئی شخص بازار جاتا اور بار برداری کر کے (بوجھ اٹھا کر) ایک مدغلہ حاصل کرتا (اور اسے صدقہ کرتا) جبکہ آج ان میں سے بعض لاکھوں میں کھیلتے ہیں۔ راویٔ حدیث (حضرت شقیق) کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے ''بعض'' سے مراد خود ہی کو لیا ہے۔

(١٤) بَابُ أَجْرِ السَّمْسَرَةِ

باب: 14- دلال کی اجرت

وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَإِبْرَاهِيمُ وَالْحَسَنُ بِأَجْرِ السِّمْسَارِ بَأْسًا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا بَأْسَ أَنْ يَقُولَ: بِعْ هٰذَا الثَّوْبَ، فَمَا زَادَ عَلَى كَذَا وَكَذَا فَهُوَ لَكَ. وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: إِذَا قَالَ: بِعْهُ بِكَذَا فَمَا كَانَ مِنْ رِبْحٍ فَلَكَ أَوْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ؛ فَلَا بَأْسَ بِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ

امام ابن سیرین، حضرت عطاء، ابراہیم نخعی اور حسن بصری رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ دلالی کی اجرت میں کوئی قباحت نہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ جاؤ یہ کپڑا اتنے میں فروخت کر دو اور اس (مقررہ قیمت) سے زیادہ جو نفع ہو وہ تمھارا ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس میں بھی کوئی خرابی

ﷺ: «اَلْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ».

نہیں کہ اگر کوئی دوسرے سے کہتا ہے کہ فلاں چیز اتنے میں فروخت کر دو اور جو نفع ہو وہ تمھارا یا میرے اور تمھارے درمیان مشترک ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔''

٢٢٧٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ، قُلْتُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! مَا قَوْلُهُ: «لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ»؟ قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ سِمْسَارًا. [راجع: ٢١٥٨]

[2274] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اس امر سے منع فرمایا ہے کہ بازار میں مال تجارت لانے والوں سے آگے بڑھ کر معاملہ طے کیا جائے۔ اور فرمایا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال نہ فروخت کرے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس ؓ سے دریافت کیا کہ کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے فرمایا کہ اس کا دلال نہ بنے۔

فائدہ: آج کل ہمارے ہاں کسی کارخانے یا فرم کا مال ایجنٹ بن کر فروخت کیا جاتا ہے، بڑے بڑے کاروبار اسی طرز پر چلتے ہیں۔ طے شدہ کمیشن پر ایسا کرنا جائز ہے۔ صارفین کے لیے اس میں آسانی ہے۔ اگر کسی نے جائیداد خریدنی یا فروخت کرنی ہو تو اسے ڈیلر حضرات کے ذریعے سے فروخت یا خریدا جا سکتا ہے، ان کا کمیشن فیصد کے حساب سے طے ہوتا ہے۔

(١٥) بَابٌ: هَلْ يُؤَاجِرُ الرَّجُلُ نَفْسَهُ مِنْ مُشْرِكٍ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ؟

باب: 15- کیا کوئی شخص دارالحرب میں کسی مشرک کی مزدوری کر سکتا ہے؟

٢٢٧٥ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ: حَدَّثَنَا خَبَّابٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا قَيْنًا فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ فَاجْتَمَعَ لِي عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: لَا، وَاللّٰهِ لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللّٰهِ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ، فَلَا، قَالَ: وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّهُ سَيَكُونُ لِي ثَمَّ مَالٌ وَّوَلَدٌ فَأَقْضِيكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى:

[2275] حضرت خباب بن ارت ؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں لوہار کا پیشہ کرتا تھا۔ میں نے عاص بن وائل کا ایک کام کیا۔ اس کے پاس میری مزدوری جمع ہوگئی۔ میں نے اس سے اپنی اجرت کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں تمھیں کوڑی نہ دوں گا تا آنکہ تو ''محمد'' کا انکار کرے۔ (حضرت خباب کہتے ہیں) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کا انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ تو مر جائے، پھر زندہ کیا جائے۔ اس نے کہا: کیا مجھے مرنا بھی ہے اور پھر اٹھنا بھی ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔ اس نے کہا: پھر تو وہاں میرے

﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [مريم: ٧٧]. [راجع: ٢٠٩١]

پاس مال بہت ہوگا اور اولاد بھی تو (وہاں) تیری مزدوری ادا کردوں گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''(اے نبی!) کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے میری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ میں مال اور اولاد دیا جاؤں گا۔''

(١٦) بَابُ مَا يُعْطِي فِي الرُّقْيَةِ عَلَى أَحْيَاءِ الْعَرَبِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب: 16- قبائل عرب پر فاتحہ پڑھ کر دم کرنے کے عوض جو کچھ دیا جائے اس کا حکم

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «أَحَقُّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللهِ». وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: لَا يَشْتَرِطُ الْمُعَلِّمُ إِلَّا أَنْ يُعْطَى شَيْئًا فَلْيَقْبَلْهُ. وَقَالَ الْحَكَمُ: لَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا كَرِهَ أَجْرَ الْمُعَلِّمِ. وَأَعْطَى الْحَسَنُ دَرَاهِمَ عَشَرَةً. وَلَمْ يَرَ ابْنُ سِيرِينَ بِأَجْرِ الْقَسَّامِ بَأْسًا، وَقَالَ: كَانَ يُقَالُ: اَلسُّحْتُ: اَلرِّشْوَةُ فِي الْحُكْمِ وَكَانُوا يُعْطَوْنَ عَلَى الْخَرْصِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ''سب سے زیادہ اجرت لینے کے لائق اللہ کی کتاب ہے۔'' امام شعبی نے کہا: معلم شرط نہ کرے (کہ اسے کچھ دیا جائے) البتہ اسے جو کچھ دیا جائے اسے قبول کر لے۔ حضرت حکم کہتے ہیں: میں نے کسی سے نہیں سنا کہ اس نے معلم کی اجرت کو مکروہ خیال کیا ہو۔ حضرت حسن بصری نے دس درہم بطور اجرت ادا کیے۔ ابن سیرین نے تقسیم کرنے والے کی اجرت میں کوئی قباحت نہیں سمجھی۔ انھوں نے کہا کہ فیصلے میں رشوت لینے کو سحت کہا جاتا ہے جبکہ خرص، یعنی اندازہ لگانے والے لوگوں کو اجرت دی جاتی تھی۔

٢٢٧٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرُوهَا حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِّنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِكَ الْحَيِّ فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَّا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ! إِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا

[2276] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ کسی سفر پر روانہ ہوئے۔ جاتے جاتے انھوں نے عرب کے ایک قبیلے کے پاس پڑاؤ کیا اور چاہا کہ اہل قبیلہ ان کی مہمانی کریں مگر انھوں نے اس سے صاف انکار کر دیا۔ اسی دوران میں اس قبیلے کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا۔ ان لوگوں نے ہر قسم کا علاج کیا مگر کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔ کسی نے کہا: تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جو یہاں پڑاؤ کیے ہوئے ہیں، شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو، چنانچہ وہ لوگ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہنے لگے: اے لوگو! ہمارے

لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَّا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِّنْكُمْ مِّنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللهِ إِنِّي لَأَرْقِي وَلٰكِنْ وَاللهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُونَا، فَمَا أَنَا بِرَاقٍ لَّكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قَطِيعٍ مِّنَ الْغَنَمِ، فَانْطَلَقَ يَتْفِلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ﴾ فَكَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلَبَةٌ، قَالَ: فَأَوْفُوهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقٰى: لَا تَفْعَلُوا حَتّٰى نَأْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَنَذْكُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ فَقَالَ: «وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟» ثُمَّ قَالَ: «قَدْ أَصَبْتُمْ، اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْمًا». فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ.

سردار کو کسی زہریلی چیز نے ڈس لیا ہے اور ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی ہے مگر کچھ فائدہ نہیں ہوا، کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی چیز (علاج) ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: اللہ کی قسم! میں جھاڑ پھونک کرتا ہوں، لیکن واللہ! تم لوگوں سے ہم نے اپنی مہمانی کی خواہش کی تھی تو تم نے اسے مسترد کر دیا تھا، اب میں بھی تمھارے لیے جھاڑ پھونک نہیں کروں گا جب تک تم ہمارے لیے کوئی اجرت مقرر نہیں کرو گے۔ آخر انھوں نے چند بکریوں کی اجرت پر ان کو راضی کر لیا، چنانچہ (صحابہ میں سے) ایک آدمی گیا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنے لگا تو وہ شخص (ایسا صحت یاب ہوا) گویا اس کے بند کھول دیے گئے ہوں، پھر وہ اٹھ کر چلنے پھرنے لگا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسے کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ راوی کہتے ہیں: ان لوگوں نے ان کی مقررہ اجرت ان کے حوالے کر دی تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپس میں کہنے لگے: اسے تقسیم کر لو لیکن دم کرنے والے نے کہا: ابھی تقسیم نہ کرو تاوقتیکہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر اس واقعے کا تذکرہ کریں اور معلوم کریں کہ آپ ﷺ اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ واقعہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا: ''تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ (سورۂ فاتحہ) سے جھاڑ پھونک کی جاتی ہے؟'' پھر فرمایا: ''تم نے ٹھیک کیا۔ انھیں تقسیم کر لو، بلکہ اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔'' یہ کہہ کر نبی ﷺ مسکرا دیے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ بِهٰذَا. [انظر: ٥٠٠٧، ٥٧٣٦، ٥٧٤٩]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) کہتے ہیں: حضرت شعبہ نے کہا کہ ہم سے ابوبشر نے بیان کیا، انھوں نے کہا: میں نے ابوالمتوکل سے یہ حدیث سنی ہے۔

فائدہ: تعلیم قرآن پر اجرت کے متعلق ہمارا رجحان یہ ہے کہ یہ جائز ہے اور اجرت قرآن پڑھنے پڑھانے کی نہیں ہوتی بلکہ اسے (معلم کو) پابند کرنے کے عوض ہوتی ہے کیونکہ یہ پابندی اسے باندھ دیتی ہے اور وہ آسانی کے ساتھ کہیں آ جا نہیں سکتا۔ اس

بنا پر اسے جو کچھ دیا جائے گا وہ اس کے کام کی اجرت نہیں بلکہ اس وقت کا معاوضہ ہے جو اس نے تعلیم قرآن کے لیے دیا ہے، اس بنا پر جہاں اس کے متعلق سخت وعید ہے اس کا محل کچھ اور ہے اور جس چیز کی اجرت مباح کی گئی ہے اس کی صورت اور ہے۔

(١٧) بَابُ ضَرِيبَةِ الْعَبْدِ وَتَعَاهُدِ ضَرَائِبِ الْإِمَاءِ

باب: 17- غلام پر ٹیکس عائد کرنا اور لونڈیوں کے ذمے واجبات کی نگرانی کرنا

٢٢٧٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَمَ أَبُو طَيْبَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ، وَكَلَّمَ مَوَالِيَهُ فَخَفَّفَ عَنْ غَلَّتِهِ أَوْ ضَرِيبَتِهِ. [راجع: ٢١٠٢]

[2277] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ابوطیبہ نے نبی ﷺ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اس کے لیے ایک یا دو صاع اناج دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکان سے سفارش کی کہ جو ٹیکس اس پر مقرر ہے، اس میں کچھ کمی کر دیں (تو وہ کم کر دیا گیا)۔

(١٨) بَابُ خَرَاجِ الْحَجَّامِ

باب: 18- سینگی لگانے والے کی اجرت

٢٢٧٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ. [راجع: ١٨٣٥]

[2278] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے سینگی لگوائی اور سینگی لگانے والے کو اجرت دی۔

٢٢٧٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ عَلِمَ كَرَاهِيَةً لَّمْ يُعْطِهِ. [راجع: ١٨٣٥]

[2279] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے پچھنا لگوایا اور حجام کو اس کی اجرت دی۔ اگر آپ حجام کی اجرت مکروہ خیال کرتے تو اسے نہ دیتے۔

٢٢٨٠ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْتَجِمُ وَلَمْ يَكُنْ يَظْلِمُ أَحَدًا أَجْرَهُ. [راجع: ٢١٠٢]

[2280] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی ﷺ سینگی لگواتے تھے اور کسی کی مزدوری میں کمی نہیں فرماتے تھے۔

(١٩) بَابُ مَنْ كَلَّمَ مَوَالِيَ الْعَبْدِ أَنْ يُخَفِّفُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ

٢٢٨١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ أَوْ صَاعَيْنِ، أَوْ مُدٍّ أَوْ مُدَّيْنِ، وَكَلَّمَ فِيهِ فَخُفِّفَ مِنْ ضَرِيبَتِهِ. [راجع: ٢١٠٢]

باب: 19- غلام کے مالکان سے اس کا یومیہ ٹیکس کم کرنے کی سفارش کرنا

[2281] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے سینگی لگانے والے غلام کو بلایا تو اس نے آپ کو پچھنے لگائے اور آپ نے اس کے لیے ایک صاع یا دو صاع یا ایک یا دو مد غلہ دینے کا حکم دیا اور اس کے معاملے کے متعلق گفتگو فرمائی تو اس کے مقررہ یومیہ ٹیکس میں کمی کر دی گئی۔

(٢٠) بَابُ كَسْبِ الْبَغِيِّ وَالْإِمَاءِ

وَكَرِهَ إِبْرَاهِيمُ أَجْرَ النَّائِحَةِ وَالْمُغَنِّيَةِ. وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تُكْرِهُوا۟ فَتَيَٰتِكُمْ عَلَى ٱلْبِغَآءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوا۟ عَرَضَ ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا ۚ وَمَن يُكْرِههُّنَّ فَإِنَّ ٱللَّهَ مِنۢ بَعْدِ إِكْرَٰهِهِنَّ غَفُورٌ رَّحِيمٌ﴾ [النور: ٣٣]، وَقَالَ مُجَاهِدٌ: فَتَيَاتِكُمْ: إِمَاءَكُمْ.

باب: 20- فاحشہ عورت اور لونڈیوں کی کمائی

حضرت ابراہیم نخعی نے بین کرنے والی اور گلوکارہ کی اجرت کو مکروہ قرار دیا ہے۔ اور ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ عفت اور پاکدامنی چاہتی ہیں، محض اس لیے کہ کچھ متاع دنیا تمھیں حاصل ہو جائے اور جو انھیں مجبور کرے گا تو یقیناً اس مجبوری کے بعد اللہ بے حد بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔''

حضرت مجاہد کہتے ہیں: فَتَيَاتِكُمْ سے مراد تمھاری لونڈیاں ہیں۔

٢٢٨٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ. [راجع: ٢٢٣٧]

[2282] حضرت ابو مسعود انصاری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمائی اور کاہن کی شیرینی سے منع فرمایا ہے۔

٢٢٨٣ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ،

[2283] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے لونڈیوں کی (بدکاری کی) کمائی سے منع

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ. [انظر: ٥٣٤٨]

فرمایا ہے۔

(٢١) بَابُ عَسْبِ الْفَحْلِ

باب: 21- جانور کی جفتی پر اجرت لینا

٢٢٨٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

[2284] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے جفتی کرانے کا معاوضہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

(٢٢) بَابٌ: إِذَا اسْتَأْجَرَ أَرْضًا فَمَاتَ أَحَدُهُمَا

باب: 22- جب کوئی زمین ٹھیکے پر لے اور معاملے کا ایک فریق مر جائے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: لَيْسَ لِأَهْلِهِ أَنْ يُخْرِجُوهُ إِلَى تَمَامِ الْأَجَلِ. وَقَالَ الْحَكَمُ وَالْحَسَنُ وَإِيَاسُ بْنُ مُعَاوِيَةَ: تُمْضَى الْإِجَارَةُ إِلَى أَجَلِهَا. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ بِالشَّطْرِ، فَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ. وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَدَّدَ الْإِجَارَةَ بَعْدَ مَا قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ.

ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ متوفی کے ورثاء کے لیے جائز نہیں کہ وہ مدت پوری ہونے سے پہلے ٹھیکے دار کو بے دخل کریں۔ حضرت حکم، امام حسن بصری اور ایاس بن معاویہ رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ مدت ختم ہونے تک اجارہ باقی رکھا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی ﷺ نے خیبر کی زمین بٹائی پر دی۔ پھر یہی اجارہ نبی ﷺ کے عہد، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے تک بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام تک جاری رہا۔ اور یہ ذکر کہیں نہیں ہے کہ حضرت ابوبکر (اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما) نے نبی ﷺ کی وفات کے بعد اس اجارے کی تجدید کی ہو۔

٢٢٨٥ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَأَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمَزَارِعَ كَانَتْ تُكْرٰى عَلَى شَيْءٍ سَمَّاهُ نَافِعٌ لَا أَحْفَظُهُ.

[2285] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین یہودیوں کو اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت کریں اور کاشت کریں اور پیداوار کا نصف حصہ انھیں ملے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ زرعی اراضی کا ایک کرایہ ٹھہرا کر کاشت کے لیے دی جاتی تھی۔ (راوی کہتا ہے کہ) کرائے کا تعین حضرت نافع نے بیان کیا

[انظر: ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۱، ۲۳۳۸، ۲۴۹۹، ۲۷۲۰، ۳۱۵۲، ۴۲۴۸]

تھا لیکن مجھے یاد نہیں رہا۔

۲۲۸۶ - وَأَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ حَدَّثَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ.

[2286] حضرت رافع بن خدیج ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے زرعی اراضی کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ. [انظر: ۲۳۳۲، ۲۳۴۴، ۲۷۲۲]

حضرت عبیداللہ نے اس روایت کو حضرت نافع سے، انھوں نے ابن عمر ؓ سے بیان کیا ہے۔ اس میں اتنا اضافہ ہے: تا آنکہ حضرت عمر ؓ نے یہودیوں کو جلاوطن کر دیا۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

38 - كِتَابُ الْحَوَالَاتِ

حوالوں سے متعلق احکام ومسائل

لغوی اعتبار سے حوالات، حوالہ کی جمع ہے جو تحول سے مشتق ہے۔ اس کے معنی انتقال، یعنی پھیر دینے کے ہیں۔ فقہاء کی اصطلاح میں کسی کے قرض کو دوسرے کی طرف منتقل کر دینا حوالہ کہلاتا ہے۔ جس طرح ایک ضرورت مند آدمی کی حاجت روائی کے لیے اسلامی شریعت نے قرض لینے کی اجازت دی ہے اور جس طرح مقروض کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے لیے اس نے کفالت کا طریقہ بتایا ہے، اسی طرح قرض میں پھنسے ہوئے آدمی کے لیے آسانی کی ایک اور صورت پیدا کی ہے جسے حوالہ کہا جاتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے آسودہ حال افراد کو حکم دیا ہے کہ اگر کوئی اپنے قرض کی ذمہ داری اس پر ڈالے تو اسے قبول کر لینی چاہیے۔ حوالے کے لیے ضروری ہے کہ جس کو رقم دلانا ہے اور جس سے دلانا ہے، دونوں کو خبر ہو اور دونوں اس پر راضی ہوں، اگر ان میں سے کسی کو خبر نہ ہو تو پھر حوالہ صحیح نہیں ہوگا۔ بہر حال حوالے کے ذریعے سے مقروض کو اپنے معاشی حالات درست کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ روزمرہ کی ضروریات کے علاوہ غیر ملکی تجارتوں میں تبادلہ زر اور تبادلہ جنس دونوں میں حوالے سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ آج کل رقم کی ادائیگی کا طریقہ منی آرڈر، چیک، ڈرافٹ اور ہنڈی وغیرہ ہے۔ وہ بھی حوالے کی صورتیں ہیں۔ اس سلسلے میں چند ضروری اصطلاحات کی وضاحت حسب ذیل ہے:

① صاحب دین، یعنی قرض خواہ کو محتال یا محال لہ کہا جاتا ہے۔ ② جس پر قرض ہو اور وہ اپنے ذمے کی رقم دوسرے کے ذمے ڈالنا چاہتا ہو اسے محیل یا مدیون کہتے ہیں۔ ③ جس شخص نے مقروض کی رقم اپنے ذمے لی ہے، اسے محتال علیہ یا محال علیہ کہا جاتا ہے۔ ④ وہ رقم جس کا حوالہ کیا گیا ہے اسے محتال بہ یا محال بہ کہتے ہیں۔

(١) بَابُ الْحَوَالَةِ، وَهَلْ يَرْجِعُ فِي الْحَوَالَةِ؟

باب: 1- کسی دوسرے کی طرف اپنا قرض منتقل کرنا، نیز کیا حوالے میں رجوع کر سکتا ہے؟

وَقَالَ الْحَسَنُ وَقَتَادَةُ: إِذَا كَانَ يَوْمَ أَحَالَ

امام حسن بصری اور حضرت قتادہ نے کہا ہے کہ جس نے

عَلَيْهِ مَلِيًّا جَازَ . وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : يَتَخَارَجُ الشَّرِيكَانِ وَأَهْلُ الْمِيرَاثِ فَيَأْخُذُ هٰذَا عَيْنًا وَّهٰذَا دَيْنًا ، فَإِنْ تَوِيَ لِأَحَدِهِمَا لَمْ يَرْجِعْ عَلٰى صَاحِبِهِ .

حوالہ کیا اگر محال علیہ اس دن مال دار تھا تو حوالہ جائز ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: دو شریک یا وراثت پانے والے اس طرح تقسیم کر سکتے ہیں کہ ایک نقد سرمایہ لے لے اور دوسرا قرض قبول کر لے۔ اس صورت میں اگر کسی ایک کا مال ضائع ہوگیا تو وہ اپنے ساتھی کی طرف رجوع نہیں کر سکتا۔

وضاحت: اس کا مفہوم یہ ہے کہ دو آدمی ایک کاروبار میں شریک ہیں یا ایک آدمی فوت ہو جاتا ہے اور اس کے دو وارث ہیں۔ متوفی اور شرکاء کا کچھ قرض لوگوں کے ذمے ہے اور کچھ نقدی کی صورت میں ہے، اب شرکاء اور وارثان میں سے ایک قابلِ وصول قرض رکھ لیتا ہے، دوسرا نقدی لے لیتا ہے تو اس کے بعد کسی کا حصہ ڈوب جانے کی صورت میں دوسرے شریک یا وارث سے کچھ نہیں لے سکتا۔

٢٢٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ : أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ : «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، فَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ» . [انظر : ٢٢٨٨ ، ٢٤٠٠]

[2287] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مال دار کا (اپنا قرض ادا کرنے میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو مال دار کے حوالے کیا جائے تو وہ حوالہ قبول کر لے۔''

(٢) بَابٌ : إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ وَإِذَا أَحَالَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدٌّ

باب: 2- اگر میت کے قرض کا حوالہ کسی زندہ شخص پر کیا جائے تو جائز ہے، نیز جب کوئی اپنا قرض کسی مال دار کے حوالے کرے تو اسے مسترد نہیں کرنا چاہیے

٢٢٨٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ ذَكْوَانَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ ، وَمَنْ أُتْبِعَ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ» . [راجع : ٢٢٨٧]

[2288] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مال دار کا (قرض کو ادا کرنے میں) تاخیر کرنا ظلم ہے، پھر اگر تم میں سے کسی کو مال دار پر حوالہ دیا جائے تو چاہیے کہ قبول کرے۔''

(٣) بَابٌ : إِذَا أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ عَلٰى رَجُلٍ جَازَ

باب: 3- میت پر جو قرض ہے اس کا حوالہ کسی (زندہ) شخص پر کرنا جائز ہے

٢٢٨٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: ثَلَاثَةَ دَنَانِيرَ، فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: «هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟» قَالُوا: لَا، قَالَ: «فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟» قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَانِيرَ، قَالَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ»! فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ: صَلِّ عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللهِ! وَعَلَيَّ دَيْنُهُ، فَصَلَّى عَلَيْهِ. [انظر: ٢٢٩٥]

[2289] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر کوئی قرض ہے؟'' لوگوں نے کہا: کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: نہیں، تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا تو لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: ''آیا اس کے ذمے قرض ہے؟'' بتایا گیا: ہاں، (یہ قرض دار ہے۔) آپ نے پوچھا: ''اس نے کچھ مال چھوڑا ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہاں، تین دینار۔ آپ نے اس پر بھی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر تیسرا جنازہ لایا گیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس نے کوئی چیز چھوڑی ہے؟'' انھوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' انھوں نے کہا: تین دینار۔ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے ساتھی کی نماز جنازہ خود پڑھ لو۔'' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ میں اس کا قرض اپنے ذمے لیتا ہوں۔ تب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

بسم الله الرحمن الرحيم

39 - كِتَابُ الْكَفَالَةِ

کفالت سے متعلق احکام ومسائل

کفالت کے لغوی معنی ''ملانے اور چمٹانے'' کے ہیں اور فقہاء کی اصطلاح میں ''کسی مال یا قرض کی ادائیگی یا کسی شخص کو بروقت حاضر کردینے کی ذمہ داری قبول کرنے کو'' کفالت'' کہا جاتا ہے۔'' اسی طرح اگر کسی نے بے سہارا آدمی کے اخراجات کی کوئی ذمہ داری اٹھا لی تو اسے ''کفیل'' کہتے ہیں۔ کفالت کا دوسرا نام ضمان ہے، اس لیے کہ کفالت میں ضمانت کا ہونا ضروری ہے۔

کفالت کا طریقہ یہ ہے کہ ذمہ داری لینے والا، حق دار سے کہے کہ آپ کی جو رقم یا جو مال فلاں کے ذمے ہے میں اس کا ضامن ہوں یا فلاں مجرم کا میں ذمہ دار ہوں۔ اب اگر قرض دار اپنا قرض بروقت ادا نہیں کرتا تو ادائیگی کی ذمہ داری کفیل پر ہوگی۔ جس طرح مال کی ادائیگی یا شخص کی حاضری کی کفالت صحیح ہے، اسی طرح کسی چیز کے نقل وحمل کی کفالت بھی صحیح ہے۔ سامان کی نقل وحرکت اسی ضمن میں آتی ہے، نیز جس طرح زندہ کے قرض کی کفالت صحیح ہے اسی طرح مردہ کی طرف سے بھی قرض وغیرہ کی کفالت لی جاسکتی ہے۔

(١) بَابُ الْكَفَالَةِ فِي الْقَرْضِ، وَالدُّيُونِ بِالْأَبْدَانِ وَغَيْرِهَا

باب: 1- قرضوں کے متعلق شخصی اور مالی ضمانت

٢٢٩٠ - وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَمْزَةَ ابْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعَثَهُ مُصَدِّقًا، فَوَقَعَ رَجُلٌ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَأَخَذَ حَمْزَةُ مِنَ الرَّجُلِ كُفَلَاءَ حَتَّى قَدِمَ عَلَى عُمَرَ وَكَانَ عُمَرُ قَدْ جَلَدَهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ

[2290] حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انھیں زکاۃ کا تحصیل دار بنا کر بھیجا۔ وہاں ایک آدمی نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کرلیا تو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے زانی مرد سے ضمانت لی اور خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے پہلے سو

فَصَدَّقَهُمْ وَعَذَرَهُم بِالْجَهَالَةِ .

کوڑے مار چکے تھے۔ اس آدمی نے لوگوں کے الزام کی تصدیق کی اور جرم قبول کیا تھا لیکن جہالت کا عذر پیش کیا تھا۔

وَقَالَ جَرِيرٌ وَالْأَشْعَثُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي الْمُرْتَدِّينَ : اِسْتَتِبْهُمْ وَكَفِّلْهُمْ فَتَابُوا وَكَفَلَهُمْ عَشَائِرُهُمْ. وَقَالَ حَمَّادٌ: إِذَا تَكَفَّلَ بِنَفْسٍ فَمَاتَ فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ. وَقَالَ الْحَكَمُ: يَضْمَنُ.

حضرت جریر اور اشعث نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرتدین کے متعلق کہا کہ ان سے توبہ کرائیں اور ضمانت لیں (کہ دوبارہ مرتد نہیں ہوں گے)، چنانچہ انھوں نے توبہ کی اور ان کے کنبے والوں نے ان کی ضمانت دی۔ حضرت حماد نے کہا: جس شخص نے کسی شخص (کو حاضر کرنے) کی ضمانت اٹھائی ہو، اگر وہ مر جائے تو ضامن پر کچھ تاوان نہیں ہوگا جبکہ حضرت حکم نے کہا ہے کہ وہ ذمہ دار ہوگا۔

٢٢٩١ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ: «سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَقَالَ: ائْتِنِي بِالشُّهَدَاءِ أُشْهِدُهُمْ، فَقَالَ: كَفٰى بِاللهِ شَهِيدًا قَالَ: فَأْتِنِي بِالْكَفِيلِ قَالَ: كَفٰى بِاللهِ كَفِيلًا. قَالَ: صَدَقْتَ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْأَجَلِ الَّذِي أَجَّلَهُ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَّصَحِيفَةً مِّنْهُ إِلٰى صَاحِبِهِ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضِعَهَا ثُمَّ أَتٰى بِهَا إِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنِّي كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا أَلْفَ دِينَارٍ فَسَأَلَنِي كَفِيلًا فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللهِ كَفِيلًا فَرَضِيَ بِكَ، وَسَأَلَنِي شَهِيدًا فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللهِ شَهِيدًا فَرَضِيَ بِذٰلِكَ، وَإِنِّي جَهَدْتُ أَنْ أَجِدَ مَرْكَبًا أَبْعَثُ إِلَيْهِ الَّذِي لَهُ فَلَمْ

[2291] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا ذکر کیا جس نے بنی اسرائیل کے کسی دوسرے شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو اس نے کہا کہ گواہوں کو لاؤ تاکہ یہ خطیر رقم ان کے سامنے دوں۔ قرض مانگنے والے نے کہا: اللہ کی شہادت کافی ہے۔ اس نے کہا: اچھا کوئی ضامن لاؤ تو قرض لینے والے نے کہا: اللہ کی ضمانت کافی ہے۔ اس نے کہا: تو نے سچی بات کہی ہے، چنانچہ اس نے ایک متعین مدت کے لیے ایک ہزار دینار بطور قرض اس کے حوالے کر دیے۔ پھر جس نے قرض لیا تھا اس نے سمندر کا سفر کیا اور اپنا کام پورا کر کے کوئی جہاز تلاش کرتا رہا جس پر سوار ہو کر متعین وقت پر قرض خواہ کے پاس پہنچ جائے لیکن کوئی جہاز نہ ملا۔ آخر اس نے ایک لکڑی لے کر اسے کھوکھلا کیا، پھر ایک ہزار دینار اور قرض خواہ کے نام ایک خط لکھ کر اس میں رکھ دیا۔ اس کے بعد لکڑی کو اوپر سے بند کر کے سمندر پر آیا اور کہنے لگا: یااللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے ہزار دینار قرض لیے تھے، اس نے مجھ سے ضمانت مانگی تو میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ

أَقْدِرْ، وَإِنِّي أَسْتَوْدِعُكَهَا، فَرَمٰى بِهَا فِي الْبَحْرِ حَتّٰى وَلَجَتْ فِيهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ، وَهُوَ فِي ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ إِلٰى بَلَدِهِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِي فِيهَا الْمَالُ، فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ، ثُمَّ قَدِمَ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَأَتٰى بِالْأَلْفِ دِينَارٍ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ مَا زِلْتُ جَاهِدًا فِي طَلَبِ مَرْكَبٍ لِّآتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي أَتَيْتُ فِيهِ قَالَ: هَلْ كُنْتَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أُخْبِرُكَ أَنِّي لَمْ أَجِدْ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِي جِئْتُ فِيهِ، قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَدّٰى عَنْكَ الَّذِي بَعَثْتَ [فِي] الْخَشَبَةِ وَانْصَرِفْ بِالْأَلْفِ الدِّينَارِ رَاشِدًا». [راجع: ١٤٩٨]

کی ضمانت کافی ہے، چنانچہ وہ تجھ سے راضی ہوگیا اور اس نے مجھ سے گواہ بھی مانگے تھے، تو میں نے کہا تھا: اللہ گواہ کافی ہے۔ وہ تیری گواہی پر بھی راضی ہوگیا تھا۔ میں نے بہت کوشش کی کہ کوئی جہاز مل جائے تاکہ میں اس کا قرض وعدے کے مطابق ادا کردوں لیکن کوئی جہاز نہ مل سکا۔ اب میں یہ مال تیرے سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہہ کر اس نے وہ لکڑی سمندر میں پھینک دی یہاں تک وہ سمندر میں ڈوب گئی اور وہ خود واپس چلا آیا اور اس مدت میں سواری تلاش کرتا رہا تاکہ اپنے شہر جائے۔ دوسری طرف وہ شخص جس نے قرض دیا تھا باہر نکلا تاکہ دیکھے شاید کوئی جہاز آئے اور اس کا مال لائے۔ اتنے میں اسے ایک لکڑی دکھائی دی جس میں مال تھا۔ وہ اسے گھر میں جلانے کے لیے لے آیا۔ جب اسے پھاڑا تو اس میں اپنا مال اور خط پایا۔ پھر وہ شخص بھی آپہنچا جس نے قرض لیا تھا اور ایک ہزار دینار پیش کر کے معذرت کرنے لگا کہ اللہ کی قسم! میں برابر جہاز کی تلاش میں رہا تاکہ تمھارا قرض ادا کردوں مگر جس جہاز میں اب آیا ہوں، اس سے پہلے کوئی جہاز نہ پاسکا۔ قرض خواہ نے پوچھا: کیا تو نے اس سے پہلے میرے پاس کچھ بھیجا تھا؟ مقروض نے کہا: میں تمھیں بتا رہا ہوں کہ میں جس جہاز میں آیا ہوں اس سے پہلے مجھے کوئی جہاز نہیں ملا۔ قرض خواہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے تیری اس امانت کو مجھے پہنچا دیا جو تو نے لکڑی میں بھیجی تھی، چنانچہ اب تو ہزار دینار لے کر بخوشی واپس چلا جا۔

(٢) بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ فَآتُوهُمْ نَصِيبَهُمْ﴾

باب:2- ارشاد باری تعالیٰ: ''اور جن لوگوں سے تم نے قسم اٹھا کر عہد کیا تو ان کو ان کا حصہ دو'' کا بیان

٢٢٩٢ - حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِدْرِيسَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ،

[2292] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ ''اور ہم نے ہر ایک کے لیے موالی ٹھہرائے ہیں۔'' اس میں موالی

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ قَالَ: وَرَثَةً (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) قَالَ: كَانَ الْمُهَاجِرُونَ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَرَّثَ الْمُهَاجِرُ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ﴾ نَسَخَتْ، ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) إِلَّا النَّصْرَ وَالرِّفَادَةَ وَالنَّصِيحَةَ، وَقَدْ ذَهَبَ الْمِيرَاثُ وَيُوصَى لَهُ.

[انظر: ٤٥٨٠، ٦٧٤٧]

سے مراد وارث ہیں اور ''جن سے تم نے قسم اٹھا کر پیمان باندھا'' اس کے متعلق وہ کہتے ہیں کہ مہاجرین جب مدینہ طیبہ آئے تو نبی ﷺ نے ان میں اور انصار میں بھائی چارہ کرا دیا، چنانچہ مہاجر، نبی ﷺ کے کرائے ہوئے اس مواخات کے سبب انصاری کا ترکہ پاتا اور اس کے رشتہ داروں کو کچھ نہ ملتا۔ اور جب یہ آیت ''ہم نے ہر ایک کے موالی ٹھہرائے ہیں'' نازل ہوئی تو اس سے مذکورہ اجازت، ''اور جن لوگوں سے تم نے قسم اٹھا کر عہد و پیمان کیا انھیں ان کا حصہ دو'' منسوخ ہوگئی۔ پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اب (وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ) کی رو سے صرف مدد، معاونت اور خیرخواہی کی گنجائش باقی رہی اور وراثت میں حصہ پانے کا حق جاتا رہا، البتہ ان کے لیے وصیت کی جا سکتی ہے۔

فائدہ: امام بخاری رحمہ اللہ نے جس آیت کو باب کے طور پر پیش کیا ہے اس میں وارد لفظ ﴿عَاقَدَتْ﴾ کو دو طرح سے پڑھا گیا ہے۔ عاصم، حمزہ اور کسائی کی قراءت ﴿عَقَدَتْ﴾ ہے جو ہمارے ہاں معروف ہے اور دیگر اسے ﴿عَاقَدَتْ﴾ پڑھتے ہیں، تاہم دونوں کے معنی میں کوئی فرق نہیں۔[1]

٢٢٩٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ.

[راجع: ٢٠٤٩]

[2293] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ میں بھائی چارہ کرا دیا۔

٢٢٩٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ؟» فَقَالَ: قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَّالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.

[2294] حضرت عاصم سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے عرض کیا: کیا آپ کو یہ بات پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اسلام میں عقد حلف کی کوئی حیثیت نہیں ہے؟'' تو انھوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے قریش اور انصار میں عہد و پیمان میرے اپنے گھر

1. إرشاد الساري: 263/5.

[انظر: ٦٠٨٣، ٧٣٤٠]

میں کرایا تھا۔

فائدہ: اس کا مطلب یہ ہے کہ معاہدہ نیک مقاصد اور نصرت حق کے لیے اب بھی ہو سکتا ہے۔ البتہ جاہلیت کے اطوار کہ تیرا خون ہمارا خون، جس سے تم لڑو گے اس سے ہم لڑیں گے وغیرہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اس میں حق اور ناحق کی تمیز نہیں ہوتی تھی بلکہ ان کے ہاں معاہدات کی بنیاد قبائلی عصبیت پر ہوتی تھی۔

(٣) بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

باب:3- جو شخص میت کے قرض کی ضمانت دے تو وہ اس سے رجوع نہیں کر سکتا

وَبِهِ قَالَ الْحَسَنُ.

امام حسن بصری نے بھی یہی فرمایا ہے۔

٢٢٩٥ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟» فَقَالُوا: لَا، فَصَلّٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرٰى فَقَالَ: «هَلْ عَلَيْهِ مِنْ دَيْنٍ؟» قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: «فَصَلُّوا عَلٰى صَاحِبِكُمْ»، قَالَ أَبُو قَتَادَةَ: عَلَيَّ دَيْنُهُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ. [راجع: ٢٢٨٩]

[2295] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک جنازہ لایا گیا تاکہ آپ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ نے اس پر نماز جنازہ پڑھی۔ پھر ایک اور جنازہ لایا گیا تو آپ نے پوچھا: ''کیا اس پر قرض ہے؟'' لوگوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھ لو۔'' حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں اس کا قرض اپنے ذمہ لیتا ہوں۔ تب آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی۔

٢٢٩٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَمْرٌو: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ قَدْ أَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا» فَلَمْ يَجِئْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمَّا جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادٰى: مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا وَكَذَا، فَحَثَا لِي حَثْيَةً فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُمِائَةٍ وَّقَالَ: خُذْ مِثْلَيْهَا. [انظر:

[2296] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: اگر بحرین کا خراج آیا تو میں تجھے اس طرح (دونوں لپ بھر کر) دوں گا لیکن بحرین کا خراج آنے سے پہلے ہی نبی ﷺ وفات پا گئے۔ جب بحرین کا خراج آیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے منادی کرائی کہ نبی ﷺ نے جس سے کوئی وعدہ کیا ہو یا اس کا آپ پر قرض ہو تو وہ ہمارے پاس آئے، چنانچہ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا: نبی ﷺ نے مجھے اتنا اتنا دینے کا وعدہ کیا تھا تو انھوں نے مجھے لپ بھر روپے دیے۔ میں نے انھیں گنا تو پانچ سو تھے۔ انھوں نے فرمایا: اس سے دوگنا

[٢٥٩٨، ٢٦٨٣، ٣١٣٧، ٣١٦٤، ٤٣٨٣]

(مزید) لے لو۔

(٤) بَابُ جِوَارِ أَبِي بَكْرٍ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعَقْدِهِ

باب: 4- رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو (ایک مشرک کا) پناہ دینا اور اس کے ساتھ آپ کا عہد کرنا

٢٢٩٧ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ. وَقَالَ أَبُو صَالِحٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ، فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَقْرِي الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ، وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ، فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَطَافَ فِي أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ،

[2297] نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ (ام المومنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو اسی دین اسلام پر پایا اور ہم پر کوئی دن نہیں گزرتا تھا مگر رسول اللہ ﷺ صبح و شام دونوں وقت ہمارے ہاں تشریف لاتے تھے۔ جب مسلمانوں کا ابتلا بہت شدید ہوگیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے نکلے یہاں تک کہ جب وہ ''برک غماد'' پہنچے تو انھیں ابن دغنہ ملا جو قارہ قبیلے کا سردار تھا۔ اس نے پوچھا: اے ابوبکر! کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے تو میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی زمین میں گھوم پھر کر اس کی عبادت کرتا رہوں۔ ابن دغنہ نے کہا: تم جیسا کوئی شخص نہ نکلتا ہے اور نہ ہی نکالا جاتا ہے کیونکہ تم غریبوں کی اعانت کرتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، لوگوں کا بار (بوجھ) اٹھاتے ہو، مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہو اور حق پر ثابت رہنے کی وجہ سے کسی پر آنے والے مسائل و مشکلات میں ان کی مدد کرتے ہو۔ آؤ میں تمھیں پناہ دیتا ہوں۔ گھر واپس چلے آؤ اور اپنے شہر میں اپنے رب کی عبادت کرو، چنانچہ ابن دغنہ وہاں سے روانہ ہوا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ واپس آ گیا۔ اس کے بعد ابن دغنہ گھوم پھر کر کفار قریش کے سرداروں سے ملا اور ان سے کہنے لگا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا انسان نہ خود نکل سکتا ہے اور نہ ہی اسے نکالا جا سکتا ہے۔ کیا تم ایسے شخص کو یہاں سے نکلنے پر مجبور کرتے

أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ، وَيَقْرِي الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ؟ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوا أَبَا بَكْرٍ وَّقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ: مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ، وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ، وَلَا يُؤْذِينَا بِذٰلِكَ، وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا، قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَطَفِقَ أَبُو بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ، وَلَا الْقِرَاءَةِ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَا لِأَبِي بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُونَ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَّجُلًا بَكَّاءً لَّا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِينَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافُ قُرَيْشٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ: إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلٰى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ، وَقَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ، وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الْاِسْتِعْلَانَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَقَدْتُّ لَكَ عَلَيْهِ، فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ، وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي

ہو جو بے بس لوگوں کے لیے کمائی کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، عاجز اور مجبور لوگوں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمانوں کو کھانا کھلاتا ہے اور حق پر ثابت قدم رہنے والے پر آنے والی مشکلات میں اس کی مدد کرتا ہے؟ چنانچہ قریش نے ابن دغنہ کی پناہ کو مان لیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امان دے دی لیکن ابن دغنہ سے انھوں نے کہا کہ آپ انھیں خبردار کردیں کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں، نماز پڑھیں اور جو چاہیں قراءت کریں مگر ہمیں اذیت نہ دیں اور نہ اس کا اعلان ہی کریں کیونکہ ہمیں اندیشہ ہے کہ وہ ہمارے بچوں اور عورتوں کو فتنہ میں مبتلا کردیں گے۔ ابن دغنہ نے یہ سب کچھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا۔ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں عبادت کرنے لگے اور علانیہ اپنے گھر کے سوا کسی دوسری جگہ نماز اور قرآن پڑھنا چھوڑ دیا۔ پھر انھیں خیال آیا تو انھوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور باہر نکل کر وہاں نماز پڑھنا شروع کردی۔ وہ جب وہاں قرآن پڑھتے تو ان کے پاس مشرکین کے بچوں اور عورتوں کا ہجوم ہوجاتا۔ وہ تعجب کرتے اور انھیں غور سے دیکھتے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بہت رونے والے انسان تھے۔ وہ جب قرآن پڑھتے تو اپنے آنسوؤں پر قابو نہیں رکھ سکتے تھے، اس چیز نے مشرکین کے سرداروں کو گھبراہٹ میں ڈال دیا تو انھوں نے ابن دغنہ کو پیغام بھیجا۔ وہ آیا تو انھوں نے اس سے کہا: ہم نے ابوبکر کو اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں لیکن انھوں نے اس سے آگے ایک اور قدم بڑھا لیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے، اس میں علانیہ طور پر نماز پڑھنے اور قرآن کی تلاوت کرنے لگے ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ وہ اس طرح ہمارے بچوں اور عورتوں کو فتنے میں مبتلا کردیں گے۔

رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللهِ، وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «قَدْ أُرِيتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ، رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ» وَهُمَا الْحَرَّتَانِ، فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِينَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ يُؤْذَنَ لِي»، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هَلْ تَرْجُو ذٰلِكَ بِأَبِي أَنْتَ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لِيَصْحَبَهُ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ. [راجع: ٤٧٦]

تم ان کے پاس جاؤ اگر وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے پر قناعت کریں تو ٹھیک ہے اور اگر وہ اس پر راضی نہیں اور علانیہ عبادت کرنا چاہتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ وہ تمھیں تمھارا عہد (اور ذمہ) واپس کر دیں کیونکہ ہمیں تمھاری امان توڑنا اچھا معلوم نہیں ہوتا اور نہ ہمیں ابوبکر کا اس طرح علانیہ عبادت کرنا ہی گوارا ہے۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ ابن دغنہ حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا: آپ جانتے ہیں کہ جس شرط پر میں نے آپ کا ذمہ لیا تھا یا تو آپ اسی شرط پر قائم رہیں بصورت دیگر میرا ذمہ میرے حوالے کر دیں کیونکہ یہ بات مجھے قطعاً گوارا نہیں کہ اہل عرب کے ہاں اس بات کا چرچا ہو کہ میں نے ایک شخص کا ذمہ لیا تھا جس کو توڑ دیا گیا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے کہا: میں تیرا ذمہ تیرے حوالے کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ پر راضی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت مکہ ہی میں تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمھاری ہجرت کا مقام دکھایا گیا ہے۔ میں نے دو پتھریلے میدانوں کے درمیان کھجور کے درختوں پر مشتمل کلر والی زمین دیکھی ہے۔'' جب مسلمانوں نے رسول اللہ کی یہ بات سنی تو جن لوگوں (مسلمانوں) نے ہجرت کرنی چاہی وہ مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کر گئے اور بعض لوگ (صحابۂ کرام ؓ) جو ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے وہ بھی مدینہ کی طرف لوٹ آئے۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے بھی ہجرت کی تیاری شروع کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں فرمایا: ''ابھی ذرا ٹھہرو (جلدی نہ کرو) کیونکہ امید ہے کہ مجھے بھی ہجرت کی اجازت مل جائے گی۔'' حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! کیا آپ بھی ہجرت کے امیدوار ہیں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں۔'' تو حضرت ابوبکر ؓ آپ کے ساتھ ہجرت

کرنے کے لیے رک گئے، چنانچہ انھوں نے دو اونٹنیاں اس سفر کے لیے خاص طور پر رکھیں اور چار مہینے تک انھیں کیکر کے پتے بطور چارہ کھلاتے رہے۔

فائدہ: اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جب کسی مومن کو ظالم سے خطرہ ہو تو وہ ایسے شخص کی پناہ حاصل کر سکتا ہے جو اس کی حفاظت کرے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہو اور جو شخص عزیمت کو اختیار کرتے ہوئے صرف اللہ پر توکل کرتا ہے اور کسی کا سہارا تلاش نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا ہے اور اسے لوگوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتا۔

(٥) بَابُ الدَّيْنِ

٢٢٩٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفَّى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَسْأَلُ: «هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهِ فَضْلًا؟» فَإِنْ حُدِّثَ أَنَّهُ تَرَكَ لِدَيْنِهِ وَفَاءً صَلَّى وَإِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِينَ: «صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ». فَلَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ الْفُتُوحَ قَالَ: «أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ». [انظر: ٢٣٩٨، ٢٣٩٩، ٤٧٨١، ٥٣٧١، ٦٧٣١، ٦٧٤٥، ٦٧٦٣]

باب:5-قرض کا بیان

[2298] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس کوئی میت لائی جاتی جس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے: ''کیا اس نے قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ مال چھوڑا ہے؟'' اگر بیان کیا جاتا کہ اس نے اتنا مال چھوڑا ہے جس سے قرض کی ادائیگی ہو سکتی ہے تو آپ اس کی نماز جنازہ پڑھ دیتے ورنہ مسلمانوں سے کہہ دیتے: ''تم اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو۔'' جب اللہ تعالیٰ نے آپ پر فتوحات کے دروازے کھول دیے تو آپ نے فرمایا: ''میں اہل ایمان پر خود ان سے بھی زیادہ حق رکھتا ہوں، لہٰذا جو کوئی مومن فوت ہو جائے اور وہ قرض چھوڑ جائے تو اس کی ادائیگی میرے ذمے ہوگی اور جو مال چھوڑے وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

40 - كِتَابُ الْوَكَالَةِ

وکالت سے متعلق احکام ومسائل

وکالت کے لغوی معنی نگرانی، حفاظت اور سپرد کرنے کے ہیں، اللہ تعالیٰ کی ایک صفت ''وکیل'' بھی ہے کیونکہ وہ ہمارے تمام کاموں کا نگران اور محافظ ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں ''کسی آدمی کا دوسرے کو اپنا کام سپرد کرنا وکالت کہلاتا ہے۔'' آدمی کو زندگی میں بے شمار ایسے کاموں سے واسطہ پڑتا ہے جن کو وہ خود انجام نہیں دیتا یا نہیں دے سکتا۔ جو کام انسان خود کر لیتا ہے یا کر سکتا ہے اسے دوسروں سے بھی کرا سکتا ہے۔ شریعت میں اس کی اجازت ہے اور اسی کو وکالت کہتے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ دوسرا آدمی اس کام کو بجالانے کی استعداد ولیاقت رکھتا ہو۔ اس کے متعلق چند ایک اصطلاحات حسب ذیل ہیں۔

وکالت کا لفظ ہماری زبان میں عام طور پر اس پیشے پر بولا جاتا ہے جس کے ذریعے سے حق کو ناحق اور سچ کو جھوٹ بتایا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے سے قاتلوں، ڈاکوؤں اور رہزنوں کو چھڑایا جاتا ہے۔ اور وکیل اس شخص کو کہتے ہیں جو غیر اسلامی قانون کے ذریعے سے لوگوں کے جھوٹے سچے مقدمات کی پیروی اور نمائندگی کرے۔ یہی وجہ ہے کہ جرائم میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اور جرائم پیشہ لوگ شرفاء کی عزتوں سے کھیلتے نظر آتے ہیں۔ شریعت میں اس قسم کا پیشہ اختیار کرنے کی ممانعت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا﴾ ''آپ کو بددیانت لوگوں کی حمایت میں جھگڑا نہیں کرنا چاہیے۔''[1]

(١) [بَابٌ]: وَكَالَةُ الشَّرِيكِ الشَّرِيكَ فِي الْقِسْمَةِ وَغَيْرِهَا

باب: 1- تقسیم اور دوسرے کاموں میں ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے وکیل بننا

وَقَدْ أَشْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا فِي هَدْيِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُ بِقِسْمَتِهَا.

نبی ﷺ نے حضرت علی ؓ کو (پہلے) اپنی قربانی میں شریک کیا پھر انھیں ان کی تقسیم پر مامور کیا۔

٢٢٩٩ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ

[2299] حضرت علی ؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں:

1 النساء 105:4.

أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نُحِرَتْ وَبِجُلُودِهَا. [راجع: ١٧٠٧]

رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں قربانی کے ان اونٹوں کی جھولیں اور کھالیں صدقہ کر دوں جنھیں نحر (ذبح) کیا گیا تھا۔

٢٣٠٠ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَّزِيدَ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَّقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ». [انظر: ٢٥٠٠، ٥٥٤٧، ٥٥٥٥]

[2300] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں بکریاں دیں تا کہ وہ آپ کے صحابۂ کرام میں تقسیم کر دیں۔ تقسیم کے بعد بکری کا ایک بچہ باقی رہ گیا۔ انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی تم قربانی کر لو۔''

(٢) بَابٌ: إِذَا وَكَّلَ الْمُسْلِمُ حَرْبِيًّا فِي دَارِ الْحَرْبِ أَوْ فِي دَارِ الْإِسْلَامِ جَازَ

باب: 2- جب مسلمان کسی حربی کو دارالحرب یا دارالاسلام میں وکیل مقرر کرے تو جائز ہے

وضاحت: امام بخاری ؒ کا مقصد ہے کہ جس ملک کے ساتھ آپ عملاً حالت جنگ میں ہیں وہاں کے حربی، یعنی باشندے کو کسی کام کے لیے اپنا وکیل مقرر کیا جا سکتا ہے، اسی طرح وہاں کا کوئی شخص بھی کسی مسلمان کو اپنے معاملات کے لیے وکیل بنا سکتا ہے۔

٢٣٠١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَاتَبْتُ أُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كِتَابًا بِأَنْ يَّحْفَظَنِي فِي صَاغِيَتِي بِمَكَّةَ، وَأَحْفَظَهُ فِي صَاغِيَتِهِ بِالْمَدِينَةِ، فَلَمَّا ذَكَرْتُ: الرَّحْمٰنَ، قَالَ: لَا أَعْرِفُ: الرَّحْمٰنَ، كَاتِبْنِي بِاسْمِكَ الَّذِي كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَكَاتَبْتُهُ: عَبْدُ عَمْرٍو، فَلَمَّا كَانَ فِي يَوْمِ بَدْرٍ خَرَجْتُ إِلٰى جَبَلٍ لِّأُحْرِزَهُ حِينَ نَامَ النَّاسُ، فَأَبْصَرَهُ بِلَالٌ فَخَرَجَ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَجْلِسٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ،

[2301] حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے امیہ بن خلف سے ایک تحریری معاہدہ کیا کہ وہ مکہ میں میرے حقوق کی حفاظت کرے میں مدینہ میں اس کے حقوق کی نگہداشت کروں گا۔ تحریر کرتے وقت جب ''الرحمٰن'' کا ذکر آیا تو وہ کہنے لگا کہ میں ''الرحمٰن'' کو نہیں جانتا۔ تم اپنا نام وہی لکھو جو زمانۂ جاہلیت میں تمھارا رہا ہے، چنانچہ میں نے عبد عمرو لکھ دیا۔ جب بدر کی لڑائی کا دن تھا تو اس وقت جب تمام لوگ سو گئے تو میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا تا کہ امیہ کو حفاظت میں لے لوں۔ (اس دوران) حضرت بلال ؓ نے اسے دیکھ لیا، وہ نکلے اور انصار کی ایک مجلس میں پہنچے اور کہا: یہ امیہ بن خلف موجود ہے۔ اگر امیہ نجات پا گیا تو میری خیر نہیں۔ ان کے ساتھ انصار کا ایک

لَا نَجَوْتُ إِنْ نَجَا أُمَيَّةُ، فَخَرَجَ مَعَهُ فَرِيقٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فِي آثَارِنَا، فَلَمَّا خَشِيتُ أَنْ يَلْحَقُونَا خَلَّفْتُ لَهُمُ ابْنَهُ لِأَشْغَلَهُمْ، فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَبَوْا حَتَّى يَتْبَعُونَا، وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا، فَلَمَّا أَدْرَكُونَا قُلْتُ لَهُ: ابْرُكْ، فَبَرَكَ فَأَلْقَيْتُ عَلَيْهِ نَفْسِي لِأَمْنَعَهُ فَتَجَلَّلُوهُ بِالسُّيُوفِ مِنْ تَحْتِي [حَتَّى] قَتَلُوهُ، وَأَصَابَ أَحَدُهُمْ رِجْلِي بِسَيْفِهِ. وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ يُرِينَا ذٰلِكَ الْأَثَرَ فِي ظَهْرِ قَدَمِهِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: سَمِعَ يُوسُفُ صَالِحًا وَّإِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ. [انظر: ٣٩٧١]

گروہ ہمارے تعاقب میں نکل کھڑا ہوا۔ جب مجھے خطرہ محسوس ہوا کہ وہ ہمیں پالیں گے تو میں نے اس کا بیٹا ان کے لیے چھوڑ دیا تاکہ وہ ذرا اس کے ساتھ الجھے رہیں، چنانچہ لوگوں نے اسے قتل کر دیا، پھر وہ نہ رکے اور ہمارے پیچھے چلے آئے۔ امیہ بھاری بھرکم آدمی تھا۔ جب وہ ہم تک پہنچ گئے تو میں نے امیہ سے کہا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا تو میں نے خود کو اس پر ڈال دیا تاکہ اسے حملے سے بچاؤں لیکن لوگوں نے نیچے سے اس کو تلواروں سے ڈھانپ لیا حتی کہ اسے قتل کر دیا۔ ان میں سے ایک کی تلوار میرے پاؤں کو لگ گئی۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اپنے پاؤں کے اوپر زخم کا نشان ہمیں دکھاتے بھی تھے۔

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا کہ یوسف نے صالح سے اور ابراہیم نے اپنے باپ سے سنا ہے۔

(٣) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الصَّرْفِ وَالْمِيزَانِ

باب: 3- کرنسی کے تبادلے اور ماپ تول میں کسی کو وکیل بنانا

وَقَدْ وَكَّلَ عُمَرُ وَابْنُ عُمَرَ فِي الصَّرْفِ.

حضرت عمر اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے سونے چاندی کے مبادلے میں وکیل مقرر کیا تھا۔

٢٣٠٢، ٢٣٠٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُمْ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ: «أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا؟» فَقَالَ: إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ فَقَالَ: «لَا تَفْعَلْ، بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ

[2303,2302] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو خیبر کا عامل بنایا تو وہ وہاں سے عمدہ کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟'' اس نے کہا: (نہیں بلکہ) ہم ان کھجوروں کا ایک صاع، دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو، بلکہ اچھی اور ردی کھجوریں دراہم کے عوض فروخت کرو، پھر دراہم کے عوض عمدہ کھجوریں خریدو۔'' نیز آپ نے

بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا»، وَقَالَ فِي الْمِيزَانِ مِثْلَ ذٰلِكَ. [راجع: ٢٢٠١، ٢٢٠٢]

وزن (سے فروخت ہونے والی اشیاء) کے متعلق بھی اسی طرح فرمایا۔

(٤) بَابٌ: إِذَا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوِ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ أَوْ أَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

باب: 4- جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتا دیکھے تو اسے ذبح کردے یا کسی چیز کو خراب ہوتا دیکھے تو اسے درست کردے

٢٣٠٤ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ الْمُعْتَمِرَ: أَنْبَأَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ تَرْعٰى بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةٌ لَّنَا بِشَاةٍ مِّنْ غَنَمِنَا مَوْتًا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتّٰى أَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْ أُرْسِلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَّسْأَلُهُ، وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَاكَ أَوْ أَرْسَلَ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا. قَالَ عُبَيْدُ اللهِ: فَيُعْجِبُنِي أَنَّهَا أَمَةٌ وَّأَنَّهَا ذَبَحَتْ.

[2304] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس بکریوں کا ایک ریوڑ تھا جو سلع پہاڑ پر چرتی تھیں۔ ہماری لونڈی نے ایک بکری کو مرتے دیکھا تو اس نے ایک پتھر توڑا اور اس سے بکری کو ذبح کردیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اسے کھاؤ نہیں تا آنکہ میں خود رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق پوچھ لوں یا نبی ﷺ کے پاس کسی آدمی کو بھیجوں جو آپ سے اس کے متعلق دریافت کرے۔ چنانچہ انھوں نے خود نبی ﷺ سے دریافت کیا یا کسی آدمی کو بھیجا تو آپ نے ان کو حکم دیا کہ وہ اسے کھا سکتے ہیں۔ (راویٔ حدیث) عبیداللہ نے کہا: مجھے حیرت ہوئی کہ وہ لونڈی تھی اور اس نے بکری ذبح کردی۔

تَابَعَهُ عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. [انظر: ٥٥٠١، ٥٥٠٢، ٥٥٠٤]

(اس روایت کو) عبیداللہ سے بیان کرنے میں عبدہ نے (سلیمان بن معتمر کی) متابعت کی ہے۔

(٥) بَابٌ: وَكَالَةُ الشَّاهِدِ وَالْغَائِبِ جَائِزَةٌ

باب: 5- موجود اور غیر حاضر دونوں کو وکیل بنانا جائز ہے

وَكَتَبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو إِلٰى قَهْرَمَانِهِ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهُ أَنْ يُّزَكِّيَ عَنْ أَهْلِهِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے اپنے منشی کو لکھا جبکہ وہ غائب تھا کہ وہ ان کے چھوٹے بڑے اہل خانہ کی طرف سے فطرانہ ادا کردے۔

٢٣٠٥ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

[2305] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں

سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ جَمَلٌ سِنٌّ مِّنَ الْإِبِلِ، فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ: «أَعْطُوهُ»، فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ»، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». [انظر: ٢٣٠٦، ٢٣٩٠، ٢٣٩٢، ٢٣٩٣، ٢٤٠١، ٢٦٠٦، ٢٦٠٩]

نے کہا کہ نبی ﷺ کے ذمے ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دے دو۔'' صحابۂ کرام نے اس عمر کا اونٹ تلاش کیا لیکن نہ مل سکا اور اس کے اونٹ سے بڑا اونٹ پایا تو آپ نے فرمایا: ''وہی اس کو دے دو۔'' اس شخص نے کہا: آپ نے میرا حق پورا پورا دے دیا ہے، اللہ تعالیٰ بھی آپ کو پورا بدلہ دے۔ نبی نے فرمایا: ''تم میں سے اچھا شخص وہ ہے جو ادائیگی کرنے میں بہتر ہو۔''

(٦) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي قَضَاءِ الدُّيُونِ

باب: 6- قرضوں کی ادائیگی کے لیے کسی کو وکیل بنانا

٢٣٠٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا»، ثُمَّ قَالَ: «أَعْطُوهُ سِنًّا مِّثْلَ سِنِّهِ»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِلَّا أَمْثَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ، فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

[2306] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص قرض کی ادائیگی کا تقاضا کرتے ہوئے آیا اور اس سلسلے میں اس نے کچھ سخت لہجہ اختیار کیا۔ صحابۂ کرام ؓ نے چاہا کہ اسے دبوچ لیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا نہ کرو، اسے نظر انداز کر دو کیونکہ حق دار کو اس انداز سے بات چیت کرنے کا حق حاصل ہے۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''اس کو اس کے اونٹ جیسا اونٹ دے دو۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہمارے ہاں اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ موجود ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہی دے دو۔ تم میں سے اچھے وہی لوگ ہیں جو واجبات خوبی کے ساتھ ادا کریں۔''

(٧) بَابٌ: إِذَا وَهَبَ شَيْئًا لِّوَكِيلٍ أَوْ شَفِيعِ قَوْمٍ جَازَ

باب: 7- آدمی جب کسی قوم کے سفارشی یا وکیل کو کچھ دے تو جائز ہے

لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِوَفْدِ هَوَازِنَ حِينَ سَأَلُوهُ الْمَغَانِمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَصِيبِي لَكُمْ».

وفد ہوازن نے جب غنائم کی واپسی کا سوال کیا تھا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''میرا جو حصہ ہے وہ میں تمھیں دیتا ہوں۔''

٢٣٠٧، ٢٣٠٨ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ:

[2308,2307] حضرت مروان بن حکم ؒ اور حضرت

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَزَعَمَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ وَإِمَّا الْمَالَ، فَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ»، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِينَ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هٰؤُلَاءِ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ بِذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ»، فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذٰلِكَ مِمَّنْ لَّمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ»، فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا. [الحديث: ۲۳۰۷، انظر: ۲۵۳۹، ۲۵۸٤، ۲٦۰۷، ۳۱۳۱، ٤۳۱۸، ۷۱۷٦]، [الحديث: ۲۳۰۸، انظر: ۲۵٤۰، ۲۵۸۳، ۲٦۰۸، ۳۱۳۲، ٤۳۱۹، ۷۱۷۷]

مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب وفد ہوازن مسلمان ہوکر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور انھوں نے مطالبہ کیا کہ ان کے قیدی اور اموال انھیں واپس کردیے جائیں تو رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر ان سے فرمایا: ''سچ بات کہنا مجھے پسند ہے۔ تم دو باتوں میں سے ایک کا انتخاب کرلو: قیدی واپس لے لو یا اپنے مال کو اختیار کرلو۔ میں نے ان کے بارے میں خاصا توقف کیا تھا۔'' واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب طائف سے لوٹے تو دس راتوں سے زیادہ ان کا انتظار کیا۔ جب انھیں یقین ہوگیا کہ رسول اللہ ﷺ ان کو صرف ایک چیز واپس کریں گے تو انھوں نے کہا: ہم اپنے قیدی واپس لینے کو اختیار کرتے ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مسلمانوں سے خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ نے پہلے اللہ تعالیٰ کے شایان شان تعریف بیان کی، پھر فرمایا: امابعد! تمھارے یہ بھائی تائب ہوکر تمھارے پاس آئے ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ ان کے قیدی انھیں واپس کردیے جائیں۔ تم میں سے جو شخص خوش دلی سے اس کو پسند کرے تو قیدی واپس کردے اور جو کوئی یہ پسند کرتا ہو کہ اس کا حصہ باقی رہے، تاآنکہ جو اول مال غنیمت آئے ہم اس میں سے اسے معاوضہ دیں تو وہ بھی قیدی واپس کردے۔'' چنانچہ سب مسلمانوں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خاطر خوشی سے ان کو قیدی واپس کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہمیں معلوم نہیں ہورہا کہ تم میں سے کس نے اجازت دی ہے اور کس نے نہیں دی۔ واپس چلے جاؤ، تمھارے فیصلے سے تمھارے سردار ہمیں آگاہ کریں۔'' وہ سب لوگ واپس چلے گئے۔ ان کے سرداروں نے ان سے گفتگو کی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو آگاہ

کیا کہ وہ خوش ہیں اور انھوں نے قیدی واپس کرنے کی اجازت دے دی ہے۔

(٨) بَابٌ: إِذَا وَكَّلَ رَجُلٌ رَجُلًا أَنْ يُعْطِيَ شَيْئًا وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ يُعْطِي فَأَعْطَى عَلَى مَا يَتَعَارَفُهُ النَّاسُ

باب: 8- جب آدمی کسی کو وکیل بنائے کہ وہ کوئی چیز دے دے لیکن یہ وضاحت نہ کرے کہ کتنی دے تو وہ لوگوں کے دستور کے مطابق دے

٢٣٠٩ - حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَّغَيْرِهِ - يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَّلَمْ يُبَلِّغْهُ كُلُّهُ - رَجُلٌ مِّنْهُمْ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ إِنَّمَا هُوَ فِي آخِرِ الْقَوْمِ، فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «مَنْ هٰذَا؟» قُلْتُ: جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: «مَا لَكَ؟» قُلْتُ: إِنِّي عَلَى جَمَلٍ ثَفَالٍ، قَالَ: «أَمَعَكَ قَضِيبٌ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَعْطِنِيهِ»، فَأَعْطَيْتُهُ فَضَرَبَهُ فَزَجَرَهُ، فَكَانَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَكَانِ مِنْ أَوَّلِ الْقَوْمِ، قَالَ: «بِعْنِيهِ»، : بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «بَلْ بِعْنِيهِ، قَدْ أَخَذْتُهُ بِأَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ»، فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ أَخَذْتُ أَرْتَحِلُ، قَالَ: «أَيْنَ تُرِيدُ؟» قُلْتُ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَدْ خَلَا مِنْهَا، قَالَ: «فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟» قُلْتُ: إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَتَرَكَ بَنَاتٍ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَنْكِحَ امْرَأَةً قَدْ جَرَّبَتْ خَلَا مِنْهَا، قَالَ: «فَذٰلِكَ»، فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ: «يَا بِلَالُ اقْضِهِ وَزِدْهُ»، فَأَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ دَنَانِيرَ وَزَادَهُ قِيرَاطًا. قَالَ جَابِرٌ:

[2309] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا۔ چونکہ میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار تھا جو سب لوگوں سے بالکل پیچھے تھا، اس لیے نبی ﷺ میرے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''یہ کون ہے؟'' میں نے عرض کیا: جابر بن عبداللہ ہوں۔ آپ نے پوچھا: ''کیا ماجرا ہے؟'' میں نے عرض کیا: میں ایک سست رفتار اونٹ پر سوار ہوں۔ آپ نے پوچھا: ''تمھارے پاس کوئی چھڑی ہے؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''وہ مجھے دو۔'' میں نے آپ کو چھڑی دی تو آپ نے اونٹ کو رسید کی اور ڈانٹا۔ اب وہ تمام لوگوں سے آگے پہنچ گیا۔ آپ نے فرمایا: ''یہ اونٹ مجھے بیچ دو۔'' میں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ ہی کا ہوا۔ آپ نے فرمایا: ''نہیں، بلکہ اسے میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے اسے چار دینار میں خرید لیا، نیز تمھیں اجازت ہوگی کہ مدینہ طیبہ تک تم اس پر سوار ہو کر جاؤ۔'' جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب آئے تو میں نے الگ راہ لی۔ آپ نے فرمایا: ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' عرض کیا: میں نے ایک بیوہ سے شادی کی ہے جس کا شوہر فوت ہو گیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ''کسی نوخیز سے شادی کیوں نہیں کی، وہ تمھاری خوش طبعی کا ذریعہ ہوتی اور تم اسے خوش کرتے؟'' میں نے عرض کیا: میرا باپ فوت ہو گیا ہے پس ماندگاں میں چند بیٹیاں ہیں، میں نے چاہا کہ ایسی

لَا تُفَارِقُنِي زِيَادَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَلَمْ يَكُنِ الْقِيرَاطُ يُفَارِقُ قِرَابَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ. [راجع: ٤٤٣]

عورت سے شادی کروں جس کا شوہر فوت ہو گیا ہو اور وہ خود تجربہ کار ہو۔ آپ نے فرمایا: ''یہی چاہیے تھا۔'' جب ہم مدینہ طیبہ پہنچے تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اے بلال! ان (جابر) کو پیسے دو اور کچھ زیادہ دو۔'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے چار دینار دیے اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا زیادہ عنایت کردہ قیراط ہمیشہ میرے پاس رہتا تھا، چنانچہ وہ اس قیراط کو اپنے بٹوے میں ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔

(٩) بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْأَةِ الْإِمَامَ فِي النِّكَاحِ

باب: 9- کسی عورت کا حاکم وقت کو نکاح میں وکیل بنانا

٢٣١٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ لَكَ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ رَجُلٌ: زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: «قَدْ زَوَّجْنَاكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ». [انظر: ٥٠٢٩، ٥٠٣٠، ٥٠٨٧، ٥١٢١، ٥١٢٦، ٥١٣٢، ٥١٣٥، ٥١٤١، ٥١٤٩، ٥١٥٠، ٥٨٧١، ٧٤١٧]

[2310] حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول! میں خود کو آپ کے لیے ہبہ کرتی ہوں۔ ایک شخص بولا: اللہ کے رسول! آپ اس کا نکاح میرے ساتھ کر دیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں نے اس قرآن کے بدلے جو تجھے یاد ہے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا۔''

(١٠) بَابٌ: إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَأَجَازَهُ الْمُوَكِّلُ فَهُوَ جَائِزٌ، وَإِنْ أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى جَازَ

باب: 10- جب ایک شخص نے کسی کو وکیل مقرر کیا، وکیل نے کسی چیز کو چھوڑ دیا اور مؤکل نے اس کی اجازت دے دی تو جائز ہے۔ اسی طرح اگر وکیل متعین مدت تک قرض دے تو وہ بھی جائز ہے

٢٣١١ - وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو عَمْرٍو: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ

[2311] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی نگہداشت کا وکیل بنایا۔ میرے پاس ایک شخص آیا اور لپ بھر بھر کر اناج

ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَّعَلَيَّ عِيَالٌ وَّلِيَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟» قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ»، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ سَيَعُودُ»، فَرَصَدْتُّهُ، فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ، لَا أَعُودُ، فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ؟» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَّعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ»، فَرَصَدْتُّهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ، فَقُلْتُ: لَأَرْفَعَنَّكَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهٰذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ، قَالَ: دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَّنْفَعُكَ اللهُ بِهَا، قُلْتُ: مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أَوَيْتَ إِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: ﴿ٱللَّهُ لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْحَيُّ ٱلْقَيُّومُ﴾ [البقرة ٢٥٥] حَتّٰى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَّلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ، فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟»

اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں محتاج ہوں۔ مجھ پر عیال داری کا بوجھ ہے اور مجھے شدید ضرورت تھی۔ حضرت ابوہریرہ نے کہا: تب میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! رات تمھارے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اپنی ضرورت مندی بیان کی اور عیال داری کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: ''آگاہ رہو! اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔'' رسول اللہ ﷺ کے ارشاد: ''وہ ضرور آئے گا۔'' کے پیش نظر مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا، اس لیے میں اس کی گھات میں رہا، چنانچہ وہ آیا اور غلے سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اس بار تو میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دے۔ میں انتہائی محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے۔ میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ابوہریرہ! تمھارے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے اپنی شدید ضرورت کو بیان کیا اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آیا، اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار رہو! اس نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ پھر آئے گا۔'' چنانچہ میں اس بار اس کی گھات میں رہا۔ جب وہ آیا اور لپ بھر بھر کر اناج اٹھانے لگا تو میں نے اسے پکڑ کر کہا: اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ یہ آخری بار ہے۔ تین بار تو یہ حرکت کر چکا ہے۔ تو کہتا ہے نہیں آؤں گا، پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا:

قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: «مَا هِيَ؟» قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: ﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ﴾ وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ، تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟» قَالَ: لَا، قَالَ: «ذَاكَ شَيْطَانٌ».

[انظر: ٣٢٧٥، ٥٠١٠]

مجھے چھوڑ دو۔ میں تجھے چند کلمات بتاتا ہوں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمھیں نفع دے گا۔ میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ تو اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے آؤ تو آیت الکرسی ﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ......﴾ شروع سے لے کر آخر آیت تک پڑھ لیا کرو۔ ایسا کرو گے تو اللہ کی طرف سے ایک نگران تمھاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تمھارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''گزشتہ رات تمھارے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات بتائے گا جن کے ذریعے سے اللہ مجھے نفع دے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' میں نے عرض کیا: اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیت الکرسی ﴿اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ......﴾ شروع سے آخر تک پڑھو۔ یہ کام کرنے سے اللہ کی طرف سے تمھارے لیے ایک نگران مقرر ہو جائے گا جو تمھاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان بھی تمھارے پاس نہیں بھٹکے گا۔ حضرات صحابۂ کرام کار ہائے خیر کے بڑے حریص تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''سنو! اس نے بات تو سچی کی ہے لیکن خود وہ جھوٹا ہے۔ اے ابوہریرہ! تم جانتے ہو کہ جس سے تم تین راتوں سے باتیں کرتے رہے ہو وہ کون ہے؟'' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نہیں جانتا تو آپ نے فرمایا: ''وہ شیطان تھا۔''

(١١) بَابٌ: إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

باب: 11- اگر وکیل فاسد چیز کی خرید وفروخت کرے تو اس کی بیع مسترد ہوگی

٢٣١٢ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

[2312] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے،

صَالِحٍ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ - هُوَ ابْنُ سَلَّامٍ - عَنْ يَحْيٰى قَالَ : سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ : أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ بِلَالٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : «مِنْ أَيْنَ هٰذَا؟» قَالَ بِلَالٌ : كَانَ عِنْدِي تَمْرٌ رَدِيءٌ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ : «أَوَّهْ أَوَّهْ، عَيْنُ الرِّبَا، عَيْنُ الرِّبَا، لَا تَفْعَلْ، وَلٰكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَشْتَرِيَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ».

انھوں نے کہا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں برنی کھجور لے کر آئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ کہاں سے لائے ہو؟'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرے پاس ہلکی قسم کی کھجوریں تھیں تو میں نے ان میں سے دو صاع ایک صاع کے عوض فروخت کیے ہیں تا کہ نبی ﷺ کو یہ (برنی) کھجوریں کھلائیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اوہ اوہ! یہ تو خالص سود ہے۔ یہ تو سراسر سود ہے۔ ایسا مت کرو۔ اگر تم اس طرح خریدنا ہی چاہو تو اپنی کھجور فروخت کرو، پھر اس کی قیمت سے یہ اچھی کھجور خرید لو۔''

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر وکیل نے کوئی بیع فاسد کر ڈالی ہے تو یہ نافذ نہیں ہوگی بلکہ اسے مسترد کرتے ہوئے سودا واپس کرنا ہوگا۔[1] نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ سود حرام ہے اور اسے کسی صورت میں لینا جائز نہیں اگرچہ وہ کسی وجہ سے ہمارے اکاؤنٹ میں جمع ہی کیوں نہ ہو۔

(١٢) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْوَقْفِ وَنَفَقَتِهِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا لَهُ وَيَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ

باب: 12- وقف (کے مال) میں وکالت اور وکیل کا خرچہ، نیز وکیل کا اپنے دوست کو کھلانا اور خود بھی دستور کے مطابق کھانا

٢٣١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، قَالَ فِي صَدَقَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : لَيْسَ عَلَى الْوَلِيِّ جُنَاحٌ أَنْ يَأْكُلَ وَيُؤْكِلَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا . فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ هُوَ يَلِي صَدَقَةَ عُمَرَ، يُهْدِي لِنَاسٍ مِّنْ أَهْلِ مَكَّةَ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ . [انظر: ٢٧٣٧، ٢٧٦٤، ٢٧٧٢، ٢٧٧٣، ٢٧٧٧]

[2313] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صدقے کے متعلق کہا: متولی پر کوئی اعتراض نہیں کہ ضرورت کے مطابق کھائے یا کسی دوست کو کھلائے، البتہ مال جمع کرنے میں نہ لگا رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صدقے کے متولی تھے، وہ مکہ مکرمہ سے آنے والے مہمانوں کو اس سے ہدیہ بھی دیتے تھے۔

(١٣) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

باب: 13- حدود کے نفاذ میں وکیل بنانا

1 فتح الباری: 617/4.

٢٣١٤، ٢٣١٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَّأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا».

[الحديث: ٢٣١٤، انظر: ٢٦٤٩، ٢٦٩٦، ٢٧٢٥، ٦٦٣٤، ٦٨٢٨، ٦٨٣١، ٦٨٣٦، ٦٨٤٣، ٦٨٦٠، ٧١٩٤، ٧٢٥٩، ٧٢٧٩]، [الحديث: ٢٣١٥، انظر: ٢٦٩٥، ٢٧٢٤، ٦٦٣٣، ٦٨٢٧، ٦٨٣٣، ٦٨٣٥، ٦٨٤٢، ٦٨٥٩، ٧١٩٣، ٧٢٥٨، ٧٢٦٠، ٧٢٧٨]

[2315,2314] حضرت زید بن خالد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اے انیس! تم اس شخص کی بیوی کے پاس جاؤ، اگر وہ زنا کا اعتراف کرے تو اسے رجم کر دو۔''

٢٣١٦ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوِ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَّضْرِبُوهُ، قَالَ: فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ. [انظر: ٦٧٧٤، ٦٧٧٥]

[2316] حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت نعیمان یا ابن نعیمان رضی اللہ عنہ کو اس حالت میں لایا گیا کہ اس نے شراب پی رکھی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے گھر کے اندر جو موجود تھے انھیں حکم دیا کہ وہ اسے ماریں۔ (حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنھوں نے اسے مارا، چنانچہ ہم نے اسے جوتوں اور کھجور کی شاخوں (چھڑیوں) سے مارا تھا۔

(١٤) بَابُ الْوَكَالَةِ فِي الْبُدْنِ وَتَعَاهُدِهَا

باب: 14- قربانی کے اونٹوں اور ان کی نگرانی کرنے میں وکالت کرنا

٢٣١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي، فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ

[2317] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے ہار میں نے اپنے ہاتھوں سے تیار کیے: پھر رسول اللہ ﷺ نے انھیں اپنے ہاتھوں سے ان کے گلے میں ڈالا۔ اس کے بعد آپ نے میرے والد گرامی (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ انھیں مکہ مکرمہ روانہ کیا لیکن رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی تھی تا آنکہ ان

اللهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ. [راجع: ١٦٩٦]

قربانیوں کو ذبح کر دیا گیا۔

(١٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِوَكِيلِهِ: ضَعْهُ حَيْثُ أَرَاكَ اللهُ، وَقَالَ الْوَكِيلُ: قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ

باب: 15- اگر کسی نے اپنے وکیل سے کہا کہ جہاں تم مناسب سمجھو اسے خرچ کرو، اس کے جواب میں وکیل نے کہا: میں نے آپ کی بات سن لی ہے

٢٣١٨ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ أَنْصَارِيٍّ بِالْمَدِينَةِ مَالًا، وَكَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بِيرُحَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَّاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ، فَلَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَن تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ [آل عمران: ٩٢] وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بِيرُحَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللهِ، فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللهِ حَيْثُ شِئْتَ، فَقَالَ: «بَخٍ، ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ، ذٰلِكَ مَالٌ رَّائِحٌ، قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ فِيهَا وَأَرٰى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ»، قَالَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللهِ، فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

[2318] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت ابوطلحہ ؓ مدینہ طیبہ کے انصار میں سے سب سے زیادہ مال دار تھے۔ اور ان کے نزدیک ان کا بہترین مال ان کا باغ بیرحاء تھا۔ اور وہ مسجد نبوی کے بالکل سامنے واقع تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے اور اس کا شیریں پانی نوش فرماتے تھے۔ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ''تم بھلائی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے حتی کہ اپنی محبوب چیز خرچ کرو۔'' تو ابوطلحہ ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ ''تم پوری نیکی ہرگز نہیں حاصل کر سکتے جب تک اپنا پسندیدہ مال خرچ نہ کرو۔'' اور میرا محبوب ترین مال یہ باغ بیرحاء ہے تو وہ اللہ کی راہ میں صدقہ ہے۔ میں اللہ کے ہاں اس کی نیکی اور ثواب کا امیدوار ہوں۔ اللہ کے رسول! آپ جہاں چاہیں اسے خرچ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت خوب! یہ مال تو چلا جانے والا ہے، یہ مال تو چلا جانے والا ہے۔ بہرحال اس کے متعلق جو تم نے کہا اسے میں نے سن لیا ہے، تاہم میری رائے ہے کہ تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کرو۔'' انھوں نے کہا: اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا۔ پھر حضرت ابوطلحہ ؓ نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور چچا

تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ عَنْ مَّالِكٍ، وَّقَالَ رَوْحٌ عَنْ مَّالِكٍ: «رَابِحٌ». [راجع: ١٤٦١]

کے بیٹوں میں اسے تقسیم کر دیا۔

اسماعیل نے مالک سے روایت کرنے میں یحییٰ بن یحییٰ کی متابعت کی ہے۔ اور (راویٔ حدیث) روح نے امام مالک سے (''رائح'' کے بجائے، لفظ) ''رابح'' بیان کیا ہے۔ (اس کے معنی ہیں کہ یہ مال تو بہت نفع بخش ہے۔)

(١٦) بَابُ وَكَالَةِ الْأَمِينِ فِي الْخِزَانَةِ وَنَحْوِهَا

باب: 16- خزانہ وغیرہ میں کسی امانت دار کو وکیل بنانا

٢٣١٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِقُ - وَرُبَّمَا قَالَ: اَلَّذِي يُعْطِي - مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلًا مُّوَفَّرًا، طَيِّبًا نَّفْسُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ».

[راجع: ١٤٣٨]

[2319] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''امانت دار خزانچی جو چیز جس پر خرچ کرنے یا دینے کا حکم دیا جائے وہ خوشی سے بلاکم وکاست اس اس کے حوالے کر دے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

41 - كِتَابُ الْحَرْثِ وَالْمُزَارَعَةِ

کھیتی باڑی اور بٹائی سے متعلق احکام ومسائل

(١) بَابُ فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ.

باب: 1- کاشتکاری اور شجرکاری کی فضیلت جبکہ اس سے کھایا جائے

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَفَرَءَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ○ ءَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُۥٓ أَمْ نَحْنُ ٱلزَّٰرِعُونَ ○ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَٰهُ حُطَٰمًا﴾ [الواقعة: ٦٣-٦٥].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم جو کچھ کاشت کرتے ہو اس پر غور تو کرو، کیا تم اسے اگاتے ہو یا ہم اسے پروان چڑھانے والے ہیں؟ اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر کے رکھ دیں۔''

٢٣٢٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ أَوْ إِنْسَانٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ».

[2320] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی مسلمان شجرکاری یا کاشتکاری کرتا ہے، پھر اس میں سے کوئی پرندہ، انسان یا حیوان کھاتا ہے تو اسے صدقہ وخیرات کا ثواب ملتا ہے۔''

وَقَالَ مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبَانُ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٦٠١٢]

اور مسلم (بن ابراہیم) نے کہا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے قتادہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہم سے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان فرمایا۔

(٢) بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ عَوَاقِبِ الْاِشْتِغَالِ بِآلَةِ الزَّرْعِ أَوْ مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

باب: 2- زرعی آلات (کھیتی باڑی) میں بہت مصروف رہنے اور جائز حدود سے تجاوز کرنے کے برے انجام کا بیان

٢٣٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَالِمٍ [الْحِمْصِيُّ]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: - وَرَأَى سِكَّةً وَّشَيْئًا مِّنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ: - سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ هٰذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الذُّلَّ». قَالَ مُحَمَّدٌ: وَاسْمُ أَبِي أُمَامَةَ: صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ.

[2321] حضرت ابو امامہ باہلی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ہل کا پھل اور کھیتی کے کچھ دوسرے آلات دیکھے تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: ''یہ زرعی آلات جس قوم کے گھر میں گھس آتے ہیں اللہ تعالیٰ انھیں ذلت و رسوائی سے دوچار کر دیتا ہے۔''

محمد (امام بخاری ؒ) نے کہا: حضرت ابو امامہ کا نام صدی بن عجلان ہے۔

فائدہ: حدیث میں مذکورہ ذلت و رسوائی اس بنا پر ہوگی کہ جب انسان دن رات کھیتی باڑی میں لگا رہے گا، جہاد اور اس کے لوازمات سے غافل ہو جائے گا تو دشمن کا غالب آ جانا یقینی ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جب تم بیع عینہ کرنے لگو گے، بیلوں کی دمیں پکڑ لو گے، کھیتی باڑی ہی میں مگن ہو جاؤ گے اور جہاد کو نظر انداز کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا، پھر اس ذلت کو تم سے اس وقت تک دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔''[1] الغرض ترک جہاد اور کھیتی باڑی میں مصروفیت سے دشمن غالب ہوگا اور انھیں اپنا محکوم بنا لے گا جو محض ذلت و رسوائی ہے، اس لیے کھیتی باڑی اور اس طرح کی دوسری چیزوں میں حد سے زیادہ دلچسپی اور مصروفیت مناسب نہیں، اس کے مفاسد و خطرات سے انسان کو اجتناب کرنا چاہیے۔

(٣) بَابُ اقْتِنَاءِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب: 3- کھیت کی حفاظت کے لیے کتا رکھنا

٢٣٢٢ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ». قَالَ ابْنُ سِيرِينَ وَأَبُو صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «إِلَّا كَلْبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ». وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ».

[انظر: ٣٣٢٤]

[2322] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے زراعت اور مویشیوں کے نگہبان کتے کے علاوہ کوئی کتا رکھا تو اس کے عمل سے روزانہ ایک قیراط اجر کم ہوتا رہے گا۔'' ابن سیرین اور ابو صالح حضرت ابو ہریرہ ؓ سے، اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''سوائے اس کتے کے جو بکریوں یا کھیتی یا شکار کے لیے ہو۔'' ابو حازم حضرت ابو ہریرہ ؓ سے، اور وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: ''شکار یا ریوڑ کا کتا مستثنیٰ ہے۔''

1 السنن الکبریٰ للبیهقي: 316/5.

٢٣٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ: أَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ أَبِي زُهَيْرٍ - رَجُلٌ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَّا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِّنْ عَمَلِهِ قِيرَاطٌ». قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ. [انظر: ٣٣٢٥]

[2323] حضرت سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، جو قبیلۂ ازدشنوءہ سے ہیں اور انھیں نبی ﷺ کی صحبت حاصل ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: ''جس نے کتا پالا جو کھیتی اور ریوڑ کے لیے نہ ہو تو اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔'' (راویٔ حدیث سائب بن یزید کہتے ہیں کہ) میں نے (ان سے) کہا: واقعی تم نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ تو انھوں نے کہا: جی ہاں، مجھے اس مسجد کے رب کی قسم!

فائدہ: قیراط سے کیا مراد ہے؟ اس کی صحیح مقدار تو اللہ ہی جانتا ہے، البتہ ایک تصور دلایا گیا ہے کہ ایسا کام کرنے سے ثواب میں اتنی کمی ہو جائے گی۔

(٤) بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقَرِ لِلْحِرَاثَةِ

باب: 4- گائے، بیل کو کھیتی کے لیے استعمال کرنا

٢٣٢٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوفٍ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلٰى بَقَرَةٍ الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهٰذَا، خُلِقْتُ لِلْحِرَاثَةِ، - قَالَ:- آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ. وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ: مَنْ لَّهَا يَوْمَ السَّبُعِ؟ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي؟ - قَالَ:- آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ». قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: وَمَا هُمَا يَوْمَئِذٍ فِي الْقَوْمِ. [انظر: ٣٤٧١، ٣٦٦٣، ٣٦٩٠]

[2324] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''کوئی شخص ایک بیل پر سوار ہو کر جا رہا تھا تو بیل نے متوجہ ہو کر کہا کہ میں اس (سواری) کے لیے نہیں بلکہ کھیتی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی یقین رکھتے ہیں، نیز آپ نے فرمایا: ایک بھیڑیا بکری لے گیا تو چرواہا اس کے پیچھے بھاگا تو بھیڑیے نے کہا کہ جس دن (مدینہ میں) درندے ہی درندے ہوں گے تو اس دن بکریوں کا محافظ کون ہوگا؟ اس دن تو میرے علاوہ کوئی ان کا نگران نہیں ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔'' (راویٔ حدیث) حضرت ابوسلمہ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے) بیان کرتے ہیں کہ اس دن یہ دونوں حضرات مجلس میں موجود نہیں تھے۔

(٥) بَابٌ: إِذَا قَالَ: اكْفِنِي مَؤُونَةَ النَّخْلِ وَغَيْرِهِ وَتُشْرِكُنِي فِي الثَّمَرِ

باب: 5- جب کوئی دوسرے سے کہے کہ تو نخلستان وغیرہ میں محنت کر اور مجھے اس کی پیداوار سے حصہ دے (ہم دونوں اس میں شریک ہیں، تو ایسا کرنا جائز ہے)

٢٣٢٥ - حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اِقْسِمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا النَّخِيلَ، قَالَ: «لَا»، فَقَالُوا: تَكْفُونَا الْمَؤُونَةَ وَنُشْرِكُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ، قَالُوا: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا.

[انظر: ٢٧١٩، ٣٧٨٢]

[2325] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ انصار نے نبی ﷺ سے عرض کیا: آپ نخلستان کو ہمارے اور ہمارے (مہاجر) بھائیوں کے درمیان تقسیم کردیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا نہیں ہوسکتا۔'' اس پر انصار نے مہاجرین سے کہا: آپ لوگ ہمارے نخلستان کی دیکھ بھال اپنے ذمے لیں تو ہم آپ کو پیداوار میں شریک کرلیں گے۔ مہاجرین نے کہا: ہم نے سنا اور قبول کیا۔ (ہمیں یہ قبول ہے۔)

(٦) بَابُ قَطْعِ الشَّجَرِ وَالنَّخْلِ

باب: 6- درختوں اور کھجوروں کا کاٹنا

وَقَالَ أَنَسٌ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ.

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حکم دیا تو کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے۔

٢٣٢٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ، وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ:

لَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ
حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ

[انظر: ٣٠٢١، ٤٠٣١، ٤٠٣٢، ٤٨٨٤]

[2326] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنونضیر کی کھجوروں کو جلانے اور کاٹنے کا حکم دیا۔ جس باغ کے درخت کاٹے گئے تھے اس کا نام ''بویرہ'' تھا۔ اس کے متعلق حضرت حسان بن ثابت ؓ نے ایک شعر کہا ہے: بنی لوی کے سرداروں کے لیے آسان ہوگیا تھا کیونکہ بویرہ نامی باغ میں آگ شعلے پھینک رہی تھی۔

(٧) بَابٌ:

باب: 7- بلاعنوان

٢٣٢٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا

[2327] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے،

عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْأَنْصَارِيِّ: سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزْدَرَعًا، كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ، قَالَ: فَمِمَّا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ، وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ، فَنُهِينَا، فَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ.

انھوں نے فرمایا کہ تمام اہل مدینہ سے ہمارے کھیت زیادہ تھے اور ہم زمین کو بایں شرط بٹائی پر دیا کرتے تھے کہ زمین کے ایک خاص حصے کی پیداوار مالک زمین کی ہوگی، چنانچہ کبھی ایسا ہوتا کہ کھیت کے اس معین حصے پر آفت آجاتی اور باقی زمین کی پیداوار اچھی رہتی اور کبھی باقی کھیت پر آفت آجاتی اور معین قطعہ سالم رہتا، بنابریں ہمیں اس معاملے سے روک دیا گیا۔ اور سونے چاندی کے عوض (ٹھیکے پر) دینے کا تو اس وقت رواج ہی نہیں تھا۔

(٨) بَابُ الْمُزَارَعَةِ بِالشَّطْرِ وَنَحْوِهِ

باب: 8- نصف یا اس سے کم و بیش پیداوار پر زمین کاشت کرنا

وَقَالَ قَيْسُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ: مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ إِلَّا يَزْرَعُونَ عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ. وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَّسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَّعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَّعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَآلُ أَبِي بَكْرٍ وَّآلُ عُمَرَ وَآلُ عَلِيٍّ وَّابْنُ سِيرِينَ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْأَسْوَدِ: كُنْتُ أُشَارِكُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ فِي الزَّرْعِ. وَعَامَلَ عُمَرُ النَّاسَ عَلَى إِنْ جَاءَ عُمَرُ بِالْبَذْرِ مِنْ عِنْدِهِ فَلَهُ الشَّطْرُ، وَإِنْ جَاؤُوا بِالْبَذْرِ فَلَهُمْ كَذَا. وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ تَكُونَ الْأَرْضُ لِأَحَدِهِمَا فَيُنْفِقَانِ جَمِيعًا فَمَا خَرَجَ فَهُوَ بَيْنَهُمَا. وَرَأَى ذٰلِكَ الزُّهْرِيُّ، وَقَالَ الْحَسَنُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُجْتَنَى الْقُطْنُ عَلَى النِّصْفِ. وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ وَابْنُ سِيرِينَ وَعَطَاءٌ وَّالْحَكَمُ وَالزُّهْرِيُّ وَقَتَادَةُ: لَا بَأْسَ أَنْ يُعْطِيَ الثَّوْبَ بِالثُّلُثِ أَوِ

قیس بن مسلم سے روایت ہے، وہ ابوجعفر سے بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا: مدینہ طیبہ میں کوئی مہاجر خاندان ایسا نہیں تھا جو پیداوار کے تہائی یا چوتھائی حصہ پر زراعت نہ کرتا ہو۔ حضرت علی، حضرت سعد بن مالک، حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ، نیز حضرت عمر بن عبدالعزیز، قاسم، عروہ بن زبیر ﷫، حضرت ابوبکر ﷜ کا خاندان، حضرت عمر ﷜ کا خاندان، حضرت علی ﷜ کا خاندان اور ابن سیرین ﷫ سب بٹائی پر کاشت کیا کرتے تھے۔ عبدالرحمٰن بن اسود کہتے ہیں کہ میں کھیتی باڑی میں عبدالرحمٰن بن یزید کا شریک رہا کرتا تھا۔ حضرت عمر ﷜ نے لوگوں سے اس شرط پر معاملہ طے کیا کہ اگر عمر ﷜ بیج دیں گے تو نصف ان کا حصہ ہوگا اور اگر بیج ان لوگوں کا ہو جو کام کریں گے تو وہ پیداوار کا اتنا حصہ لیں گے۔ حضرت حسن بصری نے کہا: زمین اگر کسی ایک کی ہو اور اس پر خرچ (مالک اور کاشتکار) دونوں مل کر کریں پھر جو پیداوار ہو اسے دونوں تقسیم کرلیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ امام زہری نے بھی یہی فتویٰ دیا

الرُّبُعِ وَنَحْوِهِ. وَقَالَ مَعْمَرٌ: لَا بَأْسَ أَنْ تُكْرٰى الْمَاشِيَةُ عَلَى الثُّلُثِ أَوِ الرُّبُعِ إِلٰى أَجَلٍ مُّسَمًّى.

ہے۔ حضرت حسن بصری نے مزید فرمایا: کپاس اگر آدھی لینے کی شرط پر چنی جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابراہیم، ابن سیرین، عطاء، حکم، زہری اور قتادہ رحمہم اللہ نے کہا ہے کہ کپڑا (بننے والوں کو) اگر تہائی یا چوتھائی میں شریک کر لیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت معمر نے کہا: اس میں کوئی قباحت نہیں کہ کوئی جانور دوسرے کو ایک معین مدت کے لیے اس کی تہائی یا چوتھائی کمائی پر دے دیا جائے۔

٢٣٢٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ مِائَةَ وَسْقٍ، ثَمَانُونَ وَسْقَ تَمْرٍ، وَعِشْرُونَ وَسْقَ شَعِيرٍ، وَقَسَمَ عُمَرُ خَيْبَرَ فَخَيَّرَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ لَهُنَّ مِنَ الْمَاءِ وَالْأَرْضِ أَوْ يُمْضِيَ لَهُنَّ، فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْأَرْضَ، وَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْوَسْقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ اخْتَارَتِ الْأَرْضَ.

[راجع: ٢٢٨٥]

[2328] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے (یہود سے) خیبر کا معاملہ نصف پیداوار پر طے کیا تھا جو اس زمین سے پیدا ہو، خواہ وہ کھجور ہو یا غلہ۔ آپ اپنی ازواج مطہرات کو سو وسق دیتے تھے، جن میں اسی وسق کھجور اور بیس وسق جو ہوتے تھے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے خیبر کی زمین تقسیم کی تو آپ نے نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کو اختیار دیا کہ ان کے لیے زمین اور پانی متعین کر دیا جائے یا جو راشن انھیں ملتا رہا ہے وہی ملتا رہے، چنانچہ ان میں سے بعض نے زمین کا انتخاب کیا اور کچھ نے پیداوار کا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے زمین لینے کو پسند فرمایا۔

(٩) بَابٌ: إِذَا لَمْ يَشْتَرِطِ السِّنِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: 9- اگر بٹائی پر زمین دیتے وقت سالوں کی تعداد مقرر نہ کی جائے

٢٣٢٩ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَامَلَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

[راجع: ٢٢٨٥]

[2329] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے خیبر کا معاملہ اس شرط پر طے کیا تھا کہ اس سے جو پھل اور اناج ہوگا یہودی اس کا نصف ادا کریں گے۔

(١٠) بَابٌ:

٢٣٣٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: قُلْتُ لِطَاوُسٍ: لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ، فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْهُ، قَالَ: أَيْ عَمْرُو! إِنِّي أُعْطِيهِمْ وَأُعِينُهُمْ وَإِنَّ أَعْلَمَهُمْ أَخْبَرَنِي - يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا -: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلَكِنْ قَالَ: «أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا». [انظر: ٢٣٤٢، ٢٦٣٤]

باب:10- بلاعنوان

[2330] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے حضرت طاوس سے کہا: بہتر ہے کہ تم بٹائی پر زمین دینا چھوڑ دو کیونکہ لوگوں کے بقول نبی ﷺ نے بٹائی کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت طاوس نے جواب دیا: اے عمرو! میں لوگوں کو زمین دے کر انھیں فائدہ پہنچاتا ہوں۔ اور لوگوں میں سب سے زیادہ جاننے والے، یعنی حضرت ابن عباس ؓ نے مجھے خبر دی ہے کہ نبی ﷺ نے اس (مزارعت) سے نہیں روکا تھا بلکہ یہ فرمایا تھا: ''تم میں سے کوئی شخص زمین اپنے بھائی کو یوں ہی مفت دے دے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کا متعین محصول وصول کرے۔''

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اگر آدمی اپنے ہاتھ سے کھیتی باڑی نہ کر سکے تو اسے اجرت یا بٹائی پر دینے کی قانونی اجازت ہے لیکن اس قانونی اجازت کے باوجود اخلاقی اعتبار سے یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ اگر وہ کھیتی باڑی نہیں کر پاتا اور اس کے پاس دوسرا ذریعہ معاش بھی ہے اور اس کا کوئی دوسرا بھائی بالکل بے سہارا اور بے وسیلہ ہے تو وہ اپنی زمین بغیر کسی معاوضے کے دوسرے بھائی کو دے دے تاکہ وہ اپنی ضروریات اس سے پوری کر سکے۔

(١١) بَابُ الْمُزَارَعَةِ مَعَ الْيَهُودِ

٢٣٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ الْيَهُودَ عَلَى أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

باب:11- یہود سے مزارعت کرنا

[2331] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کو خیبر کی زمین اس شرط پر دی کہ وہ اس میں محنت کریں اور کاشتکاری کریں، اس سے جو پیداوار ہوگی ان کو اس کا نصف ملے گا۔

(١٢) بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الشُّرُوطِ فِي الْمُزَارَعَةِ

٢٣٣٢ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا

باب: 12- مزارعت میں کون سی شرائط مکروہ ہیں؟

[2332] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ

ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى: سَمِعَ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيَّ، عَنْ رَّافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَقْلًا وَّكَانَ أَحَدُنَا يُكْرِي أَرْضَهُ فَيَقُولُ: هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهِ لَكَ، فَرُبَّمَا أَخْرَجَتْ ذِهِ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهِ، فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ.

[راجع: ٢٢٨٦]

ہم مدینہ طیبہ میں سب سے بڑے زمیندار تھے۔ ہم میں سے ایک شخص اپنی زمین اس شرط پر بٹائی کے لیے دیتا تھا کہ زمین کا یہ قطعہ میرے لیے اور اس ٹکڑے اور قطعے کی پیداوار تیرے لیے ہوگی۔ بسا اوقات یہ قطعہ پیداوار دیتا اور دوسرے میں نہ ہوتی، تو نبی ﷺ نے انھیں اس سے منع فرما دیا۔

(١٣) بَابٌ: إِذَا زَرَعَ بِمَالِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ صَلَاحٌ لَّهُمْ

باب: 13- اگر کوئی آدمی کسی کے مال کو اس کی اجازت کے بغیر زراعت میں لگا دے اور اس میں اس کی بہتری ہو تو جائز ہے

٢٣٣٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَمْشُونَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَأَوَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ، فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اُنْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِّلّٰهِ فَادْعُوا اللهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا عَنْكُمْ، قَالَ أَحَدُهُمْ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ، وَلِيَ صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ أَرْعٰى عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ بَنِيَّ، وَإِنِّي اسْتَأْخَرْتُ ذَاتَ يَوْمٍ وَّلَمْ آتِ حَتّٰى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُّهُمَا نَامَا، فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَقُمْتُ عِنْدَ رُؤُسِهِمَا، أَكْرَهُ أَنْ أُوقِظَهُمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَ الصِّبْيَةَ، وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي

[2333] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تین آدمی سفر میں جا رہے تھے کہ انھیں بارش نے آ لیا۔ انھوں نے ایک پہاڑ کی غار میں پناہ لی۔ غار کے منہ پر پہاڑ کے اوپر سے ایک پتھر آ گرا جس سے غار کا منہ بند ہو گیا۔ انھوں نے ایک دوسرے سے کہا: تم اپنے اپنے اعمال پر نظر کرو کہ کس نے کیا کیا نیک عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے کیا ہے، پھر اس کے وسیلے سے اللہ سے دعا کرو شاید اللہ تعالیٰ اس مصیبت کو تم سے دور کر دے، چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا: اے اللہ! میرے بوڑھے والدین اور چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔ میں ان کے لیے بکریاں چرایا کرتا تھا۔ جب میں لوٹتا تو دودھ دوہتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلاتا۔ ایک دن مجھے دیر ہو گئی اور رات گئے تک گھر نہ آیا۔ جب آیا تو دیکھا کہ میرے والدین سو گئے ہیں۔ میں نے دودھ دوہا جیسا کہ میں دوہتا تھا اور اسے لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا لیکن انھیں بیدار کرنا مجھے اچھا نہ لگا اور یہ بھی مجھے مناسب معلوم نہ ہوا کہ (والدین سے پہلے) بچوں

فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فَرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ، فَفَرَجَ اللهُ فَرَأَوُا السَّمَاءَ. وَقَالَ الْآخَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّهَا كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ أَحْبَبْتُهَا كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ مِنْهَا فَأَبَتْ عَلَيَّ حَتّٰى آتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ، فَبَغَيْتُ حَتّٰى جَمَعْتُهَا، فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللهِ! اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ إِلَّا بِحَقِّهِ، فَقُمْتُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُهُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ عَنَّا فَرْجَةً، فَفَرَجَ. وَقَالَ الثَّالِثُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ، فَلَمَّا قَضٰى عَمَلَهُ فَقَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ، فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرُعَاتَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اِتَّقِ اللهَ، فَقُلْتُ: اِذْهَبْ إِلٰى ذٰلِكَ الْبَقَرِ وَرُعَاتِهَا فَخُذْ، فَقَالَ: اِتَّقِ اللهَ وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَخُذْ، فَأَخَذَهُ، فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ، فَفَرَجَ اللهُ».

کو دودھ پلا دوں، حالانکہ وہ میرے پاؤں کے پاس بلبلا رہے تھے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں فجر ہوگئی۔ (اے میرے رب!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر دور کردے کہ ہمیں آسمان نظر آئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے کچھ پتھر ہٹا دیا جس سے انھوں نے آسمان دیکھا۔ دوسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میری ایک چچازاد بہن تھی، میں اس سے بہت محبت کرتا تھا جیسا کہ مرد عورتوں سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ میں نے اس سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو اس نے انکار کردیا الا یہ کہ میں سو دینار اسے دوں، چنانچہ میں نے کوشش اور محنت کی یہاں تک کہ سو دینار جمع کرلیے۔ جب میں برے کام کے لیے اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان بیٹھا تو اس نے کہا: اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور حق کے بغیر اس مہر کو نہ توڑ، تو میں اٹھ کھڑا ہوا۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے لیے کیا ہے تو ہم سے یہ پتھر ہٹا دے۔ وہ پتھر تھوڑا سا مزید اپنی جگہ سے ہٹ گیا۔ تیسرے شخص نے کہا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور چاولوں کے ایک فرق کے عوض مزدوری پر رکھا تھا۔ جب اس نے اپنا کام کرلیا تو کہا: مجھے میری اجرت دو۔ میں نے اسے اجرت پیش کی تو اس نے بے رغبتی سے کام لیا اور چلا گیا۔ میں ان چاولوں کو کاشت کرتا رہا، یہاں تک کہ میں نے اس سے گائیں خریدیں اور چرواہے بھی رکھ لیے۔ آخرکار وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اللہ سے ڈر۔ میں نے کہا: جاؤ وہ گائیں اور چرواہے سب تمھارے ہیں، انھیں لے جاؤ۔ اس نے دوبارہ کہا: اللہ سے ڈر اور میرے ساتھ مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تیرے ساتھ مذاق نہیں کررہا، ان کو لے جاؤ تو وہ لے گیا۔ (اے اللہ!) اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل

تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو باقی ماندہ پتھر بھی ہٹا دے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وہ پتھر ہٹا دیا۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَقَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ: «فَسَعَيْتُ». [راجع: ٢٢١٥]

ابو عبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) نے کہا: اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے حضرت نافع سے (فَبَغَيْتُ کی جگہ) [فَسَعَيْتُ] کے الفاظ روایت کیے ہیں۔

(١٤) بَابُ أَوْقَافِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ وَمُعَامَلَتِهِمْ

باب: 14- نبی ﷺ کے صحابۂ کرام کے اوقاف، خراجی زمین اور اس کی بٹائی کے معاملات

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ: «تَصَدَّقْ بِأَصْلِهِ، لَا يُبَاعُ وَلٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ»، فَتَصَدَّقَ بِهِ.

نبی ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اصل زمین کو وقف کردو کہ اسے فروخت نہ کیا جائے لیکن اس کی پیداوار کو خرچ کیا جائے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس ہدایت کے مطابق اسے وقف کیا۔

٢٣٣٤ - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ مَا فَتَحْتُ قَرْيَةً إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ. [انظر: ٣١٢٥، ٤٢٣٥، ٤٢٣٦]

[2334] حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر مجھے بعد میں آنے والے مسلمانوں کا خیال نہ ہوتا تو میں جو بھی بستی فتح کرتا اسے وہاں کے مجاہدین میں تقسیم کر دیتا جیسا کہ نبی ﷺ نے خیبر (فتح کرنے کے بعد اسے) کیا تھا۔

(١٥) بَابُ مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

باب: 15- جس نے بنجر زمین کو آباد کیا

وَرَأَى ذٰلِكَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي أَرْضِ الْخَرَابِ بِالْكُوفَةِ. وَقَالَ عُمَرُ: مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ. وَيُرْوٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَالَ: «فِي غَيْرِ حَقِّ مُسْلِمٍ، وَلَيْسَ لِعِرْقِ ظَالِمٍ فِيهِ حَقٌّ». وَيُرْوٰى فِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ کی بنجر زمینوں کے متعلق یہی رائے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے غیر آباد زمین آباد کی وہی اس کا حقدار ہے۔ حضرت عمرو بن عوف (مزنی) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے اس بات کو نقل کیا ہے۔ انھوں (حضرت عمرو رضی اللہ عنہ) نے مزید یہ نقل کیا: ''بشرطیکہ وہ زمین کسی مسلمان کا حق نہ ہو، نیز کسی ظالم شخص کا اس میں کوئی حق نہیں۔'' اس کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت بیان کی ہے۔

٢٣٣٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَّيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهُوَ أَحَقُّ»، قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰى بِهِ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي خِلَافَتِهِ.

[2335] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص ایسی غیر آباد زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔'' عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں اس کے مطابق فیصلہ کیا تھا۔

فائدہ: دور حاضر میں زمین کے مالک زمیندار ہیں یا حکومت؟ اسے آباد کرنے سے پہلے حکومت سے اجازت لینا ہوگی، اس کے بعد اگر اسے آباد کرلیا جائے تو وہ اس زمین کا زیادہ حقدار ہے۔ حکومت کی اجازت کے بغیر یہ اقدام کرنا افراتفری کا باعث ہوسکتا ہے، نیز محض قبضہ کرنے سے حق ملکیت ثابت نہیں ہوگا۔ روایت میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فیصلے کا بھی ذکر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعلان کرایا تھا کہ جس شخص نے تین سال تک زمین کو معطل رکھا اور اسے آباد نہ کیا، اس کے بعد کسی اور نے آباد کرلیا تو وہ اس کی ملکیت ہوگی، اس بنا پر اگر کوئی آدمی بنجر زمین تین سال تک روکے رکھے اور اسے آباد نہ کرے تو حکومت اس سے واپس لے کر کسی دوسرے کو دے سکتی ہے، جو اسے آباد کرے۔ زمین پر قبضہ کرلینا اسے آباد کرنا نہیں ہے۔

(١٦) بَابٌ:

باب: 16- بلاعنوان

٢٣٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُرِيَ وَهُوَ فِي مُعَرَّسِهِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ. فَقَالَ مُوسٰى: وَقَدْ أَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللهِ يُنِيخُ بِهِ، يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ أَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِبَطْنِ الْوَادِي، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ وَسَطٌ مِّنْ ذٰلِكَ. [راجع: ٤٨٣]

[2336] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب رات کے وقت ذوالحلیفہ وادی کے نشیب میں آرام کے لیے اترے تو آپ سے خواب میں کہا گیا: آپ مبارک وادی میں ہیں۔ (راویٔ حدیث) موسیٰ بن عقبہ نے کہا: حضرت سالم نے ہمارے ساتھ وہیں اونٹ بٹھایا جہاں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بٹھایا کرتے تھے۔ وہ اسی جگہ کا قصد کررہے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے پڑاؤ کیا تھا۔ یہ جگہ وادی کے نشیب میں واقع مسجد کے نیچے تھی، یعنی وادیٔ عقیق اور راستے کے درمیان واقع تھی۔

٢٣٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

[2337] حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپ وادیٔ عقیق میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''آج رات میرے رب کی طرف سے ایک

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَللَّيْلَةَ أَتَانِي آتٍ مِّنْ رَّبِّي وَهُوَ بِالْعَقِيقِ أَنْ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ، وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ». [راجع: ١٥٣٤]

آنے والا میرے پاس آیا۔ اس نے کہا: آپ اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور فرمائیں کہ عمرہ حج میں داخل ہے۔''

(١٧) بَابٌ: إِذَا قَالَ رَبُّ الْأَرْضِ: أُقِرُّكَ مَا أَقَرَّكَ اللهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَجَلًا مَّعْلُومًا، فَهُمَا عَلٰى تَرَاضِيهِمَا

باب: 17- اگر زمین کا مالک، کاشتکار سے کہے کہ میں تجھے اس وقت تک رہنے دوں گا جب تک اللہ تمھیں رہنے دے اور کوئی مدت مقرر نہ کرے تو وہ فیصلہ باہمی رضامندی سے کر سکتے ہیں

٢٣٣٨ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسٰى: أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَجْلَى الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰى خَيْبَرَ أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، وَكَانَتِ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا، لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ، وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا، فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِيُقِرَّهُمْ بِهَا أَنْ يَّكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰى ذٰلِكَ مَا شِئْنَا». فَقَرُّوا بِهَا حَتّٰى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلٰى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ. [راجع: ٢٢٨٥]

[2338] حضرت ابن عمر ﷠ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب ﷜ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال دیا۔ واقعہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر پر غلبہ پایا تو اسی وقت یہودیوں کو وہاں سے نکال دینا چاہا کیونکہ غلبہ پاتے ہی وہ زمین اللہ، اس کے رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کی ہوگئی تھی۔ پھر آپ نے وہاں سے یہود کو نکالنے کا ارادہ فرمایا تو یہود نے آپ سے درخواست کی کہ انھیں اس شرط پر وہاں رہنے دیا جائے کہ وہ کام کریں گے اور انھیں نصف پیداوار ملے گی۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہم تمھیں اس کام پر رکھیں گے جب تک ہم چاہیں گے۔'' چنانچہ یہود وہاں رہے تا آنکہ حضرت عمر ﷜ نے انھیں مقام تیماء اور مقام اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

(١٨) بَابُ مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُوَاسِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الزِّرَاعَةِ وَالثَّمَرِ

باب: 18- نبی ﷺ کے صحابۂ کرام ایک دوسرے کو کھیتی اور پھلوں میں شریک کر لیا کرتے تھے

٢٣٣٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ مَوْلَى رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ عَمِّهِ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ ظُهَيْرٌ: لَقَدْ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا، قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ، قَالَ: دَعَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟» قُلْتُ: نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرَّبِيعِ وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ وَالشَّعِيرِ، قَالَ: «لَا تَفْعَلُوا، اِزْرَعُوهَا، أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا»، قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ: سَمْعًا وَّطَاعَةً.

[انظر: ٢٣٤٦، ٤٠١٢]

[2339] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میرے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایسے کام سے منع فرما دیا جو ہمارے لیے بہت نفع بخش تھا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ حضرت ظہیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر پوچھا: ''تم لوگ اپنے کھیتوں کا کیا کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا کہ ہم ان کو نالی کے کنارے کی پیداوار، نیز کھجور اور جو کے چند وسق کے عوض کرائے پر دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ایسا مت کرو۔ تم خود کاشت کرو یا کسی کو کاشت کے لیے دے دو یا اسے اپنے پاس ہی رہنے دو۔'' حضرت رافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: جو ارشاد ہوا اسے ہم نے سنا اور دل سے مان لیا۔

٢٣٤٠ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانُوا يَزْرَعُونَهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالنِّصْفِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا، فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ». [انظر: ٢٦٣٢]

[2340] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: لوگ تہائی، چوتھائی اور نصف پیداوار پر زمین کاشت کیا کرتے تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا کسی کو دے دے۔ اگر ایسا نہ کرے تو اپنی زمین کو روک رکھے۔''

٢٣٤١ - وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيَمْنَحْهَا أَخَاهُ، فَإِنْ أَبَى فَلْيُمْسِكْ أَرْضَهُ».

[2341] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کی زمین ہو وہ خود کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کے لیے دے دے۔ اور اگر ایسا نہیں کرنا چاہتا تو اپنی زمین کو روک رکھے۔''

٢٣٤٢ - حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ: ذَكَرْتُهُ لِطَاوُسٍ فَقَالَ: يُزْرِعُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ، وَلٰكِنْ قَالَ: «أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّأْخُذَ شَيْئًا مَّعْلُومًا». [راجع: ٢٣٣٠]

[2342] حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت طاوس سے (مزارعت کا) ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: آدمی دوسرے کو بٹائی پر زمین دے سکتا ہے کیونکہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا ہے کہ نبی ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا، البتہ یہ ضرور کہا ہے: ''اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کاشت کے لیے مفت زمین دے دے تو یہ متعین چیز لینے سے بہت بہتر ہے۔''

فائدہ: مزارعت کی ممنوعہ صورت یہ ہے کہ متعین رقبہ کی پیداوار یا متعین مقدار غلے کے عوض زمین کسی کو دی جائے، اس میں نقصان اور دھوکا ہے۔ اسلامی قانون کے اعتبار سے ایسا کرنا جائز نہیں۔

٢٣٤٣ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَّافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِي مَزَارِعَهُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَصَدْرًا مِّنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ. [انظر: ٢٣٤٥]

[2343] حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اپنے کھیت، نبی ﷺ کے عہد مبارک اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان ؓ کے دور خلافت، نیز حضرت معاویہ ؓ کے ابتدائی دور حکومت تک کرائے پر دیتے تھے۔

٢٣٤٤ - ثُمَّ حُدِّثَ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَذَهَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلٰى رَافِعٍ فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَدْ عَلِمْتَ أَنَّا كُنَّا نُكْرِي مَزَارِعَنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْأَرْبِعَاءِ وَبِشَيْءٍ مِّنَ التِّبْنِ. [راجع: ٢٢٨٦]

[2344] پھر انھیں حضرت رافع بن خدیج ؓ کی حدیث بتائی گئی کہ نبی ﷺ نے کھیت کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے تو وہ خود حضرت رافع ؓ کے پاس گئے۔ (حضرت نافع کہتے ہیں کہ) میں بھی ان کے ساتھ گیا۔ انھوں نے دریافت کیا تو حضرت رافع ؓ نے کہا کہ نبی ﷺ نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا: تم جانتے ہو کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں اپنے کھیت اس پیداوار کے بدلے جو نالیوں کے کناروں پر ہوتی تھی اور کچھ گھاس کے عوض بٹائی پر دے دیا کرتے تھے۔

٢٣٤٥ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمٌ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

[2345] حضرت سالم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت

قَالَ: كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرٰى، ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُ اللهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَحْدَثَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا لَّمْ يَكُنْ عَلِمَهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ. [راجع: ٢٣٤٣]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اندیشہ لاحق ہوا مبادا رسول اللہ ﷺ نے کوئی نیا حکم دیا ہو جس کی انھیں خبر نہ ہو، اس لیے انھوں نے زمین کرائے پر دینا ترک کر دی۔

(١٩) بَابُ كِرَاءِ الْأَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

باب: 19- سونے چاندی، یعنی نقدی کے عوض زمین ٹھیکے پر دینا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الْأَرْضَ الْبَيْضَاءَ مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بہتر کام جو تم کرنا چاہو یہ ہے کہ خالی زمین ایک سال تک کے لیے ٹھیکے پر دے دو۔

٢٣٤٦، ٢٣٤٧ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمَّايَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُكْرُونَ الْأَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْأَرْبِعَاءِ أَوْ بِشَيْءٍ يَّسْتَثْنِيهِ صَاحِبُ الْأَرْضِ، فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ لِرَافِعٍ: فَكَيْفَ هِيَ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ؟ فَقَالَ رَافِعٌ: لَيْسَ بِهَا بَأْسٌ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ. وَقَالَ اللَّيْثُ: وَكَانَ الَّذِي نُهِيَ مِنْ ذٰلِكَ مَا لَوْ نَظَرَ فِيهِ ذَوُو الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيزُوهُ لِمَا فِيهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ. [راجع: ٢٣٣٩، وانظر: ٤٠١٣]

[2346، 2347] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا (ظہیر اور مہیر رضی اللہ عنہما) نبی ﷺ کے عہد مبارک میں زمین اس پیداوار کے عوض کاشت پر دیتے تھے جو کھالوں کے آس پاس اگتی یا ایسی چیز کے عوض جسے مالک زمین مستثنیٰ کر لیتا تھا۔ نبی ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔ (راویٔ حدیث حضرت حنظلہ کہتے ہیں:) میں نے حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ درہم و دینار کے عوض زمین ٹھیکے پر دینا کیسا ہے؟ تو انھوں نے فرمایا: درہم و دینار کے عوض زمین ٹھیکے پر دینے میں کوئی قباحت نہیں۔ (ایک اور راویٔ حدیث) حضرت لیث کہتے ہیں: جس بٹائی سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اگر اس میں حلال و حرام سمجھنے والے غور و فکر کریں تو اس میں دھوکے کی وجہ سے اسے جائز قرار نہ دیں۔

(٢٠) بَابٌ:

باب: 20- بلاعنوان

٢٣٤٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا هِلَالٌ؛ ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ

[2348] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی ﷺ کے پاس ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور آپ یہ بیان

مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: «أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ؟ قَالَ: بَلٰى وَلٰكِنْ أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ، قَالَ: فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ وَاسْتِحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالٰى: دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ». فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللهِ لَا نَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زَرْعٍ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ. [انظر: ٧٥١٩]

فرما رہے تھے: ''اہل جنت میں سے ایک شخص اپنے رب سے کاشتکاری کی اجازت طلب کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا: کیا تو موجودہ حالت پر خوش نہیں ہے؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں (خوش ہوں) لیکن مجھے کھیتی باڑی سے محبت ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ بیج کاشت کرے گا تو پل جھپکنے میں وہ اگ آئے گا، فوراً سیدھا ہو جائے گا اور کاٹنے کے قابل ہوجائے گا۔ دیکھتے ہی دیکھتے پہاڑ کی طرح انبار لگ جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! یہ لے لے، تجھے کوئی چیز سیر نہیں کر سکتی۔'' یہ سن کر دیہاتی کہنے لگا: اللہ کی قسم! وہ شخص قریشی یا انصاری ہوگا کیونکہ یہی لوگ کھیتی باڑی کرنے والے ہیں، ہم تو کھیتی باڑی والے لوگ نہیں۔ یہ سن کر نبی ﷺ ہنس پڑے۔

(٢١) بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَرْسِ

باب:21- شجرکاری کے متعلق روایات کا بیان

٢٣٤٩ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ، كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ سِلْقٍ لَّنَا كُنَّا نَغْرِسُهُ فِي أَرْبِعَائِنَا، فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ لَّهَا، فَتَجْعَلُ فِيهِ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِيرٍ - لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ فِيهِ شَحْمٌ وَّلَا وَدَكٌ - فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ زُرْنَاهَا فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْنَا، فَكُنَّا نَفْرَحُ بِيَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ، وَمَا كُنَّا نَتَغَدّٰى وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. [راجع: ٩٣٨]

[2349] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہمیں جمعے کے دن بہت خوشی ہوا کرتی تھی کیونکہ ہماری ایک بڑھیا تھی جو ہمارے لیے چقندر کی جڑیں لیتی جنھیں ہم کھیتوں میں نالیوں کے کنارے بو دیا کرتے تھے۔ وہ ایک ہنڈیا میں ڈال کر ان کو پکاتی، اوپر سے جو کے کچھ دانے اس میں ڈال دیتی۔ اس میں چربی یا چکنائی نہیں ہوتی تھی۔ ہم جب نماز جمعہ پڑھ کر اس کے پاس جاتے تو وہ ہمارے لیے یہ پکوان رکھ دیتی۔ اس کھانے کے باعث ہمیں جمعے کے دن بہت خوشی ہوا کرتی تھی۔ ہم جمعہ کی نماز کے بعد ہی کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے تھے۔

٢٣٥٠ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا

[2350] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: يَقُولُونَ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ [الْحَدِيثَ]، وَاللهُ الْمَوْعِدُ، وَيَقُولُونَ: مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يُحَدِّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ؟ وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ، وَإِنَّ إِخْوَتِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَمْوَالِهِمْ، وَكُنْتُ امْرَأً مِّسْكِينًا أَلْزَمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي، فَأَحْضُرُ حِينَ يَغِيبُونَ، وَأَعِي حِينَ يَنْسَوْنَ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا: «لَنْ يَبْسُطَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهُ حَتَّى أَقْضِيَ مَقَالَتِي هٰذِهِ ثُمَّ يَجْمَعَهُ إِلَى صَدْرِهِ فَيَنْسَى مِنْ مَّقَالَتِي شَيْئًا أَبَدًا»، فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَّيْسَ عَلَيَّ ثَوْبٌ غَيْرُهَا، حَتَّى قَضَى النَّبِيُّ ﷺ مَقَالَتَهُ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي، فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا نَسِيتُ مِنْ مَّقَالَتِهِ تِلْكَ إِلَى يَوْمِي هٰذَا، وَاللهِ لَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللهِ مَا حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا أَبَدًا ﴿إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَآ أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَٰتِ وَالْهُدَىٰ﴾ إِلَى [قَوْلِهِ]: ﴿الرَّحِيمُ﴾ [البقرة: ١٥٩، ١٦٠]. [راجع: ١١٨]

نے فرمایا: لوگ ابوہریرہ کے متعلق بکثرت احادیث بیان کرنے کا اعتراض کرتے ہیں۔ آخر اس نے بھی اللہ تعالیٰ سے ملنا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ دوسرے مہاجرین اور انصار اس (ابوہریرہ) کی طرح احادیث کیوں نہیں بیان کرتے؟ بات دراصل یہ ہے کہ میرے مہاجر بھائی بازاروں میں کاروبار کے لیے مشغول رہتے تھے اور میرے انصاری بھائی اپنے مویشیوں کی ذمہ داری میں لگے رہتے تھے جبکہ میں ایک قلاش آدمی تھا، پیٹ بھر جاتا تو ہر وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس رہتا تھا۔ جب یہ لوگ غائب ہوتے تو میں وہاں موجود رہتا اور جب وہ بھول جاتے تو میں یاد رکھتا تھا۔ ایک دن نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے جو کوئی اپنا کپڑا اس وقت تک پھیلائے رکھے جب تک میں اپنی گفتگو ختم کروں پھر اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لے تو وہ میری گفتگو کو کبھی نہیں بھولے گا۔'' یہ سن کر میں نے اپنی چادر بچھا دی جبکہ اس چادر کے علاوہ میرے پاس اور کوئی کپڑا نہ تھا یہاں تک کہ نبی ﷺ نے اپنی تقریر ختم کی تو میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا۔ اس ذات کی قسم جس نے رسول اللہ ﷺ کو حق دے کر مبعوث کیا ہے! میں آپ کا وہ کلام آج تک نہیں بھولا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ کی کتاب میں یہ دو آیات نہ ہوتیں تو میں تم سے کبھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا اور وہ دو آیات یہ ہیں: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى...... ﴾ ''بے شک جو لوگ ہماری نازل کردہ واضح دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں......'' آخر تک۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

42 - كِتَابُ الْمُسَاقَاةِ

مساقات سے متعلق احکام ومسائل

لغوی طور پر لفظ مساقاۃ سقی سے بنا ہے، اس کے معنی پانی دینے کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں اگر کوئی شخص اپنا تیار شدہ باغ یا درخت کسی شخص کو اس شرط پر دے کہ وہ اسے پانی دے گا اور دیکھ بھال کرے گا، جو پھل ہوگا اسے دونوں تقسیم کرلیں گے تو اس معاملے کو مساقات کہا جاتا ہے۔ مساقات دراصل مزارعت ہی کی ایک قسم ہے، فرق صرف یہ ہے کہ زراعت زمین میں ہوتی ہے اور مساقات باغات وغیرہ میں۔ مزارعت کی طرح یہ معاملہ بھی جائز ہے۔

[بَابٌ]: فِي الشُّرْبِ.

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ أَفَلَا يُؤْمِنُونَ﴾ [الأنبياء: ٣٠] وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ﴾ [الواقعة: ٦٨-٧٠] ﴿أُجَاجًا﴾: مُنْصَبًّا، وَالْأُجَاجُ: اَلْمُرُّ، ﴿الْمُزْنِ﴾: اَلسَّحَابِ، ﴿فُرَاتًا﴾: عَذْبًا.

باب: پانی پینے کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''ہم نے ہر جاندار چیز کو پانی سے زندگی بخشی، کیا وہ ایمان نہیں لاتے۔'' نیز اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ''بھلا جو پانی تم پیتے ہو (کیا اسے بادل سے تم نے اتارا ہے یا ہم اتارنے والے ہیں، اگر ہم چاہیں تو اسے کھاری بنا دیں) پھر تم شکر کیوں نہیں کرتے۔'' امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ [أُجَاجٌ] کے معنی کھاری اور [مُزْن] کے معنی بادل ہیں، نیز [فُرَاتًا] کے معنی شیریں ہیں۔

(١) بَابُ مَنْ رَأٰى صَدَقَةَ الْمَاءِ وَهِبَتَهُ وَوَصِيَّتَهُ جَائِزَةً، مَقْسُومًا كَانَ أَوْ غَيْرَ مَقْسُومٍ

باب: 1- جس نے پانی کا صدقہ کرنے، ہبہ کرنے اور اس کے متعلق وصیت کرنے کو جائز خیال کیا، خواہ وہ تقسیم شدہ ہو یا غیر منقسم

وَقَالَ عُثْمَانُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ؟ فَاشْتَرَاهَا عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ.

حضرت عثمان ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''وہ کون ہے جو بئر رومہ کو خریدے پھر اپنا ڈول اس طرح ڈالے جس طرح دیگر مسلمان ڈالیں؟'' تو اسے حضرت عثمان ؓ نے خرید لیا (اور وقف کر دیا)۔

٢٣٥١ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: «يَا غُلَامُ، أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ؟» قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

[انظر: ٢٣٦٦، ٢٤٥١، ٢٦٠٢، ٢٦٠٥، ٥٦٢٠]

[2351] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آپ نے اس سے کچھ نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا تھا جو حاضرین میں سب سے چھوٹا تھا جبکہ آپ کی بائیں جانب بزرگ حضرات بیٹھے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''برخوردار! تم اجازت دیتے ہو کہ میں ان بزرگوں کو یہ پیالہ دے دوں؟'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ ممکن نہیں کہ آپ کے پس خوردہ پر کسی کو ترجیح دوں، چنانچہ آپ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا۔

٢٣٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ حُلِبَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ وَهِيَ فِي دَارِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَشِيبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِي فِي دَارِ أَنَسٍ، فَأُعْطِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ، حَتَّى إِذَا نَزَعَ الْقَدَحَ عَنْ فِيهِ وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ عُمَرُ وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيَّ: أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ، ثُمَّ قَالَ: «اَلْأَيْمَنَ فَالْأَيْمَنَ». [انظر: ٢٥٧١، ٥٦١٢، ٥٦١٩]

[2352] حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک گھریلو بکری کو دوہا گیا اور وہ بکری حضرت انس ؓ کے گھر میں تھی۔ اس میں ایک کنویں کا پانی ملایا گیا جو حضرت انس ؓ کے گھر میں تھا۔ پھر وہ پیالہ رسول اللہ ﷺ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اس سے نوش فرمایا تاآنکہ آپ نے اپنے دہن (منہ) مبارک سے اسے علیحدہ کیا۔ آپ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر ؓ تھے اور دائیں جانب ایک دیہاتی تھا۔ حضرت عمر ؓ نے اس اندیشے کے پیش نظر کہ آپ ﷺ اس دیہاتی کو پیالہ دے دیں گے عرض کیا: اللہ کے رسول! پیالہ ابوبکر ؓ کو دیجیے وہ آپ کے پاس ہیں لیکن رسول اللہ ﷺ نے وہ پیالہ اعرابی کو دے دیا جو آپ کے دائیں جانب تھا۔ پھر آپ نے فرمایا: ''دائیں جانب والا زیادہ حق دار ہے، پھر جو اس کے دائیں جانب ہو۔''

(٢) بَابُ مَنْ قَالَ: إِنَّ صَاحِبَ الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَرْوٰى لِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ»

باب:2- پانی کا مالک اس کا زیادہ حق دار ہے حتی کہ سیراب ہوجائے کیونکہ ارشاد نبوی ہے:"زائد پانی نہ روکا جائے۔"

٢٣٥٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَأُ». [انظر: ٢٣٥٤، ٦٩٦٢]

[2353] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"فالتو پانی نہ روکا جائے کہ اس طرح زائد گھاس بچانا مقصود ہو۔"

٢٣٥٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلَإِ». [راجع: ٢٣٥٣]

[2354] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"ضرورت سے زائد پانی سے کسی کو اس غرض سے نہ روکو کہ (اس طرح) تم ضرورت سے زائد گھاس کو بچاؤ۔"

(٣) بَابُ مَنْ حَفَرَ بِئْرًا فِي مِلْكِهِ لَمْ يَضْمَنْ

باب:3- جس نے اپنی مملوکہ زمین میں کنواں کھودا تو وہ اس کی وجہ سے ہونے والے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا

٢٣٥٥ - حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمْسُ». [راجع: ١٤٩٩]

[2355] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"کان میں کوئی حادثہ ہو جائے تو کوئی معاوضہ نہیں، اسی طرح کنویں کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان اور جانور سے پہنچنے والی تکلیف پر بھی کوئی تاوان نہیں ہوگا۔ اور زمین کے دفینے سے پانچواں حصہ دینا ہوگا۔"

(٤) بَابُ الْخُصُومَةِ فِي الْبِئْرِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

باب:4- کنویں کے بارے میں جھگڑنا اور اس کے متعلق فیصلہ کرنا

٢٣٥٦، ٢٣٥٧ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَـٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ اَلْآيَةَ [آل عمران:٧٧]، فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ فِيَّ أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ، كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِّي، فَقَالَ لِي: «شُهُودَكَ» قُلْتُ: مَا لِي شُهُودٌ، قَالَ: «فَيَمِينَهُ»، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا يَحْلِفَ، فَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَأَنْزَلَ اللهُ ذٰلِكَ تَصْدِيقًا لَّهُ». [الحديث: ٢٣٥٦، انظر: ٢٤١٦، ٢٥١٥، ٢٦٦٦، ٢٦٦٩، ٢٦٧٣، ٢٦٧٦، ٤٥٤٩، ٦٦٥٩، ٦٦٧٦، ٧١٨٣، ٧٤٤٥]، [الحديث: ٢٣٥٧، انظر: ٢٤١٧، ٢٥١٦، ٢٦٦٧، ٢٦٧٠، ٢٦٧٧، ٤٥٥٠، ٦٦٦٠، ٦٦٧٧، ٧١٨٤]

[2357,2356] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے کوئی قسم اٹھائی جبکہ وہ اس میں جھوٹا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔'' پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض تھوڑا سا دنیوی مال حاصل کر لیتے ہیں (تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)۔'' اس کے بعد حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ آئے تو انھوں نے کہا: تمھیں ابوعبدالرحمٰن (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کیا بیان کر رہے تھے؟ یہ آیت تو میرے متعلق نازل ہوئی تھی۔ واقعہ یہ تھا کہ میرے چچا زاد کی زمین میں میرا ایک کنواں تھا۔ (ہمارا اس کے متعلق جھگڑا ہو گیا تو) آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: ''تیرے پاس گواہ ہیں؟'' میں نے عرض کیا: گواہ تو نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پھر (فریق ثانی سے) قسم لی جائے گی۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو قسم کھا جائے گا۔ اس وقت نبی ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق میں یہ آیت نازل فرمائی۔

فائدہ: ہمارے معاشرے میں فریقین کے جھگڑے کا فیصلہ پنچایت میں اکثر و بیشتر اس طرح کیا جاتا ہے کہ کوئی تیسرا فرد مدعا علیہ کی طرف سے قسم دیتا ہے، یہ طریقہ اس حدیث کے مخالف ہونے کی وجہ سے سراسر غلط ہے۔ قسم مدعا علیہ ہی دے گا اور مدعی کو اس کی قسم کا اعتبار کرنا چاہیے، اگر وہ جھوٹی قسم اٹھاتا ہے تو اللہ کے ہاں سزا پائے گا۔

(٥) بَابُ إِثْمِ مَنْ مَّنَعَ ابْنَ السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

باب: 5- اس شخص کا گناہ جو کسی مسافر کو پانی سے منع کرتا ہے

٢٣٥٨ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ:

[2358] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں

سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَّا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ بِالطَّرِيقِ فَمَنَعَهُ مِنَ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ إِمَامَهُ لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أَعْطَاهُ مِنْهَا رَضِيَ وَإِنْ لَّمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ: وَاللهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ لَقَدْ أَعْطَيْتُ بِهَا كَذَا وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ رَجُلٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ [آل عمران: ٧٧]. [انظر: ٢٣٦٩، ٢٦٧٢، ٧٢١٢، ٧٤٤٦]

جنھیں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر کرم سے نہیں دیکھے گا اور نہ ان کو پاک ہی کرے گا بلکہ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا: ایک وہ شخص جس کے پاس لوگوں کے راستے میں فالتو پانی ہو اور وہ مسافروں کو نہ دے۔ دوسرا وہ شخص جو امام کی بیعت صرف حصول دنیا کے لیے کرے۔ اگر امام اسے کچھ دے تو اس سے راضی رہے اور اگر نہ دے تو اس سے ناراض ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنا سامانِ فروخت لے کر نماز عصر کے بعد بیٹھ جائے اور کہے: اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! مجھے اس سامان کے عوض اتنا اتنا مال دیا جاتا ہے تو خریدار نے اس کی بات مان لی اور اس سے مال خرید لیا۔" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض کچھ دنیوی مال حاصل کر لیتے ہیں (تو ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا)۔"

(٦) بَابُ سَكْرِ الْأَنْهَارِ

باب: 6- نہروں کو بند کرنا، یعنی نہروں کا پانی روکنا

٢٣٥٩، ٢٣٦٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ، فَأَبٰى عَلَيْهِ، فَاخْتَصَمَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ»، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ

[2360،2359] حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ ایک انصاری نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خلاف نبی ﷺ کی خدمت میں حرہ کے برساتی نالے کے متعلق مقدمہ پیش کیا جس سے وہ اپنے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا کہ پانی چھوڑے رکھو کہ چلتا رہے لیکن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کا مطالبہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ نبی ﷺ کے حضور دونوں مقدمہ لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: "اے زبیر! (اپنا نخلستان) سیراب کر کے پھر پانی اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔" یہ سن کر انصاری ناراض ہو کر کہنے لگا: یہ (فیصلہ آپ نے) اس بنا

احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ»، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [النساء: ٦٥]

پر (کیا ہے) کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ متغیر ہوگیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اے زبیر! اپنے باغ کو سیراب کرو اور پھر پانی روکے رکھو یہاں تک کہ وہ منڈیر تک چڑھ جائے۔'' حضرت زبیر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی ہے: ''نہیں نہیں تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے درمیان ہونے والے جھگڑوں میں آپ کو حاکم نہ تسلیم کرلیں۔''

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَيْسَ أَحَدٌ يَذْكُرُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ إِلَّا اللَّيْثُ فَقَطْ. [انظر: ٢٣٦١، ٢٣٦٢، ٢٧٠٨، ٤٥٨٥]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ سند کے متعلق) فرماتے ہیں کہ عروہ عن عبداللہ کی سند سے لیث کے علاوہ اور کوئی اس حدیث کو بیان نہیں کرتا۔

(٧) بَابُ شُرْبِ الْأَعْلَى قَبْلَ الْأَسْفَلِ

باب: 7- جس کا کھیت بلندی پر ہو وہ نیچے والے سے پہلے سیراب کرے

٢٣٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا زُبَيْرُ! اسْقِ ثُمَّ أَرْسِلْ»، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: إِنَّهُ ابْنُ عَمَّتِكَ؟ فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: «اسْقِ يَا زُبَيْرُ حَتَّى يَبْلُغَ الْجَدْرَ ثُمَّ أَمْسِكْ»، قَالَ الزُّبَيْرُ: فَأَحْسِبُ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [النساء: ٦٥].

[راجع: ٢٣٥٩]

[2361] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ حضرت زبیر ؓ کا انصار کے ایک آدمی سے جھگڑا ہوگیا تو نبی ﷺ نے حکم دیا: ''اے زبیر! تم اپنا کھیت سیراب کرنے کے بعد پانی چھوڑ دیا کرو۔'' اس پر انصاری نے کہا: آپ نے یہ فیصلہ اس لیے کیا ہے کہ وہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے۔ تب آپ ؑ نے فرمایا: ''اے زبیر! تم اپنے کھیت کو سیراب کرو، یہاں تک کہ پانی منڈیر تک پہنچ جائے، اتنی دیر تک پانی روکے رکھو۔'' حضرت زبیر ؓ کہتے ہیں: میرے گمان کے مطابق یہ آیت اس معاملے کے متعلق نازل ہوئی ہے: ''نہیں نہیں، مجھے تیرے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں تجھے حکم نہ تسلیم کرلیں۔''

(٨) بَابُ شُرْبِ الْأَعْلٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ

٢٣٦٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ الْحَرَّانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ فِي شِرَاجٍ مِّنَ الْحَرَّةِ لِيَسْقِيَ بِهَا النَّخْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِسْقِ يَا زُبَيْرُ - فَأَمَرَهُ بِالْمَعْرُوفِ - ثُمَّ أَرْسِلْهُ إِلٰى جَارِكَ»، فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ؟ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: «اِسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمَاءُ إِلَى الْجَدْرِ»، وَاسْتَوْعٰى لَهُ حَقَّهُ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: وَاللهِ إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ فِي ذٰلِكَ: ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ﴾ [النساء: ٦٥]

فَقَالَ لِيَ ابْنُ شِهَابٍ: فَقَدَّرَتِ الْأَنْصَارُ وَالنَّاسُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ: «اِسْقِ ثُمَّ احْبِسْ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ» وَكَانَ ذٰلِكَ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. اَلْجَدْرُ هُوَ: الْأَصْلُ. [راجع: ٢٣٥٩]

باب: 8- بلند کھیت والے کے لیے پانی کا اتنا حصہ ہے کہ اسے ٹخنوں تک بھرے

[2362] حضرت عروہ بن زبیر سے روایت ہے کہ انصار کے ایک آدمی کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام حرہ کے ایک برساتی نالے سے اپنے نخلستان کو سیراب کرنے کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے زبیر! پانی پلاؤ پھر اسے اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔'' آپ نے دستور کے مطابق ایسا کرنے کا حکم دیا، لیکن انصاری نے کہا: یہ اس وجہ سے کہ وہ (زبیر رضی اللہ عنہ) آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''زبیر! اپنے درختوں کو سیراب کرو، پھر پانی روک لو تاآنکہ وہ منڈیر پر چڑھ جائے۔'' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا جو واجبی حق تھا وہ آپ نے دلا دیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ آیت اس معاملے کے متعلق نازل ہوئی: ''نہیں نہیں، تمھارے رب کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے تنازعات میں آپ کو حکم تسلیم نہ کر لیں۔''

ابن شہاب زہری کہتے ہیں کہ انصار اور دوسرے لوگوں نے ارشاد نبوی ''پانی کو روک لو تاآنکہ وہ منڈیر پر چڑھ جائے'' کا یہ اندازہ کیا کہ پانی کی مقدار دونوں ٹخنوں تک ہونی چاہیے۔

(٩) بَابُ فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

٢٣٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

باب: 9- پانی پلانے کی فضیلت

[2363] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص جا رہا تھا، اس کو سخت پیاس لگی تو وہ ایک کنویں میں اترا اور اس سے پانی پیا۔ جب وہ

قَالَ: «بَيْنَا رَجُلٌ يَمْشِي فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَلْهَثُ، يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا مِثْلُ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَلأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: «فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ».

باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی وجہ سے ہانپتے ہوئے گیلی مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے (دل میں) کہا کہ اسے بھی شدت پیاس سے وہی اذیت ہے جو مجھے تھی۔ اس نے اپنا موزہ پانی سے بھرا اور اسے منہ میں لیکر اوپر چڑھا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدردانی کرتے ہوئے اس کو معاف کر دیا۔" صحابۂ کرام نے پوچھا: اللہ کے رسول! کیا ہمیں چوپایوں کی خدمت کرنے میں بھی اجر ملے گا؟ آپ نے فرمایا: "ہر وہ جگر جو زندہ ہے، اس کی خدمت میں اجر ہے۔"

تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَالرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ. [راجع: ١٧٣]

حماد بن سلمہ اور ربیع بن مسلم نے محمد بن زیاد سے اس حدیث کی متابعت ذکر کی ہے۔

٢٣٦٤ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا نَافِعُ ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةَ الْكُسُوفِ فَقَالَ: «دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيْ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ، فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ، قَالَ: مَا شَأْنُ هٰذِهِ؟ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا». [راجع: ٧٤٥]

[2364] حضرت اسماء بنت ابی بکر ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سورج گہن کی نماز پڑھائی تو فرمایا: "دوزخ میرے قریب ہوئی یہاں تک کہ میں نے عرض کیا: اے میرے رب! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ اتنے میں ایک عورت دکھائی دی ...... میں سمجھتی ہوں آپ نے فرمایا:...... بلی اس کو نوچ رہی تھی۔ آپ نے پوچھا: اس کا کیا ماجرا ہے؟ جواب ملا کہ اس عورت نے بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی؟"

٢٣٦٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ، حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ، قَالَ: فَقَالَ - وَاللهُ أَعْلَمُ -: لَا أَنْتِ أَطْعَمْتِيهَا وَلَا سَقَيْتِيهَا حِينَ حَبَسْتِيهَا، وَلَا أَنْتِ [أَرْسَلْتِيهَا] فَأَكَلَتْ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ». [انظر: ٣٣١٨، ٣٤٨٢]

[2365] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عورت کو عذاب دیا گیا، وہ بھی ایک بلی کے باعث جسے اس نے باندھ رکھا تھا حتی کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی۔ اس بنا پر وہ عورت جہنم میں داخل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: تو نے اسے کھلایا نہ پلایا جبکہ تو نے اسے باندھے رکھا، اس کو چھوڑا بھی نہیں کہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی۔"

(١٠) بَابُ مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ الْحَوْضِ أَوِ الْقِرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ

باب: 10- حوض اور مشکیزے کا مالک اپنے پانی کا زیادہ حق دار ہے

٢٣٦٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَدَحٍ، فَشَرِبَ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، قَالَ: «يَا غُلَامُ! أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ الْأَشْيَاخَ؟» فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِأُوثِرَ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ. [راجع: ٢٣٥١]

[2366] حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پانی کا ایک پیالہ لایا گیا تو آپ نے اس سے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک نوعمر لڑکا تھا جبکہ بزرگ حضرات آپ کی بائیں جانب تھے۔ آپ نے فرمایا: ''برخوردار! مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں یہ پیالہ بزرگوں کو دے دوں؟'' اس نے کہا: اللہ کے رسول! میں اپنے اس حصے پر جو آپ کی طرف سے میرے نصیب میں ہے کسی کو ترجیح دینے پر راضی نہیں، تو آپ نے وہ پیالہ اسی کو دے دیا۔

٢٣٦٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَذُودَنَّ رِجَالًا عَنْ حَوْضِي كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ».

[2367] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! (قیامت کے دن) میں اپنے حوض سے بہت سارے لوگوں کو اس طرح دفع کروں گا جس طرح اجنبی اونٹ حوض پر سے ہانک دیے جاتے ہیں۔''

٢٣٦٨ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ وَكَثِيرِ بْنِ كَثِيرٍ، يَزِيدُ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ، عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَرْحَمُ اللهُ أُمَّ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ عَيْنًا مَعِينًا، وَأَقْبَلَ جُرْهُمُ فَقَالُوا: أَتَأْذَنِينَ أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ وَلَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ، قَالُوا: نَعَمْ».

[2368] حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم کرے! اگر وہ زم زم کو چھوڑ دیتیں...... یا فرمایا: اگر وہ اس میں سے چلو بھر بھر کر پانی نہ لیتیں...... تو وہ ایک جاری چشمہ ہوتا۔ قبیلۂ جرہم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہنے لگے: کیا آپ اجازت دیتی ہیں کہ ہم آپ کے قریب پڑاؤ کرلیں؟ تو انھوں نے فرمایا: ہاں، (اجازت ہے) لیکن پانی میں تمھارا کوئی حق نہیں ہوگا۔ انھوں نے کہا: ٹھیک ہے۔''

[انظر: ٣٣٦٢، ٣٣٦٣، ٣٣٦٤، ٣٣٦٥]

٢٣٦٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ حَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أَعْطَى بِهَا أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَائِهِ، فَيَقُولُ اللهُ: اَلْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ».

[2369] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تین شخص ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے بات نہیں کرے گا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت ہی سے دیکھے گا: ایک وہ شخص جس نے سامان فروخت کرتے وقت قسم اٹھائی کہ اس کی قیمت مجھے اس سے کہیں زیادہ مل رہی تھی، حالانکہ وہ اس بات میں جھوٹا تھا۔ دوسرا وہ شخص جس نے عصر کے بعد جھوٹی قسم اٹھائی تاکہ اس سے کسی مسلمان کا مال ہتھیا لے۔ تیسرا وہ شخص جو فالتو پانی سے لوگوں کو منع کرے۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا: آج کے دن میں تجھ سے اپنا فضل روک لیتا ہوں جیسا کہ تو نے اس چیز کا فضل روکا تھا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔''

قَالَ عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ، عَنْ عَمْرٍو: سَمِعَ أَبَا صَالِحٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ.

[راجع: ٢٣٥٨]

علی نے کہا: سفیان نے ہمیں کئی مرتبہ عمرو کے واسطے سے بیان کیا اور عمرو، ابوصالح سے بیان کرتے ہیں جبکہ ابوصالح اس کو بغیر کسی واسطے کے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔

(١١) بَابٌ: لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ

باب: 11- چراگاہ محفوظ کر لینے کا حق صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ہے

٢٣٧٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا حِمَى إِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ».

[2370] حضرت صعب بن جثامہ ؓ سے روایت ہے انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''چراگاہ کو اللہ اور اس کا رسول محفوظ کر سکتا ہے۔''

وَقَالَ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَمَى النَّقِيعَ، وَأَنَّ عُمَرَ حَمَى الشَّرَفَ وَالرَّبَذَةَ. [انظر: ٣٠١٣]

امام زہری نے کہا: ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ نبی ﷺ نے نقیع کو محفوظ کیا، نیز حضرت عمر ؓ نے مقام شرف اور ربذہ کو

سرکاری چراگاہ قرار دیا۔

فائدہ: وادیوں، پہاڑوں اور فالتو زمین سے اگرچہ مسلمان فائدہ اٹھا سکتے ہیں لیکن وہ ان کے مالک نہیں بن سکتے، یہ حق صرف حکومت کو ہے کہ وہ کسی فالتو زمین کو چراگاہ قرار دے۔ ایسی چراگاہ میں جہاد کے گھوڑے، اونٹ اور زکاۃ کے جانور وغیرہ چرائے جا سکتے ہیں۔

(١٢) بَابُ شُرْبِ النَّاسِ وَسَقْيِ الدَّوَابِّ مِنَ الْأَنْهَارِ

٢٣٧١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ، فَأَطَالَ لَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذٰلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيَلُهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَّهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَّسْقِيَ كَانَ ذٰلِكَ حَسَنَاتٍ لَّهُ، فَهِيَ لِذٰلِكَ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَّتَعَفُّفًا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذٰلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّرِيَاءً وَّنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ عَلَى ذٰلِكَ وِزْرٌ». وَسُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحُمُرِ، فَقَالَ: «مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هٰذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ: ﴿فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ﴾ [الزلزلة: ٧، ٨].

باب: 12- نہروں سے لوگوں اور جانوروں کا پانی پینا

[2371] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”گھوڑا کسی کے لیے اجر بنتا ہے تو کسی کے لیے پردہ بنتا ہے، نیز کسی کے لیے بوجھ بھی ہوتا ہے۔ ثواب کا ذریعہ اس شخص کے لیے ہے جس نے اسے اللہ کی راہ میں کام کے لیے رکھا۔ وہ شخص اس کی رسی کو چراگاہ یا باغ میں دراز کر دے تو جتنا کچھ بھی اس کے دائرے میں رہتے ہوئے چراگاہ یا باغ میں چرے گا وہ اس کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر اس کی رسی ٹوٹ جائے اور وہ اگلی ٹانگیں اٹھا کر ایک دو چھلانگیں لگائے (اور دوڑے) تو اس کے قدموں کے نشانات اور اس کی لید اس شخص کے لیے نیکیاں ہوں گی۔ اور اگر وہ کسی نہر کے پاس سے گزرے اور اس سے پانی پیے، حالانکہ اس کا پانی پلانے کا ارادہ بھی نہیں تھا تو بھی اس کے لیے نیکیوں کا باعث ہے۔ اور وہ شخص جس نے مال داری اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا باندھا، پھر اس کی گردن اور پیٹھ کے متعلق اللہ کے حق کو فراموش نہیں کیا تو وہ اس کے لیے بچاؤ اور ستر کا باعث ہوگا۔ اور جس شخص نے اترانے، دکھانے اور مسلمانوں کو گزند پہنچانے کے لیے گھوڑا پالا تو وہ اس کے لیے وبال اور عذاب کا باعث ہے۔“ رسول اللہ ﷺ سے گدھوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ”گدھوں کے متعلق

[انظر : ۲۸٦٠، ۳٦٤٦، ٤٩٦٢، ٤٩٦٣، ۷۳٥٦]

مجھ پر کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ جامع اور منفرد آیت اتری ہے: جو کوئی ذرہ بھر بھلائی کرے گا تو اسے دیکھ لے گا اور جو کوئی رتی بھر برائی کرے گا تو اسے بھی دیکھ لے گا۔"

۲۳۷۲ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا». قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟، قَالَ: «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ۹۱]

[2372] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھنے لگا۔ آپ نے فرمایا: "اس کی تھیلی اور اس کے سر بندھن کو اچھی طرح پہچان لو، پھر ایک سال تک اس کی تشہیر کرو، اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر بصورت دیگر تم اس سے جو چاہو کرو۔" اس نے کہا: اگر بھولی بھٹکی بکری ملے تو کیا کیا جائے؟ آپ نے فرمایا: "یا تم اس سے فائدہ اٹھاؤ گے، یا تمھارے بھائی کا حصہ بنے گی یا بھیڑیے کا لقمہ ہوگی۔" اس نے پھر دریافت کیا: اگر بھولا بھٹکا اونٹ ملے تو؟ آپ نے فرمایا: "تجھے اس سے کیا سروکار ہے؟ اس کا مشکیزہ اور موزہ سب اس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پر پہنچ جائے گا اور درخت کے پتے کھا لے گا تا آنکہ اس کا مالک اس کو پا لے گا۔"

(۱۳) بَابُ بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَأِ

باب: 13- سوکھی لکڑی اور گھاس فروخت کرنا

۲۳۷۳ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ أَحْبُلًا فَيَأْخُذَ حُزْمَةً مِّنْ حَطَبٍ فَيَبِيعَ فَيَكُفَّ اللهُ بِهَا وَجْهَهُ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أُعْطِيَ أَمْ مُنِعَ». [راجع: ۱٤٧۱]

[2373] حضرت زبیر بن عوام ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص رسیاں اٹھا کر لکڑیوں کا گٹھا بنائے، پھر اسے فروخت کر دے، اس کے باعث اللہ تعالیٰ اس کی خودداری محفوظ رکھے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرے، اسے کچھ دیا جائے یا نہ دیا جائے۔"

۲۳۷٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ

[2374] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی اپنی

مَّوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنْ يَّحْتَطِبَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةً عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَّسْأَلَ أَحَدًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ».

[راجع: ١٤٧٠]

کمر پر لکڑیوں کا گٹھا لائے یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ دوسروں سے سوال کرے، خواہ کوئی اس کو دے یا نہ دے۔''

٢٣٧٥ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ: أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَّعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَّوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرٰى فَأَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِّنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَحْمِلَ عَلَيْهِمَا إِذْخِرًا لِّأَبِيعَهُ، وَمَعِيَ صَائِغٌ مِّنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ، فَأَسْتَعِينَ بِهِ عَلٰى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ، فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ، فَثَارَ إِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ: وَمِنَ السَّنَامِ؟ قَالَ: قَدْ جَبَّ أَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا. قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: فَنَظَرْتُ إِلٰى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي، فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ ابْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلٰى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لِّآبَائِي؟ فَرَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَهْقِرُ حَتّٰى خَرَجَ

[2375] حضرت علی بن ابی طالب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ میں نے بدر کے دن مال غنیمت میں سے ایک جوان اونٹنی حاصل کی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ ﷺ نے عطا کی تھی۔ میں نے ایک دن ان دونوں اونٹنیوں کو ایک انصاری شخص کے دروازے پر بٹھایا۔ میرا ارادہ تھا کہ میں ان پر اذخر گھاس لا کر فروخت کروں۔ میرے ساتھ بنوقینقاع کا ایک زرگر بھی تھا۔ میں چاہتا تھا کہ اس کی مدد حاصل کروں اور اذخر فروخت کر کے حضرت فاطمہ ؓ سے شادی کا ولیمہ کروں۔ اس وقت حضرت حمزہ بن عبدالمطلب ؓ اس گھر میں مے نوشی کر رہے تھے۔ ان کے ساتھ ایک گانے والی عورت بھی تھی۔ اس نے جب یہ مصرع گایا: اے حمزہ! اٹھو فربہ جوان اونٹنیوں کے لیے، تو حمزہ ؓ تلوار لے کر ان کی طرف جھپٹ پڑے، ان کے کوہان کاٹ ڈالے اور پیٹ بھی پھاڑ ڈالے، پھر ان دونوں کی کلیجیاں نکال لیں۔ (راویٔ حدیث ابن جریج کہتے ہیں کہ) میں نے ابن شہاب سے پوچھا کہ کوہانوں میں سے کیا لیا؟ تو انھوں نے کہا: کوہان تو وہ کاٹ کر لے گئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: میں نے اس منظر کو دیکھا تو انتہائی پریشان ہوا، چنانچہ میں اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ کے پاس حضرت زید بن حارثہ ؓ بھی تھے۔ میں نے تمام روئیداد بیان کی تو آپ ﷺ نکلے۔ آپ کے ساتھ حضرت زید بن حارثہ ؓ

عَنْهُمْ، وَذٰلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ. [راجع: ٢٠٨٩]

بھی تھے۔ میں بھی آپ کے ساتھ ہولیا۔ آپ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو ان پر اظہار ناراضی فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نظر اٹھائی اور کہا: تم تو میرے باپ داد کے غلام ہی ہو۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ الٹے پاؤں لوٹ آئے۔ یہ واقعہ تحریم خمر سے پہلے کا ہے۔

(١٤) بَابُ الْقَطَائِعِ

باب: 14- جاگیریں دینا

٢٣٧٦ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا رَّضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُقْطِعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطِعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطِعُ لَنَا، قَالَ: «سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي». [انظر: ٢٣٧٧، ٣١٦٣، ٣٧٩٤]

[2376] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارادہ فرمایا کہ بحرین کے علاقے میں کچھ جاگیریں لوگوں کو دیں۔ انصار نے مشورہ دیا کہ آپ ایسا نہ کریں تا آنکہ ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بھی جاگیریں دیں جیسا کہ ہمیں دیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم عنقریب دیکھو گے کہ لوگوں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ ایسے حالات میں میری ملاقات تک صبر کرنا۔''

فائدہ: واضح رہے کہ بحرین سے مراد آج کل امارت والا بحرین نہیں بلکہ عہد نبوی کے بحرین میں سعودی عرب کا مشرقی صوبہ شامل تھا جس میں الخبر، الدمام اور ظہران وغیرہ کے علاقے ہیں۔

(١٥) بَابُ كِتَابَةِ الْقَطَائِعِ

باب: 15- جاگیروں کی سند لکھ کر دینا

٢٣٧٧ - وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: دَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْأَنْصَارَ لِيُقْطِعَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ فَعَلْتَ فَاكْتُبْ لِإِخْوَانِنَا مِنْ قُرَيْشٍ بِمِثْلِهَا، فَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «[إِنَّكُمْ] سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي». [راجع: ٢٣٧٦]

[2377] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کو بلایا تاکہ ان کو علاقۂ بحرین میں جاگیریں دیں۔ انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اگر آپ نے ایسا کرنا ہے تو ہمارے قریشی بھائیوں کو بھی ویسی ہی جاگیروں کی سند لکھ دیں، لیکن نبی ﷺ کے پاس اس وقت اتنی زمین نہیں تھی۔ آپ نے فرمایا: ''تم عنقریب دیکھو گے کہ (تمھیں نظرانداز کر کے) دوسروں کو تم پر ترجیح دی جائے گی۔ ایسے حالات میں صبر سے کام لینا حتیٰ کہ قیامت کے دن مجھ سے آملو۔''

(١٦) بَابُ حَلَبِ الْإِبِلِ عَلَى الْمَاءِ

باب:16-اونٹنیوں کو چشموں پر دوہا جائے

٢٣٧٨ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مِنْ حَقِّ الْإِبِلِ أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ». [راجع: ١٤٠٢]

[2378] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اونٹنیوں کا حق یہ ہے کہ ان کا دودھ چشموں پر دوہا جائے۔''

(١٧) بَابُ الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ مَمَرٌّ أَوْ شِرْبٌ فِي حَائِطٍ أَوْ فِي نَخْلٍ

باب: 17-اس شخص کے متعلق جسے باغ سے گزرنے، پانی دینے یا کھجور کا پھل لینے کا حق ہو

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ بَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ، وَلِلْبَائِعِ الْمَمَرُّ وَالسَّقْيُ حَتَّى يَرْفَعَ، وَكَذٰلِكَ رَبُّ الْعَرِيَّةِ».

نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کھجور کا درخت پیوند لگانے کے بعد فروخت کیا تو اس کا پھل بیچنے والے کا ہے۔ اسے باغ میں جانے، وہاں سے گزرنے اور سیراب کرنے کا بھی حق حاصل رہتا ہے تا آنکہ وہ اپنا پھل اٹھا لے، صاحب عریہ کو بھی یہ حق حاصل ہوں گے۔''

٢٣٧٩ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ». [راجع: ٢٢٠٣]

[2379] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو کوئی کھجور کا درخت پیوندکاری کے بعد خریدے تو اس کا پھل فروخت کرنے والے کے لیے ہے الا یہ کہ خریدار پھل لینے کی شرط طے کر لے۔ اسی طرح اگر کسی نے ایسا غلام خریدا جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہوگا الا یہ کہ خریدار مال لینے کی شرط لگا دے۔''

وَعَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ فِي الْعَبْدِ.

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث صرف غلام کے متعلق ہے۔

٢٣٨٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ

[2380] حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے اجازت دی کہ عرایا کی بیع

عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا. [راجع: ٢١٧٣]

اندازہ کر کے خشک کھجور کے عوض ہو سکتی ہے۔

٢٣٨١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ: سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ، وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ، وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَأَنْ لَّا تُبَاعَ إِلَّا بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ، إِلَّا الْعَرَايَا. [راجع: ١٤٨٧]

[2381] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیع مخابرہ، بیع محاقلہ اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا، نیز درختوں پر لگے پھلوں کی خرید و فروخت سے بھی منع فرمایا حتی کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ درختوں پر لگا ہوا پھل صرف درہم و دینار ہی سے فروخت کیا جائے لیکن بیع عرایا کی اجازت ہے۔

٢٣٨٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ مَوْلَى ابْنِ أَبِي أَحْمَدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ - أَوْ فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ، شَكَّ دَاوُدُ فِي ذٰلِكَ -. [راجع: ٢١٩]

[2382] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اندازے سے خشک کھجور کے عوض پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم (مقدار) میں بیع عرایا کی اجازت دی۔ اس (مقدار) میں راویٔ حدیث داود کو شک ہوا۔

٢٣٨٣، ٢٣٨٤ - حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ مَّوْلَى بَنِي حَارِثَةَ: أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ وَّسَهْلَ بْنَ أَبِي حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ: بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ، إِلَّا أَصْحَابَ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ.

[2384،2383] حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ، یعنی درخت پر لگی ہوئی کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا، البتہ آپ نے عرایا والوں کو اس کی اجازت دی۔

قَالَ: وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي بُشَيْرٌ مِّثْلَهُ. [راجع: ٢١٩١]

ابن اسحاق نے کہا: مجھ سے بشیر نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

43 - كِتَابٌ فِي الِاسْتِقْرَاضِ وَأَدَاءِ الدُّيُونِ وَالْحَجْرِ وَالتَّفْلِيسِ

قرض لینے، اتارنے، تصرف سے روکنے اور دیوالیہ قرار دینے کے احکام ومسائل

(١) بَابُ مَنِ اشْتَرَى بِالدَّيْنِ وَلَيْسَ عِنْدَهُ ثَمَنُهُ أَوْ لَيْسَ بِحَضْرَتِهِ

٢٣٨٥ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ - هُوَ الْبِيكَنْدِيُّ -: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «كَيْفَ تَرَى بَعِيرَكَ؟ أَتَبِيعُهُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فَبِعْتُهُ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْبَعِيرِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَهُ. [راجع: ٤٤٣]

٢٣٨٦ - حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى طَعَامًا مِّنْ يَهُودِيٍّ إِلَى أَجَلٍ وَّرَهَنَهُ دِرْعًا مِّنْ حَدِيدٍ. [راجع: ٢٠٨٦]

باب: 1- جس نے کوئی چیز ادھار خریدی جبکہ اس کے پاس بالکل یا بروقت کچھ نہیں ہے

[2385] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک جنگ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ نے میرے اونٹ کے متعلق پوچھا: ''تم اسے کیسا پا رہے ہو؟ کیا تم اسے میرے ہاتھ بیچتے ہو؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں، چنانچہ میں نے وہ اونٹ آپ کو فروخت کر دیا۔ جب آپ مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میں آپ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اس کی قیمت ادا کر دی۔

[2386] حضرت اعمش بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابراہیم نخعی ؒ کے ہاں بیع سلم (قرض) میں گروی رکھنے کا ذکر کیا تو انھوں نے فرمایا: مجھ سے اسود نے بیان کیا کہ حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے ایک یہودی سے ایک معین مدت کے لیے (ادھار پر) غلہ خریدا اور اس کے پاس لوہے کی زرہ گروی رکھ دی۔

(٢) بَابُ مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَوْ إِتْلَافَهَا

باب:2- جو شخص قرض کے طور پر لوگوں سے ان کا مال ادا کرنے کی نیت سے لے یا اسے ہضم کرنے کی نیت سے لے

٢٣٨٧ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ أَدَاءَهَا أَدَّى اللهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللهُ».

[2387] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص لوگوں سے مال اس نیت سے لیتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کرنے کی توفیق دے گا اور جو شخص لوگوں کا مال ضائع کر دینے کے ارادے سے لے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو ضائع کر دے گا۔''

(٣) بَابُ أَدَاءِ الدُّيُونِ

باب:3- قرضوں کا ادا کرنا

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا۟ ٱلْأَمَـٰنَـٰتِ إِلَىٰٓ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُم بَيْنَ ٱلنَّاسِ أَن تَحْكُمُوا۟ بِٱلْعَدْلِ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُم بِهِۦٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ كَانَ سَمِيعًۢا بَصِيرًا﴾ [النساء: ٥٨].

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ تمھیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں کو ادا کرو۔ اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل وانصاف سے فیصلہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تمھیں بہت اچھی بات کی نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ سب کچھ سننے والا سب کچھ دیکھنے والا ہے۔''

٢٣٨٨ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أُحُدًا - قَالَ: «مَا أُحِبُّ أَنَّهُ يُحَوَّلُ لِي ذَهَبًا يَمْكُثُ عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا دِينَارًا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ»، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ، إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا»، وَأَشَارَ أَبُو شِهَابٍ بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ «وَقَلِيلٌ مَا هُمْ»، وَقَالَ: «مَكَانَكَ» وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَسَمِعْتُ

[2388] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ تھا، آپ نے احد پہاڑ کو دیکھ کر فرمایا: ''میں نہیں چاہتا کہ یہ پہاڑ میرے لیے سونے کا بن جائے تو تین دن کے بعد ایک دینار بھی اس میں سے میرے پاس باقی رہے مگر وہ دینار جسے میں نے قرض کی ادائیگی کے لیے رکھ لیا ہو۔'' پھر آپ نے فرمایا: ''بے شک جو دولت مند ہیں وہی محتاج ہیں مگر وہ شخص جو مال کو اس طرح خرچ کرے۔'' (راویٔ حدیث) ابوشہاب نے اپنے ہاتھ سے سامنے، دائیں اور بائیں جانب اشارہ کر کے بتایا کہ اس طریقے سے۔ ''لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔''

صَوْتًا فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ، ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: «مَكَانَكَ حَتَّى آتِيَكَ». فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اَلَّذِي سَمِعْتُ - أَوْ قَالَ: اَلصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ -؟ قَالَ: «وَهَلْ سَمِعْتَ؟» قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: «أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ: مَنْ مَّاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»، قُلْتُ: وَمَنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ: «نَعَمْ». [راجع: ١٢٣٧]

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم یہیں ٹھہرو۔'' پھر آپ تھوڑی دور آگے بڑھ گئے، چنانچہ میں نے کچھ آواز سنی تو ادھر جانا چاہا لیکن مجھے آپ کا فرمان یاد آ گیا کہ ''یہیں ٹھہرے رہنا جب تک میں تیرے پاس نہ آ جاؤں۔'' جب آپ واپس آئے تو میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ آواز کیسی تھی جو میں نے سنی؟ آپ نے فرمایا: ''تو نے آواز سنی تھی؟'' میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ''میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے، انھوں نے کہا: آپ کی امت میں سے جو شخص اس حالت میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔'' میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ ایسے ایسے کام کرتا ہو؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں (تب بھی جنت میں ضرور جائے گا)۔''

٢٣٨٩ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا مَّا يَسُرُّنِي أَنْ لَّا يَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثٌ وَّعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ». رَوَاهُ صَالِحٌ وَّعُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. [انظر: ٦٤٤٥، ٧٢٢٨]

[2389] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر تین دن گزر جائیں اور اس میں سے کوئی چیز میرے پاس باقی رہے۔ ہاں، قرض کی ادائیگی کے لیے کچھ رکھ لوں تو اور بات ہے۔'' اس روایت کو صالح اور عقیل نے زہری سے بیان کیا ہے۔

(٤) بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْإِبِلِ

باب: 4- اونٹ قرض لینا

٢٣٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بِمِنًى يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا تَقَاضَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: «دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ

[2390] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے قرض کا تقاضا کیا تو اس نے تقاضا کرنے میں سختی سے کام لیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابۂ کرام اس کی طرف لپکے تو آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق کو بات کرنے کا حق ہے۔ اس کے لیے

مَقَالًا وَاشْتَرُوا لَهُ بَعِيرًا فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ»، قَالُوا: لَا نَجِدُ إِلَّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، قَالَ: «اشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ إِيَّاهُ؛ فَإِنَّ خَيْرَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

کوئی اونٹ خریدو اور اسے دے دو۔" صحابۂ کرام نے کہا: ہمیں تو اس کے اونٹ (کی عمر) سے زیادہ عمر کا اونٹ ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہی خرید لو اور اسے دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو ادائیگی کے اعتبار سے بہتر ہے۔"

فائدہ: اجناس کے تبادلے میں، اگر وہ ہم جنس ہوں تو دو باتیں ضروری ہیں: برابر ہونا اور نقد ہونا۔ اگر مختلف اجناس کا باہمی تبادلہ کرنا ہو تو ایک چیز کا ہونا ضروری ہے کہ سودا دست بدست ہو، البتہ کمی بیشی جائز ہے، لیکن حیوانات میں کوئی پابندی نہیں ہے، ان کا باہمی تبادلہ ادھار بھی کیا جا سکتا ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے، اور ان میں کمی بیشی بھی درست ہے جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم سے ایک اونٹ لیتا اور صدقے کے دو اونٹ دینے کا وعدہ کرتا تھا۔[1] بہرحال حیوانات کی خرید و فروخت کے متعلق وسعت ہے، ایک جانور کو دو یا اس سے زیادہ اسی جنس کے جانوروں کے عوض نقد اور ادھار پر فروخت کرنا جائز ہے۔ خود رسول اللہ ﷺ نے دو غلاموں کے عوض ایک غلام خریدا تھا۔[2]

(٥) بَابُ حُسْنِ التَّقَاضِي

باب: 5- نرمی سے تقاضا کرنا

٢٣٩١ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَاتَ رَجُلٌ فَقِيلَ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ؟ قَالَ: كُنْتُ أُبَايِعُ النَّاسَ فَأَتَجَوَّزُ عَنِ الْمُوسِرِ، وَأُخَفِّفُ عَنِ الْمُعْسِرِ، فَغُفِرَ لَهُ». قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: سَمِعْتُهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٠٧٧]

[2391] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "ایک شخص مرا تو اس سے پوچھا گیا: تو کیا کرتا تھا؟ اس نے کہا کہ میں لوگوں سے لین دین کرتا تھا، جو لوگ کشادہ حال ہوتے ان سے درگزر کرتا اور جو لوگ تنگ دست ہوتے ان کا بوجھ ہلکا کر دیتا تھا۔ تو اس کے گناہ معاف کر دیے گئے۔" حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث نبی ﷺ سے خود سنی ہے۔

(٦) بَابٌ: هَلْ يُعْطَى أَكْبَرَ مِنْ سِنِّهِ؟

باب: 6- کیا قرض کے اونٹ کے عوض اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دیا جا سکتا ہے؟

٢٣٩٢ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى، عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي

[2392] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور

1 مسند أحمد: 171/2. 2 صحيح مسلم، المساقاة، حديث: 4113 (1602).

سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاهُ بَعِيرًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْطُوهُ»، فَقَالُوا: لَا نَجِدُ إِلَّا سِنًّا أَفْضَلَ مِنْ سِنِّهِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَاكَ اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

اس نے اپنا اونٹ واپس لینے کا تقاضا کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دو۔'' صحابۂ کرام ؓ نے عرض کیا: ہمیں تو اس کے اونٹ سے بڑی عمر کا بہتر اونٹ ملتا ہے۔ تب وہ شخص کہنے لگا: آپ نے میرا پورا حق ادا کر دیا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا پورا پورا بدلہ دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اسے وہی اونٹ دے دو کیونکہ اچھے لوگ وہی ہیں جو اچھی طرح قرض ادا کرتے ہیں۔''

(٧) بَابُ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: 7- اچھی طرح سے قرض ادا کرنا

٢٣٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سِنٌّ مِّنَ الْإِبِلِ فَجَاءَهُ يَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ ﷺ: «أَعْطُوهُ»، فَطَلَبُوا سِنَّهُ فَلَمْ يَجِدُوا لَهُ إِلَّا سِنًّا فَوْقَهَا، فَقَالَ: «أَعْطُوهُ»، فَقَالَ: أَوْفَيْتَنِي أَوْفَى اللهُ بِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً». [راجع: ٢٣٠٥]

[2393] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص کا نبی ﷺ کے ذمے ایک خاص عمر کا اونٹ واجب الادا تھا۔ جب وہ آپ سے تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا: ''اسے اونٹ دے دو۔'' صحابۂ کرام ؓ نے اُس عمر کا اونٹ تلاش کیا تو نہ مل سکا بلکہ اس سے زیادہ عمر کا اونٹ دستیاب ہوا، تو آپ نے فرمایا: ''وہی دے دو۔'' اس شخص نے کہا: آپ نے مجھے پورا حق دے دیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا پورا پورا ثواب دے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو ادائیگی کے لحاظ سے بہترین ہیں۔''

٢٣٩٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادٌ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ - قَالَ مِسْعَرٌ: أُرَاهُ قَالَ: ضُحًى - فَقَالَ: «صَلِّ رَكْعَتَيْنِ»، وَكَانَ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَانِي وَزَادَنِي. [راجع: ٤٤٣]

[2394] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ (راویٔ حدیث) حضرت مسعر کہتے ہیں کہ میرے گمان کے مطابق انھوں نے کہا: چاشت کا وقت تھا۔ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''دو رکعت ادا کرو۔'' میرا آپ کے ذمے کچھ قرض تھا تو آپ نے وہ ادا کیا اور مجھے کچھ زیادہ بھی دیا۔

(٨) بَابٌ: إِذَا قَضَى دُونَ حَقِّهِ أَوْ حَلَّلَهُ فَهُوَ جَائِزٌ

باب: 8- اگر کوئی دوسرے کا حق کم ادا کرے (قرض خواہ راضی ہو) یا اس سے معاف کرا لے تو جائز ہے

٢٣٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَّعَلَيْهِ دَيْنٌ، فَاشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُمْ أَنْ يَّقْبَلُوا تَمْرَ حَائِطِي وَيُحَلِّلُوا أَبِي فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ حَائِطِي وَقَالَ: «سَنَغْدُو عَلَيْكَ»، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَطَافَ فِي النَّخْلِ وَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ، فَجَدَدْتُّهَا فَقَضَيْتُهُمْ وَبَقِيَ لَنَا مِنْ تَمْرِهَا. [راجع: ٢١٢٧]

[2395] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے اور ان پر قرض تھا تو قرض خواہوں نے حقوق طلبی میں سختی سے کام لیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے قرض خواہوں سے فرمایا کہ وہ ان کے باغ کا پھل قبول کر لیں اور ان کے والد کو قرض سے بری کر دیں، لیکن ان لوگوں نے اس سے انکار کر دیا۔ نبی ﷺ نے انھیں میرا باغ نہ دیا بلکہ مجھ سے فرمایا: ''میں کل تمھارے باغ میں آؤں گا۔'' چنانچہ آپ ﷺ صبح تشریف لائے تو میرے باغ کا پورا چکر لگایا اور اس کے پھل میں برکت کی دعا فرمائی۔ اس کے بعد میں نے پھل اتارا، اس میں سے قرض خواہوں کا قرض بھی ادا کر دیا اور ہمارے لیے کچھ کھجوریں بچ بھی گئیں۔

(٩) بَابٌ: إِذَا قَاصَّ أَوْ جَازَفَهُ فِي الدَّيْنِ تَمْرًا بِتَمْرٍ أَوْ غَيْرِهِ

باب: 9- قرض کی ادائیگی میں پورے تول یا اندازے سے کھجوروں یا کسی اور چیز کے بدلے کھجوریں دے تو جائز ہے

٢٣٩٦ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنْ هِشَامٍ، عَنْ وَّهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ عَلَيْهِ ثَلَاثِينَ وَسْقًا لِّرَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ، فَاسْتَنْظَرَهُ جَابِرٌ، فَأَبَى أَنْ يُّنْظِرَهُ، فَكَلَّمَ جَابِرٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ لِيَشْفَعَ لَهُ إِلَيْهِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ لِيَأْخُذَ ثَمَرَ نَخْلِهِ بِالَّتِي لَهُ فَأَبَى، فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ فَمَشَى فِيهَا ثُمَّ قَالَ لِجَابِرٍ: «جُدَّ لَهُ فَأَوْفِ لَهُ الَّذِي لَهُ»، فَجَدَّهُ بَعْدَ مَا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَوْفَاهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا وَّفَضَلَتْ لَهُ سَبْعَةَ عَشَرَ

[2396] وہب بن کیسان کہتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے انھیں بتایا کہ ان کے والد جب فوت ہوئے تو ان پر ایک یہودی کا تیس وسق قرض تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اس سے مہلت طلب کی تو اس نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ یہودی سے اس کی سفارش کریں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ یہودی کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے گفتگو کی کہ وہ اپنے قرض کے عوض اس (جابر) کے باغ کی کھجوریں لے لے تو اس نے انکار کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ باغ میں تشریف لے گئے اور اس کا چکر لگایا، پھر حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ''اس کا پھل توڑ کر اس کا قرض ادا کرو۔'' چنانچہ

وَسْقًا، فَجَاءَ جَابِرٌ رَّسُولَ اللهِ ﷺ لِيُخْبِرَهُ بِالَّذِي كَانَ، فَوَجَدَهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَخْبَرَهُ بِالْفَضْلِ فَقَالَ: «أَخْبِرْ ذٰلِكَ ابْنَ الْخَطَّابِ»، فَذَهَبَ جَابِرٌ إِلٰى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ عَلِمْتُ حِينَ مَشٰى فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيُبَارَكَنَّ فِيهَا. [راجع: ٢١٢٧]

حضرت جابر ؓ نے رسول اللہ ﷺ کے واپس جانے کے بعد پھل توڑا اور یہودی کے تیس وسق پورے دے دیے۔ ان کے پاس سترہ وسق کھجور باقی بچ رہی۔ اُس کے بعد حضرت جابر ؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے یہ واقعہ بیان کریں۔ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو حضرت جابر ؓ نے آپ سے کھجور کے باقی بچ رہنے کا ذکر کیا، آپ نے فرمایا: ''ابن خطاب ؓ کو بھی اس سے آگاہ کرو۔'' چنانچہ حضرت جابر ؓ حضرت عمر ؓ کے پاس آئے اور اس کی خبر دی تو انھوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے باغ کا چکر لگایا تھا تو مجھے اسی وقت یقین ہوگیا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس میں ضرور برکت فرمائے گا۔

(١٠) بَابُ مَنِ اسْتَعَاذَ مِنَ الدَّيْنِ

باب:10- جس نے قرض سے پناہ مانگی

٢٣٩٧ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»، فَقَالَ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ يَا رَسُولَ اللهِ مِنَ الْمَغْرَمِ! قَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». [راجع: ٨٣٢]

[2397] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ دوران نماز میں دعا کیا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔'' کسی کہنے والے نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ قرض سے بکثرت پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''آدمی جب مقروض ہوتا ہے تو بات بات پر جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔''

(١١) بَابُ الصَّلَاةِ عَلٰى مَنْ تَرَكَ دَيْنًا

باب:11- اس شخص کی نماز جنازہ جو قرض چھوڑ کر مرا

٢٣٩٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

[2398] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی

عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ، وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَإِلَيْنَا». [راجع: ٢٢٩٨]

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جس نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے ورثاء کا حق ہے اور جس نے کوئی بوجھ (اہل وعیال یا قرض) چھوڑا تو وہ ہمارے ذمے ہے۔"

فائدہ: مرنے والے کے پاس اگر قرض کی ادائیگی کا سامان نہیں ہے تو اس کا قرض بیت المال کی طرف سے ادا کیا جائے گا، لیکن اس کا مطلب قطعاً یہ نہیں کہ لوگ قرض لے کر فضول خرچیاں کریں اور اس امید پر اسراف کریں کہ بیت المال کی طرف سے ادا کر دیا جائے گا۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ اس پہلو پر کڑی نظر رکھے تا کہ لوگ اس سہولت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائیں۔

٢٣٩٩ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أَوْلَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اقْرَؤُوا إِنْ شِئْتُمْ: ﴿ٱلنَّبِىُّ أَوْلَىٰ بِٱلْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ﴾ [الأحزاب: ٦] فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا، وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ». [راجع: ٢٢٩٨]

[2399] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "دنیا میں کوئی مومن ایسا نہیں جس سے میرا دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ قریب رشتہ نہ ہو۔ اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو: "نبی اہل ایمان سے ان کی جانوں سے بھی زیادہ قریبی رشتہ رکھتے ہیں۔" لہذا جو کوئی مومن مر جائے اور مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے خاندان کو ملے گا جو اس کے وارث ہوں۔ اور جو کوئی قرض یا عیال چھوڑ جائے تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا بندوبست کرنے والا ہوں۔"

(١٢) بَابٌ: مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ

باب: 12- مالدار کا (قرض خواہ سے) ٹال مٹول کرنا زیادتی ہے

٢٤٠٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ أَخِي وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ». [راجع: ٢٢٨٧]

[2400] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مالدار کا ٹال مٹول کرنا صریح ظلم ہے۔"

فائدہ: کسی نے قرض لیا، جب ادا کرنے کے قابل ہوا تو ٹال مٹول کرنے لگا، شریعت کی نظر میں یہ ایک سنگین جرم ہے اور عدالت جرم کی نوعیت کے مطابق اسے سزا دے سکتی ہے۔ یہ کوئی ایسی حرکت نہیں جسے نظر انداز کر دیا جائے۔

(١٣) بَابٌ: لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالٌ

باب: 13- حق دار کو کچھ کہنے (طعن و ملامت کرنے) کا حق ہے

وَيُذْكَرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوبَتَهُ». قَالَ سُفْيَانُ: عِرْضُهُ يَقُولُ: مَطَلْتَنِي، وَعُقُوبَتُهُ: اَلْحَبْسُ.

نبی ﷺ سے یہ منقول ہے: ''جو شخص قدرت کے باوجود ٹال مٹول کرتا ہے، اس کا یہ رویہ، اسے سزا دینے اور اس کی بے عزتی کرنے کو حلال کر دیتا ہے۔'' سفیان کہتے ہیں: اس کی عزت کا حلال ہونا یہ ہے کہ قرض خواہ اسے کہے کہ تم میرے ساتھ صرف ٹال مٹول کر رہے ہو۔ اور سزا سے مراد اسے قید کرنا ہے۔

٢٤٠١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ يَتَقَاضَاهُ فَأَغْلَظَ لَهُ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ فَقَالَ: «دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا». [راجع: ٢٣٠٥]

[2401] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص اپنے حق کا مطالبہ کرنے کے لیے حاضر ہوا۔ اس نے حق طلبی میں آپ کے ساتھ کچھ سخت انداز اختیار کیا تو صحابۂ کرام ؓ نے اس کی گوشمالی کرنے (اسے سزا دینے) کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو، بے شک صاحب حق کو (کڑوی کسیلی) باتیں کرنے کا حق ہے۔''

(١٤) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ مُفْلِسٍ فِي الْبَيْعِ وَالْقَرْضِ وَالْوَدِيعَةِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

باب: 14- جب کوئی شخص اپنا مال از قسم بیع، قرض اور امانت کسی دیوالیہ شخص کے پاس پائے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے

وَقَالَ الْحَسَنُ: إِذَا أَفْلَسَ وَتَبَيَّنَ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ وَلَا بَيْعُهُ وَلَا شِرَاؤُهُ. وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: قَضٰى عُثْمَانُ: مَنِ اقْتَضٰى مِنْ حَقِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

امام حسن بصری ؒ نے کہا: جب کوئی دیوالیہ ہو جائے اور اس کا دیوالیہ پن حاکم کے نزدیک ثابت ہو جائے تو اس کا غلام کو آزاد کرنا اور خرید و فروخت کرنا جائز نہیں۔ حضرت سعید بن مسیّب نے کہا کہ حضرت عثمان ؓ کے فیصلے کے مطابق جس نے کسی کے دیوالیہ ہونے سے پہلے اپنا حق لے لیا وہ اس کا ہے اور جس نے بعینہٖ اپنا مال پہچان لیا وہ اس کا زیادہ حق دار ہے۔

٢٤٠٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ - أَوْ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -: «مَنْ أَدْرَكَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ أَوْ إِنْسَانٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ».

[2402] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے اپنا مال بعینہٖ کسی شخص کے پاس پایا جو دیوالیہ ہو گیا ہے تو وہ دوسروں کی نسبت اس کا زیادہ حق دار ہے۔''

(١٥) بَابُ مَنْ أَخَّرَ الْغَرِيمَ إِلَى الْغَدِ أَوْ نَحْوِهِ وَلَمْ يَرَ ذٰلِكَ مَطْلًا

باب: 15- اگر کسی مال دار نے قرض خواہ کو کل یا پرسوں تک مؤخر کیا تو ایسا کرنا ٹال مٹول نہیں ہو گا

وَقَالَ جَابِرٌ: اِشْتَدَّ الْغُرَمَاءُ فِي حُقُوقِهِمْ فِي دَيْنِ أَبِي، فَسَأَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَقْبَلُوا ثَمَرَ حَائِطِي فَأَبَوْا، فَلَمْ يُعْطِهِمُ الْحَائِطَ وَلَمْ يَكْسِرْهُ لَهُمْ، وَقَالَ: «سَأَغْدُو عَلَيْكُمْ غَدًا»، فَغَدَا عَلَيْنَا حِينَ أَصْبَحَ، فَدَعَا فِي ثَمَرِهَا بِالْبَرَكَةِ فَقَضَيْتُهُمْ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ کے ذمے قرض کے معاملے میں قرض خواہوں نے حقوق طلبی میں سختی کی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ میرے باغ کے پھل قبول کر لیں لیکن انھوں نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا۔ آپ ﷺ نے نہ تو انھیں باغ دیا اور نہ پھل ہی توڑ کر ان کے حوالے کیے بلکہ آپ نے فرمایا: ''میں کل تمھارے پاس آؤں گا۔'' جب دوسرے دن صبح کے وقت آپ تشریف لائے اور باغ کے پھلوں میں برکت کی دعا فرمائی تو میں نے ان کا قرض پورا پورا ادا کر دیا۔

(١٦) بَابُ مَنْ بَاعَ مَالَ الْمُفْلِسِ أَوِ الْمُعْدِمِ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الْغُرَمَاءِ أَوْ أَعْطَاهُ حَتَّى يُنْفِقَ عَلَى نَفْسِهِ

باب:16- جس نے دیوالیہ یا محتاج کا مال فروخت کر کے قرض خواہوں میں تقسیم کر دیا یا اسی کو دے دیا تاکہ وہ اپنی ذات پر خرچ کرے

٢٤٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ أَبِي

[2403] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص نے اپنے مرنے کے بعد اپنے

رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ غُلَامًا لَّهُ عَنْ دُبُرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟» فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَأَخَذَ ثَمَنَهُ فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ. [راجع: ٢١٤١]

غلام کو آزاد کرنے کی وصیت کر دی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟'' تو اسے حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خرید لیا۔ آپ ﷺ نے اس کی قیمت وصول کر کے مالک کو واپس کر دی۔

(١٧) بَابٌ: إِذَا أَقْرَضَهُ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى أَوْ أَجَّلَهُ فِي الْبَيْعِ

باب: 17- مقررہ مدت تک قرض دینا یا خرید و فروخت میں قیمت کی وصولی کو مؤخر کرنا

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْقَرْضِ إِلَى أَجَلٍ: لَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ أُعْطِيَ أَفْضَلَ مِنْ دَرَاهِمِهِ مَا لَمْ يَشْتَرِطْ. وَقَالَ عَطَاءٌ وَّعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: هُوَ إِلَى أَجَلِهِ فِي الْقَرْضِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک معین مدت تک قرض دینے میں کوئی حرج نہیں، نیز اس میں بھی کوئی قباحت نہیں کہ کسی شخص کو دیے ہوئے دراہم سے اچھے درہم واپس ملیں بشرطیکہ پہلے سے یہ بات طے شدہ نہ ہو۔ حضرت عطاء اور عمرو بن دینار نے کہا ہے کہ قرض میں، قرض لینے والا اپنی مقررہ مدت کا پابند ہوگا۔

وضاحت: قدیم زمانے میں درہم، چاندی کے سکے ہوتے تھے جو کثرتِ استعمال سے گھس جاتے تو ان کی قیمت میں کمی آ جاتی۔ اس پس منظر میں بعض اوقات قرض کی واپسی پر جھگڑے بھی پیدا ہو جاتے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا فتویٰ تھا کہ قرض لینے والا اگر اپنی مرضی سے اچھے درہم واپس کر دے تو اس میں کوئی قباحت نہیں، اگر پہلے سے کوئی شرط ہے تو سود ہوگا۔

٢٤٠٤ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنْ يُّسْلِفَهُ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ إِلَى أَجَلٍ مُّسَمًّى، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. [راجع: ١٤٩٨]

[2404] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا۔ اس نے ایک دوسرے بنی اسرائیلی سے قرض طلب کیا تو اس نے مقررہ مدت تک کے لیے اسے قرض دے دیا۔ پھر آگے پوری حدیث بیان کی۔

(١٨) بَابُ الشَّفَاعَةِ فِي وَضْعِ الدَّيْنِ

باب: 18- قرض میں کمی کرنے کے لیے سفارش کرنا

٢٤٠٥ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُّغِيرَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ عِيَالًا وَّدَيْنًا،

[2405] حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ (میرے والد گرامی) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی جب شہادت ہوئی تو وہ اپنے پیچھے بہت سا عیال اور قرض

فَطَلَبْتُ إِلَى أَصْحَابِ الدَّيْنِ أَنْ يَضَعُوا بَعْضًا فَأَبَوْا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَشْفَعْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا، فَقَالَ: «صَنِّفْ تَمْرَكَ كُلَّ شَيْءٍ مِّنْهُ عَلَى حِدَةٍ، عِذْقَ ابْنِ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ، وَاللِّينَ عَلَى حِدَةٍ، وَالْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ، ثُمَّ أَحْضِرْهُمْ حَتَّى آتِيَكَ»، فَفَعَلْتُ، ثُمَّ جَاءَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَعَدَ عَلَيْهِ وَكَالَ لِكُلِّ رَجُلٍ حَتَّى اسْتَوْفَى، وَبَقِيَ التَّمْرُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ. [راجع: ٢١٢٧]

چھوڑ گئے۔ میں نے قرض خواہوں سے گزارش کی کہ وہ کچھ قرض معاف کر دیں لیکن انھوں نے انکار کر دیا۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور قرض خواہوں سے سفارش کرنے کی درخواست کی لیکن انھوں نے آپ ﷺ کی سفارش کو بھی ٹھکرا دیا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنی کھجوروں کی ہر قسم کو الگ الگ کر دو: عذق ابن زید الگ، لین علیحدہ اور عجوہ ایک طرف رکھو، پھر ان لوگوں کو بلاؤ حتیٰ کہ میں بھی آ جاؤں۔'' میں نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ علیہ السلام تشریف لائے اور کھجور کے ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے اور ہر قرض خواہ کو ماپ کر دیا حتی کہ سارا قرض ادا کر دیا اور کھجوریں اسی طرح باقی رہیں جس طرح پہلے تھیں، گویا ان کو ہاتھ بھی نہیں لگایا گیا تھا۔

٢٤٠٦ - وَغَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى نَاضِحٍ لَّنَا، فَأَزْحَفَ الْجَمَلُ فَتَخَلَّفَ عَلَيَّ، فَوَكَزَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ خَلْفِهِ، قَالَ: «بِعْنِيهِ وَلَكَ ظَهْرُهُ إِلَى الْمَدِينَةِ»، فَلَمَّا دَنَوْنَا اسْتَأْذَنْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنِّي حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ، قَالَ ﷺ: «فَمَا تَزَوَّجْتَ؟ بِكْرًا أَوْ ثَيِّبًا؟» قُلْتُ: ثَيِّبًا، أُصِيبَ عَبْدُ اللهِ وَتَرَكَ جَوَارِيَ صِغَارًا، فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَتُؤَدِّبُهُنَّ، ثُمَّ قَالَ: «ائْتِ أَهْلَكَ»، فَقَدِمْتُ فَأَخْبَرْتُ خَالِي بِبَيْعِ الْجَمَلِ فَلَامَنِي، فَأَخْبَرْتُهُ بِإِعْيَاءِ الْجَمَلِ، وَبِالَّذِي كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَوَكْزِهِ إِيَّاهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَوْتُ إِلَيْهِ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِي ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمِي مَعَ الْقَوْمِ.

[راجع: ٤٤٣]

[2406] حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ہمراہ ایک اونٹ پر جہاد کیا۔ وہ اونٹ تھک ہار کر لوگوں سے پیچھے رہ گیا۔ نبی ﷺ نے اسے پیچھے سے چھڑی ماری اور فرمایا: ''اسے میرے ہاتھ فروخت کر دو، تاہم تمھیں مدینے تک اس پر سفر کرنے کی اجازت ہو گی۔'' جب ہم مدینہ طیبہ کے قریب آئے تو میں نے آگے جانے کی اجازت طلب کی اور بتایا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے نئی نئی شادی کی ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: ''دوشیزہ سے نکاح کیا ہے یا شوہر دیدہ سے؟'' میں نے عرض کیا: شوہر آشنا سے شادی کی ہے، وہ اس لیے کہ (میرے والد گرامی) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو انھوں نے چھوٹی چھوٹی بچیاں چھوڑیں، اس لیے میں نے ایک بیوہ سے شادی کی تاکہ وہ انھیں تعلیم دے اور تہذیب سکھائے۔ پھر آپ نے فرمایا: ''تم اپنے اہل خانہ کے ہاں جاؤ۔'' میں نے گھر آ کر اپنے ماموں کو اپنا اونٹ فروخت

کرنے کا بتایا تو اس نے مجھے بڑی ملامت کی۔ میں نے اسے اپنے اونٹ کے تھک جانے کا، نبی ﷺ نے جو کچھ کیا اس کا، نیز اسے چھڑی مارنے کا واقعہ سنایا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تشریف لائے تو صبح کے وقت میں بھی آپ کی خدمت میں اونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے مجھے اونٹ کی قیمت دی اور اونٹ بھی واپس کر دیا، اس کے علاوہ لوگوں کے ساتھ غنیمت میں میرا حصہ بھی دے دیا۔

(١٩) بَابُ مَا يُنْهٰى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

باب:19- مال ضائع کرنے کی ممانعت

وَقَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَٱللَّهُ لَا يُحِبُّ ٱلْفَسَادَ﴾ [البقرة:٢٠٥] وَ﴿لَا يُصْلِحُ عَمَلَ ٱلْمُفْسِدِينَ﴾ [يونس:٨١] وَقَالَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿أَصَلَوٰتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ ءَابَآؤُنَآ أَوْ أَن نَّفْعَلَ فِىٓ أَمْوَٰلِنَا مَا نَشَـٰٓؤُا۟﴾ [هود:٨٧] وَقَالَ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تُؤْتُوا۟ ٱلسُّفَهَآءَ أَمْوَٰلَكُمُ﴾ [النساء:٥] وَالْحَجْرِ فِي ذٰلِكَ وَمَا يُنْهٰى عَنِ الْخِدَاعِ.

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔'' نیز فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اہل فساد کا منصوبہ چلنے نہیں دیتا۔'' حضرت شعیب کی قوم نے ان سے کہا: ''کیا تمھاری نماز تمھیں حکم دیتی ہے کہ ہم ان بتوں کو جنھیں ہمارے باپ دادا پوجتے آئے ہیں چھوڑ دیں اور اپنے مال میں اپنی مرضی کرنا ترک کر دیں۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''تم اپنے مال نادانوں کے حوالے مت کرو۔'' نیز اس میں ان پر تصرف کے متعلق پابندی لگانے اور دھوکا دینے کی ممانعت کا بیان۔

٢٤٠٧ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أُخْدَعُ فِي الْبُيُوعِ، فَقَالَ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ»، فَكَانَ الرَّجُلُ يَقُولُهُ. [راجع: ٢١١٧]

[2407] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں لین دین میں بہت دھوکا کھا جاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''جب تم کسی سے معاملہ کرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکا نہیں ہو گا۔'' چنانچہ وہ شخص معاملہ کرتے وقت یہ (الفاظ) کہہ دیتا تھا۔

٢٤٠٨ - حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ مَّوْلَى الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: قَالَ

[2408] حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کر دیا

النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدَ الْبَنَاتِ، وَمَنَعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ». [راجع: ٨٤٤]

ہے۔ حقوق ادا نہ کرنا اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا بھی حرام قرار دیا ہے، نیز تمھارے لیے فضول گفتگو، کثرت سوال اور بربادیٔ مال کو ناپسند کیا ہے۔''

فائدہ: مَنْعٌ کے معنی ہیں: روکنا، یعنی وہ اموال اور حقوق جن کی ادائیگی واجب ہے انھیں بجانہ لانا۔ اور هَاتِ سے مراد یہ ہے کہ وہ چیز طلب کرنا جس کے طلب کرنے کا انسان کو استحقاق نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مال دار آدمی کے لیے بخل اور سوال کرنا حرام قرار دیا ہے۔

(٢٠) بَابٌ: اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَلَا يَعْمَلُ إِلَّا بِإِذْنِهِ

باب: 20- غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اسے بلا اجازت (اس میں) تصرف نہیں کرنا چاہیے

٢٤٠٩ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ وَّهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ [رَاعٍ] وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». قَالَ: فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». [راجع: ٨٩٣]

[2409] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''تم میں سے ہر شخص نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق باز پرس ہوگی۔ حاکم وقت نگران ہے اور وہ اپنی رعایا کے بارے میں مسئول ہوگا۔ آدمی اپنے گھر میں نگران ہے، اس سے اس کے اہل خانہ کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے خاوند کے گھر میں حکومت رکھتی ہے اور اس سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ اور خادم اپنے آقا کے مال میں حکومت رکھتا ہے، وہ بھی اس کے متعلق مسئول ہوگا۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ان لوگوں کا ذکر تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے یوں بھی فرمایا: ''بیٹا اپنے باپ کے مال میں اختیار رکھتا ہے، اس سے اس کی ذمہ داری کے متعلق سوال ہوگا۔ الغرض تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق ضرور پوچھا جائے گا۔''

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

44 - كِتَابُ الْخُصُومَاتِ

اختلافی معاملات کے احکام

(١) [بَابُ] مَا يُذْكَرُ فِي الْإِشْخَاصِ وَالْخُصُومَةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

٢٤١٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَخْبَرَنِي، قَالَ: سَمِعْتُ النَّزَّالَ بْنَ سَبْرَةَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ خِلَافَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ»، قَالَ شُعْبَةُ: أَظُنُّهُ قَالَ: «لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ [كَانَ] قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا». [انظر: ٣٤٧٦، ٥٠٦٢]

باب: 1- کسی شخص کو گرفتار کرنے، نیز مسلمان اور یہودی کے درمیان جھگڑے کی بابت کیا منقول ہے؟

[2410] حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ایک شخص کو قرآن کی ایک آیت اس طرح پڑھتے سنا کہ نبی ﷺ سے میں نے وہ آیت اس کے خلاف سنی تھی۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تم دونوں کی قراءت ٹھیک ہے۔“ (راویٔ حدیث) شعبہ نے کہا: میرے خیال کے مطابق آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ”اختلاف نہ کیا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا تو وہ ہلاک ہو گئے۔“

فائدہ: حدیث کے آخر میں اختلاف سے اجتناب کرنے کی تلقین ہے کیونکہ طبعی اختلاف قابل مذمت نہیں بلکہ وہ اختلاف باعث ہلاکت ہے جو موجب افتراق و فساد ہو۔ اس میں شک نہیں کہ تفرقہ امت کو کمزور کرنے والی بیماری ہے جس سے حتی الامکان پرہیز کرنا چاہیے۔

٢٤١١ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي

[2411] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی

سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ، رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ، فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذٰلِكَ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لَا تُخَيِّرُونِي عَلٰى مُوسٰى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُّفِيقُ فَإِذَا مُوسٰى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللّٰهُ». [انظر: ٣٤٠٨، ٣٤١٤، ٤٨١٣، ٦٥١٧، ٦٥١٨، ٧٤٢٨، ٧٤٧٢]

گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد ﷺ کو سارے جہانوں پر برتری دی! یہودی نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام اہل جہاں پر برگزیدہ کیا! اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ رسید کر دیا۔ وہ یہودی، نبی ﷺ کے پاس گیا اور آپ سے اپنا اور مسلمان کا ماجرا کہہ سنایا۔ نبی ﷺ نے اس مسلمان کو بلا کر دریافت کیا تو اس نے سارا قصہ بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم مجھے موسیٰ پر برتری نہ دو کیونکہ قیامت کے دن جب سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے اور میں بھی بے ہوش ہو جاؤں گا اور سب سے پہلے مجھے ہوش آئے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ پکڑے کھڑے ہیں۔ اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے یا وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو اللہ تعالیٰ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ کر دیا۔''

فائدہ: ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم کے خلاف اور کوئی بھی غیر مسلم کسی بھی مسلمان کے خلاف اسلامی عدالت میں دعویٰ دائر کر سکتا ہے۔ انصاف طلبی کے لیے مدعی اور مدعی علیہ کا ہم مذہب ہونا کوئی شرط نہیں۔

٢٤١٢ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ جَاءَ يَهُودِيٌّ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، ضَرَبَ وَجْهِي رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِكَ، فَقَالَ: «مَنْ؟» قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: «ادْعُوهُ»، فَقَالَ: «أَضَرَبْتَهُ؟» قَالَ: سَمِعْتُهُ بِالسُّوقِ يَحْلِفُ وَالَّذِي اصْطَفٰى مُوسٰى عَلَى الْبَشَرِ، قُلْتُ: أَيْ خَبِيثُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ؟ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ ضَرَبْتُ وَجْهَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ

[2412] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی آیا اور کہنے لگا: ابوالقاسم! آپ کے ایک صحابی نے میرے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کس نے؟'' اس نے عرض کیا: وہ انصار کا ایک آدمی تھا۔ آپ نے فرمایا: ''اسے بلاؤ۔'' آپ نے اس سے فرمایا: ''کیا تو نے اسے مارا ہے؟'' وہ کہنے لگا: میں نے بازار میں اس کو قسم اٹھاتے ہوئے سنا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو لوگوں پر فضیلت دی ہے۔ تو میں نے کہا: اے خبیث! کیا محمد ﷺ پر بھی؟ مجھے غصہ آ گیا اور اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر

ﷺ: «لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ، فَإِذَا أَنَا بِمُوسٰى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، أَمْ حُوسِبَ بِصَعْقَةِ الْأُولٰى». [انظر: ٣٣٩٨، ٤٦٣٨، ٦٩١٦، ٦٩١٧، ٧٤٢٧]

دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''انبیاء ﷩ کو ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرو کیونکہ قیامت کے دن جب سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو سب سے پہلے جس کی قبر کھلے گی وہ میں ہوں گا۔ میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں۔ اب مجھے معلوم نہیں کہ وہ بے ہوش ہونے والوں سے تھے یا ان کی پہلی بے ہوشی ہی ان کے حق میں شمار کر لی گئی۔''

فائدہ: مطلق فضیلت میں تمام انبیاء ﷩ برابر درجہ رکھتے ہیں، البتہ خاص وجوہات اور خصوصیات کی وجہ سے ایک کو دوسرے پر برتری حاصل ہے، مثلاً: رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، آپ سید ولدِ آدم ہیں، ایسی خصوصیات میں رسول اللہ ﷺ کو دوسرے انبیاء علیہم السلام پر فضیلت دی جا سکتی ہے، البتہ مطلق فضیلت کا دعویٰ کسی کے لیے نہ کیا جائے، نیز کسی نبی کے لیے ایسی فضیلت نہ ثابت کی جائے جس سے دوسرے نبی کی تنقیص یا توہین ہوتی ہو یا ایسی فضیلت نہ ہو جو باعث خصومت بن جائے۔

٢٤١٣ - حَدَّثَنَا مُوسٰى: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًا رَّضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، قِيلَ: مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِكِ؟ أَفُلَانٌ أَفُلَانٌ؟ حَتّٰى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا، فَأُخِذَ الْيَهُودِيُّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَرُضَّ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ. [انظر: ٢٧٤٦، ٥٢٩٥، ٦٨٧٦، ٦٨٧٧، ٦٨٧٩، ٦٨٨٤، ٦٨٨٥]

[2413] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لڑکی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا۔ جب اس لڑکی سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ یہ برتاؤ کس نے کیا ہے؟ کیا فلاں نے؟ کیا فلاں نے؟ یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا گیا تو لڑکی نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ تب وہ یہودی گرفتار کیا گیا اور اس نے (اپنے جرم کا) اعتراف بھی کر لیا تو نبی ﷺ کے حکم سے اس کا سر بھی پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔

(٢) بَابُ مَنْ رَدَّ أَمْرَ السَّفِيهِ وَالضَّعِيفِ الْعَقْلِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ حَجَرَ عَلَيْهِ الْإِمَامُ

باب: 2- بے وقوف یا کم عقل کے کسی معاملے کو رد کر دینا اگرچہ قانونی طور پر اسے دیوالیہ نہ قرار دیا گیا ہو

وَيُذْكَرُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ عَلَى الْمُتَصَدِّقِ قَبْلَ النَّهْيِ، ثُمَّ نَهَاهُ. وَقَالَ مَالِكٌ: إِذَا كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰى رَجُلٍ مَّالٌ وَّلَهُ عَبْدٌ لَا شَيْءَ لَهُ غَيْرُهُ فَأَعْتَقَهُ لَمْ يَجُزْ عِتْقُهُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ نے ایک صدقہ کرنے والے کے صدقے کو رد کر دیا جبکہ ابھی اس پر پابندی نہیں لگی تھی اس کے بعد اسے ایسی، یعنی تنگ دستی کی حالت میں اس اقدام سے منع کیا۔ امام مالک کہتے ہیں کہ اگر کسی کے ذمے کسی کا کچھ مال باقی ہے اور اس کے پاس ایک غلام کے علاوہ کچھ

بھی نہیں اور وہ اسے آزاد کر دے تو اس کا آزاد کرنا جائز نہیں۔

فائدہ: بے وقوف وہ شخص ہے جو خلاف شرع کام کرے اور نفسانی خواہش کے پیش نظر ایسے کام کرے جسے عقل مند لوگ اچھا خیال نہ کریں، مثلاً: گندی اور فحش ویڈیو دیکھے، گانے سنے اور لہو ولعب میں مال ضائع کرے یا کبوتر بازی کے لیے مہنگی قیمت سے کبوتر خریدے وغیرہ۔ اور کم عقل وہ شخص ہوتا ہے جو غفلت کے باعث اپنے مال کو بے جا خرچ کرے، یعنی کم عقل، بے وقوف سے عام ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ کا مطلب یہ ہے کہ بیوقوف یا کم عقل پر اگر حکومت کی طرف سے پابندی نہ بھی ہو تو بھی کوئی دوسرا شخص پابندی عائد کر سکتا ہے جیسا کہ بے وقوف کے سرپرست بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِيْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾ ''اور تم اپنے وہ مال نادانوں کے سپرد نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے متاع حیات بنایا ہے، البتہ ان میں سے انھیں کھلاؤ، پہناؤ اور جب ان سے بات کرو تو اچھی بات کرو جس سے ان کو فائدہ ہو۔''[1] اگر حکومت پابندی عائد کر دے تو اسے قانونی حیثیت ہو جاتی ہے۔

(٣) بَابٌ: وَمَنْ بَاعَ عَلَى الضَّعِيفِ وَنَحْوِهِ فَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ وَأَمَرَهُ بِالْإِصْلَاحِ وَالْقِيَامِ بِشَأْنِهِ، فَإِنْ أَفْسَدَ بَعْدُ مَنَعَهُ؛ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ، وَقَالَ لِلَّذِي يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ: «إِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ»، وَلَمْ يَأْخُذِ النَّبِيُّ ﷺ مَالَهُ.

باب: 3- جس نے کسی ضعیف یا کمزور کے مال کو فروخت کر دیا اور اس کے بعد اس کی قیمت اسے دے دی تا کہ وہ اپنی اصلاح اور اپنے حالات کو درست کر لے تو ایسا کرنا جائز ہے، اس کے باوجود اگر وہ مال برباد کرتا ہے تو اس کے تصرفات پر پابندی عائد کی جا سکتی ہے کیونکہ نبی ﷺ نے مال برباد کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور جو شخص معاملہ کرتے وقت خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اسے تعلیم دی کہ لَا خِلَابَةَ کہہ دیا کر، یعنی اس میں دھوکا نہیں ہوگا لیکن نبی ﷺ نے اس کا مال نہیں لیا

٢٤١٤ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ»، فَكَانَ يَقُولُهُ.
[راجع: ٢١١٧]

[2414] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ ایک شخص کو خرید و فروخت میں دھوکا دیا جاتا تھا تو نبی ﷺ نے اسے ہدایت فرمائی کہ جب خرید و فروخت کرو تو لَا خِلَابَةَ کے الفاظ کہہ دیا کرو، یعنی اس میں دھوکا نہیں ہوگا، چنانچہ وہ (معاملہ کرتے وقت) یہ

1 النسآء 4:5.

(الفاظ) کہہ دیتا تھا۔

٢٤١٥ - حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ عَبْدًا لَّهُ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَرَدَّهُ النَّبِيُّ ﷺ فَابْتَاعَهُ مِنْهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ. [راجع: ٢١٤١]

[2415] حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنا ایک غلام آزاد کیا جبکہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں تھا۔ نبی ﷺ نے اس کے اقدام آزادی کو مسترد کر دیا۔ پھر (بعد میں) اس غلام کو حضرت نعیم بن نحام نے خرید لیا۔

(٤) بَابُ كَلَامِ الْخُصُومِ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ

باب: 4- جھگڑنے والوں کا ایک دوسرے کو کچھ کہنے کا بیان

٢٤١٦، ٢٤١٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ». قَالَ: فَقَالَ الْأَشْعَثُ: فِيَّ وَاللهِ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ، فَجَحَدَنِي، فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟» قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ: «احْلِفْ»، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِذًا يَحْلِفَ وَيَذْهَبَ بِمَالِي، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

[2416-2417] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کا مال ہڑپ کرنے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔'' حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! یہ حدیث میرے متعلق وارد ہے۔ ہوا یوں کہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان زمین کا تنازع تھا۔ وہ مجھے زمین دینے سے انکار کرتا تھا تو میں اسے نبی ﷺ کے پاس لے گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا: ''تیرے پاس کوئی دلیل (گواہ) ہے؟'' میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے یہودی سے کہا: ''تم قسم اٹھاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ تو قسم اٹھا کر میرا مال لے اُڑے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''بلاشبہ وہ لوگ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسم کو معمولی قیمت کے عوض بیچ ڈالتے ہیں، ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہوگا......'' آخر آیت تک۔

فائدہ: حضرت اشعث رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہودی کے متعلق یہ بیان دیا کہ وہ جھوٹی قسم اٹھا کر میرا مال لے اڑے گا، چونکہ حضرت اشعث رضی اللہ عنہ اس یہودی کے کردار سے واقف تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان کے بیان پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔ عدالت کے سامنے ایسا بیان جس پر کوئی تعزیر یا حد واجب نہ ہو، حرام غیبت میں شمار نہیں کیا جائے گا اور نہ اسے مدعی علیہ

کی کردار کشی ہی پر محمول کیا جائے گا۔[1]

٢٤١٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ، فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادٰى: «يَا كَعْبُ»، قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا»، وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ، قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «قُمْ فَاقْضِهِ». [راجع: ٤٥٧]

[2418] حضرت کعب بن مالک ؓ سے روایت ہے، انھوں نے ابن ابی حدرد ؓ سے مسجد میں اپنے قرض کا تقاضا کیا جو اس کے ذمے تھا۔ اس دوران میں ان دونوں کی آوازیں اس قدر بلند ہوگئیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سنیں جبکہ آپ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کا پردہ اٹھایا اور باہر تشریف لائے اور آواز دی: ''اے کعب!'' حضرت کعب ؓ نے جواب دیا: اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: ''اپنے قرض میں سے اتنا کم کردو۔'' آپ نے نصف کم کرنے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے (آدھا کم) کردیا۔ آپ نے (دوسرے فریق سے) فرمایا: ''اٹھو اور باقی قرض ادا کرو۔''

٢٤١٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَؤُهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَقْرَأَنِيهَا، وَكِدْتُ أَنْ أَعْجَلَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمْهَلْتُهُ حَتَّى انْصَرَفَ، ثُمَّ لَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَجِئْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ هٰذَا يَقْرَأُ عَلٰى غَيْرِ مَا أَقْرَأْتَنِيهَا، فَقَالَ لِي: «أَرْسِلْهُ»، ثُمَّ قَالَ لَهُ: «اِقْرَأْ» فَقَرَأَ، قَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، ثُمَّ قَالَ لِي: «اِقْرَأْ»، فَقَرَأْتُ فَقَالَ: «هٰكَذَا أُنْزِلَتْ»، إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى

[2419] حضرت عمر بن خطاب ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے ہشام بن حکیم بن حزام ؓ کو سورۂ فرقان اس طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا کہ جس طرح میں پڑھتا تھا وہ اس کے خلاف تھا، حالانکہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اس طریقے کے مطابق پڑھایا تھا۔ قریب تھا کہ میں ان پر جھپٹ پڑوں لیکن میں نے صبر سے کام لیا۔ جب وہ قراءت سے فارغ ہوئے تو میں نے انھی کی چادر ان کے گلے میں ڈالی اور انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا۔ میں نے عرض کیا: یہ سورۂ فرقان اس طریقے کے خلاف پڑھتے ہیں جو آپ نے مجھے سکھایا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اسے چھوڑ دو۔'' پھر ان سے فرمایا: ''پڑھو۔'' انھوں نے پڑھا۔ آپ نے فرمایا: ''اسی طرح نازل ہوئی ہے۔'' پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: ''پڑھو۔'' میں نے پڑھا تو آپ نے

1 فتح الباري: 93/5.

سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَؤُوا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ». [انظر: ٤٩٩٢، ٥٠٤١، ٦٩٣٦، ٧٥٥٠]

فرمایا: ''یہ اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ بے شک قرآن کا نزول سات حروف پر ہوا ہے۔ تمھیں جو آسان ہو اس کے مطابق پڑھو۔''

(٥) بَابُ إِخْرَاجِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْخُصُومِ مِنَ الْبُيُوتِ بَعْدَ الْمَعْرِفَةِ

باب:5- حقیقت حال واضح ہونے کے بعد مجرموں اور جھگڑنے والوں کو گھر سے نکال دینا

وَقَدْ أَخْرَجَ عُمَرُ أُخْتَ أَبِي بَكْرٍ حِينَ نَاحَتْ.

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ نے جب (ان کی وفات پر) نوحہ کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے انھیں گھر سے نکال دیا۔

فائدہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کا نام ''ام فروہ'' تھا، انھیں نوحہ کرنے کی وجہ سے گھر سے نکال دیا گیا تاکہ تجہیز و تکفین جیسے کام میں خلل پیدا نہ ہو۔[1]

٢٤٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَتُقَامَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى مَنَازِلِ قَوْمٍ لَّا يَشْهَدُونَ الصَّلَاةَ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ». [راجع: ٦٤٤]

[2420] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''میں نے ارادہ کیا کہ نماز کھڑی کر دینے کا حکم دوں۔ جب کھڑی کر دی جائے تو خود ان لوگوں کی طرف نکلوں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے۔ پھر ان سمیت (ان کے) گھروں کو آگ لگا دوں۔''

(٦) بَابُ دَعْوَى الْوَصِيِّ لِلْمَيِّتِ

باب: 6- میت کے وصی کا میت کی طرف سے دعویٰ کرنا

٢٤٢١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ عَبْدَ بْنَ زَمْعَةَ وَسَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَوْصَانِي أَخِي: إِذَا قَدِمْتُ أَنِ انْظُرِ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ

[2421] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عبد بن زمعہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کا مقدمہ نبی ﷺ کے حضور پیش کیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول! میرے بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں مکہ آؤں تو زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو نگاہ میں رکھوں اور اسے قبضے میں لے لوں کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔

---
1 فتح الباري: 93/5.

فَإِنَّهُ ابْنِي، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى النَّبِيُّ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ!». [راجع: ٢٠٥٣]

عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ نبی ﷺ نے (بچے کی عتبہ سے) واضح مشابہت دیکھی تو فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ تجھے ملے گا کیونکہ بچہ اس کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو۔ اور اے سودہ! تم اس سے پردہ کرو۔''

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قیافہ کسی فیصلے کی بنیاد نہیں بن سکتا بلکہ اصولوں کی بنیاد پر فیصلہ کیا جاتا ہے کیونکہ قیافہ کو بنیاد قرار دینے سے بہت سے جھگڑے پیدا ہو سکتے ہیں۔[1]

(٧) بَابُ التَّوَثُّقِ مِمَّنْ تُخْشٰى مَعَرَّتُهُ

باب: 7- جس سے کسی فتنے کا اندیشہ ہو اس کی نقل و حرکت پر پابندی لگانا

وَقَيَّدَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِكْرِمَةَ عَلٰى تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ وَالْفَرَائِضِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت عکرمہ کو قرآن و سنت اور سنن و فرائض کی تعلیم کے لیے قید کیا تھا۔

٢٤٢٢ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟» قَالَ: عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَقَالَ: «أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ». [راجع: ٤٦٢]

[2422] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کی طرف ایک دستہ روانہ کیا تو وہ لوگ قبیلۂ بنی حنیفہ کا ایک آدمی پکڑ لائے۔ وہ اہل یمامہ کا سردار ثمامہ بن اُثال تھا۔ انھوں نے اسے مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے اور پوچھا: ''اے ثمامہ! اب تمھارے مزاج کا کیا حال ہے؟'' اس نے کہا: اے محمد! میرے پاس تو اب خیر ہی خیر ہے۔ اس کے بعد پوری حدیث کا ذکر ہوا آپ ﷺ نے فرمایا: ''ثمامہ کو آزاد کر دو۔''

فائدہ: اگر کسی طرف سے واہی تباہی کا اندیشہ ہو تو اس کی نقل و حرکت پر نظر رکھی جا سکتی ہے، اسے قید بھی کیا جا سکتا ہے۔ ایک وہ شخص ہوتا ہے جس کا جرم ثابت ہو جائے، اسے قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے، دوسرا وہ شخص جس کی طرف سے اندیشہ ہو کہ وہ امن عامہ کو تباہ کر سکتا ہے تو حفاظت عامہ کی خاطر اسے بھی قید کیا جا سکتا ہے۔ اسے دور حاضر کی اصطلاح میں پبلک سیفٹی کہتے ہیں جسے آج کل حکومتیں اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے استعمال کرتی ہیں۔

1 فتح الباري: 94/5.

(٨) بَابُ الرَّبْطِ وَالْحَبْسِ فِي الْحَرَمِ

وَاشْتَرٰى نَافِعُ بْنُ عَبْدِ الْحَارِثِ دَارًا لِلسِّجْنِ بِمَكَّةَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ عَلٰى إِنْ عُمَرُ رَضِيَ فَالْبَيْعُ بَيْعُهُ، وَإِنْ لَّمْ يَرْضَ عُمَرُ فَلِصَفْوَانَ أَرْبَعُمِائَةِ دِيْنَارٍ. وَسَجَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ.

٢٤٢٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ: سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِّنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. [راجع: ٤٦٢]

باب:8-حرم میں کسی کو باندھنا اور قید کرنا

حضرت نافع بن عبدالحارث نے مکہ میں قید خانہ بنانے کے لیے صفوان بن امیہ سے ایک گھر خریدا تھا اور اس شرط پر معاملہ ہوا تھا کہ اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ راضی ہو گئے تو اس کی بیع مکمل ہو جائے گی بصورت دیگر صفوان بن امیہ کو چار سو دینار دیے جائیں گے۔ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا قید خانہ بھی مکہ مکرمہ میں تھا۔

[2423] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے نجد کی طرف ایک فوجی دستہ روانہ کیا۔ وہ لوگ بنو حنیفہ قبیلے کا ایک آدمی پکڑ لائے جس کا نام ثمامہ بن اُثال تھا اور انھوں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔

(٩) بَابٌ فِي الْمُلَازَمَةِ

٢٤٢٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ دَيْنٌ، فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ، فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا، فَمَرَّ بِهِمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: «يَا كَعْبُ»، وَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ: اَلنِّصْفَ، فَأَخَذَ نِصْفَ مَا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا. [راجع: ٤٥٧]

باب:9-قرض دار کی نگرانی کرنا

[2424] حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا کچھ قرض حضرت عبداللہ بن ابی حدرد اسلمی رضی اللہ عنہ کے ذمے تھا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور انھیں اپنی نگرانی میں لے لیا، بالآخر دونوں میں جھگڑا ہوا حتی کہ ان کی آوازیں بلند ہونے لگیں۔ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اے کعب!'' اور آپ نے اپنے دست اقدس سے اشارہ فرمایا کہ آدھا قرض چھوڑ دو، چنانچہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے آدھا قرض وصول کیا اور باقی آدھا چھوڑ دیا۔

فائدہ: عنوان میں ملازمت کا لفظ استعمال ہوا ہے، اس کے معنی نوکری کرنا نہیں ہیں بلکہ کسی کے پیچھے پڑنا اور نگرانی کرنا ہیں۔ آپ نے کسی سے کچھ لینا ہے تو آپ اس کا تعاقب کر سکتے ہیں، اسے اپنی نگرانی میں لے سکتے ہیں، چنانچہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مقروض کو پابند کیا جا سکتا ہے۔ اگر یہ کام ناجائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس سے منع فرما دیتے، آپ کا اس کے متعلق انکار نہ کرنا اس کے جواز کی دلیل ہے۔ ہاں اگر مقروض غریب اور نادار ہو تو اس کے ساتھ نرمی کرنی چاہیے، اسے نگرانی میں لینے کے بجائے اسے مزید مہلت دی جائے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں واضح طور پر اس کی تلقین فرمائی ہے۔

(١٠) بَابُ التَّقَاضِي

٢٤٢٥ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي الضُّحَى، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ خَبَّابٍ، قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَرَاهِمُ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ، فَقَالَ: لَا أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ، فَقُلْتُ: لَا وَاللهِ، لَا أَكْفُرُ بِمُحَمَّدٍ ﷺ حَتَّى يُمِيتَكَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثَكَ، قَالَ: فَدَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ، ثُمَّ أُبْعَثَ فَأُوتَى مَالًا وَوَلَدًا ثُمَّ أَقْضِيكَ، فَنَزَلَتْ: ﴿أَفَرَءَيْتَ ٱلَّذِى كَفَرَ بِـَٔايَٰتِنَا وَقَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا﴾ [ٱلْآيَةَ] [مريم: ٧٧]. [راجع: ٢٠٩١]

باب: 10- قرض کا مطالبہ کرنا

[2425] حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں زمانۂ جاہلیت میں لوہار تھا۔ عاص بن وائل کے ذمے میرے کچھ درہم تھے۔ میں اس کے پاس آیا اور اس سے اپنے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے کہا: میں اس وقت تک تمھارے پیسے نہیں دوں گا جب تک تم محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرو گے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں حضرت محمد ﷺ کا انکار نہیں کروں گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ تجھے مارے اور پھر زندہ کرے۔ اس نے جواب دیا: تو پھر مجھے چھوڑ دو حتیٰ کہ میں مروں اور پھر اٹھایا جاؤں، اور مجھے مال و اولاد ملے، تب میں تمھارا قرض ادا کر دوں گا۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ آیات اس سلسلے میں نازل ہوئیں: ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے میری آیات کا انکار کیا اور کہا: میں وہاں مال و اولاد دیا جاؤں گا......''

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

45 - كِتَابٌ فِي اللُّقَطَةِ

گم شدہ اشیاء سے متعلق احکام و مسائل

لغوی طور پر لقطہ، گری پڑی چیز کے اٹھانے کو کہا جاتا ہے۔ شرعی اصطلاح میں لقطہ سے مراد ایسی گمشدہ چیز ہے جو راستے میں گری پڑی ملے یا اس کا مالک لاپتہ ہو۔ احادیث میں اس طرح کی اشیاء کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے کچھ ہدایات دی ہیں۔ محدثین کرام نے ایسی اشیاء سے متعلقہ ہدایات پر ''لقطہ'' کا عنوان قائم کیا ہے۔ چونکہ ان قیمتی اشیاء کا کوئی مالک ہوتا ہے، اس لیے انھیں ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ اٹھا کر عوامی مقامات پر ان کی تشہیر کرنی چاہیے۔ گمشدہ چیز کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی اولین ہدایت ہے کہ جو شخص کوئی گمشدہ چیز پائے، دو گواہ بنا لے یا اس کے تھیلے اور تسمے کی حفاظت کرے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اس سے کچھ نہ چھپائے کیونکہ وہی اس کا زیادہ حقدار ہے اور اگر وہ نہ آئے تو یہ اللہ کا مال ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔[1] ایک حدیث میں مزید صراحت ہے کہ اگر اس کا مالک نہ ملے تو اسے استعمال کر لو لیکن یہ تمھارے پاس امانت ہو گی اور اگر اس کا طلب گار عمر کے کسی حصہ میں بھی آ جائے تو وہ چیز اسے ادا کرنا ہو گی۔[2]

(١) بَابٌ: إِذَا أَخْبَرَ رَبُّ اللُّقَطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

باب: 1- اگر گمشدہ چیز کا مالک ٹھیک ٹھیک نشانی بتا دے تو اٹھانے والا اسے واپس کر دے

٢٤٢٦ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ: لَقِيتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَصَبْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ:

[2426] سوید بن غفلہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انھوں نے کہا: میں نے ایک تھیلی اٹھائی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''سال بھر اس کی تشہیر کرتے رہو۔'' میں ایک سال تک دریافت کرتا رہا لیکن کوئی

1 مسند أحمد :266/4. 2 صحيح مسلم، اللقطة، حديث:4502(1722).

«عَرِّفْهَا حَوْلًا». فَعَرَّفْتُهَا، فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: «اِحْفَظْ وِعَاءَهَا وَعَدَدَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا»، فَاسْتَمْتَعْتُ، فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ فَقَالَ: لَا أَدْرِي ثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا. [انظر: ٢٤٣٧]

ایسا شخص نہ ملا جو اسے جانتا ہو۔ پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اور تشہیر کرو۔'' میں اس کے متعلق دریافت کرتا رہا لیکن کسی کو نہیں پایا۔ پھر میں تیسری مرتبہ آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''تھیلی کی شناخت کرلو، رقم گن لو اور اس کا بندھن پہچان لو۔ اگر اس کا مالک آجائے تو بہتر، بصورت دیگر اسے کام میں لاؤ۔'' چنانچہ میں نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ شعبہ کہتے ہیں: میں اپنے استاد حضرت سلمہ سے (عرصے کے بعد) مکہ میں ملا تو کہنے لگے: مجھے یاد نہیں کہ تین سال یا ایک سال تشہیر کے لیے فرمایا تھا۔

فائدہ: روایت کے آخر میں تین سال یا ایک سال کا ذکر ہے، اس کے متعلق محتاط موقف یہ ہے کہ ایک سال تشہیر کرنا ضروری ہے۔ ایک سال سے زیادہ تشہیر کرنا مزید تقویٰ اور پرہیزگاری کی علامت ہے، واجب نہیں، تاہم اکثر محدثین نے تین سال کے الفاظ کو راویٔ حدیث ''سلمہ بن کہیل'' کی خطا قرار دیا ہے۔ دیگر روایات کے پیش نظر جو بات پایۂ ثبوت تک پہنچتی ہے وہ ایک سال تشہیر کرنا ہے کیونکہ یہ مال کسی کا ہے، اس کے جائز ہونے کے لیے کوئی دلیل ہونی چاہیے، شریعت نے ایک شرط کے ساتھ جائز قرار دیا ہے کہ اس کے متعلق ایک سال تک اعلان کیا جائے، نیز اس کی حفاظت بھی کی جائے تاکہ وہ ضائع نہ ہونے پائے۔

(٢) بَابُ ضَالَّةِ الْإِبِلِ

باب:2- بھولے بھٹکے اور گمشدہ اونٹ کا بیان

٢٤٢٧ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَّبِيعَةَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَمَّا يَلْتَقِطُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُخْبِرُكَ بِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْهَا»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: ضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ». [راجع: ٩١]

[2427] حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے گری پڑی چیز کو اٹھانے کے متعلق سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سال بھر اس کی تشہیر کرو، پھر اس کی تھیلی اور بندھن کو اچھی طرح پہچان لو، اگر کوئی آئے اور ٹھیک نشانی بتا دے تو اس کے حوالے کر دو بصورت دیگر اسے اپنے مصرف میں لاؤ۔'' اس نے پوچھا: اللہ کے رسول! بھٹکی ہوئی بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے لیے ہے یا تیرے کسی بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔'' پھر اس نے گمشدہ اونٹ کے متعلق سوال کیا تو (غصے سے) نبی ﷺ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''تجھے اس سے کیا

سردکار ہے؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور پانی کا مشکیزہ ہے۔ وہ چشموں سے خود پانی پی لے گا اور درختوں کے پتے کھا لے گا۔"

(٣) بَابُ ضَالَّةِ الْغَنَمِ

باب:3- کھوئی ہوئی بکری کا بیان

٢٤٢٨ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ: أَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَزَعَمَ أَنَّهُ قَالَ: «اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً»، يَقُولُ يَزِيدُ: إِنْ لَّمْ تُعْرَفِ اسْتَنْفَقَ بِهَا صَاحِبُهَا وَكَانَتْ وَدِيعَةً عِنْدَهُ. قَالَ يَحْيَى: هٰذَا الَّذِي لَا أَدْرِي أَهُوَ فِي الْحَدِيثِ أَمْ شَيْءٌ مِّنْ عِنْدِهِ؟ ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ». قَالَ يَزِيدُ: وَهِيَ تُعَرَّفُ أَيْضًا، ثُمَّ قَالَ: كَيْفَ تَرٰى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَقَالَ: «دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

[2428] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ سے گمشدہ چیز اٹھانے کے متعلق سوال ہوا تو میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا: "اس کی تھیلی اور بندھن کو خوب پہچان لو، پھر ایک سال اس کی تشہیر کرو۔" (راویٔ حدیث) یزید کہتے ہیں (کہ آپ نے یہ بھی فرمایا:) اگر اس کے مالک کا پتا نہ چلے تو جس کو وہ چیز ملی ہوا سے خرچ کرسکتا ہے، البتہ وہ چیز اس کے پاس امانت ہوگی۔ یحییٰ کہتے ہیں: مجھے علم نہیں کہ وہ (امانت کے الفاظ) رسول اللہ ﷺ کی بات کا حصہ ہیں یا یزید نے اپنی طرف سے کہے ہیں؟ پھر پوچھا: بھولی بھٹکی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ نبی ﷺ نے فرمایا: "اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمھاری ہوگی (جب اصل مالک نہ ملے) یا تمھارے کسی اور بھائی کی یا وہ بھیڑیے کی نذر ہے۔" (راویٔ حدیث) یزید کہتے ہیں کہ بکری کا بھی اعلان کیا جاتا رہے۔ پھر پوچھا: گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو، اس کے ساتھ اس کا جوتا ہے اور مشکیزہ بھی اس کے پاس ہے، چشمے پر پہنچ کر پانی پی لے گا اور جھاڑیوں سے پتے کھا لے گا یہاں تک کہ اس کا مالک اسے خود پا لے گا۔"

(٤) بَابٌ: إِذَا لَمْ يُوجَدْ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ فَهِيَ لِمَنْ وَّجَدَهَا

باب: 4- جب ایک سال بعد بھی گمشدہ چیز کا مالک نہ ملے تو وہ اسی کی ہو جائے گی جسے ملی ہے

٢٤٢٩ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2429] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ [أَبِي] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا، ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا شَأْنَكَ بِهَا»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

انھوں نے کہا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گری پڑی چیز کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ''اس کی تھیلی اور بندھن کو پہچان لو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرتے رہو، اگر اس دوران میں اس کا مالک آجائے تو بہتر، بصورت دیگر تجھے اختیار ہے۔'' اس نے پوچھا کہ بھٹکی ہوئی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیے کی۔'' اس نے پھر دریافت کیا: گمشدہ اونٹ کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''تمھیں اس سے کیا سروکار ہے؟ اس کے ہمراہ اس کا مشکیزہ اور جوتا ہے، وہ پانی خود پی لے گا اور پتے کھا لے گا، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے خود پا لے گا۔''

فائدہ: اسلام نے گری پڑی اشیاء کی بڑی حفاظت کی ہے، ان کے اٹھانے والوں کو اسی صورت میں اٹھانے کی اجازت ہے کہ وہ انھیں اصل مالک تک پہنچانے کی پوری کوشش کریں، انھیں ہضم کرنے کے لیے ہرگز ہرگز نہ اٹھائیں۔

(٥) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ خَشَبَةً فِي الْبَحْرِ أَوْ سَوْطًا أَوْ نَحْوَهُ

باب: 5- اگر دریا سے کوئی لکڑی یا (میدانی علاقے سے) کوئی کوڑا یا اس طرح کی کوئی چیز مل جائے تو کیا حکم ہے؟

٢٤٣٠ - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، وَسَاقَ الْحَدِيثَ: «فَخَرَجَ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا قَدْ جَاءَ بِمَالِهِ فَإِذَا هُوَ بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا، فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيفَةَ». [راجع: ١٤٩٨]

[2430] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کے ایک مرد کا ذکر کیا۔ پھر پوری حدیث بیان کی۔ اس کے آخر میں ہے: ''وہ شخص باہر نکلا شاید کوئی جہاز اس کا مال لے کر آیا ہو، تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک لکڑی تیر رہی ہے۔ وہ اسے اٹھا لایا تاکہ اہل خانہ اسے جلانے میں استعمال کریں۔ جب اس نے اسے پھاڑا تو (اس میں) اس کا مال اور ایک رقعہ برآمد ہوا۔''

(٦) بَابٌ: إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

باب: 6- اگر راستے میں گری پڑی کھجور پائے تو کیا کرے؟

٢٤٣١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِتَمْرَةٍ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ: «لَوْلَا أَنِّي أَخَافُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ لَأَكَلْتُهَا». [راجع: ٢٠٥٥]

[2431] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ راستے میں گری ہوئی کھجور کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ''اگر مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ یہ کھجور صدقے کی ہوگی تو اسے اٹھا کر ضرور کھا لیتا۔''

٢٤٣٢ - وَقَالَ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، وَقَالَ زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ طَلْحَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنِّي لَأَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِآكُلَهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأُلْقِيَهَا».

[2432] حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب میں اپنے گھر آتا ہوں تو اپنے بستر پر گری پڑی کھجور پاتا ہوں، اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں پھر اس اندیشے کے پیش نظر کہ یہ صدقہ ہوگی اسے پھینک دیتا ہوں۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ معمولی چیز اگر راستے یا گھر سے ملے تو اس کا کھا لینا درست ہے، اس قسم کی چیزوں کے مالک کو تلاش کرنا اور اس کے متعلق تشہیر کرنا ضروری نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جو اس قسم کی کھجور سے پرہیز کیا تو اس لیے نہیں کہ اس پر لقطہ کے احکام جاری ہوتے ہیں بلکہ اس لیے کہ مبادا صدقہ کی ہو اور صدقہ آپ پر حرام تھا۔

(٧) بَابٌ: كَيْفَ تُعَرَّفُ لُقَطَةُ أَهْلِ مَكَّةَ؟

باب: 7- اہل مکہ کی گمشدہ اشیاء کا اعلان کیسے کیا جائے؟

وَقَالَ طَاوُسٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ میں گری پڑی چیز وہ اٹھائے جو اس کا اعلان کرے۔''

وَقَالَ خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهَا إِلَّا مُعَرِّفٌ».

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مکہ مکرمہ کا لقطہ وہی اٹھائے جو اس کی تشہیر کرے۔''

٢٤٣٣ - وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا رَوْحٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ

[2433] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مکہ کی جھاڑیاں نہ کاٹی جائیں اور

عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يُعْضَدُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهَا»، فَقَالَ عَبَّاسٌ: يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ، فَقَالَ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ». [راجع: ١٣٤٩]

نہ اس کے شکار ہی کو بھگایا جائے، نیز اس کا لقطہ صرف اس شخص کے لیے اٹھانا جائز ہے جو اس کی تشہیر کرنے والا ہو اور اس کی گھاس کو بھی نہ کاٹا جائے۔‘‘ حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اذخر کی اجازت دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ’’اذخر گھاس کی اجازت ہے۔‘‘

٢٤٣٤ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، فَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ، وَإِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُفْدَى وَإِمَّا أَنْ يُقِيدَ»، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ لِقُبُورِنَا وَبُيُوتِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِلَّا الْإِذْخِرَ»، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ - رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ - فَقَالَ: اُكْتُبُوا لِي يَارَسُولَ اللهِ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ». قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اُكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ. [راجع: ١١٢]

[2434] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے لیے مکہ فتح کر دیا تو آپ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنے کے بعد فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے مکہ سے قتل وغارت کو روک دیا اور اس پر اپنے رسول اور اہل ایمان کو مسلط کر دیا۔ آگاہ رہو کہ یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں ہوا اور میرے لیے بھی دن کی ایک گھڑی میں حلال ہوا اور میرے بعد کسی کے لیے بھی حلال نہیں ہو گا۔ خبردار! اس کے شکار کو نہ چھیڑا جائے اور نہ اس کی جھاڑیاں ہی کاٹی جائیں۔ اور یہاں کی گری پڑی چیز صرف اس کے لیے جائز ہے جو اس کا اعلان کرنے کے لیے اٹھاتا ہے اور یہاں جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے تو اسے دو معاملات میں سے ایک کا اختیار ہے: دیت قبول کر لے یا بدلہ لے لے۔‘‘ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اذخر گھاس کو مستثنیٰ ہونا چاہیے کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں بچھاتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ’’اذخر گھاس کی اجازت ہے۔‘‘ پھر اہل یمن میں سے ابوشاہ نامی شخص کھڑا ہوا، اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! مجھے (یہ خطبہ) لکھوا دیجیے۔ آپ نے فرمایا: ’’ابوشاہ کے لیے اسے تحریر کر دو۔‘‘ (ولید بن مسلم نے کہا:) میں نے امام اوزاعی سے پوچھا: ابوشاہ کا عرض کرنا کہ اللہ کے رسول! میرے

لیے لکھوا دیجیے، اس کا کیا مطلب ہے؟ انھوں نے کہا: وہی (خطبہ) جو انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

(٨) بَابٌ: لَا تُحْتَلَبُ مَاشِيَةُ أَحَدٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ

باب: 8- کسی کے جانور کا دودھ بلا اجازت نہ دوہا جائے

٢٤٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَّاشِيَةَ امْرِئٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِ، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تُؤْتَى مَشْرُبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ؟ فَإِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوعُ مَوَاشِيهِمْ أَطْعِمَاتِهِمْ، فَلَا يَحْلُبَنَّ أَحَدٌ مَّاشِيَةَ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِهِ».

[2435] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی بھی اجازت کے بغیر کسی دوسرے کے جانور کا دودھ نہ دوہے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ کوئی شخص اس کے گودام میں گھس جائے، پھر اس کے تھیلوں کو کھول کر ان سے غلہ لے جائے؟ آگاہ رہو کہ مویشیوں کے تھن بھی لوگوں کے لیے ان کی غذا کے گودام ہیں، لہٰذا یہ جائز نہیں کہ تم میں سے کوئی دوسرے کے مویشی کو اس کی اجازت کے بغیر دوہے۔''

(٩) بَابٌ: إِذَا جَاءَ صَاحِبُ اللُّقَطَةِ بَعْدَ سَنَةٍ رَدَّهَا عَلَيْهِ لِأَنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَهُ

باب: 9- جب سال گزرنے کے بعد گمشدہ چیز کا مالک آجائے تو اسے واپس کر دی جائے کیونکہ گمشدہ چیز ایک امانت ہے

٢٤٣٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ [أَبِي] عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ، قَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ»، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ»، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَضَالَّةُ الْإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ

[2436] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ چیز اٹھانے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک سال تک تشہیر کرو، پھر اس کا بندھن اور تھیلی یاد کر لو، اس کے بعد اسے اپنے کسی مصرف میں خرچ کر لو، اگر اس کا مالک آجائے تو اسے واپس کر دو۔'' سائل نے عرض کیا: اللہ کے رسول! بھٹکی ہوئی بکری کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تمھاری ہے، یا تمھارے بھائی کی یا بھیڑیے کی نذر ہے۔'' اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آوارہ اونٹ کے متعلق کیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ - أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ - ثُمَّ قَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا». [راجع: ٩١]

غصے میں آ گئے یہاں تک کہ آپ کے رخسار یا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپ نے فرمایا: ''اونٹ سے تمھیں کیا کام؟ اس کے ساتھ اس کا جوتا اور مشکیزہ ہے، اس کا مالک جب آئے گا تو اسے لے لے گا۔''

(١٠) بَابٌ: هَلْ يَأْخُذُ اللُّقَطَةَ وَلَا يَدَعُهَا تَضِيعُ حَتَّى لَا يَأْخُذَهَا مَنْ لَّا يَسْتَحِقُّ؟

باب: 10- کیا گری پڑی چیز کا اٹھا لینا بہتر ہے مبادا وہ ضائع ہو جائے یا کوئی غیر مستحق اٹھا لے؟

٢٤٣٧ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ ابْنَ غَفَلَةَ قَالَ: كُنْتُ مَعَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ ابْنِ صُوحَانَ فِي غَزَاةٍ، فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَقَالَا لِي: أَلْقِهِ، قُلْتُ: لَا، وَلٰكِنْ إِنْ وَّجَدْتُ صَاحِبَهُ وَ إِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعْنَا حَجَجْنَا فَمَرَرْتُ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: «عَرِّفْهَا حَوْلًا»، فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ الرَّابِعَةَ فَقَالَ: «اِعْرِفْ عِدَّتَهَا وَوِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا اسْتَمْتِعْ بِهَا». [راجع: ٢٤٢٦]

[2437] حضرت سوید بن غفلہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں ایک لڑائی میں سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے ساتھ تھا۔ میں نے ایک کوڑا دیکھا (تو اسے اُٹھا لیا۔) مجھ سے انھوں نے کہا: اسے پھینک دو۔ میں نے کہا: نہیں پھینکتا، اگر اس کا مالک مل گیا تو اس کے حوالے کر دوں گا بصورت دیگر اسے اپنے کام میں لاؤں گا، چنانچہ جب ہم غزوے سے واپس آئے تو حج کیا، پھر مدینہ طیبہ سے گزر ہوا تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے اس کے متعلق پوچھا تو انھوں نے بتایا: مجھے نبی ﷺ کے زمانے میں ایک تھیلی ملی تھی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک سال تک تشہیر کرو۔'' میں نے اس کی سال بھر تشہیر کی۔ پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال مزید تشہیر کرو۔'' میں نے ایک سال مزید ایسا کیا۔ پھر آپ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: ''ایک سال اور اس کی تشہیر کرو۔'' میں نے اس کی ایک سال اور تشہیر کی۔ پھر چوتھی بار آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی گنتی، بندھن اور تھیلی کی خوب شناخت کرو۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو بہتر، بصورت دیگر اس سے فائدہ حاصل کرو۔''

حَدَّثَنَا عَبْدَانُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ،

شعبہ کہتے ہیں: میں اس کے بعد سلمہ بن کہیل سے مکہ

عَنْ سَلَمَةَ بِهٰذَا قَالَ: فَلَقِيتُهُ بَعْدُ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي أَثَلَاثَةَ أَحْوَالٍ أَوْ حَوْلًا وَّاحِدًا.

مکرمہ میں ملا تو انھوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ تین سال یا ایک سال تشہیر کرنے کے لیے کہا تھا۔

(۱۱) بَابُ مَنْ عَرَّفَ اللُّقَطَةَ وَلَمْ يَدْفَعْهَا إِلَى السُّلْطَانِ

باب: 11- جس نے گمشدہ چیز کا خود اعلان کیا لیکن حکومت کے حوالے نہیں کیا

٢٤٣٨ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَّبِيعَةَ، عَنْ يَّزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ قَالَ: «عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُّخْبِرُكَ بِعِفَاصِهَا وَوِكَائِهَا وَإِلَّا فَاسْتَنْفِقْ بِهَا»، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ وَقَالَ: «مَا لَكَ وَلَهَا؟ مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ، دَعْهَا حَتَّى يَجِدَهَا رَبُّهَا»، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ فَقَالَ: «هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ».

[راجع: ٩١]

[2438] حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی ﷺ سے گمشدہ چیز کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''اس کی ایک سال تک تشہیر کر۔ اگر کوئی آئے اور اس کی تھیلی اور بندھن کے بارے میں ٹھیک ٹھیک نشاندہی کر دے تو اس کے حوالے کر دے، بصورت دیگر اسے خرچ کر لے۔'' پھر اس نے آوارہ اونٹ کے متعلق پوچھا تو آپ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ''اونٹ سے تجھے کیا تعلق؟ اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے ساتھ ہے۔ وہ خود چشمے پر جا کر پانی پی لے گا اور درختوں کے پتے کھا لے گا۔ اُسے چھوڑ حتی کہ اس کا مالک اسے پالے۔'' پھر اس نے بھٹکی بکری کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: ''وہ تیرے لیے ہے، یا تیرے بھائی کے لیے یا پھر بھیڑیے کے لیے ہے۔''

(۱۲) بَابٌ:

باب: 12- بلاعنوان

٢٤٣٩ - حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ: أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنِي الْبَرَاءُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا؛ ح: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ فَقُلْتُ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: لِرَجُلٍ مِّنْ قُرَيْشٍ، فَسَمَّاهُ فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ

[2439] حضرت ابوبکر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں چلا تو ایک چرواہے کو دیکھا جو اپنی بکریاں ہانکے جا رہا تھا۔ میں نے پوچھا: تو کس کا چرواہا ہے؟ اس نے کہا: ایک قریشی کا۔ اس نے نام لیا تو میں نے اسے پہچان لیا۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، چنانچہ میں نے اس کو دوہنے کے لیے کہا تو اس نے بکریوں میں سے ایک بکری باندھ دی۔ میں نے کہا: اس بکری کے تھن سے غبار صاف کر دے۔ پھر میں نے اس

فِي غَنَمِكَ مِنْ لَّبَنٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِّي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ فَاعْتَقَلَ شَاةً مِّنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ فَقَالَ هٰكَذَا، ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِّنْ لَّبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِدَاوَةً عَلٰى فِيهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: اِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ! فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ. [انظر: ٣٦١٥، ٣٦٥٢، ٣٩٠٨، ٣٩١٧، ٥٦٠٧]

سے کہا: اپنے ہاتھ بھی جھاڑ لے تو اس نے ایسا ہی کیا اور ایک ہاتھ پر دوسرا ہاتھ مارا، پھر ایک پیالہ دودھ دوہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی کی ایک چھاگل رکھ لی تھی جس کے منہ پر کپڑا باندھا ہوا تھا۔ میں نے پانی دودھ پر ڈالا حتیٰ کہ وہ نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اسے نوش جاں کیجیے! آپ نے اتنا پیا کہ میرا دل خوش ہو گیا۔

فائدہ: ہمارے ہاں گمشدہ بچوں اور دیگر چیزوں کے متعلق مساجد میں اعلان کیا جاتا ہے، اس اعلان کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ واضح رہے کہ گمشدہ چیز یا بچے یا جانور کا مسجد میں اعلان کرنا شرعاً درست نہیں، حدیث میں ہے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کرتا ہے یا اس کا اعلان کرتا ہے تو اسے بایں الفاظ جواب دیا جائے: اللہ وہ چیز تجھے واپس نہ کرے کیونکہ مساجد کی تعمیر اس مقصد کے لیے نہیں ہوئی۔[1] ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جو لوگوں سے اپنے گمشدہ سرخ اونٹ کے متعلق دریافت کر رہا تھا تو آپ نے فرمایا: ''اللہ کرے تو اپنے اونٹ کو نہ پائے کیونکہ مساجد تعمیر کرنے کا مقصد عبادت الٰہی ہے۔''[2] بعض حضرات کا کہنا ہے کہ لفظ ضالہ کا اطلاق گمشدہ حیوان پر ہوتا ہے۔ اس لیے بچوں وغیرہ کی گم شدگی کا اعلان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن ہمیں اس سے اتفاق نہیں کیونکہ حیوانات کے علاوہ دوسری چیزوں کے لیے بھی اس لفظ کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ نکتہ اٹھایا ہے کہ بقائے نفس اور احترام آدمیت کے پیش نظر گمشدہ بچوں کا اعلان مساجد میں جائز ہونا چاہیے، پھر ضروریات، ممنوع احکام کو جائز قرار دے دیتی ہیں، کے تحت لانے کی کوشش کی ہے، یقیناً یہ ضابطہ اور اصول صحیح ہے لیکن یہ اس صورت میں جب اس کا کوئی متبادل انتظام نہ ہو سکتا ہو، اگر اس کا متبادل ممکن ہو تو پھر جائز نہیں، لہٰذا مساجد میں اعلان کی گنجائش نہیں۔ بہتر اور افضل یہی ہے کہ اس طرح کے اعلانات کے لیے الگ سے کوئی انتظام کیا جائے۔

1 صحیح مسلم، المساجد، حدیث:1260(568). 2 صحیح مسلم، المساجد، حدیث:1262(569).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

46 - كِتَابُ الْمَظَالِمِ

ظلم واستبداد کے احکام ومسائل

(فِي الْمَظَالِمِ وَالْغَصْبِ)

(ظلم واستبداد اور ناحق مال چھیننے کی قباحت کا بیان)

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰی: ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ غَٰفِلًا عَمَّا يَعْمَلُ ٱلظَّٰلِمُونَۚ إِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيهِ ٱلْأَبْصَٰرُ ۝ مُهْطِعِينَ مُقْنِعِي رُءُوسِهِمْ﴾ [إبراهيم: ٤٢، ٤٣] رَافِعِي رُؤُوسِهِمْ. اَلْمُقْنِعُ وَالْمُقْمِحُ وَاحِدٌ. وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مُهْطِعِينَ﴾ مُدِيمِي النَّظَرِ. وَقَالَ غَيْرُهُ: مُسْرِعِينَ ﴿لَا يَرْتَدُّ إِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ وَأَفْـِٔدَتُهُمْ هَوَآءٌ﴾ يَعْنِي جُوفًا لَا عُقُولَ لَهُمْ ﴿وَأَنذِرِ ٱلنَّاسَ يَوْمَ يَأْتِيهِمُ ٱلْعَذَابُ فَيَقُولُ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوا۟ رَبَّنَآ أَخِّرْنَآ إِلَىٰٓ أَجَلٍ قَرِيبٍ نُّجِبْ دَعْوَتَكَ وَنَتَّبِعِ ٱلرُّسُلَۗ أَوَلَمْ تَكُونُوٓا۟ أَقْسَمْتُم مِّن قَبْلُ مَا لَكُم مِّن زَوَالٍ ۝ وَسَكَنتُمْ فِى مَسَٰكِنِ ٱلَّذِينَ ظَلَمُوٓا۟ أَنفُسَهُمْ وَتَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَضَرَبْنَا لَكُمُ ٱلْأَمْثَالَ ۝ وَقَدْ مَكَرُوا۟ مَكْرَهُمْ وَعِندَ ٱللَّهِ مَكْرُهُمْ وَإِن كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُولَ مِنْهُ ٱلْجِبَالُ ۝ فَلَا تَحْسَبَنَّ ٱللَّهَ مُخْلِفَ وَعْدِهِۦ رُسُلَهُۥٓۗ إِنَّ ٱللَّهَ عَزِيزٌ ذُو ٱنتِقَامٍ﴾

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور آپ ہرگز یہ خیال نہ کرنا کہ ظالم جو کچھ کر رہے ہیں، اللہ ان سے بے خبر ہے۔ وہ تو انھیں اس دن تک کے لیے مہلت دے رہا ہے جب نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ وہ یوں اپنے سر اٹھائے اور سامنے نظریں جمائے دوڑے جا رہے ہوں گے۔'' مُقْنِع اور مُقْمِح دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ امام مجاہد نے فرمایا: ﴿مُهْطِعِيْنَ﴾ کے معنی ہیں: ''برابر نظر ڈالنے والے۔'' (امام مجاہد کے علاوہ) بعض نے اس کے معنی ''جلدی بھاگنے والے'' کیے ہیں۔ ''ان کی نگاہیں ان کی اپنی طرف بھی نہ لوٹیں گی اور ان کے دل اڑ رہے ہوں گے۔'' عقل وشعور سے خالی ہوں گے۔ ''(اے نبی) آپ ان لوگوں کو اس دن سے ڈرائیں جب عذاب انھیں آ لے گا، تو اس دن ظالم کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں قریب وقت تک (تھوڑی سی مدت اور) مہلت دے دے، ہم تیری دعوت قبول کریں گے اور رسولوں کی پیروی کریں گے۔ کیا تم نے اس سے پہلے قسمیں نہ کھائی تھیں کہ تمھیں کبھی زوال آئے گا ہی نہیں،

[إبراهيم: ٤٣-٤٧].

حالانکہ تم ایسے لوگوں کی بستیوں میں آباد رہے جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور تمھیں خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کس طرح کیا تھا اور ہم نے تمھارے لیے کئی مثالیں بیان کیں۔ انھوں نے خوب چالیں چلیں، حالانکہ ان کی چالوں کا توڑ اللہ کے پاس موجود تھا اور ان کی چالیں ایسی نہ تھیں کہ ان سے پہاڑ ہل جاتے۔ چنانچہ یہ کبھی خیال نہ کرنا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی کرے گا اللہ تعالیٰ یقیناً سب پر غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔"

(١) بَابُ قِصَاصِ الْمَظَالِمِ

باب: 1- ظلم وزیادتی کا بدلہ لیا جائے گا

٢٤٤٠ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِي، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُّونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نُقُّوا وَهُذِّبُوا أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ، لَأَحَدُهُمْ بِمَسْكَنِهِ فِي الْجَنَّةِ أَدَلُّ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا».

وَقَالَ يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ. [انظر: ٦٥٣٥]

[2440] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب اہل ایمان آگ سے خلاصی پالیں گے تو انھیں دوزخ اور جنت کے درمیان ایک پُل پر روک لیا جائے گا۔ وہاں ان سے ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا جو انھوں نے دنیا میں ایک دوسرے پر کیے تھے۔ جب وہ پاک صاف ہو جائیں گے تو پھر انھیں جنت کے اندر جانے کی اجازت ملے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! ہر شخص جنت میں اپنے ٹھکانے کو اس سے بہتر طور پر پہچانے گا جس طرح وہ دنیا میں اپنے مسکن کو پہچانتا تھا۔"

یونس بن محمد نے کہا: ہمیں شیبان نے قتادہ سے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے ابوالمتوکل نے بیان کیا۔

(٢) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَلَا لَعْنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [هود: ١٨]

باب: 2- ارشاد باری تعالیٰ: "آگاہ رہو! ظلم پیشہ لوگوں پر اللہ کی پھٹکار ہے" کا بیان

٢٤٤١ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ

[2441] حضرت صفوان بن محرز مازنی سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں ایک بار حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا

مُحْرِزٍ الْمَازِنِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا آخِذٌ بِيَدِهِ، إِذْ عَرَضَ رَجُلٌ فَقَالَ: كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي النَّجْوٰى؟ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبًا كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتّٰى قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأٰى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ، فَيُعْطٰى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: ﴿هَٰٓؤُلَآءِ ٱلَّذِينَ كَذَبُواْ عَلَىٰ رَبِّهِمْۚ أَلَا لَعۡنَةُ ٱللَّهِ عَلَى ٱلظَّٰلِمِينَ﴾ [هود:١٨]. [انظر: ٤٦٨٥، ٦٠٧٠، ٧٥١٤]

ہاتھ تھامے ان کے ساتھ جا رہا تھا، اچانک ایک شخص سامنے سے آ کر کہنے لگا: آپ نے "نجوی" یعنی (قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بندے سے) سرگوشی کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کس طرح سنا ہے؟ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "اللہ تعالیٰ مومن کو اپنے قریب بُلا لے گا اور اس پر اپنا پردۂ عزت ڈال کر اسے چھپا لے گا، پھر فرمائے گا: تجھے اپنا فلاں گناہ معلوم ہے؟ تجھے اپنا فلاں گناہ یاد ہے؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں، یارب! مجھے معلوم ہے حتیٰ کہ اس سے تمام گناہوں کا اقرار کرا لے گا۔ اور وہ شخص اپنے دل میں خیال کرے گا کہ وہ اب تباہ ہو چکا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میں نے تجھ پر دنیا میں پردہ ڈالا، آج تیرے لیے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں، پھر نیکیوں کا ریکارڈ اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے گا۔ لیکن کافر اور منافق کے متعلق برملا گواہ بولیں گے: "یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا۔ سن لو! ظلم پیشہ لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

(٣) بَابٌ: لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

باب: 3- ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر نہ تو ظلم کرے اور نہ اسے بے یار و مددگار ہی چھوڑے

٢٤٤٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ، كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». [انظر: ٦٩٥١]

[2442] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، لہٰذا نہ وہ اس پر ظلم کرے اور نہ اسے ظلم کے حوالے ہی کرے۔ اور جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرنے میں مصروف ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی مصیبت دور کرے گا، نیز جو شخص کسی مسلمان کا عیب چھپائے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرے گا۔"

(٤) بَابٌ: أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا

باب: 4- اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

٢٤٤٣ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ، وَحُمَيْدٌ: سَمِعَا أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا». [انظر: ٢٤٤٤، ٦٩٥٢]

[2443] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔''

٢٤٤٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اُنْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا»، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ فَقَالَ: «تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ». [راجع: ٢٤٤٣]

[2444] حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اپنے بھائی کی مدد کرو، خواہ ظالم ہو یا مظلوم۔'' صحابۂ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! وہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کریں گے لیکن ظالم کی مدد کس طرح کریں؟ آپ نے فرمایا: ''(ظلم کرنے سے) اس کا ہاتھ پکڑ لو، یعنی اسے ظلم سے روکو۔''

(٥) بَابُ نَصْرِ الْمَظْلُومِ

باب: 5- مظلوم کی مدد کرنا

٢٤٤٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: فَذَكَرَ عِيَادَةَ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعَ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتَ الْعَاطِسِ، وَرَدَّ السَّلَامِ، وَنَصْرَ الْمَظْلُومِ، وَإِجَابَةَ الدَّاعِي، وَإِبْرَارَ الْمُقْسِمِ. [راجع: ١٢٣٩]

[2445] حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہمیں سات کاموں کا حکم دیا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ پھر انھوں نے ان کاموں کا ذکر کیا: مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ جانا، چھینک لینے والے کو جواب دینا، سلام کا جواب دینا، مظلوم کی مدد کرنا، دعوت قبول کرنا اور کوئی قسم کھا بیٹھا ہو تو اس کی قسم پوری کرا دینا۔

فائدہ: مظلوم کی مدد کرنا ضروری ہے، اگر کوئی بھی مظلوم کی مدد کے لیے نہیں اُٹھے گا تو سارا معاشرہ گناہ گار ہوگا، پہلے حاکم وقت کو اس کی مدد کرنی چاہیے کہ انصاف اس کی دہلیز پر پہنچایا جائے۔ اگر حاکم وقت کا ہونا نہ ہونا برابر ہے تو جو بھی اس کی مدد کر

سکتا ہو کرے۔

٢٤٤٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا»، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ. [راجع: ٤٨١]

[2446] حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط کرتا ہے۔'' پھر آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر دیا۔

فائدہ: مظلوم کی مدد کرنا اسے تقویت دیتا ہے، اس حدیث کے مطابق معاشرے کا ہر فرد دوسرے کو مضبوط کرنے کے لیے ہے وہ اسے کمزور کرنے کے درپے نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر اس عمل کی تقویت کو سمجھایا ہے۔ بعض احادیث میں اس کیفیت کو ''تشبیک شیطان'' قرار دیا گیا ہے لیکن یہ اس وقت ہے جب بطور عبث اور بے ہودہ حرکت کیا جائے۔ جب کسی کو کوئی بات سمجھانی مقصود ہو تو انگلیوں کی مذکورہ کیفیت بنانا جائز اور درست ہے۔ واللہ أعلم.

(٦) بَابُ الْاِنْتِصَارِ مِنَ الظَّالِمِ

باب:6- ظالم سے انتقام لینا

لِقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿لَّا يُحِبُّ ٱللَّهُ ٱلْجَهْرَ بِٱلسُّوٓءِ مِنَ ٱلْقَوْلِ إِلَّا مَن ظُلِمَ ۚ وَكَانَ ٱللَّهُ سَمِيعًا عَلِيمًا﴾ [النساء: ١٤٨]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی کی برائی کو ظاہر کیا جائے مگر مظلوم ایسا کر سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا، خوب جاننے والا ہے۔''

﴿وَٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَابَهُمُ ٱلْبَغْيُ هُمْ يَنتَصِرُونَ﴾ [الشورى: ٣٩]

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور وہ لوگ جب ان پر ظلم ہوتا ہے تو مناسب انتقام لیتے ہیں۔''

قَالَ إِبْرَاهِيمُ: كَانُوا يَكْرَهُونَ أَنْ يُسْتَذَلُّوا، فَإِذَا قَدَرُوا عَفَوْا.

حضرت ابراہیم نخعی کہتے ہیں: وہ حضرات ذلیل ہونے کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن جب ان کو قدرت حاصل ہوتی تو درگزر کرتے تھے۔

(٧) بَابُ عَفْوِ الْمَظْلُومِ

باب:7- مظلوم کا ظالم کو معاف کر دینا

لِقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِن تُبْدُوا۟ خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُوا۟ عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا﴾ [النساء: ١٤٩]

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اگر تم علانیہ نیکی کرو یا اسے چھپاؤ یا برائی کو معاف کر دو تو اللہ تعالیٰ بھی بہت زیادہ معاف کرنے والا خوب قدرت والا ہے۔''

﴿وَجَزَٰٓؤُا۟ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۖ فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُۥ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ لَا يُحِبُّ ٱلظَّٰلِمِينَ ○ وَلَمَنِ ٱنتَصَرَ

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اور برائی کی جزا اس کی مثل برائی ہے اور جو کوئی درگزر کرے اور بھلائی کرے تو اس کا

بَعْدَ ظُلْمِهِۦ فَأُوْلَٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِم مِّن سَبِيلٍ ۞ إِنَّمَا ٱلسَّبِيلُ عَلَى ٱلَّذِينَ يَظْلِمُونَ ٱلنَّاسَ وَيَبْغُونَ فِى ٱلْأَرْضِ بِغَيْرِ ٱلْحَقِّ ۚ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۞ وَلَمَن صَبَرَ وَغَفَرَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ ٱلْأُمُورِ ۞ وَمَن يُضْلِلِ ٱللَّهُ فَمَا لَهُۥ مِن وَلِىٍّ مِّنۢ بَعْدِهِۦ ۗ وَتَرَى ٱلظَّٰلِمِينَ لَمَّا رَأَوُاْ ٱلْعَذَابَ يَقُولُونَ هَلْ إِلَىٰ مَرَدٍّ مِّن سَبِيلٍ﴾ [الشورى: ٤٠-٤٤].

ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور جن لوگوں نے اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا تو ان پر کسی قسم کا الزام نہیں۔ الزام تو ان لوگوں پر ہے جو دوسروں پر ظلم کرتے ہیں اور زمین میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ اور جس نے صبر کیا اور معاف کیا تو یہ عزیمت کے اوصاف سے ہے۔ اور جسے اللہ گمراہ کردے پھر اس کے بعد اس کا کوئی مددگار نہیں۔ اور تو ظالموں کو دیکھے گا کہ جب وہ عذاب سے دوچار ہوں گے تو کہیں گے: کیا اب دنیا کی طرف لوٹ جانے کی کوئی صورت ہے؟''

(٨) بَابٌ: اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: 8- ظلم قیامت کے دن کئی تاریکیوں کا باعث ہوگا

٢٤٤٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ».

[2447] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''ظلم قیامت کے دن کئی طرح کی تاریکیاں ثابت ہوگا۔''

فائدہ: ظلم کرنے سے کئی ایک تاریکیاں اس طرح ہوں گی کہ ایک تو کسی کا حق، ناحق طریقے سے لیا، دوسرے وہ اللہ کی مخالفت کرکے اس کے مقابلے پر اتر آیا، یہ گناہ دوسرے گناہوں سے بہت سنگین ہے، نیز ظلم دل میں تاریکی پیدا کرتا ہے جس طرح ایمان سے روشنی پیدا ہوتی ہے۔ اس طرح ظالم کو کئی طرح کی تاریکیاں گھیر لیں گی اور وہ ان اندھیروں میں دھکے کھاتا اور مصیبت اٹھاتا پھرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین.

(٩) بَابُ الْاِتِّقَاءِ وَالْحَذَرِ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

باب: 9- مظلوم کی بددعا سے بچنا اور ڈرتے رہنا چاہیے

٢٤٤٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ الْمَكِّيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ

[2448] حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن (کا گورنر بنا کر) بھیجا تو ان سے فرمایا: ''مظلوم کی بددعا سے بچتے رہنا کیونکہ اس

مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: «اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ». [راجع: ١٣٩٥]

کی بددعا اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا۔"

فائدہ: پردہ حائل نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مظلوم کی بددعا بہت جلد قبول ہوتی ہے، نیز اس کا مفہوم یہ نہیں کہ ظالم فوراً اللہ کی پکڑ میں آجاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جس طرح چاہتا ہے اس سے معاملہ کر لیتا ہے کبھی فوراً سزا دے دیتا ہے اور کبھی دیر سے مؤاخذہ کرتا ہے تاکہ وہ مزید ظلم کرے، بالآخر اسے اچانک پکڑ لیتا ہے۔

(١٠) بَابُ مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ عِنْدَ الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ، هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ؟

باب: 10- جس نے کسی پر ظلم کیا پھر مظلوم سے معاف کرا لیا تو کیا اس صورت میں اپنے ظلم کو بیان کرنا ضروری ہے؟

٢٤٤٩ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ مِنْ عِرْضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ أَنْ لَّا يَكُونَ دِينَارٌ وَّلَا دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهِ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُمِلَ عَلَيْهِ».

[2449] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کسی نے دوسرے کی عزت یا کسی اور چیز پر ظلم کیا ہو وہ اس سے آج ہی معاف کرا لے پہلے اس سے کہ وہ دن آئے جس میں درہم و دینار نہیں ہوں گے، پھر اگر ظالم کا کوئی نیک عمل ہو گا تو اس کے ظلم کی مقدار اس سے لے لیا جائے گا۔ اگر اس کی نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ ظالم کے کھاتے میں ڈال دیے جائیں گے۔"

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ: إِنَّمَا سُمِّيَ الْمَقْبُرِيَّ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْزِلُ نَاحِيَةَ الْمَقَابِرِ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: وَسَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ هُوَ مَوْلَى بَنِي لَيْثٍ، وَهُوَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، وَاسْمُ أَبِي سَعِيدٍ كَيْسَانُ. [انظر: ٦٥٣٤]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں: اسماعیل بن ابی اویس کو مقبری اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ قبرستان کے ایک کنارے پر رہتے تھے۔ اور سعید مقبری بنولیث کا آزاد کردہ غلام ہے۔ اس کا پورا نام سعید بن ابی سعید ہے، اور اس کے باپ ابوسعید کا نام کیسان ہے۔

(١١) بَابٌ: إِذَا حَلَّلَهُ مِنْ ظُلْمِهِ فَلَا رُجُوعَ فِيهِ

باب: 11- اگر کوئی شخص کسی کا ظلم معاف کر دے تو اس میں رجوع نہیں کر سکتا

٢٤٥٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: ﴿وَإِنِ امْرَأَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا﴾ [النساء:١٢٨] قَالَتْ: اَلرَّجُلُ تَكُونُ عِنْدَهُ الْمَرْأَةُ لَيْسَ بِمُسْتَكْثِرٍ مِّنْهَا، يُرِيدُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ: أَجْعَلُكَ مِنْ شَأْنِي فِي حِلٍّ، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ. [انظر: ٢٦٩٤، ٤٦٠١، ٥٢٠٦]

[2450] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اس آیت ''اگر عورت کو اپنے شوہر کی طرف سے بے پروائی یا روگردانی کرنے کا اندیشہ ہو'' کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ آدمی کے پاس ایک بیوی ہوتی ہے جس سے وہ زیادہ تعلق نہیں رکھنا چاہتا بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اسے چھوڑ دے تو ایسی حالت میں عورت اسے کہے کہ میں تجھے اپنے خاص معاملات میں بریٔ الذمہ قرار دیتی ہوں۔ اس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی کہ ایسا کرنا جائز ہے۔

(١٢) بَابٌ: إِذَا أَذِنَ لَهُ أَوْ أَحَلَّهُ وَلَمْ يُبَيِّنْ كَمْ هُوَ؟

باب: 12- اگر کوئی دوسرے کو اجازت دے یا اپنا حق ساقط کر دے لیکن اس کی مقدار بیان نہ کرے تو؟

٢٤٥١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي حَازِمِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَّمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَّسَارِهِ الْأَشْيَاخُ، فَقَالَ لِلْغُلَامِ: «أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ؟» فَقَالَ الْغُلَامُ: لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ! لَا أُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ أَحَدًا، قَالَ: فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِهِ. [راجع: ٢٣٥١]

[2451] حضرت سہل بن سعد ساعدی ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی مشروب لایا گیا جس سے آپ نے کچھ نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں جانب ایک لڑکا بیٹھا تھا جبکہ بائیں جانب کچھ بزرگ لوگ تھے۔ آپ ﷺ نے لڑکے سے فرمایا: ''تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ میں اپنا پس خوردہ (بچا ہوا) ان بزرگوں کو دے دوں؟'' لڑکے نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں اللہ کے رسول! میرا حصہ جو آپ سے مجھے ملنے والا ہے وہ میں کسی اور کو دینے والا نہیں ہوں۔ آخر کار آپ نے وہ پیالہ اسی کے ہاتھ میں تھما دیا۔

(١٣) بَابُ إِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْأَرْضِ

باب: 13- اس شخص کا گناہ جو کسی کی زمین ہڑپ کر لے

٢٤٥٢ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَهْلٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

[2452] حضرت سعید بن زید ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص ظلم سے کسی کی زمین کا کچھ حصہ چھین لے گا تو قیامت کے دن سات زمینوں کا طوق اس کے گلے میں

رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا، طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ». [انظر: ۳۱۹۸]

ڈالا جائے گا۔"

٢٤٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أُنَاسٍ خُصُومَةٌ، فَذَكَرَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَتْ لَهُ: يَا أَبَا سَلَمَةَ! اِجْتَنِبِ الْأَرْضَ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ ظَلَمَ قِيدَ شِبْرٍ مِّنَ الْأَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرَضِينَ». [انظر: ۳۱۹۵]

[2453] حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ ان کے اور کچھ لوگوں کے درمیان ایک جھگڑا تھا۔ حضرت ام المومنین عائشہ ؓ سے اس کا ذکر کیا گیا تو انھوں نے فرمایا: ابوسلمہ! زمین کے معاملے میں اجتناب کرو کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر کسی نے ایک بالشت کے برابر بھی کسی کی زمین ہڑپ کی تو اسے سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔"

٢٤٥٤ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى سَبْعِ أَرَضِينَ».

[2454] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص تھوڑی سی زمین بھی ناحق لے لے گا، اسے قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔"

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: قَالَ أَبُو جَعْفَرِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: هٰذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِخُرَاسَانَ فِي كُتُبِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، أَمْلَى عَلَيْهِمْ بِالْبَصْرَةِ. [انظر: ۳۱۹٦]

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) کہتے ہیں: یہ حدیث عبداللہ بن مبارک کی کتاب میں نہیں جو انھوں نے خراسان میں تصنیف کی تھی، البتہ انھوں نے جو کتاب بصرہ میں لکھوائی تھی اس میں یہ حدیث ہے۔

فائدہ: اس حدیث میں ان لوگوں کے لیے بہت عبرت ہے جو دوسروں کے حقوق غصب کرتے ہیں، خاص طور پر وہ حضرات جو زمین پر ناجائز قبضہ کر کے وہاں مسجد یا مدرسہ تعمیر کر لیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح ہم نے نیکی کا کام کیا ہے۔ ایسے کام میں کوئی نیکی نہیں۔

(١٤) بَابٌ: إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ لِآخَرَ شَيْئًا جَازَ

باب: 14- جب کوئی دوسرے کو کسی چیز کی اجازت دے دے تو وہ اسے استعمال کر سکتا ہے

٢٤٥٥ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

[2455] حضرت جبلہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ اہل

عَنْ جَبَلَةَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي بَعْضِ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَأَصَابَنَا سَنَةٌ، فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ. [انظر: ٢٤٨٩، ٢٤٩٠، ٥٤٤٦]

عراق کے ہاں ایک شہر میں تھے کہ ہمیں قحط سالی نے آلیا تو حضرت ابن زبیر ؓ ہمیں کھجوریں کھلایا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو دو کھجوریں ایک بار اٹھا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ ہاں، تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اجازت لے لے تو جائز ہے۔

٢٤٥٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ: أَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ: أَبُو شُعَيْبٍ، كَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَقَالَ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ: اِصْنَعْ لِي طَعَامَ خَمْسَةٍ لَعَلِّي أَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، وَأَبْصَرَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ الْجُوعَ فَدَعَاهُ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ لَّمْ يُدْعَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ هٰذَا قَدِ اتَّبَعَنَا، أَتَأْذَنُ لَهُ؟» قَالَ: نَعَمْ. [راجع: ٢٠٨١]

[2456] حضرت ابومسعود سے روایت ہے کہ ابوشعیب نامی انصاری کا ایک غلام تھا جو گوشت پکانے میں مہارت رکھتا تھا۔ ابوشعیب نے اس سے کہا: پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو، میں نبی ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ پانچ اشخاص میں سے پانچویں ہوں گے، اس نے نبی ﷺ کے چہرۂ انور میں بھوک کے آثار دیکھے تھے، چنانچہ جب انھوں نے آپ ﷺ کو دعوت دی تو آپ کے ساتھ ایک صاحب اور آ گئے جس کو کھانے کی دعوت نہیں تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''یہ صاحب ہمارے ساتھ آ گئے ہیں۔ کیا آپ اسے اجازت دیتے ہیں؟'' ابوشعیب نے کہا: جی ہاں۔

(١٥) بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ﴾ [البقرة: ٢٠٤].

باب: 15- ارشاد باری تعالیٰ ''اور وہ سخت جھگڑالو ہے'' کا بیان

٢٤٥٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ». [انظر: ٤٥٢٣، ٧١٨٨]

[2457] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔''

(١٦) بَابُ إِثْمِ مَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَّهُوَ يَعْلَمُهُ

باب: 16- اس شخص کا گناہ جو دیدہ دانستہ کسی ناحق بات پر جھگڑا کرے

٢٤٥٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ:

[2458] ام المومنین حضرت ام سلمہ ؓ سے روایت ہے

حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّهَا أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهَا عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَّإِنَّهُ يَأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَّكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ فَأَقْضِيَ لَهُ بِذٰلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا». [انظر: ٢٦٨٠، ٦٩٦٧، ٧١٦٩، ٧١٨١، ٧١٨٥]

کہ نبی ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی تو باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''بس میں تو ایک بشر ہی ہوں۔ میرے پاس ایک فریق آتا ہے اور شاید ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہو جس سے مجھے خیال ہو کہ اس نے سچ کہا ہے، پھر میں اس کے حق میں فیصلہ کر دوں، اندریں حالات اگر میں کسی کو دوسرے مسلمان کا حق دلا دوں تو یہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، چاہے تو اسے قبول کر لے، چاہے اسے چھوڑ دے۔''

(١٧) بَابٌ: إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ

باب: 17- اس شخص کا بیان کہ جب وہ جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے

٢٤٥٩ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَّسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا، أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْ أَرْبَعٍ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ». [راجع: ٣٤]

[2459] حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''چار باتیں ایسی ہیں کہ وہ جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے یا چار خصلتوں میں سے اگر ایک خصلت بھی ہو تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے یہاں تک کہ اس سے باز آجائے: جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔ جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے۔ اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو بدزبانی کرے۔''

(١٨) بَابُ قِصَاصِ الْمَظْلُومِ إِذَا وَجَدَ مَالَ ظَالِمِهِ

باب: 18- مظلوم اگر ظالم کا مال پالے تو بقدر زیادتی اپنا حصہ وصول کر سکتا ہے

وَقَالَ ابْنُ سِيرِينَ: يُقَاصُّهُ، وَقَرَأَ: ﴿وَإِنْ

امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایسے حالات

عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِۦ﴾ [النحل: ١٢٦].

میں وہ اپنے حق کے برابر لے لے۔ اور بطور دلیل یہ آیت تلاوت کی: ''اگر تم سزا دینا چاہو تو اسی قدر سزا دو جتنا انھوں نے تمھیں دی تھی۔''

٢٤٦٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِّسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ عِيَالَنَا؟ فَقَالَ: «لَا حَرَجَ عَلَيْكِ أَنْ تُطْعِمِيهِمْ بِالْمَعْرُوفِ». [راجع: ٢٢١١]

[2460] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ ہند بنت عتبہ بن ربیعہ ؓ آئی اور عرض کرنے لگی: اللہ کے رسول! ابوسفیان ؓ بڑے کنجوس آدمی ہیں۔ اگر میں ان کے مال میں سے کچھ لے کر اپنے بال بچوں کو کھلاؤں تو اس میں کوئی حرج ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اگر تم بچوں کو رواج کے مطابق کھلاؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں۔''

٢٤٦١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَّا يَقْرُونَنَا، فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ لَنَا: «إِنْ نَّزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأُمِرَ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا، فَإِنْ لَّمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ». [انظر: ٦١٣٧]

[2461] حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ہمیں کسی مہم پر بھیجتے ہیں تو کبھی ہم ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہیں جو ہماری ضیافت تک نہیں کرتے تو اس کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم کسی قوم کے پاس جاؤ اور وہ مہمان کی شایانِ شان میزبانی کا اہتمام کریں تو اسے قبول کرلو اور اگر وہ (مہمان نوازی) نہ کریں تو زبردستی ان سے اپنی مہمانی کا حق وصول کر سکتے ہو۔''

(١٩) بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّقَائِفِ

باب: 19- عوامی مقامات کا بیان

وَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ.

نبی ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام ؓ سقیفۂ بنوساعدہ میں بیٹھے۔

٢٤٦٢ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ؛ ح: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ: أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالَ: حِينَ

[2462] حضرت عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو فوت کرلیا تو انصار بنو ساعدہ کی چوپال میں جمع ہو گئے۔ میں نے حضرت ابوبکر ؓ سے عرض کیا: آپ ہمارے ساتھ چلیں، چنانچہ ہم سقیفۂ بنی ساعدہ میں ان کے پاس آئے۔

تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ، إِنَّ الْأَنْصَارَ اجْتَمَعُوا فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: اِنْطَلِقْ بِنَا، فَجِئْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ. [انظر: ٣٤٤٥، ٣٩٢٨، ٤٠٢١، ٦٨٢٩، ٦٨٣٠، ٧٣٢٣]

(٢٠) بَابٌ: لَا يَمْنَعُ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ

باب: 20- کوئی پڑوسی دوسرے پڑوسی کو اپنی دیوار پر کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے

٢٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ»، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّهَا بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ. [انظر: ٥٦٢٧، ٥٦٢٨]

[2463] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کوئی پڑوسی دوسرے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔'' پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا بات ہے کہ میں تمھیں اس بات سے روگردانی کرتے دیکھتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں یہ حدیث تم سے بیان کرتا رہوں گا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ اگر ہمسایہ دیوار پر کوئی لکڑی یا گارڈر رکھنا چاہے تو دیوار کے مالک کے لیے اسے روکنا جائز نہیں کیونکہ اس میں اس کا کوئی نقصان نہیں بلکہ ایسا کرنے سے دیوار مضبوط ہو جاتی ہے، ہاں دیوار کی توڑ پھوڑ کرنا جائز نہیں کیونکہ کسی کی ملکیت میں اس کی اجازت کے بغیر کوئی اقدام نہیں کرنا چاہیے۔ بہتر یہ ہے کہ دیوار بناتے وقت اسے جگہ اور اخراجات کے اعتبار سے مشترکہ رکھا جائے تاکہ فریقین کا اس میں فائدہ ہو۔ اگر اکیلا آدمی اسے ایک اینٹ موٹی بنانا چاہتا ہے تو مشترکہ ڈیڑھ اینٹ، یعنی ساڑھے تیرہ ($13\frac{1}{2}$) انچ موٹی بنائی جائے۔ بہرحال اگر دیوار کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ نہیں ہے تو ہمسائے کو دیوار استعمال کرنے سے نہ روکا جائے، اس پر شہتیر یا گارڈر رکھنے کی اجازت خوشی سے دے دی جائے۔

(٢١) بَابُ صَبِّ الْخَمْرِ فِي الطَّرِيقِ

باب: 21- راستے میں شراب بہا دینا

٢٤٦٤ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى: أَخْبَرَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ فِي مَنْزِلِ أَبِي طَلْحَةَ، وَكَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيخَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

[2464] حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ میں حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ اس وقت لوگ کھجور کی شراب استعمال کرتے تھے۔ اس دوران میں رسول اللہ ﷺ نے ایک منادی (اعلان) کرنے والے کو حکم دیا کہ لوگوں میں شراب کی

مُنَادِيًا يُنَادِي: أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ، قَالَ: فَقَالَ لِي أَبُو طَلْحَةَ: اُخْرُجْ فَأَهْرِقْهَا، فَخَرَجْتُ فَهَرَقْتُهَا فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: قَدْ قُتِلَ قَوْمٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿لَيْسَ عَلَى ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ وَعَمِلُوا۟ ٱلصَّٰلِحَٰتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوٓا۟﴾ الْآيَةَ [المائدة:٩٣].
[انظر: ٤٦١٧، ٤٦٢٠، ٥٥٨٠، ٥٥٨٢، ٥٥٨٣، ٥٥٨٤، ٥٦٠٠، ٥٦٢٢، ٧٢٥٣]

حرمت کا اعلان کر دے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ باہر نکل کر تمام شراب بہا دو، چنانچہ میں نے باہر نکل کر تمام شراب بہا دی تو وہ مدینہ کی گلیوں میں بہہ نکلی۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ جو لوگ اس حال میں شہید ہوئے ہیں کہ شراب ان کے پیٹوں میں تھی، ان کا کیا حال ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ''جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ جو بھی کھا پی چکے ہیں ان پر کوئی گناہ نہیں۔''

(٢٢) بَابُ أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ فِيهَا، وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعُدَاتِ

باب: 22- گھروں کے سامنے میدانوں، ان میں بیٹھنے اور راستوں میں بیٹھنے کا بیان

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَابْتَنَى أَبُو بَكْرٍ مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ، يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنا لی تھی، اس میں وہ نماز پڑھتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین کی عورتیں اور بچے ان کے اردگرد جمع ہو جاتے اور تعجب کرتے تھے اور نبی ﷺ ان دنوں مکہ ہی میں تھے۔

٢٤٦٥ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطُّرُقَاتِ»، فَقَالُوا: مَا لَنَا بُدٌّ، إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا، قَالَ: «فَإِذَا أَتَيْتُمْ إِلَى الْمَجَالِسِ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا»، قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: «غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ». [انظر: ٦٢٢٩]

[2465] حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم لوگ راستوں پر بیٹھنے سے اجتناب کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! اس بات میں تو ہم مجبور ہیں کیونکہ وہی تو ہماری بیٹھنے اور گفتگو کرنے کی جگہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اچھا اگر ایسی ہی مجبوری ہے تو راستے کا حق ادا کرو۔'' صحابہ نے عرض کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''نگاہیں نیچی رکھنا، کسی کو تکلیف نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات بتانا اور بری بات سے منع کرنا۔''

فائدہ: معلوم ہوا کہ گھروں سے باہر چوپال میں بیٹھنا حرام نہیں، ممانعت صرف اس لیے ہے کہ عوام کو اس سے تکلیف ہوتی

ہے۔ اس سے بُرے ذرائع کا سدِباب مقصود ہے۔ اس بناء پر لوگوں کو بیٹھنے کے لیے ایسی مجالس اختیار کرنی چاہییں جہاں مکروہ اور ناپسندیدہ امور نہ دیکھیں اور ایسی باتیں نہ سنیں جن کا سننا شرعاً ممنوع ہے۔ دکانوں کے سامنے ٹی وی دیکھنے، گانے سننے کے لیے بیٹھنا حرام ہے۔ شرعی حدود میں رہتے ہوئے ان دکانوں سے فائدہ لیا جا سکتا ہے لیکن اگر عوام کو نقصان ہو یا غیر شرعی امور سے واسطہ پڑتا ہو تو وہاں بیٹھنا جائز نہیں۔ واللّٰه أعلم.

(٢٣) بَابُ الْآبَارِ عَلَى الطُّرُقِ إِذَا لَمْ يُتَأَذَّ بِهَا

باب: 23- راستوں میں کنویں کھودنا بشرطیکہ ان سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے

٢٤٦٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ سُمَيٍّ مَّوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ بِطَرِيقٍ فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَّلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي، فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ مَاءً، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ لَأَجْرًا؟ فَقَالَ: «فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ رَّطْبَةٍ أَجْرٌ». [راجع: ١٧٣]

[2466] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا ہوا کہ ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں دیکھا تو اس میں اتر پڑا اور اپنی پیاس بجھائی۔ باہر نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی شدت سے مٹی چاٹ رہا ہے۔ اس شخص نے خیال کیا کہ اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہے جیسے مجھے لگی تھی، چنانچہ وہ کنویں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھرا، پھر وہ کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا یہ عمل قبول کیا اور اسے بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا جانوروں کی خدمت میں بھی ہمارے لیے اجر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر زندہ جگر کی خدمت میں اجر وثواب ہے۔''

(٢٤) بَابُ إِمَاطَةِ الْأَذٰى

باب: 24- راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا

وَقَالَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُمِيطُ الْأَذٰى عَنِ الطَّرِيقِ صَدَقَةٌ».

حضرت ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ''راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کا دور کرنا بھی صدقہ ہے۔''

فائدہ: اسلام کی یہ خوبی ہے کہ اس نے ہر مناسب جگہ پر خدمتِ خلق کو مدنظر رکھا ہے، چنانچہ عام گزر گاہوں کی حفاظت اور ان کی تعمیر وصفائی کو اس قدر ضروری سمجھا کہ وہاں سے ایک تنکے کو دور کر دینے پر بھی اجر وثواب کی خوشخبری سنائی ہے۔ کسی پتھر، کانٹے اور کوڑے وغیرہ کو دور کر دینا ایمان کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ انسانی مفاد عامہ کے لیے ایسا ہونا بے حد ضروری ہے۔ یہ

صدقہ اس معنی میں ہے کہ جس شخص نے راستے سے موذی چیز کو ہٹا دیا تو گویا اس نے دوسروں پر ان کی سلامتی کو صدقہ کر دیا ہے، اس کے لیے بایں طور صدقہ ہے کہ اسے نفع پہنچا ہے۔ واللّٰہ أعلم.

(٢٥) بَابُ الْغُرْفَةِ وَالْعُلِّيَّةِ الْمُشْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمُشْرِفَةِ فِي السُّطُوحِ وَغَيْرِهَا

باب: 25- چھتوں وغیرہ میں بلند و پست بالاخانے بنانا، ان سے جھانکا جائے یا نہ جھانکا جائے

٢٤٦٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِّنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ: «هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ إِنِّي أَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ». [راجع: ١٨٧٨]

[2467] حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ مدینہ طیبہ کے محلات میں سے ایک اونچے محل پر چڑھے، اس پر سے جھانکا تو فرمایا: ''کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم دیکھتے ہو؟ تمھارے گھروں پر فتنے برس رہے ہیں جس طرح بارش برستی ہے۔''

٢٤٦٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا عَلَى أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَيْنِ قَالَ اللهُ لَهُمَا: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ [التحريم: ٤] فَحَجَجْتُ مَعَهُ فَعَدَلَ وَعَدَلْتُ مَعَهُ بِالْإِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ حَتَّى جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! مَنِ الْمَرْأَتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا: ﴿إِن تَتُوبَآ إِلَى ٱللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾؟ فَقَالَ: وَاعَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ عُمَرُ الْحَدِيثَ يَسُوقُهُ، فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ وَجَارٌ لِّي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ - وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ - وَكُنَّا

[2468] حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میری یہ خواہش رہی کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کروں کہ نبی ﷺ کی بیویوں میں سے وہ کون سی دو بیویاں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم دونوں اللہ کی طرف توبہ اور رجوع کرو (تو بہتر ہے) پس تمھارے دل (حق سے) کچھ ہٹ گئے ہیں۔'' واقعہ یہ ہوا کہ میں ان کے ہمراہ حج کو گیا تو وہ (قضائے حاجت کے لیے) راستے سے ایک طرف ہٹے۔ میں بھی پانی کا مشکیزہ لیے ان کے ہمراہ ہو گیا، چنانچہ جب آپ قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئے تو میں نے ان کے ہاتھوں پر مشکیزے سے پانی ڈالا۔ انھوں نے وضو کیا تو میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! نبی ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے وہ کون سی دو عورتیں ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اگر تم توبہ کرو (تو تمھارے لیے بہتر ہے) پس تمھارے دل (حق سے) کچھ ہٹ گئے ہیں۔'' حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابن عباس! تم پر تعجب ہے۔ وہ حضرت

نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْزِلُ هُوَ يَوْمًا وَأُنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ مِنْ خَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْأَمْرِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى الْأَنْصَارِ إِذْ هُمْ قَوْمٌ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَأْخُذْنَ مِنْ أَدَبِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ، فَصِحْتُ عَلَى امْرَأَتِي فَرَاجَعَتْنِي فَأَنْكَرْتُ أَنْ تُرَاجِعَنِي فَقَالَتْ: وَلِمَ تُنْكِرُ أَنْ أُرَاجِعَكَ؟ فَوَاللهِ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ لَيُرَاجِعْنَهُ، وَإِنَّ إِحْدَاهُنَّ لَتَهْجُرُهُ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ، فَأَفْزَعَتْنِي فَقُلْتُ: خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ مِنْهُنَّ بِعَظِيمٍ، ثُمَّ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: أَيْ حَفْصَةُ! أَتُغَاضِبُ إِحْدَاكُنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ الْيَوْمَ حَتَّى اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: خَابَتْ وَخَسِرَتْ، أَفَتَأْمَنُ أَنْ يَغْضَبَ اللهُ لِغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ فَتَهْلِكِينَ؟ لَا تَسْتَكْثِرِي عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا تُرَاجِعِيهِ فِي شَيْءٍ وَّلَا تَهْجُرِيهِ، وَسَلِينِي مَا بَدَا لَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - وَكُنَّا تَحَدَّثْنَا أَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ النِّعَالَ لِغَزْوِنَا فَنَزَلَ صَاحِبِي يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَرَجَعَ عِشَاءً فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا، وَّقَالَ: أَثَمَّ هُوَ؟ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ وَقَالَ: حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هُوَ؟ أَجَاءَتْ غَسَّانُ؟ قَالَ: لَا، بَلْ أَعْظَمُ مِنْهُ وَأَطْوَلُ، طَلَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نِسَاءَهُ. قَالَ: قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ، كُنْتُ أَظُنُّ أَنَّ هٰذَا يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ

عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔ پھر حضرت عمر فاروق نے پورا واقعہ بیان کرنا شروع کیا۔ انھوں نے فرمایا: میں اور میرا ایک انصاری ہمسایہ بنو امیہ بن زید کے محلے میں رہتے تھے...... یہ قبیلہ عوالی مدینہ میں رہتا تھا...... ہم نبی ﷺ کے پاس باری باری آیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور دوسرے دن میں حاضر ہوتا۔ جب میں آتا تو اس دن کے جملہ احکام وحی اس کو بتاتا اور جب وہ آتا تو وہ بھی اسی طرح کرتا۔ ہم قریشی لوگ عورتوں کو اپنے دباؤ میں رکھتے تھے لیکن جب ہم انصار میں آئے تو ہم نے دیکھا کہ ان کی عورتیں ان پر غالب رہتی ہیں۔ ان کی دیکھا دیکھی ہماری عورتیں بھی ان کے طور طریقے اختیار کرنے لگیں۔ ایک روز ایسا ہوا کہ میں نے اپنی بیوی کو ڈانٹا تو اس نے فوراً مجھے جواب دیا۔ اس کی یہ بات مجھے بری لگی تو اس نے کہا: اگر میں نے تمھاری بات کا جواب دیا ہے تو برا کیوں مناتے ہو؟ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں۔ ان میں سے کوئی کوئی ایسی بھی ہے جو دن سے لے کر رات تک آپ کو چھوڑے رہتی ہے۔ مجھے اس بات سے بہت گھبراہٹ ہوئی۔ میں نے دل میں کہا: ان میں سے جس نے ایسا کیا وہ عظیم خسارے میں ہے۔ پھر میں نے اپنے کپڑے پہنے اور (اپنی بیٹی) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور اس سے کہا: حفصہ! کیا تم میں سے کوئی دن سے لے کر رات تک رسول اللہ ﷺ سے روٹھے رہتی ہے؟ انھوں نے کہا: جی ہاں! میں نے کہا: وہ تو نامراد رہی اور خسارے میں پڑ گئی۔ کیا تم اس بات سے بے خوف ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضی کے باعث اللہ تعالیٰ ناراض ہو جائے تو تم تباہ ہو جاؤ؟ (دیکھو!) رسول اللہ ﷺ سے زیادہ نہ مانگو اور آپ کو جواب بھی نہ دیا کرو اور آپ سے خفا نہ ہوا کرو۔ جو ضرورت

فَجَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي فَصَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ مَشْرُبَةً لَهُ فَاعْتَزَلَ فِيهَا، فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ، فَإِذَا هِيَ تَبْكِي، قُلْتُ: مَا يُبْكِيكِ؟ أَوَ لَمْ أَكُنْ حَذَّرْتُكِ؟ أَطَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أَدْرِي، هُوَ ذَا فِي الْمَشْرُبَةِ، فَخَرَجْتُ فَجِئْتُ الْمِنْبَرَ فَإِذَا حَوْلَهُ رَهْطٌ يَبْكِي بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ مَعَهُمْ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ فَجِئْتُ الْمَشْرُبَةَ الَّتِي هُوَ فِيهَا فَقُلْتُ لِغُلَامٍ أَسْوَدَ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ، فَدَخَلَ فَكَلَّمَ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ: ذَكَرْتُكَ لَهُ فَصَمَتَ، فَانْصَرَفْتُ حَتَّى جَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ - فَذَكَرَ مِثْلَهُ - فَجَلَسْتُ مَعَ الرَّهْطِ الَّذِينَ عِنْدَ الْمِنْبَرِ، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَجِدُ، فَجِئْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ: اسْتَأْذِنْ لِعُمَرَ - فَذَكَرَ مِثْلَهُ - فَلَمَّا وَلَّيْتُ مُنْصَرِفًا فَإِذَا الْغُلَامُ يَدْعُونِي قَالَ: أَذِنَ لَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى رِمَالِ حَصِيرٍ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهِ، مُتَّكِئٌ عَلَى وِسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَرَفَعَ بَصَرَهُ إِلَيَّ، فَقَالَ: «لَا» ثُمَّ قُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَسْتَأْنِسُ: يَا رَسُولَ اللهِ! لَوْ رَأَيْتَنِي وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى قَوْمٍ تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَذَكَرَهُ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ ﷺ، ثُمَّ قُلْتُ: لَوْ رَأَيْتَنِي وَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَقُلْتُ: لَا يَغُرَّنَّكِ أَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ أَوْضَأَ مِنْكِ وَأَحَبَّ إِلَى

ہو وہ مجھ سے لو۔ اور یہ بات بھی تمھیں دھوکے میں نہ رکھے کہ تمھاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کی زیادہ چہیتی ہے۔ انھوں نے حضرت عائشہ ؓ کو مراد لیا۔ حضرت عمر ؓ نے کہا: ہم دونوں آپس میں اس طرح کی باتیں بھی کیا کرتے تھے کہ غسانی لوگ ہم پر چڑھائی کرنے کے لیے گھوڑوں کی نعل بندی (جنگ کی تیاری) کر رہے ہیں۔ ہوا یوں کہ میرا ساتھی اپنی باری کے دن شہر گیا اور عشاء کے وقت لوٹا تو میرا دروازہ زور سے کھٹکھٹایا اور کہا: کیا وہ یہاں (گھر میں) ہیں؟ میں نے یہ سنا تو بہت گھبرایا اور باہر نکلا تو انھوں نے کہا: ایک بہت بڑا حادثہ ہوا ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا؟ کیا غسان کے لوگوں نے حملہ کر دیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں بلکہ اس سے بھی بڑا واقعہ اور لمبی بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا: حفصہ کی قسمت پھوٹ گئی۔ میں پہلے ہی خیال کرتا تھا کہ عنقریب ایسا ہو جائے گا۔ میں نے اپنے کپڑے پہنے اور نماز فجر نبی ﷺ کے ہمراہ ادا کی۔ فراغت کے بعد آپ بالا خانے میں تشریف لے گئے اور وہاں تنہا بیٹھ رہے، چنانچہ میں حضرت حفصہ کے پاس گیا، دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔ میں نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تمھیں اس انجام سے آگاہ نہیں کیا تھا؟ کیا تمھیں رسول اللہ ﷺ نے طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ آپ ﷺ اس بالا خانے میں تشریف رکھتے ہیں۔ میں باہر نکل کر مسجد میں منبر کے پاس آیا تو دیکھا کہ وہاں کچھ لوگ بیٹھے رو رہے ہیں۔ میں بھی تھوڑی دیر کے لیے ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ پھر وہ پریشانی مجھ پر غالب آ گئی جو مجھے لاحق تھی۔ میں اس بالا خانے کی طرف گیا جہاں آپ تشریف فرما تھے۔ وہاں میں نے آپ کے سیاہ فام غلام

النَّبِيِّ ﷺ - يُرِيدُ عَائِشَةَ - فَتَبَسَّمَ أُخْرٰى، فَجَلَسْتُ حِينَ رَأَيْتُهُ تَبَسَّمَ ثُمَّ رَفَعْتُ بَصَرِي فِي بَيْتِهِ فَوَاللهِ مَا رَأَيْتُ فِيهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ غَيْرَ أَهَبَةٍ ثَلَاثٍ، فَقُلْتُ: اُدْعُ اللهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى أُمَّتِكَ، فَإِنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ وُسِّعَ عَلَيْهِمْ وَأُعْطُوا الدُّنْيَا وَهُمْ لَا يَعْبُدُونَ اللهَ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ: «أَوَ فِي شَكٍّ أَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ؟ أُولٰئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا»، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! اِسْتَغْفِرْ لِي، فَاعْتَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ حِينَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلٰى عَائِشَةَ وَكَانَ قَدْ قَالَ: «مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا» مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهِ عَلَيْهِنَّ حِينَ عَاتَبَهُ اللهُ، فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا، فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: إِنَّكَ أَقْسَمْتَ أَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّإِنَّا أَصْبَحْنَا بِتِسْعٍ وَّعِشْرِينَ لَيْلَةً أَعُدُّهَا عَدًّا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ» - وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُونَ - قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأُنْزِلَتْ آيَةُ التَّخْيِيرِ فَبَدَأَ بِي أَوَّلَ امْرَأَةٍ فَقَالَ: «إِنِّي ذَاكِرٌ لَّكِ أَمْرًا وَّلَا عَلَيْكِ أَنْ لَّا تَعْجَلِي حَتّٰى تَسْتَأْمِرِي أَبَوَيْكِ». قَالَتْ: قَدْ أَعْلَمُ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُونَا يَأْمُرَانِي بِفِرَاقِكَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ اللهَ قَالَ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ﴾ إِلٰى: ﴿عَظِيمًا﴾ [الأحزاب: ٢٨، ٢٩]. قُلْتُ: أَفِي هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ؟ فَإِنِّي أُرِيدُ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ. ثُمَّ خَيَّرَ نِسَاءَهُ فَقُلْنَ مِثْلَ مَا قَالَتْ عَائِشَةُ. [راجع: ٨٩]

سے کہا: عمر کے لیے اجازت حاصل کرو۔ وہ اندر گیا، اس نے نبی ﷺ سے بات کی، پھر باہر نکلا اور کہنے لگا: میں نے آپ ﷺ سے تمھارا ذکر کیا ہے لیکن آپ خاموش رہے ہیں، چنانچہ میں واپس آ کر ان لوگوں کے ساتھ بیٹھ گیا جو منبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر مجھے اس بات نے بے چین کر دیا جس کے لیے میں آیا تھا۔ میں (دوبارہ) غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت حاصل کرو۔ لیکن معاملہ پہلے کی طرح ہوا۔ میں پھر منبر کے قریب بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس بیٹھ گیا۔ پھر مجھے اس بات نے بے چین کر دیا جو میرے دل میں تھی۔ میں پھر غلام کے پاس آیا اور کہا: عمر کے لیے اجازت حاصل کرو۔ پھر معاملہ پہلے کی طرح ہوا۔ جب میں واپس ہونے لگا تو غلام نے مجھے آواز دی اور کہا: تمھیں رسول اللہ ﷺ نے اجازت دے دی ہے۔ یہ سن کر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ کھجور کے پتوں سے بُنی ہوئی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں۔ آپ کے جسم اور چٹائی کے درمیان کوئی بستر نہیں ہے اور کھجور کے پتوں کے نشانات آپ کے پہلو پر نمایاں ہیں۔ آپ ایک تکیے پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں جس میں کھجور کے پتوں کا بھراؤ ہے۔ میں نے سلام کیا اور کھڑے ہی کھڑے عرض کیا: آپ نے ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے میری طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: ''نہیں۔'' میں کھڑا کھڑا آپ کا موڈ بھانپ رہا تھا کہ کیسا ہے؟ میں نے دل بہلاوے کے طور پر کہا: اللہ کے رسول! ذرا ملاحظہ فرمائیں کہ ہم قریشی لوگ اپنی عورتوں کو دباؤ میں رکھتے تھے اور جب ایسے لوگوں میں آئے جن کی عورتیں ان پر غالب ہیں، میرا اتنا کہنا تھا کہ نبی ﷺ مسکرائے۔ پھر میں نے عرض کیا: کاش آپ مجھے اس وقت دیکھتے جب میں حفصہ ؓ کے

پاس گیا اور میں نے اسے کہا: تمھیں یہ بات دھوکے میں نہ رکھے کہ تمھاری سوکن تم سے زیادہ خوبصورت اور نبی ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ میں نے حضرت عائشہ ؓ کو مراد لیا تھا۔ تب بھی آپ مسکرا دیے۔ جب میں نے دیکھا کہ آپ مسکرا رہے ہیں تو میں بیٹھ گیا۔ پھر میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا تو اللہ کی قسم! مجھے تین کچی کھالوں کے علاوہ وہاں کوئی چیز نظر نہ آئی۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی امت پر وسعت کرے کیونکہ فارس اور روم کے لوگوں پر اللہ نے فراخی کی ہے اور انھیں خوب دنیا ملی، حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہیں کرتے۔ اس وقت آپ ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''اے ابن خطاب! ایسی باتیں کرتے ہو کیا تمھیں شک ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کی تمام لذتیں اسی دنیا کی زندگی میں دے دی گئی ہیں۔'' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے لیے استغفار فرمائیں۔ نبی ﷺ نے گوشۂ تنہائی اس وجہ سے اختیار کیا تھا کہ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ سے ایک راز ظاہر کر دیا تھا اور اسی سلسلے میں آپ نے عہد کیا تھا: ''میں ان سے ایک مہینے تک ملاقات نہیں کروں گا۔'' کیونکہ آپ کو ان پر سخت غصہ آیا تھا جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی وجہ سے آپ کو عتاب فرمایا۔ پھر جب انتیس دن گزر گئے تو آپ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے اور وہاں سے ازسرنو عائلی زندگی کا آغاز فرمایا۔ حضرت عائشہ ؓ نے آپ سے عرض کیا: آپ نے تو ایک مہینے تک ہمارے پاس نہ آنے کی قسم اٹھائی تھی، ابھی تو انتیس دن ہی گزرے ہیں، میں انھیں شمار کرتی رہی ہوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔'' اور وہ مہینہ انتیس دن کا تھا۔ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: جب آیت تخییر نازل ہوئی تو

آپ ﷺ پہلے میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: ''میں تم سے ایک بات کہہ رہا ہوں اور تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اگر تم جلدی نہ کرو حتی کہ تم اپنے والدین سے مشورہ کر لو۔'' ام المومنین عائشہ ؓ نے عرض کیا: میں جانتی ہوں کہ میرے والدین آپ کے فراق کا کبھی مشورہ نہیں دیں گے۔ پھر آپ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دیجیے، ...... بہت بڑا (اجر تیار کر رکھا ہے۔'') میں نے عرض کیا: آیا میں اس کے متعلق اپنے ماں باپ سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ، اس کے رسول اور دارِ آخرت ہی کو پسند کرتی ہوں۔ پھر آپ نے اپنی سب بیویوں کو اختیار دیا تو سب نے وہی جواب دیا جو اُم المومنین حضرت عائشہ ؓ نے دیا تھا۔

٢٤٦٩ - حَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا وَكَانَتِ انْفَكَّتْ قَدَمُهُ، فَجَلَسَ فِي عُلِّيَّةٍ لَّهُ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقَالَ: أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ فَقَالَ: «لَا، وَلٰكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا». فَمَكَثَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلٰى نِسَائِهِ. [راجع: ٣٧٨]

[2469] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھائی تھی کہ ایک مہینہ اپنی بیویوں کے قریب نہیں جائیں گے، اور آپ کے پاؤں کا جوڑ نکل گیا تھا، آپ اپنے بالا خانے میں بیٹھ گئے۔ حضرت عمر فاروق ؓ آئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''نہیں، لیکن میں نے ان کے پاس ایک ماہ کے لیے نہ جانے کی قسم اٹھائی ہے۔'' چنانچہ آپ انتیس روز وہاں ٹھہرے، پھر اس بالا خانے سے اتر کر اپنی بیویوں کے پاس آئے۔

(٢٦) بَابُ مَنْ عَقَلَ بَعِيرَهُ عَلَى الْبَلَاطِ أَوْ بَابِ الْمَسْجِدِ

باب: 26- جس نے اپنا اونٹ مسجد کے سامنے بچھے ہوئے سنگ ریزوں یا مسجد کے دروازے پر باندھ دیا

٢٤٧٠ - حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ

[2470] ابوالمتوکل کہتے ہیں: میں حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کے پاس آیا تو انھوں نے کہا: نبی ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے، اس لیے میں بھی مسجد میں چلا گیا اور اپنے اونٹ کو

ﷺ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْتُ إِلَيْهِ وَعَقَلْتُ الْجَمَلَ فِي نَاحِيَةِ الْبَلَاطِ فَقُلْتُ: هٰذَا جَمَلُكَ، فَخَرَجَ فَجَعَلَ يُطِيفُ بِالْجَمَلِ، قَالَ: «اَلثَّمَنُ وَالْجَمَلُ لَكَ». [راجع: ٤٤٣]

(مسجد کے سامنے) بچھے ہوئے پتھروں کے کنارے باندھ دیا۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ رہا آپ کا اونٹ۔ آپ باہر تشریف لائے اور اونٹ کے پاس گھومنے لگے پھر فرمایا: ''قیمت اور اونٹ دونوں تمھارے ہوئے۔''

(٢٧) بَابُ الْوُقُوفِ وَالْبَوْلِ عِنْدَ سُبَاطَةِ قَوْمٍ

باب: 27- کسی قوم کے کوڑا کرکٹ کے پاس ٹھہرنا اور وہاں پیشاب کرنا

٢٤٧١ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَوْ قَالَ: لَقَدْ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا. [راجع: ٢٢٤]

[2471] حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا یا (یہ) کہا کہ نبی ﷺ ایک قوم کے کوڑا پھینکنے کی جگہ پر تشریف لائے اور وہاں کھڑے ہوکر پیشاب کیا۔

فائدہ: کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کے متعلق مختلف توجیہات کی گئی ہیں، ممکن ہے کہ کوڑے اور نجاست میں بیٹھنے کی جگہ نہ ہو، اس طرح کی ضرورت کے پیش نظر کھڑے ہوکر پیشاب کیا جا سکتا ہے لیکن اسے عادت بنالینا صحیح نہیں۔

(٢٨) بَابُ مَنْ أَخَذَ الْغُصْنَ وَمَا يُؤْذِي النَّاسَ فِي الطَّرِيقِ فَرَمٰى بِهِ

باب: 28- راستے میں پڑی خاردار ٹہنی یا کوئی اور تکلیف دہ چیز اٹھا کر پھینک دینا

٢٤٧٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَّجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَذَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ». [راجع: ٦٥٢]

[2472] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ایک آدمی راستے میں جا رہا تھا۔ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی کو راستے میں پایا تو اسے پیچھے ہٹا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی قدر کرتے ہوئے اسے بخش دیا۔''

(٢٩) بَابٌ: إِذَا اخْتَلَفُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ - وَهِيَ الرَّحْبَةُ تَكُونُ بَيْنَ الطَّرِيقِ - ثُمَّ يُرِيدُ أَهْلُهَا الْبُنْيَانَ فَتَرَكَ مِنْهَا لِلطَّرِيقِ سَبْعَةُ أَذْرُعٍ

باب: 29- اگر شارع عام کے بارے میں اختلاف ہو جائے تو؟ اور اس سے مراد راستے کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ ہے۔ اگر اردگرد رہنے والے باشندے وہاں تعمیر کرنا چاہیں تو ضروری ہے کہ گزرگاہ کے لیے سات ہاتھ جگہ چھوڑ دی جائے

٢٤٧٣ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خِرِّيتٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعٍ.

[2473] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب لوگوں میں شارع عام کے متعلق باہمی اختلاف ہوا تھا تو نبی ﷺ نے سات ہاتھ راستہ چھوڑنے کا فیصلہ صادر فرمایا۔

فائدہ: سات ہاتھ راستہ آدمیوں اور حیوانات کے آنے جانے کے لیے کافی ہے، آج کل کاروں اور گاڑیوں کا دور ہے، اس ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سات ہاتھ سے زیادہ بھی رکھا جا سکتا ہے۔ جو لوگ راستے میں بیٹھ کر سبزی یا پھل بیچتے ہیں ان کے لیے بھی یہی حکم ہے تاکہ چلنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ حدیث کا مقصد یہ ہے کہ لوگ کسی بھی مقدار پر راضی ہو جائیں تو وہی فیصلہ ہوگا، جھگڑے کی صورت میں سات ہاتھ تک راستہ تجویز کیا جائے گا تاکہ بار برداری کے جانوروں کو آنے جانے میں آسانی ہو۔ اگر پہلے سے کوئی راستہ اس سے وسیع ہے تو اسے تنگ کرنے کا کسی کو حق نہیں۔

(٣٠) بَابُ النُّهْبَى بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهِ

باب: 30- مالک کی اجازت کے بغیر لوٹ کھسوٹ کرنا

وَقَالَ عُبَادَةُ: بَايَعْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَلَى أَنْ لَا نَنْتَهِبَ.

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر اس امر کے متعلق بیعت کی کہ لوٹ کھسوٹ نہیں کریں گے۔ (ڈاکا نہیں ڈالیں گے۔)

٢٤٧٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيَّ وَهُوَ جَدُّهُ أَبُو أُمِّهِ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النُّهْبَى وَالْمُثْلَةِ. [انظر: ٥٥١٦]

[2474] حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اور وہ ان (عدی بن ثابت) کے نانا تھے۔ انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے لوٹ مار کرنے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

٢٤٧٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ

[2475] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے وہ مومن نہیں ہوتا۔ شراب پینے والا جب شراب نوشی کرتا ہے تو ایماندار نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور لوٹنے والا جب کوئی ایسی چیز لوٹتا ہے جس کی طرف لوگ آنکھ کو اٹھا کر دیکھتے ہیں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔“

النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ حِينَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ».

وَعَنْ سَعِيدٍ وَّأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا النُّهْبَةَ.

سعید اور ابوسلمہ نے بھی حضرت ابوہریرہ ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی ہے لیکن اس میں لوٹ مار کا ذکر نہیں۔

قَالَ الْفِرَبْرِيُّ: وَجَدْتُ بِخَطِّ أَبِي جَعْفَرٍ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: تَفْسِيرُهُ أَنْ يُنْزَعَ مِنْهُ، يُرِيدُ الْإِيمَانَ. [انظر: ٥٥٧٨، ٦٧٧٢، ٦٨١٠]

فربری کہتے ہیں: میں نے ابوجعفر کے خط کی عبارت بایں الفاظ پائی ہے: ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں کہ ایسے انسان سے نور ایمان سلب کر لیا جاتا ہے۔

فائدہ: اسلام میں ڈاکوؤں اور راہزنوں کے لیے بہت سنگین سزائیں ہیں تاکہ انسانی معاشرہ امن کے ساتھ زندگی بسر کر سکے، انھی قوانین کی برکت ہے کہ آج بھی حکومت سعودیہ کا امن ساری دنیا کے لیے ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے جبکہ بزعم خویش مہذب حکومتوں میں ڈاکہ زنی کے لیے مختلف صورتیں رائج ہیں اور چوری کرنا ایک پیشے کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ فوج اور پولیس ایسے جرم پیشہ لوگوں کے سامنے بے بس اور لاچار ہے۔

(٣١) بَابُ كَسْرِ الصَّلِيبِ وَقَتْلِ الْخِنْزِيرِ

باب: 31- صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو مار ڈالنا

٢٤٧٦ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُّقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ». [راجع: ٢٢٢٢]

[2476] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی حتی کہ تم میں ابن مریم ایک منصف حاکم بن کر نمودار ہو جائیں۔ وہ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے، نیز جزیہ ختم کر دیں گے۔ اس وقت مال کی بہتات ہو گی یہاں تک کہ اسے کوئی قبول کرنے والا نہیں ہو گا۔''

فائدہ: صلیب، نصرانیوں کا شعار ہے اور ان کی مذہبی علامت ہے۔ حضرت عیسیٰ ؑ کا جب ظہور ہو گا تو وہ دین محمدی پر عمل کریں گے اور غیر اسلامی نشانات کو ختم کر دیں گے، ایسے حالات میں اگر کوئی صلیب توڑ ڈالے اور خنزیر کو قتل کر دے تو اس پر کوئی تاوان نہیں ہو گا۔ امن پسند غیر مسلم اقوام اور ذمی حضرات کی جان و مال اور عزت و آبرو کی اسلام نے حفاظت کی ہے اور ان کو مذہب کی پوری آزادی دی ہے۔

(٣٢) بَابٌ: هَلْ تُكْسَرُ الدِّنَانُ الَّتِي فِيهَا الْخَمْرُ أَوْ تُخَرَّقُ الزِّقَاقُ؟ فَإِنْ كَسَرَ صَنَمًا أَوْ صَلِيبًا أَوْ طُنْبُورًا أَوْ مَا لَا يُنْتَفَعُ بِخَشَبِهِ

باب: 32- کیا شراب کے مٹکے توڑ دیے جائیں یا مشکیزے پھاڑ دیے جائیں؟ اور اگر کسی نے بت، صلیب، طنبورہ یا کوئی بھی ایسی چیز جس کی لکڑی سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا، کو توڑ دیا تو اس کا کیا حکم ہے؟

وَأُتِيَ شُرَيْحٌ فِي طُنْبُورٍ كُسِرَ فَلَم يَقْضِ فِيهِ بِشَيْءٍ.

قاضی شریح کے پاس طنبورہ توڑنے کا مقدمہ آیا تو انھوں نے اس کے متعلق کوئی تاوان دلانے کا فیصلہ نہ کیا۔

٢٤٧٧ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نِيرَانًا تُوقَدُ يَوْمَ خَيْبَرَ. قَالَ: «عَلَامَ تُوقَدُ هٰذِهِ النِّيرَانُ؟» قَالُوا: عَلَى الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ: «اكْسِرُوهَا وَهَرِيقُوهَا»، قَالُوا: أَلَا نُهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: «اغْسِلُوا».

[2477] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے خیبر کے دن جلتی ہوئی آگ دیکھی تو فرمایا: ''یہ آگ کس چیز پر جلائی گئی ہے؟'' لوگوں نے عرض کیا: گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا جا رہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہنڈیوں کو توڑ دو اور گوشت کو پھینک دو۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہم گوشت تو پھینک دیتے ہیں لیکن ہنڈیوں کو دھو نہ لیں؟ آپ نے فرمایا: ''دھو لو۔''

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: كَانَ ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ: اَلْحُمُرِ الْأَنَسِيَّةِ - بِنَصَبِ الْأَلِفِ وَالنُّونِ -. [انظر: ٤١٩٦، ٥٤٩٧، ٦١٤٨، ٦٣٣١، ٦٨٩١]

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ ابن ابی اویس کے کہنے کے مطابق اَنَسِیّہ کا الف اور نون مفتوح ہے۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ جس برتن میں ناپاک چیز ڈالی گئی ہو اسے توڑنے کے بجائے ناپاک چیز کو باہر پھینک کر برتن کو صاف کر کے اسے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔

٢٤٧٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْبَيْتِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّسِتُّونَ نُصُبًا، فَجَعَلَ يَطْعَنُهَا بِعُودٍ فِي يَدِهِ، وَجَعَلَ يَقُولُ: ﴿جَآءَ ٱلْحَقُّ وَزَهَقَ

[2478] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب مکہ میں داخل ہوئے تو کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے۔ آپ انھیں اپنے ہاتھ کی چھڑی سے چوک دیتے اور فرماتے تھے: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا......'' الآیۃ.

ٱلْبَـٰطِلُ﴾ ٱلْآيَةَ [الإسراء:٨١]. [انظر: ٤٢٨٧، ٤٧٢٠]

٢٤٧٩ - حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتِ اتَّخَذَتْ عَلٰى سَهْوَةٍ لَّهَا سِتْرًا فِيهِ تَمَاثِيلُ فَهَتَكَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاتَّخَذَتْ مِنْهُ نُمْرُقَتَيْنِ فَكَانَتَا فِي الْبَيْتِ يَجْلِسُ عَلَيْهِمَا. [انظر: ٥٩٥٤، ٥٩٥٥، ٦١٠٩]

[2479] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے اپنے حجرے کے دروازے پر ایک کپڑا لٹکایا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ نبی ﷺ نے اسے پھاڑ ڈالا تو حضرت عائشہ ؓ نے اس کپڑے کے دو گاؤ تکیے بنا لیے جو گھر میں رہے۔ ان پر آپ ﷺ بیٹھا کرتے تھے۔

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس کپڑے پر تصویر بنی ہو اگر وہ پاؤں تلے روندی جاتی ہو تو اس کے استعمال کرنے میں چنداں حرج نہیں۔ ہم مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے گھروں میں جاندار تصاویر کے ایسے پردے نہ رکھیں بلکہ انھیں ختم کر دیں، ایسی تصاویر شرعاً ناجائز اور حرام ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ ہاں! انھیں پاؤں تلے روندنے کی صورت میں برقرار رکھا جا سکتا ہے جیسا کہ تکیے بنانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ أعلم۔

(٣٣) بَابُ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

باب: 33- جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑتا ہے

٢٤٨٠ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ - هُوَ ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ - قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ».

[2480] حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔''

(٣٤) بَابٌ: إِذَا كَسَرَ قَصْعَةً أَوْ شَيْئًا لِّغَيْرِهِ

باب: 34- اگر کوئی کسی کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دے (تو تاوان پڑے گا یا نہیں؟)

٢٤٨١ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدٰى

[2481] حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اپنی کسی زوجۂ محترمہ کے پاس تھے۔ اتنے میں کسی دوسری زوجۂ محترمہ نے اپنے خادم کے ہاتھ ایک پیالہ بھیجا جس

أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا فَكَسَرَتِ الْقَصْعَةَ، فَضَمَّهَا وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامَ، وَقَالَ: «كُلُوا»، وَحَبَسَ الرَّسُولَ وَالْقَصْعَةَ حَتَّى فَرَغُوا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ الْمَكْسُورَةَ.

میں کھانا تھا، تو اس بیوی نے (جس کے پاس آپ تشریف فرما تھے) ہاتھ مار کر پیالہ توڑ ڈالا۔ آپ نے پیالہ اٹھا کر اسے جوڑا اور اس کے اندر کھانا رکھ کر فرمایا: ''کھانا کھاؤ۔'' اس دوران میں آپ نے اس قاصد اور پیالے کو روکے رکھا۔ جب کھانے سے فارغ ہوئے تو شکستہ (ٹوٹا ہوا) پیالہ رکھ لیا اور صحیح پیالہ واپس کر دیا۔

وَقَالَ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٥٢٢٥]

ابن ابی مریم نے کہا: ہمیں یحییٰ بن ایوب نے خبر دی، انھوں نے کہا: ہم سے حمید نے بیان کیا، انھوں نے کہا: ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے بیان کیا۔

(٣٥) بَابٌ: إِذَا هَدَمَ حَائِطًا فَلْيَبْنِ مِثْلَهُ

باب: 35- اگر کوئی شخص کسی کی دیوار گرا دے تو اس جیسی بنا کر دے

٢٤٨٢ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ - هُوَ ابْنُ حَازِمٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَانَ رَجُلٌ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ: جُرَيْجٌ، يُصَلِّي فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ فَأَبَى أَنْ يُجِيبَهَا فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أُصَلِّي؟ ثُمَّ أَتَتْهُ فَقَالَتْ: اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ وُجُوهَ الْمُومِسَاتِ، وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لَأَفْتِنَنَّ جُرَيْجًا، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَكَلَّمَتْهُ، فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا فَأَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ: هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ، فَأَتَوْهُ وَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ فَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ؟ قَالَ: اَلرَّاعِي، قَالُوا: نَبْنِي صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: لَا، إِلَّا مِنْ

[2482] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بنی اسرائیل میں ایک جریج نامی شخص اپنے گرجے میں نماز پڑھ رہا تھا۔ اس کی ماں آئی اور اس نے اسے آواز دی، لیکن جریج نے جواب نہ دیا۔ اس نے (دل میں) کہا: ماں کو جواب دوں یا نماز پڑھوں؟ پھر دوبارہ اس کی ماں آئی تو اس نے بایں الفاظ بددعا دی: اے اللہ! اسے اس وقت تک موت نہ آئے جب تک بازاری عورتوں سے اس کا سامنا نہ ہو جائے۔ جریج اپنے گرجے میں تھا کہ ایک عورت نے کہا: میں اسے فتنے میں ڈال کر رہوں گی۔ وہ (بن ٹھن کر) اس کے پاس آئی اور اس سے گفتگو کی لیکن اس نے اسے منہ نہ لگایا۔ اس دوران میں وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دیا، جس کے نتیجے میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس نے اعلان کر دیا کہ یہ بچہ جریج کا ہے۔ لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کے عبادت خانے کو توڑ دیا، پھر اسے

طِينٍ». [راجع: ١٢٠٦]

نیچے اتار کر خوب گالی گلوچ دیں۔ اب اس نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر اس بچے کے پاس آیا اور اس سے کہا: اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا باپ (فلاں) بکریوں کا چرواہا ہے۔ لوگوں نے جریج سے کہا: (معذرت!) ہم تمھارا گرجا سونے کا بنا دیتے ہیں، تو اس نے کہا: نہیں، صرف مٹی کا بنا دو۔“

فائدہ: اس حدیث سے والدہ کے حقوق کا پتہ چلتا ہے۔ ماں کا حقِ خدمت باپ سے تین حصے زیادہ ہے۔ جو لوگ اپنی ماں کو راضی رکھتے ہیں وہ دنیا میں بھی خوب پھلتے پھولتے ہیں اور آخرت میں بھی سرخرو ہوں گے۔ ماں کو ناراض کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل اور خوار ہوتے ہیں۔ مشاہدے سے بھی اس حقیقت کو ثابت کیا جا سکتا ہے جس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

47 - كِتَابُ الشَّرِكَةِ

شراکت سے متعلق احکام ومسائل

(١) [بَابُ الشَّرِكَةِ] فِي الطَّعَامِ وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ، وَكَيْفَ قِسْمَةُ مَا يُكَالُ وَيُوزَنُ مُجَازَفَةً، أَوْ قَبْضَةً قَبْضَةً، لِمَا لَمْ يَرَ الْمُسْلِمُونَ فِي النَّهْدِ بَأْسًا أَنْ يَأْكُلَ هٰذَا بَعْضًا وَهٰذَا بَعْضًا، وَكَذٰلِكَ مُجَازَفَةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَالْقِرَانُ فِي التَّمْرِ

باب: 1- کھانے، زادسفر اور دیگر سامان میں شراکت، نیز ماپ تول کر دی جانے والی اشیاء کیسے تقسیم کی جائیں؟ اندازے سے یا مٹھی مٹھی بھر کے! کیونکہ مسلمان زادِسفر کے متعلق کوئی حرج نہیں سمجھتے کہ کسی نے کچھ اس چیز سے کھا لیا، کچھ اس سے کھا لیا۔ اور اسی طرح سونے چاندی کا باہمی تبادلہ اندازے سے کرنے اور دو دو کھجوریں ملا کر کھانے میں بھی (وہ کوئی حرج نہیں سمجھتے)

فائدہ: نہد یہ ہے کہ دوران سفر یا جنگ کے موقع پر سب کے پاس جتنا راشن ہوتا اسے ایک جگہ پر جمع کر لیا جاتا، اس کے بعد بقدر ضرورت سب کو دیا جاتا، یہ بھی شراکت کی ایک قسم ہے، اس طرح کسی کا حصہ کم ہوگا اور کسی کا زیادہ لیکن کھانے میں سب برابر کے شریک ہوتے ہیں۔ ممکن ہے کہ جتنا زاد سفر جمع کرایا تھا، اس سے زیادہ وصول کر لیا جائے تو اس شراکت میں تفاضل اور ادھار ہوگا۔ عام حالات میں طعام میں تفاضل اور ادھار منع ہے لیکن موجودہ صورت میں مشکلات کے وقت حالات پر قابو پانے کے لیے ایسا کیا جاتا ہے اور ایسا کرنا اجتماعی زندگی کا لازمی تقاضا ہے۔ اس میں تفاضل یا سود نہیں ہے کیونکہ سود کے لیے ضروری ہے کہ وہ شرط کے طور پر پایا جائے، سونے کی چاندی سے اندازاً تقسیم میں بھی کوئی حرج نہیں اگرچہ کمی بیشی ہو جائے، کھجوروں کو ملا کر کھانے کے متعلق پہلے بیان ہو چکا ہے۔

٢٤٨٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا

[2483] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے،

مَالِكٌ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ السَّاحِلِ، فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ وَأَنَا فِيهِمْ، فَخَرَجْنَا حَتَّى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ فَنِيَ الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ ذٰلِكَ الْجَيْشِ فَجُمِعَ ذٰلِكَ كُلُّهُ، فَكَانَ مِزْوَدَيْ تَمْرٍ، فَكَانَ يُقَوِّتُنَا كُلَّ يَوْمٍ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنِيَ، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ، فَقُلْتُ: وَمَا تُغْنِي تَمْرَةٌ؟ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنِيَتْ، قَالَ: ثُمَّ انْتَهَيْنَا إِلَى الْبَحْرِ فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرِبِ فَأَكَلَ مِنْهُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِضِلَعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ بِرَاحِلَةٍ فَرُحِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ تُصِبْهُمَا.

[٢٩٨٣، ٤٣٦٠ - ٤٣٦٢، ٥٤٩٣، ٥٤٩٤]

انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دستہ ساحل کی طرف روانہ فرمایا جس پر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا۔ وہ دستہ تین سو افراد پر مشتمل تھا۔ اور میں بھی ان میں شامل تھا، چنانچہ ہم روانہ ہوئے، ابھی راستے ہی میں تھے کہ ہماری خوراک ختم ہو گئی۔ حضرت ابوعبیدہ نے حکم دیا کہ جو زادراہ بچا ہے اسے جمع کیا جائے۔ جب اسے جمع کیا گیا تو کھجوروں کے دو تھیلے بن گئے۔ وہ ہمیں اس میں سے روزانہ تھوڑی تھوڑی خوراک دینے لگے۔ جب وہ بھی ختم ہونے لگا تو ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملنا شروع ہو گئی۔ میں (وہب بن کیسان) نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے) دریافت کیا: ایک کھجور سے کیا بنتا ہو گا؟ انھوں نے کہا: جب وہ (ایک کھجور) بھی نہ رہی تو ہمیں احساس ہوا کہ یہ بھی غنیمت تھی۔ پھر ایسا ہوا کہ ہم ساحل سمندر پر پہنچے تو ایک بہت بڑی، پہاڑ جیسی مچھلی ملی جسے لشکر اٹھارہ دن تک کھاتا رہا۔ پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی دونوں پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا، پھر انھوں نے کہا کہ کجاوے سمیت اونٹ اس کے نیچے سے گزرے تو وہ ان کے نیچے سے گزر گیا اور کسی طرف سے انھیں چھوا تک نہیں۔

٢٤٨٤ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَرْحُومٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِي نَحْرِ إِبِلِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ»، فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطَعٌ وَجَعَلُوهُ عَلَى

[2484] حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ایک دفعہ لوگوں کا سامان خورونوش ختم ہو گیا اور وہ محتاج ہو گئے تو نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی۔ آپ نے انھیں اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر ان لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملے تو انھوں نے ان سے ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اونٹوں کے بعد تمھاری زندگی کا انحصار کس پر ہو گا؟ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اللہ کے رسول! اونٹ ذبح کرنے کے بعد ان

النِّطَعِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ، ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتَّى فَرَغُوا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ». [انظر: ۲۹۸۲]

کی زندگی کیسے گزرے گی؟ آپ نے فرمایا: ''لوگوں میں اعلان کرو کہ وہ اپنا اپنا کھانے پینے کا بقیہ سامان لے کر میرے پاس حاضر ہوں۔'' پھر چمڑے کا ایک دسترخوان بچھا دیا گیا اور تمام سامان اس پر ڈال دیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے تمام لوگوں کو برتنوں سمیت بلایا، چنانچہ لوگوں نے دونوں ہاتھوں سے خوب بھر بھر کر لینا شروع کیا۔ جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، نیز گواہی دیتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔''

فائدہ: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے اہم ترین معجزے کا ذکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کی ایک عظیم نشانی رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائی۔ زادسفر پہلے تو اس قدر کم تھا کہ لوگ اپنی سواریاں ذبح کرنے پر آمادہ ہو گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے دعا کرنے سے اس میں اتنی برکت ہوئی کہ لوگوں نے اپنی اپنی ضرورت کے مطابق لے لیا۔

۲٤٨٥ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ فَنَنْحَرُ جَزُورًا. فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ، فَنَأْكُلُ لَحْمًا نَّضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ».

[2485] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز عصر پڑھتے، پھر اونٹ ذبح کرتے اور اس کے گوشت کو دس حصوں میں تقسیم کیا جاتا۔ پھر ہم غروب آفتاب سے پہلے پہلے پکا ہوا گوشت بھی کھا لیتے تھے۔

۲٤٨٦ - **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ».

[2486] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جب اشعری لوگ جہاد میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ طیبہ میں ان کے بال بچوں کے پاس کھانا کم رہ جاتا ہے تو سب لوگ اپنا اپنا موجودہ سامان ملا کر ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں۔ پھر آپس میں ایک پیمانے سے برابر برابر تقسیم کر لیتے ہیں، (اس عدل و مساوات کی وجہ سے) وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔''

(٢) بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فِي الصَّدَقَةِ

٢٤٨٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ: أَنَّ أَنَسًا حَدَّثَهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ».

[راجع: ١٤٤٨]

باب:2- اگر مال دو شریکوں میں مشترک ہو تو زکاۃ کے وقت دونوں آپس میں برابری کر لیں گے

[2487] حضرت انس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے ان کو صدقے کے فرائض کے متعلق ایک تحریر دی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائے تھے۔ آپ نے فرمایا: ''جو مال دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہو وہ صدقے میں ایک دوسرے سے برابری کر لیں۔''

فائدہ: شراکت میں جب دو شخص اپنے اصل مال ملا لیں اور نفع ان کے درمیان مشترک ہو تو مشترک مال سے جس نے زکاۃ دیتے ہوئے زیادہ ادائیگی کی ہے تو وہ زائد ادائیگی کی وصولی کے لیے اپنے ساتھی سے رجوع کرے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بکریوں کے شرکاء کو یہ حکم دیا ہے کہ وہ آپس میں برابر برابر تقسیم کریں، یعنی ریوڑ میں اگر برابر برابر کا حصہ ہے تو دونوں فریق آدھا آدھا ذمہ لیں گے اور اگر کسی فریق کا ثلث ہے تو اسی حساب سے صدقہ اس کے ذمے ہوگا۔

(٣) بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ

٢٤٨٨ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَّغَنَمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجِلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ قَسَمَ فَعَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَّسِيرَةٌ فَأَهْوَى رَجُلٌ مِّنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ

باب:3- بکریوں کی تقسیم کرنا

[2488] حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مقام ذوالحلیفہ میں تھے۔ اس دوران میں لوگوں کو بھوک نے ستایا تو انھیں کچھ اونٹ اور بکریاں ہاتھ لگے۔ راوی کہتا ہے کہ اس وقت نبی ﷺ لوگوں سے پیچھے تھے، اس لیے لوگوں نے جلدی کی اور جانوروں کو ذبح کر ڈالا اور ہانڈیاں چڑھا دیں۔ نبی ﷺ (جب تشریف لائے تو آپ) نے حکم دیا کہ ان ہانڈیوں کو الٹ دیا جائے، چنانچہ انھیں الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم فرمائی تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا۔ اتفاقاً ایک اونٹ بھاگ نکلا تو لوگ اس کے پیچھے دوڑے جس نے ان کو تھکا دیا۔ اس وقت لشکر میں گھوڑے بھی کم تھے۔ آخر کار

الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا»، فَقَالَ جَدِّي: إِنَّا نَرْجُو - أَوْ نَخَافُ - الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «مَا أَنْهَرَ الدَّمَ، وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ: أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَّأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». [انظر: ٢٥٠٧، ٣٠٧٥، ٥٤٩٨، ٥٥٠٣، ٥٥٠٦، ٥٥٠٩، ٥٥٤٣، ٥٥٤٤]

ایک شخص نے اسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے روک دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وحشی جانوروں کی طرح ان میں بھی کچھ وحشی ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی بے قابو ہو جائے تو اس کے ساتھ ایسا ہی کیا کرو۔'' میں نے کہا: ہمیں اندیشہ ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ ہو گی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو کیا ہم بانس کی پھچی سے ذبح کر لیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو چیز خون بہا دے وہ استعمال کر سکتے ہو۔ اور جس جانور پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھا سکتے ہو، البتہ دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو۔ میں تمھیں اس کی وجہ بھی بیان کرتا ہوں کہ دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن، کفار حبشہ کی چھری ہے (جس سے وہ ذبح کرتے ہیں)۔''

فائدہ: اختیاری حالات میں تو جانور کو گلے ہی سے ذبح کیا جائے گا، البتہ اضطراری حالات میں کسی بھی مقام سے ذبح کیا جا سکتا ہے، نیز ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ أکبر کہنا بھی ضروری ہے۔ اگر کوئی بسم اللہ کہنا بھول جائے یا اسے کچھ تردد ہو تو کھاتے وقت بسم اللہ پڑھ لی جائے۔

(٤) بَابُ الْقِرَانِ فِي التَّمْرِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ

باب: 4- کھجوروں کے شرکاء میں سے کسی ایک شریک کا دو دو کھجوریں ایک ساتھ کھانا جبکہ ساتھیوں سے اجازت حاصل ہو

٢٤٨٩ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَّقْرُنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ جَمِيعًا حَتَّى يَسْتَأْذِنَ أَصْحَابَهُ. [راجع: ٢٤٥٥]

[2489] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے دو کھجوروں کو ایک ساتھ کھانے سے منع فرمایا ہے حتی کہ اپنے ساتھیوں سے اجازت حاصل کر لے۔

٢٤٩٠ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَأَصَابَتْنَا سَنَةٌ فَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمُرُّ بِنَا فَيَقُولُ: لَا تَقْرِنُوا فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ

[2490] حضرت جبلہ بن سحیم ؒ سے روایت ہے کہ ہم ایک دفعہ مدینہ طیبہ میں قحط سالی سے دوچار ہوئے تو ابن زبیر ؓ ہمیں کھانے کے لیے کھجوریں دیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہمارے پاس سے گزرتے تو فرماتے:

الْقِرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

[راجع: ٢٤٥٥]

کھجوریں ایک ساتھ ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ نبی ﷺ نے ملا کر کھانے سے منع کیا ہے الا یہ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے اجازت حاصل کر لے۔

(٥) بَابُ تَقْوِيمِ الْأَشْيَاءِ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ

باب: 5- شرکاء کے درمیان مشترکہ چیزوں کی عدل کے ساتھ قیمت لگانا

٢٤٩١ - حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا لَهُ مِنْ عَبْدٍ - أَوْ شِرْكًا أَوْ قَالَ: نَصِيبًا - وَكَانَ لَهُ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». قَالَ: لَا أَدْرِي قَوْلُهُ: «عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ» قَوْلٌ مِنْ نَافِعٍ أَوْ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟.

[انظر: ٢٥٠٣، ٢٥٢١ - ٢٥٢٥]

[2491] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا (مال) ہو جو منصفانہ قیمت کے مطابق اس غلام کی قیمت کے برابر ہو سکتا ہو تو وہ غلام آزاد ہے، بصورت دیگر اتنا آزاد ہو جائے گا جتنا اس نے آزاد کر دیا۔'' (راوی حدیث) ایوب نے کہا: ''اتنا آزاد ہو جائے گا جتنا اس نے آزاد کیا ہے'' مجھے معلوم نہیں کہ نافع کا قول ہے یا نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے؟

٢٤٩٢ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ، ثُمَّ اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ». [انظر: ٢٥٠٤، ٢٥٢٦، ٢٥٢٧]

[2492] حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جو شخص مشترکہ غلام کو اپنے حصے کے مطابق آزاد کر دے تو وہی اپنے مال سے اسے پوری رہائی بھی دلائے۔ اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو انصاف سے اس غلام کی قیمت لگائی جائے پھر باقی حصے کے لیے اس غلام سے مزدوری کرائی جائے لیکن اس پر سختی نہ کی جائے۔''

(٦) بَابٌ: هَلْ يُقْرَعُ فِي الْقِسْمَةِ وَالْاِسْتِهَامِ فِيهِ؟

باب: 6- کیا تقسیم کرنے اور حصہ لینے میں قرعہ اندازی کی جا سکتی ہے؟

٢٤٩٣ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا قَالَ:

[2493] حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے، وہ

سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُودِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلٰى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي نَصِيبِنَا خَرْقًا وَّلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَّتْرُكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا هَلَكُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلٰى أَيْدِيهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيعًا». [انظر: ٢٦٨٦]

نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہو اور جو ان میں مبتلا ہو گیا ہو، ان لوگوں کی سی ہے جنھوں نے ایک کشتی کو بذریعۂ قرعہ تقسیم کر لیا۔ بعض لوگوں کے حصے میں اوپر والا طبقہ آیا جبکہ کچھ لوگوں نے نچلا حصہ لے لیا۔ اب نچلے حصے والوں کو جب پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ اوپر والوں کے پاس سے گزرتے۔ انھوں نے خیال کیا کہ اگر ہم اپنے نچلے حصے ہی میں سوراخ کر لیں تو اچھا ہو گا۔ اس طریقے سے ہم اوپر والوں کے لیے اذیت کا باعث نہیں ہوں گے۔ اندریں حالات اگر اوپر والے نیچے والوں کو ان کے ارادے کے مطابق چھوڑ دیں تو سب ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کا ہاتھ پکڑ لیں تو وہ بھی بچ جائیں گے اور دوسرے بھی محفوظ رہیں گے۔''

فائدہ: اگر ایک مشترکہ چیز میں چند لوگ مساویانہ حقوق رکھتے ہوں اور ان کے درمیان حقوق کی تقسیم میں فیصلہ مشکل یا ناممکن ہو تو قرعہ اندازی کا سہارا لیا جا سکتا ہے۔ بلاشبہ قرعہ اندازی حقوق تقسیم کرنے کا ایک دینی طریقہ ہے جبکہ کچھ لوگ اس کے ہیں، وہ اسے پانسہ کے ذریعے سے تقسیم کرنے پر قیاس کرتے ہیں جس کی قرآن میں ممانعت ہے۔ قرعہ اندازی اور تیروں کے ذریعے قسمت آزمائی میں بہت فرق ہے کیونکہ قرعہ اندازی کا ثبوت صحیح احادیث سے ملتا ہے، اس لیے اسے ازلام سے تشبیہ دینا صحیح نہیں۔

(٧) بَابُ شَرِكَةِ الْيَتِيمِ وَأَهْلِ الْمِيرَاثِ

باب: 7- یتیم کا دوسرے وارثوں کے ساتھ شراکت کرنا

٢٤٩٤ - حَدَّثَنَا [عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَامِرِيُّ] الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا - وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ

[2494] حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے درج ذیل ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق سوال کیا: ''اور اگر تمھیں اندیشہ ہو کہ تم (یتیم لڑکیوں کے بارے میں) انصاف نہیں کر سکو گے (تو پھر دوسری عورتوں میں سے جو تمھیں پسند آئیں دو دو، تین تین) چار چار تک (نکاح کر لو)۔'' اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

اللهُ عَنْهَا - عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى : ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ : ﴿وَرُبَٰعَ﴾ [النساء: ٣] فَقَالَتْ : يَا ابْنَ أُخْتِي، هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ، وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَآءِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ [النساء: ١٢٧] وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ أَنَّهُ يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ، اَلْآيَةُ الْأُولٰى الَّتِي قَالَ فِيهَا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَٰمَىٰ فَانكِحُوا مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَآءِ﴾

فرماتی ہیں کہ میرے بھانجے! یہ آیت کریمہ اس یتیم بچی کے متعلق نازل ہوئی جو اپنے کسی سرپرست کی کفالت میں ہو اور اس کے مال میں شریک بننے والی ہو، تو وہ سرپرست اس کے مال اور حسن و جمال سے متاثر ہو کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو مگر اس کے مہر میں انصاف سے کام نہ لے کہ اسے اتنا مہر دے جتنا دوسرے لوگ دیتے ہیں تو ایسے لوگ ان (یتیم بچیوں) سے نکاح کرنے سے روک دیے گئے، البتہ اگر وہ ان سے انصاف کریں اور دستور کے مطابق ان تک پورا حق مہر پہنچائیں تو ان سے نکاح کیا جا سکتا ہے بصورت دیگر انھیں حکم ہوا کہ تم، ان کے علاوہ، ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمھیں پسند ہوں۔ حضرت عروہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: لوگوں نے اس آیت کے بعد رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت نازل فرمائی: ''لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتوی پوچھتے ہیں...... لیکن ان سے نکاح کی رغبت رکھتے ہو۔'' اس آیت میں جو ذکر ہے کہ ''تم پر کتاب اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں'' اس سے مراد پہلی آیت ہے کہ ''اگر تمھیں ڈر ہو کہ یتیموں کے متعلق تم انصاف نہیں کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمھیں پسند ہوں۔''

قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرٰى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَن تَنكِحُوهُنَّ﴾ هِيَ رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ يَتِيمَتَهُ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حَتّٰى تَكُونَ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ. [انظر: ٢٧٦٣، ٤٥٧٣، ٤٥٧٤، ٤٦٠٠، ٥٠٦٤، ٥٠٩٢، ٥٠٩٨، ٥١٢٨، ٥١٣١، ٥١٤٠، ٦٩٦٥]

حضرت عائشہ ؓ نے فرمایا: دوسری آیت کریمہ میں جو ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو یتیم لڑکی تمھاری پرورش میں ہو اس کے پاس مال تھوڑا ہے اور حسن و جمال بھی نہیں رکھتی اس سے تو تم نفرت کرتے ہو، اس لیے جس یتیم لڑکی کے مال و جمال کی وجہ سے تمھیں رغبت ہو اس سے بھی نکاح نہ کرو مگر اس صورت میں جب انصاف کے ساتھ ان کا پورا پورا مہر دینے کا ارادہ رکھتے ہو۔

(٨) بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الْأَرَضِينَ وَغَيْرِهَا

٢٤٩٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ. فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

باب:8- زمین وغیرہ کے معاملات میں شراکت کرنا

[2495] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے حق شفعہ کا حکم صرف اس مال میں دیا جو تقسیم نہیں ہوا۔ جب حدیں قائم ہوگئیں اور راستے بدل گئے تو حق شفعہ کی کوئی گنجائش نہیں۔

(٩) بَابٌ: إِذَا قَسَمَ الشُّرَكَاءُ الدُّورَ وَغَيْرَهَا فَلَيْسَ لَهُمْ رُجُوعٌ وَّلَا شُفْعَةٌ

٢٤٩٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. [راجع: ٢٢١٣]

باب:9- جب شرکاء کسی حویلی یا چیز کو تقسیم کر لیں تو انھیں رجوع اور شفعے کا حق نہیں ہوگا

[2496] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے ہر اس چیز میں شفعے کا فیصلہ فرمایا ہے جو ابھی تقسیم نہ کی گئی ہو۔ جب حد بندی ہو جائے اور راستے بدل دیے جائیں تو شفعہ نہیں رہتا۔

(١٠) بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ الصَّرْفُ

٢٤٩٧، ٢٤٩٨ - حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ الْأَسْوَدِ قَالَ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ: اشْتَرَيْتُ أَنَا وَشَرِيكٌ لِّي شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَّنَسِيئَةً، فَجَاءَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ أَنَا وَشَرِيكِي زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ وَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ

باب: 10- سونے، چاندی اور ان چیزوں میں شراکت جن میں تبادلہ ہوتا ہے

[2498,2497] سلیمان بن ابومسلم سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے ابومنہال سے دست بدست بیع صرف کرنے کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا: میں نے اور میرے شریک کاروبار نے کچھ چیزیں نقد اور کچھ چیزیں ادھار خریدیں۔ پھر ہمارے پاس حضرت براء بن عازب ؓ تشریف لائے تو ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ انھوں نے فرمایا: میں نے اور میرے شریک حضرت

ذٰلِكَ، فَقَالَ: «مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوهُ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَرُدُّوهُ». [راجع: ٢٠٦٠، ٢٠٦١]

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا تھا تو ہم نے نبی ﷺ سے اس کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: "جو سودا نقد ہو اسے رکھ لو اور جو ادھار پر ہے اسے ترک کر دو۔"

فائدہ: بیع صرف سے مراد کرنسی کا تبادلہ ہے، یہ کاروبار نقد بنقد ہونا چاہیے کیونکہ ادھار کی شکل میں تفاضل کا اندیشہ ہے۔ چونکہ سونے چاندی کے بھاؤ میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے، اس لیے کرنسی کا کاروبار دست بدست ہونا چاہیے، ادھار پر کاروبار کرنا جائز نہیں۔

(١١) بَابُ مُشَارَكَةِ الذِّمِّيِّ وَالْمُشْرِكِينَ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: 11- ذمی اور مشرک کا زراعت میں شریک ہونا

٢٤٩٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ الْيَهُودَ أَنْ يَعْمَلُوهَا وَيَزْرَعُوهَا وَلَهُمْ شَطْرُ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا. [راجع: ٢٢٨٥]

[2499] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا علاقہ یہودیوں کو اس شرط پر کاشت کے لیے دیا کہ وہ اس میں محنت اور کھیتی باڑی کریں اور ان کے لیے اس زمین کی پیداوار کا نصف ہوگا۔

فائدہ: ایک مسلمان کسی بھی غیر مسلم سے معاہدۂ تجارت کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ تجارت شرعی ہو، اس میں کوئی قباحت نہیں، البتہ جن کافروں سے ضرب وحرب کا سلسلہ جاری ہے، ان سے شراکت کا معاملہ کرنا درست نہیں۔

(١٢) بَابُ قِسْمَةِ الْغَنَمِ وَالْعَدْلِ فِيهَا

باب: 12- بکریوں کی تقسیم اور ان میں طریقۂ عدل کی وضاحت

٢٥٠٠ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ أَنْتَ». [راجع: ٢٣٠٠]

[2500] حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں بکریاں دیں تا کہ وہ قربانی کے طور پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں تقسیم کر دیں۔ تقسیم کرتے کرتے صرف بکری کا ایک سالہ بچہ باقی رہ گیا جس کا انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: "صرف تمھیں اس کو بطور قربانی ذبح کرنے کی اجازت ہے۔"

(١٣) بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

باب: 13- غلے وغیرہ میں شراکت

وَيُذْكَرُ أَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ آخَرُ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ لَهُ شَرِكَةً.

منقول ہے کہ ایک شخص نے کوئی چیز خریدنے کے لیے کچھ مول بھاؤ کیا تو دوسرے شخص نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس اشارے سے سمجھ لیا کہ اس میں اس کی شراکت ہے۔

٢٥٠١، ٢٥٠٢ - حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ وَّكَانَ قَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ زَيْنَبُ بِنْتُ حُمَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ! بَايِعْهُ، فَقَالَ: «هُوَ صَغِيرٌ»، فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ. وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيْرِ فَيَقُولَانِ لَهُ: أَشْرِكْنَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيَشْرَكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ.

[الحديث: ٢٥٠١، انظر: ٧٢١٠]؛ [الحديث: ٢٥٠٢، انظر: ٦٣٥٣]

[2502,2501] حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے نبی ﷺ سے ملاقات کی تھی۔ ان کی والدہ ماجدہ حضرت زینب بنت حمید رضی اللہ عنہا انھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! اس سے بیعت لیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ابھی یہ چھوٹا ہے۔'' البتہ آپ نے ان کے سر پر دست شفقت پھیرا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔ زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ ان کے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام انھیں لے کر بازار جاتے اور غلہ خریدا کرتے تھے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ان سے ملاقات کرتے تو کہتے کہ ہمیں بھی اس سودے میں شریک کر لو کیونکہ نبی ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا ہے۔ وہ ان کو شریک کر لیتے۔ اکثر اوقات پورا پورا اونٹ حصے میں آتا جو غلے سے لدا ہوتا جس کو وہ اپنے گھر بھیج دیتے تھے۔

(١٤) بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرَّقِيقِ

باب:14- غلام میں شراکت

٢٥٠٣ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ أَسْمَاءَ عَنْ نَّافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَّهُ فِي مَمْلُوكٍ وَجَبَ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتِقَ كُلَّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ قَدْرَ ثَمَنِهِ يُقَامُ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَيُعْطَى شُرَكَاؤُهُ حِصَّتَهُمْ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ». [راجع: ٢٤٩١]

[2503] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس شخص نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ کُل آزاد کرائے۔ اگر اس کے پاس کسی عادل کے اندازے کے مطابق قیمت موجود ہے تو اس میں شرکاء کو ان کے حصوں کے مطابق قیمت دے دی جائے اور آزاد کردہ غلام کا راستہ چھوڑ دیا جائے۔''

٢٥٠٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِقْصًا فِي عَبْدٍ أُعْتِقَ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِلَّا يُسْتَسْعَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٩٢]

[2504] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کر دیا تو وہ کُل کا کُل آزاد ہو جائے گا بشرطیکہ آزاد کرنے والے کے پاس اور مال ہو، بصورت دیگر غلام سے کہا جائے گا کہ تم محنت کرو لیکن اس سلسلے میں اسے مشقت میں نہ ڈالا جائے۔''

(١٥) بَابُ الْاِشْتِرَاكِ فِي الْهَدْيِ وَالْبُدْنِ، وَإِذَا أَشْرَكَ الرَّجُلُ رَجُلًا فِي هَدْيِهِ بَعْدَ مَا أَهْدٰى

باب: 15- قربانی کی بکریوں اور قربانی کے اونٹوں میں شراکت کرنا اور جب کوئی آدمی اپنے ہدی کے جانور طے کر دے اور اس کے بعد کسی کو ان میں شریک کرے تو شرعاً کیا حکم ہے؟

٢٥٠٥، ٢٥٠٦ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ [وَأَصْحَابُهُ] صُبْحَ رَابِعَةٍ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ لَا يَخْلِطُهُمْ شَيْءٌ، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَنَا فَجَعَلْنَاهَا عُمْرَةً وَأَنْ نَحِلَّ إِلٰى نِسَائِنَا، فَفَشَتْ فِي ذٰلِكَ الْقَالَةُ - قَالَ عَطَاءٌ فَقَالَ جَابِرٌ -: فَيَرُوحُ أَحَدُنَا إِلٰى مِنًى وَذَكَرُهُ يَقْطُرُ مَنِيًّا، - فَقَالَ جَابِرٌ بِكَفِّهِ - فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ: «بَلَغَنِي أَنَّ أَقْوَامًا يَقُولُونَ كَذَا وَكَذَا، وَاللهِ لَأَنَا أَبَرُّ وَأَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهُمْ، وَلَوْ أَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، مَا أَهْدَيْتُ وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ»، فَقَامَ سُرَاقَةُ ابْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هِيَ لَنَا أَوْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ لِلْأَبَدِ». قَالَ:

[2506,2505] حضرت جابر اور حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ ذوالحجہ کی چار تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے جبکہ لوگوں نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا۔ ان کی اس کے ساتھ کوئی اور نیت نہ تھی۔ جب ہم مکہ پہنچے تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے عمرے کے احرام میں بدل لیں تو ہم نے اس کو عمرے کے احرام میں بدل ڈالا۔ اور یہ بھی حکم دیا کہ (عمرہ کرنے کے بعد) ہم احرام کھول دیں اور اپنی بیویوں کے بارے میں پابندیوں سے آزاد ہو جائیں۔ اس پر لوگوں میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر ؓ نے کہا: ہم میں سے کوئی منیٰ اس حالت میں جائے گا کہ اس کے عضو خاص سے منی ٹپک رہی ہو گی۔ (ہم نے بیویوں سے تازہ تازہ جماع کیا ہو گا۔) حضرت جابر ؓ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ بھی کیا۔ جب یہ بات نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ لوگ اس اس طرح کی باتیں کر رہے ہیں۔

وَجَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: أَحَدُهُمَا يَقُولُ: لَبَّيْكَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: لَبَّيْكَ بِحَجَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَأَشْرَكَهُ فِي الْهَدْيِ. [راجع: ١٠٨٥، ١٥٥٧]

اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ نیک اور سب سے زیادہ اپنے دل میں اللہ کا ڈر رکھتا ہوں۔ اگر پہلے سے مجھے اس بات کا علم ہوتا جو بعد میں معلوم ہوئی تو میں اپنے ساتھ قربانی کے جانور نہ لاتا۔ اگر میرے ساتھ قربانی کے جانور نہ ہوتے تو میں بھی احرام سے باہر ہو جاتا۔" اس پر حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ (حج کے دنوں میں عمرہ) صرف ہمارے لیے (خاص) ہے یا ہمیشہ کے لیے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں، بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے ہے۔" حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس دوران میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بھی آ پہنچے۔ دونوں راویوں میں سے ایک نے کہا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کی نیت کے مطابق لبیک کہا۔ دوسرے راوی کے بیان کے مطابق انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حج کے مطابق لبیک کہا، چنانچہ نبی ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ اپنے احرام پر قائم رہیں اور آپ نے انھیں قربانی کے جانوروں میں شریک کر لیا۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حجۃ الوداع سے قبل خمس لینے کے لیے یمن بھیجا تھا، انھوں نے بھی رسول اللہ ﷺ کے احرام جیسا احرام باندھا تھا اور اپنے ہمراہ 37 اونٹ لائے جبکہ رسول اللہ ﷺ مدینہ طیبہ سے 63 اونٹ لے کر روانہ ہوئے۔ اس طرح کل سو اونٹ قربانی کے ہوئے۔ رسول اللہ نے انھیں قربانی کے جانوروں میں شریک کر لیا۔ احناف کے نزدیک قربانی کے جانوروں میں شراکت جائز نہیں کیونکہ جب عبادت کی نیت سے ان کی تعیناتی ہو چکی ہے تو ان میں اشتراک جائز نہیں۔ وہ حدیث کا جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ہدی کے ثواب میں شریک فرمایا تھا۔ بہر حال حدیث اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ تعیین کے بعد بھی کسی کو قربانی میں شریک کیا جا سکتا ہے، اس میں کوئی قباحت نہیں۔ و اللہ اعلم.

(١٦) بَابُ مَنْ عَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ فِي الْقَسْمِ

باب: 16- تقسیم کرتے وقت دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دینا

٢٥٠٧ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ

[2507] حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ تہامہ کے علاقے

جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَبْنَا غَنَمًا وَّإِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَمَرَ بِهَا فَأُكْفِئَتْ، ثُمَّ عَدَلَ عَشَرَةً مِّنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ، ثُمَّ إِنَّ بَعِيرًا مِّنْهَا نَدَّ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَّسِيرَةٌ، فَرَمَاهُ رَجُلٌ فَحَبَسَهُ بِسَهْمٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ، فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا» قَالَ: قَالَ جَدِّي: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا نَرْجُو وَنَخَافُ أَنْ نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَيْسَ مَعَنَا مُدًى، أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ؟ قَالَ: «اعْجَلْ أَوْ أَرْنِي. مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا، لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ، أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ، وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ». [راجع: ٢٤٨٨]

ذوالحلیفہ میں تھے۔ ہم نے بکریاں اور اونٹ غنیمت میں حاصل کیے۔لوگوں نے جلدی کر کے ان کا گوشت ہانڈیوں پر چڑھا دیا۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہانڈیوں کو الٹ دینے کا حکم دیا تو انھیں الٹ دیا گیا۔ پھر آپ نے تقسیم میں ایک اونٹ کے برابر دس بکریاں رکھیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا۔لوگوں کے پاس گھوڑے بہت کم تھے تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا اور روک دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ ان چوپایوں میں کوئی کوئی وحشی جانوروں کی طرح بھاگ نکلتے ہیں تو جب تم ان پر قابو نہ پاسکو تو ایسا ہی کرو۔“ (راویٔ حدیث) عبایہ کہتے ہیں کہ میرے دادا رافع نے کہا: اللہ کے رسول! ہمیں اندیشہ ہے کہ کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوگا اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (جس سے جانور ذبح کریں) تو کیا بانس کی کھپچی سے ذبح کر لیں؟ آپ نے فرمایا: ”جلدی کرو، جو چیز خون بہا دے اور اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو تو اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو۔ میں اس کی تمھیں وجہ بتاتا ہوں کہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن اہل حبشہ کی چھری ہے۔“

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

48 - كِتَابٌ فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ

حضر میں گروی رکھنے سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ: فِي الرَّهْنِ فِي الْحَضَرِ]

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَإِن كُنتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَّقْبُوضَةٌ﴾ [البقرة: ٢٨٣]

٢٥٠٨ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِرْعَهُ بِشَعِيرٍ وَّمَشَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَّإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «مَا أَصْبَحَ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا صَاعٌ وَّلَا أَمْسَى»، وَإِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ أَبْيَاتٍ. [راجع: ٢٠٦٩]

(باب: 1- حضر میں رہن کا معاملہ کرنا)

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اگر تم سفر میں ہو اور کوئی کاتب نہ ملے تو کوئی چیز رہن کے طور پر قبضہ میں دے دی جائے (اور قرض لے لیا جائے)۔''

[2508] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو کے عوض اپنی زرہ گروی رکھی۔ اور میں نبی ﷺ کی خدمت میں جو کی روٹی اور باسی چربی لے کر حاضر ہوا تھا اور میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''محمد ﷺ کے گھر والوں پر کوئی صبح یا شام ایسی نہیں گزری کہ ان کے پاس ایک صاع سے زیادہ رہا ہو۔'' حالانکہ آپ کے نو گھر ہوتے تھے۔

فائدہ: اگرچہ اس حدیث میں حضر میں رہن رکھنے کا ذکر نہیں ہے، تاہم امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث کے بعض طرق کی طرف اشارہ کیا ہے جن میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ طیبہ میں ایک زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی تھی اور اس سے اپنے اہل خانہ کے لیے جو لیے تھے۔[1] یہودی کا نام ابوالشحم تھا اور وہ بنوظفر سے تھا، رسول اللہ ﷺ نے ذات الفضول نامی زرہ گروی رکھی اور اس سے تیس صاع جو ادھار لیے۔

[1] صحيح البخاري، البيوع، حديث: 2069.

(٢) بَابُ مَنْ رَهَنَ دِرْعَهُ

٢٥٠٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: تَذَاكَرْنَا عِنْدَ إِبْرَاهِيمَ الرَّهْنَ وَالْقَبِيلَ فِي السَّلَفِ، فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا إِلٰى أَجَلٍ وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

باب:2- جس نے اپنی زرہ گروی رکھی

[2509] حضرت اعمش سے روایت ہے، انھوں نے کہا: ہم ابراہیم نخعی کے پاس بیع سلم میں گروی رکھنے اور ضمانت لینے کے متعلق گفتگو کر رہے تھے تو انھوں نے حضرت اسود کے حوالے سے حضرت عائشہ ؓ سے مروی ایک حدیث بیان کی کہ نبی ﷺ نے ایک یہودی سے ایک معین مدت کی ادائیگی تک اناج خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھی۔

(٣) بَابُ رَهْنِ السِّلَاحِ

٢٥١٠ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: قَالَ عَمْرٌو: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ ﷺ». فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ: أَنَا، فَأَتَاهُ فَقَالَ: أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسْقًا أَوْ وَسْقَيْنِ، فَقَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ؟ قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ نَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ فَيُقَالُ: رُهِنَ بِوَسْقٍ أَوْ وَسْقَيْنِ؟ هٰذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلٰكِنَّا نَرْهَنُكَ اللَّأْمَةَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي السِّلَاحَ - فَوَعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ. [انظر: ٣٠٣١، ٣٠٣٢، ٤٠٣٧]

باب:3- اسلحہ گروی رکھنا

[2510] حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کعب بن اشرف کو قتل کرنے کے لیے کون اٹھتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے۔“ حضرت محمد بن مسلمہ ؓ نے کہا: اسے میں قتل کروں گا، چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور کہا کہ ہم ایک یا دو وسق غلہ قرض لینا چاہتے ہیں۔ کعب بن اشرف نے کہا: تم اپنی بیویاں میرے پاس گروی رکھ دو۔ انھوں نے جواب دیا: ہم اپنی بیویاں تیرے پاس گروی کس طرح رکھ سکتے ہیں جبکہ تو عرب میں سب سے زیادہ خوبصورت ہے؟ اس نے کہا: اپنے بیٹوں کو رہن رکھ دو۔ انھوں نے کہا: ہم اپنے بیٹے کس طرح گروی رکھ سکتے ہیں کیونکہ ایسا کرنے سے لوگ انھیں طعنہ دیں گے کہ انھیں ایک یا دو وسق اناج کے بدلے گروی رکھا گیا تھا؟ اور یہ ہمارے لیے باعث شرمندگی ہے، البتہ ہم تیرے پاس ہتھیار گروی رکھ دیتے ہیں، چنانچہ اس سے یہ وعدہ کر لیا کہ وہ اس کے پاس ہتھیار لے کر آئیں گے۔ اس کے بعد انھوں نے اسے قتل کر دیا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے

اور آپ کو اس کے قتل کی خبر دی۔

فائدہ: کعب بن اشرف ایک یہودی سردار تھا۔ جنگ بدر میں جب قریش کے بڑے بڑے طاغوت مارے گئے تو اس نے اہل مکہ کو اسلام اور اہل اسلام کے خلاف بھڑکانا شروع کر دیا۔ اپنے اشعار میں مسلمان عورتوں کا مذاق اڑاتا اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا تھا، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کرنے کا حکم دیا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے حق میں گستاخی کرنے والے کی سزا قتل ہے اگرچہ وہ ذمی ہی کیوں نہ ہو، لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک ایسے شخص کو قتل نہیں کیا جا سکتا، اس مقام پر علامہ عینی نے بڑی جرأت اور جسارت سے کہا ہے کہ میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینے والا مطلق طور پر واجب القتل ہے خواہ کوئی بھی ہو۔[1]

(٤) بَابٌ: اَلرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَّمَحْلُوبٌ

باب: 4- گروی شدہ جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا

وَقَالَ مُغِيرَةُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ: تُرْكَبُ الضَّالَّةُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَتُحْلَبُ بِقَدْرِ عَلَفِهَا، وَالرَّهْنُ مِثْلُهُ.

مغیرہ نے حضرت ابراہیم نخعی سے نقل کیا ہے کہ بھولے بھٹکے جانور کو چارہ کھلانے کے بقدر اس پر سواری کی جا سکتی ہے اور اس کا دودھ بھی دوہا جا سکتا ہے، یہی حکم گروی شدہ جانور کا ہے۔

٢٥١١ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اَلرَّهْنُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ، وَيُشْرَبُ لَبَنُ الدَّرِّ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا». [انظر: ٢٥١٢]

[2511] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''گروی شدہ جانور پر بقدر خرچ سواری کی جا سکتی ہے۔ اور دودھ دینے والے جانور کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے جبکہ وہ گروی شدہ ہو۔''

٢٥١٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلظَّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ بِنَفَقَتِهِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا. وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ».

[راجع: ٢٥١١]

[2512] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سواری کا جانور اگر گروی ہے تو بقدر خرچ اس پر سواری کی جا سکتی ہے۔ اور اگر دودھ والا جانور گروی ہے تو خرچ کے عوض اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے۔ سوار ہونے اور دودھ پینے والے کے ذمے اس کا خرچ ہے۔''

1 عمدة القاري: 30/5.

فائدہ: قرض دینے کے بعد اس کی واپسی کو یقینی بنانے کے لیے مقروض کی کوئی چیز اپنے پاس رکھنا گروی کہلاتا ہے۔ اس گروی شدہ چیز سے فائدہ لینے کے متعلق علماء حضرات کی مختلف آراء ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے: ○ مطلق طور پر گروی شدہ چیز سے فائدہ لیا جا سکتا ہے۔ یہ جائز اور مباح ہے۔ ○ گروی چیز کی بنیاد قرض ہے اور جس نفع کی بنیاد قرض ہو وہ سود ہوتا ہے، لہٰذا گروی شدہ چیز سے فائدہ اٹھانا سود کی ایک قسم ہے اور ایسا کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ ○ حقیقت کے اعتبار سے گروی شدہ چیز چونکہ اصل مالک کی ہے، اس لیے اس کی حفاظت و نگہداشت کرنا بھی اس کی ذمہ داری ہے۔ اگر ایسا کرنا ناممکن یا دشوار ہو یا وہ خود اس ذمہ داری سے دستبردار ہو جائے تو جس کے پاس گروی رکھی ہے وہ بقدر حفاظت و نگہداشت اس سے فائدہ اٹھانے کا مجاز ہے۔ ہمارے نزدیک یہ آخری مؤقف کچھ زیادہ قرین قیاس معلوم ہوتا ہے، البتہ اس میں کچھ تفصیل ہے کہ اگر گروی شدہ چیز دودھ دینے والا یا سواری کے قابل کوئی جانور ہے تو اس کی حفاظت و نگہداشت پر آنے والے اخراجات کے بقدر اس سے فائدہ بھی لیا جا سکتا ہے۔ اس صورت میں اصل مالک کے ذمہ اس کی حفاظت و نگہداشت کا بوجھ ڈالنا فریقین کے لیے باعث تکلیف ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سواری کا جانور اگر گروی ہے تو اس پر اٹھنے والے اخراجات کی وجہ سے سواری کی جا سکتی ہے اور اگر دودھ دینے والا جانور ہے تو اخراجات کی وجہ سے اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے اور جو سواری کرتا ہے یا دودھ پیتا ہے اس کے ذمہ اس جانور کی حفاظت و نگہداشت کے اخراجات ہیں۔''[1] واضح رہے کہ سواری کرنے یا دودھ پینے کی منفعت اس پر ہونے والے اخراجات کی وجہ سے ہے اور اس سے مراد اصل مالک نہیں بلکہ وہ آدمی ہے جس کے پاس گروی رکھی گئی ہے کیونکہ بعض روایات میں اس کی صراحت موجود ہے۔[2]

(٥) بَابُ الرَّهْنِ عِنْدَ الْيَهُودِ وَغَيْرِهِمْ

باب: 5- یہود وغیرہ کے پاس گروی رکھنا

٢٥١٣ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اِشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا وَّرَهَنَهُ دِرْعَهُ. [راجع: ٢٠٦٨]

[2513] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے غلہ خریدا اور اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

(٦) بَابٌ: إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ وَنَحْوُهُ فَالْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ

باب: 6- جب راہن اور مرتہن یا اور کوئی کسی بات میں اختلاف کرے تو مدعی کو گواہ لانے اور مدعی علیہ کو قسم کھانی چاہیے

٢٥١٤ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيٰى: حَدَّثَنَا نَافِعُ

[2514] حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے، وہ کہتے

1 صحيح البخاري، الرهن، حديث: 2512. 2 سنن الدارقطني، البيوع، حديث: 2906.

ابْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. [انظر: ٢٦٦٨، ٤٥٥٢]

ہیں کہ میں نے کوئی معاملہ دریافت کرنے کے لیے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو خط لکھا تو انھوں نے مجھے بایں الفاظ جواب تحریر کیا: ''نبی ﷺ کا یہ فیصلہ ہے کہ قسم اٹھانا مدعیٰ علیہ کے ذمے ہے۔''

فائدہ: یہ عام قاعدہ ہے کہ مدعی اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کرے یا گواہ لائے، اگر مدعی کے پاس ثبوت یا گواہ نہ ہوں تو مدعیٰ علیہ قسم اٹھائے گا کہ مجھ پر جھوٹا دعویٰ کیا گیا ہے۔ عنوان کا مقصد یہ ہے کہ مدعی اور مدعیٰ علیہ کے معاملے میں جو اصول ہے وہی اصول راہن اور مرتہن کے بارے ہوگا۔

٢٥١٥، ٢٥١٦ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ فَقَرَأَ إِلَى ﴿عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ٧٧] ثُمَّ إِنَّ الْأَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ خَرَجَ إِلَيْنَا فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؟ قَالَ: فَحَدَّثْنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ: صَدَقَ، لَفِيَّ نَزَلَتْ، كَانَتْ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ خُصُومَةٌ فِي بِئْرٍ فَاخْتَصَمْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ». قُلْتُ: إِنَّهُ إِذًا يَّحْلِفَ وَلَا يُبَالِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِينٍ يَّسْتَحِقُّ بِهَا مَالًا وَّهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ، لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ»، ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ، ثُمَّ اقْتَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ ٱللَّهِ وَأَيْمَٰنِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا﴾ إِلٰى ﴿وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ [آل عمران: ٧٧]. [راجع: ٢٣٥٦، ٢٣٥٧]

[2516،2515] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جس نے کوئی ایسی قسم اٹھائی جس کے ذریعے سے وہ کسی مال کا مستحق ٹھہرا، حالانکہ وہ اس میں جھوٹا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس بات کی تصدیق نازل فرمائی ہے، پھر انھوں نے درج ذیل آیت تلاوت کی: ''یقیناً جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے عوض بیچ ڈالیں ...... ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔'' (راویٔ حدیث ابو وائل کہتے ہیں کہ) اس کے بعد اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور انھوں نے پوچھا کہ ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تم سے کیا حدیث بیان کر رہے تھے؟ ہم نے ان سے بیان کیا تو انھوں نے فرمایا: ٹھیک بات ہے، البتہ یہ آیت میرے ہی متعلق نازل ہوئی ہے۔ میرے اور ایک شخص کے درمیان کنویں کے متعلق جھگڑا تھا تو ہم نے اپنا مقدمہ رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم گواہ پیش کرو یا وہ قسم اٹھالے۔'' میں نے عرض کیا: وہ تو بے پروا قسم کا انسان ہے، اس بات پر قسم اٹھالے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی کسی کا مال ہتھیانے کے لیے جھوٹی قسم اٹھائے گا تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ

اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔" پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل فرمائی۔ بعد ازاں انھوں نے یہ آیت پڑھی: "جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی جھوٹی قسموں کے عوض تھوڑی قیمت لیتے ہیں......ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔"

فائدہ: اگر کوئی جھوٹی قسم اٹھا کر کسی دوسرے کا مال ہڑپ کرنا چاہے گا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہی ہوگی، اس سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں ہے۔ یہ آیت تمام جھوٹے معاملات پر منطبق ہوتی ہے۔ گروی شدہ زمین میں اختلاف کی صورت یوں ہوگی کہ گروی رکھنے والا کہے: میں نے صرف زمین گروی رکھی ہے جبکہ گروی قبول کرنے والا دعویدار ہو کہ درخت بھی اس میں شامل ہیں۔ اب دعویدار کو اپنے دعوے کے لیے ثبوت دینا ہوگا یا گواہ پیش کرنے ہوں گے، بصورت دیگر مدعیٰ علیہ کی بات قسم لے کر تسلیم کر لی جائے گی۔

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

49 - كِتَابُ الْعِتْقِ

غلاموں کی آزادی سے متعلق احکام و مسائل

(١) [بَابٌ]: فِي الْعِتْقِ وَفَضْلِهِ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿فَكُّ رَقَبَةٍ ○ أَوْ إِطْعَـٰمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ○ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ﴾ [البلد: ١٣-١٥].

٢٥١٧ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي وَاقِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ ابْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا، اِسْتَنْقَذَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ».

قَالَ سَعِيدُ بْنُ مَرْجَانَةَ: فَانْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَعَمَدَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلَى عَبْدٍ لَّهُ قَدْ أَعْطَاهُ بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، أَوْ أَلْفَ دِينَارٍ فَأَعْتَقَهُ. [انظر: ٦٧١٥]

باب: 1- غلام آزاد کرنے اور اس کی فضیلت کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''(دشوار گھاٹی) کسی گردن کو غلامی سے چھڑانا، یا فاقہ کے دنوں میں کسی یتیم قرابت دار کو کھانا کھلانا ہے۔''

[2517] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے گا، تو اللہ تعالیٰ آزاد کردہ غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کا ہر عضو دوزخ سے آزاد کردے گا۔''

(راویٔ حدیث) حضرت سعید بن مرجانہ کہتے ہیں: میں اس حدیث کو امام زین العابدین علی بن حسین کی طرف لے کر گیا تو انھوں نے اپنے ایک ایسے غلام کا قصد فرمایا جس کے عوض حضرت عبداللہ بن جعفر انھیں دس ہزار درہم یا ایک ہزار دینار دیتے تھے، چنانچہ انھوں نے اسے (فروخت

کرنے کے بجائے فی سبیل اللہ) آزاد کر دیا۔

(٢) بَابٌ: أَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟

باب:2-کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟

٢٥١٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي مُرَاوِحٍ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «إِيمَانٌ بِاللهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ». قُلْتُ: فَأَيُّ الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَغْلَاهَا ثَمَنًا وَأَنْفَسُهَا عِنْدَ أَهْلِهَا». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تُعِينُ ضَائِعًا أَوْ تَصْنَعُ لِأَخْرَقَ»، قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: «تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ».

[2518] حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا: کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔'' میں نے عرض کیا: کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: ''جس کی قیمت زیادہ ہو اور وہ اپنے مالک کی نظر میں نہایت پسندیدہ ہو۔'' میں نے عرض کیا: اگر یہ نہ کرسکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''تو پھر کسی فاقہ زدہ کی مدد کر یا بے ہنر اناڑی کو کوئی کام سکھا دے۔'' میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی نہ کرسکوں تو؟ آپ نے فرمایا: ''تم لوگوں کو نقصان نہ پہنچاؤ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تو نے اپنے اوپر کرنا ہے۔''

(٣) بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَتَاقَةِ فِي الْكُسُوفِ أَوِ الْآيَاتِ

باب:3-سورج گرہن اور دوسری نشانیوں کے وقت غلام آزاد کرنا مستحب ہے

٢٥١٩ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ. [راجع: ٨٦]

[2519] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

تَابَعَهُ عَلِيٌّ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ هِشَامٍ.

علی (بن مدینی) نے دراوردی عن ہشام کے طریق سے موسیٰ بن مسعود کی متابعت کی ہے۔

٢٥٢٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَثَّامٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: كُنَّا نُؤْمَرُ عِنْدَ الْخُسُوفِ بِالْعَتَاقَةِ.

[2520] حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہمیں سورج گرہن کے وقت غلام آزاد کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔

[راجع: ٨٦]

(٤) بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ أَوْ أَمَةً بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

باب:4- مشترکہ غلام یا لونڈی کو آزاد کرنا

٢٥٢١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ اثْنَيْنِ فَإِنْ كَانَ مُوسِرًا قُوِّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ يُعْتَقُ». [راجع: ٢٤٩١]

[2521] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جس نے کسی ایسے غلام کو آزاد کیا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک تھا تو اگر آزاد کرنے والا صاحب حیثیت ہے تو غلام کی قیمت لگا کر اس کے ذمے کی جائے گی، پھر وہ غلام آزاد ہوگا۔''

٢٥٢٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ الْعَبْدُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ حِصَصَهُمْ وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ». [راجع: ٢٤٩١]

[2522] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے، پھر اس کے پاس پورے غلام کی قیمت جتنا مال بھی ہو تو انصاف کے ساتھ اس کی قیمت لگائی جائے اور دوسرے شرکاء کا حصہ وہ ادا کرے، پھر وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو جائے گا، بصورت دیگر غلام جتنا آزاد ہو چکا ہے اتنا ہی آزاد رہے گا۔''

٢٥٢٣ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ عَلَى الْمُعْتِقِ فَأُعْتِقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ». [راجع: ٢٤٩١]

[2523] حضرت ابن عمر ؓ سے ایک اور روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا، پھر اگر اس کے پاس اتنا مال ہے جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے تو غلام کو مکمل طور پر آزاد کروانا اس کی ذمہ داری ہے۔ اور اگر اس کے پاس اتنا مال نہیں تو غلام کی عادلانہ قیمت لگائی جائے گی، پھر اس سے اتنا حصہ آزاد ہوگا جو اس نے آزاد کیا ہے۔''

حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ. اِخْتَصَرَهُ.

جب بشر نے عبیداللہ سے اس روایت کو بیان کیا تو اسے انتہائی مختصر کر دیا۔

٢٥٢٤ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ

[2524] حضرت ابن عمر ؓ ہی سے ایک اور روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ أَوْ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ». قَالَ نَافِعٌ: وَ إِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا أَعْتَقَ. قَالَ أَيُّوبُ: لَا أَدْرِي أَشَيْءٌ قَالَهُ نَافِعٌ، أَوْ شَيْءٌ فِي الْحَدِيثِ.

''جس شخص نے مشترکہ غلام سے اپنا حصہ آزاد کردیا، اب اگر اس کا مال اس (غلام) کی منصفانہ قیمت کو پہنچ جاتا ہے تو وہ آزاد ہوگا۔'' نافع نے کہا: اگر مال نہیں ہے تو اتنا حصہ آزاد ہوگا جس قدر اس نے آزاد کیا ہے۔ ایوب راوی کا کہنا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات نافع نے اپنی طرف سے کہی ہے یا حدیث کا حصہ ہے؟

٢٥٢٥ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مِقْدَامٍ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي فِي الْعَبْدِ أَوِ الْأَمَةِ يَكُونُ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ فَيُعْتِقُ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ، يَقُولُ: قَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلِّهِ إِذَا كَانَ لِلَّذِي أَعْتَقَ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ، يُقَوَّمُ مِنْ مَالِهِ قِيمَةَ الْعَدْلِ، وَيُدْفَعُ إِلَى الشُّرَكَاءِ أَنْصِبَاؤُهُمْ، وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ، يُخْبِرُ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[2525] حضرت ابن عمر ؓ سے مزید روایت ہے کہ وہ شرکاء کے درمیان مشترک غلام یا لونڈی کے متعلق یہ فتویٰ دیتے تھے کہ ان میں سے کسی نے اپنا حصہ آزاد کردیا تو اس پر واجب ہے کہ وہ پورا غلام آزاد کرے، بشرطیکہ آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہو جو اس کی قیمت کو پہنچ جائے۔ اس صورت میں غلام کی عادلانہ قیمت تجویز کی جائے گی اور شرکاء کو ان کے حصے حوالے کر دیے جائیں گے (ان کے حصوں کے مطابق قیمت ادا کر دی جائے گی۔) اور آزاد شدہ غلام کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا۔ (اسے آزاد کر دیا جائے گا۔) حضرت ابن عمر ؓ اس فتوے کی بنیاد نبی ﷺ کی حدیث قرار دیتے تھے۔

وَرَوَاهُ اللَّيْثُ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَجُوَيْرِيَةُ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. مُخْتَصَرًا. [راجع: ٢٤٩١]

اس روایت کو لیث، ابن ابی ذئب، ابن اسحاق، جویریہ، یحییٰ بن سعید اور اسماعیل بن امیہ نے حضرت نافع سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر ؓ سے، انھوں نے نبی ﷺ سے مختصر طور پر بیان کیا ہے۔

(٥) بَابٌ: إِذَا أَعْتَقَ نَصِيبًا فِي عَبْدٍ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ، اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ عَلٰى نَحْوِ الْكِتَابَةِ

باب: 5- اگر کوئی مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کردے اور آزاد کرنے والے کے پاس مال بھی نہ ہو تو غلام کو مشقت میں ڈالے بغیر اس سے مزدوری کرائی جائے جیسا کہ مکاتبت میں کیا جاتا ہے

٢٥٢٦ - حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا

[2526] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں

يَحْيَى بْنُ آدَمَ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ شَقِيصًا مِّنْ عَبْدٍ. . .». [راجع: ٢٤٩٢]

نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مشترک غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا.....''

٢٥٢٧ - وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا - أَوْ شَقِيصًا - فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا قُوِّمَ عَلَيْهِ فَاسْتُسْعِيَ بِهِ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ». [راجع: ٢٤٩٢]

[2527] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس شخص نے مشترک غلام کا اپنا حصہ آزاد کر دیا تو غلام کی آزادی اس کے مال سے ہو گی بشرطیکہ وہ صاحب حیثیت ہو، بصورت دیگر غلام کی قیمت تجویز کی جائے گی، پھر غلام کو مشقت میں ڈالے بغیر اس سے مزدوری کرائی جائے (تاکہ شرکاء کو ان کا حصہ دیا جائے)۔''

تَابَعَهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَّأَبَانُ وَمُوسَى بْنُ خَلَفٍ عَنْ قَتَادَةَ، وَاخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ.

حجاج بن حجاج، ابان اور موسیٰ بن خلف نے قتادہ سے روایت کرنے میں سعید کی متابعت کی ہے، نیز شعبہ نے اس حدیث کو اختصار کے ساتھ بیان کیا ہے۔

(٦) بَابُ الْخَطَأِ وَالنِّسْيَانِ فِي الْعَتَاقَةِ وَالطَّلَاقِ وَنَحْوِهِ، وَلَا عَتَاقَةَ إِلَّا لِوَجْهِ اللهِ تَعَالَى

باب: 6- آزاد کرنے، طلاق دینے یا اس طرح کے دیگر معاملات میں غلطی یا بھول ہو جائے تو کیا حکم ہے؟ نیز کسی غلام یا لونڈی کو صرف اللہ کی رضا جوئی کے لیے آزاد کیا جاتا ہے

وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى»، وَلَا نِيَّةَ لِلنَّاسِي وَالْمُخْطِئِ.

نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''ہر آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے۔'' بھولنے والے اور خطا کار کی نیت نہیں ہوا کرتی۔

٢٥٢٨ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ

[2528] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو وہ معاملات معاف کر دیے ہیں جو ان کے دلوں میں وسوسے کے طور پر آئیں جب تک وہ (امتی) ان پر عمل

بِهِ صُدُورُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ». [انظر: ٥٢٦٩، ٦٦٦٤] نہ کریں یا زبان پر نہ لائیں۔''

فائدہ: انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں اگر وہ برائی پر آمادہ کریں تو اسے وسوسہ کہا جاتا ہے اور اگر کار خیر کی دعوت دیں تو یہ الہام ہے۔ اس امت کی خصوصیت ہے کہ ان کے قلوب پر آنے والے خطرات معاف ہیں جب تک وہ دل میں جاگزیں نہ ہوں، یعنی ان پر عمل نہ کیا جائے یا انھیں زبان پر نہ لایا جائے۔ اگر دل میں قرار پکڑ لیں جیسا کہ حسد وغیرہ میں ہوتا ہے تو اس پر مواخذہ ہوگا، اسی وجہ سے هم (ارادہ) اور عزم میں فرق کیا جاتا ہے کیونکہ هم (ارادہ) وہ ہے جو دل میں آئے اور گزر جائے اور عزم وہ ہے جو دل میں آئے اور قرار پکڑ لے۔

٢٥٢٩ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «اَلْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَلِامْرِئٍ مَّا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ». [راجع: ١]

[2529] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اعمال کا اعتبار نیت کے لحاظ سے ہے۔ جس کی ہجرت (نیت کے اعتبار سے) اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت (ثواب کے اعتبار سے) اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہی ہوگی۔ اور جس کی ہجرت دنیا کمانے یا کسی عورت سے شادی رچانے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کام کے لیے ہوگی جس کی طرف اس نے ہجرت کی ہے۔''

فائدہ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اعمال کی صحت نیت پر مبنی ہے۔ اگر نیت نہیں ہے تو عمل بھی صحیح نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہی دوسرے اعمال، مثلاً: نماز، روزہ، زکاۃ اور حج وغیرہ بھی نیت کے بغیر صحیح نہیں، لیکن نیت کا محل دل ہے، کیونکہ نیت دل کے قصد و ارادے کو کہتے ہیں۔ زبان سے نیت کرنا درست نہیں۔ اس حدیث سے یہ مراد نہیں ہے کہ نیت کے بغیر اعمال کا وجود ہی نہیں ہوتا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ شریعت میں اعمال کے احکام کی صحت نیت پر موقوف ہے، کسی چیز کے صحیح یا غیر صحیح ہونے میں نیت ایک فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہے، تاہم جنایات، مثلاً: قتل، چوری وغیرہ میں نیت کا عمل دخل نہیں ہے بلکہ اگر کوئی جرم کا مرتکب ہوگا تو اسے سزا ملے گی۔ واللہ أعلم.

(٧) بَابٌ: إِذَا قَالَ لِعَبْدِهِ: هُوَ لِلّٰهِ، وَنَوَى الْعِتْقَ، وَالْإِشْهَادُ بِالْعِتْقِ

باب: 7- جب کوئی اپنے غلام سے کہے: ''یہ اللہ کے لیے ہے'' اور نیت آزاد کرنے کی ہو، نیز آزادی پر گواہ بنانے کا حکم

٢٥٣٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامُهُ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَّعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ». فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ، قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ:

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

[انظر: ٢٥٣١، ٢٥٣٢، ٤٣٩٣]

[2530] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ جب وہ مسلمان ہونے کے ارادے سے مدینہ طیبہ آئے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا، لیکن راستے میں بھول کر دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے۔ پھر وہ غلام اس وقت واپس آیا جب حضرت ابوہریرہ ؓ نبی ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! یہ تیرا غلام حاضر ہے۔'' حضرت ابوہریرہ ؓ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ یہ غلام آج سے آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت ابوہریرہ ؓ یہ شعر پڑھ رہے تھے:

ہے پیاری گو کٹھن ہے اور لمبی میری رات
پر دلائی اس نے دارالکفر سے مجھ کو نجات

٢٥٣١ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ فِي الطَّرِيقِ:

يَا لَيْلَةً مِّنْ طُولِهَا وَعَنَائِهَا
عَلٰى أَنَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّتِ

قَالَ: وَأَبَقَ مِنِّي غُلَامٌ لِّي فِي الطَّرِيقِ، قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَايَعْتُهُ فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ الْغُلَامُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ! هٰذَا غُلَامُكَ»، فَقُلْتُ: هُوَ حُرٌّ لِّوَجْهِ اللهِ، فَأَعْتَقَهُ.

[2531] حضرت ابوہریرہ ؓ ہی سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آتے ہوئے راستے میں یہ شعر کہا:

میں رات کی درازی اور اس کی سختیوں کی شکایت کرتا ہوں، البتہ اس نے مجھے دارالکفر سے نجات دلائی ہے۔

حضرت ابوہریرہ ؓ نے کہا کہ راستے میں میرا غلام مجھ سے جدا ہوگیا تھا۔ جب میں نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر آپ کی بیعت کرلی، ابھی میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک وہ غلام بھی آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''اے ابوہریرہ! یہ تیرا غلام بھی آ پہنچا ہے۔'' میں نے عرض کیا: یہ اللہ کے لیے آزاد ہے۔ پھر میں نے اسے آزاد کردیا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: لَمْ يَقُلْ أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ

ابوعبداللہ (امام بخاری ؒ) فرماتے ہیں: ابوکریب

أَبِي أُسَامَةَ: حُرٌّ. [راجع: ٢٥٣٠]

نے ابواسامہ سے جو روایت کی ہے اس میں آزاد کا لفظ نہیں ہے۔

٢٥٣٢ - حَدَّثَنِي شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ قَالَ: لَمَّا أَقْبَلَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَعَهُ غُلَامُهُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْإِسْلَامَ فَضَلَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، بِهٰذَا وَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُشْهِدُكَ أَنَّهُ لِلّٰهِ. [راجع: ٢٥٣٠]

[2532] حضرت قیس سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آ رہے تھے تو ان کے ہمراہ ان کا غلام بھی تھا۔ آپ اسلام قبول کرنے کے لیے آ رہے تھے تو ان میں سے ہر ایک اپنے ساتھی سے بھٹک گیا، پھر مذکورہ حدیث بیان کی۔ اس میں یوں ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ اللہ کے لیے ہے۔

(٨) بَابُ أُمِّ الْوَلَدِ

باب:8- ام ولد کا بیان

قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں: "قیامت کی نشانیوں میں سے ایک یہ ہے کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔"

فائدہ: ام ولد وہ لونڈی ہے جس سے اولاد پیدا ہو جائے، اکثر علماء کے نزدیک مالک کے مرنے کے بعد ام ولد خود بخود آزاد ہو جاتی ہے، اس کی خرید و فروخت بھی جائز نہیں ہے۔

٢٥٣٣ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلٰى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنْ يَقْبِضَ إِلَيْهِ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ. قَالَ عُتْبَةُ: إِنَّهُ ابْنِي، فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَمَنَ الْفَتْحِ أَخَذَ سَعْدٌ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَأَقْبَلَ بِهِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَقْبَلَ مَعَهُ بِعَبْدِ بْنِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا أَخِي ابْنُ زَمْعَةَ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِهِ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ

[2533] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ وہ زمعہ کی لونڈی کا بیٹا اپنے قبضے میں لے لے، عتبہ نے کہا: بلاشبہ وہ میرا بیٹا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے وقت مکہ مکرمہ تشریف لائے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے زمعہ کی لونڈی کا بیٹا پکڑ لیا اور اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ ان کے ہمراہ عبد بن زمعہ بھی آئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھتیجا ہے۔ بھائی نے مجھے وصیت کی تھی کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی اور زمعہ کا بیٹا ہے، اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول

ﷺ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَإِذَا هُوَ أَشْبَهُ النَّاسِ بِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ»، مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِيهِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اِحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتَ زَمْعَةَ»، مِمَّا رَأَى مِنْ شَبْهِهِ بِعُتْبَةَ، وَكَانَتْ سَوْدَةُ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ. [راجع: ٢٠٥٣]

اللہ ﷺ نے زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھا تو وہ سب لوگوں میں عتبہ کے زیادہ مشابہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے عبد بن زمعہ! یہ تیرا (بھائی) ہے'' کیونکہ وہ ان کے والد کے بستر پر پیدا ہوا تھا۔ (تب) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے سودہ بنت زمعہ! تم اس سے حجاب میں رہنا'' کیونکہ آپ نے اس کی مشابہت عتبہ کے ساتھ دیکھی تھی۔ ام المومنین حضرت سودہ ؓ نبی ﷺ کی زوجۂ محترمہ ہیں۔

فائدہ: امام بخاری ؒ اس حدیث سے ان حضرات کی تردید کرنا چاہتے ہیں جن کا موقف ہے کہ اگر لونڈی بچے کو جنم دے تو وہ صاحب فراش کا نہیں ہوگا جب تک مالک اس کا اقرار نہ کرے۔ یہ موقف اس حدیث کے خلاف ہے۔ چونکہ اس لڑکے کی مشابہت عتبہ سے ملتی جلتی تھی اس لیے احتیاط کے طور پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ ؓ کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا، بصورت دیگر بھائی سے پردہ کرنا چہ معنی دارد؟

(٩) بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب:9- مدبر کی بیع کا بیان

٢٥٣٤ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَّا عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَاعَهُ. قَالَ جَابِرٌ: مَاتَ الْغُلَامُ عَامَ أَوَّلَ. [راجع: ٢١٤١]

[2534] حضرت جابر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: ہم میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو اپنے مرنے کے بعد آزاد قرار دیا تو نبی ﷺ نے اسے بلایا اور فروخت کر دیا۔ حضرت جابر ؓ نے فرمایا کہ وہ غلام پہلے سال ہی فوت ہوگیا۔

فائدہ: مدبر غلام وہ ہے کہ جسے اس کا مالک یہ کہہ دے کہ ''میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے'' یہ مدبر مطلق ہے۔ اگر یوں کہے کہ اگر میں اس بیماری میں مرگیا تو وہ آزاد ہے، یہ مدبر مقید ہے۔

(١٠) بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ

باب: 10- ولا کو فروخت کرنا اور اس کا بطور ہدیہ دینا

٢٥٣٥ - حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ. [انظر: ٦٧٥٦]

[2535] حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ نے ولا کے بیچنے اور اس کے ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

فائدہ: ولا اس تعلق کو کہتے ہیں جو آزاد کردہ غلام اور اس کے آزاد کنندہ کے درمیان قائم ہو، جب آزاد کردہ غلام فوت ہو جائے تو اس کا وارث اس کا آزاد کنندہ ہوگا یا اس کے دیگر ورثاء؟ دور جاہلیت میں لوگ اس تعلق کو بیچنا اور کسی کو ہبہ کرنا جائز خیال کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ولا نسب کی طرح ہے جو کسی طور پر بھی زائل نہیں ہوسکتا، اس کے متعلق کسی کو اختلاف نہیں۔

٢٥٣٦ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَّنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ» فَأَعْتَقْتُهَا، فَدَعَاهَا النَّبِيُّ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا ثَبَتُّ عِنْدَهُ، فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا. [راجع: ٤٥٦]

[2536] حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا تو اس کے مالکوں نے ولا اپنے پاس رکھنے کی شرط لگا دی۔ میں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: ''تم اسے (خرید کر) آزاد کردو۔ ولا تو اسی کی ہے جو قیمت ادا کرے۔'' چنانچہ میں نے اسے (خرید کر) آزاد کر دیا۔ نبی ﷺ نے اسے بلا کر اس کے شوہر کے متعلق اسے اختیار دیا تو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر وہ مجھے اتنا اتنا مال بھی دے تو میں اس کے پاس نہیں رہوں گی۔ اس نے خود کو اختیار کیا، یعنی وہ اپنے شوہر سے جدا ہوگئی۔

فائدہ: علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ ولا نسب کی طرح ہے، جس نے آزاد کیا ولا اسی کا حق ہے، جیسے کسی کے ہاں بچہ پیدا ہو تو نسب بھی اسی کا ثابت ہوگا، اگر وہ غیر کی طرف منسوب ہو تو اس کے والد سے یہ نسب منتقل نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح ولا بھی اپنے محل سے منتقل نہیں ہوگی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ ''ولا بھی نسب کی طرح ایسا رشتہ ہے جسے فروخت نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے بطور ہبہ دیا جاسکتا ہے۔''[1]

(١١) بَابٌ: إِذَا أُسِرَ أَخُو الرَّجُلِ أَوْ عَمُّهُ هَلْ يُفَادٰى إِذَا كَانَ مُشْرِكًا؟

باب: 11- جب کسی کا مشرک بھائی یا چچا قید ہو جائے تو کیا (انھیں چھڑانے کے لیے) ان کا فدیہ دیا جاسکتا ہے؟

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ الْعَبَّاسُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا، وَكَانَ عَلِيٌّ لَهُ نَصِيبٌ فِي تِلْكَ الْغَنِيمَةِ الَّتِي أَصَابَ مِنْ أَخِيهِ عَقِيلٍ وَعَمِّهِ عَبَّاسٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: میں نے اپنی ذات کا فدیہ دیا تھا اور عقیل کا بھی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اس غنیمت سے حصہ ملا تھا جو ان کے بھائی عقیل اور چچا عباس سے ملی تھی۔

1. صحيح ابن حبان، البيوع، حديث: 4929.

٢٥٣٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رِجَالًا مِّنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالُوا: إِئْذَنْ لَنَا فَلْنَتْرُكْ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاءَهُ، فَقَالَ: «لَا تَدَعُونَ مِنْهُ دِرْهَمًا». [انظر: ٣٠٤٨، ٤٠١٨]

[2537] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ آدمیوں نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، عرض کرنے لگے: آپ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ چھوڑ دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔''

(١٢) بَابُ عِتْقِ الْمُشْرِكِ

باب: 12- مشرک انسان کا غلام کو آزاد کرنا

٢٥٣٨ - حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي: أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ وَّأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا - يَعْنِي: أَتَبَرَّرُ بِهَا -؟ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَسْلَمْتَ عَنْ مَّا سَلَفَ لَكَ مِنْ خَيْرٍ». [راجع: ١٤٣٦]

[2538] حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے زمانۂ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور ایک سو اونٹ لوگوں کو سواری کے لیے دیے تھے۔ جب وہ مسلمان ہوئے تو سو اونٹ مزید لوگوں کو سواری کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: اللہ کے رسول! مجھے ان اشیاء کے متعلق بتائیں جو میں زمانۂ جاہلیت میں کرتا رہا ہوں؟ یعنی وہ چیزیں میں ثواب کے لیے کرتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم اسلام لے آئے ہو اور جو نیک کام تم نے پہلے کیے ہیں وہ قائم رہیں گے۔''

(١٣) بَابُ مَنْ مَّلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا فَوَهَبَ وَبَاعَ وَجَامَعَ وَفَدٰى وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ

باب: 13- جو شخص کسی عربی غلام لونڈی کا مالک بنا تو اس نے ہبہ کر دیا، بیچ دیا، اس سے جماع کیا، اس سے فدیہ لیا یا اس کی اولاد کو قیدی بنایا (کیا یہ درست ہے؟)

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿عَبْدًا مَّمْلُوكًا لَّا يَقْدِرُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَمَن رَّزَقْنَاهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ يُنفِقُ مِنْهُ سِرًّا وَجَهْرًا هَلْ يَسْتَوُونَ الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''...... وہ مملوک غلام جو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ شخص جسے ہماری طرف سے اچھا رزق ملا وہ اس سے خفیہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، کیا یہ

أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ﴾ [النحل: ٧٥]

دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔''

٢٥٣٩، ٢٥٤٠ - **حَدَّثَنَا** ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: ذَكَرَ عُرْوَةُ أَنَّ مَرْوَانَ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَاهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَسَأَلُوهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ، فَقَالَ: «إِنَّ مَعِي مَنْ تَرَوْنَ، وَأَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا الْمَالَ وَإِمَّا السَّبْيَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ» وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ انْتَظَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: «أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِينَ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيءُ اللهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ». فَقَالَ النَّاسُ: طَيَّبْنَا لَكَ ذٰلِكَ، قَالَ: «إِنَّا لَا نَدْرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ، فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعَ إِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ». فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ أَنَّهُمْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا، فَهٰذَا الَّذِي بَلَغَنَا عَنْ سَبْيِ هَوَازِنَ.

[2540,2539] حضرت مروان اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے بتایا کہ جب نبی ﷺ کے پاس قبیلۂ ہوازن کا وفد آیا تو آپ کھڑے ہوئے۔ انھوں نے آپ سے عرض کیا کہ آپ ان کے قیدی اور مال واپس کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میرے ساتھ اور لوگ بھی ہیں جنھیں تم دیکھ رہے ہو، نیز میرے نزدیک اچھی بات وہ ہے جو سچی ہو، اب تم لوگ دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر سکتے ہو: مال لے لو یا قیدی چھڑا لو۔ میں نے تو ان (قیدیوں کی تقسیم) میں تاخیر کی تھی (اور تمھارا انتظار کرتا رہا)۔'' نبی ﷺ نے طائف سے واپسی کے بعد دس دن سے زیادہ ان کا انتظار کیا۔ جب اہل وفد کو یقین ہو گیا کہ نبی ﷺ انھیں دو چیزوں میں سے صرف ایک چیز واپس کریں گے تو انھوں نے کہا: ہم اپنے قیدی اختیار کرتے ہیں، چنانچہ نبی ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثنا کی، پھر فرمایا: ''اما بعد! تمھارے بھائی ہمارے پاس تائب ہو کر آئے ہیں اور میری رائے یہ ہے کہ میں انھیں ان کے قیدی واپس کر دوں۔ جو کوئی تم میں سے خوشی کے ساتھ یہ کرنا چاہے وہ کرے اور جو کوئی اپنا حصہ لینا پسند کرتا ہے تو ہم سب سے پہلے جو مال غنیمت آئے گا اس میں سے اس کا حصہ اسے دیں گے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔'' لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! ہم آپ کی خاطر یہ کام بخوشی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''ہم نہیں جانتے کہ تم میں سے کس نے خوشی سے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی، لہٰذا تم سب واپس چلے جاؤ حتیٰ کہ ہمارے پاس تمھارے نمائندے، تمھاری رائے کا اظہار کریں۔'' چنانچہ وہ

واپس چلے گئے اور ان کے نمائندگان نے ان سے بات چیت کی۔ پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتایا کہ انھوں نے خوش دلی سے اجازت دے دی ہے۔ یہ واقعہ ہمیں قبیلۂ ہوازن کے قیدیوں کے متعلق معلوم ہوا ہے۔

وَقَالَ أَنَسٌ: قَالَ عَبَّاسٌ لِّلنَّبِيِّ ﷺ: فَادَيْتُ نَفْسِي وَفَادَيْتُ عَقِيلًا. [راجع: ٢٣٠٧، ٢٣٠٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا۔

٢٥٤١ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَأَنْعَامُهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبَى ذَرَارِيَّهُمْ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوَيْرِيَةَ. حَدَّثَنِي بِهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذٰلِكَ الْجَيْشِ.

[2541] ابن عون کہتے ہیں: میں نے حضرت نافع رحمہ اللہ کو خط لکھا تو انھوں نے جواباً مجھے خط لکھا کہ نبی ﷺ نے جب بنو مصطلق پر حملہ کیا تو وہ بالکل بے خبر تھے اور ان کے جانوروں کو تالاب پر پانی پلایا جا رہا تھا، چنانچہ آپ نے ان کے لڑنے والوں کو قتل کر دیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا۔ انھی قیدیوں میں سے حضرت ام المومنین جویریہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ حضرت نافع کہتے ہیں: مجھے یہ واقعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا جو اس لشکر میں موجود تھے۔

فائدہ: جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے بنو مصطلق کے تمام قیدیوں کو آزاد کر دیا کیونکہ وہ رسول اللہ ﷺ کے سسرالی رشتے میں منسلک ہو چکے تھے۔ رضی اللہ عنہم أجمعین.

٢٥٤٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ رَّبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُّحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ فَأَصَبْنَا سَبْيًا مِّنْ سَبْيِ الْعَرَبِ فَاشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ فَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعَزْلَ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَّا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَّسَمَةٍ كَائِنَةٍ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَائِنَةٌ». [راجع: ٢٢٢٩]

[2542] ابن محیریز کہتے ہیں: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو ان سے سوال کیا۔ انھوں نے جواباً فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ بنو مصطلق کے لیے روانہ ہوئے تو ہمیں عرب کے چند قیدی ہاتھ لگے۔ چونکہ ہم پر عورتوں سے الگ رہنا گراں ہو گیا تھا، اس لیے ہمیں عورتوں سے ملنے کی خواہش ہوئی۔ ہم نے ان سے عزل کرنا چاہا تو ہم نے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ''تم پر لازم ہے کہ ایسا مت کرو کیونکہ کوئی بھی جان جو قیامت تک پیدا ہونے والی ہو، وہ پیدا ہو کر رہے گی۔''

فائدہ: عزل، بیوی خاوند کا ایک نجی معاملہ ہے، اسے بنیاد بنا کر فیملی پلاننگ کے متعلق "قومی تحریک" چلانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اس کے متعلق مکمل بحث کتاب النکاح میں آئے گی۔ بإذن اللّٰہ تعالیٰ.

٢٥٤٣ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: «لَا أَزَالُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ». وَحَدَّثَنِي ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا جَرِيرُ ابْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَنْ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: مَا زِلْتُ أُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَّالِ». قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا»، وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: «أَعْتِقِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ». [انظر: ٤٣٦٦]

[2543] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: میں بنوتمیم سے برابر محبت کرتا رہتا ہوں، جب سے میں نے ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے تین باتیں سنی ہیں۔ آپ فرماتے تھے: "میری امت میں سے دجال پر یہی لوگ زیادہ سخت ہوں گے۔" ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ان کی طرف سے زکاۃ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ ہماری قوم کی زکاۃ ہے۔" اور ان میں سے ایک لونڈی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی جس کے متعلق آپ نے فرمایا: "اسے آزاد کردے کیونکہ یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔"

فائدہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نذر مانی تھی کہ اسماعیلی غلام کو آزاد کروں گی کیونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کسی غلام کو آزاد کرنا اللہ کے ہاں بہت مقام رکھتا ہے۔ علامہ اسماعیلی کی روایت کے مطابق جب قبیلۂ بنوتمیم کی شاخ بنوعنبر کے قیدی آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: "اسے خرید کر آزاد کردو کیونکہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد سے ہیں۔"

(١٤) بَابُ فَضْلِ مَنْ أَدَّبَ جَارِيَتَهُ وَعَلَّمَهَا

باب: 14- اس شخص کی فضیلت جو اپنی لونڈی کو ادب سکھائے اور اسے تعلیم دے

٢٥٤٤ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ فَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ إِلَيْهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا كَانَ لَهُ أَجْرَانِ». [راجع: ٩٧]

[2544] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس کے پاس لونڈی ہو اور وہ اسے خوب اچھی تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا ثواب ہوگا۔"

(١٥) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «اَلْعَبِيدُ إِخْوَانُكُمْ فَأَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ»

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: ﴿وَٱعْبُدُوا ٱللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا۟ بِهِۦ شَيْـًٔا ۖ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا وَبِذِى ٱلْقُرْبَىٰ وَٱلْيَتَٰمَىٰ وَٱلْمَسَٰكِينِ﴾ إِلٰى قَوْلِهِ ﴿مُخْتَالًا فَخُورًا﴾ [النساء:٣٦] قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: ﴿ذِي ٱلْقُرْبَىٰ﴾ اَلْقَرِيبُ، ﴿وَٱلصَّاحِبِ بِٱلْجَنۢبِ﴾: اَلْغَرِيبُ.

٢٥٤٥ - حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا وَاصِلٌ الْأَحْدَبُ قَالَ: سَمِعْتُ الْمَعْرُورَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا ذَرٍّ الْغِفَارِيَّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ وَّعَلٰى غُلَامِهِ حُلَّةٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ: إِنِّي سَابَبْتُ رَجُلًا فَشَكَانِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ؟» ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ إِخْوَانَكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَأَعِينُوهُمْ». [راجع: ٣٠]

باب: 15- ارشاد نبوی: ''یہ غلام تمھارے بھائی ہیں جو تم خود کھاؤ وہ انھیں کھلاؤ'' کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، والدین کے ساتھ خوش اسلوبی سے پیش آؤ اور اپنے قریبی رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں سے ...... مغرور اور خود پسند کو پسند نہیں کرتا۔''

ابوعبداللہ (امام بخاری رحمہ اللہ) بیان کرتے ہیں کہ: ﴿ذي القربى﴾ سے مراد قریبی رشتہ دار اور ﴿و الصاحب بالجنب﴾ سے مراد اجنبی ہے۔

[2545] حضرت معرور بن سوید سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ ایک عمدہ پوشاک زیب تن کیے ہوئے تھے اور ان کے غلام نے بھی اسی طرح کی پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ ہم نے ان سے اس کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا: میں نے ایک شخص کو گالی دی تھی۔ اس نے نبی ﷺ کی خدمت میں میری شکایت کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا: ''کیا تو نے اسے اس کی ماں کی وجہ سے عار دلائی ہے؟'' پھر فرمایا: ''تمھارے خادم تمھارے بھائی ہیں جنھیں اللہ تعالیٰ نے تمھارے ماتحت کر دیا ہے، اس لیے جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو جو وہ خود کھاتا ہے وہی اسے کھلائے اور جو خود پہنتا ہے وہی اسے پہنائے اور انھیں ایسے امور بجا لانے کی تکلیف نہ دو جو ان کے لیے ناقابل برداشت ہوں۔ اگر تم نے ان پر اس طرح کی مشقت ڈالی ہو جو ان پر بھاری ہو تو اس میں ان کی مدد کرو۔''

(١٦) بَابُ الْعَبْدِ إِذَا أَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَنَصَحَ سَيِّدَهُ

باب: 16- غلام جب اپنے پروردگار کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے آقا کی بھی خیر خواہی کرے

٢٥٤٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «اَلْعَبْدُ إِذَا نَصَحَ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». [انظر: ٢٥٥٠]

[2546] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی غلام اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اپنے پروردگار کی بھی اچھی طرح عبادت کرے تو اس کو دوگنا اجر ملے گا۔''

فائدہ: غلام کے ثواب کا موازنہ اس جیسے غلام سے ہے نہ کہ دیگر آزاد لوگوں سے۔ مالک کی خیر خواہی کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے آقا کی فلاح و بہبود کا ارادہ کرے، تعلقات کو خیانت اور دھوکے سے پاک رکھے۔

٢٥٤٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ جَارِيَةٌ أَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، وَأَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَلَهُ أَجْرَانِ». [راجع: ٩٧]

[2547] حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''جس مرد کے پاس لونڈی ہو، وہ اسے ادب سکھائے اور اچھی تعلیم دے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کر لے تو اسے دوہرا اجر ملے گا۔ اور جو غلام اللہ تعالیٰ کا حق اور اپنے آقاؤں کا حق ادا کرے اسے بھی دوہرا ثواب ملے گا۔''

فائدہ: اسلامی شریعت کی رو سے عورت مرد سب کو تعلیم دینی چاہیے، یہاں تک کہ لونڈی غلام کو بھی زیور تعلیم سے آراستہ کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے لیکن ایسی تعلیم جس سے شرافت اور انسانیت پیدا ہو۔ دور حاضر میں مروجہ کئی علوم تو انسان کو حیوان بنانے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے پیش کیا، پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے عمل و کردار سے اس کی تشریح کی، ایسا علم ہر انسان کو حاصل کرنا چاہیے۔

٢٥٤٨ - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ»، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ.

[2548] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نیک غلام کے لیے دوہرا ثواب ہے۔'' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور حج بیت اللہ، نیز والدہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا نہ ہوتا تو میں یہ پسند کرتا کہ میں کسی کا مملوک (غلام) رہ کر مرتا۔

٢٥٤٩ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو

[2549] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، انھوں

أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ وَيَنْصَحُ لِسَيِّدِهِ».

نے کہا: نبی ﷺ نے فرمایا: ''کتنا اچھا ہے کسی کا وہ غلام جو اپنے رب کی عبادت اچھی طرح کرتا ہے اور اپنے آقا کی خیرخواہی بھی کرتا ہے۔''

(١٧) بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ، وَقَوْلِهِ: عَبْدِي أَوْ أَمَتِي

باب: 17- غلام لونڈی پر اظہار تفاخر کی ممانعت اور عبدي یا أمتي کہنا (بھی مکروہ ہے)

وَقَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ﴾ [النور: ٣٢]. وَقَالَ: ﴿عَبْدًا مَمْلُوكًا﴾ [النحل: ٧٥] ﴿وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ﴾ [يوسف: ٢٥] وَقَالَ: ﴿مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ﴾ [النساء: ٢٥] وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ»، وَ﴿اذْكُرْنِي عِنْدَ رَبِّكَ﴾ [يوسف: ٤٢]: عِنْدَ سَيِّدِكَ. وَ«مَنْ سَيِّدُكُمْ؟»

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور تمھارے غلاموں اور تمھاری لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں۔'' نیز فرمایا: ''(اللہ نے مثال بیان کی) عبد مملوک کی''۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور ان دونوں نے اپنے سید کو دروازے کے پاس پایا۔'' نیز فرمایا: ''تمھاری مسلمان لونڈیوں میں سے۔'' نبی ﷺ نے فرمایا: ''اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ۔'' ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اپنے مالک کے پاس میرا ذکر کرنا۔'' آیت کریمہ میں ربّك سے مراد سيّدك، یعنی تیرا سردار ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تمھارا سردار کون ہے؟''

٢٥٥٠ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا نَصَحَ الْعَبْدُ سَيِّدَهُ وَأَحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ». [راجع: ٢٥٤٦]

[2550] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب کوئی غلام اپنے آقا کی خیرخواہی کرے اور اپنے رب کی عبادت احسن انداز سے بجالائے تو اسے دوگنا ثواب ملتا ہے۔''

٢٥٥١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لِلْمَمْلُوكِ الَّذِي يُحْسِنُ عِبَادَةَ رَبِّهِ، وَيُؤَدِّي إِلَى سَيِّدِهِ الَّذِي لَهُ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ وَالنَّصِيحَةِ وَالطَّاعَةِ أَجْرَانِ». [راجع: ٩٧]

[2551] حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''اس غلام کے لیے دوہرا اجر ہے جو اپنے رب کی عبادت بھی خوش اسلوبی سے کرتا ہے اور اپنے آقا کا وہ حق بھی ادا کرتا ہے جو اس کے ذمے ہے، نیز اس کی خیرخواہی اور فرمانبرداری کرتا ہے۔''

٢٥٥٢ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ [أَنَّهُ] قَالَ: «لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، أَسْقِ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أَمَتِي، وَلْيَقُلْ: فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي».

[2552] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ تو اپنے رب (مالک) کو کھانا کھلا، اپنے رب کو وضو کرا، اپنے رب کو پانی پلا بلکہ یوں کہے: اے میرے سردار! اے میرے آقا! اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے: میرا بندہ، میری بندی، بلکہ یوں کہے: میرا خادم، میری خادمہ اور میرا غلام۔“

٢٥٥٣ - حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا لَهُ مِنَ الْعَبْدِ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ قِيمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيمَةَ عَدْلٍ، وَأُعْتِقَ مِنْ مَالِهِ وَإِلَّا فَقَدْ أُعْتِقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ».

[2553] حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”جس نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اور اس کے پاس اتنا مال بھی ہو کہ کسی عادل کی قیمت لگانے کے مطابق اس کی قیمت ادا کی جا سکے تو اس کے مال سے پورا غلام آزاد کیا جائے، بصورت دیگر جتنا اس نے آزاد کیا اتنا ہی آزاد ہو گا۔“

٢٥٥٤ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ: فَالْأَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ فَهُوَ رَاعٍ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ. وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُمْ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهِ وَهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْهُمْ، وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْهُ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ». [راجع: ٨٩٣]

[2554] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سب نگہبان ہو اور ہر ایک سے اس کی نگہبانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ جو لوگوں کا امیر ہے وہ ان کا نگہبان ہے، اس سے اس کی رعایا کے متعلق پوچھا جائے گا۔ مرد اپنے اہل خانہ کا نگہبان ہے، اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے، اس سے ان کے متعلق پوچھا جائے گا۔ غلام اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے، اس سے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ سن لو! تم سب نگہبان ہو اور سب سے اس کی نگہبانی کے متعلق باز پرس ہو گی۔“

٢٥٥٥، ٢٥٥٦ - حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَزَيْدَ بْنَ خَالِدٍ

[2556,2555] حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”جب لونڈی زنا کی مرتکب ہو تو اسے

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ». [راجع: ٢١٥٢، ٢١٥٤]

کوڑے لگاؤ۔ پھر بدکاری کرے تو اسے کوڑے مارو۔ پھر حرام کاری کرے تو اسے کوڑے مارو۔" تیسری بار یا چوتھی بار میں آپ نے فرمایا: "اسے فروخت کردو، خواہ قیمت میں ایک رسی ہی ملے۔"

(١٨) بَابٌ: إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

باب: 18- جب کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے

٢٥٥٧ - حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، أَوْ أُكْلَةً أَوْ أُكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيَ عِلَاجَهُ». [انظر: ٥٤٦٠]

[2557] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جب تم میں سے کسی کے پاس اس کا خادم کھانا لے کر آئے تو اگر اسے اپنے ساتھ (کھلانے کے لیے) نہ بٹھا سکے تو اس کو ایک یا دو لقمے ضرور کھلا دے، یا آپ ﷺ نے (لقمة اور لقمتين کے بجائے) أُكْلَةً أو أُكْلَتَيْنِ فرمایا۔ کیونکہ اس نے اس (کو تیار کرنے) کی زحمت اٹھائی ہے۔"

فائدہ: اس حدیث میں مکارم اخلاق کی تعلیم وترغیب ہے۔ جب کوئی شخص کھانا تیار کرے تو اس کو محنت کا پھل دینا چاہیے کیونکہ اس نے آگ کی گرمی اور دھواں وغیرہ برداشت کیا ہے۔ خادم کو اپنے ساتھ بٹھانے کا حکم استحباب کے طور پر ہے، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک یا دو لقمے ضرور دینے چاہئیں، نیز لفظ خادم میں نوکر چاکر اور شاگرد وغیرہ سب شامل ہو سکتے ہیں۔

(١٩) بَابٌ: اَلْعَبْدُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ، وَنَسَبَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَالَ إِلَى السَّيِّدِ

باب: 19- غلام اپنے مالک کے مال کا نگہبان ہے اور نبی ﷺ نے (غلام کے) مال کو اس کے آقا کی طرف منسوب کیا ہے

٢٥٥٨ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا رَاعِيَةٌ

[2558] حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے، انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرما رہے تھے: "تم سب نگران ہو اور ہر ایک سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔ بادشاہ نگران ہے اور اس سے اس کی رعایا کی نگرانی کے متعلق سوال ہوگا۔ مرد اپنے گھر کا نگہبان ہے، اس سے اہل خانہ کے متعلق بازپرس کی جائے گی۔ عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگران ہے، اس سے اس کی نگرانی کے

وَّهِيَ مَسْؤُولَةٌ عَنْ رَّعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ فِي مَالِ سَيِّدِهِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». قَالَ: فَسَمِعْتُ هٰؤُلَاءِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَحْسِبُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «وَالرَّجُلُ فِي مَالِ أَبِيهِ رَاعٍ وَّمَسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ، فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَّسْؤُولٌ عَنْ رَّعِيَّتِهِ». [راجع: ٨٩٣]

متعلق سوال کیا جائے گا۔ خادم اپنے آقا کے مال کا نگران ہے، اس سے اس کی نگرانی کے متعلق پوچھا جائے گا۔'' حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے کہا: میں نے مذکورہ باتیں نبی ﷺ سے سنی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ نبی ﷺ نے یہ بھی فرمایا: ''مرد اپنے باپ کے مال کا نگران ہے اور اس سے اس کی نگرانی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ بہرحال تم سب نگران ہو اور سب سے ان کی نگرانی کے متعلق سوال کیا جائے گا۔''

فائدہ: اس حدیث میں خادم اور غلام کی ذمہ داری بیان کی گئی ہے کہ وہ اپنے آقا کے مال کا نگران اور اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ وہ خود ہی اس میں نقب لگا کر چوری کرتا رہے۔ اسی طرح دکان، کارخانے یا فیکٹری کے ملازمین کو چاہیے کہ وہ اس کے اثاثوں اور دیگر اشیاء کی حفاظت اور نگرانی کریں، اسے اجازت کے بغیر استعمال نہ کریں۔

(٢٠) بَابٌ: إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدَ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

باب: 20- اگر کوئی اپنے غلام کو مارے تو چہرے پر مارنے سے اجتناب کرے

٢٥٥٩ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ فُلَانٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ح: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ».

[2559] حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے، وہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی اگر کسی کو مار پیٹ کرے تو چہرے پر مارنے سے پرہیز کرے۔''

فائدہ: مار پیٹ کے دوران چہرے پر مارنے سے اجتناب صرف غلام یا خادم کے ساتھ خاص نہیں بلکہ چہرے پر مارنے سے پرہیز کا حکم تمام انسانوں بلکہ جانوروں تک کے لیے بھی ہے کیونکہ چہرہ ایک ایسا عضو لطیف ہے جو جملہ محاسن کا مجموعہ ہے، اس پر مارنے سے کئی ایک عیوب اور نقائص کا اندیشہ ہے۔ سکول کے اساتذہ اور مدارس کے قراء حضرات کے لیے لمحۂ فکریہ ہے۔